مختصر سیر گلشن ہند

شاہان باعظم وشان ہندوستان جنت نشان کی تاریخ جامع بدائع تواریخ

تالیف لطیف مورخ نامی نام لالہ بابو رام صاحب خلف لالہ اجودھیا پرشاد

صاحب رئیس نواب گنج ضلع کانپور جسے مؤلف نے نہایت ریاض و مشقت سے

بنظر بخشیش جناب معلی القاب رائل ہینس پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر

حضور مکرمت ظہور ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اجلالہما و دام افضالہما

اردو زبان روزمرہ ہندوستان مین بطرز عجیب ترتیب دی

اور حقیت ملکیت تصنیف و تالیف اس کتاب لاجواب کی

جناب جلالت مآب گرامی و عظامی جمہور منشی نولکشور صاحب کو ہبہ کی

تصحیح تمام و نظر ثانی مصنف سابق الارقام کی

بماہ دسمبر ۱۸۸۰ع

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپی

مختصر سیر گلشن ہند

شاہان اعظم وشان ہندوستان جنت نشان کی تاریخ جامع بدائع تواریخ
تالیف لطیف موج نامی نام لالہ بابورام صاحب خلف لالہ جودھیا پرشاد
صاحب رئیس نواب گنج ضلع کانپور جسے مؤلف نے نہایت ریاض و مشقت سے
بنظر پیشکش جناب معلی القاب رائل ہینس پرنس آف ویلیس ولیعہد بہادر
حضور مکرمت ظہور ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اجلالہما و دام افضالہما
اردو زبان روزمرہ ہندوستان مین بطرز عجیب ترتیب دی
اور حقیت ملکیت تصنیف و تالیف اس کتاب لاجواب کی
جناب جلالت مآب گرامی و معظامی جمہور منشی نولکشور صاحب کو ہبہ کی
تصحیح تمام و نظر ثانی مصنف سابق الارقام کے

بماہ دسمبر ۱۸۸۳ء

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپی

فہرست کتاب

تمام شد

العبد بابو رام ابن اجودھیا پرشاد قوم کایتھ نواب گنج شہر کانپور

الله اکبر

بسم الله الرحمن الرحیم

دیباچہ کتاب تاریخ عہدنامہ ہند المعروف مختصر سیر گلشن ہند زبان اردو

ای کارساز قبلہ حاجات کارہا
آغاز کردہ ام تو رسانی بانتہا

جنھین جوتا نہین ملتا اونھین وہ تاج دیتا ہے
پیادہ کو کرے فرزین بجا ہی یہ اوسکی شان

شکر بے شمار اوس کارساز بے نیاز کا جسنے انسان کی شان مین کلام اشرف المخلوقات نازل فرمایا اور پیرایہ دانش و عقل سے آراستہ کرکے محمود روزگار بنایا حضرت نیر سلطنت جناب شاہنشاہ ملکہ کوئین وکٹوریا دام اللہ اقبالہا کو قلمرو ہند وممالک ملحقہ اوسکی کا بادشاہ کیا جسکی عدالت وکرم گستری سے مزرعہ عافیت تمامی جہان سرسبز و شاداب ہے اور ہر ایک اہل ہنر جسنے کمال اپنا دکھایا اوسکی فیض بخشی وحق پژوہی سے اپنے دلی مطالب پر کامیاب ہوا اور جناب فیض مآب میر کبیر نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر ویسراے کشور ہند دام اللہ حشمتہم نے جو مخزن فیض ورعایا پروری و معدن رفاہ عام و معدلت گستری ہے ہر ایک امور سلطنت کا اس خوبی و تدابیر مستحکم کے ساتھ انتظام فرمایا جسکو دیکھکر ذکر فہم و کیاست افلاطون وارسطو کا ہیچ نظر آتا ہے اگر دانا سے جہان کہا جاسے تو بجا ہے یا مجسم فراست سمجھا جاسے تو روا ہے اگر ثنا پردازی زبان خامہ مصروف ہو وی شمہ از بسیار جیساکہ پیالہ سی پانی دریا کی مقدار حیطہ علم مین نہین آسکے اور انگلیون سی ریگ صحرا کا

شمار ہونا غیر ممکن ہے نہ کہہ سکے علی ہذا القیاس جناب فیض مآب نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی دام اللہ شوکتہم کی توجہ روزافزون ترقی عدالت، تعلیم مین کسطرح مصروف ہے جسکا بیان دائرہ امکان سے باہر اور اوسی توجہ کا یہ نتیجہ ہے کہ روز بروز تعلیم کی ترقی ہے

توصیف علم تاریخ وجغرافیہ وفوائد شان

دیکھو سرکار انگریزی نے کس خلق طبیعت اور توجہ دلی سے ساکنان ہند کو جو ایک عرصہ دراز سے محض جاہل اور کاہل ہو گئے تھے اور اونکی طبیعت پر اکتساب علم و ہنر کیسا ناگوار و شاق تھا جہالت اور خباثت سے اونکی طبیعتون کو پھیر کر پھر آدمی بنایا اور کس درجہ پر علم و ہنر کی جانب راغب کیا مگر اہل ہند ایسے زمانہ کو غنیمت نہین سمجھتے اور علم ایسے دُر نایاب کو جو اب خود اونکے پاس آتا ہے نہین لیتے افسوس افسوس گو کہ حاصل کرنا علم کا انسان پر فرض ہے بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ) اس حدیث مین عورت و مرد حصول علم کیواسطے درجہ مساوی پر ہین مگر چونکہ رجال بہ نسبت نسوان کی ہر قسم کا مادہ زیادہ رکھتے ہین سواسطے اونکو طلب علم مین اونسے زیادہ ہمت اور اولوالعزمی درکار ہے ہندوستان کے لوگون مین بہ سبب آرام طلبی اور پست ہمتی کی جہالت اور بدعلمی ظاہر ہوتی گئی اور غیر ولایت کے لوگ ہندوستان مین آکر ادراک حقائق جزئی وکلی سے متحقق ہو جاتے ہین بلکہ اپنی علم و دانش سے بہرہ کافی اوٹھاتے ہین اگر ہندوستان کی آدمی عیاش و کاہل نہوتے تو گمان اس بات کا تھا کہ اونکے ہاتھ سے سلطنت بھی نجاتی بڑے حکما اور دانشمندون کا قول ہے کہ صاحب سلطنت کو اسقدر آرام و عیش کہ جو انتظام ملک اور دادرسی مین خلل ڈالے حرام ہے علم عجیب چیز ہے مگر اوسکے لینے والے ناپید ہین علم ایک شان پروردگار ہے یا دولت لازوال ہے ہر قسم کا علم انسان کو سیکھنا واجب ہے مگر کتاب فسانہ عجائب الیسی یا نثر عشق یا جوہر عشق وغیرہ حرام ہے گو کہ مولفان کتب سابق

اونکو علم دلکش قرار دیا ہے مگر صاحبان دانا کے نزدیک یہ اور ایسی قسم کی تمام کتابین
دل بند یا بربادی انسان ہین قابل غور ہے کہ بہار دانش عبارت دقیق ایسی کتاب جب
تمام ہوکر روبروے شاہجہان بادشاہ کے پیش ہوئی مصنف کتاب سے فرمایا کہ آپکی
علمیت اور فاضلیت مین کوئی فرق نہین ہے مگر تعجب ہے کہ آپ ایسا فاضل علم کو
اسطرح برباد کرے جیسے شیر کو گوبر مین ملادے پس ای طالب علمون درحقیقت یہ علم فسانہ
باستثنا ے الف لیلہ و انوار سہیلی کے محض واہیات ہین انکی تعلیم سے ۱۹ قسم کے
عیب حسب ذیل پیدا ہوتے ہین ۱- زیادہ گوئی اعتبار آدمی کا بالکل نہ اٹھا کر دیتی ہے
۲- دروغگوئی بھی مثل زیادہ گوئی بلکہ بیش ازان ہے ۳- تعدی- تعدی انسان
کو مفت مین رسوا کرتی ہے اور ناحق روز بد کو دکھاتی ہے ۴- عیب جوئی جو ہمیشہ
بدنام و آلودۂ عصیان رہتا ہے اور اوسکو مخفی ذنب الٰہی مارتا ہے بیت ہر کہ عیب
دگران پیش تو آورد و شمرد ✤ بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ✤ ۵- تکبر کہ
جسکا وقت عاجزی مین کوئی مددگار نہین ہوتا ہے ۶- خساست جسکے باب مین
ایک دفتر ہے مگر خردمند کو اشارہ کافی ہے کہ اوسکا نام علی الصباح نہین لیا جاتا ہے
گوکہ روپیہ اوسکا خلاف قاعدہ اوٹھتا ہے مگر وہ فضول خرچی آسکے درج ہوگی
۷- لاصبری یہ ایسا ناقص عیب ہے کہ آدمی ہمیشہ پراگندہ اوقات و مبتلاے
تردد رہتا ہے ۸- جہالت جاہل آدمی ہمیشہ گوشمالی کھاتا ہے اور کردہ خود سے
پشیمان رہتا ہے ۹- جنگجوئی نفاق و لڑائی بیفائدہ و ناحق کی انسان کو
درجہ اونے پر اعلی سے پہونچا دیتی ہے ۱۰- تعجیل و تیز روی کہ جس سے انسان
ہمیشہ خطا اوٹھا کر شرمندہ رہتا ہے ابیات جو چلتا ہے آہستگی سے یہان ✤
تو او سمین ہے خوبی بہت سی میان ✤ نہ گھبرا کسی کام مین اے جوان ✤ نصیحت
یہ سعدی کی رہ جاودان ✤ بہ آہستہ رو گر ترا دین بود ✤ کہ تعجیل کار
شیاطین بود ✤ ۱۱- کاہلی و سستی جسنے ہندوستان کو برباد کیا نادانی
و کج نشست- یہ دونون سخت عیب ہین انسان کو کم قدر کردیتی ہین -

بیت بیک ناتراشیدہ در مجلسے ۔ برنجد دل ہوشمندان بسے ۔ ۱۳ صحبت بد ۔ زیل جوالنسان کو سفلہ بنا دیتی ہے بیت گرنشیند فرشتۂ با دیو ۔ وحشت آموزد و خیانت و ریو ۔ ۱۴ نیکوی و احسان فراموش جو نزدیک کافۂ انام کے سخت زبون ہے ۱۵ اچوری ورہزنی اسکی تعریف حد سے باہر ہے لازم ہے کہ قوانین تعزیرات ہند کے دفعات ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ مین لوگ دیکھ لین کہ جو ایسا کام کرتے ہین اونکے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کس تواضع و مدارات سے پیش آتی ہے ۱۶ حرص و حسد جسکی تعریف ابیات ذیل مین درج ہے بیت رودۂ تنگ بیک نان تہی پر گردد ۔ نعمت روی زمین پر نکند دیدہ تنگ ۔ ۱۷ لاعلمی کہ سب عیب پر فاضل ہے ۱۸ زناکاری علم قصہ کی یہ جڑ ہے اور آدمی کیواسطے شیر او دہ زہر ہے تمام جرمون سے کبیرہ ہے اوران تمام حرکات مفصلۂ بالا و ذیل کا اوستاد ہے بیت بزن گردن درافتادہ بگرداب پریشانی ۔ دل و دین رفت و عصیان شد رہ و رسم سخندانی ۔ ۱۹ فضول خرچی کثرت سے فضول خرچی و فراخ روی بھی کمال عیب ہین بیت مکن فراخ روی گر عمل اگر خواہی ۔ کہ روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ ۔ پس شائقان علم کو ایسے علم کند تراش فسانہ سے پرہیز کرنا روا ہے بلکہ طالبان علم کو واجب ہے کہ اول علم انشاپردازی و خوشنویسی سیکھین زان بعد جانب علم اخلاق کے راغب ہون اگر کوئی سوال کرے کہ علم اخلاق بھی قصہ سے خالی نہین ہے اوسکا یہی جواب ہے کہ قصۂ علم اخلاق لن ترانی مثل گل بکاولی کے نہین ہے اگر بوستان کو کوئی مثنوی میر حسن یا الف لیلہ کو شامل فسانۂ عجایب کہ انوار سہیلی ایسی نادر کتاب شریک گل بکاولی یا اخلاق المحسنی کو قصۂ نورتن کے برابر کرے تو محض واہی ہے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ اور علم حساب و علم ریاضی بھی فنون عجیبہ ہین بغیر انکے کوئی علم انجام کو نہین پہونچتا ہے اوران تمام علوم بیان شدہ میں علم تواریخ و جغرافیہ درجہ بادشاہی کا رکھتے ہین علم تاریخ دنیا بے جہالت مین مثل آفتاب ہے کہ جسکی روشنی سے شب تیرہ دور ہوتی ہے علم جغرافیہ

شب تاریک مین ماہتاب ہے کہ خدا کی قدرت سے آگاہی بخشتی ہے ای شایقین تاریخ
علم تاریخ مین سلطنت ہے بلکہ انسان کو زیور انسانیت ہے بادشاہون کو طریقہ
سلطنت کے بتلاتا ہے امیرون کو خصلت امیری دکھلاتا ہے فقیرون کو راہ عبادت
پر پہونچاتا ہے وزیر کو قواعد آداب و دستور ملک داری کا دیتا ہے دبیری کرنیوالونکو
انشا سے خرد پڑھاتا ہے علم تاریخ اور جغرافیہ اپنے خواہان کو اول کرم سکھلاتا ہے
کہ جو ایسی لطیف چیز ہے کہ انسان کو دُرج نیکنامی و خزانۂ سعادت مندی کا بنا دیتا ہے
کہ مکارم اخلاق کو علائمۂ خلائق از خود سلام کرتے ہین جیسے سلطنت شاہجہان کی
بیت ہے باغ جہان مین تجھے گر ہمت عالی ؛ کر گردن تسلیم کو خم اور بھی زیادہ ؛
دیتے ہین ثمر شاخ ثمرور سر کو جھکا کر ؛ جھکتے ہین سخی وقت کرم اور بھی زیادہ ؛
دوسری صبوری دیتا ہی جس سے انسان نیک خصلت اور پرہیزگار ہو جاتا ہے
اور اپنی مراد پر پہونچتا ہے دیکھو ہند کی تواریخ مین ہمایون بادشاہ کا بیان
تیسری وفا انسان کو عطا کرتا ہے کہ جو انسان کیواسطے ایک زیور زینت بخش ہی
بلکہ ایک کلید قفل مشکل کی ہے آدمی وفا کا ثمرہ نیک پاتا ہے تاریخ ہند مین ہمایون بادشاہ
کے ذکر مین جو ثمرہ وفا کا اوس بہشتی کو ملا ہے قابل ملاحظہ ہے ؏ بود بیوفائی
سرشت زنان ؛ بیاموز کردار زشت زنان ؛ چوتھی راہ عبادت کی دکھلاتا ہی
کہ جس سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے دیکھو آئین اکبری مین پانچوین راستی سکھلاتا ہے
کہ جس سے انسان ہمیشہ بیخوف و خطر و با اعتبار رہتا ہے ؏ بہ از راستی در جہان
کار نیست ؛ کہ در گلبن راستی خار نیست ؛ چھٹی تواضع و خوش اخلاقی کا ثمرہ بتاتا ہے
کہ جسکی تعریف حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہین کہ انسان وہی ہے کہ جو تواضع
و سخاوت و حسن و خلق و خندہ پیشانی کی خصلتون سے بھرا ہو دیکھو تاریخ ہند مین
سلطنت اکبر بادشاہ کی ساتوین خدمت علما کا فائدہ دکھلاتا ہے کہ جس سے انسان علم و دین
دونون پاتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدمت علما سے انسان مثل کیمیا کے
ہو جاتا ہے ای طالبان تاریخ و اصحاب تاریخ مین آفتاب کیسی شفقت ہوتی ہے کہ جو

تمام خلقت پر سایہ گستر ہے اور ہر ذرہ اوس سے منور ہے دوسری صاحب تاریخ مثل زمین کے ہوجاتا ہے کہ جو اپنی تواضع سے کل مخلوقات کو ہر قسم کی معدنیات و نباتات سے بہرہ ور رکھتی ہے تیسری عالم تاریخ مین سخاوت مانند دریا کے ہوتی ہے کہ جسکی آب سے تمام پژمردہ شاداب ہیں اور تشنہ لبون کو سیراب چوتھے علم تاریخ مین حلم مثل مردہ کی ہے کہ اوس سے تکلیف گوارا کرنی ہین جسکی ذرا مشکل نہین ہوتی پانچوین تاریخ سے عیب پوشی مانند رات کے آجاتی ہے کہ چور اور ڈاکو کے عیب کو پوشیدہ کرتا ہے چھٹے علم تاریخ سے جو امردی آتی ہے اور سفر اوسکی مدنظر رہتا ہے مگر افسوس ہے کہ اہل ہند ایسے علم سے محروم ہین دیکھا چاہیے صاحبان فرنگ کو کہ علم تاریخ کی کیسے قدردان ہین اور اوسی کمال سے جو جو نیک خصلت و فوائد تاریخ کی اوپر بیان کئی گئے سب بونین موجود ہین بلکہ اہل فرنگ کا قول ہے کہ اگر انسان بیر علم تاریخ سے مایوس ہے تو چشمہ بے آب ہے داگر جوان علم تاریخ نہین جانتا تو بی گل کا باغ ہے یا گل بیرنگ و بو کا بیرا گندہ کن دماغ ہے و درویش بیعالم تاریخ کا دیدہ بے نور ہے دولتمند نے اگر علم تاریخ نہین دیکھا تو درخت نے ثمر ہے وخوبصورت اگر علم تاریخ سے محروم ہے تو گویا طعام بے نمک ہی علم تاریخ کا فائدہ گو نگو ہے جب حاصل ہوجاتا ہے تب معلوم دیتا ہے ؛

موجب تالیف این تاریخ

چونکہ سرکار دولتمدار انگریز بہادر جانب علم کے زیادہ رجوع ہے اور اوسکی ترقی مین بدل مشغول ہے بلکہ جان سے منظور ہے کہ ایسے ایسے کتب بابت علم اخلاق یا حساب یا فن ریاضی یا تاریخ جغرافیہ کی قسم جمع ہون کہ جنسے اہل ہند کو فائدہ حاصل ہو اور جہالت اونکی دل سے رفع ہو اسیواسطے گورنمنٹ نے اشتہار نمبری ۷۹۱ (الف) مورخہ ۱۰- اگست ۱۸۶۸ء جاری فرمایا جسکا خاص مطلب یہی ہے کہ اون مصنفان کتب کو علی المراتب کتاب کی انعام سرکار سے عطا فرمایا جاوے گا کہ جنکی کتاب کا مطلب علمہاے مندرجہ صدر سی کسی علم مین مگر زبان اردو یا ناگری ہو نہ کسی اور طور پہ اسواسطے من مؤلف بابو رام طالب علم ساکن تو انگنج بلدہ کانپور نے بھی ارادہ تالیف تاریخ ہندوستان کیا اکثر طعنہ زن ہین

کہ صدہا تاریخ ہندوستان کی الحال موجود ہیں تمہاری مکرر بیانی سے کیا فائدہ ہوگا اوسکا جواب
اسی قدر کافی ہے کہ بنانا تاریخ کا اپنے مطالب پر منحصر ہے مؤلفان قدیم نے جو مطلب دیکھا مفید عام
منتخب کرکے درج تاریخ کیا فدوی او سے منتخب سے فائدہ منتخب کرکے درج تاریخ ہذا کرتا ہے
بلکہ بہت سی ایسی تاریخی واقعات تاریخ ہذا مین درج ہوئی ہین کہ ہنوز تاریخ دوسری مین
نہین پائی جاتی ہین پس ایسا تصور کرکے تاریخ ہذا کو اندر تین حصہ کے قائم کرکے اونکا خیابان
نام مقرر کیا ہے کہ جسمین زمانہ سلف سے تا الغایت ۱۸۷۶ع کے کوئی تاریخی واقعات اور
دقیقہ درج ہونے سے باقی نہین رکھا گیا اور نام ایسی تواریخ کا مختصر سیر گلشن ہند
رکھا گیا ہے اس تواریخ مین تین زمانہ قائم کئے گئے اور فی زمانہ ایک خیابان مقرر ہے
اب ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ اس مؤلف کو اپنا طالب علم او خادم تصور
فرماکر اگر سہوا غلطی پائی جاوے تو قلم عفو سے اصلاح دینے سے دریغ نفرماوین

العبد

خادم طلبا بابو رام طالب علم مؤلف تاریخ ہذا
ساکن نواب گنج کانپور واقعہ ۲۱ جولائی ۱۸۷۶ع

فہرست مضامین تاریخ مختصر سیر گلشن ہند ہر سہ خیابان

خیابان اول

آغاز چمن اول از تواریخ مختصر سیر گلشن ہند اردو در ذکر از ابتدائی زمانہ سلف تا حملہ سلطان محمود غزنوی

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نرہے کہ حال زمانہ سلف ہندوستان کا ازروی مہابھارت ورامائن وبھاگوت وغیرہ سے کہ اہالیان ہند کے مذہب مین نہایت معتبر آسمانی کتاب ہین اس تواریخ مین لکھا جائیگا گو کہ اونکی بعضی باتین بوجہ ابتری زمانہ کے قابل اعتبار تواریخ کے نہین ہین اما بجز اونکے اور کوئی حال معلوم نہین ہوسکتا ہے فقط

واضح ہو کہ مملکت ہندوستان مین بادشاہی زمانہ سلف مین اندر دو خاندان کی رہی ہے نام اونکا سورج بنس اور چندر بنس ٹھا کر تھا اکثر اوقات کچھہ زمانہ سے خاندان سورج بنس کو رگھوبنس بھی کہتے تھے **بیان خاندان سورج بنس کہ اندر دو خاندان کی منقسم تھا** واضح ہو کہ برہما سے سیمبھو پیدا ہوا اور سیمبھو سے ماریچ نامے رکھہ کا ظہور ہوا جسکا بیٹا کشیپ تھا اور کشیپ سے سورج نے ظہور پایا جسکے سرد ہا دیو مینو پیدا ہو جسنے مینو سمرتی نام ساستر تالیف دیا مینو کے اول لڑکا سکھہ نام پیدا ہوا اور ایک رکھہ کی بددعا سے عورت ہوکر الانامی جنگل مین چلا گیا اوسکا بیان چندر بنسی راجون مین ہوگا اور باقی اچھواگ سے لیکر راجہ رامچندر تک ۵۶ پشت کا بیان جدول ذیل سے واضح ہوتا ہے

نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ
۱	برہما	۶	مینو	۱۱	پرتھو	۱۶	سافیست	۲۱	پرجشو	۲۶	جیناشو دی
۲	سیمبھو	۷	اچھواک	۱۲	بجی تاشو	۱۷	پر ہدشو	۲۲	تلکبھہ	۲۷	مانزھاتا
۳	مریچ	۸	بکچھہ	۱۳	بسورندھر	۱۸	کیلیاشو	۲۳	برہتاشو	۲۸	اینریکھہ
۴	کشیپ	۹	پور ہجی	۱۴	چندر	۱۹	دھندہمار	۲۴	کرستاشو	۲۹	جوبناشو
۵	سورج	۱۰	بین	۱۵	جبناشو	۲۰	درر ہاشو	۲۵	سین جیت	۳۰	ناریت

نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ
۳۱	روہیت	۳۶	بھروگ	۴۱	اشوبان	۴۶	سندہ دویت	۵۱	اشمک	۵۶	اشوانگ
۳۲	ہرت	۳۷	برک	۴۲	دلیپ	۴۷	رت ہرن	۵۲	مولک	۵۷	برکمہ باہ
۳۳	چنیت	۳۸	بابک	۴۳	بھگیرتھ	۴۸	سریساکام	۵۳	بارمیخ	۵۸	رگھو
۳۴	سیدیو	۳۹	سگر	۴۴	سرت	۴۹	سیدانس	۵۴	دسرتھ	۵۹	بیرکھوسشہ با
۳۵	بجی	۴۰	انسجس	۴۵	نابھہ	۵۰	کلماکسہ پاد	۵۵	بدبڑ	۶۰	آج
				۶۱	دسرتھ	۶۲	راجچندر				

راجچندر اس خاندان مین مانند آفتاب کے نامور ہوئے جنہون نے اپنے باپ دسرتھ کی اجازت سے ۱۴ برس مع اپنی رانی سیتا و بھائی لچھمن کے بن مین رہکر اکثر کام نمایان کئے جب راون راجہ لنکا نے ڈنڈک بن سے سیتا کو ہر لیگیا راجچندر نے اوسپر لشکر کشی کی اور اونکو مار کر لنکا اوسکے بھائی بھبیکن کو دیکر آپ اجودھیا جی جو اونکا وطن تھا لوٹ آئے اسکا مشرح حال راماین وغیرہ مین درج ہے مگر راجچندر کو حسب شرع مذہب ہنود کے اوتار پرمیشر کا سمجھنا اپنے اعتقاد پر منحصر ہے علم تواریخ اس بات پر اعتقاد نہ لاویگا بعد رام چندر کے بیس پشت تک اونکے خاندان مین راج قائم رہا زان بعد نیست نابود ہوگیا

تفصیل راجگان سورج بنس بعد رام چندر

نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ	نمبر	نام راجہ
۱	کش	۵	پنڈریک	۹	پارجات	۱۳	بدھرت	۱۷	سودت
۲	اتھہ	۶	چھیم	۱۰	بل استھل	۱۴	ہرن نابھہ	۱۸	اگن برن
۳	نکھد	۷	دیوانیک	۱۱	بجرنابھہ	۱۵	بکھپ	۱۹	سیگھر
۴	نبھہ	۸	اہیند	۱۲	ککھن	۱۶	دہرت سندہ	۲۰	مرو

تفصیل خاندان مہم کہ ملقب جنگ و تم ہنسی مشہور رہا ...

راجہ اچھواک کے دو فرزند تھے اول بکچھہ دوم تم چنانچہ بکچھہ خاص تخت باپ پر اجودھیا مین راجہ ہوا اور تم تھلا پور مین جسکو جنک پور کہتے ہین اور اب احاطہ بنگال مین ملقب

مظفرپور کر معروف ہے فرمانروا ہوا جسکے ۲۰ پشت مین راجہ بسرت دیج المعروف جنک نام پیدا ہوا جسکی لڑکی کا نام سیتا تھا جو رامچندر سے بیاہی گئی بعد راجہ جنک کی ۲۷ پشت مین اس خاندان کا اخیر راجہ کرت ہوا جسکے بعد یہ خاندان تمام ہوگیا

بیان خاندان چندر بنس کہ اندر ۵ خاندان کی منقسم ہوا ہے

واضح ہو کہ راجہ مینو کا فرزند اول سگھرمن جو بد دعاے منی سے عورت ہوگیا تھا اور الا نام جنگل مین پھرتا تھا اوسکی شادی بدہ بیٹا چندر ماں سے ہوئی اور آسکا عورت کا نام الا مشہور ہوا اوسکی بیٹیا پرورانام نے جھوسی مین جو قریب الہ آباد کے آباد کرکے اپنا تخت گاہ قائم کیا اوسکی ابو اور ایو کی نہو کھہ جسکا بیٹیا راجہ ججات تھا جنے حاجمو جو متصل کانپور کے ہے آباد کیا راجہ ججات کی دو رانی دیوجانی اور شرمشٹا تھیں چنانچہ دیوجانی سے جدو اور دوسری سے پورنام لڑکے پیدا ہوئے چنانچہ تخت سلطنت پر پور تخت نشین ہوا جسکے ۳۷ پشت بعد راجہ پانڈو و دھرتراشٹ اندھا پیدا ہوا راجہ پانڈو کی کنتی و مادری دو رانیاں تھین چنانچہ کنتی سے جودھشتر وارجن و بھیم پیدا ہوئے اور مادری سے نکل و سہدیو دو لڑکے پیدا ہوئے اور دھرتراشٹ کو راجہ قندھار کی لڑکی گندھاری منسوب تھی جس سے جرجودھن وغیرہ سو بھائی اور ایک لڑکی پیدا ہوئی جرجودھن اپنے تمام بھائیون مین بڑا تھا اور نہایت بدشعار و بدطن تھا اور جودھشتر وغیرہ سے سخت عداوت و حسد رکھتا تھا چنانچہ بعد وفات راجہ پانڈو کے یہ دھرتراشٹ و پانڈو کا خاندان دو حصہ ہوکر پانڈو و کورو مشہور ہوا اور اونکا دارالسلطنت شہر دہلی عرف ہستناپور تھا جرجودھن نے فریب سے راجہ جودھشتر کا راج چوپڑ مین جیت کر اونکو نکال دیا اسی وجہ سے ایک نہایت اعظم جنگ مہابھارت درمیان پانڈو و کورو کے ہوا جسمین کورو و جرجودھن وغیرہ بالکل نیست و نابود ہوگئے اور جودھشتر فرمانرواے ہند ہوا

بیان خاندان دوم از چندر بنسی کہ بلقب جدو بنسی مشہور ہوئے

راجہ ججات کی دوسرا بیٹا جدو نام تھا جسکے کورو ہشت نام بیٹا ہوا اور کورو ہشت

کی چوتھی پشت مین راجہ چیتر رتھہ نے ظہور پایا چیتر رتھہ کے دو بیٹے ستھے ایک سرہند ہو
اور دوسرا اکو رنام سے مشہور ہوا چنانچہ بعد وفات چیتر تھکی سرہند ہو تخت نشین
خاص تخت باپ پر ہوا اور اسیکے خاندان مین ۲۹ پشت بعد بدیو پیدا ہوا جسکے یہان
کرشن و بلدیو نے ظہور پایا اور یہ سب جدو بنسی کہلاتے رہے **بیان خاندان سوم**
از چندر بنسی کہ بشن بنسی مشہور رہا چیتر رتھہ کے دوسرے بیٹے اکو رنام سے نے
اپنا دار السلطنت متھرا مقرر کیا اور اوسکے ۱۲ پشت بعد اوگر سین نام ایک راجہ اوسکے
خاندان مین پیدا ہوا جسکے یہان کنس نے ظہور پایا اور یہ لوگ بشن بنسی کہلاتے رہے
خاندان چہارم از چندر بنسی کہ بلقب درون بنسی مشہور رہے راجہ
پورکی ۲۰ پشت بعد راجہ ہستی تخت نشین ہوا اوسکے دو بیٹے تھے اجمید و نیل سانت
چنانچہ بعد وفات راجہ ہستی کے نیل سانت نے اپنا تختگاہ شہر کنپلہ کہ متصل فرخ اباد
کے ہے قائم کیا جسکی چودھوین پیڑھی مین راجہ دروپد پیدا ہوا جسکی لڑکی درودپدی
راجہ جودھشتر سے منسوب تھی **خاندان پنجم از چندر بنسی کہ بلقب چندر بنسی**
مشہور رہے راجہ ہستی کا دوسرا بیٹا اجمید نے اپنا دار السلطنت شہر بہار
اعنی نکدلیس قائم کیا جسکی یہان آٹھوین پشت مین جراسندہ پیدا ہوا جسکو بھیم سین نے قتل کیا
لیکن مہاراجہ جودھشتر کے یہ سب لوگ ماتحت تھے اور خراج دیتے تھے جب مہاراجہ
جودھشتر نے اپنا راج پر یچھت بلیرہ ارجن کو سپرد کر کے ہالا چلا گیا اوسوقت پریچھت
سے لیکر ۲۶ پشت تک جدھشتر کے خاندان مین سلطنت قائم رہی مگر چھیک انیا
بزدل راجہ ہوا کہ اوسکے وزیر نے اوسکو قتل کر کے آپ تخت جدھشتر پر رونق افروز
ہوا اور ہوا پشت تک اوسکے خاندان مین سلطنت قائم رہی اخیر عہد مین اوسکی
خاندان کو شکست دیکر ایک جدید خاندان بلقب ملک سکے مالک سلطنت کا ہوا
اوراسی درمیان مین سنہ عیسوی سے ۶۳۲ برس پیشتر مہاراجہ ستہ ودہو مین
سوروج بنسی کا بیٹا ساکمن گوتم نے تخت سلطنت چھوڑکر فقیری اختیار کی اور بودھمت
رائج کیا کہ تمام ہندوستان مین وہی مت رائج ہوگیا کیونکہ اہالیان ہند کا قول ہی

کہ پریمیشر نی بودھ او تار دھارن کیا تھا اور اسی عرصہ مین کمایون کی راجہ نی دہلی
خاندان ملک سے فتح کرکے آپ تخت جدھشتر پر حکمران ہوا

ادھر سنہ عیسوی سے ۳۳۱ برس پیشتر یونان کی عظیم الشان بادشاہ سکندر ذوالقرنین+
نے ہندوستان پر حملہ کیا اوسوقت ہندوستان مین گمدیش کا راج ناگ بنسی راجون
کے خاندان مین تھا اور مہانند فرمان روائی گندیش کی کرتا تھا اور تمام رعایا و راجہ
بودھ مت پر قائم تھے فقط کاشی و قنوج الہ آباد وغیرہ بید مت پر چلتے تھے اگرچہ شاہنامہ
وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سکندر قنوج تک آیا ہے مگر یہ بات غلط ہی کیونکہ تواریخ
یونان مین جو خاص اونکے ہمراہیون نے بنائی ہے لکھا ہے کہ سکندر ایک لکھ ۲۰ ہزار
فوج لیکر سندھ پار اوترا اور تمام راجون نے اوسکی فرمانبرداری قبول کی مگر
مہاراجہ پنجاب نے جو خاندان پورین سے تھا ۳۰ ہزار فوج سے سکندر کا مقابلہ کیا مگر
شکست پائی اور سب فوج بھاگ گئی لیکن راجہ تنہا سکندر سے جنگ پر آمادہ رہا
اور سکندر اسکی بہادری دیکھکر خوش ہوا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم حاضر حضور ہو تو تمہاری
جان بخشی کی جاوے اور ملک بھی تمہارا قائم رہے راجہ نے فرمان سکندری سی انکار نکرکے
حاضر ہوا اوسوقت سکندر نے سوال کیا کہ ہم کسطرح تسے پیش آوین جواب دیا کہ جیسے
بادشاہ بادشاہ سے پیش آتے ہین سکندر اسکی دلیری و جوانمردی پر نہایت خوش ہوکر
بڑی عزت و تعظیم سے پیش آیا اور تمام ملک وسکا اور سیقدر اپنی جانب سی اوسکو بخش دیا۔
پھر سکندر نے قصد ستلج پار کا کیا لیکن فوج نے انکار کیا اور سکندر بدرجہ مجبوری واپس
لوٹ گیا لیکن ایسا بھی مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین مہانند ناگ بنسی راجہ گندیش کا بڑا
عالی شان اور رتبہ پر تھا ۲ لکھہ پیادہ ۲۰ ہزار سوار اور ۹ ہزار ہاتھی سی سکندر کے
مقابلہ کو طیار تھا شاید اوسیکی خوف سے سکندر واپس گیا قصہ کوتاہ تھوڑے سے عرصہ مین

+ اس سکندر کو اکثر اہل اسلام ذوالقرنین کہتے ہین ذوالقرنین کی دو معنی ہین یک ۱۰۰ برس والا دوسرا
دو سینگ والا چنانچہ سکندر ۳۲ برس کی عمر مین مرگیا ۱۰۰ برس غلط ہین مگر اوسنے اپنے تاج مین
دو مینڈھے کے سینگ کہ اونکی دیوتا کی نشانی تھی لگائی تھی +

مہانند اپنے وزیر کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکی آٹھ بیٹیون نے بارہ برس تک حکمرانی کی اخیر وقت مین نو مین چندر گوپت جو شاطہ کے شکم سے پیدا ہوا تھا ایک برہمن کا پرداز کی مدد سے تخت نشین ہوا اور شہر پٹنہ جسکو پاٹلی پوتر کہتے سے تھے مگدیش کا دار السلطنت مقرر کیا اور شہر پٹنہ کو اسکی وجہ سے بہت عمدہ رونق ہوئی تھی اور اس عروج پر تھا۔ جب ہندوستان مین بودھ مت کی بڑی ترقی ہوئی اور برہمنون کو تکلیف ہونے لگی تب رکھیشرون نے آربودگر پر جسکو کوہ ابو کہتے ہین ایک اگن کنڈ بنایا اور ہوم کیا تب دیوتون نے چار سورتین اوس کنڈ مین ڈال دین اوس سے ایک جدید قوم چھتریون کی اگن ہنس نام پیدا ہوئی اور چار فرقہ اونکے پرمار وچوہان ولنکھی دپریہار ہوئے اوسی پرمار ہنس مین سنہ عیسوی سے ۵۷ برس پیشتر مہاراجہ بکرم نے جسکو بیر بکرماجیت کہتے ہین ظہور پایا اور بڑا عالی شان راجہ مہاراجہ ہوا کشمیر وغیرہ تک اپنی عملداری کر لی اور بودھ مت والون کو قتل کر ڈالا اور بالکل نیست و نابود کر دیا اور برہمنون کی اسکے عہد مین بڑی قدر ہوئی اور سنبت اسکی عہد مین جاری ہوا اور عدل و انصاف مین بے نظیر تھا اسکی تعریف ہندوستان کے ہندوستانی راجون مین سب سے زیادہ ہے اور اسی نے تخت سلطنت کو دہلی سے اوٹھا کر اوجین مقرر کیا ۔

لہ بادشاہ ایران کا ایک ایلچی میسپنس تھنی نام چندر گوپت راجہ پٹنہ کے یہان آیا تھا وہ لکھتا ہے کہ پٹنہ ۱۰ میل زیادہ لنبا اور ۱ میل سے زیادہ چوڑا ہے اور شہر پناہ کاٹھ کا ہے ۵۷۰ برج اور ۶۴ دروازہ ہین اور شہر کے گرد خندق ۳۰ ہاتھ گہرہ ہے اور بودھ مت جاری ہے پوجاری لوگ اپنا بدن چندن سے رنگ کر بدن پر گھنٹہ باندھکر چھانجھ بجاتے ہین اور سر پر مالا پھول کی لپیٹے ہین ایک برن کی عورت دوسرے برن کا آدمی شادی نہین کر سکتا ہے اور گھٹنے تک جامہ اور سر و کندھے پر کپڑا پہنتے ہین جوتے رنگ برنگ کے کارچوبی پہنتے ہین اور بدن پر گہنا بھی پہنے پھرتے ہین پولیس کا اچھا انتظام راجہ کے لشکر مین تیس لاکھ روپیہ سے زیادہ کی چوری نہین سنی جاتی ہے اور راجہ کا دربار چار بجے شام سے ہوتا ہے اور راجہ پیداواری سے چہارم حصہ لیتا ہے

بعد گذرنے زمانہ بکرم اور راجہ بھوج کی نگدیش والون کو پھر طاقت ہوئی اور پرتاب چند
وزیر جو بعد وفات رام دیو والی پٹنہ کے تخت نشین ہوا تھا اوسنے اپنی عملداری پٹنہ
سے کشمیر تک پہونچادی اور سب راجہ اسکے ماتحت تھے اسیکے عہد مین لشکر نوشیروان
بادشاہ ایران کا ہندوستان مین آیا لیکن پرتاب چند سے شکست کھاکر واپس گیا -
۵۳۳ء عیسوی مین بعد وفات پرتاب چند کے تمام ہندوستان متفرق ریاستون
مین قائم ہوا اور سب صوبہ دار و قلعہ دار سرکش ہوکر اپنے اپنے صوبہ کے راجہ ہوگئے
یہ حال دیکھکر نوشیروان شاہ ایران نے بڑی دھوم سے پھر ہندوستان پر لشکر کشی کی
اور بلبھی پور جو تخت گاہ مہاراجہ اودیپور[1] کی تھی بالکل تباہ کردی اور خاندان راجہ سے
کسیکو زندہ نہ رکھا فقط ایک رانی پشپاوتی کہ حاملہ تھی ملیا گر مین بھاگ کر بچی تھی
اوسی سے گوہ نام لڑکا پیدا ہوا جو تخت ایدر کا مالک ہوا بعد وفات گوہ کے
۸ پشت مین جو راجہ ایدر کے تخت پر بیٹھا تھا مارا گیا اوسکا بیٹا باپا خوف سے بھاگ کر
عرصہ تک گڑریون کی قوم مین پوشیدہ رہا اور پرورش پائی اور سنہ عیسوی
مین چیتور کی ملک پر قابض ہوا ⁂

بعد وفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی نے ایران فتح کرکے
کچھ لشکر ہندوستان پر بھیجا لیکن وہ افسر پہلی لڑائی مین قتل ہوا اور لشکر لوٹ گیا
تھوڑے عرصہ بعد خلیفہ چہارم حضرت علیؓ نے سندھ کی قریب کا کسی قدر ملک فتح کیا تھا لیکن
جب خلیفہ مارے گئے تو مسلمان خود چھوڑکر اپنے ملک چلے گئے ⁂

۷۱۱ء عیسوی کے قریب ولید خلیفہ نے اپنا لشکر ہندوستان روانہ کیا اور
اوسنے سندھ کے قریب قریب تمام ملک فتح کرلیے لیکن جب چیتور پر حملہ کیا تو باپا نے
قاسم کو جو اوس لشکر کا سردار تھا شکست فاش دیکر بھگا دیا ⁂

۸۱۲ء مین خلیفہ ہارون الرشید کی خلف مامون رشید حاکم خراسان نے
ہندوستان پر حملہ کیا لیکن کہمان سنگہ بن باپا والی چیتور سے شکست کھاکر واپس گیا

[1] اودیپور کے اپنے کو رامچندر کی اولاد بتلاتے ہین ⁂

۹۷۷ء عیسوی مین امیر ناصر الدین سبکتگین نے اپنا لشکر طرف ہند کے روانہ کیا اور جے پال والی لاہور سے خوب لڑائی ہوئی لیکن جے پال نے شکست پائی ۔

بیان حملہ ہاے سلطان محمود غزنوی

بعد وفات شاہ سبکتگین کے محمود غزنوی نے تیس برس کی عمر مین اپنے بھائی اسمعیل کو کہ خلاف مرضی محمود مالک سلطنت گردانا گیا تھا قتل کرکے ۹۹۷ء عیسوی مین آپ تخت نشین غزنی کا ہوا اور اپنا لقب سلطان[1] محمود غزنوی مشہور کیا ۔ گو کہ اوس زمانہ مین فارس ایران وغیرہ کی سلطنت کمزور ہوگئین تھین اگر محمود اوس طرف جاتا تو کوئی اسکا مقابلہ کی برابری نکرتا لیکن طمع دولت محمود کو جانب ہندوستان کے لائی اور ہندوستان بھی اوس زمانہ مین ایسا ابتر تھا کہ بعد وفات مہاراجہ بکرم کے دو دو چار چار شہرون پر جدے جدے راجہ بنگیے تھے دلی کہ جیسی مہاراجہ بکرماجیت کو گوڑ دی تھی پانسو برس تک بغیر بادشاہ رہکر زیر حکومت اوجین رہی لیکن اب اوس تخت کو قوم تورنی اپنا تخت گاہ مقرر کرکے ۲۱ پیڑھی راج کرتی رہتے اننگ پال لاولد تھا اسنے اپنی بیٹی کے لڑکے پرتھی راج چوہان اجمیر والے کو گود نشین کرلیا اور قنوج راٹھورون کے دخل مین تھا اور ات من سولنکھی عملداری کرتے تھے قصہ کوتاہ محمود غزنوی ایسی فراہمی تکرار اور بے بندوبستی ملک کی دیکھکر اپنا لشکر جانب ہندوستان کے روانہ کیا ۔
محمود کے بارہ حملون کا ذکر جدول ذیل سے مفصل روشن ہوگا تحقیق کرکے تواریخ ہاے دیرینہ سے یہ جدول انتخاب کی گئی ہے کسی طرح کا حسب المقدور شک وشبہہ نہین رہا ہے ۔

[1] سلطان زمان غزنی مین بادشاہ کو کہتے ہین اور واضح ہو کہ محمود کے زمانہ مین زبردستی یعنی جہاد سے اسلام کرنا بڑا ثواب اہل اسلام کے یہان تھا چنانچہ اسی وجہ سے محمود نے ہندوستان کی جانب لشکر روانہ کیا

محمود گوکہ ذی علم و دانش مند شخص تھا اور صاحب کمال کی نہایت قدر کرتا تھا مگر بیرحم بادشاہ تھا
اور قول کا درست نہ تھا روپیہ کے واسطے ہندو مسلمانون کو تکلیف دیتا تھا تاریخ عرب مین لکھا ہے
کہ شاہان عرب نے بیشتر اسکی خدمت گذاری اور دینداری دیکھکر اسکو خطاب (عظمای بادشاہان و
غازیان مجاہدان اہل اسلام سلطان محمود غزنوی) عطا فرمایا مگر اس خطاب دینے
کے بعد اسکی جور و ستم سنکر اونکو کمال تاسف ہوا اور محمود کو کلمہ نصایح آمیز لکھے مگر محمود اپنے غرور کی
آگے کب سنتا تھا ہندوستان پر محمود خاص کر بطمع دولت لشکر کشی کی نام جہاد فقط موجب
خوشنودی خلفاے عرب تھا کیون کہ محمود نے تاریخ یونان سے جو شہنشاہ سکندر ذوالقرنین کے
ہمراہیون نے تالیف دی تھی ہندوستان کی بہت توصیف سنی تھی اوسی تواریخ مین ہند کے
بارے مین لکھا ہے کہ ایک قنوج شہر پندرہ کوس کے شہر پناہ کا ہے اور اس شہر مین
تیس ہزار برگ فروش کے دوکانات ہین اور ساٹھ ہزار مکانات ارباب نشاط یعنے
نوا زندہ و سازندہ و رقاص کے ہین اور اکثر تیرتھ و معبد اہل ہنود ہندوستان کے
مختلف شہرون مین تمام سونے و چاندی کے بنے ہین دولت ہند مین بیقیاس ہے
مگر ہمارا بادشاہ سکندر کسی ولایت مین خلق خدا تصور کر کے لوٹ نہین کرتا ہے
اور نہ کسی کے معبدگاہ مین دست اندازی کرتا ہے بلکہ مطلق او دھر نگاہ نہین کرتا
اور اگر کوئی لشکری ایسی حرکت کرتا ہے تو اسکو سخت سزا کرتا ہے محمود ایسے واقعات
سنکر جانب ہندوستان کے آیا مگر جس شان و شوکت سے سکندر ہند مین آیا اور
یہان کے فرمانروایون نے اوسکی تعظیم و تکریم و اطاعت از خود کی اور اوسکے
حضور حاضر ہوتے محمود کو وہ بات حاصل نہ ہوئی اور نہ سکندر بادشاہ کی سی فتح محمود کو نصیب
ہوئی گوکہ روپیہ لوٹ کی وجہ سے محمود زیادہ لیگیا کہ سکندر نے ہندوستان سے تحسین پایا سکندر سے
جس راجہ نے لڑائی کی اوس سے پھر صلح کر لی سکندر نے اوسکا ملک و حشم قایم رکھا مگر محمود سے جو بر سر پرخاش ہوا اوسکی تباہی ہوئی

تاریخ ۵ اگست [illegible] بیان حملہ پہلا

محمود غزنوی نے حال لاابتری دولت ہندوستان کی سنکر دس ہزار سوار چیدہ ہمراہ
لیکر جانب ہندوستان کے کوچ کیا اور پشاور کے قریب راجہ جیپال لاہور والے کو

شکست دیکر قید کیا مگر راجہ نے اطاعت و عدہ ادای خراج کا کرکے رہا ہو آیا اور اسی شرم سے
آگ مین زندہ جل گیا اور اوسکا بیٹا انندپال گدی نشین ہوا محمود نے ستلج پار آکر شہر بھٹنڈا
کہ اوس عہد مین اچھے عروج پر تھا خوب لوٹا اور قلعہ کو نیست کرکے غزنی لوٹ گیا

حملہ ۴ ۱۰۰۴ع

راجہ بھیرنے کہ جو ریاست بیکانیر کے شمال اور ملتان سے جنوب واقع ہے محمود غزنوی سے
ادائے خراج مین تکرار کی اسیوجہ سے محمود پھر کسیقدر فوج لیکر ہندوستان آیا اور راجہ نے
شکست کھاکر جنگل مین اپنے کو ہلاک کیا اور محمود نے بالکل زر و جواہر قلعہ لوٹ کر غزنی واپس گیا

حملہ ۵ ۱۰۰۶ع

ابوالفتح لودی صوبہ دار ملتان و راجہ انندپال والی لاہور دونو یکدل ہوگئے اور محمود سے
منحرف ہوکر محصول بھیجنا بند کردیا اسواسطے محمود نے پھر ہندوستان پر غزنی سے لشکرکشی کی
اور انندپال شکست کھاکر کشمیر بھاگ گیا اور ابوالفتح نے دوگونہ محصول دیکر بادشاہ کو راضی کرلیا

حملہ ۶ ۱۰۰۸ع سمت ۱۰۶۴ بکرم ۳۹۹ھ

جب محمود غزنوی کو معلوم ہوا کہ راجہ انندپال پھر پنجاب پر قابض ہوگیا اور سکھپال بھی
اوسی سازش کرکے سرکار غزنی سے منحرف ہے فوراً ایک لشکر غفیر سے محاصرہ ہندوستان کے
روانہ ہوا اور ادھر انندپال نے آمد بادشاہ کی سنکر تمام راجون کو خط لکھے تھے کہ بھایو مسلمانو نکا
ہندوستان مین آنا موجب تکلیف ہندو کا ہے اور یہہ معاملہ دین اور دنیا دونونکا ہے اسکی
بہتر ہے کہ ہماری مددگار ہوکر بادشاہ کا مقابلہ کرو چنانچہ اسی جہت سے گوالیار و کالنجر

متفرق کیفیت حملہ

حملہ سیوم مین محمود کا قصد قنوج تک کا تھا لیکن خبر تھی کہ شاہ تاتار غزنی پر حملہ کرینگے اسلیے محمود فوراً
ابوالفتح کو شکست دیکر غزنی لوٹ گیا اور ادھر تاتاریو نسے لڑائی ہوئی مگر محمود کے یہان پانسو ہاتھی
جنگی موجود تھا اور تاتاریون کے نزدیک گھوڑے تھے اسیوجہ سے تاتاریون نے قریب بلخ کے شکست
کھاکر بھاگ گئے اور محمود فتحیاب ہوا ۔ ۱۰۰۶ع مین محمود سندھ کے قریب بھیرہ کے ضلع سکھپال کو جو ہندو کر
مسلمان بنا تھا سپرد کرکے غزنی لوٹ گیا اور ادھر انندپال پھر پنجاب مین رونق افروز ہوا اور سکھپال بھی باوشاہ غزنی سے پھر گیا

وقنوج و دہلی وغیرہ کے سب راجہ مع لشکر وخزانہ کے پنجاب مین موجود تھے جب محمود غزنی لشکر راجہ پنجاب کا اوس اوج پر پایا تو دلمین ہراسان ہوا لیکن خدا کو یاد کرکے ایکبارگی حملہ کیا اور ادہر انندپال کا ہاتھی ایسا زخمی ہوا کہ میدان سے پیچھے کو بھاگا اور فوج راجہ کے راجہ کو بھاگتا سمجھکر سب بھاگی محمود نے موقع پاکر تعاقب کیا اور سب کو شکست دیکر نگرکوٹ شہر جہان جوالا مکھی دیبی کا مندر تھا جا لوٹا اور وہان سے ساتھہ لکھہ دینار و ۷ سو من طلائی ونقرئی اسباب و ۲۰۰ سو من خالص طلا و ۲ ہزار من چاندی اور ۲۰ من جواہرات وغیرہ محمود کے ہاتھہ لگا کیونکہ اوس معبدگاہ مین راجہ بھیم کے وقت کا خزانہ جمع تھا محمود یہہ سب لیکر غزنی واپس گیا فقط [1]

حملہ ۵ سنہ ۱۰۱۰ع

ابوالفتح لودی نے پھر بغاوت اختیار کی اسوجہسے محمود کو پھر ہندوستان آنا پڑا اور ابوالفتح کو قید کرکے غزنی لیگیا

حملہ ۶ سنہ ۱۰۱۱ع سمبت ۱۰۶۶ بکرم سنہ ۴۰۲ھ

سلطان محمود نے تھانیسر جو متصل پنجاب کے ہے اوسکی تعریف سنکر قدرے فوج لیکر ہندوستان آیا اور شہر تھانیسر کو خوب غارت کیا اور بہت سے ہندو قید کر لیگیا اسی حملہ مین علاوہ روپیہ وطلا ونقرہ کے ایک جواہر اسکو ۴۰ تولہ کا دستیاب ہوا

حملہ ۷ و ۸ سنہ ۱۰۱۴ع و سنہ ۱۰۱۶ع

محمود دو مرتبہ کشمیر پر لشکر لیکر آیا مگر بے سود واپس لوٹ گیا کچھہ زر ونقد ہاتھہ نہ لگا

حملہ ۹ سنہ ۱۰۱۸ع و سمبت ۱۰۶۸ بکرم و سنہ ۴۰۹ھ

نوان حملہ محمود غزنوی کا طیاری سے ہندوستان پر ہوا ہے اور اس مرتبہ اوسکی فوج

[1] لکھتے ہین اس محاربہ کے واسطے رانیون نے اپنا زیور طلائی ونقرئی واسطے خرچ جنگ کے دیدیا تھا اسی زمانہ مین بہت سے من رائج تھے ایک من ۱۲ اسیر کا دوسرا من ۵ سیر کا تیسرا ۲۱ سیر کا من تھا اور چالیس سیر کا بھی من تھا اگر محمود سیر کے من سے بھی لیگیا تاہم بہت روپیہ لیگیا ؎

مین ایک لکھ سوار و بیس ھزار پیدل ہمراہ تھا محمود اس مرتبہ اپنا لشکر اچانک سامنے قنوج کے لے آیا مہاراجہ قنوج سے کچھ نہ ہوسکا فوراً معہ عیال واطفال کے دربار سلطانی مین حاضر ہوا اور اطاعت بادشاہ کی قبول کر کے محمود نے راجہ قنوج کی بڑی عزت اور توقیر کی اور تین روز تک قنوج[1] مین مقیم رہکر راجہ قنوج کا مہمان رہا وقت رخصت کی بادشاہ نے راجہ سے اقرار کیا اگر تم اور تمہارے وارث ہمسے سرکش نہ ہون گے تو جب تم یا تمہارے وارث مدد سلطانی چاہین گے فوراً غزنی سے ملیگی چنانچہ راجہ قنوج ھر طرحسی تسلی دیکر متھرا مین داخل ہوا اور خوب لوٹا چنانچہ یہانسی ایکسو شتر فقط طلائی و نقرئی شکستہ مورتین لیگیا اور مھابن کے راجہ کی بالکل نیست و نابود کردی اور ۵۳۰۰۰ آدمی ہندوستانی غلام بنا کر غزنی کو لے گیا ✤

[1] قنوج کی تعریف اسوقت کی لوگ بہت کچھ تحریر کرتے ہین کہ یہہ شہر پندرہ کوس کے شہر پناہ کا تھا اور ۳۰۰۰۰ تنبولی کی تھی مگر اب قصبہ ہے ✤ اگر محمود نے اپنی عمر مین نیکنامی کا کام کیا تو یہی ہے علاوہ اسکے اور نہین ہے

حملہ ۱۰ سنہ ۱۰۲۲ع

راجہ کالنجر[2] و بندیل کھنڈ کو یہہ امر نہایت زبون معلوم ہوا کہ راجہ قنوج نے اطاعت سلطان کی قبول کر لی اسیوجہ سے اوسنے ایک لشکر عظیم سے قنوج پر حملہ کیا اور مہاراجہ قنوج نے شاہ محمود سے مدد چاہی لیکن قبل پہونچنے محمود کے کالنجر نریس نے راجہ قنوج کو قتل کر ڈالا تھا بادشاہ نے موسم گرمی کا دیکھکر کالنجر پر چڑھائی نہ کی قنوج کا بندوبست کر کے واپس لوٹ گیا ✤

[2] کالنجر کا قلعہ نہایت مستحکم بنا ہے

حملہ ۱۱ سنہ ۱۰۲۴ع

گیارہوین حملہ مین محمود نے راجہ کالنجر کو شکست دیکر انندپال کے جانشین راجہ جیپال دویم والی لاہور کو کہ سرکش تھا قید کر کے لاہور صوبہ غزنی مقرر کیا فقط

حملہ ۱۲ سنہ ۱۰۲۴ع سمنت ۱۰۷۰ بکرم سنہ ۴۱۵ھ

ہندوستان مین متصل گوجرات کے جانب جنوب سمندر کے کنارے

سومناتھ مہادیو کا بڑا عالیشان مندر بنا تھا اور نہایت عظیم الشان تیرتھ ہندو قوم کا تھا ۵۶ ستون اوسمین
جواہر سے جڑے ہوی بنے تھے اور دوسو من بھاری زنجیر مین گھنٹہ لٹکتا تھا اور دو ہزار موضع اوسکی
پرستش کیواسطے معاف تھی اور دو ہزار پنڈت وہان پوجاری رہتے تھی محمود غزنوی اسکی
تعریف سنکر ماہ ستمبر ۱۰۲۴ع مین غزنی سے کوچ کیا اور ماہ اکتوبر مین ملتان پہونچا اوس مرتبہ محمود کے
ہمراہ ۳۰ ہزار شتر فقط بار برداری کا تھا بادشاہ ملتان وغیرہ لوٹتا ہوا براہ ریگستان کے داخل
سومنات ہوا اور اپنے ہمر کالینجر وقنوج و دہلی وغیرہ کے تمام راجہ اپنی اپنی فوج غفیر سے واسطے حفاظت
مندر کے جمع تھے مگر سلطان محمود کا لشکر فتحیاب ہوا اور راجہ لوگ بھاگے محمود مندر کے
اندر گیا تب پنڈتون نے عرض کیا کہ آپ محصول جو طلب کرین سو ہم ادا کرین گے لیکن مورت کو
نہ توڑئے لیکن محمود نے جواب دیا کہ بت شکن ہون مین بت فروش نہین یہہ کہکر مورت توڑ ڈالی
تو مشہور ہے کہ مورت کی اندر سے بیشمار جواہرات نکلا محمود نے اوس مورت کا ایک ٹکڑا مدینہ کو
بھیجدیا اور باقی ٹکڑے غزنی مین مسجد کی سیڑہی مین لگائی اس مرتبہ محمود ہندوستان سے دس کروڑ سے
زیادہ لے گیا +

---

۵۱ ایک دروازہ سومناتھ کے مندر سے لیگیا نہایت قیمتی گو کہ آدمی اوسکو شیشم صندل کا
بتاتے ہین لیکن وہ شناخت سے نہین پہچانا جاتا ہے گا کس چیز کا ہے وہی دروازہ ۱۸۴۲ع
مین محاربہ کابل کے زمانہ مین سرکار انگریز بہادر کے ہاتھ قلعہ غزنی سے لگا اب کلکتہ
یا الہ آباد مین موجود ہے +

حال وفات محمود غزنوی

اسی حملہ کے بعد پھر محمود ایکمرتبہ پنجاب تک آیا اور جاٹون کو سزا دیکر واپس چلا گیا ۱۰۳۰ع
مین بیمار پڑا او سوقت اپنا کل خزانہ اور اسباب لوٹ کا جمع کر کے بڑی دیر تک روتا رہا
اور مر گیا +

---

۵۲ محمود غزنوی کے یہان شاعر فردوسی مولف شاہنامہ فارسی و عنصری و انوری یہان جسکو بغداد سے
مامون رشید نے بھیجا تھا نہایت مشہور تھے لیکن محمود بڑا ظالم بادشاہ اور اہل ہند کا سخت دشمن
جانی تھا تاریخ وفات محمود غزنوی تحقیق معلوم نہین کہ وہ کیونکر دنیا کو ظلم اپنا یاد کر کے یا چھوٹنے کا غم

آنکه محمود غزنوی بوده ✤ واقف سر معنوی بوده ✤ سال انتقال آن خدیو زمان ✤ ہاتفم گفت شاہباز جہان ✤ سنہ ۴۲۱ ہجری مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۰۳۰ عیسوی

مختلف روایات بعد وفات محمود غزنوی بابت ملک غزنی

سلطان محمود کے دو شاہزادی تھے سلطان محمد بڑا اور سلطان مسعود چھوٹا تھا اور سلطان محمود نے حکومت مشرقی پر سلطان مسعود کو حاکم کر دیا اور ماوراءالنہر سلطان محمد کو دیا اور مزاج سلطان محمد کا نہایت رحیم و کریم تھا مگر مسعود مانند اپنی باپ کی تھا لیکن بعد وفات محمود غزنوی کے سلطان محمد تخت نشین غزنی کا ہوا اور سلطان مسعود نے بھی تخت پدر کا دعوی کر کر سلطان محمد کو مغلوب کیا اور نابینا کر کے آپ تخت نشین ہوا اور اکثر چند مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور کسیقدر زر و جواہر لوٹ لیگیا اور صوبہ داری بلخ اپنے بڑے شاہزادے مودود کو دی ۱۰۴۰ء مین ترکمان لوگ ایکبار گی غزنی پر حملہ آور ہوئی اونکی خوف سی مسعود نے کل خزانہ اونٹون پر لدا کر جانب پنجاب کی روانہ ہوا راستہ مین فوج باغی ہو گئے اور بادشاہ کو قتل کر کے سلطان محمد نابینا کو تخت نشین کیا ✤

بیان مودود بن مسعود ✤

جب مودود بن مسعود صوبہ دار بلخ نے اپنے باپ کی خبر قتل کی سنی فوراً سلطان پر لشکر کشی کی تخت پدر فتح کر کے آپ تخت نشین ہوا لیکن اوسکی عہد مین ہندو راجون نے پھر ہانسی و لاہور وغیرہ عملداری اسلام سے فتح کر کے اپنی عملداری قایم کی اور مودود نو برس سلطنت کر کے ۱۰۴۹ء مین مر گیا بعد اوسکے چار بادشاہ ۱۰۵۸ء تک متواتر ہوئے مگر اونکا بیان لاحاصل ہے فقط

۱۰۵۸ء مین سلطان ابراہیم تخت غزنی پر رونق افروز ہوا یہ بادشاہ بڑا پرہیزگار اور عادل تھا لیل و نہار شغل قرآن کا تھا کئی قرآن لکھکر اپنی کعبہ شریف بھجوائے ہندوستان پر بھی حملہ آور ہوا اور قریب ایک لکھ ہندو کے ولایت قید کر لیگیا ۴۲ برس اوسنی سلطنت کی سنہ ۱۰۹۸ عیسوی مین مر گیا ✤

بعد وفات ابراہیم کے مسعود ابن ابراھیم نے ۱۶ برس سلطنت نہایت امن امان سے کی اوسکے بعد اوسکا بیٹا ارسلان تین برس مالک ملک رہکر بھرام اپنے بھائی کے ہاتھسے قتل ہوا بھرام نے ۳۵ برس سلطنت کی مگر اسکے کوئی اولاد نہ تھی ایک لڑکی تھی اوسکی شادی قطب الدین غوری سے کردی مگر تھوڑی عرصہ کے بعد بھرام قطب الدین سے ناراض ہوا اسوجہ سے ۱۱۴۶ع مین اوسکو قتل کرڈالا

غور ایک شہر قندہار سے ۸ منزل آگے ہے اور وہان کے بادشاہ ہمیشہ سے علحدہ ہوتے رہے ہین مگر محمود اونسے خراج بھی لیتا رہا تھا وہان کے متوطن غوری خطاب سے پکارے جاتے ہین

قطب الدین کے قتل کی خبر سنکر اوسکا بھائی سیف الدین غور سے ایک لشکر لیکر بھرام کا مقابلہ کیا اور بھرام نے اوسکو قید کر کے قتل کرڈالا اور آپ غزنی و غور دونوں کا ایک سلطنت کرکے تخت نشین ہوا یہ حال جب علاء الدین برادر سیف الدین کو معلوم ہوا تو اوسنے بھرام کو شکست دیکر ہندوستان بھگایا اور راستہ مین بھرام مر گیا

اسطرح سے خاندان غزنی کی حکومت دریائے سندہ ممالک مغربیہ سے خارج ہوئی فقط

بھرام کا بیٹا خسرو شاہ لاہور مین آیا اور اس شہر کو اپنا دار السلطنت بنایا تھا کہ اسی درمیان مین علاء الدین غوری کی عملداری غزنی مین ہوگئی اور اوسنے غزنی یہان تک لوٹی اور تباہ کی کہ اوسکا خطاب جہان سوز مشہور ہوا خسرو شاہ اسکی خوف سے بیمار ہو کر مر گیا بعد وفات خسرو شاہ کے خسرو ملک تخت نشین لاہور کا ہوا اور ادھر بعد وفات علاء الدین کے بھائی محمود غوری نے ۱۱۸۹ع مین جانشین ہو کر لاہور خسرو ملک سے فتح کرلیا اور خسرو ملک کو قتل کرڈالا اسکی قتل سے خاندان محمود غزنوی کا بالکل تمام ہوگیا اور سلطنت خاندان غوری مین آگئی

التماس مؤلف

چمن اول مین ذکر فرمان روایان ہندوستان سلف تا محمود غزنوی کے خاندان کا بہت صحت و درستی سے تالیف کیا گیا مگر دانشمندان زمانہ سے امید ہے کہ اپنا خادم مؤلف کو تصور فرما کر اگر سہو و غلطی دیکھین تو درست کردین

آغاز چمن ثانی از خیابان اول آغاز چمن دویم بیان سلطنت شہاب الدین محمد غوری ۱۱۹۰ع تا ذکر شاہ سراج الدین ابو ظفر ۱۸۳۷ع

ہندوستان مین سلطنت اسلام کی قایم کرنے والا شہاب الدین محمد غوری ۱۱۹۱ع مین
ایک بڑی اعظم فوج سے دہلی پر حملہ آور ہوا اور قریب کرنال کے پرتھی راج مہاراجہ دہلی سے
بڑی عظیم الشان لڑائی ہوئی اور پرتھی راج نے محمد غوری کو شکست دیکر بھگا دیا لیکن
اس لڑائی مین فتح پانے سے پرتھی راج کو بڑا غرور ہوا اور بالکل بیڈر ہو کر بادشاہی کرنے لگا
اور بہت سی شادیان کرکے عیش و عشرت مین مشغول ہوا ادھر راجہ جی چندر راٹھور
والی قنوج پرتھی راج اپنے موسی زاد بھائی کو اننگ پال کے گود نشینی کا حال سنکر اور عروج دیکھکر
بڑے حسد مین آیا اور اپنی دختر کا سویمبر قایم کرکے پرتھی راج کو نہ بلوتا دیا بلکہ اوسکی طلائی
تصویر بناکر غلام گردش مین رکھدی پرتھی راج یہہ حال سنکر ایک بڑی فوج سے قنوج پر حملہ آور ہوا
اور جی چندر کو شکست دیکر سویمبر سے اوسکی دختر زبردستی لیگیا مگر اس لڑائی مین پرتھی
راج کے بڑے بڑے نامی سردار کام آئی اور ادھر شہاب الدین محمد غوری نے ۱۱۹۳ع مین
بڑا لشکر جمع کر کر پرتھی راج پر حملہ کیا گو کہ پرتھی راج کا اس مرتبہ کوئی مددگار نہ تھا مگر تاہم
سو ہزار ہاتھی اور ایک لاکھ سوار اور بیشمار پیدل جمع کرکے شہاب الدین کا مقابلہ کیا مگر بادشاہ
غزنی نے دغا سے پرتھی راج کو شکست دیکر زندہ گرفتار کرلیا اور پیچھے سے قتل کرڈالا اور
دہلی مین اپنا غلام قطب الدین کو چھوڑکر اور کسیقدر جنگی فوج اسکی مدد کیواسطے چھوڑکر آپ
غزنی لوٹ گیا قطب الدین نے دہلی و کویل پر اپنا قبضہ کیا اور اس مرتبہ شہاب الدین
بہت سے ہندو پکڑ لیگیا اور غزنی جاکر اونکے خون کے گارے سے اپنا ایوان شاہی بنوایا

گو کہ شہاب الدین سے بیشتر اہل اسلام ہندوستان پر آئی مگر بجز لوٹ کسی نے تخت پر اپنا قایم مقام
نہین قایم کیا اور شہاب الدین نے یہان اپنا تخت پر قایم مقام قایم کیا اسوجہ سے بانی سلطنت اہل اسلام
یہی ہے۔ زمانہ سلف مین چھتریون کی شادی لڑکی کی سویمبر کرکے ہوتی تھی چنانچہ یہہ خبر سنکے
شہاب الدین بیشتر بہا کا جس پرتھی راج کی لشکر کو یقین ہوا کہ بادشاہ ہار گیا اور اخیر وقت رات کو سندھ کی یاد آیا

۱۱۹۴ع مین محمد غوری نے قنوج پر حملہ کیا اور جی چند راجہ قنوج کا قطب الدین کے
تیر سے مارا گیا اور بنارس تک یہہ ملک شہاب الدین کی قبضہ مین آیا بنارس مین محمد غوری
نے ایک ہزار مندر نیست و نابود کردیے ۱۱۹۵ع مین شہاب الدین نے گوالیار کا

محاصرہ کیا لیکن کسیقدر ملک فتح ہوا تھا کہ شہاب الدین کو کسی ضرورت سے پھر غور واپس جانا پڑا اور ۶۰۲ء مین پھر ہندوستان آتا تھا کہ سندہ کے کنارے رات کو فدائیون کے وارثون نے اوسکو تلوار سے قتل کیا اور ۵ من خالص ہیرا لوٹ لیگئے غوری کے تخت پر اوسکا برادر زادہ محمود غوری تخت نشین ہوا اور ہندوستان مین اسکا غلام قطب الدین جسکو غور سے خطاب شاہی مل چکا تھا بادشاہ ہوا مگر اسکا خاندان بلقب خاندان غلامان مشہور ہوا

بیان اول سلطنت خاندان غلامان از قطب الدین ایبک ۱۲۰۶ء تا لغایت ۱۲۸۸ء ذکر بادشاہی قطب الدین ایبک

قطب الدین ایبک کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ شہر نیشاپور کے درمیان کسی دولتمند نے اوسکو بطور غلام کے خرید کیا تھا اور کسیقدر علم عربی و فارسی بھی اسکو تعلیم دتیا رہا لیکن اوسکی عمر نے وفا نہ کی اور بعد وفات اوس دولتمند کے اوسکے وارثون نے اسکو ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا مگر چونکہ طالع قطب الدین سکندر تھا اوس سوداگر نے بادشاہ محمد غوری کو بطور تحفہ کے نذر گذرانا اور شہاب الدین محمد غوری نے اسکو لئیق اور صاحب علم دیکھکر ۱۲۰۶ء مین تخت نشین ہندوستان کا بنایا یہ بادشاہ بہادر اور عادل و فیاض تھا چار برس سلطنت کرکے ۱۲۱۰ء مین مر گیا

ذکر سلطنت آرام شاہ من ابتدای ۱۲۱۰ء تا لغایت ۱۱ ماہ

بعد وفات قطب الدین ایبک کے آرام شاہ بن قطب الدین ۱۲۱۰ء مین تخت نشین ہوا اور ۱۱ ماہ سلطنت کرکے اپنے بہنوئی شمس الدین التمش کے ہاتھ سے مارا گیا

بیان شمس الدین التمش من ابتدای ۱۲۱۱ء لغایت ۱۲۳۶ء

قطب الدین ایبک نے شمس الدین التمش کو ایکہزار روپیہ کا بزمرۂ غلامان کے خرید کیا تھا لیکن شمس الدین بیٹا شریف خاندان کا تھا اور قطب الدین نے اسکو بلند اقبال

سلطان جیکو شہاب الدین ہندوستان سے قید کرلیگیا تھا انھین کے وارثون نے قتل کیا تاریخ وفات شہاب الدین محمود غوری صاحب سیر ۶۰۲ھ تاریخ وفات قطب الدین ایبک سلطنت پناہ ۶۰۷ھ

وخردمندی دیکھکر اپنی لڑکی اسکو بیاہ دی اور صوبہ بہار کا صوبہ دار بنایا اور بعد وفات
قطب الدین کے اسنے اپنی سالی کو قتل کر کے سنہ ۱۲۱۰ء مین آپ تخت نشین ہوا اور اسی
عرصہ مین چنگیز خان بادشاہ افغان شاہ جلال الدین کو بھگاتا ہوا کسیقدر فوج لیکہ سندھ کے
پار اوترا لیکن شمس الدین بڑا عاقل تھا چنگیز خان سے با محبت پیش آیا اور عرض کیا کہ آب وہوا
یہان کی خلاف مزاج آپ کی ہے شاہ افغان شکایت آب وہوا کی سنکر واپس لوٹ گیا اور ادھر
شمس الدین نے اپنی حکومت تمام ہند مین سندھ سے بنگالہ تک پہونچا دی اور گوالیار
وغیرہ بھی خراج گذار ہو گئے اوجین مین بکرم کے عہد کا مندر کال بہیم جی کا کہ جو ہنود کا اعلا اور مشہور
عبادت گاہ اہل ہنود کی تھی شکست کر کے صورت مسجد بنوا دی اور شاہ بغداد کی خلیفہ نے
اسکو خطاب بادشاہی کا عطا فرمایا اسکے عہد مین درمیان دہلی کے اکثر اچھے فاضل اور کامل تو
جمع ہوئے تھے ایکہزار روپیہ ہر سال شاعران کامل کو عطا ہوتا تھا اسنے دہلی مین شمس مینار و شمسی
تالاب و بہت سی مسجدین بنوائین کہ بعض بعض فی الحال موجود ہین غرضکہ اسنے نہایت شجاعت
اور خردمندی سے سلطنت کر کے سنہ ۱۲۳۶ء مین مرگیا اور قبر اسکی نزدیک شمس مینار کے بنی ہے
بعد وفات شمس الدین کے اوسکا بیٹا رکن الدین فیروز شاہ سنہ ۱۲۳۶ء مین تخت نشین ہوا مگر
بسبب مے خواری و حرام کاری کے جملہ اہل سلطنت و رعایا اس سے ناراض تھی اسلئے تنبیہ رکن الدین
واسطے تنبیہ ملک اعزاز الدین حاکم ملتان کے جانب پنجاب کے آپ تشریف لیگیا اور ادھر
اراکین سلطنت نے رضیہ بیگم بنت شمس الدین ہمشیرہ رکن الدین کو تخت نشین کیا اور رکن الدین کو
قید کر لیا وہ اندر زندان خانہ کے سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین مرگیا

ذکر سلطنت ملکہ رضیہ بیگم بنت شمس الدین من ابتدائی سنہ ۱۲۳۶ء لغایت سنہ ۱۲۳۹ء

ناظرین تواریخ پر واضح ہو کہ رضیہ بیگم بنت شمس الدین سنہ ۱۲۳۶ء مین مردانہ لباس زیب بدن کر کی
تخت نشین ہوئی اور یہ اول مرتبہ خاندان اسلام سے عورت شاہ ملک ہوئی ہے اور یہ شاہزادی
نہایت جوانمرد و عادل تھی مانند باپ کے سلطنت کرتی رہی لیکن ایک حبشی پر کہ داروغہ گھوڑون
کا تھا عاشق ہو گئی اور اوسکو امیر الامرا مقرر کیا اسی وجہ سے تمام ارکان سلطنت اس سے بیزار
ہو کر تخت بدر کر دیا اور معز الدین بہرام اسکی چھوٹی بھائی کو تخت نشین کیا اور ادھر رضیہ بیگم پر

تاریخ وفات شمس الدین

تاریخ وفات شمس الدین

حاکم قلعہ بٹھنڈا اسکا عاشق تھا اوس نے اپنے نکاح مین لاکر ایک لشکر جرار سے معز الدین پر حملہ آور ہوا لیکن شکست کھا کر بھاگ گیا اور رضیہ بیگم قید ہوئی اور قید خانہ مین ۱۲۳۹ع مین مرگئی

قطعہ تاریخ وفات

چون رضیہ بے ہمہ ضمیر خلایق ٭ کرد رحلت ز دار حزن و ملال ٭ ماہ لاثانی است تحصیلش ٭ ملکہ ملک جنت آمد سال

معز الدین بہرام شاہ بن شمس الدین ۱۲۳۹ع کو تخت نشین ہوا مگر دو برس سلطنت کرنے کے بعد بلوائیون نے اسکو ۱۲۴۱ع مین قتل کر ڈالا کیونکہ یہہ شخص بڑا ظالم تھا قطعہ تاریخ وفات

رفت و جنت زد و بہ دنیا بات ٭ چون شہ اہل زمین بہرام شاہ ٭ سال تحصیلش بگو اہل مرات ٭ بار دیگر یافت مین بہرام شاہ

معز الدین کے بعد پوتا شمس الدین کا علاء الدین مسعود بن رکن الدین فیروز شاہ ۱۲۴۱ع مین تخت نشین ہو کر اپنے چچا ناصر الدین کو صوبہ داری بہرائچ پر سرفراز فرمایا اور اوسنے اوسکو دیوکا دیکر ۔ ۔ ۔ لیکے نزدیک قتل کرڈالا اسنے سلطنت ۱۲۴۱ع سے تا بغایت ۱۲۴۹ع تک انجام دی ٭

ذکر سلطنت ناصر الدین محمود بن شمس الدین التمش من ابتدای ۱۲۴۹ع لغایت ۱۲۶۶ع

۱۲۴۹ع مین ناصر الدین محمود تخت نشین ہوا اور چونکہ اس شخص نے ایام خورد سالی مین اپنی مادر کے ہاتھ سے بڑی تکلیف پائی تھی اور مزا سختی سے بخوبی واقف تھا اسواسطے نہایت آشتی سے حکومت کرتا تھا کہ کسیکو تکلیف نہ ہو اور نکاح ایک بی بی سے کرکے دوسری کی ہوس نہ رکھتا تھا اور اپنا کام آپ کرلیتا تھا طعام پزی سپرد بیگم کے تھا طعام بھی سادہ کھاتا تھا فقط دال روٹی یا گوشت سے کام تھا ایک روز بی بی نے درخواست کنیزک کی کی فرمایا کہ ملک خدا کا اور خزانہ شاہی مجھے امانت ہی میرا نہین اوسمین خیانت کرنا گناہ ہے تم خود پکالیا کرو اور کار سلطنت اپنے بہنوئی الف خان غیاث الدین بلبن کو وزیر کرکے سپرد کردیا تھا وہ نہایت شجاع اور خردمند آدمی تھا اور ہمیشہ خیرخواہ اپنے سالی کا رہا کرتا تھا اوسنے غزنی کو فتح کرکے داخل سلطنت ہندوستان کیا ہلاکو خان کا لشکر اسکی عہد مین ہندوستان آیا بادشاہ نے دو ہزار ہاتھی اور پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادہ واسطے پیشوائی کے بھیجے وہ لشکر عروج ناصر الدین کا دیکھکر الٹا پھر لوٹ گیا اور اس بادشاہ کا ایسا خوش اقبال نصیب تھا کہ جدھر اسنے حملہ کیا فتح پائی اور کسی پر تندی و سخت مزاجی کرنا بالکل نہ جانتا تھا اور دربار بھی اسکا فاضل و عقلمندون سے

بھر جاتا تھا اور سبکی قدر و منزلت کرتا تھا ایکروز ایک امیر دربار کو اپنا لکھا قران دکھلایا اوسنے ایک جگہہ غلطی نکالی بادشاہ نے فوراً قلم سے وہان حلقہ بنا دیا اور جب وہ چلا گیا چاقو سے وہ حلقہ بگاڑ دیا بلبن نے عرض کیا کہ حضور نے پیشتر کیون حلقہ بنایا کہ اب تراشنا پڑا جواب دیا کہ ای بلبن درحقیقت یہہ لفظ صحیح تھی لیکن اگر بوجب کہنی اوس امیر کے ایسا غلط نہ قبول کرتا تو اوسکا دل رنجیدہ ہوتا درحقیقت یہہ بادشاہ درویشی سلطنت مین کرتا تھا ۱۲۶۶ء مین بعارضہ لرزہ کی وفات پائی وقت وفات کے تمام رعایا اوسکے واسطے نالان رہی سکہ سیم اسکے عہد مین مدور تھا اور اسکے اوپر بخط ثلث جانب اول عبارت ذیل کندہ تھی السلطان الاعظم ناصر الدنیا والدین ابو المظفر محمود بن السلطان و طرف ثانی فی عہد الامام المستعصم امیر المومنین +

ذکر سلطنت غیاث الدین بلبن از ابتدای ۱۲۶۶ء لغایت ۱۲۸۶ء

بعد وفات ناصر الدین کے ۱۲۶۶ء کو غیاث الدین بلبن نے حسب الوصیت شاہ مرحوم کے تخت شاہی پر اجلاس فرمایا اور اسکی منصفی نے ایسی شہرت پائی کہ ایران و تاتار کی بادشاہون نے درخواست محبت کی بھیجی دہلی کو اسکے عہد مین خوب رونق ہوئی ۱۲۷۹ء مین تغلق صوبیدار بنگالہ نے سرکشی پر کمر باندھی مگر محی الدین سردار شاہی نے اوسکو فوراً گرفتار کرکے قتل کیا اسکی ناموری سنکر بہت سی شاہزادہای ولایت افغانستان و ایران و کشمیر وغیرہ سی بسبب خوف باغیان کی اسکے پناہ مین آئی اور اسنے سبکی خاطرداری و پرورش کی اور اونکے نام پر دہلی مین سمرقندی کاشغری کشمیری وغیرہ نام کے محلہ آباد کیئے کہ ہنوز موجود مین شراب نوشی اوسکی عہد مین بالکل بند تھی اور آپ بھی شراب نہ پیتا تھا بلکہ تمام روز نماز و روزہ مین گذرانتا تھا جمعہ کو بعد فراغت نماز کے آپ فاضل و امیرون کی ملاقات کو اونکی مکان پر جاتا تھا اور سواری اسکی بڑی تزک و احتشام سے نکلتی تھی اور پانسو آدمی تلوار برہنہ لیکر ہمراہ سواری کے چلتے تھی اپنے دربار مین چھوٹے سی بڑی درجہ تک سب فاضل و عالم محرر و ملازم نوکر رکھے تھی ایک روز معابت خان صوبہ دار اودہ نے نشہ شراب مین ایک قلی کو مار ڈالا اور بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی فوراً عہدہ سے برخاست کرکے پانسو تازیانہ صوبہ دار کو لگا کر جملہ املاک ضبط کرکے حوالہ اوس قلی کی عورت کی کیا لیکن اخیر وقت مین اوسنے ہندوون سے اپنا منہ پھیر لیا اور کسی ہندو کو دفتر شاہی مین

۵۷ تاریخ دہلی مین لکھا ہے کہ وقت وفات کی وصیت کی تھی کہ بعد وفات کے میرے پاؤن مین رسن باندہ کر ... ... کرکے ... غار مین بند کرکے ... بعد وفات باندہ کر ... جنازہ کو ... غار تک لیجا کر قبر بنائی گئی

قطعہ تاریخ وفات
ناصر الدین ... از قضا
چونکہ محمود رفت ... شود

ملازم نہ رکھا اور قوم میواتی ایسی کثرت ہوئی کہ دن دوپہر لوٹ مار کرنے لگی گو کہ تنبیہ اونکو
کامل دی گئے لیکن وہ موقع پاکر اپنی حرکت سے باز نہ آئی ۱۲۸۶ع مین اسکا بڑا شاہزادہ محمد
مغلون کے ہاتھ سے جنگ مین مارا گیا کہ بادشاہ بھی رنج مین اوسکے دس روز بعد مر گیا اسکے
عہد مین بڑے بڑے فاضل دہلی مین جمع تھے اور سکہ سیم سکے عہد مین مدور و مثلث تھا اور عبارت
ذیل کندہ تھی) جانب اول) السلطان الاعظم غیاث الدین والدین ابو المظفر بلبن السلطان) جانب
ثانی) الامام المستعصم امیر المومنین ہذا الفضۃ بحضرۃ دہلی

ذکر سلطنت معز الدین کیقباد از ابتدای ۱۲۸۶ع تا الغایت ۱۲۸۸ع

بعد وفات غیاث الدین کے ارکین سلطنت نے واسطے تخت نشینی کے اوسکے شاہزادہ قراخان
کو کہ صوبہ دار بنگالہ کا تھا تجویز کیا مگر اوسنے انکار کیا تب اسکے بیٹے معز الدین کیقباد کو ۱۲۸۶ع مین تخت
نشین کیا عمر اوسکی اٹھارہ برس کی تھی شباب جوانی مین جو حکومت ممالک دستیاب ہوئی عیش و عشرت
مین مشغول ہوا بجای عالم و فاضل کے شہر مین بھانڈ تال ساز اور زنڈیان ہسد ماری بھڑوی
وغیرہ نظر آنے لگے اور حضرت سلامت کے دربار مین اونکی بڑی قدر منزلت تھی مسجدون مین ناقص
کام ہونے لگا ظلم سے رعیت بیزار ہوئی امیر امرا گھبرائی باپ قراخان بنگالے سے واسطے نصیحت کے
دہلی مین آیا تین مرتبہ آداب تسلیمات بجا تا رہا لیکن بیٹہ بدبخت لڑکا ہرگز باپ کی تعظیم کو نہ اوٹھا
جب نقیب نے عرض کیا کہ قراخان حاضر ہے تب اوٹھکر ملا اور روئے و زار رکھکر رخصت کیا اور اسکی
نصیحت پر فرا الحال عمل نہ کیا آخر کو بیماری فالج مین گرفتار ہوا اور بالکل بیطاقت ہو گیا اور راجہ سب
لوگ جلال الدین خلجی بخشی الملک سے راضی تھے اوسنے رات کو شاہزادہ کیومرث کو قید کر کے
بادشاہ کو ماری گھونسون و لاٹھیون کے مار ڈالا اور کمل مین باندھ کر دریائی جمن مین ۱۲۸۸ع کو
پھینکدیا اسنے سلطنت کل دو برس کی اوسکے عہد مین سکہ سیم مدور و مثلث جاری تھا اور
عبارت ذیل کندہ تھی) جانب اول) السلطان الاعظم معز الدنیا والدین ابو المظفر ابن السلطان
بغرشاہ) جانب ثانی) الامام المستعصم امیر المومنین ہذا الفضۃ شہرۃ الدہلی ؁ قطعہ تاریخ وفات
چون معز الدین شاہ کیقباد ؁ رفت از دنیا بجنت شادکام ؁ او گشت جوان بسال حلتش ؁ ہم معز الدین شاہ نیکنام

سلطنت خاندان غلامان غور کی یہان سے تمام ہوئی

جدول شاہان مذکورہ بالا

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	قطب الدین ایبک		سنہ ۱۲۰۶ع	سنہ ۱۲۱۰ع	گھوڑے پر سے گرا	شہاب الدین محمود غوری کا خدمتگار زرخرید تھا
۲	آرام شاہ	،،	سنہ ۱۲۱۰ع	٠	قید ہوا	ایک سال سے کم بادشاہی کی نمبر ۱ کا بیٹا تھا
۳	شمس الدین التمش	التمش	سنہ ۱۲۱۰ع	سنہ ۱۲۳۶ع	موت سے	نمبر ۱ کا غلام و داماد تھا نامی بادشاہ ہوا
۴	رکن الدین فیروز شاہ	رکن الدین	سنہ ۱۲۳۶ع	سنہ ۱۲۳۶ع	قید ہوا	نمبر ۳ کا فرزند تھا اپنی غفلت سے گیا
۵	ملکہ رضیہ بیگم	رضیہ	سنہ ۱۲۳۶ع	سنہ ۱۲۳۹ع	ماری گئی	نمبر ۳ کی بیٹی تھی
۶	معز الدین بہرام	بہرام شاہ	،،	سنہ ۱۲۴۱ع	قید مین مرا	نمبر ۳ کا فرزند ارجمند تھا
۷	علاء الدین	مسعود شاہ	سنہ ۱۲۴۱ع	سنہ ۱۲۴۶ع	مارا گیا	نمبر چار کا فرزند تھا
۸	نصیر الدین	٠ ٠	سنہ ۱۲۴۶ع	سنہ ۱۲۶۶ع	موت سے مرا	نمبر ۳ کا فرزند نہایت نیک تھا
۹	غیاث الدین	بلبن	سنہ ۱۲۶۶ع	سنہ ۱۲۸۶ع	،،	نمبر ۸ کا وزیر و بہنوئی تھا
۱۰	معز الدین کیقباد	کیقباد	سنہ ۱۲۸۶ع	سنہ ۱۲۸۸ع	مارا گیا	نمبر ۹ کا بیٹا نہایت ظالم تھا

آغاز بیان دویم سلطنت خاندان خلجیان در ہندوستان من ابتدائی سنہ ۱۲۸۸ع مطابق سنہ ۶۸۹ ہجری و سمت ۱۳۴۴ بکرم تالغایت سنہ ۱۳۲۱ع مطابق سنہ ۷۲۱ ہجری و سمت ۱۳۷۸ بکرم

ذکر سلطنت جلال الدین فیروز شاہ خلجی من ابتدائی سنہ ۱۲۸۸ع تالغایت سنہ ۱۲۹۵ع

جلال الدین فیروز خلجی ستر برس کی عمر مین سنہ ۱۲۸۸ع کو تخت نشین ہوا اور شاہزادہ کیقباد کو اوسنے ہلاک کیا تواریخ سلف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہایت نیک مزاج اور رحم دل تھا اور انصاف نہایت رحم دلی سے کرتا تھا سنہ ۱۲۹۴ع مین اسنے اپنے برادر زادہ علاء الدین کو بہت عظیم فوج سے راجہ رام دیو پر جسے اب دولت آباد کہتے ہین بھیجا اوسنے وہان جاکر اوسے شکست دی اور ۶ سو من سونا اور ۲ من موتی اور ۲ من ہیرا اپنا اسکے ہاتھ لگا دکھن پر مسلمانون کا یہہ اول حملہ ہے سنہ ۱۲۹۵ع مین علاء الدین برادر زادہ بادشاہ سے سرکش ہو گیا اور جلال الدین خلجی کو فریب و مکر قتل کر ڈالا جلال الدین کی رحم دلی کا حال امیر خسرو اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ چور کو قسم لیکر بلا سزا دئے رہا کر دیتا تھا لیکن بابو شیو پرشاد ستارہ ہند کی تاریخ مین لکھا ہے

۵۷ افغانستان میں سرحد پر غلجی ایک مقام ہے کہ وہان کے باشندے غلجی نام سے مشہور ہیں ۱۲

کہ لوٹ مار کرنے مین سخت تھا اور سکہ اسکے عہد مین مدور و ثلث بعبارت ذیل رائج تھا
عبارت سکہ جانب اول السلطان الاعظم جلال الدنیا والدین ابو المظفر السلطان فیروز شاہ
جانب دویم الامام المستعصم امیر المومنین بحضرۃ دہلی فی سنہ تسعین وستمائۃ

قطعہ تاریخ وفات

چو از دنیا بفردوس برین رفت	جلال الدین حق آگاہ فیروز
بسال شاہ اہل دین شاہ جہانگیر	رقم کن تیز موئے شاہ فیروز ۶۹۵ ۶۹۶

ذکر علاء الدین خلجی من ابتدای ۱۲۹۵ع تا لغایت ۱۳۱۶ع

علاء الدین خلجی ۱۲۹۵ع کو بعد قتل کرڈالنے چچا کے تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا و ۱۲۹۶ع مین جلال الدین کے دو شاہزادون کو قتل کرڈالا اور گجرات اوسی سال شامل سلطنت ہندوستان کیا گیا مغلون نے بڑا فساد اوٹھایا لیکن سب قتل ہوئی اور یہان بچے غلامون مین فروخت کئے گئے رنتھنبور کا راجہ بڑی بہادری سے لڑا لیکن شکست پائی اور تمام ناموس راجہ کا جل گیا لیکن علاء الدین کو اس فتح سے بڑا روپیہ ہاتھ لگا بدھ کی مورت علاء الدین نے توڑ ڈالی اور تمام پستکین اوس مذہب کی جلادی ۱۳۰۱ع مین گجرات کی رانی کملا دیوی اور اوسکی لڑکی دیول دیبی جو رام کھشترہ کے راج کمار کو منصوب تھی اور نہایت خوب صورت بیمثال تھی پکڑ آئی اور داخل محل ہوئی دکن مین متصل سیت بندہ رامیسر مہادیو کی مسجد بنوادی ۱۳۰۳ع مین چیتور پر حملہ کر کے رتن سین راجہ کو غارت کر دیا اوسکی رانی پدمنی جو نہایت خوبصورت تھی جل گئی علاء الدین نے تمام ملک غارت کئی اور دعوی پیغمبری کا کرکے جدید مذہب جاری کرنا چاہا لیکن کچھ سمجھ بوجھ کر خاموش ہو رہا ہندو مذہب کا جانی دشمن تھا اور حکم تھا کہ کوئی آدمی بلا اجازت شاہی شادی بیاہ نکرین اور چار پانچ آدمی ایک جگہ نہ بیٹھین تنخواہ فوج کم کر دی مگر نرخ بازار کا بالکل ارزان کر دیا جو جنس ایک روپیہ کی تھی آٹھ آنہ نرخ کر دیا بادشاہی فوج مین پانچ لاکھ سوار شمار ہوتا تھا جب مغلون نے اوسپر حملہ کیا تھے ۳ لکھ سوار اور ۲۳ سو ہاتھی لیکر اونکا مقابلہ کیا اور سکہ مین اپنا لقب سکندر ثانی کندہ کروایا نقل سکہ بشکل مدور خط ثلث جانب اول السلطان الاعظم علاء الدنیا والدین ابو المظفر

کہ لوٹ مار کرنے مین سخت تھا اور سکہ اسکے عہد مین مدور و مثلث بعبارت ذیل رایج تھا
عبارت سکہ جانب اول) السلطان الاعظم جلال الدنیا والدین ابو المظفر السلطان فیروز شاہ
جانب دوم) الامام المستعصم امیر المومنین بحضرۃ دہلی فی سنہ تسعین و ستمائہ

قطعہ تاریخ وفات

چو از دنیا بفردوس برین رفت		جلال الدین حق آگاہ فیروز
وصالش اہل دین شاہ جہانگیر		رقم کن تیز سوئے شاہ فیروز
		۶۵ ۶

ذکر علاء الدین خلجی من ابتدای ۶۹۵ ۱۲۹۵ع تا لغایت ۷۱۶ ۱۳۱۶ع

علاء الدین خلجی ۱۲۹۵ع کو بعد قتل کرنے اپنے چچا کے تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا و ۱۲۹۶ع
مین جلال الدین کے دو شاہزادہ ان کو قتل کر ڈالا اور گجرات اوسی سال شامل سلطنت
ہندوستان کیا گیا مغلون نے بڑا فساد اوٹھایا لیکن سب قتل ہوئی اور یہان بچہ غلام مین
فروخت کئے گئے رنتھنبور کا راجہ بڑی بہادری سے لڑا لیکن شکست پائی اور تمام لواحق
راجہ کا جل گیا لیکن علاء الدین کو اس فتح سے بڑا روپیہ ہاتھہ لگا بدہ کی مورت علاء الدین نے
توڑ ڈالی اور تمام پستکین اوس مذہب کی جلا دی ۱۳۰۱ع مین گجرات کی رانی کملا دیوی اور
اوسکی لڑکی دیول دیبی جو رام گھنڈہ کے راج کمار کو منصوب تھی اور نہایت خوب صورت
بیمثال تھی پکڑ آئی اور داخل محل ہوئی دکن مین متصل سیتبندہ رامیشر مہادیو کی مسجد
بنوادی ۱۳۰۳ع مین چیتور پر حملہ کرکے رتن سین راجہ کو غارت کر دیا اوسکی رانی پدمنی
جو نہایت خوبصورت تھی جل گئی علاء الدین نے تمام ملک غارت کئی اور دعوی پیغمبری کا حکم
جدید مذہب جاری کرنا چاہا لیکن کچھہ سمجھہ بوجھہ کر خاموش ہو رہا ہندو مذہب کا جانی دشمن تھا
اور حکم تھا کہ کوئی آدمی بلا اجازت شاہ شادی بیاہ نکرین اور چار پانچ آدمی ایک جگہہ نہ بیٹھین
تنخواہ فوج کم کر دی مگر نرخ بازار کا بالکل ارزان کر دیا جو جنس ایک روپیہ کی تھی آٹھہ آنہ نرخ کر دیا
بادشاہی فوج مین پانچ لاکھہ سوار شمار ہوتا تھا جب مغلون نے اوسپر حملہ کیا تب ۳ لاکھہ
سوار اور ۲۷ سو ہاتھی لیکر اونکا مقابلہ کیا اور سکہ مین اپنا لقب سکندر ثانی کندہ کروایا
نقل سکہ بشکل مدور خط ثلث جانب اول السلطان الاعظم علاء الدنیا والدین ابو المظفر

جدول حکومت شاہان خلجی بتذکرہ صدر

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	جلال الدین فیروز	خلجی	سنہ ۱۲۸۸ع	سنہ ۱۲۹۵ع	مارا گیا	بخشش سے بادشاہ ہوا مرحم تھا
۲	علاء الدین	ایضاً	سنہ ۱۲۹۵ع	سنہ ۱۳۱۶ع	مارا گیا	بڑا بادشاہ ظالم تھا اور غلام زرخرید کے ہاتھ سے مارا گیا پدماوت پر عاشق ہوا تھا
۱	قطب الدین	مبارک شاہ	سنہ ۱۳۱۷ع	سنہ ۱۳۲۱ع	مارا گیا	نمبر ۲ کا فرزند تھا لیکن بے شعور و نالایق تھا خسرو خان غلام نے قتل کیا
۴	خسرو خان غلام		سنہ ۱۳۲۱ع	سنہ ۱۳۲۱ع دو ماہ	مارا گیا	غلام تھا دو ماہ سلطنت کی

سلطنت خاندان خلجی تمام شد

آغاز بیان سوم ذکر سلطنت خاندان تغلق از ابتدائی سنہ ۱۳۲۱ع مطابق سنہ ۷۲۱ھ لغایت سنہ ۱۴۱۲ع مطابق سنہ ۷۹۹ھ

ذکر سلطنت غیاث الدین تغلق من ابتدای سنہ ۱۳۲۱ع لغایت سنہ ۱۳۲۵ع

غازی بیگ تغلق نے خسرو خان کو مار کر آپ سنہ ۱۳۲۱ع کو تخت سلطنت پر اجلاس فرما کر اپنا خطاب غیاث الدین تغلق رکھا اور سنے سلطنت کا کاروبار بہت عقل و انتظام سے انجام دیا اوسی سال اپنے شاہزادہ الف خان کو ولیعہد کیا کار سوداگری کو تقویت دی اہل علم کو اپنے دربار میں جمع کیا الف خان بموجب حکم اپنے پدر کے تلنگانہ پر فوج کشی کی اور وارن گول کو فتح کیا اور وہان کے راجہ کو مع اوسکے قبیلہ کے پکڑ کر دہلی کو روانہ کیا اور غیاث الدین نے بنگالہ جا کر راجہ ترہت کو زیر کیا بر وقت واپسی افغان پور مین اپنے فرزند الف خان سے ملا اوس نے اپنے باپ کی ملاقات کے واسطے تین روز کے عرصہ مین ایک چوبی محل طیار کیا تھا باپ نے واسطے ملاقات فرزند کے اوسمین قیام کیا ابھی ملاقات نہ ہوئی تھی کہ وہ محل مع بادشاہ پر

گر پڑا اور بادشاہ مع اپنے رفقا کے دب کر ۷۲۵ھ میں مرگیا اس واردات سے بعضے مورخ گمان کرتے ہیں
کہ الف خان نے بطمع سلطنت بادشاہ کو دھوکھا دیکر مارا اسنے چار برس سلطنت نہایت نیک
مذاقی اور خلق کے ساتھہ کی رعایا کو مانند فرزند کے پرورش کرتا رہا دہلی میں قلعہ تغلق آباد اسی کا
بنوایا ہے اور سکہ اسکے عہد میں مدور و مثلث تھا اور عبارت ذیل لکھی تھی جانب اول
السلطان الغازی غیاث الدنیا والدین ابو المظفر جانب دوم تغلق شاہ السلطان ناصر
امیر المومنین بحضرۃ دہلی سنہ اربع و عشرہ ۷۲۴ھ اور تمام دہلی اسکی ثنا خوان رہی

تاریخ وفات غیاث الدین محمد تغلق

چون غیاث الدین محمد شاہ ہند ✿ شد ازین دنیائے دون با درد و آہ
ازدل مسرور سال رحلتش ✿ شد عیان بحر المعانی بادشاہ

ذکر سلطنت فخر الدین بخطاب الف خان محمد تغلق عادل شاہ من ابتدائی ۷۲۵ھ تا غایت ۷۵۲ھ

بعد وفات غیاث الدین کے ۱۳۲۵ع مطابق ۷۲۵ھ مطابق سمت ۱۳۸۲ بکرم کو تخت نشین فخر الدین بخطاب الف خان محمد تغلق
ہوا بیشتر اسنے سلطنت نہایت عدل و انصاف سے انجام دیا اور علم کی بھی ترقی کرتا رہا اور شجاعت کے بہت
کام کیئے دکن کے صوبہ جات کرناٹک و نربدا وغیرہ اور بہار وغیرہ کو جو مدت سے سرکش تھے فتح کرکے اپنے زیر قبضہ
کیئے اور سب راجہ لوگ بخلش محصول مقرر رہے لیکن کچھ روز بعد ایسا مجنون و دیوانہ ہوگیا کہ نہایت بیرحم
اور بدمزاج ہوگیا اور قتل کی جانب ایسا رجوع ہوا کہ بیگناہ قتل کرتا تھا ایک مرتبہ اسنے ایران پر لشکر کشی کا
ارادہ کرکے ۳ لکھ ۷۰ ہزار سواروں کا لشکر جمع کیا مگر بسبب کمی خزانہ کے اس منصوبہ کو فسخ کرکے ایک لاکھ سوار
براستہ نیپال جانب چین کے روانہ کیا لیکن چین تو دور کنار رہا اون لاکھ سواروں میں سے ایک بھی سوار برف سے
زندہ نہ پھرا اور خزانہ بالکل خالی ہوگیا تب مس کا سکہ چلایا قحط سالی ایسی ہوئی کہ بالکل کشتکاری نہ ہوئی
پھر بعد فتح کشمیر کے ۱۳۳۸ع میں حکم دیا کہ بجائے دہلی کے دولت آباد تختگاہ مقرر کیا جاوے عام لوگ دہلی سے وہاں آباد ہونے میں بڑی تکلیف
سکنائے دہلی کو ہوئی افسوس کہ دولت آباد تو نہ آباد ہوا مگر دہلی ویران ہو گئی سب لوگ خدا سے پناہ چاہتے تھے
کہ ۱۳۵۱ع میں بعد سلطنت ۲۷ برس کے مرگیا سکہ اوسکے عہد میں مدور و مثلث تھا عبارت سکہ جانب اول
ضرب فی زمن العبد الراجی رحمۃ اللہ محمد بن تغلق جانب دوم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہذہ الدنیا بحضرۃ دہلی فی سنہ سبع عشرین و سبعمائۃ ۷۲۷ھ ہجری

ذکر سلطنت فیروز شاہ تغلق من ابتدای ۱۳۵۱ع لغایت ۱۳۸۸ع

بعد وفات محمد شاہ کے فیروز شاہ تغلق ۱۳۵۱ع مین تخت نشین ہوا گو کہ لوگون نے اوسکو نہایت رحیم دل تصور کیا ہے لیکن وہ خود فتوحات فیروز شاہی مین لکھتا ہے کہ جب مینے نگرکوٹ اور کانگڑہ فتح کیا تو وہان ہزارہا مندر کھدوا کر اونکی مورتین شکست کرکے مادہ گاؤ کی ہڈیان نعون سے کرکے برہمنون کے گلا مین لٹکائی تھین اور بالکل میرا حکم تھا کہ کوئی مورت کی پرستش نکرے مندر بنانا ویرانکرنا اور جو مجھے اخبار سے معلوم ہوا کہ ایک برہمن اس شہر مین مورت کی پرستش کرتا ہے مینے بلوا کر اوسکو قتل کرڈالا اور چونکہ ہندوون نے جزیہ دینا قبول کرلیا تھا اسلئے اونکی عیال و اطفال کو امان دیگئی تھی مگر چونکہ اب اونھون نے بیرون گرد و نواح شہر کے مندر بنوائے ہین اسلئے اونکو بلوا کر اونکی سرگروہی کرنے والے ... بمع عیال و اطفال جلوا دیا موضع ملوہ مین ایک کنڈ تھا کہ وہان اندر سال کے میلہ ہوا کرتا تھا مینے سب مندر کھدوا کر تمام سرگروہون اور پنڈتون کو مورتون سمیت جلوا دیا علے ہذا القیاس اوسنے مسلمانان شیعہ کا بھی مانند اہل ہنود کے تمام کتب ہای مذہبی جلوا دین لیکن نہایت افسوس ہے کہ شراب نوشی کے وقت شرع نہ معلوم کہان چلی جاتی تھی ایک روز مہاجنان شہر نے نالش کی کہ یہ چونی آپ کی ٹکسال کی ایک آنہ وزن مین کم ہے بادشاہ نے داروغہ ٹکسال کو بلا کر تحقیقات کیا داروغہ نے ایک آنہ بھر چاندی چھلے مین پوشیدہ رکھکر اوس چوانی کو گلا کر تول دیا تو برابر چار آنہ بھر وزن مین نکلی مہاجنون کو دروغ نالش کے علت مین سزا دی اور داروغہ کو انعام فاخرہ مرحمت ہوئے تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ ایک روز وقت تقسیم تنخواہ کے سب سوارون کے گھوڑے دیکھے جاتے تھے ایک سوار کا گھوڑا گم ہوگیا تھا بادشاہ نے اوس سے استفسار کیا کہ اگر گھوڑا نہین ہے تو محرران سررشتہ سی کیون نہین رشوت دیکر نمبر لکھوا لیتا ہے اوسنے جواب دیا کہ حضرت سلامت رشوت نہین ہے پوچھا کہ کسقدر لگیگا اوسنے ایک اشرفی تبلائی فوراً ایک اشرفی جیب خاص سے دیدی تنخواہ کا یہہ حال تھا کہ بعض مرتبہ سپاہیون کو اطلاق نامہ دیدئے جاتے تھے وہی چوتھائی پر مہاجنون کے ہاتھہ فروخت کرتے تھے اور مہاجن آدمی پر سوارون کے ہاتھہ بیچ ڈالتے تھے فتوحات فیروز شاہی مین لکھا ہے کہ مینے ۲۲ قسم کے محصول ذیل معاف کرکے فقط خراج زمین یعنے پیداواری کا دسوان حصہ

اور زکوۃ اور جزیہ اور لوٹ پنجم حصہ لینا از روی شرع حلال سمجھکر لیتا ہون قیدیون کو
اس وقت کے وزن سے ۳ آثار مونگ خوراک ملتی تھی اور نرخ غلہ کا حسب تفصیل ذیل تھا
گندم فی من ۸ جیتل جو فی من ۴ جیتل انگور فی آثار ایک جیتل زیرتی تنخواہ سالیانہ ۱۲ لاکھ روپیہ سے تفصیل
محصولات معاف شدہ چونگی بر غلہ پھول پان کتاب نیل مچھلی روئی صابن صاف
ریشم روغن زرد جرین سکان چرائی مویشی قمارخانہ دلالی رقص گر
محتسب کوتوال چودھری زمین بازار وقت برخاست بازار وقت بازار کشادگی
البتہ کسیقدر رحیم تھا ۱۳۸۸ع مین ۹۰ برس کا ہوکر مرگیا قطعہ تاریخ وفات

	چو فیروز شاہ از جہان رخت بست شہنشاہ صالح بگو رحلتش	بجنت غنودہ جلوہ گر مثل ماہ دگر مالک ملک فیروز شاہ ۷۹۰ھ	

اس بادشاہ نے عمارتین حسب تفصیل ذیل بنوائین تھین پل برای عبور دریا ۵۰ اعدد مسجد ۴۰
مہمان سرا ۱۰۰ قلعہ مدرسہ ۳۰ دار الشفا ۱۰۰ نہر جمنا سے کرنال لیگیا واہ واہ ہزار
ہزار آفرین کہ گورنمنٹ انگریزی بہادر کہ خداوند اونکا عمل ہمیشہ کے واسطے قایم رکھے
کہ متصل گرجا گھر کے کانپور مین بڑے بڑے دیوالہ و شوالہ ہین لیکن واسطے
پرستش کے کبھی ممانعت نہین کرتے ہین

ذکر سلطنت متفرقات از غیاث الدین ثانی تا نصیر الدین محمود تغلق و حملہ تیمور شاہ از ۱۳۸۸ع بالغایت ۱۴۱۲ع

بعد وفات فیروز شاہ کے ۱۳۸۸ع کو نصیر الدین باغیون کے خوف سی کشمیر کے پہاڑون مین پوشیدہ
ہو رہا اور غیاث الدین تغلق بن نصیر الدین جانشین فیروز شاہ کا ہوا پانچ مہینے اونے سلطنت
کی تھی کہ اراکین سلطنت اس سے ناراض ہوکر اسکو قتل کر ڈالا اور ابو بکر تغلق کو تخت نشین کیا
(ب) ۱۳۸۹ع کو ابو بکر تغلق بعد غیاث الدین تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا ایک سال
اسنی بادشاہی کی تھی کہ نصیر الدین بن فیروز شاہ و ابو بکر تغلق کا چچا کشمیر کے پہاڑون سے
نکل کر ابو بکر کو قید کرکے ۱۳۹۰ع کو آپ تخت ہند کا مالک ہوا اور اسی سال مرگیا
(ج) بعد وفات نصیر الدین کے ۱۳۹۰ع کو اوسکا بیٹا ہمایون تغلق بلقب سکندر کے تخت نشین ہوا

اور ۴۵ روز بعد مر گیا (۹) ہمایون تغلق کے مرنے پر ۷۹۳ھ کو اوسکا بیٹا نصیر الدین محمود تغلق
تخت نشین ہوا لیکن نہایت شیر خورد تھا مالوہ خاندیس بالکل سرکش ہوگئے تھے جونپور مین
وزیر خواجہ علحدہ بگڑ کر نقارہ اپنے نام کا بجاتا تھا یقین تھا کہ سلطنت دہلی کو زوال
آجاوے دربار مین ہے سب لوگ متفق نہ تھے ہندوستان کی ابتری کا حال سنکر امیر تیمور شاہ
تاتار خاندان چنگیز خان نے ۱۳۹۵ع کو سمرقند سے کوچ کر کے جانب ہندوستان کے روانہ ہوا

مفصل حالات حسب ونسب امیر تیمور شاہ

تاریخ تیموری زبان عربی مین ہے اوسمین لکھا ہے کہ تیمور بڑا عالیشان بادشاہ تھا اور اسکو تمرلنگ
و گورگان بھی کہتے ہین زبان ترکستان مین نام اوسکا جدید اور اسکے باپ کا نام ترغائی
اور اوسکی دادا کا نام ایلغائی تھا اور تیمور قریب ماورالنہر کے پیدا ہوا ہے اور بعض بعض اہل
تواریخ کا قول ہے کہ جس رات کو تیمور پیدا ہوا تھا آسمان سے ایک بڑا شعلہ زمین پر گرا تھا
اور اوسمین آتشی چنگاریان نکلین کہ تمام شہر مین پھیل گئین اور تیمور کے دونون ہاتہ خون تازہ سے
آلودہ تھے اور بعض بعض نجومیون نے تیمور بادشاہ کو تبلایا کہ یہ بادشاہ ہوگا اور بڑا
رستم ثانی ہوگا بعضون نے تبلایا کہ جلاد و قصائے ہوگا اور بہوتیرون نے جواب دیا
کہ چور ہوگا غرضکہ جب تیمور بڑا ہوا تو اسمین سب باتون کا اثر پایا گیا بعض اہل تواریخ
تبلاتے ہین کہ تیمور کا باپ شتربان تھا اور بہت سی تاریخ کا ذکر ہے کہ چور تھا اور کوئی
تبلاتے ہین کہ تیمور کا باپ بادشاہی لشکر مین پیادہ تھا اور تیمور چوری کرتا تھا
تیمور نے شہر ماورالنہر مین کسی گوال کی ایک بکری چرائی اوس گوال نے تیمور کو تیر سے لنگڑا کر ڈالا لیکن
تیمور نے اپنا پیشہ نہ چھوڑا بلکہ اور چالیس بدمعاش اپنے رفیق بنائی اور ملک ملک لوٹتا
مارکرتا پھرتا تھا مگر تیمور کی قوت و شجاعت و جوانمردی مین ذرا فرق نتھا ہر وقت اپنے رفیقون سے
کہتا تھا کہ بھائیون مین ایک روز ایسا عظیم الشان بادشاہ ہون گا کہ زمانہ سلف تک مجھے
آدمی یاد کرین گے اوس وقت بہت سے رفیق اسکی باتون پر خندہ زنی کرتے تھے اور بہت لوگ
اوس پر اعتقاد لاتے تھے قصہ کوتاہ ایک روز تیمور شمس الدین کہ اوس وقت سیدہ اور صاحب
کمال تھے اون کی خدمت مین حاضر ہوا وہ فقیر صاحب عبادت خدا مین مشغول تھے تیمور تھوڑی دیر تک

۵۷ گورکان لفظ ترکی بمعنے داماد و فرزند و یگانہ

دست بستہ کھڑا رہا فقیر صاحب اس پر بڑے خوش ہوئی اور فرمایا کہ تو بڑا عظیم الشان بادشاہ ہوگا
بعض تواریخ کا بیان ہے کہ تیمور ایک روز رستا لوٹتا ہوا ایک جنگل مین وارد ہوا اور وہان
ایک بادشاہ کا لشکر پڑا تھا او سمین یہہ رسالدار ہوا اور بہت سی مورخ رقم طراز ہین کہ تیمور کا باپ
بڑا پہلوان اور زبردست تھا اور فوج شاہی مین رسالدار تھا لیکن اصل بیان اسکا یہہ ہے
کہ باپ تیمور شاہ کا شاہی سردار تھا اور عورتون سے اسکا رشتہ با شاہی خاندان سے تھا تیمور نے
اپنی دانائی سے بعد چنگیز خان کے تاتار کا بادشاہ ہوا اور جب تیمور نے ماوراء النہر فتح کیا اور
بادشاہی لڑکیان اپنے نکاح مین لایا اس وقت سی اسکا خطاب گورکان ہوا ایک تواریخ کا یہہ بھی
ذکر ہے کہ تیمور راہ زنی کرتا تھا اور یارون سے کہتا تھا کہ ہماری دادی نے خواب دیکھا تھا
کہ ہمارے خاندان مین ایک شخص ایسا ہوگا کہ روئے زمین کے بادشاہ اوسکو خراج دینگے
چنانچہ اب تم لوگونکو یقین کرنا چاہیے کہ وہ شخص مین ہون اور اب تم لوگونکو میری مدد کرنا لازم ہے چنانچہ
اس نے اسیطرح ایک جماعت غفیر جمع کرکے چھوٹی چھوٹی ریاستین فتح کرکے اپنے کو بادشاہ
بنایا لیکن سلطان حسین نے اوسکو زخمی کرکے گرفتار کیا لیکن غیاث الدین شاہزادہ سلطان حسین
تیمور پر رحم کھاکر اوسکو رہائی دیکر اپنا رفیق بنایا اور ترکستان کا صوبہ جو سلطان حسین سے
باغی تھا تیمور نے تھوڑی فوج سے اوسکو فتح کرکے بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا ہندوستانی
تواریخ مین لکھا ہے کہ تیمور بڑا عالیشان بادشاہ خاندان مغلیہ مین بخشہو مین پیدا ہوا ہے
اور اسکی دادی کا پردادا چنگیز خان کا بیٹا چغتائی خان کا مصاحب تھا جب ۲۷ برس کا تھا
اوسوقت بادشاہ ماوراء النہر نے اپنی شاہزادی کا تیمور کی شجاعت پر خوش ہوکر اوس کے
ساتھ نکاح کردیا اسی عرصہ مین تیمور کا سالا بادشاہ خراسان کا مرگیا تیمور اسکی جگہہ پر بادشاہ ہوا
اور بڑے بڑے ملک مغربی فتح کرکے ہندوستان کی طرف اپنے بیٹے پیر محمد کو ایک لشکر غفیر سے
روانہ کیا لیکن راستے مین پیر محمد سے اکثر لوگ بر سر فساد پیش آئے یہہ حال سنکر ۱۲ دسمبر ۱۳۹۸ع کو
تیمور لنگ فی ۲۹ دستہ سوارون کے لیکر ہند کو روانہ ہوا اور جس راہ سے سکندر نے عبور دریا
سندہ کا کیا تھا اوسی جگہہ پر پل باندہکر اوترآیا اور راستے مین لاہور و بھٹنیر وغیرہ کے قلعہ اجاڑ
و غارت کرتا اور آدمیون کو قتل کرتا ہوا دہلی مین آپہونچا اور جمنا کے کنارے ایک لاکھ ہندو

جو قیدی تھا قتل کر ڈالا ہندوستانی آدمی یہ حالت دیکھکر بہت خوف زدہ ہوئی اور نصیر الدین محمود بادشاہ دہلی خوف سے گجرات بھاگ گیا اور تیمور نے تخت شاہی پر اجلاس فرما کر اپنے کو شاہنشاہ ہندوستان مشہور کیا اور ادھر بہت سی مفسدان دہلی نے بلوہ مچایا اوس وقت تیمور نے حکم قتل عام کا دیدیا اوس وقت کا حال تاریخ سے واضح ہے کہ راستے بند ہوگئے خون کا دریا بہہ نکلا آدمی گھاس کی طرح کاٹے جانے لگے کہ لشکری لوگ قتل کرتے کرتے تھک گئے اور رئیسوں کی بہو بیٹیاں لونڈیاں ہزاروں ایک ایک لشکری نے بنائین قصہ کوتاہ تیمور ۱۶ روز دہلی کو لوٹ مار کر شہر اوجاڑتا ہوا اور ہر شہر کو تباہ کرتا ہوا جدہر سے آیا تھا لوٹ گیا اور ابوالفضل اکبرنامہ مین اس طرح ارقام کرتا ہے کہ امیر تیمور سہ شنبہ کی رات کو تاریخ ۲۵ شب برات ۷۳۶ھ کے درمیان نگینہ خانم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور تیمور کا شکار اور لڑائی کے جانب بہت رجوع تھا اور ۷۷۱ھ کو طغرا خان تخت نشین بلخ نے وفات پائی اور امیر تیمور ۱۲ ماہ رمضان ۷۷۱ھ مین بعد جنگ آٹھ برس کے تخت بلخ پر جانشین ہوا اور اتنے ملک مفصلہ ذیل تحت حکومت تھی ماوراالنہر ترکستان خراسان عراق فارس مازندران کرمان دیاربکر مصر شام روم ہندوستان اور جس راجہ نے امیر تیمور کی فرمانبرداری سے انکار کیا وہ بگڑ گیا ۷۸۹ھ کو تیمور نے اصفہان فتح کرکے وہان کی رعایا کو قتل کروایا بعد اوسکے فارس ہوتے ہوئے خفچاق کے جنگل مین وارد ہوا اور وہان سے جانب بغداد کے روانہ ہوا اور اس کو فتح کرکے ۳ محرم ۸۰۱ھ کو سندھ ندی کو عبور کرکے ہندوستان کو کوچ کرکے آیا اور فتح پائی قصہ کوتاہ تیمور بعد ۱۶ روز کے واپس لوٹ گیا اور ہندوستان محض بے بندوبست اور ویران ولاوارث پڑا رہا اور تیمور ۱۴۰۵ع کو تاتار مین پہنچکر مرگیا لیکن قبل وفات اور بعد چلی جانے تیمور کے نصیر الدین محمود پھر گجرات سے آکر تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور ۱۴۱۲ع کو مرگیا اور سلطنت خاندان تغلق اسکی وفات سے خاتمہ بالخیر ہوئی

واسطے ملاحظہ ناظرین ایک جدول ہذا فتوحات تیموریہ مطابق تاریخ ہای سلف درج کی جاتی ہے

سنہ ع	واقعات امیر تیمور بادشاہ صاحب قران	سنہ ہجری
۱۳۳۶	ولادت امیر تیمور	۷۳۶
۱۳۵۵	جلوس بر سریر کامرانی	۷۷۱
۱۳۵۶	عزیمت ملک ختا و عطاے حکومت شیورقان بہ تان تیمور	۷۷۲
۱۳۵۹	نکاح با دخت خوارزم شاہ	۷۷۵
۱۳۶۰	عزیمت ملک روم	۷۷۶
۱۳۶۱	عزم خوارزم و مرگ مرزا جہان گیر و نشاندن تو قتمش اغلن بہ تخت دشت قپچاق	۷۷۷
۱۳۶۵	فتح خوارزم	۷۸۱
۱۳۶۷	فتح پشاور و ہرات و المیہ قلعہ قہقہ	۷۸۳
۱۳۶۹	فتح کمر ہرات و سیستان و قلعۂ ہند و فتح افغان کوہ سلیمان و ملتان	۷۸۵
۱۳۷۲	فتح تبریز و کردستان	۷۸۸
۱۳۷۳	فتح شیراز و فارس	۷۸۹
۱۳۷۵	عزیمت جانب مغلولستان	۷۹۱
۱۳۷۹	عزیمت ایران و فتح ماژندران و کردستان و بغداد	۷۹۵
۱۳۸۰	ولادت الغ بیگ و فتح ارہنگ و قلعہ تایہ بنا شدہ چہل و سہ ہزار سال قدیم	۷۹۶
۱۳۸۱	فتح چرکش و جزایر برف و ترخان و ولایت زرہ گران	۷۹۷
۱۳۹۷	عزم ہندوستان و فتح کفار سیاہ روس و افاغنہ و صلح با سکندر والی کشمیر	۸۱۳
۱۳۹۸	عبور سند و قتل بلوچی و فتح کرنال و قلعہ لونی و قتل صد ہزار ہندی اسیر و فتح دہلی [illegible]	
۱۴۰۲	فتح ارجنہ و حلب و حمص و دمشق و انطاکیہ در روم و افریقہ	۸۱۹
۱۴۰۵	عزم چین و وفات تیمور از شدت برف	۸۰۲۲

جدول بادشاہان تغلق بتذکرہ صدر

نمبر	نام بادشاہ تغلق	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہہ وفات	کیفیت
۱	غیاث الدین تغلق	۱۳۲۱	۱۳۲۵	دب کر مرا	اول صوبہ دار پنجاب تھا
۲	محمد تغلق الف خان	۱۳۲۵	۱۳۵۱	موت	نمبر ۱ کا فرزند تھا بڑا عالم دانا خود منشی تھا اخیر وقت مین بڑا ظالم ہوگیا تھا
۳	فیروز شاہ تغلق	۱۳۵۱	۱۳۸۸	موت	نمبر ۲ کا بیٹا تھا ظالم اور نیک بھی تھا
۴	غیاث الدین تغلق ثانی	۱۳۸۸	۱۳۸۹	مارا گیا	نمبر ۳ کا پوتا تھا
۵	ابوبکر تغلق	۱۳۸۹	۱۳۸۹	موت	نمبر ۳ کا پوتا تھا [illegible]
۶	نصیر الدین محمود تغلق	۱۳۹۰	۱۳۹۰	موت	نمبر ۳ کا بیٹا تھا
۷	ہمایون تغلق سکندر شاہ	۱۳۹۰	۱۳۹۴	موت	نمبر ۳ کا بیٹا تھا
۸	نصیر الدین محمود تغلق	۱۳۹۴	۱۴۱۲	موت	تیمور اس کے وقت مین آیا

آغاز بیان چہارم ذکر سلطنت خاندان سادات از ابتدای سنہ ۱۴۱۲ع لغایت سنہ ۱۴۵۰ع

بعد وفات شاہ نصیر الدین محمود تغلق کے سنہ ۱۴۱۲ع مین دولت خان لودی نے ۱۵ مہینہ تک اپنے نام پر سلطنت دہلی کی قایم رکھی لیکن اوسی سال حاکم پنجاب مسمی خضر خان نے لودی کو قید کرکے آپ بادشاہ ہوا مگر نائب تیمور اپنے کو مشہور کرتا رہا

ذکر سلطنت سید خضر خان فرمانروای ہند از ابتدای سنہ ۱۴۱۲ع لغایت سنہ ۱۴۲۱ع

بعد وفات تیمور شاہ کے حسب الحکم شاہرخ ابن تیمور شاہ کے سید خضر خان صوبہ دار پنجاب نے ساٹھ ہزار سوار ہمراہ لیکر دہلی کا محاصرہ کیا اور دولت خان لودی کو قید کرکے آپ بلقب نائب تیمور کے بادشاہ ہوا اور سکہ شاہرخ کے نام کا جاری کیا اور گرد نواح کے چھوٹے چھوٹے سردارون کو جنھون نے سرکشی اختیار کی تھی زیر کرلیا مگر بڑے بڑے باغی بدستور خود مختار رہے اگرچہ اس کے زمانہ مین حوصلہ تسخیر بنگالہ اور گجرات اور دکھن کا نہین ہوا تھا مگر دہلی آگرہ ملتان اور لاہور اسکے زیر حکم تھے یہ بادشاہ سنہ ۱۴۲۱ع مین سات برس بادشاہت کرکے مرگیا

قطعہ تاریخ وفات خضر خان

چو شد سید خضر خان بادشاہ ز دنیای فانی بجنت قریب ۔ بگو خواجہ دہر تاریخ او ۔ دوبارہ شہنشاہ عالم حبیب

ذکر سلطنت سید مبارک شاہ مین ابتدائے ۱۴۲۱ع لغایت ۱۴۳۵ عیسوی

بعد وفات خضر خان کے اوسکا بیٹا سید مبارک شاہ ۱۴۲۱ع مین تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اوس نے چودہ برس بادشاہت کی مگر مثل اپنے والد کے تمام دشمنون کی لڑائیون مین رہا یہ شخص تدبیر جنگ اور انتظام مملکت مین ہوشیار تھا اسی سبب سے بہت سے باغی صوبونکو اسنے زیر کیا اور اوسکے عدل سے رعیت نے آرام پایا مبارکپور کا قلعہ اسی نے آباد کیا ۱۴۳۵ع مین اپنے نمک حرام وزیر سرور الملک کی سازش سے ناگہان ایک مسجد مین وقت نماز کے ہندوؤن کے ہاتھ سے جنکو اوس نے کبھی کچھ ایذا بھی نہین دی تھی مقتول ہوا اسکے مبارک شاہی کے عہد مین بھی شاہرخ کا جاری رہا

قطعہ تاریخ وفات مبارک شاہ

چو شد مظلوم زین دیر پر آفت	مبارک شاہ والا جاہ مقتول
بسالش گو امین دہر ابو الفتح	دگر والی دین سلطان مقبول

ذکر سلطنت سید محمد شاہ بن مبارک شاہ مین ابتدائے ۱۴۳۵ع لغایت ۱۴۴۵ عیسوی

سرور الملک وزیر اعظم نمک حرام نے بادشاہ مبارک کے بیٹے محمد شاہ کو ۱۴۳۵ع مین تخت مسند پر بٹھایا اور آپ اوسکا وزیر اعظم ہوا اور ہندو لوگ جو اوسکے دوست تھے اونکو اس وزیر نے بڑی بڑی خدمتین بخشین اور کالیخان کو اپنا نائب مقرر کیا جبکہ سرکشون نے زور پکڑا اور کالے خان اونکی تنبیہ کے واسطے مامور ہوکر اونکے مطیع کرنے کو گیا تو وہ خود اون سے ملکر باغیون کے دہلی پر چڑھ آیا باغیون نے وزیر اعظم کے مروا ڈالنے کی درخواست کی چنانچہ وزیر اعظم سرور الملک حسب الحکم محمد شاہ کے مارا گیا بادشاہ نے گویا اپنے باپ کا بدلا لیا اور سرکشون نے اپنے عناد کی آتش بجھائی اور کالیخان کی بن آئی کہ وہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا اور بادشاہ ایسے عیش و آرام مین مشغول ہوا کہ سلطنت کو روز بروز ضعف آتا گیا کل چھ کوس کے گرد دہلی کے سلطنت رہگئی تھی بہلول لودی بر سر پرخاش تھا بادشاہ ۱۴۴۵ع مین مرگیا سکہ سید محمد شاہ طرف اول السلطان الاعظم ابو المجاہد محمد شاہ فرید شاہ ابن حضرت شاہ سلطان

جانب دوم امیر المومنین خلدت خلافتہ فی دار الامن قطعہ تاریخ وفات سید محمد شاہ

گشت زین دنیا چو در بہشت برین ❊ شاہ روی زمین محمد شاہ ❊ گفت تاریخ رحلتش ہر و ❊ جا ز ایل دین محمد شاہ

سید علاو الدین شاہ بن محمد شاہ من ابتداے ۱۴۴۵ع لغایت ۱۴۵۱ عیسوی

سید علاو الدین ابن سید محمد شاہ اپنے باپ کی وفات کے بعد ۱۴۴۵ع کو دہلی کے تخت پر متمکن ہوا یہ شخص ختم کنندہ خاندان سادات اور برباد کنندہ سلطنت دہلی اور بڑا کم حوصلہ اور باپ سے بھی زیادہ عیاش تھا سلطنت دہلی صرف چند میل رہگئی تھی تمام صوبے برسر فساد تھے اس سلطنت مین سہ نفر آدمی کہ نہایت مفسد و بد تھے مختار عام تھے بادشاہ بدایون مین باغ بنا کر وہان رہتا تھا اور چاہتا تھا کہ وزیر اعظم حمید کو قید کرلیوے حمید نے براہ دانشوری بدایون سے دہلی پہونچکر بیگم بادشاہ کو فورًا قید کرکے بدایون بھیجدیا اور ادہر خط بنام بہلول لودی کے کہ جو سابق سے سرکش تھا اور دعویٰ سلطنت کا رکھتا تھا لکھا کہ اب میدان خالی ہے تم جلد آؤ بہلول لودی صوبہ دار ملتان نے فورًا آکر ۱۴۵۱ع مین تخت دہلی پر جلوس فرمایا اور سید و نکا حوصلہ پست دیا علاو الدین بدایون مین باغ بنا کر گذر کرتا رہا آخر سنہ ۱۴۷۸ عیسوی کو مرگیا

قطعہ تاریخ وفات شاہ علاو الدین

چو از دنیا بملک جاودان رفت	علاو الدین حق بین شاہ عالم
وصال باکمال آن شہ دین	رقم کن ناصر الدین شاہ عالم

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	سید خضر خان	۱۴۱۴ع	۱۴۲۱ع	موت سے مرا	ملتان کا حاکم تھا
۲	معز الدین ابو الفتح سید مبارک شاہ	۱۴۲۱ع	۱۴۳۴ع	مارا گیا	نمبر ا کا فرزند ارجمند تھا
۳	سید محمد شاہ	۱۴۳۴ع	۱۴۴۶ع	موت سے مرا	نمبر ۲ کا بیٹا
۴	سید علاو الدین	۱۴۴۶ع	۱۴۷۸ع	قید مین مرا	بدایون مین رہا

آغاز بیان پنجم سلطنت خاندان لودی من ابتدا ۱۴۵۰ء لغایت ۱۵۲۶ء

لودی قوم باشندے دریائے اٹک کی مغربی کنارہ کے ہین سابق مین ہند اور ایران کے درمیان سوداگری کیا کرتے تھے کچھ قدر و منزلت نہ تھی بہلول لودی نے نوکری کرکے تخت سلطنت حاصل کیا

ذکر سلطنت شاہ بہلول لودی من ابتدا ۱۴۵۰ء لغایت ۱۴۸۸ء عیسوی

۱۴۵۰ء مین بہلول خان لودی تخت دہلی پر قابض ہوا اور پیشتر حمید خان وزیر اعظم کو برخاست کر دیا اور علاء الدین کی کسیقدر تنخواہ مقرر کر دی اور پنجاب سے بنارس تک اپنا قبضہ کر لیا اور جونپور مین حسین خان سے فساد ہوا آخر درجہ کو بہلول خان فتحیاب ہوا اور صوبہ جونپور تحت حکومت دہلی ہو گیا آخر ش بہلول ۱۴۸۸ء عیسوی مین مر گیا ۔

قطعہ تاریخ وفات بہلول لودی

چو اندر ملک جنت یافت شاہی	شہ دین شاہ حق آگاہ بہلول
عیان شد سن و سال انتقالش	ز حق آمود شاہنشاہ بہلول

ذکر سلطنت سلطان سکندر لودی من ابتدای ۱۴۸۸ء لغایت ۱۵۱۷ء

سکندر لودی کا اصل نام نظام خان تھا اور سنارن کے شکم سے پیدا ہوا تھا اور ۱۴۸۸ء مین تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا اور اپنے باپ کی مملکت کو خوب ترقی بخشی مگر اہل ہند کا دشمن تھا اکثر اہل مندر گروا کر بازار و مسجد بنوائی کبیر نامی فقیر ہند و اسکی عہد مین ہوا ہے گو کہ سکندر لودی تمام عمر لشکر کشی کرتا رہا لیکن بجز صوبہ چندیری کے کوئی جدید صوبہ فتحیاب نہین ہوا ۱۵۱۷ء مین وفات پائی

قطعہ تاریخ وفات سکندر لودی

چون ز دار فنا سفر ورزیدہ یافت در خلد جا سکندر شاہ ۔ سال تاریخ رحلتش خسرو بگفت ہر جا سکندر ۹۲۳

ذکر سلطنت سلطان ابراہیم لودی من ابتدای ۱۵۱۷ء لغایت ۱۵۲۶ء

بعد وفات سکندر لودی کے ۱۵۱۷ء مین اوس کا خاص شاہزادہ ابراہیم لودی تخت نشین ہوا مگر یہ ایسا بزدل اور مغرور طبع تھا کہ تمام سردار و صوبہ دار اوسکی خصلت سے بیزار و رنجیدہ تھے اور رعیت ظلم سے عاری بہادر خان حاکم بہار نے اپنے کو بادشاہ بہار مشہور کیا اور ایک لاکھ فوج جمع کرکے قصد مقابلہ کا کیا اودھر جلال خان حاکم جونپور

جو اسکا برادر تھا سرکش ہوکر دعویدار سلطنت ہوا اور ادھر دولت خان صوبہ دار ملتان کو جب اوسنے تکلیف دی اور اوسنے دیکھا کہ تمام رعایا اسکے ظلم سے نالان ہے فورًا بابر بادشاہ خاندان تیموریہ ملک کابل کو لکھا کہ میدان خالی ہے آپ اگر قدری فوج بھی لاوینگے تو فتحیاب ہوسکینگے اور ادھر ابراہیم نے اپنے بھائی جلال خان کو قلعہ حصار مین قید کیا اور ادھر بابر بادشاہ کابل ملک پنجاب تاراج کرتا ہوا اور دہولپور قتل کرتا ہوا قریب پانی پت کے ۱۵۲۶ع مین بارہ ہزار آدمیون سے ابراہیم لودی کے ساتھ کہ ایک لاکھ سوار و پیادہ اور ہزار ہاتھی ہمراہ لئے برسر مقابلہ تھا مقابلہ کیا بابر اپنی تواریخ تزک بابری مین لکھتا ہے کہ صبح سے اور تیسرے پہر تک لڑائی ہوتی اس عرصہ مین ابراہیم کے توپخانہ سے چند بار فیر ہوئی اور میری طرف فقط تیر انداز سیکے اور کوئی دوسرا ہتیار نہ تھا مین اپنی بہادری سے ابراہیم لودی کو قتل کرکے دہلی اور آگرہ پر متصرف ہوا

قطعہ تاریخ وفات ابراہیم لودی

چون کہ ابراہیم شاہ اہل جاہ ❊ سوی جنت از زمانہ جست راہ

سال ترحیلش چو جستم از خرد ❊ گفت شاہ ہند ابراہیم شاہ

سلطنت خاندان لودی کی یہان سی تمام ہوئی ❊

تفصیل بادشاہان خاندان لودی متذکرہ بالا

نمبر	نام بادشاہ	لقب	سنہ جلوس	سنہ وفات	وجہ موت	کیفیت
۱	بہلول خان لودی	۔	۱۴۵۰ع	۱۴۸۸ع	موت بستر	پنجاب کا صوبہ دار تھا
۲	شاہ سکندر لودی	۔	۱۴۸۸ع	۱۵۱۶ع	”	نمبر ۱ کا بیٹا تھا
۳	ابراہیم لودی	۔	۱۵۱۶ع	۱۵۲۶ع	مارا گیا	بڑا ظالم تھا

آغاز بیان ششم ذکر سلطنت خاندان مغلیہ مین ابتدا سے ۱۵۲۶ء لغایت سنہ ۱۸۵۷ عیسوی

مختلف حال بابر از روی تاریخ توزک بابری

ہندوستان مین بنیاد قایم کرنیوالا سلطنت خاندان مغلیہ کا بابر بادشاہ تیمور کی چوتھی پشت مین
۱۴۸۳ء مین عمر شیخ میرزا بادشاہ سمرقند کے یہان پیدا ہوا اور اوسکا باپ
اوسکو ۱۲ برس کا چھوڑ کر مرگیا اوس عرصہ مین اسکے اوپر طرح طرح کی مصیبتین اور تکلیفین
پڑین یعنی کبھی تو یہ سمرقند اور بخارا کا بادشاہ ہوجاتا تھا کہ ہزارون اور کرورون آدمی
اسکی ہمراہی کرتا تھا اور پھر ایسا ایک وقت محتاج ہوتا تھا کہ پانی پینے کو لوٹا تک نہ رہتا تھا ایسی
مصیبت مین ایک مرتبہ اسنے چاہا کہ فقیر ہوکر چین چلا جاوے مگر خدا کو تو یہ منظور تھا کہ
بادشاہت اس کے خاندان مین ہندوستان کی تا تشریف آوری اہل یوروپ کے
رہے قصہ کوتاہ بابر سمرقند سے نا امید ہوکر کابل چلا آیا اور یہان پر اپنے بھائی پر فتحیاب ہوکر
بادشاہ کابل کا ہوا ۲۲ برس بادشاہت کرکے بابر نے ہندوستان فتح کیا

ذکر سلطنت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ہند من ابتدا سے ۱۵۲۶ء لغایت سنہ ۱۵۳۰ عیسوی

ظہیر الدین محمد بابر نے ۱۵۲۶ء کو تخت دہلی پر اجلاس فرمایا اور کابل مین تمام رعیت کو
ایک ایک روپیہ شاہرخی کہ آٹھ آنہ کا ہوتا ہے خیرات بانٹا اور اپنے بیٹے کامران کو تخت کابل
کا بادشاہ کیا اور ہندوستان مین بھی بہت سی خیرات اور انعام تقسیم کیا اور بہت سے دیہات
بطور شگون کے جلوا دیے کہ یہ اونکے خاندان کی رسم تھی اور اوسی سال مین ہمایون نے
اپنے بیٹے کو ایک ہیرا دیا اور یہ سورتی کا کہ زمانہ بابر مین بیمثال تھا مرحمت فرمایا ہمایون نے
چونسور وبہار دھولپور کہ عرصہ دراز سے سرکش تھا فتح کرکے تحت حکومت بابر کے کر دیا مگر سوا اسکے
راجہ سے سخت لڑائی ہوئی اور یقین تھا کہ بابر ہار جاوے مگر بابر نے قسم کھائی کہ اگر مین فتحیاب
ہونگا تو شراب نوشی بالکل ترک کردونگا اور اپنے تمام پیالہ طلائی و نقرہ شراب نوشی کے
لشکر کو تقسیم کر دیے اور اوسی وقت فتحیاب ہوا ۱۵۲۱ء مین بابر چند روز بیمار رہکر فوت
ہوا بابر نہایت شجاع اور دلاور تھا اور سلطنت نہایت انصاف سے کرتا تھا اور علم
بھی بہت تھا شاعر اور عالم تھا کتاب توزک بابری زبان ترکی مین اسی نے بنائی تھی اور

اور خط بابری چلایا بابر کے چار شاہزادے اور تین شاہزادی تھین اول ہمایون دوم مرزا عسکری
سوم مرزا ہندال چہارم مرزا کامران و شاہزادی اول گلچہرہ بیگم دوم گلبدن بیگم سوم گلرنگ بیگم
ہمایون کے بیمار ہونے سے بابر کو بڑا تردد ہوا اور اسی غم مین بیمار پڑا اور ہمایون اچھا ہو گیا مگر بابر
۹۳۷ھ مین مر گیا اور لاش اوسکی اوسکے فرمایش کے مطابق کابل بھیجی گئی اور وہان اوسکی
قبر نہایت عمدہ قابل دید بنی ہے

ذکر سلطنت شاہ ہمایون بن بابر بن ابتدائے ۹۳۷ھ لغایت ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ عیسوی

بعد وفات ظہیر الدین بابر کے اوسکا بڑا بیٹا ہمایون ۹۳۷ھ ۱۵۳۰ء کو دہلی مین تخت پر متمکن ہوا اور بہت
عدالت اور رعیت پروری کے ساتھ بادشاہت کرتا تھا لیکن دشمنون نے اوسکو رحم دل دیکھکر
فساد پر سر اوٹھایا اور شیر خان صوبہ دار بہار نے کہ جسکا باپ سابق مین سہسرام کا حسن نام ایک
سردار تھا اپنے کو بادشاہ بنگالہ بنا کر ہمایون کے مقابلہ کا ارادہ کیا اور ہمایون بادشاہ کالنجر و جونپور فتح
کرتا ہوا داخل گجرات ہوا اور ۳۰۰ نفر چیدہ فوج لیکر گجرات کا قلعہ ۹۴۲ھ مین کہ بہت مستحکم و عالیشان بنا تھا
اوسکے اندر داخل ہوا اور بہادر شاہ والی گجرات بھاگ گیا اور ادھر شیر خان نے قلعہ چنار گڈھ وغیرہ فتح کر
لیا اور بڑھا اور ہمایون اوسکے مقابلہ کیواسطے گجرات سے پھرا تو شیر خان نے مقابلہ کرنا موقع نہ سمجھکر راجہ ہرکشن
والی قلعہ رہتاس کو لکھا کہ ہم ہمایون کے مقابلہ کو جاتے ہین اگر آپ از عنایت ہمارے عیال و اطفال و خزانہ کی حفاظت کرین
تو اونکو پناہ مین بھیجدون ہرکشن نے بڑی خوشی سے قبول کر لیا اور شیر خان نے خزینہ بھیجکر ڈولیون مین پانسو جوان
محافہ کے اندر ہتیار بند رہتاس کے قلعہ کو روانہ کیے اور آپ بھی ایک لشکر لیکر پوشیدہ پہنچ گیا ہرکشن نے یہ
حال دیکھکر اپنے کو ہلاک کر ڈالا اور شیر خان نے ایسے مضبوط قلعہ مین اپنا قبضہ کر کے عیال و اطفال اپنے
وہان چھوڑے اور ہمایون ادھر گجرات سے اگرہ براہ قلعہ بنگالہ تک چلا گیا کسی نے مزاحمت نہین
کی مگر وہان ہمایون کے لشکر مین اس قدر مری و ہیضہ نے اپنا زور کیا کہ ہزارہا جوان مر گیا
اور ادھر شیر خان نے موقع دیکھکر سر پرخاش ہوا اور ہمایون شکست کھاکر
بھاگا اور اپنا گھوڑا اسون ندی مین چھوڑا اور یقین تھا کہ ہمایون ڈوب جاوے مگر
نظام نامی سقہ نے مشک پر ہمایون کو بٹھا کر پار اوتار دیا اور ہمایون ۹۴۶ھ ۱۵۳۹ عیسوی مین
آگرہ پہونچکر اپنی حمیدہ بیگم کو ہمراہ لیکر جانب لاہور کے بھاگا مگر اسی عرصہ مین شیر خان بھی

تعاقب کرتی ہوئے آگیا ہمایون بہزار مشکل آگرہ کو چلا گیا تو دیکھتا ہے کہ اسکے بھائی ہندال و
عسکری کسیقدر فوج لئے ہوئے ہمایون کی مدد کو موجود ہین ہمایون شکر خدا کا ادا کر کے
لاہور پہونچا مگر وہان اوسکا بھائی کامران اس ارادہ سے ہمایون کی گرفتاری کو مع فوج موجود تھا
کہ شیر خان اس پر خوش ہوئے ہمایون اسکی بدنظر دیکھ کر سندہ کی طرف بھاگا اور وہان
بڑی بڑی سختیان اوٹھائین اسکے ہمراہی بہت سے بسبب نہ ملنے پانی کے پیاس کی شدت سے
مر گئے اوسی ریگستان مین اکبر بادشاہ بے نظیر ۱۴ اکتوبر ۱۵۴۲ع کو حمیدہ بیگم سے پیدا ہوا
اور ہمایون پر ایسی آفت تھی کہ بیگم کو ایک سوار کا گھوڑا واسطے سواری کے مانگ دیا تھا اوس
سوار نے وہ گھوڑا لے لیا ہمایون بادشاہ ایسی آفت و مصیبت مین قندہار پہونچا اور وہان
مرزا عسکری کامران کی طرف سے حاکم تھا جب قندہار ۱۳۰ میل رہگیا تو ہمایون کو خبر ہوئی
کہ مرزا عسکری ہمایون کی گرفتاری کو ایک فوج جرار لئے ہوئے آتا ہے ہمایون کو بجز بھاگنے کے
اور کچھ علاج نہ تھا اکبر اوسی جگہ چھوٹ گیا اور عسکری کے ہاتھ لگا مگر اوسنے اکبر پر رحم کھایا
اور اوسکی پرورش کی ہمایون ایران مین طہماسپ شاہ کی پناہ مین بھاگ گیا اور اوسنے
۱۵۴۳ع مین ہمایون کو بڑی خاطرداری سے اوتارا ہے بہت سے مورخون کا قول ہے کہ ہمایون نے
طہماسپ کے خوف سے شیعہ مذہب قبول کیا مگر بہت سے مورخ اوسکو غلط بتاتے ہین
مگر طہماسپ نے اسکے حال پر بڑی مہربانی فرمائی اور ۱۵۴۵ع مین ہمایون کو ۱۴۰۰۰ ہزار
سوار مع شاہزادہ مراد مرزا کے واسطے مدد کے دیکر قندہار کی طرف روانہ کیا اور ہمایون نے
اون کی مدد سے کابل و قندہار پر فتح پائی اور کامران سندھ بھاگ گیا اور اکبر ہمایون کو قلعہ مین دو
ڈھائی برس کی عمر مین ملا اور ہمایون نے نہایت شفقت سے اوسے اوٹھا لیا ۱۵۴۶ع اور ۱۵۴۸ع
کے درمیان دومرتبہ کابل پھر ہمایون سے نکل کر مع اکبر کامران کے ہاتھ آیا اور جب
ہمایون نے محاصرہ کیا تو کامران نے اکبر کو عین دروازہ قلعہ پر کہ جہان گولہ لگتا تھا
باندھ دیا مگر اکبر کے ذرا زخم نہ آیا ہمایون نے جب قلعہ فتح کیا اپنے ہاتھ سے کھولا مصرعہ
دشمن اگر قویست مہربان قوی تر است ۱۵۵۳ع مین ہمایون نے کامران کو اندھا کر کے
مکہ کو روانہ کیا اور آپ تخت کابل پر بادشاہی بے اندیشہ و بے فکر کرنے لگا

۱۵۴۰ء کو اوسر ہندوستان میں بعد جانے ہمایون کے شیر خان نے اپنا لقب شیر شاہ سور رکھکر تخت دہلی پر اجلاس فرمایا اور نہایت نیک مزاجی اور رعایا پروری سے سلطنت کرتا تھا بنگالہ سے دریای سندھ تک پختہ سڑک بنوائی اور کوس کوس کے فاصلہ پر کوئین کھدوائے اور مسافر خانہ بنا کر ہندو مسلمانون کو اون مین کھانا دیتا تھا درخت سایہ دار بہت سے گرد سڑک کی برابر لگوائی اور جہلم پر ایک پہاڑ کے اوپر مانند پہاڑ کے ایک قلعہ رہتاس نامی بنوایا اور دہلی مین قلعہ بنایا لیکن کالنجر کے محاصرہ مین توپخانہ مین آگ لگنے سے ۱۵۴۵ء مین مرگیا سکہ اوسکے عہد مین اوسکے نام کا حسب تفصیل جاری تھا شکل مدور خط ثلث و ناگری سنہ ۹۴۷

جانب اول — शेर शाह सुल्तान ... खलद ... मुल्कहु ...
सुलतान हुमा रे ... दुनया व ल दीन ... श्री शेरशाह ...

جانب دویم بخط فارسی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم

بعد وفات شیر شاہ اوسکا بیٹا اسلام شاہ بلقب سلیم شاہ سور کے ۱۵۴۵ء مین گوالیار کو تختگاہ مقرر کرکے بادشاہ ہندوستان کا ہوا اور بالکل انتظام باپ کا قایم رکھا بلکہ سرائین بھی بمقابلہ باپ کی ایک ایک بنوائی اور دہلی مین سلیم گڑھ نامی مکان اسی کی تعمیر ہے مگر خاندان تیموریہ نے اوس کو نور گڑھ مشہور کیا اور اوسنے بھی سکہ مانند اپنے باپ کے ناگری مین مندرجہ ذیل جاری کیا تھا شکل مدور خط ثلث

جانب اول
सुलतान इसलामशाह बिन शेरशाह खलद अल्लाह मुल्कहु
श्री सलीमशाह ...

جانب دویم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سلیم شاہ ۱۵۵۲ء کو بعد کرنے بادشاہت ۹ برس کے مرگیا اوسکی وفات کے بعد اوسکے بھائی مبارز خان نے اوسکے شاہزادہ کو جو فقط بارہ برس کا تھا مار کر آپ ۱۵۵۳ء مین بلقب محمد شاہ عادل تخت سلطنت پر اجلاس فرمایا اور اپنے نام کا سکہ مدور بخط ثلث و ناگری جاری کیا

جانب اول
श्री महमद शाह आदिल शाह ...

جانب دویم
खलद अल्लाह मुल्कहु व सुलतानहु ...
... इसलाम महम्मद ...

مگر اسکے عہد مین ایسا غدر مچگیا

کنکار و بار سلطنت بالکل ہیمو نامی بقال وزیر کے سپرد و یکھکر سنہ ۱۵۵۴ع مین اوسکے رشتہ دار ابراہیم سور نے دہلی آگرہ اپنے قبضہ مین کر لیا بادشاہ پورب بھاگ گیا مگر وہان بھی محمد سور نے بنگالہ مین اپنا قبضہ کر لیا تھا ہمایون نے ہندوستان کا یہ حال سنکر ۱۵۰۰۰ ہزار فوج ہمراہ لیکر ہندوستان پر چڑھ آیا اول تاتار خان حاکم لاہور کو شکست دیکر ازان بعد دہلی فتح کی اکبر نے بھی کہ فقط تیرہ برس کا سن تھا اس لڑائی مین بڑی جان فشانی کا کام کیا قصہ کوتاہ ہمایون نے تیرہ برس بعد ۱۵۵۵ع مین پھر ہندوستان پر قابض ہوا اوسنے اپنی بادشاہت مین بسبب معتقد ہونے علم نجوم کے سات مکان بنوائے تھے چنانچہ سپہ سالار اور فوج کے افسر خانہ مریخ مین بلائی جاتے تھے و مفتی و قاضی و منشی خانہ عطارد مین طلب ہوتے تھے و قاصد و شاعر و مسافر خانہ قمر مین حاضر ہوتے تھے اور سازندہ و رقص کنندہ خانہ زہرا مین آیا کرتے تھے ہمایون نے اپنی سلطنت نہایت رحم دلی سے کی اور بڑے بڑے صدمہ و مصیبتین اوٹھائین لیکن ہند فتح کرنے کے بعد اوسکی عمر نے وفا نکی ایک روز اپنے کتب خانہ کی چھت پر کھڑا تھا ناگاہ پیر پھسلنے سے گر پڑا اور سنگ مرمر کی اسقدر چوٹ لگی کہ سنہ ۱۵۵۶ع کو مر گیا سکہ ہمایون کے عہد مین مدور و بخط طغرا جاری تھا

جانب اول الخاقان الاعظم محمد ہمایون غازی خلد اللہ ملکہ جانب دوم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا تھا

قطعہ تاریخ وفات ہمایون

ہمایون بادشاہ از بام افتاد	زبام قصر خود افتاد ناگاہ
وزان عمر عزیزش رفت برباد	پئے تاریخ او گاہے رقم زد

تاریخ تولد شاہ ہمایون

کریم الخلق سلطان السلاطین ہمایون شاہ والا جاہ اعظم ہمایون صاحب تاج منور بگو تولید آن شاہ معظم ۹۰۳ھ

دیگر قطعہ تاریخ وفات ہمایون

دو گر شاہ ہمایون تاج عالم	ہمایون ابر رحمت جلتش وان
دو گر نور بہشت است آن مقام ۹۶۳	ہمایون رتبہ مرد آمد وصالش

التماس مولف

ناظرین تواریخ کی خدمت مین گذارش ہے کہ حال اکبر بادشاہ کا مفصل از روی آئین اکبری

متعلق صفحہ ۴۹ شاہزادہ مرزا مراد کو قتل کروا ڈالا اور بیعت سے بھاگ ... ابوالفضل منشی اکبر بادشاہ لکھتا ہے کہ ... شروع کیا

واکبرنامہ کے ذیل میں لکھا جاتا ہے اور ٹکسال خانوں کو توالی و اختیارات عاملان و تنخواہ متصدیان اونکے عہد کا لکھتا ہوں جہان تک دریافت تواریخان سلف سے ہوتا ہے

ذکر سلطنت ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی از ۱۵۵۶ع تا ۱۶۰۵ع

ابو المظفر جلال الدین اکبر بادشاہ غازی وقت وفات ہمایون کے کل ۱۴ برس کی عمر کا تھا مگر اوسکی خردمندی و دانائی مین کسیطرح کا شک نتھا کاروبار سلطنت بالکل بیرم خان خانخانان کو کہ سردار دانا و ہوشیار و نہایت معتبر ہمایون کا تھا سپرد ہوا اور اکبر نے اوسکو خطاب خان بابا کا عطا فرمایا بیرم خان نے واسطے تنبیہ سکندر سور کے پنجاب پر لشکرکشی کی مگر راستہ مین سنا کہ ہیمو بقال متوطن ریواڑی وزیر محمد شاہ عدلی سکندر سور کو قتل کرتا ہوا نزدیک دہلی اور آگرہ کے پہونچکر اپنا دخل و قبضہ کرلیا اکبر نے یہ حال سنکر قریب پانی پتہ کے اوس سے مقابلہ کرکے قید کیا اور بیرم خان نے اوسکو قتل کیا اور بیرم خان سے کار سلطنت مین بہت بہت اچھے اچھے کام انجام ہوئے مگر اخیر وقت مین اوسکے مزاج مین تلخمزاجی نے مقام کیا اور چاہا کہ اکبر مارا جاوے مگر اکبر بادشاہ نے براہ دانائی اوسکا حال دریافت کرکے شکار کے بہانہ آگرہ چلا آیا ۱۵۶۰ع کو اکبر آگرہ کی درمیان تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور اشتہار جاری کردیا کہ جو کوئی اپنے کو سردار اور خیرخواہ و رعیت شاہی سمجھتا ہو فوراً حاضر آگرہ ہوکر آباد ہوئے اور جو کوئی حاضر نہ ہوگا وہ دشمن شاہی و ملازم بیرم خان سمجھا جاوے گا بیرم خان یہ اشتہار سنکر فوراً کعبہ کو روانہ ہوا مگر گجرات مین کچھ فوج جمع کرکے قصد مقابلہ اکبر کا کیا مگر شکست پائی اور حاضر دربار اکبری ہوکر عذر معافی قصور کا ہوا مگر اکبر نہایت عزت اور توقیر سے پیش آیا اور فرمایا کہ اگر تمکو دربار مین رہنا منظور ہو تو تمہارا عہدہ قدیم موجود ہے یا صوبہ داری کالپی کی منظور کرلو چاہیے بیٹھن لیکر کعبہ تشریف لیجاؤ مگر بیرم خان نے کعبہ جانا منظور فرمایا اور راستہ مین کسی پٹھان کے ہاتھ سے مارا گیا جائے غور کے ہے کہ اکبر نے ایام طفولیت سے ستّرہ برس کی عمر تک بجائے نانذ و نعمت کے کیسے کیسے جور و بدعت و آفت اوٹھاتا رہا مگر اب اٹھارہ برس کی عمر مین تمام ہندوستان کا بادشاہ ہوا اور کاروبار سلطنت کا بالکل ذمہ اپنے لیا اور تمام دشمنونکو پامال کردیا اور ہمیشہ

بادشاہ رعیت کی آرام مین مستعد رہتا تھا اور ہر ایک مذہب کی آدمی اسکی دربار مین
برابر درجہ پاتے تھے گجرات عرصہ دراز سے سرکش تھا اکبر نے ۱۵۷۲ء مین فتح کیا اور
۱۵۷۶ء کے درمیان اکبر نے بنگالہ و بہار بھی فتح کرلیا کشمیر اوسنے ہندوستان مین
ملایا ممالک سندہ ۱۵۹۲ء مین زیر حکومت اکبری ہوگیا عرصہ دراز سے دکن مین بیجاپور
واحمد نگر و گولکنڈہ وغیرہ کے فرمانروا علحدہ ہوتے تھی ۱۵۹۵ء کے درمیان اکبر نے
وہ کل ریاستین اپنے تحت حکومت کرلین **بیان مصاحبان و امیران دربار اکبری**
خانخانان سپہ سالار دربار اکبری مین تھا فیضی ملک الشعرا ابوالفضل منشی و وزیر
دربار اکبری کا تھا شیخ فیضی بھائی ابوالفضل کا تھا اور چہارصدی منصب رکھتا تھا و دو ہزار روپیہ
ماہواری طلب درجہ اول کے پاتا تھا شیخ فیضی شاعر و دانا بیمثال تھا اوسنے بے نقط
قران تصنیف کیا کتب بہا سے شنسکرت مہابھارت و بھاگوت و راماین و نلدمن وغیرہ
زبان فارسی مین ترجمہ کرکے نظم و بعض نثر تصنیف کین اور اکبر کو دل و جان سے عزیز تھا
شاہزادے وغیرہ جملہ اسکے شاگرد ہوئے تھی ابوالفضل دو ہزار پانصدی منصب رکھتا تھا اور
چودہ ہزار روپیہ ماہواری درجہ اول کی پاتا تھا اور علم و دانائی مین بیمثال تھا اکبر کو
یہان تک عزیز تھا کہ برابر اپنے جگہ دیتا تھا اور اس نے بزور قلم اکبر کو تمام ہندوستان کا
بادشاہ بنایا تھا اکبر نے لڑائی بہت کم کی بیربل برہمن مصاحب اکبر دو ہزاری منصب رکھتا تھا
اور بارہ ہزار روپیہ علوقہ سلطانی سے پاتا تھا ابوالفضل نے اکبرنامہ و آئین اکبری تصنیف
کی تھی بیربل بھی اکبر کو از حد عزیز تھا علاوہ اونکی ۱۰۴ منصب دار اور تھی کہ وہ بھی خاص مصاحب
سلطانی تھی مگر اکبر بالکل ابوالفضل کے قابو مین تھا اور ابوالفضل بھی ہمیشہ خیرخواہی کے کام کرتا تھا

بیان اولاد اکبری

اکبر کے سہ شاہزادے اور دو لڑکیان تھین اول شاہزادہ سلیم شاہ جہانگیر کہ بعد اکبر کے
بادشاہ ہوا یہ شخص عہد اکبری مین دہ ہزاری منصب رکھتا تھا اور ۶۰ ہزار روپیہ تنخواہ
ماہواری پاتا تھا جب اکبر دکن کی مہم پر گیا ہے اوسنے بغاوت اختیار کی مگر اکبر نے یہ
حال سنکر لڑائی مناسب نہ سمجھی بلکہ خط فہمایش کا لکھا اور آپ بھی آگرہ کو روانہ ہوا مگر

روشن خط کو پڑھ کر سلیم شاہ فوراً حاضر حضور ہوا دوسرا شاہزادہ مراد تھا کہ ہشت ہزاری
منصب رکھتا تھا اور پچاس ہزار روپیہ تنخواہ پاتا تھا اور دوسرا شاہزادہ دانیال کہ ہفت ہزاری
منصب رکھتا تھا اور ۴۵۰۰۰ روپیہ تنخواہ پاتا تھا مگر یہ دونوں شاہزادے شراب کی کثرت سے
دکن میں مرگئے اور شاہزادی خانم و شکر النسا و آرام بانو تین شاہزادیاں تھیں

طریقہ ملکداری

ہم اب کچھ ذکر بذریعہ آئین اکبری کے اکبر بادشاہ کی ملکداری کا بیان کرتے ہیں کہ کیا طریقہ رائج تھا

اختیارات سپہ سالار

تمام فوج شاہی زیر حکومت اسکے تھی اور کار عدالت بھی اوسکو سپرد تھا یہ عہدہ نیک
مزاج اور نرم دل و صاحب علم اور شجاع کو دیا جاتا تھا سپہ سالار کو حکم تھا کہ سپاہ و رعیت
و صوبہ کو اپنے تحت حکومت رکھے مگر سختی فضول اونپر نکرے کار خانگی اونسی کے نہ لے سزائی
عضو کاٹنی کی بالکل روا رکھی وقت عدالت کے گالی گفتہ نکرے کہ وہ آئین ہرزہ درایان
و کمینہ کا ہے و قسم و سوگند گواہان سے سخت نہ لیا کریں دروازہ عدالت بروقت کشادہ
رہنا چاہیے اپنے پاس آنیکو کسیکو نہ روکے شاید وہ فریاد رکھتا ہو و ہمیشہ جویاں رضای الٰہی کے
سیر کلیلہ و دمنہ و مثنوی معنوی کی کرنا چاہیے

خلاصہ اختیارات آئین فوجداری

سپہ سالار بحکم بادشاہی ایک شخص دانا و معتبر و صاحب علم و لیاقت کو اوپر چند پرگنوں کے
فوجدار مقرر کرتا تھا اور اوسکو اختیار تھا کہ اگر زمیندار وغیرہ سرکشی کریں تو اون کو سزا دیا
اور مغلوب کرے لیکن اوسکو چاہیے کہ جو کام خاص پیادوں سے بر آوے وہ کام
سواروں سے نلے اور شبخون کرنا سخت جرم ہے اوس سے پرہیز رکھے

خلاصہ آئین میر عدل و قاضی

بادشاہ کے حضور سے ایک شخص لیاقت و صاحب علم و دانا و عالم شرع تمام قاضی کے
مقرر کیا جاتا تھا اور کار عدالت اسکے تعلق تھا اوسکو اختیار دیا جاتا تھا کہ گواہوں اور
مدعا علیہ مدعی وغیرہ سے قسم سخت مثلاً کہ پیہ گرم کرکے اوٹھوانا وغیرہ نہ لیا کرے اور اوپر گواہی کے

بلا تحقیقات کامل و ثبوت کے فیصلہ نکر دینا چاہیے اور ہر ایک داد خواہ کی بدلجمعی تمام
اوسکی داد کو سنے اور اظہار اون لوگونکے علیحدہ علیحدہ اسم وار قلمبند کرکے ایک مجموعہ جمع کرے

خلاصہ آئین کوتوال

بڑے بڑے شہر و دیار مین ایک شخص شایستہ و نیک کردار و صاحب علم و قوی ہیکل
بلقب کوتوال کے مقرر کیا جاتا تھا اور اوسکو اختیارات ذیل دئے جاتے تھے اول راتکو
بیداری اختیار کرے اور تمام شہر کا نگاہبان رہے چور و راہزن گرفتار کرے دوم فہرست
دزد و راہزن و اوباشونکی مرتب کرے اور حکم دے کہ ہر خاص و عام بلا اجازت
شادی و غمی کے کام نکیا کرین سیوم ہر محلہ مین ایک بزرگ و صاحب اعتبار کو میر محلہ مقرر کرے
اور اوسی میر محلہ کو اختیارات دے کہ تم ہر روز روزنامچہ اپنے کیفیت سے دیا کرو اور اوسمین
واقعات جدید جو محلہ مین ہون لکھا کرو اور جدید مسافر بلا اجازت تمہارے محلہ مین رہنے پائے
اور اگر کوئی آدمی یا سفر کو جاوے درج روزنامچہ کیا کرو چہارم مسافر سوای سرائے
دوسری جگہہ نہ اوترنے پاوین پنجم بازار مین ہر پیشہ ورونکے درمیان ایک
شخص سرگروہ مقرر کیا جاوے اور دلال مقرر کرنا واجب ہی کہ وہ ہر روز نرخ بازار سے
مطلع کیا کرین اور رات کو جب دار شہر پناہ طیار ہوی تو دروازے بند کرادے ششم راتکو
کوتوال آپ بھی شہر مین گشت کیا کرے اور آدمیونکو جگایا کرے ہفتم نرخ بازار
ارزان رہنا چاہیے تا آدمی غریب کو تکلیف نہونے پاوے اور باٹ اور وزن بازار کا ماہواری
امتحان لیا کرے کہ سیر ۳۰ دام سے زیادہ نہوی و شراب نوشی اور فروشی سے آدمیونکو
ممانعت کرے و گذرہای و چاہ ہای زنان و مردان جدا جدا مقرر کرے و عورت سواری
اسپ سے باز رہے و گاؤکشی موقوف کرے کہ سبب ظلم و فساد کا ہے اور بردہ فروشی
بالکل موقوف کیجاوے ہشتم رواج ستی ہونا و کاشی کروٹ و ہمالیہ مین جان دینا
نہ کرے اور اگر کوئی ایسا کرے تو موجب عتاب شاہی تصور کرکے سزا کرے نہم
فقیران ہندو و مسلمان عبادت کرنیوالونکو کوئی تکلیف نہ دے دہم قصاب و صیاد
و غسال و کناس وغیرہ شہر سے باہر آباد ہون بستی مین نہ آنے پاوین قبرین شہر کے

باہر جانب مغرب بنائی جاوین و بروز اتوار کہ عبادت آفتاب کی ہے گوشت بھیجنے سے
باز رکھے و بیمار جانور کا کوئی شکار نہ کرنے پاوے

مختصر آئین عمل گذار

عمل گذار نہایت دانشمند و صاحب علم مقرر ہوتا تھا اور وہ اپنے کو گل کا پاسبان تصور
کرتا تھا اور جو کوئی اوس سے فریاد رکھتا ہو اوسکی داد دے مگر دغاباز و فریب آمیز کو آفرین نہ دے
بلکہ سزا کردے اور رہزن و اوٹھائی گیر وغیرہ کو نیست و نابود کرنے اور محصول زمین
وصول کرے غریب مفلس اشراف سے آہستگی تمام محصول کاشت لے و معاف کرے تحصیل ربیع
ماہ پھاگن تتمہ ہولی سے شروع کرے اور تحصیل خریف بتاریخ دسہرا ماہ کنوار سے وصول
کرے باقی کاشتکار پر نہ رہے پیمایش زمین وقت مقررہ پر ضرور ہے جریب کش و دیگر متصدیہ
کار پیمایش ضمانت سے مقرر ہونگے صاحب پیمایش علاوہ تنخواہ بروز پیمایش پانچ آثار آرد و
اور آدہ سیر گھی اور سات سیر دانہ و چار دام نقد واسطے ترکاری وغیرہ کے پاویگا اور
بیلچی چار سیر آٹا اور آدہ سیر گھی ۵ آثار دانہ و چار دام نقد و جریب کش و تھاپا دار فی کس ایک آثار
آٹا اور پاؤ سیر گھی ایکدام نقد پاوینگے و عمل گذار ماہواری تحصیل و خرچ بقایا کا روزنامچہ حضور میں
ترسیل کریگا اور اگر کوتوال شہر میں نہ ہو تو جملہ اختیارات کوتوالی عملگذار عمل میں لاویگا اسیطرح
ہر ایک کیواسطے علحدہ علحدہ آئین مقرر تھے کہ وہ بالشرح آئین اکبری میں درج ہیں

مختصر آئین فوج

یکہ وہ سوار کہ جنکو گھوڑے عراقی سپرد تھے ۳۰ مع خرچ اسپ ماہواری پاتے تھے اور اسپ
آئینہ ۲۵ ماہواری مع خرچ پاتے تھے اور ترکی ۲۰ ماہواری و جنگلہ ۱۵ پاتے تھے
پیادہ فوج اکبری درجہ اول ۱۵ دوم ۱۰ سیوم ۸ چہارم ۶ بارہ آنہ اور ۶ آٹھ آنہ تنخواہ ماہواری پاتے تھے اور دوم ۵ چار آنہ اور ۴ اور مبلغ ۴ بارہ آنہ
اور ۴ آٹھ آنہ اور ۴ چار آنہ مقرر تھی درجہ سیوم ۴ اور ۳ بارہ آنہ اور
۳ آٹھ آنہ پاتے تھے اور درجہ چہارم ۳ چار آنہ اور ۳ اور ۲ بارہ آنہ ماہواری
اور درجہ پنجم ۲ آٹھ آنہ اور ۲ چار آنہ اور ۲ پاتے تھے اور قسم دوم کے دو درجہ مقرر تھے اول تھانا

حسب تجویز سلوتری کے علاج وغیرہ ہر روز کہ روزانہ فی اسپ عا؍ خرچ ہوتے تھے دیا جاتا تھا اور تفصیل تنخواہ خدمتگاروں اور ملازمان اصطبل کی نقشۂ ذیل سے واضح ہوگی۔

چابک سوار	مشرف جو گھوڑوں کا شمار کرتا تھا بطور نائب سپہ سالار کے	اختہ بیگی مالک اصطبل کہ اکثر یہ عہدہ سپہ سالار کو عطا ہوتا تھا
عہ	صہ؍	ما؍م

شرح ملازمان درجۂ دوم

کیفیت	تنخواہ	نام عہدہ	نمبر
ہر روز کیفیت طویلہ سے داروغہ اور مشرف کو آگاہ کرتا تھا	سے؍	نقیب	۱
	عہ؍ و سے؍	سائیس	۲
	سے؍ سے عا؍	جلودار پیک	۳
	بیے؍	نعلبند	۴
	سے؍	زین دار	۵
۴ گھوڑوں پر ایک آبکش مقرر تھا	عہ؍	آب کش	۶
	بیے؍	فراش	۷
یعنی فاضل شخص رہتا تھا	عہ؍	سپند سوز	۸
۲۰ گھوڑوں پر ایک مقرر تھا	عا؍	خاک روب	۹

شاہی شترخانہ میں ۵ قسم کے شتر تھے

پیشنگ ۔ پیش درہ ۔ میانہ قطار ۔ دم وست ۔ دم دار ۔ فی شتر ۲ ثار دانہ اور اثار گوشت روزینہ مقرر تھا اور تنخواہ ساربانوں کی قسم اول علے؍ اور قسم دوم سے؍ اور قسم سیوم للعہ؍ ماہواری اور درجۂ چہارم کے سلے؍ ماہواری مقرر تھی بادشاہی گاوخانہ میں واسطے شیر اور روغن زرد کے ایک لاکھ مادہ گاو تھیں وہ جتنی مادہ گاو تھیں فی راس چار سیر از دہ پانی تھیں اور فی گاوخانے مع نفر آدمی مقرر تھے اور فی نفر سے مقرر تھے

آئین اور دربار اکبری

اکبر بادشاہ دو مرتبہ دربار کرتا تھا اول علے الصباح خواب سے اوٹھکر بعد فراغ نماز وغیرہ کے تخت پر

اجلاس فرماتا تھا کہ اوس دربار کا نام درشن تھا دوسرا بعد انفراغ طعام تو شتنیکے دربار کرتا تھا اور تمام ارکین سلطنت حسب پایہ خود حاضر ہوتے تھے اور بادشاہ اول قاصدان غیر سلطنت کو طلب کرکر اونکے پیغام سنتا تھا اور خطوط اور عرضداشت صوبیداران اور عاملانکی پڑھکر اونپر حکم لکھتا تھا بعد ازان جانب مقدمات اور فریادیونکے رجوع ہوتا تھا بعد ازان مقدمات فوجکے پیش ہوتے تھے جب کار سلطنت سے فراغ ہوتا تھا اوس وقت بازیگر اور نٹ اور پہلوان وغیرہ حاضر ہوکر اپنا اپنا ہنر ظاہر کرتے تھے وقت برخاستگی دربار کے کوتوال شہر کہنے خیر وعافیت لکے حاضر ہوتا تھا اوسکے بعد انعام وغیرہ بھی تقسیم کرتا تھا

ذکر عادت و مذہب اکبر شاہ

محمد جلال الدین اکبر مذہب اسلام رکھتا تھا مگر وہ بادشاہت ہندوستان کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ دل رعیت کا اپنے اوپر مائل کرے اسواسطے وہ ہر ایک مذہب کو مانتا تھا مہینہ بھادون مین اہل ہند کا تیوہار رکھشا بندھن ہوتا ہے اوس روز راکھی برہمنونسے بندھواتا تھا سال مین چند مرتبہ تلا چڑہتا تھا ابو الفضل آئین اکبری مین لکھتا ہے اور اسکی شہادت تحریر مسٹر فیچ صاحب کہ جو ملکہ الزبتھ بادشاہ لندن کا خط لیکر دربار اکبری مین آیا تھا دیتی ہے کہ ایسی دولت جسنے کسی بادشاہت مین نہین دیکھی ہے سالگرہ کا بڑا جشن ہوتا ہے بادشاہ اول طلا پھر نقرہ پھر زر و جواہر اور پھر رو جھن زرد اور دیگر اشیا سے غلہ اور شیرینی سے تولا جاتا ہے اور وہ سب اسی جگہ خیرات کر دیا جاتا ہے اور بادشاہی دربار مین سب ملازم سرخاب کی کلغی پگڑیمین لگاتے ہین انعام بادشاہ بہت ساونیا ہے سونے چاندیکے بادام ہر روز لٹاتا ہے پس جسطرح آسمان ستارہ سے چمکتا ہے زمین اوسوقت ہیرے اور طلا سے چمکتی تھی بادشاہی فیلخانہ اور اصطبل کا اسباب دیکھنے سے نظر نہین ٹھہرتی تھی اکبر نے ہندو راجاؤنکی لڑکیونسے اپنی شادی اس غرض سے کی کہ اونکے شاہزادہ تخت نشین ہونگے اوسکی بادشاہت کل ۱۸ صوبونپر بتقسیم تھی زمین کی پیداوار مین سے ایک ثلث اکبر لیتا تھا اسکا لشکر سفر مین پانچ میل کے فاصلہ سے پڑتا تھا محصول جزیا اور تیرتھ وغیرہ کا بالکل معاف تھا اور اکبر شاہ ہندو اور مسلمانونکو برابر سمجھتا تھا دونونکے واسطے دہرم پورہ خیرپورہ نامی دو مسافرخانہ تھے کہ اونمین خوراک

پاتے تھے قیدیونکو بعد میعاد کے فوراً رہا کردیا تھا لونڈی غلام بنانا بالکل بند تھا اونکو آفتاب
اور رات کو چراغکی پرستش بادشاہ کرتا تھا ہمنے آئین اکبری مین تصویر اسکے عبادت خانہ چراغکی
دیکھی ہے رحم دل بھی از حد تھا گوشت بہت کم کھاتا تھا بلکہ تین مہینے بالکل گوشت نہ کھاتا تھا
رات دن مین کل تین گھنٹہ سوتا تھا باوجودیکہ اتنا ملک اسکے قبضہ مین تھا اور مہم وغیرہ سے فراغت
نہ تھی مگر پھر بھی اوسے تماشا دیکھنے اور سیر کتب وعلم دیکھنے کی بڑی فرصت رہا کرتی تھی اور
پندرہ بیس کوس پیدل جانیکی بھی عادت تھی صرف اپنے شوق سے دو روز مین گھوڑیکی
ڈاک پر اجمیر سے آگرہ ۲۲۰ میل چلا آیا احمدآباد سے خبر آئی کہ دشمنون نے قلعہ کو ۴۰۰۰
فوج سے گھیر لیا ہے موسم برسات تھا فوج کا پہونچنا مشکل جان کر فوراً سانڈنی پر سوار
ہوکر اور ۳۰۰ سانڈنیون پر تیرانداز سوار کرکے ایک ہفتہ مین ۲۲۵ کوس پہونچگیا اور شاہی
نیزہ دیکھکر فوج دشمن بھاگ گئی عہد اکبری مین سلام وعلیک کا یہہ طریقہ تھا کہ ایک اللہ اکبر
کہتا تھا دوسرا جل جلالہ جواب دیتا تھا بادشاہ کے روبرو زمین بوسیکا حکم تھا بعض مسلمانکو
یہہ طریقہ زبون معلوم دیتا تھا اکبر نے واسطے فائدہ رعیت کی بہت سی آئین جاری کئے تھے
آغاز مین اکبر فقیرونپر زیادہ تر اعتماد رکھتا تھا ہفتہ مین ایک راتکو جلسہ عالم اور فاضلونکا ہوتا تھا
دربار اکبری مین عالم وفاضل اس قدر جمع ہوئے تھے کہ آگرہ خطہ فارس ہوگیا تھا اور ہر قسم
کے علمداران موجود تھے اور وہ آپ بھی عالم علوم تھا اور صاحبان انگریز وپادری لوگ بھی اوسکے
دربار مین آتے تھے چنانچہ انشاء ابوالفضل مین ایک خط بنام صاحبان دانایان فرنگ کے
بطلب انجیل درج ہے مگر اکبر کسی مذہب پر قایم تھا کاروبار شاہی بالکل ابوالفضل کی رائے پر
منشے سے ہوتا تھا اور بادشاہ ابوالفضل کو جان سے زیادہ عزیز جانتا تھا ابوالفضل اور فیضی نے بھی
براہ خوشامد اور علم کے اکبر کو خدا بنا دیا اور ابوالفضل ہے کہ علم ہندوستان اور لیاقت مین کسطرح کا
شک تھا آدمی بے مثال ولاقیمت تھا اور بے چودہ علم آپ ابوالفضل جانتا تھا فیضی کم عمر تھا مگر اپنے
بھائی سے زیادہ عالم تھا اور بادشاہ کی جان تھا اور شاعر تھا ابوالفضل کی ایک ہمشیر لاڈو بیگم
اکبر سے منسوب تھی عہد اکبری مین بہت سے سکہ رایج تھے کہ تفصیل اونکی نقشہ ذیل سے واضح
ہوتی ہے علاوہ اور جو کچھ حال انصاف اور عدل اور بندوبست اکبر کا جسکو دیکھنا منظور ہو

آئین اکبری اور اکبرنامہ سے دریافت کر دیکھے کہ بست [illegible]
جلوس شاہی سے بنوایا یہہ قلعہ جمنا کے کنارہ [illegible]
اور عرض ۳۰۰ گز اکبری تھے چار دروازہ دو کھڑکیاں اور ۱۲ برج اس قلعہ مین [illegible]
اندر بنکر قلعہ تیار ہوگیا تھا اسکے اندر بہت سے مکانات [illegible] طریقہ پر [illegible]
۳۵ لاکھ روپیہ اوسکی تعمیر مین خرچ ہوا اور ایک قلعہ الہ آباد مین اتصرف ۲۰ لکھ [illegible]
پانچ برس کے عرصہ مین بنوایا اور ایک قلعہ دریائے اٹک پر پانچ لکھ روپیہ [illegible]
علاوہ اسکے بہت سی عمارتین اور مکانات بنوائی اور گوکہ یہہ ایسا عالیشان [illegible] دولت
بادشاہ تھا کہ اوس وقت کوئی بادشاہ اوسکی ہمسری نہ کرسکتا تھا مگر [illegible] غرور [illegible] تھا
اور نہ دولت پر نازان تھا

حال وفات

اول مصاحب دانشور راجہ بیربل افغانستان کی جنگ مین زین خان کے ہاتھ سے
مارا گیا اور اکبر کو اوسکی وفات کا بڑا رنج ہوا ازان بعد ابوالفضل فیضی ملک الشعراء
پر سکی عمر مین ۱۰۰۳ھ مین مرگیا ابوالفضل بسبب نصیحت کے شاہزادہ سلیم کے دل سے
ایسا بیدل ہوگیا تھا کہ وہ دکن کی مہم سے آگرہ واپس آتا تھا حسب الحکم [illegible]
راجہ نرسنگھدیو نے ۱۶۰۲ع مین سر کاٹ کر اکبر کے حضور بھیجدیا اکبر بادشاہ کو یہان [illegible]
کہ تین شب و روز ابوالفضل کے رنج مین نہ کچھہ کھانا کھایا اور نہ کام کیا بیت
شہنشاہ جہان زاہد و فالتش دیدہ پر نم شد ٭ سکندر را اشک حسرت ریخت کہ افلاطون عالم شد
اوسکے رنج کی شدت سے اکبر کے دل مین بیماری نے قیام کیا آخر درجہ جب بیماری
زیادہ ہوئی اور وقت وفات کا آیا شاہزادہ کو تخت سلطانی پر بٹھا کر اپنے دست مبارک
سے سر پر تاج رکھا اور تلوار بند ہوا کر تمام ارکان سلطنت کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہہ تمہارا
بادشاہ ہوا اور مین اب رخصت ہوتا ہون جو کچھہ سختی اور تندی میری طرف سے تملوگون پر
وقوع مین آئی ہو معاف کرو یہہ کہکر ۱۶۰۵ع مین اکیاون سال بادشاہی کرکے مرگیا
اور تلسی داس نے بھی اوسکی عہد مین وفات پائی ٭

قطعہ تاریخ وفات اکبرشاہ

فوت شد اکبر از قضاے الٰہ ... گشت تاریخ فوت اکبرشاہ

دیگر قطعہ تاریخ وفات اکبرشاہ

چون جلال الدین اکبر بادشاہ ... رفت از دنیا یقضی جست راہ
گفت تاریخ ہوا ابن جلال ... گو وصال آن شہ عالم پناہ

بعد وفات کے تربت اوسکا سکندرہ میں جہانگیر سلیم شاہ نے دس لاکھ روپیہ خرچ کرکے نہایت نفیس نوگیارہ برس میں بنوایا اور بعد وفات کے اوسکا خطاب عرش آشیان ہوا

توصیف روضہ سکندرہ

ای ناظرین تاریخ جسمقام مین مشہور عالم اور بے نظیر اور رفیع الشان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی لاش سطح زمین پر خوابیدہ ہے اور جہان انکی شہرت مثل ماہتاب عالمتاب کے نور صفحہ سے جلوہ آرا ہو رہی ہے اور جہان سنگ سفید سے بنی ہوئی تربت پاکیزہ پر اوس شاہنشاہ جلیل القدر کا نام مرقوم ہے وہ مقام شہر آگرہ سے قریب ۳ کوس کے فاصلہ پر ایک چھوٹی بستی بنام سکندرہ مشہور ہے اور سابق مین آگرہ کا محلہ شمار ہوتا تھا اوس مین ایک بڑا باغ دلچسپ کے درمیان وہ عمارت خوش نما سر بلند کئے ہوئی لطافت بے نظیر اور خوبصورتی بے حد و انتہا پذیر کر رہی ہے وہ بوستان دلکشا دیوار پختہ سے محیط ہے اور اوسکے چہار گوشون پر چار برج بن ہوئے ہم بہار ہین جب اشجار پوشاک سبز پہن کر اور کلاہ شگوفہ کی سر پر رکھکر برای نظارہ کی فلک ایک عجیب غریب شکل نمودار کرتے ہین اور جب درخت پھلونسے بارور ہوکر ابر نیسانسی مستور آسمانکی گویا تعظیم بجالا کر اوسکے آگی سر جھکاتے ہین تب اوس چمن کی بہار بعد از بیان ہوتی ہے تب برگ نو سے ڈھکے ہوے درختون کے بیچ مین وہ سنگ سرخ سے بنی ہوئی عمارت دو رنگ کے ملنے سے نہایت خوشنما نظر آتی ہے باغ مذکور کے چار نہایت وسیع پھاٹک ہین اونمین سے ایک کی تعمیر نہایت خوبصورت و عجیب ہے شل اور پھاٹکونکے اسکی چنائی بھی سرخ پتھر سے ہوئی ہے لیکن اونکا بڑا محراب دار وسیع راستہ اور سنگ سفید کے بہت اونچے چار برج

اور صفائی کی کاریگری سے یہہ دروازہ باقی سب دروازونمین نہایت خوبصورت نظر آتا ہے
کاریگران ہند کی رائی مین یہہ اوبچانیچ والہ دروازہ جو عمارت اندرونی کا ایک جزو اعظم ہے
ضرور قابل اعتبار ہے اور باغ سکندریکے بڑے دروازہ سے یہ امر صاف ظاہر ہے ہر چہار
گوشہ پر سنگ مرمر سے بنے ہوے ہین اونمین سے ہرایک کلکتہ کے مینار اکٹرلونی مانومنت کے
مانند بنے ہین لیکن بنیاد اونکی دروازیکے اوپر ہونی سے بنسبت اوس مینار کلکتہ سے اونچے
ہین مگر اب کچھ حصہ گر گیا ہے بعض کا مقولہ ہے کہ بجلی کے صدمہ سے گر گیا اور بعض کہتے ہین کہ جب
ہلکر والی اندور نے آگرہ پر چڑھائی کی ہے تو توپونسے گروادیا مقبرہ مذکور کے عرض وطول برابر
اہل اسلام کے عمارات سے اوسمین فرق ہے اوسکا اندرونی حصہ سنگ سفید سے بنا ہوا ہے اوسکے
تعمیر مین جو مصالح صرف ہوا ہے وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہے یہ عمارت چہار منزلہ ہے منزل اول
مین اکبر بادشاہ کی ایک سنگ سفید کے تربت مین لاش مدفون ہے اور اس مقبرہ کے اوپر
ایک چراغ ہمیشہ جلا کرتا ہے اور چند فقیر اوسکی نگاہبانی کے لئی ہر روز وہان رہتے ہین اگر
کوئی اوسکے دیکھنے کو جاتا ہے تو وہ فقیر اوس عمارت عظیم الشان کو دکھلا کر بادشاہ مرحوم کے
اوصاف حمیدہ بڑی تعظیم سے بیان کرتے ہین بلکہ صاف کہتے ہین کہ اکبر سا عقلمند بادشاہ
نہوا ہے اور نہ اب ہوگا اوسکے بعد اوپر دو تو منزلو مین ایک ایک تربت بنی ہوئی ہے اور منزل
چہارم ایک نہایت نفیس سنگ سفید کی تربت نظر آتی ہے اوس پر بادشاہ مرحوم کا نام
کھودا ہوا ہے اوس منزل کی تمام چھت سنگ مرمر سے آراستہ ہے اور ہر چہار طرف اوسکے
سنگ سفید کے جالی ہے آفتاب کی روشنی سے یہ تمام پتھر چمکتے ہین اور چارون طرف کے
بیرمرج کے رنگ برنگ پتھر پر جب آفتاب کی شعاع پڑتی ہے تو ناظرین کے دلکو نہایت
شادمانی حاصل ہوتی ہے اکبر بادشاہ کے عہد مین بہت قسم کا روپیہ اور کتنی سکہ تھے
مگر اس مولف نے بسبب طوالت کتاب کی اونکا لکھنا ملتوی کرکے چند سکہ جات درج

تاریخ ہذا کرتا ہے جو نامی گرامی ہین اوسکو زیادہ
دیکھنے کی ہوس ہو آئین
اکبری مین ملاحظہ کرلے

نمبر	شکل سکہ و سنہ جلوس: شکل	سنہ	خط سکہ و سنہ ہجری: خط	ہجری	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	کیفیت
۱	مدور	〃	ثلث	〃	ناصر الدنیا والدین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ابوالفتح	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بجلالہ اکبر بعلم علی حضرۃ اللہ	اشرفی
۲	〃	۴۳	ثلث	〃	اللہ و اکبر جل جلالہ	ضرب احمد آباد بہمن الٰہی	احمد آباد دکن کا روپیہ
۳	〃	۴۴	نستعلیق	〃	اللہ اکبر جل جلالہ	برہان پور شہریور ماہ الٰہی	روپیہ
۴	〃	۴۵	〃	〃	ایضاً	ضرب کابل آذر الٰہی	〃
۵	〃	۰	〃	۰	ایضاً	ضرب بالاپور ماہ آبان الٰہی	〃
۶	〃	۵۰	〃	۰	〃	ضرب لاہور تیر الٰہی	〃
۷	مربع	〃	نستعلیق	۹۸۹	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ضرب دار الخلافت آگرہ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	۰
۸	مدور	〃	ثلث طغرا	۹۷۷	سلطان جلال محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ضرب جونپور	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	۰
۹	〃	۰	〃	۹۸۸	سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ضرب فتح پور	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابوبکر بعدل عمر بآزرم عثمان و علم علی	۰
۱۰	مدور	〃	نستعلیق	〃	تصویر رام چندر و سیتا جی مع در دست تیر و کمان الفاظ ہندی	دوسری جانب اندر نقش و نگار کے لفظ فروردین الٰہی ۵۰	[illegible]

ذکر سلطنت شاہزادہ سلیم نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ من ابتدای سنہ ۱۶۰۵ع لغایت سنہ ۱۶۲۷ع

بعد وفات محمد جلال الدین اکبر کے اوسکا بیٹا شاہزادہ سلیم ملقب بہ نور الدین محمد جہانگیر سنہ ۱۶۰۵ع مین
تخت نشین بجای باپ کے ہوا جہانگیر راجہ جودہپور کی لڑکی سے ۱۷ ربیع الاول سنہ ۹۷۷ھ کو پیدا ہوا تھا
اور اوسکی شادی اکبر بادشاہ نے جودہ بائی دختر راجہ بھگوانداس سے کردی تھی شاہجہان اور
خسرو دو شاہزادہ ہوئے تھے جہانگیر نے وقت تخت نشینی اول محصول بہانے سخت کہ عہد اکبری مین
نہ معاف ہوئے تھے ایک قلم معاف کر دیئے اور سزا ناک کان کاٹنے کی بالکل موقوف کر دی شراب
پینے کی بالکل ممانعت کر دی تھی مگر آپ شراب کثرت سے پیتا تھا دربار مین گھنٹہ لٹکا کے زنجیر اوسکی باہر
تواریخ کے کر دی تھی کہ اگر کسی کو سپاہی شاہی تکلیف دین اور وہ حضور تک فریادی نہ آسکے اس زنجیر کو
ہلا دے بادشاہ فوراً نکل آتا تھا یکشنبہ کے روز بڑا جشن کرتا تھا اور اتوار کی تعظیم اسوجہ سے کرتا تھا
کہ یہ روز تولد اکبر کا تھا سنہ ۱۶۰۶ع مین خسرو شاہزادہ کلان جہانگیر بادشاہ سے باغی ہو کر جانب کابل کے
بھاگا مگر راستہ مین فوج شاہی نے گھیر لیا جہانگیر نے اوسکے سات سو ہمراہیون کی کھال نکلوا کر
رو برو خسرو کے مار ڈالا شاہزادہ اونکے غم سے تین روز بے آب و دانہ پڑا رہا مگر جہانگیر نے کچھ غم نکیا
اس سے ثابت ہے کہ جہانگیر مین بہت سی باتین اکبر کی سی تھین مگر نرم دل ویسا نتھا چھ برس بعد جلوس کے
سنہ ۱۶۱۱ع مین جہانگیر نے اپنا نکاح نورجہان سے کیا اور بالکل کار سلطنت نورجہان کے سپرد تھا اور
نورجہان بڑی عقلمند و صاحب علم و شجاع تھی اور شاعر بھی تھی اور جہانگیر یہان تک اوسکا
عاشق تھا کہ وہ نورجہان جہانگیر کی مالک تھی اور سکہ پر بھی نام نورجہان کا تھا کہ آگے لکھا جاویگا
اور نورجہان بڑی ظالم تھی فرمان شاہی مین پیشانی پر یہ عبارت ذیل بخط طغرا لکھی جاتی تھی
حکم علیہ عالیہ مہد علیا نور جہان بادشاہ اور نورجہان کی مہر پر یہ شعر کندہ تھے
نورجہان گشت بحکم اله ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ سنہ ۱۶۱۴ع مین شاہجہان نے حسب الحکم
جہانگیر کے اودیپور پر چڑھائی کی مگر وہان کا راجہ شاہجہان سے بخاطرداری پیش آیا اور
بہت کچھ نظر گذرانی شاہجہان نے جہانگیر سے اوسکو بڑا درجہ دیا اور وہ تمام ملک جو اکبر نے
لیلیا تھا دلوا دیا اور اسی سال جہانگیر نے حسب خواہش نورجہان کے باغ جہان آرا
نہایت نفیس بنوایا اور بہت سی عمارتین سکندرہ مین بنوائین جہانگیر نے ایاز کو جو باپ

کہ جو باپ نورجہان کا تھا وزیر اعظم مقرر کیا اور اوسکے دونون بھائیون کو بڑے عہدے دیے مگر ایاز نہایت نیکبخت اور ذی شعور تھا اوسکی ذات سے اوسکی وزارت مین کسیکو کسیطرح کی تکلیف نہ تھی مگر اوسکی وفات کے بعد نورجہان نے ظلم پر کمر باندھی اور ادھر ۱۶۱۶ عیسوی کے درمیان بادشاہ نے شاہزادہ خرم یعنی شاہجہان کو دکن کی مہم پر روانہ کیا اور سانڈرس تک آپ بھی اوسکی مدد کو گیا تھا *

شاہجہان نے کالپی اور کانگڑا وغیرہ تمام ملک دکن تھوڑے عرصہ مین فتح کرکے جہانگیر کے حضور سے خطاب شاہجہان کا حاصل کیا اور فریب سے اپنے بڑے بھائی خسرو کو قتل کروا ڈالا کہ پھر تخت نشین ہو اور شاہجہان کو نورجہان کی برادرزادی منسوب تھی اسوجہ سے وہ بھی چاہتی تھی کہ شاہجہان تخت نشین ہو مگر جب اوسکے حمل خاص سے شاہزادہ شہریار پیدا ہوا تب اوسنے تخت سلطنت اوسکے واسطے چاہا اور جہانگیر کی طبیعت شاہجہان سے بالکل پھیر دی لیکن جب شاہجہان کو دکن مین خبر لگی تمام سپاہ وفوج ایک لشکر عظیم لے آگرہ کی جانب روانہ ہوا اور تمام فوج کے افسر شاہی بسبب ظلم نورجہان کے جہانگیر سے ناراض اور شاہجہان سے راضی تھے مگر مہابت خان صوبہ دار بنگال کیا بسبب نمک بادشاہ کی رفاقت پر مستعد تھا اور اوسنے شاہجہان کا قافیہ تنگ کیا شاہجہان بہار و پورب و دکن تمام جگہ گھومتا اور حیران ہوتا آخر کو عرضداشت صلاح جہانگیر کے حضور مین بھیجکر امیدوار معافی قصور کا ہوا جہانگیر نے قصور اوسکا معاف کرکے حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے اورنگ زیب اور دارا شکوہ کو حضور مین بھیجدو شاہجہان نے فوراً بھیجدیے ۔

نورجہان کا دل ایسا کمبخت تھا کہ انعام دینا نہ جانتی تھی جب شاہجہان ذرا سیدھا ہو گیا اور مہابت خان مستحق انعام ہوا اوس وقت نورجہان نے جہانگیر کو سمجھایا کہ مہابت خان تو شاہجہان سے ملگیا ہے اور چاہتا ہے کہ حضور کو قید کرلے جہانگیر نے فوراً خفگی مین آکر فرمان بنام مہابت خان جاری کیا کہ تم اپنے صوبہ کا حساب سمجھا دو اور یہاں سے تمہارے نورجہان کہا آکر وہ منتظر ہوا مہابت خان یہ سنکر خدا کو اپنے تئین سونپ کر کہ شخص بیگناہ تھا پانچ ہزار راجپوت کہ اوسکی مدد پر تھے لیکر جہلم پر پہونچا جہان پر جہانگیر واسطے جانے کابل

کے پڑا تھا اور نور جہان معہ لشکر کے جہلم پار اوتر گئی تھی فقط بادشاہ تنہا خیمہ مین رہگیا تھا مہابت خان نے ایسا اچھا موقع دیکھکر پیشتر دریا کا بندوبست کر کے تھوڑی فوج سے خیمہ مین گھس گیا بادشاہ نے خوف سے پوچھا کہ اے مہابت خان یہ کیا گستاخی ہے اوسنے جواب دیا کہ بہت سے میرے دشمن حضور تک مجکو نہ آنی دیتے تھے بدرجہ مجبوری فوج جمع کی یہ کہکر بادشاہ کو قید کر کے اپنے خیمہ مین لے آیا نور جہان بھی کچھ لڑائی کے بعد مہابت خان کے قید مین ہوئی بعد ازان مہابت خان مع جہانگیر کے کابل پہونچا لیکن اوس قید مین بھی مہابت خان جہانگیر کی بڑی خاطر داری اور عزت کرتا تھا اور روز دربار جہانگیر کا ہوتا تھا اور حکم احکام شاہی جاری رکھتا تھا لیکن فقط اپنا مطیع رکھا تھا نور جہان نے وقت واپسی کے نزدیک سندھ کے اکر حکم بادشاہ سے دلوا دیا کہ سب جاگیردار بادشاہ کے واسطے جدید فوج بھرتی کرین چنانچہ نور جہان بھی جاگیردار تھی اسنے بھی فوج مقرر کرنا شروع کیا اور روز موجودات کی جہانگیر کو حکمت سے اون جدید سوارون کے درمیان نکال لے گئی مہابت خان یہ حال دیکھکر فوراً بھاگا اور نور جہان نے حکم جاری کر دیا کہ جو کوئی مہابت خان کا سر لاوے گا بڑا انعام پاویگا تمام اضلاع مین اوسکی تلاش ہوئی آصف خان وزیر اعظم اپنی بہن نور جہان کے ظلم سے نہایت آزردہ تھا ایک روز رات کے وقت مہابت خان اوسکے حضور مین حاضر ہوا اور کہا کہ جو آپ چاہین کرین مین اب پناہ مین ہون آصف خان نے جواب دیا کہ بھائی مین خود اوسکے ظلم سے عاجز ہون مہابت خان نے جواب دیا کہ بہتر ہے شاہجہان کو تخت نشین کرین ایسی ایسی صلاح درمیان مین تھی کہ بادشاہ کشمیر سے کوچ کر کے لاہور مین آیا اور بسبب عارضہ دمہ کے سنہ ۱۶۲۷ عیسوی مطابق سنہ ۱۰۳۷ ہجری کو مر گیا اور لاہور مین دفن ہوا +

قطعہ تاریخہای وفات جہانگیر بادشاہ

شہنشاہِ جہان شاہ جہانگیر
کہ دست عدل او بر آسمان رفت

ازان از قفس نور جہان رفت
ازین ماتم سرا چون جنت بست

چو تاریخ وفاتش جست گفتمی

دیگر

چو نورالدین محمد بود نامش
جہان نگین ... او از جہان رفت

خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت
۱۰۳۷ھ

جہانگیر از جہان عزم سفر کرد — دیگر — آن جہانگیر بادشاہ جہان
آنکہ وصفش برون ز تقریر است سنہ ۱۰۳۷ھ — دیگر — بکن ظل الٰہی واسے جود

بسال رحلت آن شاہ تحریر سنہ ۱۰۳۷ھ

فہرست سکہ ہای مروجہ جہانگیر

نمبر	عبارت سکہ	نام شہر
۱	بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر سنہ ۱۰۲۴ھ مین جہانگیر نے یہ سکہ ذیل اکبرنگر مین رائج کیا	اکبرنگر
۲	روی زر را ساخت نورانی بزنگ مہر و ماہ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ اور آگرے مین یہ سکہ رائج تھا	آگرہ
۳	سکہ زد در آگرہ شاہ بزر چون مہر و ماہ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	ایضاً
۴	ایضاً سکہ زد در شہر آگرہ خسرو گیتی پناہ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	ایضاً

شکل سکہ و سنہ جلوس و ہجری — خط سکہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	عبارت طرف ثانی	نام شہر
۵	مدور	۰	۱۰۱۸	نستعلیق	بد مہر باد روان تا فلک بود در دور	بنام شاہ جہانگیر سکہ لاہور	لاہور
۶	"	۰	"	"	سکہ زد در احمد آباد از عنایات الٰہ	شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	احمد آباد
۷	"	"	"	"	سکہ زد در شہر برہانپور شاہ دین پناہ	"	برہانپور
۸	"	"	"	"	محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی ضرب	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	برہانپور
۹	"	سنہ ۱۳	سنہ ۱۰۲۳	"	از جہانگیر شاہ اکبر شاہ	سکہ قندہار شد دلخواہ	قندہار
۱۰	"	سنہ ۱۴	سنہ ۱۰۲۴	"	نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ	ضرب قندہار ماہ خرداد الٰہی	قندہار
[illegible]	"	"	"	"	"	ضرب جہانگیر نگر ماہ فروردی الٰہی	جہانگیر نگر
۱۱	"	سنہ ۱۵	سنہ ۱۰۲۹	"	ہمیشہ ہمچو زر مہر و ماہ رائج باد	الغرب و شرق جہان سکہ الٰہ آباد	الٰہ آباد
۱۲	"	"	"	"	نورالدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ	ضرب دہلی ماہ فروردی الٰہی	دہلی
۱۳	"	سنہ ۱۷	سنہ ۱۰۳۱	"	زنام شاہ جہانگیر شاہ اکبر شاہ	ہمیشہ باد ابر روی سکہ لاہور	لاہور ثانی

شکل سکہ بہ سنہ جلوس و ہجری				خط سکہ			
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	عبارت طرف ثانی	نام شہر
۱۴	"	سنہ ۲۱	سنہ ۱۰۳۶	نستعلیق	از جہانگیر شد اکبر شاہ	زر جی نیز ... آگرہ زر یافت	آگرہ [illegible]
۱۵	"	سنہ ۱۶	سنہ ۱۰۳۱	نستعلیق	"	تصویر نجم صورت ... نجم نور	آگرہ "
۱۶	"	"	"	"	"	تصویر نور	ضرب سورت
۱۷	"	"	"	"	جہانگیر بادشاہ غازی سکہ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	
۱۸	"	"	"	"	نورالدین جہانگیر شاہ	ضرب دار الخلافہ لاہور	لاہور
۱۹	"	"	"	نسخ	نورالدین جہانگیر شاہ	ضرب احمد آباد	احمد آباد

ذکر سلطنت شہاب الدین محمد شاہجہان صاحبقران ثانی از سنہ ۱۶۲۸ء تا سنہ ۱۶۵۸ء

شہاب الدین شاہجہان بعد وفات جہانگیر کے سنہ ۱۰۳۷ عیسوی مین دعویدار سلطنت کا
ہوا اور ادھر حسب الحکم جہانگیر کے شہریار بن نورجہان فوراً لاہور مین تخت نشین
ہوگیا تھا لیکن مہابت خان اور آصف خان وزیر اعظم نے اور نورجہان بیگم کو یہہ
بات نہایت بری معلوم ہوئی کیونکہ سراسر حق شاہجہان کا تھا پس جب شاہجہان
نے اسپر حملہ کیا ان لوگون نے گرفتار کروادیا شاہجہان نے اوسکو اور
اوسکی اولاد کو بالکل قتل کروا ڈالا اور سنہ ۱۰۳۷ عیسوی مین آپ تخت نشین ہوکر جدید
دہلی بنام شاہجہان آباد کے آباد کی اور اوس مین بہت سی عمارتین اور قلعہ ایسے
قابل دید بنوائین کہ روے زمین پر ثانی نہ رکھتی تھین تفصیل انکی اور انکی لاگت
کی فہرست ذیل سے روشن ہوگی علاوہ اون کے ایک تخت طاؤس بے نظیر
بنوایا اور بعد کچھہ سو برس کے ایک تخت صندلی بنوایا کہ اون کا حال بھی آگے لکھا جائیگا
کہ اسی اثنا مین ایک شخص مسمی لودی جو اپنے کو خاندان افغانی سے کہتا تھا اور جب
شاہجہان باپ سے باغی ہوگیا تھا تب وہی شخص جہانگیر کی جانب سے مہم پر گیا تھا
مانع سلطنت پیدا ہوا پیشتر اوسنے مقابلہ کیا لیکن جب شکست پائی تب دکن کو

* تانبے کے جو سکے نورالدین جہانگیر کے سنہ اور دین کے

بھاگ کر گولکنڈہ مین پہونچا اور اوسکی سلطنت کو شاہجہان سے ابتی کرنا پایا عالمگیر شاہزادہ شاہجہان نے اوسکو مغلوب کیا اور گولکنڈہ کے بادشاہ نے اپنی لڑکی کی شادی عالمگیر کے ساتھ کردی اور ایک کرور روپیہ مع کوہ نور ہیرے کے اوسنے شاہجہان کی نذر کیا۔

شاہجہان نے سنہ ۱۶۳[illegible] عیسوی مین قندہار کو جو جہانگیر کے عہد مین ایرانیون نے لیلیا تھا پھر فتح کرلیا اور علی مردخان صوبہ دار قندہار کو اپنے سے متفق کرلیا۔

شاہجہان کے عہد مین سلطنت کو بڑی وسعت حاصل ہوئی تھی اور خزانہ مین بڑی برکت تھی رعیت کو مانند لڑکون کے پالتا تھا فقط سالگرہ مین اندر ایک سال کے ایک کرور ساٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوتا تھا اور ٹیونیر فرانسیسی جو دربار شاہجہان مین آیا تھا بخوبی اوسکی تحریر اس امر مین شہادت دیتی ہی عدل و انصاف ایسا تھا کہ قابل دید۔ مانند اکبر بادشاہ کے ہر مذہب کو مساوی جانتا تھا کسیکو تکلیف نہ دیتا تھا اوسکی تحصیل آمدنی ملک اندروے تحریر اوسی فرانسیسی کے [illegible] کرور روپیہ سال خالص تھی اور کسیطرح کا محصول وہ نہین لیتا تھا اور اس شاہ خرچی پر وہ علاوہ طلا و نقرہ و جواہر کے [illegible] کرور روپیہ نقد چھوڑکر مرا اکبر نے ہندو لڑکیون سے شادیان کین مگر اونکو مسلمان نہین کیا شاہجہان نے مسلمان کرنا کیسا ہوسکے ہندو سے شادی ہی نہین کی آگے کے بادشاہ لوگ ہندون کو علم فارسی کی ممانعت کرتے تھے اور دفتر عدالت بالکل ناگری رکھتے تھے اکبر نے بصلاح تودرمل کے حکم فارسی سیکھنے کا دیا اور دفتر فارسی کیا شاہجہان نے بعد وفات آصف خان وغیرہ کے راے رگھناتھ اور چندر بھان ہندون کو اپنا وزیر مقرر کیا اور اوس زمانے مین اونکا ثانی بھی کوئی نہ تھا شاہجہان کے سب ثناخوان تھے رسوم سجدہ روبروے بادشاہ کے جو اکبر نے رائج کیا تھا شاہجہان نے موقوف کردیا سنہ ۱۶۳۲ کے درمیان صوبہ دار بنگالہ نے کلکتہ مین جو قلعہ پورچگال والون نے بنوایا تھا شکست دیکر اوس سے لے لیا تھا۔

شاہجہان نے فقط ایک شادی تاج بی بی عرف ممتاز محل دختر آصف خان سے کی تھی
اور وہ ممتاز محل نہایت خوبصورت تھی سنہ ۱۰۰۱ ہجری مین پیدا ہوئی اور ۱۹ برس کے
سن مین سنہ ۱۰۲۱ ہجری مین شاہجہان سے شادی ہوئی اوسکے چار شاہزادے اور تین
لڑکیان پیدا ہوئین وقت وفات کے شاہجہان سے دو وصیتین کین اول یہ کہ اپنی
اولاد پر صبوری کر کے دوسری شادی نکرنا دوسرے میرا روضہ نہایت عمدہ آگرے
مین بنوانا چنانچہ شاہجہان نے دونون باتین کین ۔ اور تاج بی بی کی دختر اول کا نام
جہان آرا اور دوسری کا نام روشن آرا اور تیسری کا نام گوہر آرا تھا اور اول شاہزادہ
کا نام دارا شکوہ کہ جسکی عمر ۴۲ برس کی تھی ایک کرور روپیہ سالانہ تنخواہ باپ سے پاتا تھا
اور ولیعہد تھا دوسرا شاہزادہ شجاع کہ اوسکی عمر ۴۰ برس کی تھی ۶۰ لاکھ روپیہ سالانہ
پاتا تھا اور بنگالہ کا صوبہ دار تھا تیسرا بیٹا اورنگ زیب کہ جسکی عمر [illegible] برس کی تھی وہ
صوبہ داری دکن پر ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ پاتا تھا چوتھا مراد کہ جسکی عمر ۳۶ برس کی تھی ۳۰ لاکھ
روپیہ سالانہ تنخواہ پاتا تھا اور گجرات کی صوبہ داری پر مقرر تھا شاہجہان کے لشکر مین
دو لاکھ سوار تھے منجملہ اونکے ۸ ہزار منصب دار اور ۷ ہزار احدی اور ایک لاکھ اور
۸۵ ہزار برقنداز مقرر تھے اور ۴۰ ہزار پیادے مگر یہ فوج علاوہ امیرون اور شاہزادون
کے تھی اور ۲ ہزار پیادے جلوس شاہی کے واسطے ہر وقت حاضر رہتے تھے اور
۳۰ ہزار پیادے صوبہ جات اور قلعجات وغیرہ پر علیحدہ متعین رہتے تھے اور شاہجہان
کسی طرح کا غرور اور ناز دولت بھی نہ تھا اوسنے مصنف شاہجہان نامہ کو دو لاکھ روپیہ
انعام دیا تھا اور شاہجہان کے شاہزادون مین سے دارا شکوہ نہایت خردمند
اور سلیم تھا بلکہ کسی قدر خصلت اکبری پائی جاتی تھی اور ہدایت کی جانب زیادہ تر
رجوع تھا فقیرون کی خدمت کرتا تھا ہندوستانی کتابون کا اکثر فارسی مین ترجمہ
کیا کرتا تھا عالم فاضل سے زیادہ تر شوق تھا مگر اورنگ زیب عالمگیر نہایت ظالم
تھا خود مطلب اور بدطینت اہل ہند کا دشمن دغا باز اور سخت مزاج تھا اور مسلمانی
مذہب کی نیاوتی چاہتا تھا مولویون کی طرح رہتا تھا اور قرآن لکھتا تھا اوسکو بیچکر

اوسکی محبت سے اپنی سب چیز خریدتا تھا مگر شجاع وہ عقلمند اور زبردست اور علم سپہ گری مین بے نظیر تھا داراشکوہ سے سخت عداوت مذہبی رکھتا تھا اور ہمیشہ بھائیون کو لکھتا کہ مین کعبہ شریف فقیر بنکر جاؤنگا بادشاہت تم لوگ کرو مگر جب تک داراشکوہ کافر کا کچھ بندوبست نہ ہوجاوےگا وہان کا جانا موقوف ہے اور دل مین کامل نیت بادشاہی کی رکھتا تھا سنہ ۱۶۵۷ عیسوی کے درمیان طبیعت شاہجہان کی ازحد علیل ہوئی اور پیشاب بند ہوگیا تخت سلطنت پر بطور قائمقامی کے داراشکوہ نے اجلاس کیا اور ڈاک اور اخبار بالکل بند کردیئے کہ اسکی خبر اور بھائیون کو نہو مگر یہ بات کب پوشیدہ رہ سکتی ہے شاہزادہ شجاع صوبہ دار بنگالہ نے کچھ فوج جمع کرکے دہلی پر حملہ کیا اور ادہر مراد گجرات سے دہلی پر لشکر آور ہوا اورنگزیب نے یہ حال سنکر دونون بھائیون کو لکھا کہ بادشاہی آپکو مبارک مین کعبہ شریف جاتا ہون لیکن یہ بات بدل وجان مجھے منظور ہے کہ داراشکوہ میرے سامنے مارا جاوے اسواسطے تمھاری مدد کو آتا ہون اور مالوہ مین آکر مراد سے ملگیا شجاع تو بنارس کے قریب شکست پاکر لوٹ گیا مگر اورنگزیب اور مراد نے جسونت سنگہ وغیرہ کو جنکو داراشکوہ نے واسطے مقابلہ کے بھیجا تھا شکست قریب اوجین کے دیکر داخل آگرہ ہوئے ماہ جون سنہ ۱۶۵۸ عیسوی مین اورنگزیب اور داراشکوہ سے آگرے مین بڑی لڑائی ہوئی مگر جب داراشکوہ شکست پاکر دہلی بھاگا اورنگزیب اور مراد آگرے مین رونق افروز ہوے اور شاہجہان سے بڑی منت اور آرزوگی اور پیام بھیجا کہ مین آپکا تابعدار خادم بیٹھا ہون جب شاہجہان اوسکی ملاقات کو باہر قلعہ کے برآمد ہوا فوراً شاہجہان کو قید کرلیا اور مراد کو ضیافت کے بہانہ شراب پلائی جب وہ نشہ مین ہوکر سوگیا قید کرکے اوسکو گوالیار بھیجدیا۔

شاہجہان نے ۳۰ برس بادشاہت کی اور ۷۶ برس کی عمر مین بیٹے کا مقید سات برس رہکر سنہ ۱۶۶۶ عیسوی مین ۷۴ برس کا ہوکر مرگیا بہت سے مورخ

شکل سکہ و سنہ جلوس و ہجری				خط و سکہ ہاے ہر دو جانب		نام شہر
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	طرف اول	طرف ثانی	
۱۰	مدور	۶	٠	نستعلیق	شہ جہان بادشاہ غازی شہاب الدین صاحبقران ثانی سورت	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تقدبابی بکر وعمر وعثمان وعلی	لاہور
۱۱	〃	۱۲	〃	〃	〃	〃	قندہار
۱۲	〃	۶	〃	〃	〃	〃	دہلی
۱۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃	برہانپور و احمد آباد
۱۴	〃	۲۱	〃	〃	〃	〃	چونا گڑھ

فہرست مفصل تفصیل تعمیرات شاہجہان

سنہ [illegible] عیسوی مین شاہجہان نے ایک تخت طاؤسی بصرف سات کرور دس لاکھ روپیہ کے بنوایا اِس تخت مین آٹھ لال سوا سو رتی سے لیکر ۲۰۰ سو رتی تک جڑے تھے اور ایک سو ساٹھ پنّہ ۳۰ رتی سے ۷۰ رتی تک کے لگے تھے اوس کے سائبان مین تمام ہیرے اور موتی لگے تھے اور جھالر اوسکی بالکل موتی کی تھی اور تخت کی محراب پر ایک طاؤس دُم پھیلائے کہ تمام طلا اور جواہر سے بنا ہوا تھا اور دُم اوسکی بالکل نیلم کی تھی اور سینہ پر ایک نہایت روشن لال جڑا تھا اور ایک ہیرا ۷۰ رتی کا آویزان تھا بارہ چوبین بالکل طلائی اور جواہر سے آراستہ کہ جن پر وہ سائبان کھڑا ہوتا تھا اور اوسمین تمام آبدار گول موتی سو رتی سے ۱۲ رتی تک کے جڑے تھے اور اون کے دو طرف دو چھتر رہتے تھے اونکی شاخین بالکل آٹھ آٹھ فٹ لمبی ہیرا اور موتی سے مرصع تھین — حساب لاگت وغیرہ تخت اول

عرض تخت	طول تخت	جملہ لاگت
۶ فٹ	للعہ فٹ	۷ کرور ۱۰ لک روپیہ

تخت دویم صندلی کہ جسکی لاگت مین دس لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے —

ذکر سلطنت ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر شاہ غازی از ۱۶۵۸ء تا ۱۷۰۷ء

اورنگ زیب عالمگیر اپنے باپ شاہجہان کو قید کرکے آپ ۱۶۵۸ عیسوی کو تخت نشین ہوا اور تجویز
کیا کہ مراد تو قید ہو گیا مگر جب تک شجاع اور داراشکوہ زندہ ہین میری سلطنت کو قیام نہین
ایسا بندوبست کرون کہ وہ دونون مارے جاوین اور اودھر داراشکوہ آگرہ سے بھاگ کر لاہور
پہونچا اور وہان پر کچھ فوج جمع کی مگر وہ فوج جدید تاب مقابلہ کی نہ رکھتی تھی سندھ یا کابل
چلا گیا اور وہان راستہ مین سب فوج اسکی تلف ہو گئی اور اسنے وہان بڑی تکلیفین اوٹھائین
مگر وہان سے پھر کسیقدر فوج جمع کرکے واسطے مقابلے عالمگیر کے سندھ پار اوترا یا ت گجرات
کے صوبہ دار نے بھی مدد داراشکوہ کو دی داراشکوہ نے قریب اجمیر کے ایک مقام مستحکم پر
اپنے لشکر کا قیام گاہ بنایا اور ادھر عالمگیر شجاع سے لڑ رہا تھا وہ یہ خبر سنکر اجمیر آیا اور داراشکوہ
سے خوب لڑا یہانتک کہ یقین تھا کہ اورنگ زیب کا لشکر شکست پاتا اوس وقت عالمگیر
نے دو سردارون سے اس قسم کی عرضداشت بنام داراشکوہ لکھوا کر بھیجی کہ عالمگیر بڑا
ظالم ہے اس سے ہماری فوج چاہتی ہے کہ آپ بادشاہ ہون پس اگر آپ حکم دین اور راستہ
کھول دین تو ہم مع فوج حضور کیخدمت مین حاضر ہون داراشکوہ نے اوس عرضداشت پر
یقین کامل کر لیا گو اوسکے سردار منع کرتے رہے مگر داراشکوہ نے ایک نہ مانا اور فوراً
راستہ کھول دیا وہ دونون سردار اس فریب سے مع ایک لشکر عظیم اسکے لشکر مین گھس آئے
تب عالمگیر نے حملہ کیا داراشکوہ شکست کھا کر پھر جانب گجرات بھاگا گجرات کے صوبہ دار
نے وہان اوسکو باوجود دوستی کے نہ رہنے دیا تب داراشکوہ وہان سے بھاگا راستے
مین مرہٹون نے لوٹا مورخ کے نزدیک اگر وہ ایران چلا جاتا تو بنا رہتا بلکہ مثل ہمایون
کے یقین تھا کہ نصیبا اوسکا یاور ہوتا مگر وہ بسبب بیماری اپنی بیگم نادرہ بانو کے نہ جا سکا
اوسی حالت مین سندھ کے حاکم خان جہان نے داراشکوہ کو گرفتار کرکے اورنگ زیب
کے حوالے کر دیا اورنگ زیب نے یکم جولائی ۱۶۵۹ء کو داراشکوہ کو قتل کر ڈالا اور
خان جہان کو ایک اوسکے سوائے داراشکوہ کی نمک حلالی کا لحاظ کرکے اوسکی نمکحرامی کی اور اوسکو

قتل بھی کر ڈالا ۱۳ جنوری سنہ ۱۶۶۱ع کو دارا شکوہ کے بیٹے سلیمان شکوہ کو مع اوس کے
عیال و اطفال کے راجہ سری نگر نے قید کر کے دہلی بھیجدیا اورنگ زیب نے گوالیار
مین اون سبکو قید کیا چنانچہ دو مہینے کے اندر وہ سب از خود مر گئے۔
اورنگ زیب کا اب فقط ایک بھائی صوبہ دار بنگالہ رہگیا تھا اوسنے شروع سنہ ۱۶۵۹ع
مین ایک لشکر عظیم سے الہ آباد کے قریب آکر عالمگیر سے لڑائی کی عالمگیر کا ہاتھی زخمی
ہوگیا عالمگیر نے چاہا کہ ہاتھی سے اوتر آوے کہ ایک سردار نے آواز دی کہ اگر آپ
ہاتھی سے اس وقت اوترے تو گویا تخت سلطنت سے اوترے یہ سنکر عالمگیر نے
ہاتھی کے پیر مین زنجیر دلوا دی اس اثنا مین شجاع کا ہاتھی زخمی ہوگیا اور وہ اوتر آیا
اوسکی سپاہ نے جانا کہ بادشاہ بھاگے جاتے ہین سب فوج بھاگ گئی اور ادہر دارا شکوہ
اجمیر مین آچکا تھا اس دہشت سے اورنگ زیب اوسکا تعاقب نکر کے اجمیر کو روانہ
ہوا اور اپنے بڑے شاہزادہ مرزا محمد سلطان کو بنگالہ مع لشکر کے روانہ کیا اون دنون مین
محمد سلطان اپنے چچا شجاع کی لڑکی پر جو کہ اوسکی ہمشیر ہوتی تھی عاشق تھا شجاع نے اوسکے
ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی اور اوسکو اپنے متفق کر لیا اور پھر ایک لشکر عظیم سے
عالمگیر پر چڑھائی کی اور قریب کھجوہ کے کہ ضلع فتحپور مین قصبہ ہے شکست کھا کر جانب
اراکان کے بھاگ گیا اور محمد سلطان گوالیار مین قید ہو کر مر گیا اور ادھر راجہ اراکان
نے شجاع کو مع عیال و اطفال کے قتل کر کے سبکے سر اورنگ زیب کے حضور بھیجدیئے۔
اب عالمگیر بے خوف و خطر بادشاہت کرنے لگا اور سنہ ۱۶۶۵ع مین اسکے دربار مین عرب اور
ایران اور توران اور حبش وغیرہ بادشاہون کے ایلچی حاضر تھے اور ادھر صوبہ دار کشمیر
نے چھوٹا تبت اور صوبہ دار بنگالہ نے چٹگام فتح کر لیا تھا اور راجہ جسونت سنگہ کابل کی
مہم مین مارا گیا اوسکا بیٹا اجیت سنگہ مع اپنی مان کے دربار سلطانی مین حاضر ہوا بادشاہ
نے اونکو قید کر دیا مگر وے کسی صورت سے جیلخانہ سے فرار ہو گئے اور جودہ پور مین
پہونچکر اجیت سنگہ گدی نشین ہوا اور راجہ اودے پور والے بھی جودہ پور مین مل گئے
عالمگیر سنہ ۱۶۸۰ع مین اون دونون ریاستون پر لشکر کش ہوا اور آنسے محصول ٹھہرا لیا۔

سنہ ۱۶۸۶ عیسوی مین عالمگیر نے اپنی فوج کے تین حصہ کرکے ملک دکن پر چڑہائی کی پہلے شاہ عالم اول نے جو ولیعہد تھا گولکنڈہ کا محاصرہ کیا اور بادشاہ نے بیجاپور پر حملہ کیا مگر بسبب قحط وہان کی فوج نے شکست پائی اور سکندر شاہ جو وہان کا اخیر بادشاہ تھا قید ہوا اور ملک مین حکم اور سکہ عالمگیر کا رائج ہوگیا اور ادھر گولکنڈہ مین عالمگیر نے شاہ عالم کو مدد دی اور سات مہینے کے محاصرہ مین ابوالحسن بادشاہ یہان کا قید ہوا عالمگیر نے اس ملک کو خوب لوٹا اور حیدرآباد کو تباہ کردیا اور اورنگ آباد نامے شہر آباد کیا جب سنہ ۱۶۸۷ عیسوی مین بہت شاہان دکن کی بالکل اورنگ زیب کے ہاتھ لگی تب اسنے ہندو قوم پر بڑے بڑے ظلم کرنے شروع کیئے کاشی مین قریب بشیشر ناتھ جی کے مسجد بنوائی متھرا مین بڑا ظلم کیا اہل ہند کو عہدون سے برخاست کردیا اور بزور شمشیر مسلمان کرنے لگا یہ دیکھکر تمام رعایا برخاستہ خاطر ہوگئی کہ ادھر دکن کی سلطنت کے بگڑنے سے سنبہاجی نامی مرہٹہ جاگیردار نے شورش اور تمام ہندو اوس سے فریادی ہوئے اور سب اوسکی مدد پر تھے وہ ایک بڑے لشکر سے آکر ملک کو غارت اور تباہ کرنے لگا اور اسکا باپ سیواجی ایک مرتبہ عالمگیر کے یہان قید ہوگیا تھا اور عالمگیر اوسکی سزادہی کی فکر مین تھا کہ یکایک ایران والون نے عالمگیر پر لشکر کشی کا ارادہ کیا تب اورنگ زیب اوسکے دفعیہ کی فکر مین ہوا ادھر یہ فریب دیکر محافظونکو چین خانہ سے بھاگ گیا اور تمام اضلاع مغربی لوٹتا اور سورت کو تباہ کرتا اور بہار کا قلعہ لیتا ہوا گولکنڈہ مین پہونچا اور وہان تخت پر اجلاس کرکے اپنا کو مہاراجہ پونا مشہور کیا اور بہت سا روپیہ برہمنون کو خیرات دیا اور عالمگیر کو نہایت حیران کیا لیکن سنہ ۱۶۸۹ء کے قریب ایک سوار نے سنبہاجی کو گرفتار کرلیا اور عالمگیر نے قتل کرڈالا کچھ روز کے بعد اوسکا بیٹا ساہوجی بھی قید ہوا مگر راجہ رام اوسی طرح جنگ کنان رہا گو عالمگیر خود نہایت شجاع اور دلیر تھا لیکن فوج اسکی ناقابل تھی مسٹر جیمیلی کریری فرانسیسی اسکی فوج کی تعریف لکھتا ہے - اور کہتا ہے کہ ہمنے ماہ مارچ سنہ ۱۶۹۵ء مین اورنگ زیب کی چھاونی گلگلے مین دیکھی تھی اوس لشکر مین دس لاکھ سے زیادہ آدمی تھا ۳۰ میل کے گرد مین خیمہ شاہی اور شاہزادون کے لشکر پڑے تھے شاہی گھوڑون کی دم اور جالین بالکل رنگین ساز طلائی اور نقرئی سے بہا تو

پیر ان مین جہانجہ مین بندھی ہوئین اور نہایت فربہ تھی اور ان پر مخملی اور زر دوزی کام کے زین پوش سبز لگاوو کی جہا ایسے آراستہ پڑے ہوئے تھے اور ان کے سوا بھی نہایت فربہ کہ گھوڑون سے اونکا بار چلنا دشوار نہایت بھاری و گلے پہنے ہوئے سوار تھے رات کے جگے نشے مین مست چہرہ زرد آنکھون مین خماری بھری ہوئی کوس بھر چلنا مشکل تھا اور جن مرہٹون سے اونکو مقابلہ پڑا وہ نہایت شجاع اور جانگھیہ تک انگرکھہ پہنے والے اور اونکے گھوڑے ایسے تیز رو کہ ۳۰ کوس روز ہوا کھانے جاتے تھے اور یہ گھوڑے کبھی ماندے نہ ہوتے تھے اور عالمگیر نہایت جوانمرد آدمی تھا ۷۰ برس کی عمر مین اوسی فرانسیسی نے اوسکو دیکھا تھا کہ عدالت کے درمیان کھڑا تھا قد اسکا لانبا بدن لاغر خم پشت بینی دراز ڈاڑھی گول سفید اور سادی پوشاک پہنے کوبڑی کے سہارے سے امیرون کے درمیان مستغیثون کے عرضیون کو لیکر اونپر حکم مناسب لکھتا تھا اور اس کام مین اسکا چہرہ بشاش تھا عالمگیر کار سلطنت نہایت ہوشیاری سے کرتا تھا فقط اہل ہنود کا دشمن تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ سلطنت خاندان تیموریہ سے جاتی رہی جن لوگون نے اکبر کے عہد مین اکبر کی فرمانبرداری کی اون لوگون نے جہانگیر کے عہد مین زمینداری حاصل کی شاہجہان کے عہد مین راجہ ہوئے مگر خراج دیتے رہے اورنگ زیب سے برسر مقابلہ ہوئے بعد اورنگ زیب کے اوسکی آل اولاد کی برابری کی خاص وجہ اسکی یہ ہے کہ اکبر کے عہد مین بوسے سپہگری قائم رہی جہانگیر کے وقت مین عیش نے زور پکڑا شاہجہان کے عہد مین رعیت کو آرام زیادہ ملا عالمگیر مذہبی دشمن ہوا تب ہندو بالکل بیدل ہوگئے اوس دشمنی نے بعد عالمگیر کے یہ نتیجہ دکھلایا کہ خاندان تیموریہ بالکل نیست اور نابود ہوگیا مختصر کوتاہ عالمگیر نے پچاس برس بادشاہت کی اور ۲۱ فروری ۱۷۰۷ عیسوی کو مرگیا مگر مفصل حال اسکا اکثر تواریخ عالمگیری وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے اور منشا اسکا رقعات عالمگیری سے ظاہر ہے اوسنے اپنے شاہزادے کو لکھا ہے کہ مین تنہا آیا تھا اور اب قافلہ یا تاسون یعنی گناہ کا قافلہ میرے ہمراہ ہے اور مین ٹوپیان دوخت کرکے فروخت کراتا تھا اوسکے ذریعے سے روٹی کھاتا تھا چنانچہ مبلغ للعہ روپیہ اوسمین سے باقی ہین اور مین میرا کفن بناتا اور

۵۵ — روپیہ جو کہ مینے قرآن لکھکر بچایا ہے وہ باقی ہے اوسمین فقرا کو کھلا دینا —

قطعہ تاریخہای تولد عالمگیر شاہ

تولد آفتاب عالمتاب

سنہ ۱۰۲۷ھ

دیگر

عاقل و عادل خبرگیران خلق ٭ شاہ عالمگیر اہل عز و جاہ + فضل و حسن و سنہ مہتازہ شرف

سنہ ۱۰۲۷ھ

سال تولیدش عیان گشتہ بشد شہ بشل پاہ + سنہ ۱۰۲۷ھ

تاریخ جلوس عالمگیر

سنہ ۱۰۶۹ھ

آفتاب عالمتاب

تاریخ وفات عالمگیر شاہ

آفتاب عالمتاب بین

سنہ ۱۱۱۸ھ

دیگر

رحلت اوست غازی اہل دین	ہم امیر و تاج سلطان بادشاہ

سنہ ۱۱۱۸ھ

اور سکہ ہاے مروجۂ عالمگیر شاہ جدول مندرجۂ ذیل سے روشن ہو جائین گے +

نمبر و شکل و سنہ جلوس و ہجری				سکہ ہر دو جانب			نام شہر
نمبر	شکل سکہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	خط	عبارت طرف اول	عبارت طرف ثانی	〃
۱	مدور	۲۷	۱۰۵۴	نستعلیق	سکہ زد در جہان چو بدر منیر شاہ اورنگ زیب عالمگیر	ضرب سورت سنہ جلوس میمنت مانوس	سورت
۲	〃	۲۶	〃	〃	〃	کرانت سنہ جلوس میمنت مانوس	〃
۳	〃	۲۲	۱۱۱۴	〃	〃	ضرب اٹاوہ 〃	اٹاوہ
۴	〃	۴۲	۱۱۱۰	〃	〃	ضرب دار الخیر اجمیر	اجمیر
۵	〃	۳۷	۱۱۰۵	〃	〃	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد	شاہجہان آباد
۶	〃	۳۱	〃	〃	〃	ضرب گولکنڈہ 〃	گلکنڈہ

نمبر و شکل و سنہ جلوس و ہجری				سکہ ہر دو جانب			نام شہر
نمبر	شکل	سنہ جلوس	سنہ ہجری	خط	عبارت طرف اول	عبارت طرف ثانی	″
۷	مدور	۴۳	۱۱۱۹	نستعلیق	سکہ زد در جہان چو بدر منیر شاہ اورنگ زیب عالمگیر	کانپت سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب بریلی	بریلی
۸	″	۳۵	″	″	″	″ اکبرآباد ″	اکبرآباد
۹	″	۳۲	″	″	″	ضرب دار السلطنت آگرہ ″	آگرہ
۱۰	″	۴۳	۱۱۱۰	″	″	ضرب بندر ″	بندر
۱۱	″	۴۰	۱۱۱۰	″	″	″ ملتان ″	ملتان
۱۲	″	۴۸	۱۱۱۰	″	″	″ ٹھٹہ سنہ ″	ٹھٹہ
۱۳	″	۲۱	۱۰۹۱	″	″	″ پٹنہ ″	پٹنہ
۱۴	″	۳۶	۱۱۰۴	″	″	ضرب مستقر الخلافت اکبرآباد	اکبرآباد
۱۵	″	۳۸	۱۱۰۶	″	″	ضرب اکبرنگر ″	اکبرنگر
۱۶	″	۷	۱۰۷۵	″	″	ضرب شاہجہان آباد ″	شاہجہان آباد
۱۷	″	۳۹	۱۱۱۰	″	″	ضرب دار الخیر اجمیر ″	اجمیر
۱۸	″	۲۷	۱۱۱۰	″	″	ضرب ملتان ″	ملتان
۱۹	″	۲۳	۱۰۹۱	″	عالمگیر بادشاہ غازی ابو المظفر محی الدین بادشاہ	ضرب اکبرآباد ″	اکبرآباد
۲۰	″	۲	″	″	شاہ عالمگیر بادشاہ غازی	ضرب جہانگیرنگر ″	جہانگیرنگر
۲۱	″	۱	″	″	ابو المظفر محی الدنیا والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی	ضرب پٹنہ سنہ احد جلوس میمنت مانوس	پٹنہ

ذکر مفصل خانہ جنگی شہزادگان بعد عالمگیر مطابق تحریر منتخب اللباب

ناظرین تواریخ کو مژدہ ہو کہ اورنگ زیب عالمگیر کی عین حیات تک اوسکا بڑا بیٹا سلطان معظم بہادر شاہ مع دونوں لڑکوں یعنی اختر جہان اور رفیع القدر کے صوبہ کابل پر تعینات تھا اور معظم شاہ کا بڑا بیٹا معز الدین جہاندار شاہ ملتان کا صوبہ دار تھا اور منجھلا لڑکا عظیم الشان جو نہایت لئیق اور دانشمند اور منظور نظر اورنگ زیب تھا ملک بنگالہ کا صوبہ دار تھا

اور ۲۰ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ کو جب احمد نگر دکن کے درمیان عالمگیر کی طبیعت شدت سے
علیل ہوگئی اور اوسی علالت مین اوسکو یقین کامل ہوگیا کہ اب وقت سفر ہے اوس وقت چھوٹے
شہزادہ کام بخش کو حکم دیا کہ تم بہت جلد بیجاپور چلے جاؤ اور وہ ملک اپنے قبضہ مین رکھو
کیونکہ اوسکو یہ خیال تھا کہ مبادا اوسکو اعظم شاہ کے ہاتھ جو اوسکا منجھلا بیٹا تھا کچھ آسیب
نہ پہونچے اور ۲۰ ماہ مذکور الصدر کو اعظم شاہ کو حکم دیا کہ تم مالوہ اپنے اقتدار
مین رکھو مگر ہر روزہ کوس سے زیادہ کوچ نکرنا اور فی منزل دو روز مقیم رہنا
چنانچہ اعظم شاہ کچھ دور گیا تھا کہ ۲۸ ماہ مذکور الصدر کو عالمگیر نے وفات پائی
اور زیب النسا بنت عالمگیر نے اعظم شاہ کو وفات پدر سے مطلع کیا اعظم شاہ یہ
خبر سنکر احمد نگر واپس لوٹ آیا اور اپنے باپ کی تجہیز و تکفین وغیرہ سے جب
فراغت پائی تب احمد نگر کے درمیان آپ تخت نشین ہوا اور جو کچھ مال اور خزانہ
اور اسباب لشکر مین تھا سب پر قابض ہوا اور انعام اور اکرام خوب لشکر اور رعایا کو
دیا اور فرمان جابجا جاری ہوے اور ادہر حال بیماری عالمگیر کا سنکر بہادر شاہ کا
بڑا بیٹا عظیم الشان بنگالہ سے واسطے عیادت دادا اپنے کے روانہ ہوا اور قریب کوڑا
کے پہونچکر اوسنے سنا کہ عالمگیر نے وفات پائی یہ خبر سنکر کوڑا اپنے تحت تصرف مین
لاکر داخل آگرہ ہوا اور سلطان معظم بہادر شاہ بھی حال وفات باپ کا سنکر کابل
سے ہندوستان کو روانہ ہوا اور ماہ محرم الحرام سنہ ۱۱۱۹ھ روز سہ شنبہ کو تخت سلطنت
اجمیر پر جلوس فرما ہوکر محمد اعظم شاہ کو لکھا کہ تم ہمارے چھوٹے بھائی ہو اور مین
تمکو بجاے فرزند کے جانتا ہون پس ہمارا منشا یہ ہے کہ جو کچھ باپ نے ملک کا حصہ
کر دیا اوسپر ہم تم قابض رہین اور ملک دکن نہایت وسیع ہے تم اوسپر قابض ہو
اور وہ خواہ ایک صوبہ ہم اور تمکو دینگے اور سلطنت اپنے حصہ کی ہمارے سپرد کر دو اور
اودہر کام بخش نے ملک بیجاپور نہایت حقیر سمجھکر ارادہ لشکر کشی کا کیا اعظم شاہ نے
کام بخش کو کچھ ملک دیکر راضی کر لیا مگر سلطان معظم بہادر شاہ کو لکھا کہ ایک مملکت
مین دو بادشاہ نہین ہو سکتے اور بغیر لڑائی کے یہ بات کب ممکن ہے معظم شاہ نے

یہ جواب سنکر اکبر نگر کو مراجعت کی چونکہ اوسکا بھتیجا شاہزادہ معز الدین حاکم ملتان بہت
بڑا لشکر اور سامان لیکر باپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اودھر اسکا تیسرا شاہزادہ بھی
اٹاوہ وغیرہ فتح کرتا ہوا اکبرآباد جا پہونچا اور خزانہ اکبرآباد پر قابض ہوکر وہ سب اپنے
باپ بہادر شاہ کو نذر دیا اور اودھر شاہ اعظم شاہ احمدنگر سے ایک لشکر جرار لیکر گوالیار
مین آیا اور اپنے شاہزادہ بیدار بخت سے ملاقات کی اور اوسکے قریب دھولپور
کے واسطے مقابلہ بہادر شاہ کے مع لشکر مقیم ہوا اور اودھر بہادر شاہ خبر آمد لشکر اعظم شاہ کی
سنکر مع لشکر فیض قریب مقام جاجو کے کہ مقام اعظم شاہ سے فاصلہ چار کروہ کا رکھتا تھا
جا کر ٹھہرا اور ابھی اچھی طرح سے خیمہ وغیرہ بھی معظم شاہ کے نہ استادہ ہو چکے تھے
کہ یکایک رات کے وقت شاہزادہ بیدار بخت نے حملہ کر دیا شاہزادہ اعظم الشان
اپنے لشکر سے واسطے مقابلہ کے آیا اور خوب لڑائی ہوئی اور شاہزادہ بیدار بخت
مع اپنے بھائی کے مارا گیا معظم شاہ نے بڑا افسوس کیا اور اونکے باپ اعظم شاہ
نے بھی بڑا رنج کیا اور قصد کیا کہ اپنے تئین ہلاک کرے لیکن مصاحبان دانشمند
کے سمجھانے سے پھر مقابلہ آیا اور یقین تھا کہ فوج دشمن پر غالب آوے مگر خدا
کی کرنی ایکبارگی ایسی تند ہوا چلی کہ اعظم کے لشکر والون کے تیر خود اونھین کے لشکر مین
اولٹ کر پڑنے لگے اور اودھر اعظم شاہ پر بہادر شاہ نے حملہ کیا مگر اعظم شاہ تنہا اونکی
فوج کو جواب دیتا تھا اور تیرونکے زخم سے تمام بدن بصورت غربال مشبک ہو گیا تھا کہ
اس اثنا مین بہادر شاہ نے ایک ایسا تیر مارا کہ اعظم شاہ پشت فیل سے روی زمین
پر گر پڑا اور مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا بہادر شاہ نے نہایت رنج اور افسوس
کرنے کے بعد فتح فرمایا کہ ہزار افسوس اس ازنہال عزیز نے ناحق اپنا خون ہدر کر کے
اپنی جان عزیز اور دونون شاہزادون کو تلف کیا خیر خدا کی مرضی یہی تھی یہ فرما کر
اوسکا مقبرہ بنانے کا حکم دیا اور بیگمات اعظم شاہ کو بڑی قدر دانی اور دلجوئی سے
رکھا اور اوسکے دونون شاہزادون خورد ویتیم اعظم شاہ مرحوم مسمی والا تبار اور بیدار دل
کو نہایت ناز و نعم سے بہادر شاہ نے گود لیا اور اپنے رومال خاص دست مبارک سے

اونکے آنسو پوچھکر سر پر ہاتھ رکھکے فرمایا کہ انکی پرورش اور تعلیم نہایت شفقت اور محبت اور عمدگی کے ساتھ کیجاوے —

اور ادھر کام بخش صوبہ دار بیجاپور نے کیفیت شکست اعظم شاہ سنکر اپنے کو ہلاک کر ڈالا۔ واضح ہو کہ اعظم شاہ نے دکن مین درمیان اپنے عہد سلطنت کے یہ سکہ رائج کیا تھا۔

سکۂ مروجہ اعظم شاہ در دکن

نگین سلیمان کہ تابندہ بود　　بہ از اسم اعظم ہمین کندہ بود

ذکر سلطنت معظم شاہ بخطاب بہادر شاہ عالم من ابتداء سنہ ۱۱۱۹ھ لغایت سنہ ۱۱۲۴ھ

بعد فتح یابی اعظم شاہ کے معظم شاہ بہادر سنہ ۱۱۱۹ھ کو تخت سلطنت پر اجلاس فرما کر ملقب بہ بہادر شاہ عالم ہوا اور واسطے آسایش رعایا کے دل و جان سے پیرو کار تھا اور والیان راجپوتانہ سے بھی اسنے اقرار نامہ صلح کا لکھوا لیا اور چہارم حصہ خراج معاف کر دیا اور مرہٹون کے بھی اسکے عہد مین حوصلے پست رہے مگر ایک قوم جدید جو عہد بابر شاہ سے تا ایں شاہی جاری ہوئی تھی اور اوسکی اصل کیفیت کتاب ہذا مین خیابان دوم کے چمن سوم سے واضح ہوگی لکھی ہے اوسکے سرپرست گورو تیغ بہادر کو عالمگیر نے بسبب تعصب مذہبی کے قتل کروا ڈالا تھا تب سے یہ لوگ برسر فساد تھے لیکن عالمگیر کے لشکر سے عاجز تھے اور سردار بندا نامی اوس قوم کا سرپرست مع اپنے لواحقون کے کوہ ہمالہ پر چلا گیا تھا لیکن جب اوسنے خبر وفات عالمگیر کی سنی فوراً لشکر جمع کر کے بہادر شاہ عالم سے برسر مقابلہ ہوا لیکن شاہ موصوف سے شکست پاکر پھر بھاگ گیا ادھر طبیعت بادشاہ کی علیل ہو گئی اور اوسی بیماری میں سنہ ۱۱۲۴ھ کے درمیان مرگیا یہ بادشاہ نہایت نیک مزاج تھا رعیت کو نہایت آرام سے رکھتا تھا اور اسکے دل مین تعصب مذہبی بھی نہ تھا منصفی کرتا رہا اور لاہور مین دفن کیا گیا

مادۂ تاریخ وفات شاہ عالم بہادر شاہ

بار دیگر چون وصال پاک او
از سر دین شاہ عالم بادشاہ
سنہ ۱۱۲۴ھ

ذکر بادشاہت شاہ معز الدین جہاندار شاہ من ابتدای ۱۷۱۲ء لغایت ۱۷۱۳ء

بعد وفات شاہ عالم کے اسکے چاروں شاہزادے آپس میں تخت کے لیئے لڑائی کرنے لگے یہانتک کہ جہاندار شاہ بمدد ذوالفقار خان رئیس عالم دہلی سے فتح یاب ہوا اور تین بھائی مارے گئے معز الدین جہاندار شاہ سنہ ۱۷۱۲ء کو تخت نشین ہوا اور ذوالفقار خان کا بڑا دار و مدار ہوا اور سلطنت میں ظلم نے رواج پایا کارپردازان سلطنت سے سید عبداللہ اور سید حسین دونوں بھائی اس سے برگشتہ ہوے اور فرخ سیر بن اعظم الشان بن شاہ عالم صوبہ دار بنگالہ سے جاملے اوسنے جہاندار شاہ پر لشکر کشی کی اور جہاندار شاہ مارا گیا اور بادشاہت فرخ سیر کے ہاتھ آئی۔

مادۂ تاریخ وفات جہاندار شاہ

زخوش دیدار ترحلیش عیان شد	دگر منعم شہنشاہ جہاندار

اسکی عمر ۵۲ برس ۹ مہینے کی تھی اور بادشاہت مدت ایک سال ۱۱۲۴ھ تک کی تھی۔

تفصیل سکہ ہای مروجہ جہاندار شاہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	جانب دوم	مقام ضرب
	شکل و سنہ جلوس و ہجری سکہ			خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
۱	مدور	۱	۱۱۲۴	نستعلیق	زدہ سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ ابوالفتح غازی جہاندار شاہ	سنہ احد مبارک ضرب دار الخلافت	شاہجہان آباد
۲	〃	〃	〃	〃	〃	سنہ احد میمنت مانوس ضرب	اٹاوہ
۳	〃	〃	〃	〃	〃	ضرب احمد آباد و سنہ احد جلوس میمنت مانوس	احمد آباد
۴	〃	〃	〃	〃	زد و سکہ بر سیم چو مہر و ماہ جہاندار گشتہ بادشاہ جہان	سنہ احد جلوس میمنت مانوس ضرب	اٹاوہ
۵	〃	〃	〃	〃	〃	ضرب بریلی سنہ احد جلوس میمنت مانوس	بریلی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] زد و سکہ [illegible]	سنہ احد جلوس [illegible]	[illegible]

ذکر سلطنت جلال الدین محمد فرخ سیر

فرخ سیر تخت نشین ہوکر سید عبداللہ صوبہ دار الہ آباد اور اوسکے بھائی [illegible]
دونون کو وزیر اور امیر الامرا مقرر کیا کیونکہ انکی مدد سے یہ بادشاہ ہوا تھا
اور اونکے بڑے اختیار ہوگئے تھے جملہ فرمان اونکی اصلاح کے بموجب جاری ہوا
کرتے تھے سکھون کا سردار گورو بندا نے پنجاب مین اودھم مچا [illegible]
دیئے لیکن بادشاہی فوج نے اوسکو گرفتار کیا اور بموجب حکم فرخ سیر کے وہ
سردار مع اپنے لواحقون کے قتل کیا گیا اور بڑی سخت سزا پائی [illegible] مین بادشاہ
کا مزاج اون دونون سیدون سے برخلاف ہوگیا اور یقین تھا کہ بادشاہ اونکو
عہدہ سے برخاست کردے لیکن اونھون نے خود فرصت پاکر [illegible] مین
بادشاہ ہی کو قتل کرڈالا —

مادۂ تاریخ وفات بادشاہ فرخ سیر

	سال ترحیلش بقول اہل خبر	ہست مصباح جہان فرخ سیر	

اور جعفر زٹلی شاعر اسی بادشاہ کے عہد مین تھا بلکہ اوسنے اسکو نظم لکھا تھا اور
سکہ بھی اسکے نام کا مندرجۂ ذیل بنایا اسکے جرم مین بحکم فرخ سیر قتل کیا گیا۔

	سکہ زد بر گندم و موٹھ و مٹر	بادشاہ تسمہ کش فرخ سیر	

فہرست سکہ ہاے بادشاہ فرخ سیر

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	جانب دوم		
نمبر شکل و سنہ جلوس سنہ ہجری سکہ				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ				
۱	مدور	۶	۱۱۲۹	[illegible]	سکہ زد از فضل حق برسیم و زر بادشاہ بحر و بر فرخ سیر	ضرب دارالخلافت شاہجہان آباد میمنت مانوس		[illegible]
۲	رر	۴	۱۱۲۵	رر	رر	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب اٹاوہ		
۳	رر	۵	رر	رر	رر	رر		بیجلی

ذکر سلطنت جلال الدین محمد فرخ سیر میں (۱۱۲۴ھ تا ۱۱۳۱ھ)

فرخ سیر تخت نشین ہو کر سید عبد اللہ صوبہ دار الہ آباد اور اسکے بھائی سید حسین علی صوبہ دار بہار
دونون کو وزیر اور امیر الامرا مقرر کیا کیونکہ انکی مدد سے یہ بادشاہ ہوا تھا
اور اونکے بڑے اختیار ہو گئے تھے جملہ فرمان اونکی اصلاح کے بموجب جاری ہوا
کرتے تھے سکھون کا سردار گورو ہند اسکے بعد بندہ اور گرو سرا ... بغاوت کر
دیئے لیکن بادشاہی فوج نے اوسکو گرفتار کر لیا اور بموجب حکم فرخ سیر کے وہ
سردار مع اپنے لواحقون کے قتل کیا گیا اور تھوڑے عرصہ بعد ... مین بادشاہ
کا مزاج اون دونون سیدون سے برخلاف ہو گیا اور یقین تھا کہ بادشاہ اونکو
عہدہ سے برخاست کر دے لیکن اونھون نے خود فرصت پاکر ۱۱۳۱ھ مین
بادشاہ ہی کو قتل کر ڈالا۔

مادۂ تاریخ وفات بادشاہ فرخ سیر

سال ترحیلش بقول اہل خبر	ہست مصباح جہان فرخ سیر

اور جعفر زٹلی شاعر اسی بادشاہ کے عہد مین تھا بلکہ اوسنے اسکو ظالم لکھا تھا اور سکہ بھی اسکے نام کا مندرجۂ ذیل بنایا اسکے جرم مین بحکم فرخ سیر قتل کیا گیا۔

سکہ زد بر گندم و موٹھ و مٹر	بادشاہ تسمہ کش فرخ سیر

فہرست سکہ ہاے بادشاہ فرخ سیر

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	جانب دوم	کیفیت
۱	مدور	۶	۱۱۲۹	نستعلیق	سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر / بادشاہ بحر و بر فرخ سیر	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد / سنہ جلوس میمنت مانوس	[illegible]
۲	رر	۴	۱۱۲۵	رر	رر	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب	اٹاوہ
۳	رر	۵	رر	رر	رر	رر	بھیلی

پوشیدہ رہگیا تھا تلاش کرنے سے وہ ملا اوسکو ۱۹ ۱۷ء مین اونھین سیدون نے
تخت نشین کیا اوسنے اپنا لقب محمد شاہ رکھا اور آصف جاہ حاکم دکن کو اپنا صلاح کار
بنایا اور اون سیدون کی بیخ کنی کا درپے ہوا یہانتک کہ دونون کو قتل کرڈالا اور اپنا
وزیر آصف جاہ کو کیا لیکن محمد شاہ عیاش زیادہ تھا آصف جاہ کو اسکی مصاحبت پسند
نہ آئی چنانچہ اپنے صوبہ پر چلا گیا مگر محصول دیتا رہا اور اودھر سعادت خان نے ملک اودہ
اپنے قبضہ مین کرلیا اور مرہٹون نے سر اوٹھایا نربدا تک کا ملک زیر حکومت مرہٹون
کے ہوگیا تھا ساہوجی نے بالاجی بشونا تھ کو پیشوا بنایا اور اوسی کا بیٹا باجی راؤ
بڑے حوصلہ کا آدمی ہوا اوسنے جب سلطنت دہلی کو بالکل کمزور پایا تب اپنی فوج کو
نربدا پار اوتار لایا اور ملک فتح کرتا ہوا قریب دہلی کے پہونچ گیا سعادت خان صوبۂ اودہ
سے فوج لاکر اوسکا مقابلہ کیا اور شکست دیکر خوش ہوا تھا کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ اب
سعادتخان لوٹ جاوے ہمارا وزیر خاص واسطے مقابلہ کے آتا ہے سعادت خان پھر اودہ
لوٹ گیا مگر باجی راؤ نے دکن لوٹ لیا سیدھیا والی گوالیار اسی کے گھرانے کے
ملازم ہین محمد شاہ نے ابھی مرہٹون سے فراغت نہ پائی تھی کہ نادر شاہ بادشاہ نے قصد ہندوستان کا کیا

ذکر غدر نادر شاہی و نقل فرمان ہائی نادر شاہی موجب قتل و وفات نادر شاہ

ملک فارس مین بعد وفات شاہ حسین کے افغانون نے اوس ملک کو فتح کیا اور ایک
سردار فوج نادر نامے بزور تیغ تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور اپنا لقب نادر شاہ
مشہور کیا چنانچہ ایک مجرم اوسکا ہندوستان مین بھاگ آیا تھا اوسنے چند مرتبہ محمد شاہ
کو لکھا مگر محمد شاہ نے بہ لحاظ اسکے کہ خاندان بادشاہی سے ہین اور نادر شاہ سردار
افغانی ہے اوسکو خط لکھنے مین ہماری حقارت ہوگی نادر شاہ نے جب دیکھا کہ اتبک
ہندوستان سے کچھ جواب نہین آیا ناچار ایک لشکر عظیم سے ہندوستان ۱۷۳۸ء مین آکر
حملہ کیا اور یہان کے حاکمون کو شکست دیتا ہوا قریب اٹک کے اوتر آیا سعادت خان
واسطے مقابلہ نادر شاہ کے آیا لیکن نادر شاہ سے شکست کھا کر قید ہوگیا اوسوقت
مین سعادت خان نے نادر شاہ کو ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکھدیا کہ وہ دوکرور روپیہ

لیکر واپس لوٹ جانے اور نادر شاہ تو راضی ہی ہو گیا تھا مگر محمد شاہ کی بے وقوفی سے نظام الملک آصف جاہ مع محمد شاہ کے قید ہوئے اور نادر شاہ دہلی مین پہونچا اور تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور اپنے کو بادشاہ ہندوستان مشہور کیا اور دہلی مین ہر چند کہ نہایت امن چین رہا لوٹ مار سب بند ہو گئی تھی اور بادشاہ محمد شاہ نے عہدنامہ بھی لکھدیا تھا اور دونون فوجین قلعہ مین رہتی تھین مگر دہلی کی رعیت نے افواہ اوڑا دی کہ نادر شاہ مارا گیا اور اوسکی فوج کو مارنے لگی نادر شاہ نے بہت چاہا کہ رعیت یہان کی درست ہو جاوے مگر نہوئی اوسوقت قتل عام کا حکم بولدیا دہلی کے گلی کوچون سے خون بہنے لگا صبح سے ایک بجے تک قتل عام رہا لاکھ سے زیادہ آدمی مارا گیا لیکن جب محمد شاہ نے بڑی منت اور سماجت کی تب بادشاہ نے حکم منسوخی قتل لکھوا دیا اور قتل بند ہو گیا اور نادر شاہ ۷ کرور ۳۰ لاکھ روپیہ اور جواہرات وغیرہ خزانۂ دہلی و رعیت کی لوٹ کا اور تخت طاؤسی و مشعلی شاہجہان کے بنائے لیکر ایران واپس لوٹ گیا اور اٹک کے اس طرف کا ملک اپنی سلطنت مین رکھکر باقی محمد شاہ کو چھوڑ گیا اور نادر شاہ [illegible] سے وہان جا کر قتل کیا گیا اور بعض کا ذکر ہے کہ جتنے وارث ہندوستان مین مارے گئے تھے اون مین سے کسی نے نادر شاہ کو مارا اور [illegible] اوسکو سعادت خان نے بلوایا تھا۔

پہونچ جانے نادر شاہ کے محمد شاہ پھر بادشاہ ہوا اور عیش و عشرت مین مشغول تھا مگر ابھی اثنا مین بعد وفات نادر شاہ کے ۱۱۶۰ھ مین احمد خان ابدالی بادشاہ قندہار ایک لشکر کثیر سے لاہور وغیرہ لیتا ہوا سرہند مین داخل ہوا لیکن یہ شاہی فوج سے شکست کھا کر واپس لوٹ گیا [illegible] مین محمد شاہ نے اس دنیا سے نا پائدار سے رخت سفر [illegible] کیا یعنی وفات پائی —

	تاریخ وفات محمد شاہ	
	[illegible]	

فہرست سکہ ہای محمد شاہ

شکل و سنہ جلوس و سنہ ہجری				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			[illegible]
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اول	جانب دوم	
۱	مدور	۲	۱۱۳۲	نستعلیق	سکہ مبارک محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب مستقر الخلافت سنہ جلوس میمنت مانوس	[illegible]
۲	"	۱	۱۱۳۱	"	"	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد	"
۳	"	۱۵	۰	"	"	ضرب دار السلطنت لاہور	لاہور
۴	"	۲۵	۰	"	"	"	"
۵	"	۲۶	۰	"	"	ضرب گوالیار سنہ جلوس میمنت مانوس	گوالیار
۶	"	۲۲	۱۱۵۳	"	سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد	دہلی
۷	"	۷	"	"	سکہ مبارک محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب بریلی سنہ جلوس میمنت مانوس	بریلی
۸	"	۲۹	۱۱۵۹	"	سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد شاہ بادشاہ غازی	ضرب فرخ آباد سنہ جلوس میمنت مانوس	فرخ آباد
۹	"	"	"	"	"	"	"

ذکر سلطنت مجاہد الدین ابو نصر محمد احمد شاہ من ابتدا سنہ ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ع لغایت سنہ ۱۱۶۷ھ ۱۷۵۴ع

سنہ ۱۱۶۱ھ مین پانی پت کے درمیان بعد وفات محمد شاہ کے اوسکا بیٹا مجاہد الدین ابو نصر تخت نشین ہوا اور اپنا لقب احمد شاہ رکھا اور صفدر جنگ بن سعادت خان کو اپنا وزیر مقرر کیا لیکن غازی الدین بن آصف جاہ سے کہ مستحق عہدۂ وزارت کا تھا اوس سے اور صفدر جنگ سے اسی بنا پر عداوت سخت پیدا ہوئی اور ہر روز دہلی مین کشت و خون ہوا کرتا تھا ایک روز غازی الدین نے کسی حیلے سے بادشاہ کے ایک معشوق کو کہ ایک خواجہ تھا مار ڈالا اوسکی تہمت صفدر جنگ پر باندھی گئی صفدر جنگ مستعفی ہوکر باپ کے پاس صوبہ اودھ پر چلا گیا اور غازی الدین وزارت کے عہدے پر سرفراز ہوا لیکن بادشاہ سے اور غازی الدین سے طبیعت نہ ملی جب غازی الدین بھرت پور کے محاصرہ پر گیا تھا بادشاہ نے اوس پر لشکر کشی کی اوسنے بادشاہ کو فریب دیکر سلیم گڑھ پکڑ لیا اور اندھا کر ڈالا یہ

واقعہ ۱۷۵۵ء عیسوی مین گزرا اور تفصیل سکہ ہای احمد شاہ درج ذیل ہے —

تفصیل سکہ ہای مروجہ احمد شاہ بادشاہ

شکل و سنہ جلوس و سنہ ہجری				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	ضرب
۱	مدور	۵	۰	نستعلیق	سکہ مبارک احمد شاہ بہادر بادشاہ غازی	ضرب بلدہ سنہ جلوس میمنت مانوس	دہلی
۲	"	۶	"	"	"	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد	شاہجہان آباد
۳	"	۲	"	"	"	ضرب مستقر الخلافت " "	شاہجہان آباد
۴	"	"	۱۱۶۲	"	"	"	"

ذکر سلطنت محمد عزیز الدین عالمگیر بادشاہ ثانی من ابتدا ۱۷۵۴ء لغایت ۱۷۵۹ء

غازی الدین نے محمد شاہ کو نابینا کرکے عزیز الدین عالمگیر ثانی کو ۱۷۵۴ء مین تخت نشین کیا اور آپ نے صوبہ دار پنجاب پر جو محمد شاہ دُرانی کیجانب سے مقرر تھا دسیر حملہ کرکے اوسکی مان کو گرفتار کرلایا یہ خبر سنکر فوراً احمد شاہ دُرانی ۱۷۵۶ء مین ایک لشکر عظیم سے ہندوستان پر چڑھ آیا غازی الدین دست بستہ حضور مین حاضر ہوا تب اوسکی مان کو رہا کر دیا احمد شاہ نے بڑے بڑے ظلم اور تعدی سے رئیسان دہلی اور جاٹون سے روپیہ وصول کیا اور جب متھرا مین پہونچا تو وہ دن میلہ کا تھا یہ اژدہام دیکھکر احمد شاہ نے قتل عام کا حکم دیا چنانچہ میلہ والے اور کرورون رعیت متھرا کی قتل ہوئی وقت رخصت کے حسب درخواست عالمگیر ثانی کے کسی قدر اپنی فوج نجیب الدولہ روہیلہ کو واسطے حفاظت بادشاہ کے چھوڑ کر آپ اپنے وطن کو لوٹ گیا —

ذکر محاربہ جات مرہٹہ اور قتل عالمگیر ثانی کا اور آنا احمد شاہ دُرانی کا اور فرو ہونا اوس غدر کا

ناظرین تواریخ پر ظاہر ہو کہ جب احمد شاہ دُرانی نے واسطے حفاظت بادشاہ کے نجیب الدولہ اپنے سپہ سالار کو دہلی مین چھوڑ گیا تب غازی الدین بالکل بیدخل ہوگیا

مت اوسنے مرہٹون کو دکن سے واسطے مدد کے بلایا اکثر ہمارے ہم وطن مرہٹون کو بڑا
عالی خاندان تصور کرتے ہین لیکن ان کی ذات محض کم ظرف ہے اور جدو بنسی راجپوتون
کے خاندان سے انکی پیدایش ہے چنانچہ اسکا ذکر بیان عالمگیر مین ہوچکا ہے اور
ساہو جی وغیرہ دربار اورنگ زیب مین قتل ہوئے اونکا بھی بیان ہوگیا ہے راجہ رام
کے مرنے پر ساہو جی سنے بالاجی بسواس ناتھ کو کہ اوسکا حسب نسب پہلے مذکور ہوچکا
ہے پیشوا بنایا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا باجی راو پیشوا ہوا باجی راو کے دو بیٹے خاص
عورت سے بالاجی راو و رگھناتھ راو تھے اور ایک لڑکا مسلمانی عورت سے شمشیر بہادر
تھا جو شہر باندہ کا نواب ہوا لیکن ساہو کے مرنے پر رگھوجی اوسکا عموی زاد بھائی
جانشین ہوا تب اوسنے پیشوا سے دشمنی کی اور اپنے وزیر پنڈت بھاسکر اچارج کو بنگالہ
لوٹنے کو بھیجا اور وہان وہ مارا گیا مگر عملداری مرہٹونکی سمندر تک پہونچ گئی۔

۱۷۴۹ عیسوی کے درمیان جب رام راجہ حسب اجازت اپنی دادی تارا بائی کے
بعد وفات ساہو کے ستارہ مین مسند نشین ہوا اوس وقت حسب تجویز تارا بائی
کے بالاجی راو بعہدہ پیشوا کے مقرر ہوکر اپنا مقام پونا مین کیا۔

جب عالمگیر نے جو سنی کہ غازی الدین نے مرہٹون کو بلایا ہے اوسوقت اپنے
ولیعہد علی گوہر کو بنگالہ بھیجدیا کہ اسکی جان بچ جاوے اور ادھر رگھناتھ راو حسب الحکم
بالاجی راو پیشوا اپنے بھائی کے دہلی پہونچ گیا اور قلعہ کو چارون طرف سے گھیر لیا مہینہ بھر
تک یہی رہا نجیب الدولہ بھی اس فوج کو دیکھکر بھاگ گیا بادشاہ نے بدرجہ مجبوری
دروازہ قلعہ کا کھولدیا اور غازی الدین پھر قدرت پر قائم ہوا اور رگھناتھ جی نے
پنجاب پہونچکر احمد شاہ درانی کے بیٹے صوبہ دار بنگالہ کو بھگایا اور پنجاب بھی اپنے
تحت تصرف مین لایا اب خیال کرنا چاہیئے کہ ہمالیہ سے سمندر تک عملداری اور
حکومت مرہٹون کی ہوگئی اور تمام رجواڑے اور سلاطین وغیرہ انکی اطاعت اور
خراج گذاری مین تھے۔

۱۷۶۰ء مین رگھناتھ راو اپنا قائمقام عامل پنجاب مین چھوڑکر آپ دکن کو چلا گیا

اور ادھر احمد شاہ درانی خبر بغاوت مرہٹوں کی سنکر ایک بڑے لشکر سے سہارنپور کے
قریب جمنا اوترا یا اور اوسی دم ۱۱۷۳ھ میں غیاث الدین نے بادشاہ عالمگیر ثانی کو قتل
کرکے جمنا کی ریت میں ڈال دیا اور آپ جاٹوں کی عملداری میں چلا گیا۔

پیشوا نے احمد شاہ درانی کی آمد بڑے احتشام سے سنکر اپنے چچا زاد بھائی سداسیو راؤ
بھاؤ کو سپہ سالار مقرر کرکے اور بہت سے افسر بسواس راؤ وغیرہ ہمراہ دیکر بڑی بھاری لشکر
کے ساتھ واسطے مقابلے کے روانہ کیا اس لشکر میں اکثر فوج راجپوتوں وغیرہ کی شامل
تھی اور سورج مل جاٹ بھی ۳۰ ہزار فوج سے شریک تھا۔

بھاؤ جب دہلی پہنچا تو معلوم ہوا کہ احمد شاہ درانی انوپ شہر میں مع فوج پڑا ہے اوسنے
قلعہ میں جاکر دیوان عام کو جو زر و جواہرات سے آراستہ تھا اوکھاڑ لیا اور لوٹ کرنا شروع
کیا مسجد اور مقبرہ کھدوا ڈالے اور چاہا کہ بسواس راؤ کو تخت دہلی پر جانشین
کرے لیکن اہلکاروں نے صلاح دی کہ جبتک احمد شاہ زندہ ہے یہ امر نہوگا اس سبب
بہتر ہے کہ اول اوسکا کام تمام ہو جاوے ایسا مشورہ کرکے بھاؤ نے ۳ لاکھ
آدمیوں کے جماوے اور دوسو ضرب توپ لیکر پانی پت کے قریب پہونچکر اپنا مورچہ
قایم کیا اور ادھر احمد شاہ درانی ۱۰ ہزار سوار و پیدل اور کل ۳۰ توپ سے اسکے مقابلے پر آیا
مگر رسد کی دونوں کو تکلیف تھی اور نہ اس قدر جرأت ہوتی تھی کہ ایک دوسرے پر
حملہ کریں احمد شاہ نے ایک خیمہ واسطے نماز اور طعام کے کھڑا کیا تھا باقی لیل و نہار وہ
گھوڑے پر سوار گرد اپنے لشکر کے گھومتا تھا اکثر ہندوستانی راجہ لوگ اوس سے
واسطے حملہ کے کہتے تھے تو وہ جواب دیتا تھا کہ آپ لوگ مزے سے کھائیں اور عیش کریں
لڑائی کے بارہ میں نہ بولیں میں آپ کا خدا کی طرف سے نگہبان ہوں قصہ کوتاہ شکست
شجاعت الدولہ کے بھاؤ نے صلح کا پیغام دیا مگر یہ جواب دیا احمد شاہ نے کہ بھائی میں یہاں
مدد کو آیا ہوں ہندوستانی راجہ لوگ اگر صلح پر راضی ہوں تو میں راضی ہوں اور گو کہ
سب سے لوگ صلح پر راضی تھے مگر نجیب الدولہ ہرگز نہ راضی تھے قصہ کوتاہ رات کے
وقت بھاؤ نے فوج شاہی پر حملہ کیا اور بیشتر فوج شاہی کو شکست دی تھی کہ احمد شاہ نے

اپنی عربی فوج سے ایکبارگی حملہ کرکے تمام فوج مرہٹون کی مانند کھیت کے کاٹ ڈالی اور افغانیون نے دس کوس مرہٹون کے سردارون کو بھگایا اوسوقت یہ آفت مرہٹون پر پڑی کہ جسکی زمینداری سے نکلتے تھے وہ دس بارہ آدمی مارڈالتا تھا ۲۲ ہزار مرہٹہ افغانون نے گرفتار کرکے اون مین اکثر سردار بھی تھے لونڈی غلام بنانے کو ولایت لےگئے بشواراو کی لاش مرہٹون نے جلادی اس لڑائی مین دو لاکھ خالص مرہٹہ مارا گیا مہاجی سیندھیا جسنے ریاست گوالیار قائم کی تھی لنگڑا ہوگیا اس جنگ کے بعد پھر مرہٹون کا حوصلہ نہ ہوا کہ فوج جمع کرین یا لڑین اور ۹- جنوری سنہ ۱۷۶۱ع کو احمد شاہ بھی دہلی مین عالی گوہر کو جانشین کرکے افغانستان واپس لوٹ گیا-

قطعہ تاریخ وفات عالمگیر ثانی

رفت چون از جہان بہ خلد برین
وصل آن بادشاہ با توقیر
فضل ربانی ست پاک نظیر
ہم شہنشاہ عالم عالمگیر

۱۱۷۳ھ

فہرست سکہ ہای عالمگیر ثانی

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	[illegible]
شکل و سنہ جلوس و ہجری سکہ				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
۱	مدور	۱	۲	نستعلیق	سکہ مبارک عالمگیر بادشاہ غازی	ضرب بریلی سنہ احد جلوس میمنت مانوس	بریلی
۲	〃	۵	〃	〃	〃	ضرب مہراندرپور 〃	مہراندرپور
۳	〃	۶	۱۱۷۲	〃	〃	ضرب مرادآباد 〃	مرادآباد
۴	〃	۱	〃	〃	〃	دارالخلافت شاہجہان آباد سنہ احد 〃	شاہجہان آباد
۵	〃	۴	〃	〃	〃	ضرب احمدنگر فرخ آباد 〃	فرخ آباد
۶	〃	۲	〃	〃	〃	ضرب محمدآباد و بنارس 〃	بنارس
۷	〃	۳	٠	〃	ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ	ضرب دارالخلافت شاہجہان آباد 〃	شاہجہان آباد
۸	〃	۵	٠	〃	سکہ زد بر ہفت کشور ہمچو تابان مہر و ماہ شہ عزیز الدین عالمگیر غازی بادشاہ	ضرب دارالخلافت شاہجہان آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس	[illegible]

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	ضرب
شکل و جلوس ہجری سکہ				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
۹	مدور	۶	۱۱۷۲	نستعلیق	سکہ زد بر ہفت کشور چو تابان مہر و ماہ / شہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بادشاہ	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد / سنہ جلوس میمنت مانوس	شاہجہان آباد

ذکر سلطنت جلال الدین عالی گوہر شاہ عالم بن اعزالدین ۱۱۷۳ء لغایت ۱۲۲۱ھ

عالی گوہر ۱۱۷۳ء کو تخت نشین ہوکر الہ آباد کے قلعہ میں اجلاس فرما ہوا اور اپنے تئین ملقب بہ شاہ عالم ثانی کیا اور دہلی میں نجیب الدولہ نے فساد اوٹھایا مگر جب نجیب الدولہ مرگیا بادشاہ مرہٹون کی مدد لیکر دہلی مین داخل ہوا اور مسند نشین ہوکر اپنا سکہ رائج کیا مگر ۱۲۰۲ھ میں غلام قادر نبیرہ نجیب الدولہ نے شاہ عالم سے مقابلہ کیا اور شاہ عالم کو گرا کر زمین پر نابینا کردیا پھر سندھیا جو مہاجی سندھیا کہلاتا ہے لشکر لیکر دہلی پر چڑھ آیا اور نجیب الدولہ کے پوتے غلام قادر کو گرفتار کرکے بادشاہ کو قید کرلیا مگر اوسی عرصہ ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک صاحب بہادر انگریزی فوج لیکر دہلی پہونچ گیا اور بادشاہ کو قید سے نکال کر ایک لاکھ روپیہ ماہواری اوسکی پنشن مقرر کردی اور شاہ عالم ۱۸۰۶ عیسوی مین مرگیا

تاریخ وفات شاہ عالم بادشاہ ثانی

شد چو از دنیا بفردوس برین + گفت ہاتف از پی تاریخ آن + شاہ عالم شمع نور حق بگو + شاہ عالم رستم دینی بخوان + ۱۲۲۱ھ

فہرست سکہ ہای شاہ عالم بادشاہ ثانی

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	ضرب
شکل و سنہ جلوس و ہجری سکہ				خط و عبارت جانب ہر دو			
۱	مدور	۳۷	۱۲۱۰	نستعلیق	سکہ صاحبقرانی زد از تائید الہ / حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ	سنہ جلوس میمنت مانوس و تصویر کتار	شاہجہان آباد
۲	"	۴۴	۱۲۱۷	"	"	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد "	"
۳	"	۳۴	۰	"	"	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سہارنپور [illegible] بیچ میں بیچھلے و کنارے [illegible] و لفظ قطع	بریلی
۴	"	"	۱۲۱۵	"	"	" دتر سول "	بریلی

(الف) بعد وفات شاہ عالم ثانی کے ابونصر معین اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ۱۸۰۶ء کو تخت نشین ہوا اور ۳۱ برس ۹ ماہ ۱۳ یوم اوسنے قلعہ کی حکومت کی اگرچہ اسکے عہد مین پنجاب تک عملداری کمپنی انگریز بہادر کی تھی مگر مقدمات باشندگان قلعہ کے بادشاہ خود فیصل کرتے تھے اور لقب بادشاہی اور جلوس اور چتر اور تخت اور قلعہ بدستور اوسکے قبضہ مین تھا ۱۸۳۷ء کو بادشاہ نے وفات پائی اور اسکی پنشن کی تعداد ایک لاکھ روپیہ ماہواری تھی

تاریخ وفات ابونصر معین الدین اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم

کن رقم سنہ وصال رحلت او	شاہ اکبر سراج پر انوار

(ب) سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ بعد وفات اکبر شاہ ثانی کے ۱۸۳۷ء مین تخت نشین ہوا یہ شاعر بھی تھا اور علم موسیقی مین مہارت رکھتا تھا سوا لاکھ روپیہ پنشن ہونے والا تھا کہ ایام غدر مین باغی ہوگیا و ۱۸۵۸ء کو قید ہوکر ملک برہما مین چلا گیا اور ۱۱- نومبر ۱۸۶۲ء کو بعارضہ فالج مین بیمار ہوکر مرگیا اب خاندان تیموریہ اور بابر دونون تمام ہوئے فقط

قطعہ تاریخ وفات سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ

گفتہ اند ہم ابوظفر تاریخ	بہر تولید پاک سرور ہند
ہم مغفر کامل ست تہ رحلش	ہم اسیر دگر مظفر ہند

فہرست سکہ ہائے اکبر شاہ ثانی

شکل و جلوس و ہجری سکہ — خط و عبارت ہر دو جانب سکہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	جانب اولی کی عبارت	دوسری جانب کی عبارت	[illegible]
۱	مدور	۱۵	۱۲۳۵	نستعلیق	سکہ مبارک صاحبقران ثانی محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی	ضرب بیچ اندور سنہ جلوس میمنت مانوس و تصویر پھول	اندور
۲	”	۱	۱۲۲۲	”	”	ضرب جی پور سنہ احد ” تصویر جھاڑ	جے پور
۳	”	۲۰	۱۲۴[illegible]	”	” تصویر چتر	” شاہجہان آباد ”	شاہجہان آباد
۴	”	۱۹	۰	”	”	ضرب برگا و تصویر بار بیجان ۔	”
۵	”	۱	۱۲۲۲	”	سکہ زد و جہان بفضل اللہ حامی دین محمد اکبر شاہ	ضرب دار الخلافت شاہجہان آباد سنہ جلوس ”	”
۶	”	۲۶	”	”	سکہ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب فرخندہ بنیاد حیدرآباد	حیدرآباد

فہرست سکہ ہای ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ

نمبر	تشکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب اول	[illegible]
تشکل و سنہ جلوس و ہجری سکہ				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
۱	مدور	۲۰	۱۲۷۰	〃	محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سوکہا	سے پور
۲	〃	۵	۱۲۹۳	〃	سکہ مبارک محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سوائے جے پور دارالمنصور جہانگیر	جے پور

جدول بادشاہان خاندان تیموریہ متذکرہ بالا بالتشریح و تفصیل

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	ظہیر الدین محمد	بابر	۱۵۲۶	۱۵۳۰	موت سے	تیمور کے خاندان میں تھا۔
۲	ہمایون	-	۱۵۳۰	۱۵۵۶	ایضاً	نمبر ۱ کا بیٹا تھا۔
۳	جلال الدین	محمد اکبر	۱۵۵۶	۱۶۰۵	〃	بڑا عقلمند بادشاہ تھا۔
۴	نور الدین	جہانگیر	۱۶۰۵	۱۶۲۷	〃	نمبر ۳ کا لڑکا تھا۔
۵	شہاب الدین	شاہجہان	۱۶۲۷	۱۶۵۶	قید ہوا	نمبر ۴ کا بیٹا تھا اپنے لڑکے کے یہاں قید ہوا۔
۶	محی الدین اورنگ زیب	عالمگیر	۱۶۵۷	۱۷۰۷	〃	[illegible]
۷	بہادر شاہ	شاہ عالم	۱۷۰۷	۱۷۱۲	〃	نمبر ۶ کا بڑا بیٹا تھا۔
۸	جہاندار شاہ	-	۱۷۱۲	۱۷۱۳	مارا گیا	فرخ سیر نے قتل کروالا۔
۹	جلال الدین	فرخ سیر	۱۷۱۳	۱۷۱۹	〃	نمبر ۶ کا پوتا تھا۔
۱۰	رفیع الدرجات	-	۱۷۱۹	۱۷۱۹	مر گیا	کچھ روز ۴ مہینے بادشاہت کی۔
۱۱	رفیع الدولہ	〃	〃	〃	〃	〃
۱۲	محمد شاہ	〃	〃	۱۷۴۸	موت سے	نمبر ۷ کا بیٹا تھا نادر شاہ آیا۔
۱۳	احمد شاہ	〃	۱۷۴۸	۱۷۵۴	مارا گیا	نمبر ۱۲ کا بیٹا تھا غازی الدین نے اندھا کیا۔
۱۴	عزیز الدین	عالمگیر ثانی	۱۷۵۴	۱۷۵۹	〃	غازی الدین کے ہاتھ سے مارا گیا۔
۱۵	عالی گوہر	شاہ عالم	۱۷۵۹	۱۸۰۶	مر گیا	انگریزوں نے پنشن مقرر کر دی تھی۔

واضح ہو کہ خاندان اہل اسلام قریب ... برس تک سلطنت ہند پر دور خاندان منضبطہ بیت ذیل فرمانروا رہے۔

از خلیفہ محمد غزنوی غوری غلامان خلجیان	بیت	تغلق و سادات و لودی تا مغل خاندان

آغاز چمن ثالث

مختصر سیر گلشن ہند

گوشۂ اول در بیان سلطنت صوبۂ اودھ من ابتدای ۱۷۱۹ء لغایت ۱۸۴۷ء

صوبہ اودہ کا قدیم دار السلطنت اجودھیا ہے اور قدیم نام کوشل پور ہے سب سے پیشتر راجہ منو نے اس شہر کو آباد کیا ہے اور راجہ رام چندر کا راج دھانی تھا بالمیک نے راماین مین ۱۲ جوجن اسکی وسعت لکھی ہے اور ابو الفضل وزیر اکبر نے ۱۴۸ کوس لمبا اور ۳۶ کوس چوڑا بیان کیا ہے اگرچہ راماین اور ابو الفضل کی تحریر مین مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس شہر کی بزرگی مین کسی طرح کا شک نہین ہے کیونکہ دور دور تک اسمین عمارتہاے دیرینہ کے نشان پائے جاتے ہین اول اس صوبہ مین رام چندر لچھمن اور جانکی کے بہت سے مندر تھے شاہان اسلام نے مذہبی تعصب کے لحاظ سے اونکو مسمار کرا کے مسجدین بنوائین چنانچہ اوسکی حدود اربعہ حسب تفصیل ہے

شمال — ترائی نیپال جنوب — الہ آباد شرق — صوبہ بہار غرب — دریائے گنگا و کانپور

یہان لاجورد کی کان ہے اور نہایت بیش قیمت نگینہ اوسکے نکلتے ہین زمین برابر ہے پانی کی کثرت سے بہت سیراب ہے اناج کثرت سے پیدا ہوتا ہے گیہون دہان نیشکر نیل افیون اچھی طرح اور آسانی سے پیدا ہوتی ہین خاص ندیان اسکی گنگا راما گھرا سرجو گومتی ہین

[illegible] مین یہ شہنشاہ سورج بنسی راجون کا تھا بعد راجہ رام چندر جی کے وہ خاندان [illegible] تمام ہوا اور الف اللام حکمران ہوئے قبل حکومت اہل اسلام کے یہ ملک

تا جنوب گھاگرا بقبضہ راجہ جی چند روالی قنوج کے آیا بعدازاں ۱۱۹۴ء کو محمد شاہ بن فیروز شاہ
کی زیر حکومت آیا اور ۹۳۳ ہجری کو داخل دیوان تیموریہ ہوا عہد سلطنت بہادر شاہ سے
ایک شخص متوطن نیشاپور کے سوداگروں سے دہلی مین آیا تھا اور دربار شاہی مین ملازم
ہوا محمد شاہ کے عہد مین صوبہ داری اودہ پر بخطاب سعادتخان برہان الملک کے مقرر ہوا

ذکر حکومت نواب سعادتخان بہادر برہان الملک از ۱۷۲۰ء تا ۱۷۳۹ء

نواب سعادت خان بہادر برہان الملک ۱۷۲۰ عیسوی مین صوبہ دار ملک اودہ کا ہو کر
داخل فیض آباد ہوا تو معلوم ہوا کہ مچھلہ بہون اون شیخون کا قبضہ ہے جنکا بزرگ شیخ محمد
عبدالرحیم عہد محمد جلال الدین اکبر بادشاہ مین اس ملک کا صوبہ دار تھا اور وے
لوگ سرکش ہین یہ حال سنکر نواب صاحب لکھنؤ واپس لوٹ آئے یہان بیجی حمیدالدین
محمد خان اور مجید الدین احمد خان نے اکبری دروازہ کے اندر دخل ندیا لاچار نواب صاحب
مع فوج مغلیہ کے شہر باہر مین چھاونی ڈالی اور اوسکا نام چھاونی گڈھ مشہور ہوا
مقصہ کوتاہ برہان الملک نے اپنے سرکشون سے دوستی کی اور اونکو اپنی جانب مائل
کیا جب دیکھا کہ یہ لوگ ہمارے معتقد ہین ایک بڑی دعوت کی کہ اوسمین تمام شیخ
شریک ہوے اور سب محفل مین آگئے اوسوقت فوج مغلیہ نے حسب الحکم نواب صاحب
کے تمام سرکشون کا کام ایک طرفۃ العین مین تمام کیا اوسوقت نواب صاحب یہان
سے کوچ کر کے داخل دارالامارۃ فیض آباد ہو کر مچھلی بہون مین اجلاس فرمایا اور بالکل
صوبہ اودہ پر دخل و قبضہ کر لیا اوس وقت اس صوبہ مین ۲۲ ہزار سوار
مغلیہ زیر حکومت نواب صاحب کے تھا اور میر خدا یار خان و سید حسین خان اور
آغا باقر اور میر اعظم خان اور میر جہانگیر خان اور ابو تراب خان اور محمد علیخان
اصفہانی افسر فوج تھے اور ۵۰ ضرب توپ فیض آباد مین موجود تھین اور کل حاصل
صوبہ کا ۵ لاکھ روپیہ تھا اور حدود حکومت برہان الملک کی حسب ذیل تھی ۔

جنوب بجانب دکھن سے شمال بجانب اوتر ترائی کا کنارہ ۔ شرق بجانب پورب اعظم آباد ۔ غرب بجانب پچھم شاہ آباد

اور نادر شاہ کے دہلی مین آنے کے بعد ماہ ذیحجہ ۱۱۵۱ھ مطابق ۱۷۳۹ء کو نواب سعادتخان نے

وفات پائی بسبب نہ ہونے اولاد خاص کے مرزا محمد کو جسکا خطاب منصور علیخان صفدر جنگ تھا اور نواب صاحب کا بھانجا تھا وہ بجائے ماموں کے قائمقام ہوا۔

ذکر نواب صفدر جنگ بہادر کی حکومت کا سن ابتدائے ۱۷۳۹ء لغایت ۱۷۵۴ء

بعد وفات برہان الملک کے ۱۷۳۹ عیسوی کو صفدر جنگ ملک اودہ پر قابض ہوا اور احمد شاہ سے ۱۷۵۱ عیسوی مین سرکش ہوگیا اور کسیقدر جنگ بھی ہوئی مگر بغیر صلح ہوگئی اور اوسی سال سے ملک اودہ پر مستقل قابض ہوسے اور دہلی سے خلعت وزارت کا عنایت ہوا اور اس ریاست کو خطاب وزارت سے زیادہ تر عروج ہوا صفدر جنگ سنہ ۱۱۶۷ھ مطابق ۱۷۵۴ء کو مرگیا اسکی عہد حکومت مین راجہ نول راے نائب تھے اور قوم مغل سردار تھی اور پچھلہ جو مقام دیوان عام کا تھا اوسکا کرایہ شیعون کو پانچ سو روپیہ دیا جاتا تھا۔

ذکر حکومت نواب شجاع الدولہ وزیر سن ابتدائے ۱۷۵۴ء لغایت ۱۷۷۵ء

۱۷۵۴ عیسوی مین ۲۶ برس کی عمر مین نواب شجاع الدولہ بہادر فیض آباد کے درمیان مسند وزارت پر جانشین ہوئے اور ۱۷۶۴ عیسوی کے درمیان بصلح قاسم علی خان صوبہ دار بنگالہ اور مغروسی فوج نے شاہ عالم بادشاہ کو الہ آباد مین ہزیمت دی اور انگریزون سے مقام بکسر مین شکست پائی اور پھر دوسری مرتبہ اپنی آل اور اولاد کو حفاظت مین رکھکر انگریزون کے مقابلہ پر آیا لیکن پھر فتح نپائی مگر قریب موسی نگر کے تیسری لڑائی مین ایک انگریزی سپہ سالار نواب صاحب کے ہاتھ آیا اور بہت سے مشیرہ کار صلح دیتے تھے کہ اسکو مارڈالو مگر نواب صاحب نے براہ دانشمندی اوسے بصلح احمد خان بنگش نواب فرخ آباد کے اوسکے ساتھ نہایت عزت و توقیر کے پیش آیا اور پالکی پر سوار ہوکر واسطے صلاح باہمی حسب اجازت احمد خان بنگش کے داخل لشکر انگریزی ہوا جنرل کرنیل صاحب نے نواب شجاع الدولہ کو نہایت خاطر اور توقیر سے اوتارا اور باادب پیش آیا نواب صاحب نے وہین کھانا تناول فرمایا اور بمعرفت دیوان شتاب راے کے درمیان صاحبان انگریز و نواب صاحب کے یہ ٹھہرا کہ نواب صا

پچاس لاکھ روپیہ انگریزون کو بابت فتح جنگ بکسر کے اس طرح دیوین کہ آدھا نقد و
نصف کی تنخواہ ملک سے اور جو کچھ انگریزون کو تحصیل مین وصول ہوا ہو وہ مجرا لیا جاوے
اور ایک صاحب انگریز ملقب برزیڈنٹ بطور وکیل کے تمھارے دربار مین تعینات
رہیگا مگر کسیطرح تمھاری سرکار مین مداخلت نہ ہوگی اور آپ کے ملک مین انگریزی
دو کمپ مقرر ہون اور تنخواہ اونکی ملک کے ۲ رسے دیجایا کرے اور دونون سرکار
مین باہم رابطہ مضبوط رہے ایک دوسرے کی مدد کرے مگر خرچہ فوج وقت مدد دینا ہوگا
نواب آصف نے اس صلحنامے پر دستخط کر دیئے اور وہین سے واسطے روپیہ کے
نائب سلطنت کو لکھا مگر کسی نے روپیہ کا بندوبست نہین کیا اوسوقت نواب
بہو بیگم نے کچھ نقد روپیہ اور باقی اپنا مال گرو کرکے کل روپیہ پہونچا دیا نوابصاحب
نے روپیہ سرکار انگریزی کو دیکر فیض آباد مین آئے اور بہو بیگم کی بڑی عزت و
توقیر کی اور جس قدر روپیہ تحصیل مین آکر خرچ ملک سے بچتا تھا اوسی بیگم
کو دیتا تھا کھٹر کا علاقہ شجاع الدولہ نے نواب رام پور سے فتح کرکے اودہ مین شامل
کر لیا تھا ایک مرتبہ مرہٹے دہلی سے افغانون کے عورتین پکڑ لائے اوسکو
شجاع الدولہ نے ننگ اسلام سمجھکر سب کو اون سے چھین لیا اور رہا کر دیا اور
اسنے پچھلکا کنایے دو سو روپیہ ماہواری کر دیا چنانچہ اون شخصون کے وارثون
کے پاس کرایہ نامہ ہنوز دستخطی نوابصاحب موجود ہے شجاع الدولہ نے فوج
مغلیہ کو نمک حرام دیکھکر بالکل موقوف کرکے نو اسی ہزار فوج اوسکی جگہ آراستہ کی اور
اور بالکل قواعد انگریزی جاری کیئے نسبت علیخان و لطافت علیخان و عنبر علی خان
و مقبول علی خان وغیرہ افسر فوج تھے اور سردار ہائے شیخ احسان و مرتضیٰ خان و خواجہ
اسد خان و یوسف خان وغیرہ جو بکسر کے میدان میں ۲۰ ہزار فوج مغلیہ کے
سردار تھے سب یکقلم موقوف ہوگئے اور جن کارروائی راو شتاب رای سے الہ آباد
کا صوبہ بھی داخل حکومت شجاع الدولہ کے ہوگیا تو اوس وقت اٹاوہ و مرزا پور
تک حدود حکومت کی تھی اور ادھر بعد وفات احمد خان بنگش کے فرخ آباد بھی الحاق

تھا اور آمدنی اس عہد مین دو کرور ستر لاکھ روپیہ تھی اوسمین سے ۰ لاکھ روپیہ فوج انگریزی کو تنخواہ اوا ہوتی تھی نواب امیر الملک نے گورنر جنرل بہادر کو مشورہ دیا کہ نواب جدید فوج بھرتی کرتا ہے شاید اسکا ارادہ جنگ کا ہے شجاع الدولہ یہ حال سنکر عین موسم برسات مین بنارس پہونچکر گورنر صاحب سے ملاقات حاصل کی اور اونکے مزاج سے شک رفع کرکے پھر فیض آباد کو واپس آیا اور ملک کی بہبودی مین آمادہ ہوا میجر بہلرو صاحب رزیڈنٹ دربار پر صاحب و بالمر صاحب و بالکر صاحب و محمد اسمعیل خان و راجہ بینی پرشاد و محمد بشیر خان وغیرہ کام نیابت کا انجام دیتے تھے نواب شجاع الدولہ[سلہ] نے ۱۷۷۵ء کو انتقال کیا اونکی لاش گلاب باڑی فیض آباد مین دفن ہے اور ہڈیاں اونکی شاہجہان آباد بھیجی گئین ❊

ذکر حکومت نواب آصف الدولہ وزیر الممالک بہادر من ابتدا ۱۷۷۵ء لغایت ۱۷۹۷ء

بعد وفات نواب شجاع الدولہ کے ۱۷۷۵ء عیسوی کو ۲۷ برس کی عمر مین نواب آصف الدولہ فیض آباد مین مسند وزارت پر جانشین ہوا اسکے عہد کے پانچ واقعات قابل تحریر ہین اول یہ کہ سید مرتضی خان ممتاز الدولہ نائب سلطنت کہ رزیڈنٹ کے یہان نواب آصف الدولہ کی مسندنشینی کا واسطہ تھا اسلیے وہ ایسا غرور مین بھر گیا کہ فوج کے تمام سرداروں کو بذلت تمام برطرف کرکے انگریزوں سے موافقت کرکے ملک بنارس کو انکی حوالہ کردیا لیکن آصف الدولہ کا لشکر اٹاوہ مین تھا اور بسنت خواجہ سرا اسکے ظلم سے ناراض ہوکر سعادت علیخان سے ملگیا اور ممتاز الدولہ کو تواضع کے بہانہ سے اپنے یہان بلاکر ہلاک کرڈالا اور آصف الدولہ کو اسکی موت سے اطلاع دی آصف الدولہ نے بلا تحقیقات مقدمہ کے اوسکو بھی قتل کرڈالا اوسکے بعد لطف علیخان عہدہ نیابت پر رونق افروز ہوا مگر ایک ہفتہ کے بعد بیماری ہیضہ سے مرگیا اگر یہ شخص زندہ رہتا تو حکومت آصف الدولہ کو بہت ترقی دیتا اسکے یہان عملے بہت اچھے اچھے تھے جیسے شیخ تفضیح الدولہ و راجہ انندرام پنڈت و محمد مکرم خان و محمد

[سلہ] شجاع الدولہ نے وقت وفات کے وصیت کیا تھا کہ بعد میرے سلیمان الدولہ و سعادت علیخان مسندنشین ہو مگر بسبب سعی بیگم صاحبہ کے آصف الدولہ جانشین ہوا

اسحاق خان وغیرہ بڑے دانا اور عقلمند تھے بعد وفات نائب مذکور الصدر کے
گو کہ مرزا ابو طالب خان لندنی و اسمعیل خان وغیرہ تجویز ہوئے تھے مگر مسٹر برسٹو صاحب
نے حیدر بیگ خان کو عہدہ نیابت عطا فرمایا اور امیر الدولہ کا خطاب پایا گیا - دویم
یہ کہ بعد وفات فیض اللہ خان رئیس رام پور کے محمد علیخان بڑا بیٹا جانشین ہوا
۱۷۹۴ع کو اسکے بھائی غلام محمد خان نے فوج سے سازش کی اور محمد علی خان
کو مار ڈالا اور آپ مالک مسند ہوا نواب صاحب رئیس مرحوم سے یگانگت اور محبت
بہت رکھتے تھے اس خبر کو سنکر فوراً غلام محمد خان پر لشکر کشی کی غلام محمد خان نکر کوٹ
بھاگ گیا اور آصف الدولہ نے احمد علیخان پسر نواب مقتول کو گدی نشین کیا سوم
اینکہ راجہ جیت سنگھ رئیس بنارس نے انگریزی لشکر کی غارتگری کا ارادہ کیا تب
نواب آصف الدولہ نے اس مقدمے مین سرکار کمپنی کو بڑی مدد دی چنانچہ سرکار
انگریزی نواب صاحب سے بہت خوش ہوئی اور مسٹر وارن ہیٹنگ صاحب نے
اپنی زبان مبارک سے نوابصاحب کی بڑی تعریف بیان فرمائی چہارم اینکہ نوابصاحب
نے امام باڑہ اور رومی دروازہ نہایت عمدہ عمارت لکھنؤ مین متصل دریاے گومتی
بنوائی - پنجم اینکہ ۱۱۹۹ ہجری مین دریاے گومتی کا پل پختہ بند ہوا ۱۷۹۵ عیسوی
کے درمیان نوابصاحب سے خرچ شاہانہ جیسا چاہیے بسبب زیادتی خرچ کے
چل نہ سکا اسی باعث سے طبیعت رنجیدہ رہا کرتی تھی اور اکثر عامل اور تحصیلداران
پر بھی ناراض تھے اوسی وقت مین امیر الدولہ نائب سلطنت کسی مقدمہ کی پیروی
کے واسطے کلکتہ گیا چنانچہ وقت ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر نے وجہ آزردگی
مزاج نواب آصف الدولہ بہادر دریافت کی اونہون نے کہا کہ سبب آمدنی کی کمی
اور خرچ کی زیادتی سے ہے - اول اس سے کہ ملک بنارس نہ رہا دوم جو صاحبان
انگریز کو دینا پڑتے ہین کہ اوسکے ۳۰ لاکھ روپیہ ہوتے ہین تیسرے جو صاحبان
انگریز جدید وارد لکھنؤ ہوتے ہین اونکی تواضع اور روشنی وغیرہ کا خرچ کثرت
سے پڑتا ہے علاوہ اسکے جو انگریزی سوداگر آتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہم صرف

حضور کا نام سنکر یہ اسباب ولایت سے لاتے ہین نوابصاحب کو خواہ نخواہ وہ سب مال اور اسباب خرید نا پڑتا ہے گورنر جنرل بہادر نے یہ گفتگو سنکر اوس باغ سے ۲ رچھوڑ دیئے اور بنارس بھی واپس دیا لیکن نوابصاحب نے بنارس واپس نہ لیا اوس وقت لارڈ صاحب نے نوابصاحب سے کہا کہ آپ انگریزی سوداگرون سے محصول لیا کرین اور حکم دیا کہ بدون حکم ریذیڈنٹ کے کوئی صاحب انگریز لکھنو کو جانے پاوین نوابصاحب امیر الدولہ کی کارگزاری سے نہایت محظوظ ہوئے اور واسطے خیرات کے بہت سا روپیہ منگا کر پاس امیر الدولہ کے بھیجا اونھون نے سب روپیہ خیرات کر دیا اور مرہٹون کی لڑائی مین نواب صاحب نے مارٹن صاحب کو مع فوج واسطے مدد دینے سرکار انگریزی کے بھیجا اور انہین نوابصاحب نے دریاے فرات سے کربلا تک ایک نہر بنادی کہ ہزارہا آدمی صبح سے شام تک بیگار کرتے ہین کہ ما اما والمنہ برما بار المنہ ہے۔

نواب صاحب نے شیخون کو حکم دیا کہ شہر مین تمھاری زمینداری ہے اس واسطے تم کو شہر مین چوری ہونے کی ذمہ داری کرنا ہوگی جب شیخون نے یہ بات قبول نکی اوس وقت سے مکانات بیع کا زر سرکار مین داخل ہوتا ہے بعد وفات نواب امیر الدولہ کے نیابت کا کام جھاؤ لال و راجہ ٹکیت راے کے کہ بالفعل نائب کردیئے گئے تھے سپرد ہوا اور سلطنت مین فتور پیدا ہوا اوس وقت مسٹر جان سٹو صاحب کی صلاح سے نواب صاحب نے تفضل حسین کو عہدہ نیابت کا دیا اور ۸۰ ہزار پیادہ اور ۲۰ ہزار سوار نوکر تھے ملک کی آمدنی بدستور سابق رہی ۱۲۱۲ھ کو ۵۰ برس کی عمر مین نوابصاحب نے قضا کی اور خاص اپنے امام باڑہ مین دفن ہوئے

ذکر حکومت نواب مرزا وزیر علیخان بہادر مین ابتدای ۱۲۱۲ھ لغایت ۱۲۱۳ھ

نواب آصف الدولہ بہادر نے وفات کے وقت بڑے لمسڈن صاحب رزیڈنٹ سے وصیت کی تھی کہ وزیر علیخان ہمارا بیٹا مالک ملک ہو چنانچہ جب نواب صاحب نے وفات پائی اور بڑے صاحب آصف الدولہ بہادر کی والدہ بہو بیگم کے پاس

واسطے ماتم پرسی کے گئے اوس وقت اونھون نے جواب دیا کہ میری آنکھون
مین اندھیری چھا گئی ہے آپ مختار سلطنت مین جسے چاہین مسند نشین کرین
صاحب بہادر بجواب اسکے اتنا کہکر کہ جسکو نوابصاحب مرحوم وارث قرار دے گئے
ہین بجز اوسکے کون وارث ہوسکتا ہے خاموش ہو رہے اور ادھر وزیر علیخان
حسب الطلب تحسین علیخان ناظر کے مکتب خانہ سے آکر گریبان دریدہ نوابصاحب
کی نعش پر رونے لگے بیگم صاحبہ نے جواہر علیخان سے فرمایا کہ سبز دوشالہ جو نوابصاحب
مرحوم کے پلنگ پر رکھ چھوڑا تھا اسکو اوڑھا دو اوس دوشالے کے اوڑھاتے ہی
توپین فلک کی سر ہونے لگین ارکان دولت نے وہین نذرین گذرانین مگر اس
نواب کی عادتین محض ناقص تھین اکثر ارکان دولت کی جان کا دشمن ہوا ایک روز
تحسین علیخان پر غصہ ہوا وہ بیچارہ جان کے خوف سے دوپہر کے وقت تفضل حسین
خان نائب سلطنت کی پناہ مین بھاگ گیا ہرکارہ نے نوابصاحب کو اطلاع دی
چنانچہ نوابصاحب نے تفضل حسین سے اوسکو طلب کیا اوسنے جواب دیا کہ آپ
اس کم ظرف کے کہنے مین لگ گئے ہین مین آپ سے قسم کھا کر بیان کرتا ہون کہ وہ
شخص میرے یہان نہین آیا یہ کہکر رات کے وقت تحسین علیخان کو بڑے صاحب
کے پاس لے گیا اونھون نے بڑی خاطر سے اوسے رکھا وزیر علی خان جب
اسکے واسطے بڑے صاحب کے بنگلے پر گیا صاحب نے پیشتر واسطے معافی قصور
مجرم کے بہت کچھ شفاعت کی مگر جب دیکھا کہ وہ نہین مانتا صاف جواب دیا کہ
جب تک صدر سے حکم نہ آوے گا مجرم آپ کو نہ ملے گا وزیر علی یہ سنکر واپس چلا گیا
اوس وقت تفضل حسین نے عرض کیا کہ وزیر علی آصف الدولہ کے نطفہ سے
نہین ہے صاحب نے پوچھا کہ کیا ثبوت ہے اور آصف الدولہ وقت وفات
کے اقرار کر چکا ہے کہ میرا بیٹا ہے قصہ کوتاہ اسکی تحقیقات ہوئی اوس وقت
تحسین علیخان نے بیان کیا کہ نوابصاحب مرحوم کے ایک بیٹا برہان علیخان
تھا جو مرگیا علاوہ اسکے کوئی لڑکا اوراوسکے نطفہ سے نہین ہوا اور نوابصاحب

کی عورت ہو بیگم صاحبہ نے چلمن سے کہا کہ نواب صاحب مرحوم کو کبھی مجھپر تسلط نہین ہوا
جب صاحب کو معلوم ہوا کہ درحقیقت وزیر علی نطفہ حرام ہے اوس وقت بی بی پور کی
کوٹھی مین قیام کر کے سب ارکان دولت کو بلا کر دربار عام کیا اور صبح سے شام تک
سب کو قید رکھا لیکن سبھون نے اپنی اپنی مہرین اس بات پر کر دین کہ درحقیقت وزیر علی
مستحق حکومت نہین ہے بڑے صاحب نے دوسرے روز وزیر علی کو بلا کر وہ کاغذ دکھلایا
اور کہا کہ ہم کیا کرین تمام ارکان دولت تمھارے دشمن ہین اور تم وارث سلطنت نہین ہو سکتے
وزیر علی یہ سنکر پریشان اور بدحواس ہو بیگم صاحبہ کی خدمت مین جا کر بولا کہ آپنے مجھے
آصف الدولہ کا غلام جانا اگر مین درحقیقت اون کا بیٹا نہین ہون تو فرمائیے کہ اب
کی اتنی اطاعت کون کرے گا بیگم صاحبہ ممدوح آصف الدولہ کا نام سنکر رونے لگین
اور اپنی مہر وزیر علی کو دیکر فرمایا کہ اگر اس سے تمکو بادشاہت ملتی ہو تو موجود ہے
مرزا وزیر علی مہر لیکر خیمہ مین چلا گیا۔
اب دیکھنا چاہیے کہ مرزا سعادت علیخان بھائی آصف الدولہ کا بنارس مین رہتا
تھا اور مبلغ ۳ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن پاتا تھا اور یہ شخص نہایت دانا اور عقلمند تھا
بعد وفات آصف الدولہ کے یہ بہ مجرد خبر مع اپنے عملہ کے سوار ہو کر کلکتہ گیا اور گورنر جنرل
کے حضور مین اپنا دعوے حکومت کا پیش کیا اور ادھر سر جان شور صاحب گورنر
جنرل کے حضور رپورٹ مشعر حال مرزا وزیر علی خان کے پہونچی اور یہ حکم ہوا کہ سعادت علیخان
کو اگر کہنا شور صاحب بہادر کا قبول ہو تو وارث بادشاہت کا کیا گیا سعادت علیخان
نے اقرارنامہ پر دستخط کر کے پوشیدہ لکھنو جانے کا قصد کیا اور چلا گیا جب
فیض آباد مین لارڈ شور صاحب کو معلوم ہوا کہ سعادت علیخان آگیا وزیر علی کو بھی
صاحب موصوف نے طلب کیا تب عبد الرحمن خان نے منع کیا کہ آپ وہان تشریف
نہ لیجاوین مگر اوسنے نمانا اور شور صاحب کے حضور مین آیا اونھون نے اوسکو
فوج انگریزی سے گرفتار کرا کے ۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۹۷ع کو بنارس بھیجدیا اور اوسکے
تین لاکھ سالانہ بتعداد پنشن مقرر ہوئی اوسنے وہان بہت بہادر راجہ براجیدہ ہان اوسد

راجہ علی بہادر رئیس بندیل کھنڈ اور زمان شاہ بادشاہ کابل سے نوشت و خواند جاری کی
اس جرم میں وزیر علی کو حکم ہوا کہ کلکتہ بھیجا جاوے اسی اثنا میں اوسنے چیری صاحب
اجنٹ کو قتل کر ڈالا اور بھاگا مگر راجہ بہادر جے پور نے اوسے قید کر کے حوالہ انگریز بہادر
کے کیا انگریزوں نے اوسکو کلکتہ میں قید کیا اور وہین وہ مر گیا۔

ذکر حکومت مرزا سعادت علیخان بہادر وزیر از ۱۷۹۸ء لغایت ۱۸۱۴ء

یکم جنوری ۱۷۹۸ء کو کہ روز سنبت کا تھا سعادت علیخان مسند وزارت پر جانشین ہوا اور
حکمت عملی سے تفضل حسین کو نیابت سے برطرف کر کے بعہدۂ وکالت سابق
سرفراز فرما کر کلکتہ کو روانہ کیا اور ہر ایک کو موافق حیثیت کے عہدے دیئے
نواب شمس الدولہ و نواب نصیر الدولہ اپنے مرشدزادون کو اپنا نائب مقرر کیا تنخواہ
شجاع الدولہ کے عہد سے ۷۶ ر انگریزی فوج کی ادا ہوتی تھی اور ادھر نواب
سعادت علی خان نے وقت گدی نشینی کے جناب نواب شور صاحب بہادر گورنر
جنرل ہند سے اقرار نامہ لکھا تھا کہ کسیقدر ملک و نیز ۷۶ لکھ روپیہ سالانہ
دس ہزار فوج کے واسطے دینے کا قول کیا تھا چنانچہ قلعۂ الہ آباد سرکار انگریزی
کے حوالے کر دیا اور ۱۸۰۱ء میں جب سعادت علیخان خرچ فوج کا نہ ادا کر سکا
ملک روہیلکھنڈ اور دوابہ کا سپرد سرکار انگریزی کر دیا اوس میں ۵۰ ہزار روپیہ
بنارس کے شاہزادون کا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ حافظ رحمت خان کے
تنخواہ کا اور ۱۲ لاکھ روپیہ سالانہ نواب نامجنگ احمد خان بنگش کی تنخواہ کا اور
۹ لاکھ روپیہ سالیانہ معافیداران اور جاگیرداران اور روزینہ داران کا کہ بعض کا
ابھی تک جاری ہے اور بہت سا گورنمنٹ نے ضبط کر لیا اور ۳۰ ہزار روپیہ
جاگیر الماس علیخان اور ۱۱ ہزار روپیہ تفضل حسین کی جاگیر کا اور ۲ لاکھ روپیہ
محمد ہشہ قصبہ کے نواب مدار الدولہ کی جاگیر کا اوس میں سے جو انگریزوں کے
سپرد کیا مجرا لیکر آدھے کے اندر داخل کیا کہ ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ہوتے ہیں
انگریزی حکام نے تعلق کیا اس صورت سے ملک کو ذرا نقصان نہ ہوا جو انگریزی

چہرہ آنہ تو نقد مقرر تھے اور قسطون کا سود دیتے تھے اب بجائے نقد کے ملک دیا اور
۳ سر مین تمام تجویز کیا وسیر بھی ہو بیگم صاحبہ کی جاگیر مثل گونڈہ وغیرہ کے قائم رہی
گو کہ لوگ سعادت علیخان کو اس حرکت سے نادان تصور کرتے تھے لیکن اونسنے
حقیقت مین دانائی کا کام کیا۔

سنہ ۱۸۰۱ عیسوی مین نوابصاحب کی طبیعت علیل ہوئی اوس وقت فیض آباد
سے لکھنو تشریف لائے اور ایک کوٹھی صاحب کی مول لیکر وہین قیام کیا اور
صحت پائی اس وجہ سے اوسکا نام شفابخش ہوا تب سے نوابصاحب نے شہر کو
خوب آباد کیا اور چاہا کہ مثل کلکتہ کے کر دین اسوجہ سے لکھنو اپنا دار السلطنت مقرر
کیا اور فیض آباد سے بالکل کارخانہ بادشاہی اوٹھا لائے چنانچہ اوس وقت
سے لکھنو کو بڑی رونق ہوئی اکثر ارکان سلطنت بادشاہ کے بیلی کرنیل صاحب سے
کہا کرتے تھے کہ آپ خیرخواہ کمپنی ہون چنانچہ کرنیل بیلی صاحب اور نوابصاحب
سے جو کچھ گفتگو ہوئی ہے سب پر روشن ہے کیونکہ بکینگم صاحب نے اوسکو موجود
اپنی انگریزی تواریخ مین درج کیا ہے لیکن جب لارڈ ہسٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل
نے اول مرتبہ کوٹھی رزیڈنٹی مین دربار فرمایا ہے تو اون لوگون کا حال جو نوابصاحب
سے بگڑے تھے پوچھا رزیڈنٹ نے جواب دیا کہ یہ لوگ خیرخواہ کمپنی ہین لارڈ صاحب
نے جواب دیا کہ کس طرح سے خیرخواہ ہین آیا سرکار کمپنی کو مدد دی یا روپیہ دیا بلکہ خود
اپنے بچاؤ کے واسطے سرکار اودہ کے نمکحرام ہوکر کمپنی کی پناہ مین آئے بلکہ یہ
نواب صاحب البتہ خیرخواہ سرکار ہین لیکن اب بہتر ہے کہ یہ لوگ کسی قدر تنخواہ مقرر
کراکے کانپور کو چلے جاوین چنانچہ تمام غلام اور اقربا نواب صاحب کے اپنا نقد روپیہ
اور جنس وغیرہ لیکر اور تنخواہ مقرر کراکے عملداری سرکار کمپنی مین چلے آئے اور
عدالت ڈائرکٹر آف کورٹ نے بالکل وثیقہ کہ لاکھون روپیہ کے سرکار اودہ سے
مفت اور ناحق جاری تھے آیندہ سے بالکل منسوخ کردیئے نواب صاحب
موصوف کے عہد مین لنک کروڑ ۵۶ لاکھ ۴۷ ہزار سات سو روپیہ کا ملک تھا اور ۳۲ پلٹن

اور ۵ ہزار سوار مقرر رہتے تھے رزیڈنٹی مین لمسڈی صاحب کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب و
کرنیل کالنس صاحب و کرنیل جان بیلی صاحب رہتے تھے اور نائب نواب شمس الدولہ
اور نصیر الدولہ تھے سنہ ۱۲ اعیسوی کے درمیان ولزلی صاحب گورنر جنرل کشور ہند
جو نواب صاحب سے نہایت دوستانہ رکھتے تھے اور استعفا دیکر ولایت تشریف
لے گئے تھے اونھون نے وہان سے لکھا کہ لارڈ مارکوئیس آف ہسٹنگز صاحب
بادشاہ جو جارج چہارم کا بڑا رفیق ہے گورنر جنرل مقرر ہوگا مگر فی الحال قرضدار ہے صاحب
اوسکی ملکیت نیلام کروالتے ہین اگر آپ مدد کرین تو وہ بروقت آنے ہند کے
آپکے بڑے احسانمند ہون نواب صاحب نے فوراً روپیہ بھیجدیا اور جب ہسٹنگز
صاحب گورنر جنرل ہوکر ہند مین تشریف لائے فوراً نواب صاحب کو لکھا کہ اب
مین آپ کے ملک کا بندوبست کرونگا اور جو آپ سے برگشتہ ہین اونکو
اون کے حق کو پہونچا دونگا یہ خبر سنکر لوگون نے نواب صاحب کو زہر دیدیا
پھر رات گئے نواب صاحب سنہ ۱۴ اع کو ۳۲ برس کی عمر مین مرگئے اون کا یہ
مقبرہ بڑی تیاری سے بنایا گیا۔

ذکر سلطنت شاہ غازی الدین حیدر بادشاہ زمان صوبہ اودھ من ابتدا سنہ ۱۴ اع لغایت سنہ ۲۷ اع

ناظرین تواریخ کو واضح ہو کہ سعادت خان سے اور سعادت علیخان تک یہ لوگ بخطاب وزیر
دہلی مشہور رہے مگر غازی الدین نے بادشاہت کا خطاب حاصل کیا اسکا حال
اس طرح ہے کہ جب نواب رمضانعلی خان نے کہ نواب مرحوم کا سالا تھا دوڑکر جناب
کرنیل جان بیلی صاحب کو وفات نواب سے اطلاع دی صاحب بہادر نے اوسی وقت
ایک شتر سوار کو دوڑاکر منڈیاون کی چھاونی سے پلٹن واسطے حفاظت ملک کے طلب
کی اور مرزا جعفر اور مرزا حاجی کے بلانے کو آدمی بھیجا اور ڈاکٹر ویلس صاحب اور کپتان
فاوچین صاحب اور ۳۰ نفر سپاہی ہمراہ لیکر صاحب بہادر مکان سلطانی مین پہونچے اور
جابجا پہرہ مقرر کرکے حکم دیا کہ کوئی شخص ایوان شاہی مین داخل نہ پاوے اور اوسیوقت

نواب غازی الدین حیدر خان لباس خاص پہنکر اور تلوار ولایتی کمر سے لگاکر نواجاص محل کے محل سے بارہ دری میں داخل ہوا اور آغا میر بھی کہین سے راہ پاکر آن موجود ہوا کرنیل صاحب نے نواب مرحوم کے اوپر سے دوشالا اوٹھایا اور ڈاکٹر ولیمن صاحب نے رنج شک کے واسطے گلے میں تسمہ ڈال کر دونون شانون پر نشتر مارا ایک طرف سے ذرا سا خون دوسری طرف سے ذرا سی چربی نکلکر رہ گئی پس اون کے مرجانے کا یقین ہوا بعد اوسکے باہر نکل کر غازی الدین حیدر سے بیلی صاحب نے فرمایا کہ آپ کو مسند وزارت مبارک ہووے اور فرح بخش کے کمرہ مین آکر مسند نشین کرکے حکم دیا کہ توپ سلک ہونی لگین اور نذرانہ گذرنے لگے اوس وقت غازی الدین حیدر کی ۴۴ برس کی عمر تھی بعد اوسکے نواب صاحب نے مرزا حاجی سے کہا کہ اگر نیابت تم کو منظور ہو تو موجود ہے مگر تمھارے باپ کو نذر نگا مرزا حاجی نے باپ کا خیال کرکے نیابت قبول نہ کی اور اوسی غم سے سپ دق کے عارضہ مین مبتلا ہوئے مگر کرنیل بیلی صاحب کو یہ بات ناپسند آئی اور کہا کہ مرزا حاجی نے بعض رفع اشتباہ کے واسطے ہماری قدامت دیرینہ کو چھوڑ دیا اور منشی علی نقی خان رزیڈنٹی کا منشی ہوا آغا میر یہ موقع عمدہ دیکھکر اور اپنے آقا کی خدمت کا آرزومند تھا اوس سے مل گیا اور اوسکو اپنا باپ بنایا +

لارڈ ہسٹینگ صاحب لکھنؤ میں آئے تو کرنیل بیلی صاحب کی اوس سرکار مین مداخلت کے سبب سے اون سے ناراض ہوئے اور کرنیل ولکیوڈ صاحب اور ڈاکٹر لا صاحب جو نواب مرحوم کے ہمراز تھے یہ چاہتے تھے کہ اگر نواب صاحب پچھلی باتونکو دیدے لینے ثابت قدم رہین اور راضی نامہ کرنیل کو ندین تو بہت جلد مطلب براری ہو سکتی ہے لیکن نواب صاحب کے یہان آغا میر کا بڑا دخل تھا اوسنے نواب سے کہا کہ آپ کا ان انگریزون پر اطمینان ہے کہ اپنے مقدمے کی درستی ہوجاوے گی اور اس امید پر راضی نامہ دینے مین آپ کو تامل ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ شمس الدولہ کی طرف ریاست منتقل نہ ہوجاوے مین اپنے نمک سے ادا ہو گیا آگے آپ کو اختیار ہے نوابصاحب نے مطابق اوسکے صلح سنکے بڑا بھی نامہ دیدیا اور دوسرے روز نیابت

کا خلعت اور خطاب معتمد الدولہ کا آغا میر کو عطا فرمایا اب مرزا حاجی بالکل خانہ نشین ہو گیا
اور منتظم الدولہ حکیم مہدی اپنی نظامت کے علاقہ پر خیر آباد چلا گیا اور وہان سے برطرف
ہو کر فرخ آباد چلا گیا وہان قرضداروں نے اسکی ملکیت نیلام کرا لی ادھر بادشاہ کا
مزاج کسی طرح پر معتمد الدولہ سے برگشتہ ہو گیا اور مرزا جعفر نے انتقال کیا مرزا حاجی عہدہ
نیابت پر سرفراز ہوئے ۔
لیکن تھوڑی عرصے بعد معتمد الدولہ پھر اپنی جگہہ پر بحال ہوئے اور مرزا حاجی قید ہوئے بمشکل
تمام مرزا حاجی نے اپنی رہائی کروا کے کانپور چلے آئے اور کام چھاپا خانہ کا جاری کیا +
سنہ ۱۸۱۹ عیسوی کو مطابق ۵ ماہ ذی الحجہ روز پنجشنبہ ۱۲۳۵ھ کو نواب صاحب کو لندن سے
بادشاہ کی حضور سے خطاب شاہ زمان کا عطا ہوا اور لقب وزارت برخاست کیا
گیا اور معتمد الدولہ کو خطاب وزیر اعظم کا عطا کیا گیا تخت شاہی اور تاج روپیہ کثیر خرچ ہو کے
طیار کیا گیا اور انعام خوب تقسیم ہوا اب معتمد الدولہ کا بڑا اختیار ہوا تمام اور وہ اسکے
ماتحت تھا اسکے تمام دشمن مارے گئے کچھ کانپور بھاگ گئے یہان تک کہ نواب محسن الدولہ
کہ بادشاہ کا پوتا تھا اور بادشاہ بیگم اپنی دادی کے پاس رہتا تھا خوبی قسمت سے
امام بخش ناسخ شاعر اور انور علی اوستاد نے انھین بادشاہ بیگم سے جدا کر دیا اور
بادشاہ بیگم اور مرزا ولیعہد مین فساد کا باعث ہوا اور چند روز بعد میر فضل علی داروغہ
اور رفیق النسا مغلانی کو بڑے ظلم سے بادشاہ بیگم کی سرکار سے نکلوا دیا اوس دن
بڑا کشت وخون ہوا مگر ریزیڈنٹ صاحب نے بچایا اور اوس بیچارے کو فرخ آباد
صحیح اور سالم پہونچا دیا اور جس وقت بادشاہ اول ملاقات لارڈ ہیسٹنگ صاحب
گورنر جنرل بہادر کو کانپور مین تشریف لائے تھے مبارک محل کو بخطاب خاص محل
کے لائے تھے بادشاہ بیگم کی بڑی ترقی یعنی دس ہزار روپیہ تنخواہ ماہواری زیادہ ہوئے
اور یہ لوگ ہر روز ایک فساد جدید برپا کرتے تھے چنانچہ جب منا جان پیدا ہوا مشہور
کر دیا کہ یہ دھوین سے پیدا ہوا ہے بہت سے شاہی بھائیون کو نکلوا دیا اگر معتمد الدولہ
لیاقت اور مروت مین بے نظیر تھا لیکن ظلم کثرت سے کرتا تھا جس طرح دربار اکبر

مین ابوالفضل تھا اوسی طرح زمانہ حال مین یہ ہوا گو کہ ابوالفضل کا پاسنگ بھی نہ تھا لیکن پھر بھی اپنا ثانی نہ رکھتا تھا معتمد الدولہ نے بنیاد وثیقہ کی قائم کی اور براہ دانشمندی سرکار کمپنی کو ایک کروڑ روپیہ بادشاہ کا بطریق قرض بمنافع پانچ روپیہ ہزار داخل کر کے ایک وثیقہ نسلاً بعد نسلاً بحفاظت وحمایت سرکار کمپنی کے حاصل کیا اور اسی سے سلطنت مین رخنہ پڑ گیا۔

تفصیل وثیقہ

[illegible] بارہ پائی

نواب مبارک محل	سلطان مریم بیگم	ممتاز محل	سرفراز محل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ملازمان متعلق مع اسامیہائے سرفراز محل	امام باڑہ نجف اشرف	نواب بیگم زوجہ معتمد الدولہ	وزیر بیگم وعالیہ بیگم مختاران نواب صاحب
[illegible]	[illegible] بارہ پائی	[illegible]	[illegible]
امین الدولہ اوسکا بیٹا	معتمد الدولہ	—	—
[illegible]	[illegible]		

معتمد الدولہ کے عہد نیابت مین ملک مین زرریزی بڑی تھی اور اگرچہ بادشاہ بھی بڑا سخی اور نیک نیت تھا لیکن کار سلطنت مین اوس سے محنت نہین ہو سکتی تھی بالکل کاروبار معتمد الدولہ کرتا تھا شاہان مرحوم کا جمع کیا ہوا خزانہ اسنے آدھا موتی محل اور شاہ منزل اور نجف اشرف اور تماشون اور اپنے جلوس مین خرچ کر ڈالا اسکے عہد مین معتمد الدولہ نائب اور راولکرشن عہدۂ دیوانی پر تھے اور رزیڈنٹی کرنیل جان بیلی صاحب اور اسٹریچی صاحب جنرل ویببر صاحب وننٹن صاحب ورکٹس صاحب کے سپرد تھی ۷ ہزار سوار اور ۴۱ پلٹن تھی آمدنی ملک کی ایک کروڑ لاکھ روپیہ تھی اس بادشاہ نے اسہال کی بیماری مین موتی محل کے اندر ۱۸۲۷ عیسوی کو ۵۶ برس کی عمر مین وفات پائی اور چونکہ اسکو خطاب شاہی ہو گیا تھا اس واسطے اسنے سکہ ہائے ذیل اپنے نام سے جاری کیے +

سکہ ہای غازی الدین حیدر

نمبر و شکل و سنہ جلوس ہجری				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			نام ضربگاہ
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	
۱	مدور	۲	۱۲۳[illegible]	[illegible]	سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن غازی الدین حیدر عالی نسب شاہ زمن	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ و تصویر	لکھنؤ
۲	〃	۴	۱۲۳۸	〃	〃	سنہ احد دار الامارة و تصویر	ایضاً

ذکر سلطنت شاہ سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر بادشاہ صوبہ اودہ من ابتدای ۱۸۲۷ء لغایت ۱۸۳۷ء

بعد وفات غازی الدین حیدر کے نصیر الدین حیدر ۱۸۲۷ء اوسی روزہ ۲۲ برس کی عمر مین درمیان بارہ دری کے تخت نشین ہوا اور بظاہر معتمد الدولہ سے فرمایا کہ باوجود اسکے کہ تم ایسے دانشمند اور دانا ہو لیکن پھر بھی پھنس گئے اوس وقت عقلمندون نے معتمد الدولہ سے کہا کہ آپ اپنی طرف سے استعفا دیدین تو بہتر ہے مگر وزارت کب چھوڑی جاتی ہے آخر چند روز بعد یہ حال ہوا کہ نصیر الدین نے معتمد الدولہ کو بذریعہ رزیڈنٹ کے گرفتار کیا اور تمام املاک اسکی ضبط سرکار ہو کر مقدمہ زیر تحقیقات ہوا اور معتمد الدولہ قید تھا اور بجاے اوسکے میر فضل علی جو کہ غازی الدین حیدر کے عہد مین بذلت تمام شہر بند ہوا تھا اور فرخ آباد چلا گیا تھا وزیر ہوا اور اعتماد الدولہ کا خطاب عطا ہوا اور بجاے نول کرشن کے مہاراجہ میوا رام عہدہ دیوانی پر سرفراز ہوئے اور افتخار الدولہ کا خطاب دیا گیا معتمد الدولہ کی ذلت کی خبر سنکر مرزا حاجی اور منتظم الدولہ یعنی حکیم مہدی علیخان یہ دونون شخص لکھنؤ مین کانپور سے پہونچے اور اعتماد الدولہ نے مرزا حاجی کو کسی عہدے پر ملازم رکھوا دیا گو کہ معتمد الدولہ نے اعتماد الدولہ کو بہت ذلت دی تھی لیکن یہ شخص نہایت مروت سے پیش آیا بلکہ بڑے صاحب کے ذریعہ سے یہ فیصلہ کر وا دیا کہ آغا میر اپنے کنبے قبیلہ کو لیکر کانپور مع اپنے نقد اور جنس اسباب کے چلا جاوے فقط ۲۳ لک روپیہ بابت ضمانت کے جو نوٹ اور تنخواہ وغیرہ کا جو خزانہ شاہی مین جمع تھا معہ اوس املاک کے جو لکھنؤ مین تھی محاسبہ شاہی مین محسوب ہوے

لیکن ابن معتمد الدولہ نے ارکان دولت سے کہکر بادشاہ کا مزاج اعتماد الدولہ سے ترش کر دیا کہ یہ شخص آغا میر سے ملا ہے بادشاہ نے اوسکو موقوف کر دیا یہ بیچارہ بعد ذلت بسیار مر گیا اور بجاے اسکے حکیم مہدی علیخان بخطاب منتظم الدولہ سے وزیر مقرر ہوئے جنہنے سکہ پر اپنا نام بجاے بادشاہ کے کہدوا دیا اور بادشاہ نے یہان تک اسکی قدر و منزلت کی کہ حضور کا خطاب عطا فرمایا اور اوس عرصے مین میوا رام دیوانی سے مستعفی ہو کر چلا گیا اور بجاے اسکے دیوان بالکرشن بخطاب منیر الدولہ کے دیوانی پر سرفراز ہوا اور روشن الدولہ نائب وزیر کرکے جدید عہدہ جاری ہوا تھا مقرر ہوا کہ اسی اثنا مین حکیم مہدی کی عقل مین فتور آیا بادشاہ کا مزاج اوس سے برگشتہ ہو گیا اوسکو برخاست کرکے روشن الدولہ محمد حسین خان کو وزیر مقرر کیا اور بادشاہ عیش و عشرت مین مشغول ہو گیا بڑے بڑے وظیفہ عورتون کے حسب ذیل مقرر کر دیئے۔

نواب ملکہ زمانیہ — مخدرۂ علیا — تاج محل — بادشاہ محل — سلطان عالیہ دختر ملکہ زمانیہ

خزانہ مین تنزل پڑا تھا ریذیڈنٹی پر صاحبان مارو کنس صاحب و کپتان الاکسا صاحب اور عامس ہینید کھا صاحب و کرنیل جان لو صاحب سرفراز تھے اور چار ہزار سوار اور ۳۰ پلٹن متعین بادشاہ نے ۱۸۳۷ء کو انتقال فرمایا اور نقل کربلا جو اونھنے بنائی تھی اوسی مین دفن کیے گئے

سکہ ہای نصیر الدین حیدر شاہ

شکل و سنہ جلوس و ہجری				خط و عبارت ہر دو جانب سکہ			
نمبر	شکل	جلوس	ہجری	[illegible]	عبارت جانب اول	عبارت جانب دوم	دار الضرب
۱	مدور	۲	۱۲۴۴	″	بہر سکہ تقدیر یحیی زد لطف الہ سپہر مرتبہ شاہ زمان سلیمان جاہ	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ	اودہ
۲	″	۷	۱۲۴۹	″	سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل الہ تا نصیب سکہ نصیر الدین حیدر بادشاہ	ایضاً	ایضاً

ذکر خانہ جنگی بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ

ناظرین تواریخ کو روشن ہو کہ نصیر الدین نے وقت وفات کے منا جان کی ولدیت کا
ابطال صاحب رزیڈنٹ کے روبرو کیا تھا اور صدر سے بھی حکم آگیا تھا کہ اگر ایسا امر ہے تو
نواب سعادت علیخان کی اولاد میں جو بڑا نیک خصلت ہو اوسکو بادشاہ کرنا چاہیے الیس
صاحب رزیڈنٹ نے نصیر الدولہ محمد علی بن سعادت علیخان کو تجویز کیا مگر بادشاہ بیگم
نے فریدون بخت منان جان کو گدی دینا چاہا اور بر سر فساد ہوئین کرنیل جان لو صاحب
نے جب دیکھا کہ محمد علیشاہ مع شاہزادے امجد علی کے قید میں ہے اور منا جان تخت نشین
ہوگیا فوراً حکم توپ چلنے کا دیدیا اور منان جان اس عرصے مین قید ہو کر قلعہ چنار گڈہ مین
مقید ہوا اور دو ہزار چار سو روپیہ تنخواہ سلطنت لکھنؤ سے اوسکے مقرر ہوئے منا جان
۱۸۴۶ عیسوی مین اوسی قید کے اندر مرگیا اور بادشاہ بیگم بھی اوسی غم سے
۱۸۴۸ عیسوی مین مر گئی —

ذکر سلطنت شاہ نصیر الدولہ محمد علیشاہ بہادر از ۱۸۳۷ء لغایت ۱۸۴۲ء

ناظرین تواریخ پر واضح رہے کہ ایک روز آٹھ گھنٹہ بعد جب فساد رفع ہوگیا کرنیل صاحب
نے بارہ دری کو صاف اور آراستہ کرواکے ۵ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء
کو موافق دستور کے نصیر الدولہ محمد علیشاہ کو تخت نشین کیا اور توپین سلامی کی موافق
دستور سر ہونے لگین نذرانہ گذرے انعام تقسیم ہوے وقت تخت نشینی کے عمر بادشاہ
محمد علیشاہ کی ۶۳ برس کی تھی اور بیماری تشنج مین مبتلا تھا کہ چلنے پھرنے کی اوسکو
طاقت نہ تھی لیکن پھر بھی شاہان گذشتہ سے کہین عقلمندی سے بادشاہت کرتا تھا
غربا اور مساکین کو بہت چاہتا تھا کہ ہنوز نام اوسکا قائم ہے جو جو خرابیان امور سلطنت
مین سلف سے تھین اونکو اسنے رفع کردیا یہان تک کہ صاحبان صدر انکی کارروائی سے
بہت خوش تھے اور جس امر مین اسنے صدر رپورٹ کی فوراً منظور ہوئی روشن الدولہ
وزیر کو بادشاہ نے بہت سا منع کیا کہ تم کبنو ہ سے اتحاد مت رکھو مگر جب اسنے نمانا
عہدہ سے برطرف کرکے حکیم مہدی منتظم الدولہ کو پھر فرخ آباد سے طلب کرکے عہدہ
وزارت پر سرفراز فرمایا اور احمد علی خان منور الدولہ کو عہدہ جرنیلی کا عطا فرمایا اور منتظم الدولہ

کے ملک کا ایسا بندوبست کیا کہ قابل تعریف تھا اور اوسکا ارادہ یہ تھا کہ جب بادشاہ
گورنر جنرل بہادر کی ملاقات سے واپس آجاوینگے اور اجازت لیکر ایسا انتظام کرونگا
کہ بدخواہ سلطنت بالکل نیست ہو جاوینگے مگر عمر نے وفا دی ایک ہفتہ کے بعد بیماری
سخت مین مبتلا ہو کر مر گیا بادشاہ کو اوسکی وفات کا بڑا رنج گذرا تب ظہیر الدولہ کو جو وکالت
پہ مامور تھا حسب سفارش کپتان جیمس بائین صاحب کے وزیر مقرر کیا لیکن وہ دو مہینے
کے بعد مر گیا اور منور الدولہ وزیر ہوا اور شرف الدولہ محمد ابراہیم خان عہدہ وکالت پر
سرفراز ہوا منور الدولہ بعد چند ماہ کے استعفا دیکر کربلا چلا گیا تب بادشاہ نے
عہدہ وزارت کسی کو دینا مناسب نجانکر بطور پیشدستی شرف الدولہ کو مقرر کیا اسکے
عہد مین ۴۲ ہزار فوج پیادہ اور ۳ ہزار ۷ سو سوار تعینات تھے آمدنی ملک کی ایک کرور
پچاس لاکھ روپیہ کی تھی رزیڈنٹی مین صاحبان کرنیل لو صاحب اور کرنیل کالفیلڈ صاحب
تعینات تھے بہت سا روپیہ بادشاہ نے حضرت عباس کے روضہ کی ترمیم اور درستی
نہر وغیرہ مین صرف کیا اور ہزار روپیہ ماہواری وے لوگ پاتے تھے جو کربلا کی زیارت
کو جاتے تھے اور سولہ لاکھ روپیہ کنٹنجنٹ فوج کے واسطے جو فوج سرکار انگریزی لگک
کی طور سے وہان تھی اور اگلے عہدنامہ کے سواے گورنر جنرل بہادر اور اون کے
ارکان دولت کی تجویز سے مقرر ہوئی تھی جب عدالت لندن کورٹ آف ڈائرکٹرس نے
تحریر کرنیل جان لو صاحب کی ملاحظہ کی تو اون کو نامناسب جانکر عدالت مذکور
نے منظور نہ کیا —

جب بادشاہ اور حکام صدر کے درمیان کمال محبت اور اتحاد ہوا تو بادشاہ نے
شاہزدون اور محلون اور متوسلون کے وظیفون کی ایک فہرست مرتب کرا کر صدر
ارسال کی وہان سے منظور ہو آئی چنانچہ تفصیل اوسکی درج ذیل ہے —

نواب ملکہ جہان تاج الزمانی سلطان آرا بیگم	محلیات دیگر	شہزادہ اور اوسکے محل	شہزادیان
۱ اسم	۵ اسم فی اسم ماہانہ	۸ اسم	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات ۸ اسم اسامی عمارات — شرف الدولہ محمد ابراہیم خان — عظیم اللہ خان — نوٹ برائی امام بارہ حسین آباد
فی اسم للغ — مالگذاری ٥ — ماہانہ عطیہ — مبلغ لاکھ

اسکے بعد امام بارہ حسین آباد کی طیاری مین جیسا کہ چاہیئے تھا ایثار کیا اور قحط سالی مین اچھا بندوبست کیا امام باڑہ نہایت نادر بنا ہے اور شرف الدولہ کی اہتمام سے تیار ہوا دوسری بار بادشاہ نے حسین آباد وغیرہ کی مصارف کیواسطے صدر کو لکھا وہ نامنظور ہوا لیکن کافذات نوٹ بطریق قرض بمیعاد منظور ہوآئی اس بادشاہ نے بعد سلطنت ٥ برس ۱۰ دن کے ۲۸ برس کی عمر ۱۲۵۸ھ میں شنبہ کی رات کو وفات پائی

فہرست سکہ ہای محمد علیشاہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دویم	دار الضرب
شکل و سنہ جلوس و ہجری				خط و عبارت سکہ ہر دو جانب			
۱	مدور	۲	۱۲۵۴		بجود و کرم سکہ زد بر جہان محمد علی بادشاہ زمان	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب جاہ دار السلطنت لکھنؤ	لکھنؤ
۲	″	٥	۱۲۵۷	″	محمد علی بادشاہ زمان	″	″

ذکر سلطنت بادشاہ محمد امجد علیشاہ بہادر از ۱۲۵۸ھ لغایت ۱۲۶۳ھ

بعد وفات محمد علیشاہ کے اون کا بیٹا محمد امجد علیشاہ ۳۴ برس ۶ مہینہ کی عمر مین ۱۲۵۸ھ کو تخت نشین ہوا اور یہ بادشاہ شرف الدولہ سے عہد ولیعہدی ہی مین ناراض تھا عہدہ سے برخاست کرکے امین الدولہ کو وزیر اور معین الدولہ کو عہدہ پیشدستی پر سرفراز فرمایا اور عنایت علیخان کہ بادشاہ کا ماموں تھا اوسکو عہدہ نظامت ملک کا عطا ہوا اور عہدہ دیوانی بالکرشن کو عطا فرمایا جب بالکرشن مستعفی ہوا تب رتن سین کو ملا چندروز بعد وزارت اور پیشدستی کے درمیان رخنہ اور فساد ہوا اور معین الدولہ نے بادشاہ کا مزاج وزیر سے برگشتہ کرکے امین الدولہ کو موقوف کروادیا اور منیر الدولہ کو کانپور سے طلب کرکے عہدہ وزارت سے اوسکو سرفراز فرمایا جب منیر الدولہ نے وزارت کے کام مین بجز فساد کے اور کچھ نہ دیکھا تھوڑے عرصہ بعد استعفا دیکر خانہ نشین ہوا اور بادشاہ نے امین الدولہ کو پھر بلاکر وزارت بخشی اور عہدہ میر منشی پر راجہ کندن لال مولف

متفرقات ۰ اسم اسامی ماہ اسم شرف الدولہ محمد ابراہیم خان عظیم اللہ خان نوٹ بری امام باڑہ حسین آباد

سنہ اسم للف مالِ عہ ۵ ماعلیہ ایرانی [illegible] لاکھ

اسکے بعد امام باڑہ حسین آباد کی طیاری مین جیسا کہ چاہیئے تھا تیار کیا اور قحط سالی مین اچھا بندوبست کیا امام باڑہ نہایت نادر بنا ہے اور شرف الدولہ کی اہتمام سے تیار ہوا دوسری بار بادشاہ نے حسین آباد وغیرہ کی مصارف کیواسطے صدر کو لکھا وہ نامنظور ہوا لیکن کاغذات نوٹ بطریق قرض میعاد منظور ہو آئی اس بادشاہ نے بعد سلطنت ۵ برس ۲ دن کے ۶۶ برس کی عمر ۱۲۵۸ھ مین شنبہ کی راتکو وفات پائی

فہرست سکہ ہای محمد علیشاہ

نمبر	شکل	جلوس	ہجری	خط	عبارت جانب اول	عبارت جانب دویم	ہا ہر جا
شکل و سنہ جلوس و ہجری				خط و عبارت سکہ ہر دو جانب			
۱	مدور	۲	۱۲۵۴	نستعلیق	بجود و کرم سکہ زد و در جہان محمد علی بادشاہ زمان	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب بجا دو دار السلطنت لکھنؤ	لکھنؤ
۲	″	۵	۱۲۵۷	″	محمد علی بادشاہ زمان	″	″

ذکر سلطنت بادشاہ محمد امجد علیشاہ بہادر از ۱۲۵۸ھ لغایت ۱۲۶۳ھ

بعد وفات محمد علیشاہ کے اون کا بیٹا محمد امجد علیشاہ ۴۳ برس ۶ مہینہ کی عمر مین ۱۲۵۸ھ کو تخت نشین ہوا اور یہ بادشاہ شرف الدولہ سے عہد ولیعہدی ہی مین ناراض تھا عہدہ سے برخاست کر کے امین الدولہ کو وزیر اور معین الدولہ کو عہدۂ پیشدستی پر سرفراز فرمایا اور عنایت علیخان کہ بادشاہ کا ماموں تھا اوسکو عہدۂ نظامت ملک کا عطا ہوا اور عہدۂ دیوانی بالکرشن کو عطا فرمایا جب بالکرشن مستعفی ہوا تب رتن سین کو ملا چندروز بعد وزارت اور پیشدستی کے درمیان رخنہ اور فساد ہوا اور معین الدولہ نے بادشاہ کا مزاج وزیر سے برگشتہ کر کے امین الدولہ کو موقوف کروا دیا اور منیر الدولہ کو کانپور سے طلب کر کے عہدۂ وزارت سے اوسکو سرفراز فرمایا جب منیر الدولہ نے وزارت کے کام مین بجز فساد کے اور کچھ نہ دیکھا تھوڑے عرصہ بعد استعفا دیکر خانہ نشین ہوا اور بادشاہ نے امین الدولہ کو پھر بلاکر وزارت بخشی اور عہدۂ میر منشی پر راجہ کندن لال مؤلف

بیماری سرطان مین مبتلا ہوکر ۴۰ برس کی عمر مین وفات پائی اور منیڈو خان رسالدار
کی چھاونی مین دفنائے گئے دس لاکھ روپیہ صرف ہوکر انکا مقبرہ اور امام باڑہ بنایا گیا +
بعد وفات بادشاہ مذکور کے واجد علی شاہ تخت نشین ہوئے اون کا بیان تواریخ
ہذا کے خیابان دوم کے چوتھے چمن مین کیا جاوے گا +

نقشہ شاہان گذشتہ اودھ بقید اسم وغیرہ

نمبر	نام بادشاہ	خطاب	جلوس	وفات	مدت سلطنت
۱	نواب سعادتخان	برہان الملک	۱۷۱۱ع	۱۷۳۹ع	۲۹ سال
۲	نواب صفدر جنگ	صفدر جنگ	۱۷۳۹ع	۱۷۵۸ع	۲۰ سال
۳	نواب شجاع الدولہ	+	۱۷۵۸ع	۱۷۷۵ع	۱۹ سال
۴	نواب آصف الدولہ	+	۱۷۷۵ع	۱۷۹۷ع	۲۲ سال
۵	مرزا وزیر علی خان	+	۱۷۹۷ع	۱۷۹۸ع	ایک سال
۶	نواب سعادت علیخان	+	۱۷۹۸ع	۱۸۱۴ع	۱۷ سال ۹ ماہ
۷	بادشاہ غازی الدین حیدر	+	۱۸۱۴ع	۱۸۲۷ع	۱۴ سال
۸	نصیر الدین حیدر بادشاہ		۱۸۲۷ع	۱۸۳۷ع	۱۰ سال ۵ ماہ
۹	نصیر الدولہ	محمد علیشاہ	۱۸۳۷ع	۱۸۴۱ع	۵ سال ۲ دن
۱۰	امجد علی شاہ	امجد علیشاہ	۱۸۴۱ع	۱۸۴۷ع	۷ سال
۱۱	واجد علی شاہ سلطان عالم	کلکتہ مین ہین	۱۸۴۷ع	۱۸۵۶ع	۱۰ سال

میزان بادشاہان مذکورہ بالا کی کل ۱۱ شخص ان بادشاہون نے ۱۷۱۱ع سے لغایت
۱۸۵۶ع کہ جسکی تعداد ایکسو چھیالیس سال ہوتی ہے بادشاہتین کین +

آغاز گوشہ دوم احوال حکومت رئیسان شہر فرخ آباد عرف فتحگڈہ

ذکر حکومت نواب محمد خان غضنفر جنگ بہادر بنگش از ۱۷۱۳ع لغایت ۱۷۴۳ع

ناظرین پر واضح رہے زمانہ سلف مین یہ ضلع دار السلطنت راجہ بھیرا بہو کا تھا اوسکے بعد

زیر اقتدار راجہ جے چند جو دہشتر کے زمانہ حال مین قنوج والون کی حکومت رہی
ہے لیکن جب سلطنت اہل اسلام ہو گئے داخل دیوان تیموریہ ہوا اور عالمگیر بادشاہ کے عہد
مین عین خان افغانی متوطن افغانستان مرشد آباد مین زمرۂ سواران کی ملازم ہوا اوسکا
اوسکا بیٹا محمد جان کہ عہد طفلی سے شجاع تھا محمد یسین خان رئیس مرشد آباد کے حضور مین بعد
وفات باپکے ملازم ہوا اسنے ایسے ایسے عمدہ کام کیے کہ چار ہزار سوارون کا رسالہ دار ہو گیا اک
تمام سپاہ اوسکی خوش اخلاقی اور جوانمردی پر اپنے تئین نثار کرتی تھی اسیوجہ سے بعد
وفات رئیس مذکور الصدر کے اسنے اپنی فوج کے ذریعے سے چند قلعے فتح کیے اور کسیقدر
خزانہ بھی جمع کیا اور اوسی اثنا مین راجہ دتیا نے وفات پائی اور اوسکے پسران مسمی پرتھی چند
اور رام چند کے درمیان لڑائی ہوئی محمد خان حسب خواہش رام چند کے اوسکی مدد پر گیا
اور پرتھی بھی مارا گیا رام چند نے اسپر خوش ہو کر بہت سی دولت مرحمت فرمائی جسکی وجہ سے اوسکی قسمت
کی ترقی ہوئی سنہ ۱۱۲۳ھ کے درمیان جب فرخ سیر اور جہاندار شاہ سے لڑائی ہوئی محمد خان نے
فرخ سیر کو مدد دی فرخ سیر کی جوانمردی سے خوش ہو کر بعد فتح کے جاگیر ہاے کالپی اور
بھوجپور اور سونڈہ اور مہوبہ اور جالون اور بھسیری وغیرہ مع منصب چار ہزاری کے اوسکو
عطا فرمایا اور خطاب غضنفر جنگ بنگش کا دیا اور کچھ روز بعد اسکو علاقہ بھوجپور کا دیدیا تب
محمد خان غضنفر جنگ نے تین موضع کے رقبہ مین ۱۱۲۶ھ کے درمیان ایک شہر آباد کیا اور
اوسکی شہر پناہ خام جنوب و شمال ۱۲ میل اور غرباً و شرقاً ۴ میل مین بنا کر نام اوسکا حسب
خواہش فرخ سیر کے فرخ آباد رکھا اور محمد خان نے ایک قلعہ بھی بنام کسی فتح گڈھ کے بنایا
یہ قلعہ برلب گنگ واقع ہے اور تین موضع حسین پور اور بھیکم پور اور بھولی پور کی زمین پر جبہ
قلعہ بنایا گیا بعد وفات فرخ سیر کے محمد شاہ نے بعوض اسکے کہ محمد خان نے سادات کو جو دشمن
بادشاہی تھے قتل کیا علاوہ علاقہ جات مندرجہ بالا کے اور علاقہ شمس آباد اور ۲ لاکھ روپیہ
نقد و صوبہ داری اکبر آباد و شمشیر و خنجر اور دو گھوڑے بیش قیمتی اور فیل اور سرپیچ اور چوغہ اور
منصب ہفت ہزاری عطا فرمایا اور علاوہ اوسکے ۱۱۴۰ھ کو صوبہ داری الہ آباد اور مالوہ
بھی سپرد محمد خان کے کر دی اور اکثر اسکی آل اولاد اور رفقا اور چیلون کو علیحدہ علیحدہ

جاگیرین بخشین اور حکم دیا کہ محمد خان کو فرمان مین عبارت ذیل لکھی جایا کرے -
لایق العنایات والاحسان سزاوار مراحم بیکران شایستہ الطاف نمایان محمد خان بہادر
غضنفر جنگ امیدوار عنایت خاص بودہ بداند -
آب دیکھا چاہیئے کہ محمد خان کی حکومت سرحد کول سے تا اکبرپور و شاہ پور جو اب ضلع کانپور کا پرگنہ ہے اعنی سو کوس تک ہوگئی محمد خان نے اپنی چیلہ بھورے خان کو صوبہ داری
اکبرآباد کی نیابت پر مقرر کیا اور علاقہ کالپی پر محمد دلیر خان اپنے لڑکے کو حاکم مقرر کیا اور
شمس آباد پر داؤد خان کو بھوجپور پر نیک خان کو وجالون پر کمان خان کو و بدایون و
سہوان و مراد آباد وغیرہ پر شمشیر خان کو مقرر کیا اور ۱۷۳۲ء کو محمد دلیر خان و راجہ چھبیل سیال
بندیلکھنڈ والی سے قریب کالپی کے بڑی لڑائی ہوئی اور دلیر خان مارا گیا قائم خان
بن محمد خان نے اپنے بھائی کا خون چھتر سال سے لیا اور محمد خان نے دلیپ سنگھ راجہ
مین پوری کو جو سرکش تھا مار کر اوسکے راجکمار کو مسند ریاست پر بٹھایا لیکن محمد خان کو
بندیلون نے قید کرکے بڑی تکلیف دی لیکن اوسکے لڑکے قاسم خان نے اپنے باپ
کو قید سے رہا کروایا اور بندیلون کو مار ڈالا اوسی عرصہ مین ۱۷۲۹ء کو صوبہ الہ آباد سے
بجرم مغلوبیت کے محمد خان برخاست کردیا گیا لیکن ۱۷۳۲ء کو جب محمد خان نے
ملہر راؤ مرہٹہ کو شکست دیکر بھگایا اوس وقت دہلی سے صوبہ الہ آباد پر ۱۷۳۲ء کو پھر
مقرر کیا گیا اسکے حادثہ کے نوین سال ۱۷۴۳ء کو محمد خان بنگش نے دنبل گلو کے
عارضہ مین وفات پائی اور حیات باغ واقع موضع نیک پور متصل کمپ فتح گڈھ مین
دفن ہوا مقبرہ اسکا فی الجملہ اچھا بنا ہوا ہے ❊

ذکر حکومت نواب قائم جنگ بہادر بنگش از ۱۷۴۵ء لغایت ۱۷۴۹ء

بعد وفات محمد خان کے اوس کا بیٹا قائم جنگ مسند نشین ہوا اور اسنے اپنی حکومت
کو خوب رونق بخشی مگر ۱۷۴۹ء مین واسطے مدد نواب صفدر جنگ وزیرالملک کے
روہیلکھنڈ کی لڑائی پر گیا تھا اور وہان مع اپنے بھائی قادر خان و ہادی خان کے
مارا گیا امام خان اوسکا بھائی مسند نشین ہوا مگر احمد شاہ بادشاہ نے اوسکو مع

اوسکی ماکے قید کیا اور الہ آباد بھیجدیا وہان پر امام خان مارا گیا اور اوسکی ماں نے
ساٹھ لاکھ روپیہ دیکر قید سے رہائی پائی اور صفدر جنگ نے اوسپر رحم کھا کر صرف فرخ آباد
مع ۲۲ اگانون گرد نواح کے قائم جنگ کی مادر کو مرحمت فرمائے اور احمد شاہ نے جو علاقہ
امام خان کا ضبط کیا تھا اوسپر نول راے کایست کو عامل قنوج مقرر کرکے
قنوج مین رہنے کا حکم دیا +

ذکر حکومت نواب احمد خان غالب جنگ بہادر بنگش از ۱۷۵۰ع لغایت ۱۷۷۱ع

امام خان و قائم جنگ کی مادر نے اپنے سوتیلے بیٹے احمد خان غالب جنگ کو ۱۷۵۰ع
مین مسند نشین کیا اوسنے افغانان مرشد آباد سے صلح کرکے نول راے سے
متصل تالگرام بڑی لڑائی کی اور نول راے کو قید کرکے مار ڈالا صفدر جنگ
نے یہ حال سنکر احمد خان پر بہ امداد سورج مل جاٹ کے ستر ہزار سوار لیکر چڑھائی کی
ہوا فقط ایک سپہ سالار رستم خان احمد خان کی طرف کا مارا گیا اور احمد خان فتحیاب
ہوا صفدر جنگ زخمی ہوکر شاہجہانپور واپس لوٹ گیا بعد اس فتح کے احمد خان
نے اپنے لڑکے محمود خان کو مع فوج افاغنہ بطرف لکھنو روانہ کیا اور شادیخان
کو واسطے فتح کرنے الہ آباد کے روانہ کیا محمود خان نے ناظمان لکھنو راجہ پرتاب نراین
و خان عالم اور بقاء اللہ خان کو شکست دیکر بھگا دیا وے لوگ الہ آباد پاس حیدر
قلی خان نائب صوبہ دار کے آئے کہ اسی درمیان مین شادی خان نے الہ آباد
مین ارادہ لڑائی کا ٹھان لیا اور بمقام کوڑا جہان آباد مین بڑی جنگ ہوئی آخرالامر
شادیخان شکست پاکر فرخ آباد چلا گیا احمد خان نے یہ حال دیکھکر فوراً اپنا لشکر الہ آباد
کی جانب روانہ کیا اور محمود خان نے بھی لکھنو مین اپنا انتظام کرکے الہ آباد کے
لشکر مین شامل ہوا اوسادھر شیخ زادگان اور ملک زادگان لکھنو کا کوری نے
متفق ہوکر لکھنو سے احمد خان کے کارندون کو نکال دیا اور اسی درمیان مین
مین فوج وزیر صفدر جنگ نے سادل خان پر جو احمد خان کی جانب سے جلیسر
کا حاکم تھا حملہ کیا اور شکست دیکر اوسے نکال دیا احمد خان یہ حال سنکر الہ آباد کا

محاصرہ نامناسب سمجھکر فرخ آباد لوٹ آیا اور قلعہ فتحگڈہ کو خوب مضبوط کیا اور ادھر فوج جاٹ کی زیر حکومت وزیر صفدر جنگ کے متو کو لوٹتا ہوا قلعہ فتحگڈہ کو گھیر لیا اور احمد خان نے شکست کھا کر معرفت حافظ رحمت خان بریلی والی کے صلح کی اور فرخ آباد وغیرہ ساڑھے سولہ محال جسکی سولہ لاکھ روپیہ کی آمدنی تھی اپنے قبضہ مین رکھکر باقی ملک صفدر جنگ کے نذر کر دیا اور خیر خواہ ہوا لیکن فرخ آباد کے محاصرے پر مرہٹون اور جاٹون نے وزیر کی بڑی مدد دی اس لیے ملک مفتوحہ احمد خان کا بالکل صفدر جنگ نے مرہٹون کو دیدیا اب احمد خان نے اپنے ملک فرخ آباد کو خوب رونق بخشی نواب شجاع الدولہ کے عہد مین جس وقت مین امراو گوشائین رئیس اور خیر خواہ لکھنؤ باغی ہوکر فرخ آباد بھاگ گیا اور احمد خان نے اوسکو پناہ دی شجاع الدولہ نے طلب کیا احمد خان نے نہین دیا اس وجہ سے شجاع الدولہ نے فرخ آباد پر لشکر کشی کی گوشائین مذکور تو بھاگ گیا مگر احمد خان ملک اودھ کے ماتحت ہوگیا بعد جنگ بکسر کے جب شجاع الدولہ مقابلہ صاحبان فرنگ سے شکست کھا کر بھاگا نواب فرخ آباد نے اوسکو پناہ دی اور یہی صلاح دی کہ تم انگریزون سے صلح کر لو چنانچہ وہ ذکر گذشتہ اول حصہ ہذا مین ہو گیا ہے احمد خان ۵ ربیع الاول ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۱ء کو ساتھ نیکنامی اور بہادری کے مرگیا۔

ذکر حکومت نواب دلیر ہمت خان مظفر جنگ بہادر بنگش از ۱۷۷۱ء تا سنہ ۱۷۹۶ء

بعد وفات احمد خان کے اوسکا بیٹا دلیر ہمت خان بخطاب مظفر جنگ کی ۱۷۷۱ء ملقب ہوکر جانشین ہوا اور ۱۷۷۴ء کو جب شجاع الدولہ نے رحمت خان سے لڑائی کی تھی ہمت خان نے بیچ فتح کیا ہے جب ۱۷۹۴ء مین غلام محمد خان پر آصف الدولہ نے لشکر کشی کی تھی ہمت خان نے برابر مدد دی اور اوسی کے عہد ریاست مین نواب آصف الدولہ نے دو انگریزی کمپ ایک کانپور مین دوسرا فرخ آباد مین مقرر کیا اور چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ جو نواب فرخ آباد سرکار اودھ کو خراج دیتے تھے وہی روپیہ تنخواہ انگریزی کمپنی کی مقرر ہوئی نواب دل دلیر خان بھائی مظفر جنگ نے تقسیم ملکیت کا دعوی کونسل کلکتہ مین

محاصرہ نامناسب سمجھکر فرخ آباد لوٹ آیا اور قلعہ فتحگڈہ کو خوب مضبوط کیا اور ادھر سورج جاٹ کی زیر حکومت وزیر صفدر جنگ کے مئو کو لوٹتا ہوا قلعہ فتحگڈہ کو گھیر لیا اور احمد خان نے شکست کھا کر معرفت حافظ رحمت خان بریلی والی کے صلح کی اور فرخ آباد وغیرہ ساڑھے سولہ محال جسکی سولہ لاکھ روپیہ کی اپنے قبضہ مین رکھکر باقی ملک صفدر جنگ کے نذر کر دیا اور خیر خواہ ہوا لیکن فرخ آباد کے محاصرے پر مرہٹون اور جاٹون نے وزیر کی بڑی مدد دی اس لیے ملک مفتوحہ احمد خان کا بالکل صفدر جنگ نے مرہٹون کو دیدیا اب احمد خان نے اپنے ملک فرخ آباد کو خوب رونق بخشی نواب شجاع الدولہ کے عہد مین جس وقت مین امراو گرگوشاین رئیس اور خیر خواہ لکھنو کی ہوکر فرخ آباد بھاگ گیا اور احمد خان نے اوسکو پناہ دی شجاع الدولہ نے طلب کیا احمد خان نے نہین دیا اس وجہ سے شجاع الدولہ نے فرخ آباد پر لشکر کشی کی گوشاین مذکور تو بھاگ گیا مگر احمد خان ملک اودہ کے ماتحت ہوگیا بعد جنگ بکسر کے جب شجاع الدولہ مقابلہ صاحبان فرنگ سے شکست کھا کر بھاگا نواب فرخ آباد نے اوسکو پناہ دی اور یہی صلاح دی کہ تم انگریزون سے صلح کرلو چنانچہ وہ ذکر گوشہ اول جمن ہذا مین ہوگیا ہے احمد خان ۲۰ ربیع الاول ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۱ء کو ساتھ نیکنامی اور بہادری کے مرگیا۔

ذکر حکومت نواب دلیر ہمت خان مظفر جنگ بہادر بنگش از ۱۷۷۱ء تا ۱۷۹۶ء

بعد وفات احمد خان کے اوسکا بیٹا دلیر ہمت خان بخطاب مظفر جنگ کی ۱۷۷۱ء ملقب ہوکر جانشین ہوا اور ۱۷۷۴ء کو جب شجاع الدولہ نے رحمت خان سے لڑائی فتح کیا ہے سنہ ۱۷۹۴ء مین غلام محمد خان پر آصف الدولہ نے لشکر کشی کی تھی ہمت خان نے برابر مدد دی اور اوسی کے عہد ریاست مین نواب آصف الدولہ نے دو انگریزی کمپ ایک کانپور مین دوسرا فرخ آباد مین مقرر کیا اور چار لاکھ ہزار روپیہ سو جو نواب فرخ آباد سرکار اودہ کو خراج دیتے تھے وہی روپیہ تنخواہ انگریزی کمپو کی مقرر ہوئی نواب دلیر خان بھائی مظفر جنگ نے تقسیم ملکیت کا دعوی کونسل کلکتہ

بنواب ممدوح خواهد رسید و گاهی در عزت و جلالت و توقیر رنجگی نواب صاحب ممدوح از جانب سرکار کمپنی قصوری راه نخواهد یافت و از متوسلان سرکار دولتمدار کمپنی بهادر همواره مشمول و معدود خواهد بود ٭

دفعه سوم مبلغ دو هزار روپیه سالانه بابت خرچ امام باره و نیز به نواب صاحب عالم رسانیده خواهد شد و مبلغ سه هزار و سه صد روپیه بنابر خرچ ڈیوڑهیات نواب مظفر جنگ بهادر مرحوم که معرفت امراو بیگم صاحبه تقسیم میشد بوجهی من الوجوه کمی نخواهد شد و در صورتیکه امراو بیگم در رسانیدن مشاهره تفاوت نموده باشند آنهم به نواب صاحب رسانیده خواهد شد و نواب صاحب آن را منقسم ساخته قبض الوصول مهری هر یک جداگانه بسرکار اعالی کمپنی خواهد رسانید ٭

دفعه چهارم حسب درخواست نواب صاحب ممدوح باغات موروثی و موضع سرای نعمت پور و حویلی های بیرونی شهر فرخ آباد و املاک اینجانبه بشرطیکه کسی دیگر ذی حق نخواهد بود در تصرف نواب بهادر خواهد ماند ٭

دفعه پنجم چون نسبت بندهای تفصیل گذرانیده نواب صاحب ممدوح و خردمند خان بهادر در باب ذی حقان حضوری اختلاف و تباین کلی گردید چون اعالی سرکار کمپنی انگریز بهادر را نظر اینکه معیشت حقداران لعزز باید منظور است لهذا مقرر کرده شد که صاحبیکه برای بندوبست این ملک مقرر خواهد شد باتفاق نواب صاحب معزالیه بعد تحقیق حقوق هر یک اسناد از مهر و دستخط طرفین خواهد داد که بموجب آنها همواره وجه مقرری خود خواهند یافت و وجه تقسیم مذکور از حضور نواب مقرر خواهد شد و قبض الوصول مهری هر یک معرفت نواب صاحب معزالیه به اعالی کمپنی انگریز بهادر خواهد رسید ٭

دفعه ششم حکم عدالت بر ذات نواب صاحب ممدوح جاری نخواهد شد مگر متوسلان و مستحقان نواب صاحب که چیزی تعداد و بها معلوم نیست لهذا منظور سرکار کمپنی بهادر است که خلق الله بهیبت ادا و فاتگذاری نماید لهذا مقرر گردید که اگر کسی نالش بر متوسلان نواب صاحب نماید اول معامله مذکور رجعت تجویز و فیصله حواله نواب صاحب خواهد شد در صورت اهمال و تجانف تجویز و ناراض بودن اهل نالش البته بعدالت شنیده خواهد شد ٭

دفعه هفتم بپاس خاطر نواب صاحب ممدوح بشرط دولتخواهی و خیراندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بهادر و نواب صاحب بجز امام خان پنجهزار روپیه و پیر معولی خان و محمد خان هر دو کپتان پنجهزار روپیه و خدابخش برای حاضر بودن بحضور صاحب متعین فرخ آباد چهار هزار روپیه و احمد بخش و شیخ محمد صلاح کلاویان فی نفر سه هزار هر دو یکسان مساوی سالیانه خواهند یافت ٭

آغاز خیابان ثانی یعنی عہد متوسطہ از تاریخ عہد نامہ ہند المعروف مختصر سیر گلشن ہند اردو کہ درین چہار چمن اند و در چمنہا سہ شگوفہ
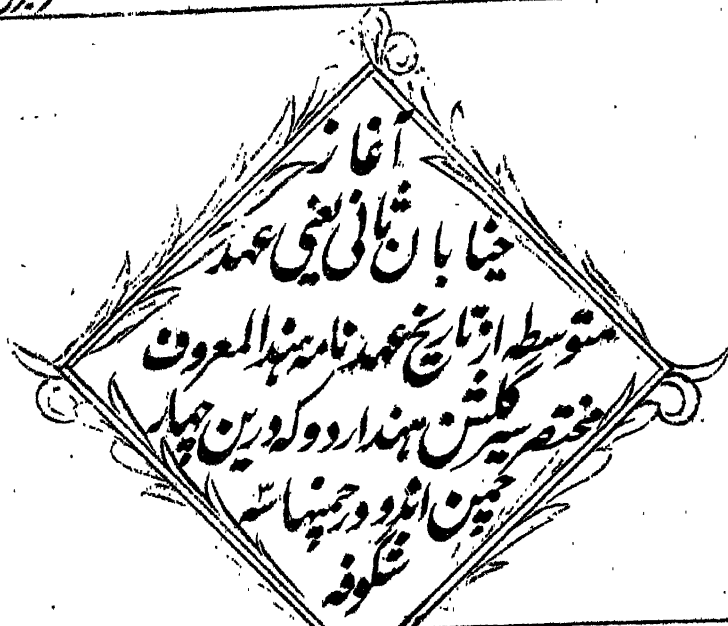
در بیان تشریف آوری سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی و حکم انگلش در ہندوستان

من ابتدای سنہ ۱۶۱۳ء لغایت ۱۸۵۷ء

دیباچہ

فزون ہین نعمتین اوسکی بیان سے جو زبان ہم شکر کو لاوین کہان سے ۔ بعد حمد اس تاریخ کی یہ عاصی پر معاصی مؤلف کتاب یون التماس کرتا ہے کہ جو کچھ تذکرات تاریخی خیابان اول مین مندرج ہین اوسکو زمانۂ سلف تصور کرنا چاہیئے اور جملہ تواریخ ہاے قدیم کا خلاصہ اس مؤلف کی راے مین ایسا آتا ہے کہ موجب بربادی سلطنت اہل اسلام کی ہندوستان مین آٹھ وجہین ہین جو بعد عہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر کے عمل مین آئین بجز اوسکے اور کوئی دلیل نہین ہے ۔

اول حاکمونکی مغروری جو اپنے تئین سب سے زیادہ عقیل سمجھتے تھے ۔

دوم کم توجہی بادشاہ کی رعایا پر بہ نسبت اونکی تکلیف کے ۔

سوم اجرا ہونا حکم اعتقادی کا متعصبانہ طور سے رعیت پر ۔

وجہ چہارم - رعایا پر وہ طریقے جاری کرنا جنکی اون کو خواہش نہین ہے ٭
وجہ پنجم - زبردستی سے دست اندازی از جانب سلطان اہل ہند کے رعایا کے مذہب پر -
وجہ ششم طرفداری زیادہ تر قوم اسلام کی بہ نسبت ہنود کے -
وجہ ہفتم حکاموں کا بموجب حکم شاہی کے رعیت پر جبر اور بدعت کرنا اور برباد کرنا اونکے عبادتگاہوں کو -
وجہ ہشتم بیدردی رعیت پر اور بادشاہ دہلی کا عیش و عشرت مین مشغول ہونا اور نا اتفاقی کرنا -

اب اس خیابان مین وہ ذکر مرقوم ہوگا کہ بعد زوال اور ضعف سلطنت دہلی کی تمام ہندوستان متفرق صوبہ جات مندرجہ ذیل پر تقسیم ہوکر وہانکے عامل اور چکلہ دار اور صوبہ دار وغیرہ خودسر ہوکر بعد چندے خود اپنے تئین شاہ سمجھنے لگے چنانچہ وے درج ذیل ہین -

تفصیل صوبہ جات خودسر

پنجاب اور کشمیر اور کماؤن وغیرہ مین پٹھان اور سکھون کی حکومت ٭ دہلی مین بادشاہت مغل ٭ اودھ بہار بنگالہ نواب کی حکومت ٭ آگرہ جاٹون کی حکومت ٭ راجستان مین راجپوتون کی حکومت ٭ گجرات اور مالوہ اور دکن مرہٹون کی حکومت ٭ وسط شرقی حصۂ دکن ٭ نظام الملک کی حکومت ٭ کرناٹک مین نواب کی حکومت ٭ جنوبی ہند کے باقی ملک مین راجگان ہنود کی عملداری ٭ ان سب کو جس طرح سے سرکار انگلیشیہ نے مغلوب کر کے ہندوستان مین اپنی حکومت کا نقشہ جمایا اور عجیب و غریب مہم اور محاربات اور فوج کی شجاعت کا بھی ذکر درج ہوگا اور چونکہ حکومت کمپنی کا وقت مسلمانون اور ملکۂ معظمہ کی سلطنت کے درمیان مین ہے اس واسطے اس عہد کو عہد متوسط سمجھنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ اگر صاحبان فرنگ نہ آجاتے تو چند روز مین اہل اسلام کے بدولت قوم ہنود کو اپنا دین اور دولت سب تصدق کرنا پڑتا -

فہرست مضامین خیابان ثانی مختصر سیر گلشن ہند کہ چار چمن مین منقسم ہے

آغاز چمن اول

از خیابان ثانی در بیان تشریف آوری صاحبان فرنگ کا ولایت سے جانب ہند کی اور رفتہ رفتہ ملک مذکور پر تسلط پاکر حکومت کرنا از سنہ ۱۶۰۰ء تا سنہ ۱۸۳۷ء

بیان اون واقعات کا جو از عہد ملکہ کوئین الزبتھ تا ولیم چہارم بادشاہ لندن ایسٹ انڈیا کمپنی پر گذرے

تاریخ ہائے سلف اس باب مین شہادت دیتے ہین کہ صاحبان یورپ کو قبل سنہ ۱۴۹۶ء کے ہندوستان آنے کے واسطے تری کا راستہ نہ معلوم تھا بلکہ اون لوگون کے جہاز ایران اور عرب اور مصر وغیرہ کے درمیان بنا بر تجارت آتے جاتے تھے اور جو چیزین ہندوستان سے بصرہ اور مصر ہوکر یورپ جاتی تھین نفع کثیر سے بکتی تھین اہالیان یورپ ہمیشہ راست کے تلاش مین مصروف رہا کرتے تھے کیلمس صاحب نے زمین کو گول تصور کرکے اپنا جہاز ہندوستان آنے کیواسطے جانب مغرب روانہ کیا اور متصل امریکا کے رک گیا صاحبان ڈچ اور فرنگ نے گرد سمندر پھرا خیال کرکے اپنے جہاز کو اوتر کیطرف لیچلے اور وہان سمندر کی برف سے تباہ ہوگئے قصہ کوتاہ اسی طرح حیرانی اور زحمت اوٹھایا کرتے تھے مگر اپنی ہمت سے تلاش راہ مین کبھی غافل نہ تھے کہ ناگاہ سنہ ۱۴۹۷ء کے درمیان ایمینول نامی بادشاہ پورچگال نے اپنے وزیر واسکو ڈگاما کو تین جہاز دیکے براہ سمندر جانب جنوب بنا بر تلاش راستہ ہند کے روانہ کیا وہ خردمند وزیر امید کے انتہا سے گذرتا ہوا امرکا ہوتا ہوا داخل ہندوستان ہوا اور ملیبار کے کنارے شہر کالیکوٹ مین اپنا جہاز لگایا یونیورسل ہسٹری انگریزی کی رو سے واضح ہوتا ہے کہ کالیکوٹ کی مہاراجہ تاموری نامے نے اوسکی بڑی عزت کی مگر اہالیان عرب نے راجہ کی خاطرداری دیکھکر مزاج راجہ کا اوسکی طرف سے برگشتہ کردیا وزیر موصوف نے یہ دیکھکر اپنا جہاز فوراً جانب پورچگال لوٹایا دوسرے سال وہان کے بادشاہ نے ۱۳ جہاز چیزہا دیکر

اورایکہزار دوسو سپاہی سوار تھا البرج کابرل نامے افسر کے تحت مین ہندوستان کو روانہ کیا اون
مین ۳ جہاز کالےکوٹ مین پہونچے اورچونکہ اونمین بڑے بڑے عقلمند لوگ سوار تھے اونھون
نے مہاراجہ کے دربار مین رسائی پیدا کرکے حسب اجازت مہاراجہ کے کالیکوٹ مین اپنی کوٹھی
تجارت کی جاری کردی سنہ۱۵۱۰ء مین سوداگران پورٹگال نے مہاراجہ بیجاپور سے علاقہ گووا کا
فتح کرکے اوسکو اپنا دار الحکومت مقرر کیا کہ ہنوز وہ اون کے قبضہ مین ہے اس عرصہ مین پورٹگال
کا حال سنکر ڈچ اور اہل فرانس بھی داخل ہندوستان ہوے اور فرانس والون نے مقام
پانڈیچری مین اپنی کوٹھی جاری کی۔

مفصل کیفیت جلسہ ایسٹ انڈیا کمپنی عالی سرکار انگریزی

سنہ۱۵۹۹ء کے درمیان ولایت لندن مین چند سوداگرون نے متفق الرای ہوکر کام سوداگری
کا جاری کیا اور اپنے فراہمی فیصلہ کے واسطے سہ ماہی کا ایک جلسہ بطور کمپنی کے کرتے تھے
اوسکا نام کورٹ آف پروپرائیٹر تھا اس جلسہ مین جو سوداگر پانچہزار روپیا وس سے زیادہ کا
حصہ دار تھا اوسکو اختیار اپنے کارخانہ مین آئین منضبط کرنے کا اور رائے دینے کا حاصل
تھا اور رائے بھی اوسکی پسند کرنا ہوتی تھی اور نفع بھی وہی تقسیم کرتا تھا اور اس جلسہ کے
علاوہ اور ان کامون کے اور متفرق کامون کے حکم اجرا کرنے کو اوسکے ماتحت کارخانہ
مین ۲۴ آدمی ملقب کاروباری کے مقرر تھے جنکو انگریزی مین کورٹ آف ڈائرکٹرس کہتے
تھے اومین ۲۰ ہزار سے کم کا حصہ دار حاکم نہین ہو سکتا تھا۔
سنہ۱۶۰۱ء مین اوسی کمپنی نے انگلستان کے بادشاہ ملکہ الزبتھ سے ایک سند اس مضمون کی
حاصل کی کہ ابہین تک سواے ہمارے دوسرے سوداگر انگریزی ہندوستان مین تجارت
کرنے نہ جانے پاوین اور سر ہنری ملٹن کو تین جہاز دیکر ہندوستان روانہ کیا اوسی وقت
سے اون سوداگرون کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی ہوا اور ملٹن صاحب مع جہازون کے
سورت مین داخل ہوے مگر حاکم سورت بر سر فساد ہوا اوس وقت ملٹن صاحب نے
دربار شاہی مین رسائی پیدا کرکے حسب الحکم نور الدین جہانگیر شاہ ہند کے سورت اور
گوگھا اور کھمبات اور احمد آباد مین سنہ۱۶۱۳ء مین اپنی کوٹھیان جاری کین اور اکثر ولایتی

تحفہ جات بادشاہ کی حضور مین بھیجا کرتا تھا یہان تک کہ بعد وفات جہانگیر کے شاہجہان نے سندھ اور بنگالہ مین بھی انگریزون کی کوٹھیان جاری کروادین اور محصول بھی نہایت تمام یعنی تین روپیہ آٹھ آنہ سیکڑہ کے حساب سے ٹھہرالیا۔

سنہ ۱۶۳۹ء مین باجازت مہاراجہ چندرنگر کے انگریزون نے مندراس کہ ویران پڑا تھا آباد کر کے وہان پر قلعہ سینٹ جارج نام سے نہایت مضبوط طیار کیا۔

سنہ ۱۶۶۱ء کے درمیان چارلس نام ثانی بادشاہ لندن نے جزیرہ بمبئی اپنی شادی مین بادشاہ پورچگال والون سے جہیز مین پایا تھا اوسکو سو روپیہ سال پر السیٹ انڈیا کمپنی کو دے دیا۔

سنہ ۱۶۹۰ء کے درمیان انگریزون نے بادشاہ دہلی سے گوبند پور اور چھوٹا نٹی ان دونون موضعون کے ہمراہ کلکتہ کی کہ نہایت ویران موضع تھا سند حاصل کر کے اس بستی کو خوب آباد کیا اور ایک قلعہ بناکر اوسکا نام فورٹ ولیم رکھا اور صدر کوٹھی دار الحکومت اپنی مقرر کی اور کمپنی نے اپنا رزیڈنٹ بطور افسر کے کلکتہ مین مقرر کیا۔

اور خیال کرنا چاہیئے کہ دریاے ہوگلی کے کنارے اہالیان یورپ کی تین کوٹھیان تھین یعنی کلکتہ مین انگریزون کے چندرنگر مین فرانسیسون کے اور چیرہ مین فرنچ والون کی تھی

سنہ ۱۷۱۵ء عیسوی کے درمیان فرخ سیر بادشاہ دہلی کی طبیعت شدت سے علیل ہوئی اور اوسی عرصہ مین اوسکی شادی راجہ جودھپور کی لڑکی سے جسپر بادشاہ دل و جان سے عاشق تھا ہونے والی تھی مگر اس بیماری کی وجہ سے ملتوی تھی اور ہندی حکیم تمام علاج سے لاچار تھے پریزیڈنٹ کلکتہ نے سنکر بہت سے تحفہ اور تحائف کے ساتھ ہمراہ سردار اور ہملٹن صاحب ڈاکٹر کو خدمت مین بادشاہ کے روانہ کیا اور مرضی خدا تھے ہملٹن صاحب کے علاج نے ایسا فائدہ بخشا کہ بادشاہ فوراً اچھا ہوگیا اور بہت سے انعام دیکر بادشاہ نے عہد کیا کہ جو تم چیز ہم سے طلب کرو ہم تمکو دینے مین ہرگز انکار نکرینگے ہملٹن صاحب نے عرض کیا کہ جو مال پریزیڈنٹ کلکتہ کی دستک سے جانب ولایت روانہ ہوتا ہے اور آتا ہے اوسکا محصول شاہی معاف ہو جاوے

اور اوسکی مناسبی کبھی نہ لی جاوے اور ۲۳ موضع زمینداری خریدنے کو ایسٹ انڈیا کمپنی کو اجازت مل جاوے چنانچہ بادشاہ نے دونوں باتیں منظور کین مگر صوبہ دار بنگالہ نے زمینداروں کو ممانعت کر دی کہ اپنا موضع انگریزوں کے ہاتھ نہ فروخت کرین مگر محصول معاف ہوگیا اور مال غیر کمپنی کا بھی جو پریزیڈنٹ کلکتہ کی دستک سے جاتا تھا اوسکا بھی محصول نہ تھا اس بندوبست سے صوبہ دار بنگالہ کا بڑا ضرر یعنے کثرت سے نقصان ہونے لگا۔

سنہ ۱۷۴۶ء کے درمیان فرانسیسیوں کے گورنر نے قلعہ پانڈیچری کو فوج سے خوب آراستہ کرکے انگریزوں کی عملداری مین آکر مدراس کے قلعہ پر حملہ کیا اور وہان پر فتحیاب ہوئے انگریزون نے قلعہ اونکے حوالہ کیا مگر اوسی سال جہازون پر انگریزی فوج کثرت سے آئی کہ اوسنے پھر اپنا قلعہ فرانس والون سے لے لیا اور پانڈیچری کو فتح کرنے کے واسطے ایک لشکر جہازون پر روانہ کیا مگر بسبب موسم برسات کے لوٹ آئے اوسی سال راجہ تنجور کا دو لڑکے چھوڑکر مرگیا چنانچہ پرتاب سنگھ لڑکا نابالغ تھا اور اپنے ارکان دولت کے بہکانے سے انگریزون سے درپئے تکرار ہوا ایسا موقع دیکھکر اوسکے بھائی ساہوجی نے انگریزون سے اقرار کیا کہ اگر تم ہمکو ملک دلوا دیو تو اوسکے عوض مین دیبی کوٹ کا قلعہ اور ضلع تمکو دیدون گا چنانچہ مسٹر کلاو صاحب جو اوس زمانے مین لفٹنٹ فوج تھا فوراً فوج لیکر اوسکی مدد کو پہونچا اور ریاست کو فتح کرکے ساہوجی کو گدی نشین کیا مگر پرتاب سنگھ نے پیغام بھیجا اور ارکان دولت اور مفتیون نے بھی صلاح دی کہ ریاست بڑے بھائی کو واجب ہے اس سے قلعہ دیبی کوٹ انگریزون کو دیا جاوے اور ساہوجی سالیانہ پنشن لیا کرین اور راج یعنے گدی پرتاب سنگھ کو دیجاوے کلاو صاحب اس تجویز پر راضی ہو کر حسب المنشا اونکے اسکا بندوبست کر دیا تواریخ تنقیح الاخبار مین لکھا ہے سنہ ۱۷۴۸ء کے درمیان دکن کا صوبہ دار آصف جاہ ایکسو چار برس کی عمر کا ہوکر مرگیا اور اوسکے وارثون مین تکرار ہوئی اور پانڈیچری کا ڈپلی فرانسیسی گورنر جو انگریزون سے عداوت رکھتا تھا اور اوسکا ارادہ تھا کہ ہندوستان

کی حکومت شاہ فرانس کے ہاتھ آوے یہ اچھا موقع دیکھکر نظام الملک کے پوتہ مظفر جنگ
کو صوبۂ دکن کی خاص گدی پر اور اوسکے رشتہ دار حیدر علی کو ریاست کرناٹک پر قائم کیا اور
اون سے ملک کرشنا سے کماری انتر ییا تک کا اپنی حکومت مین بطور خرچ فوج کے لیلیا
مگر انگریزون نے یہ امر برخلاف دیکھکر ناصر جنگ ابن نظام الملک کو اپنی جانب ملا کر لشکر کشی
کی اور مظفر جنگ سے ریاست لیکر ناصر جنگ کو مسند نشین کیا اور اودھر محمد علی تمام وارث
نواب کرناٹک کو ملک کرناٹک کا نواب بنایا اور فرانسیسیون کو ہیانتک پست کر دیا کہ اونکی
بالکل کارخانے بدولت کلاو صاحب کے غارت ہوگئے۔

مفصل بیان ملک بنگالہ کا کہ جس طرح تحت حکومت کمپنی مین آیا

ناظرین تاریخ پر روشن ہو کہ ۱۷۵۶ء کی درمیان الہ وردیخان صوبہ دار بنگالہ قضاے الٰہی سے
مرگیا اور سراج الدولہ اوسکا نواسہ اپنے نانا کی جگہ پر مسند نشین ہوا یہ شخص ہنوز کم عمر تھا حکومت
پا کر نشۂ غرور سے مست ہوگیا عیاشی اور ظلم پر کمر باندھی اور بطمع جمع زر کثیر کے کلکتہ مین قلعۂ انگریزی
پر حملہ کیا فوج اوس وقت جنگی انگریزون کے بالکل فوج مندراس مین تھی صاحبان قلعہ نے
موقع لڑائی کا نہ دیکھکر جہازون پر سوار ہوکر بھاگ گئے اور قلعہ خالی کر دیا اور ڈریک صاحب
مہتمم قلعہ بھی اون لوگون کے ساتھ نکل گیا مگر یور بنورشل نامی انگریزی تواریخ کا بیان
ہے کہ ۱۴۶ نفر انگریز کہ اکثر اونمین افسر بھی تھے نواب سراج الدولہ کے قید مین ہوئے اور
گو کہ سراج الدولہ نے اپنے سردارون کو حکم دیا تھا کہ ان کو نہایت حفاظت سے رکھو
مگر اون نادان سردارون نے ایک ایسی تنگ و تاریک کوٹھری مین اون لوگون کو قید
کیا کہ مارے گرمی اور تشنگی سے دوسرے روز اوس مین سے مجملہ اون ایکسو چھیالیس انگریزون
کے ۲۳ نفر زندہ مگر بیہوش قریب المرگ برامد ہوئے باقی سب مرگئے تھے اونکو سراج الدولہ
نے کشاں کشاں پا بجولان قید کیا لیکن جب یہ خبر وحشت اثر مندراس مین پہونچی فوراً لفٹنٹ
کرنیل کلاو صاحب بہادر اور میجر کلاکسن صاحب ۹۰۰ گورے اور ۱۵۰۰ آدمی ہندوستانی
فوج لیکر بذریعۂ جہازات کے داخل کلکتہ ہوے اور ۲ جنوری ۱۷۵۷ء کو اوس فوج نے کلکتہ
کو فتح کیا اور سراج الدولہ نے دغا سے شرائط ہاے ذیل طے کرکے صلح کرلی اول اینکہ

صاحبان انگریز جیسا چاہین قلعہ کو مضبوط کرلین دوم اینا ٹکسال اپنی جاری کرلیوین سوم اینکہ ۲۴ گانون کی زمینداری پر جنکی سنداونکو دربار شاہی سے ۱۷۶۵ء مین مل چکی ہے قابض اور دخیل رہین چنانچہ کلاو صاحب نے اوس شرائط نامہ پر دستخط کردیئے اور سراج الدولہ لوٹ آیا لیکن ۱۷۵۶ء کے درمیان سراج الدولہ پھر برسر فساد ہوا اور قریہ مقام پلاسی کے ۲۳ جون ۱۷۵۷ء کو انگریزون نے اوسکو ایسی شکست فاش دی کروہ راج محل کی طرف بھاگا اور وہان پر اوسکو اوسکے ایک فقیر مدعی نے گرفتار کرکے بجاے میر جعفر کے اوسکا بہنوئی گدی نشین ہوا تھا حوالہ کردیا اور اوسنے اوسکو قتل کرڈالا اس مہم مین امین چند سیٹھ کو بڑا نقصان اوٹھانا پڑا اور اوسی صدمہ سے وے مرگئے اور جنگ پلاسی ابتداے انگریزی عملداری ہے اگرچہ صاحبان انگریز نے میر جعفر کو مسند نشین کیا مگر وہ نے الفور دوکرور ۳۷ لاکھ روپیہ نقصان کا موافق شرائط نامہ کے نہ دے سکا کل ڈیڑھ کرور روپیہ دیکر باقی کی ادائی کے لیے قسط اوسنے مقرر کردی اور ادھر ملک دکن کا یہ حال ہوا کہ بعد جانے ڈپلی گورنر فرانس کے لالی نامی ایک شخص ۱۷۵۸ء کے درمیان مقرر ہوکر عہدۂ گورنری پر فرانس سے آیا اور ادھر ۱۷۵۹ء کو عالی گوہر شاہ عالم ثانی اپنے باپ عالمگیر ثانی سے باغی ہوکر میر جعفر پر لشکر لیکر چڑھ آیا انگریزون نے میر جعفر کو مدد دی اور شاہ عالم بھاگا اوسوقت عالمگیر نے کلاو صاحب کو رقعہ لکھا کہ اگر تم ولیعہد شاہ عالم کو قید کرکے ہمکو بھیجدوگے تو ہم تمکو وہ زمینداری جو کمپنی کو دی گئی ہے اوسکی کل مالگذاری ۲۶ لاکھ روپیہ کی مع خطاب کے دیدینگے کلاو صاحب نے ویسا ہی کیا مگر مشہور ہے کہ مسٹر کلاو صاحب ایسا نامی سردار ۱۷۶۰ء مین ہندوستان سے مستعفی ہوکر اپنی ولایت کو چلا گیا۔

اور ادھر انگریزون نے فرانسیسی لالی صاحب گورنر کو شکست دیکر موسلی پٹن بالکل اوس سے خالی کراکے دکن کے صوبہ دار سلابت جنگ سے مع اور چند اضلاع کے اپنے نام سند حاصل کرلی یہان تک کہ ۱۷۶۱ء مین پانڈیچری بھی انگریزون نے لیکر اوسپر اپنا قبضہ اور دخل کرلیا اور فرانسیسیون کے پاس فقط کالی کوٹ اور سورت کی

کو بھی رہ گئی اور بالکل عملداری اون کی نیست و نابود ہو گئی —

بعد جانے لارڈ کلاو صاحب کے میر جعفر نے قسط دینا بند کر دیا اور شاہ عالم سے جو
یعنی سرکار تھا تو تنخواہ جاری کی اوسکے وا۱۱ قاسم علی خان نے انگریزون کو اس شرط
پر راضی کیا کہ اگر ہمکو صوبہ داری بنگالہ کی دلوا دو تو ہم میدنی پور اور بردوان اور چٹگام
وغیرہ تین ضلع اور ۵ لاکھ روپیہ نقد کمپنی کو اور ۲ لاکھ روپیہ حق السعی کونسل والون کو دونگا
انگریزون نے اس شرط پر قاسم علی خان کو مسند نشین کر کے میر جعفر کو کلکتہ مین قید کیا لیکن
میر جعفر نظر بند نہ تھا فقط حکم تھا کہ بلا اجازت سرکار کے کلکتہ سے باہر نہ جانے پاوے میر جعفر مع
عیال اور اطفال بود و باش کلکتہ کی ماتحت انگریزون کے غنیمت جانتا تھا کیونکہ اوسکے
خون کے درپے قاسم علی خان تھا قاسم علی خان نے اول رام نراین حاکم پٹنہ کو مع زن و بچہ
قتل کر کے بالکل اوسکی املاک ضبط کر لی اور پھر حساب و کتاب صوبہ داری کا سمجھا تو معلوم
ہوا کہ چونکہ سرکار کمپنی کی اجناس پر محصول معاف تھا اسلیئے وہ انگریز بھی جو کمپنی کے ملازم
تھے محصول نہ دیتے تھے اور سب تجارت کرتے تھے قاسم علیخان نے ایسا حال دیکھکر
غور کیا تو آمدنی مین بڑا نقصان پڑتا تھا انگریزون کو لکھا کہ تم لوگ علاوہ مال کمپنی کے
کل انگریزی سوداگرون کا محصول نہین دیتے اس سے بڑا نقصان ہمارا ہوتا ہے
لیکن کونسل والون نے کہ اونکا مال خود بلا محصول جاتا تھا ذرا بھی شنوائی نہ کی تب
قاسم علیخان نے ہندوستان کے سوداگرون کا بھی محصول معاف کر دیا تب انگریزون
نے لکھا کہ تم اونکا محصول مت معاف کرو چنانچہ اسی بنیاد پر قاسم علیخان نے شاہ عالم
اور شجاع الدولہ وغیرہ کی مدد لیکر انگریزون سے برسر مقابلہ ہوا اور شکست پائی شاہ عالم
اور شجاع الدولہ دونون ماتحت حکومت سرکار کمپنی کے ہو گئے اور یہ لڑائی مقام بکسر مین
ہوئی ہے انگریزون نے میر جعفر کو مسند نشین کیا اور فوج انگریزی نے قاسم علی خان کو
شکست دی اور قلعہ چنار گڑھ مین اوسکا محاصرہ کیا اور شاہ عالم نے انگریزون سے صلح کر کے
اونکی پابندی مین رہنا قبول کیا اور میر جعفر ۱۷۶۵ء کو مر گیا اور بجائے اوسکے اوسکا بھائی
نجم الدولہ مسند نشین ہوا اور اوسی سال مسٹر لارڈ کلاؤ صاحب بہادر ولایت سے کمانڈر انچیف

ہو کر بنگالہ سے ہندوستان مین تشریف لاے اور شاہ عالم سے اوسکے عوض مین کہ میر جعفر نے ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ کا قول و قرار کیا تھا لیکن ادا نہ ہو سکا تھا اوسکے عوض مین بنگال اور بہار اور اڑیسہ تینون کی سند دیوانی بنام کمپنی کے لکھواے فقط نظامت میر نجم الدولہ کے رہی مگر ۱۷۶۶ء کی سال مین کمپنی نے نجم الدولہ سے کل اختیارات نظامت اور دیوانی وغیرہ کے لیکر ۵۳ لاکھ روپیہ سالیانہ پنشن مقرر کردی اور اقرارنامہ لکھوا لیا کہ مجکو ملک سے کچھ سروکار نہین ہے اور اوسی سال نجم الدولہ مر گیا اور ۱۷۶۶ء مین بجاے اوسکے بھائی اوسکا سیف الدولہ مستحق پنشن کا ہوا-

اب کچھ تھوڑا سا حال دکن کا ناظرین تواریخ کو سناتا ہون کہ ۱۷۶۱ء مین نظام علی نے اپنے بھائی سلابت جنگ کو مار کر آپ مسند نشین صوبہ داری دکن کا ہوا اور ۱۷۶۵ء مین محمد علیشاہ ناظم ملک کرناٹک پر حملہ آور ہوا لیکن چونکہ اوس طرف فوج انگریزی تھی شکست پا کر وہان سے لوٹ آیا اور انگریزی عملداری سے صلح کر لی اور ۱۷۶۶ء مین نظام علی نے فوج فرنگ کی مدد لیکر میسور پر حملہ آور ہوا حیدر علی والی میسور نے شکست کھا کر نظام علی سے صلح کر لی اور انگریزون سے بھی ۱۷۶۸ء مین صلح کرکے عہدنامہ لکھدیا اور اوسی سال شاہ عالم نے کمپنی کو اضلاع شمالی سرکار یعنی گنجام اور بجگاپٹم اور راج مہندری اور مچھلی بندر اور گنتور کہ ہنوز داخل احاطہ مندراس ہین سند لکھدی اور مسٹر کلائو صاحب پھر ولایت چلے گئے اور انگریزون نے فرانسیسیون سے اس اقرار پر صلح کر لی کہ بنگالہ سے اپنا بالکل کارخانہ و سے اوٹھا لین اور پھر کبھی جاری نکرین لیکن وسے کارخانہ جو اونکے قبل ۱۷۴۹ء کے علاوہ بنگالہ کے دکن مین جاری ستھے انگریز لوگ اوسکو رہنے دین چنانچہ صاحبان فرنگ نے ایسا ہی کیا-

اب دیکھنا چاہیئے کہ جب کمپنی نے اپنی دانائی سے اتنا ملک اپنی زیر حکومت کر لیا اوس وقت ۱۷۷۳ء کے درمیان پارلیمنٹ والون نے تجویز کیا کہ کمپنی ملک خراب کر دیگی اس لیے ایسا قانون جاری کیا کہ جسکے مطابق دو لکھ پچاس ہزار روپیہ سالانہ پر ایک گورنر جنرل مقرر ہوا اور اوسکی کونسل مین چار ممبر فی ممبر ۸ ہزار روپیہ سالانہ

کے مقرر کیے جاوین اور ایک عدالت سوپریم کورٹ جس مین چار جج بادشاہ کی حضور سے
مقرر ہوا کرین گے کلکتہ مین قائم رکھی جاوے مگر نواب گورنر جنرل حسب التجویز کمپنی کے مقرر ہوا کرے گا
چنانچہ اول گورنر جنرل ہندوستان کا وارن ہسٹنگز مقرر ہوا —

ذکر حکومت نواب مستطاب وارن ہیسٹنگز صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرای کشور ہند از ۱۷۷۳ء تا ۱۷۸۵ء

جناب وارن ہسٹنگز صاحب بہادر نے ہندوستان مین وارد ہو کر کلکتہ کے ایوان گورنری
مین اجلاس فرمایا اور دیکھا کہ صوبۂ بنگالہ بالکل زیر حکومت سرکار کمپنی کے آگیا ہے لیکن
بسبب بے انتظامی کے کچھ بندوبست نہین ہو سکتا ہے اوس وقت صدر سے منظوری
منگا کر کل صوبہ کو ضلعون پر تقسیم کر کے عدالت ہاے فوجداری اور کلکٹری اور دیوانی
وغیرہ جاری کر دین اور ان کے واسطے علیحدہ علیحدہ حاکم انگریز مقرر کیے اور کلکتہ مین [illegible]
مال کے واسطے ایک عدالت صدر بنام عدالت صدر بورڈ آف ریونیو کے اور عدالت
فوجداری کی صدر کچہری بنام عدالت نظامت اور صدر دیوانی مقرر کین اور ۱۷۷۵ء
کے درمیان علاقہ بنارس کا بھی نواب شجاع الدولہ کے جانشین نواب آصف الدولہ
سے منتقل ہو کر سرکار انگریزی کی تحت حکومت مین آگیا بالاجی راو پیشوا کی وفات
کے بعد اوسکے بھائی رگھناتھ راو نے اوسکے بیٹے نارائن راو پیشوا کو مار کر آپ گدی
پر بیٹھا مگر نارائن راو کی عورت حاملہ تھی اور اوسکے مادھو راو نامے لڑکا پیدا ہوا اور
جب وہ بالغ ہوا ملک اور سپاہ [illegible] اوسکی طرف [illegible] اوسکے مددگار
ہوے اور رگھناتھ راو بحال شکستہ بمبئی بھاگ گیا اور مادھو راو گدی پر جانشین ہوا
اودھر رگھناتھ راو نے پریزیڈنٹ بمبئی سے خواستگار مدد کا ہو کر اوسکے عوض مین
سالسٹ اور بسین کا علاقہ سرکار کمپنی کے حوالہ کر دیا اور پریزیڈنٹ نے کسی قدر
فوج اوسکے ہمراہ کر دی مگر جب ۱۷۷۵ء مین گورنر جنرل نے یہ حال سنا فوراً [illegible]
بمبئی کی تجویز نامنظور کی اور مادھو راو پیشوا سے لڑائی کا اقتضا مناسب نہ [illegible]
[illegible] عہدنامہ [illegible] پیشوا [illegible]

سنہ ۱۷۷۹ء کے درمیان پیشوا نے ہولکر اور سیندھیا کی ترغیب سے انگریزون سے
بغاوت کی اور قریب احمد آباد کے جنرل گوہارڈ صاحب نے اون کو شکست دیکر بھگایا اور
اون کی حکومت سے احمد آباد سرکار کی عملداری مین آگیا اور سیندھیا اس مہم سے شکست
پاکر ایک لشکر عظیم سے گوہد کے راجہ پر جا دوڑا یعنی حملہ کیا اور چونکہ گوہد کا راجہ خیر خواہ سرکار
کمپنی تھا اور سرکار کمپنی نے اوس سے مدد دینے کا بھی وعدہ کرچکی تھی چنانچہ شرائط قدیم کو موافق
گورنر جنرل نے کپتان پوفم صاحب کو انگریزی فوج دیکر واسطے مدد راجہ گوہد کے روانہ کیا
اور اونے سیندھیا کو گوہد کے علاقہ سے ہٹا کر اوسکا نامی قلعہ لہار کا فتح کر کے اوسکی
دارالریاست گوالیار کا محاصرہ کیا گوالیار کا قلعہ نہایت مستحکم اور مضبوط بنا تھا مگر پوفم صاحب
نے اوس کو اپنی دانائی اور حکمت سے فتح کر لیا اور ادھر گوہارڈ صاحب نے اوسی تاریخ
کو علاقہ بسین اور کنکن مین پیشوا کی فوج کو شکست دیکر اپنا قبضہ اور دخل کر لیا ابھی
اس تکرار سے نجات نہ ہوئی تھی کہ سنہ ۱۷۸۲ء کے درمیان ملک دکن مین بڑا فساد اوٹھا
گورنر جنرل نے لڑائی کرنا مناسب نجان کر سیندھیا کو کل ملک جمنا پار کا جو اوسکا فتح
کیا تھا دیکر اوس سے صلح کر لی اور ادھر علاقہ بسین وغیرہ جو مرہٹون سے فتح ہوا
تھا پیشوا کو واپس دیکر صلح کر لی۔

کیفیت فساد دکن۔ حیدر علی انگریزون سے صلح کر کے اقرار نامہ لکھدینے کے
بعد سنہ ۱۷۸۰ء کے درمیان پھر بر سر فساد ہو کر ایک لاکھ فوج اور ایک توپخانہ نہایت عمدہ
سو ضرب توپ کا لیکر مندراس پر چڑھ آیا وہان انگریزی فوج تھوڑی تھی اوسنے
شکست پاکر بھاگنے کا قصد کیا کہ تھوڑے عرصے کے بعد کلکتہ سے نقد روپیہ اور کمک
اور بمبئی سے بھی ایک لشکر بہت عمدہ انگریزی مندراس بھیج گیا اور ۴ برس برابر لڑائی
ہوتی رہی کبھی انگریزی فوج نے اوسکا قلعہ لے لیا کبھی اوسنے انگریزی شہر فتح کر کے
قبضہ کر لیا ابھی لڑائی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۸۲ء مین حیدر خان بیمار ہو کر
مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ٹیپو خان مسند نشین ہو کر لڑائی مین سرگرم ہوا
لیکن جنگ سے عاجز آیا اور اگرچہ اوسی سنہ ۱۷۸۴ء کے درمیان اس شرط پر صلح

ہو گئی کہ جو ملک سرکار انگریزی کا نواب نے اور نواب کا ملک سرکار نے فتح کیا ہو ایک دوسرے کا واپس دیدے۔

اس لڑائی کے بعد راجہ چیت سنگہ والی بنارس پر فساد ہوا اور خراب ہوا اوسکا ذکر خیابان اول کے چمن سوم مین بشمول لکھنؤ ہو گیا ہے۔

۱۷۸۵ء مین مسٹر ہسٹینگز صاحب بہادر گورنر جنرل استعفا دیکر ولایت یعنے لندن کیطرف چلے گئے۔

ذکر حکومت نواب سر مکفرسن صاحب بہادر قایمقام گورنر جنرل کشور ہند من ابتدای ۱۷۸۵ء لغایت ۱۷۸۶ء

مکفرسن صاحب بہادر سینیئر کونسل کا ممبر اعلیٰ تھا بعد جانے ہسٹینگز صاحب کے حسب الحکم کورٹ آف ڈایرکٹرس کے قائمقام گورنر جنرل مقرر ہوا اسکے عہد مین ولایت مین حسب منشاے اور بتجویز پارلیمنٹ کے ایک محکمہ بورڈ آف کنٹرول کا مقرر ہوا اور کورٹ آف ڈایرکٹرس اوسکے ماتحت ہو گئی اور گورنر جنرل بھی اوسی محکمہ سے مقرر ہوتا تھا چنانچہ ۱۷۸۶ء مین لارڈ کارنوالس صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہو کر ہندوستان مین تشریف لائے اور مکفرسن صاحب اپنی جگہ پر کام کرنے لگا۔

ذکر حکومت نواب آنریبل لارڈ کارنوالس صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرای کشور ہند از ۱۷۸۶ء لغایت ۱۷۹۳ء

آنریبل لارڈ کارنوالس صاحب بہادر ۱۷۸۶ء مین عہدہ گورنری پر مقرر ہو کر کلکتہ مین تشریف لائے اور دیوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور ۱۷۸۹ء مین ٹیپو سلطان نے راجہ ٹراونکور پر جو گورنمنٹ انگریزی کا خیرخواہ تھا لشکرکشی کی اور اوسنے سرکار سے مدد چاہی کارنوالس صاحب نے آپ خود راجہ کی مدد کے واسطے نظام الملک اور پیشوا کی فوج سے کر بطور مدد کے راجہ کیجانب سے میسور پہونچا اور ٹیپو سلطان کو ایسی شکست دی کہ اوسنے اپنے دو بیٹے گورنر جنرل کو سپرد کرکے ۱۷۹۲ء مین صلح [illegible]

فوج کا دیا اور کسی قدر ملک پیشوا اور نظام الملک کو جو ضرر خزانہ کمپنی سے دیا اور صلح کر لی اور کارنوالس صاحب نے نواب نظام سے نیا عہدنامہ لکھوایا اور آئین واسطے بندوبست اور انتظام ملک کے جاری کیے اور حالا بنگال کا استمراری بندوبست مالگذاری کا جو تا ہنوز قائم ہے اپنے زمیندار و رعیت سے برتاؤ کروایا لیکن جب ۱۷۹۳ء کے درمیان استعفا دیکر ولایت چلا گیا۔

A

ذکر حکومت نواب آنر یبل سر جان شور صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند من ابتدای ۱۷۹۳ء لغایت ۱۷۹۸ء

چنانچہ سر جان شور صاحب ممبر اعلی کونسل کے تھے بعد تشریف بری کارنوالس صاحب کے گورنر جنرل مقرر ہوئے اور ۱۷۹۳ء میں اجلاس گورنری پر بیٹھے انکے عہد میں سب رئیسان ہندوستانی صلح سے رہے اور احکام اور فرمان برداری سے باہر نہیں ہوئے ۱۷۹۵ء کو نواب محمد علی کرناٹک والا مر گیا اور اوسکی جگہ پر اوسکا بیٹا عمدۃ الامرا جانشین ہوا اور سعادت علی خان مالک اودھ سے عہدنامہ جدید لکھوایا اور الہ اباد کا صوبہ انکی عہد میں داخل حکومت سرکار کمپنی کے ہو گیا ۱۷۹۸ء کو سر جان شور صاحب نے اپنے عہدہ سے استعفا کیا اور ولایت کو چلے گئے وہاں اون کو خطاب لارڈ ٹین موتھ کا عطا کیا گیا۔

B

ذکر حکومت نواب آنریبل ارل آف مارنگٹن صاحب بہادر بخطاب مارکوئس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل ہند از ۱۷۹۸ء لغایت ۱۸۰۵ء

۱۷۹۸ء کو آنریبل ارل آف مارنگٹن صاحب بہادر نے ایوان گورنری میں اجلاس فرمایا اور مارکوئس آف ولزلی کے خطاب سے مشہور ہوا کہ اسی عرصہ میں تیجاجی راجہ تنجور کا مر گیا اور اوسکا متبنی سرباجی جانشین ہوا اور اوسکے بھائی امر سنگھ نے کمی کا دعوی کیا لارڈ ولزلی صاحب گورنر جنرل کہ نہایت دانشمند اور شجاع اور مستعد انگریز تھے فوراً خود ملک دکن کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں ہو نچکر تحقیقات کر کے امر سنگھ کو بیدخل کر کے سرباجی کو ریاست گدی کا مستحق ہوا کہ اسمیں ریاست کا منتج چنانچہ تنجاور

کچھ اپنا بھی فائدہ سمجھا تب چھ لاکھ روپیہ سال پنشن اوسکی مقرر کرکے ملک اوس سے
لے لیا اور وہان انگریزی بندوبست کرکے عدالت ہاے دیوانی اور فوجداری
اور کلکٹری مقرر کردین —
ابھی گورنمنٹ ہند دکن سے کلکتہ کو واپس نہوئی تھی کہ ٹیپو سلطان والی میسور نے خلاف
شرائط نامہ کے جو انگریزون کو لکھدیا تھا پر فساد ہوا گورنر جنرل بہادر آپ اپنی فوج اور
نظام الملک اور پیشوا وغیرہ سے مدد لیکر فوراً میسور پر لشکر کشی کرتی اور ۱۷۹۹ع مین بڑی
لڑائی ہوئی اس لڑائی مین گورنر جنرل تنہا لڑتے تھے اور فوج علیحدہ تماشا دیکھتی تھی
یہان تک کہ افواج انگریزی اور ٹیپو سلطان کی فوج گورنر جنرل کی تعریف گو اور ثناخوان
تھی آخر الامر ۴ مئی ۱۷۹۹ع کو ٹیپو سلطان مارا گیا اور ملک سرکاری اقتدار مین آگیا
اوس مین سے کسی قدر ملک گورنر جنرل نے نواب نظام الملک حیدرآباد کو دیکر باقی ملک میسور
کے قدیم راجہ کے خاندان والون سے جسنے حیدر خان کے باپ دادون ٹیپو خان نے
ملک لے لیا تھا تلاش کرکے میسور مین بلا کر دیدیا اور محصول اوسکا ۰ لاکھ روپیہ سال
مقرر کرکے شرائط نامہ لکھوالیا کہ سرکاری فوج حفاظت کے واسطے ملک مین رہیگی اور
جب سرکار چاہیگی ملک مین اپنا بندوبست انگریزی طور پر کریگی اور ٹیپو کے بیٹون کو
کسی قدر پنشن مقرر کردی راجہ نے اوس شرائط نامہ پر دستخط کردیے سرکار کو اس لڑائی
مین ٹیپو کے خزانہ سے ایک کروڑ ایک لاکھ روپیہ نقد اور کسی قدر جواہرات اور [illegible]
[illegible] توپ اور ایک لاکھ بندوق ہاتھ آئین اور تھوڑا ہی ملک گورنر جنرل اور کمپنی سے
عزت آئے سنہ ۱۸۰۰ع مین بعد وفات نواب سورت کے گورنمنٹ نے وہ ملک ضبط کر لیے
اور وہان مین عدالت ہاے انگریزی مقرر کردین اور کرناٹک کا ملک علی حسین بن عمدۃ الملک
سے لیکر کہ خلاف شرائط نامہ کے کام کرتا تھا اوسکے چچا عظیم الدولہ کو دیدیا اور اوسی
سال مین ملک روہیل کھنڈ اور دوآبہ نواب سعادت علی خان اودہ سے زیر حکومت
انگریزون کے آیا انکا حال خیابان اول مین مفصل بیان ہوا ہے ۱۸۰۲ع مین پیشوا
نے بھی گورنمنٹ کو عہدنامہ لکھدیا اوس وقت تک سیندھیا اور گیکوار والون نے

عہدنامہ نہین لکھا تھا اور اکثر ظلم کیا کرتے تھے انگریزے اور دہلی مین سیندھیا کا دخل تھا شاہ عالم ثانی کو اسی سیندھیا نے اندھا کردیا تھا اور تکلیف دیتا تھا گورنر جنرل نے چند بار اوسکو لکھا کہ اپنی حرکت سے باز آوے لیکن اوسنے کچھ جواب نہین دیا گورنر جنرل نے ایسا حال دیکھکر اپنے دل مین تجویز کرکے جنرل ولزلی صاحب اپنے بھائی کو فوج دیکر ۱۸۰۳ء مین ناگپور روانہ کیا اور لارڈ لیک صاحب کمانڈر انچیف کو سیندھیا کے اوپر بھیجا اب دیکھا چاہیئے کہ مسٹر جنرل ولزلی صاحب نے دکن پہونچکر پٹان پور اور قلعہ احمدنگر اور ارنگام اور قلعہ گابل گڈہ وغیرہ فتح کرتا ہوا ناگپور مین پہونچا اور وہان کے راجہ کو گرفتار کرلیا راجہ نے لاچار ہوکر علاقہ کٹک بالکل سرکار کو دیکر عہدنامہ لکھدیا اور یہی شرط ہوگئی کہ اب اہالیان فرانس کو اپنی عملداری مین ہم نوکر نہ رکھین گے بلکہ اون کو ہرگز رہنے بھی نہ دین گے۔

اور ادھر لارڈ لیک صاحب نے جو قنوج مین رہتا تھا کیونکہ جب سرکار نے ملک دوابہ پایا تو فقط فرخ آباد تک عمل تھا یہ حکم سنکر فوراً سیندھیا پر اوسنے فوج کشی کی اور علیگڈہ فتح کرتا ہوا قریب دہلی پہونچکر سیندھیا کی فوج کو شکست دی اور دہلی مین اپنا قبضہ اور دخل کرکے شاہ عالم کو قید سے چھوڑا کر پنشن مقرر کردی اور کرنیل اکٹرلینی صاحب کو اوسکی حفاظت کے واسطے چھوڑکر سیندھیا کے لشکر کو قریب آگرہ کے بھی شکست دیکر آگرہ مین بھی دخل انگریزی کردیا غرض سیندھیا نے عاجز آکر … کو گوہد دیا اور بھروچ کا ملک بھی سرکار کو دیکر یہ شرط کی کہ اب ہم کبھی فرانسیسیون کو اپنے علاقہ مین نوکر رکھنا کیسا آنے بھی نہ دین گے +

احوال بھرت پور

گورنر جنرل بہادر نے ہولکر جسونت راؤ والی اندور کو کہ سرکش تھا اور تابعدار ہونا جو … سرکار کو منظور تھا بہ حاضر ہوا تھا چند مرتبہ واسطے تحریر عہدنامہ کے لکھا مگر اوسنے کچھ جواب نہ دیا تب لاچار ہوکر کرنیل مانسن صاحب نے فوج لیکر اندور پر لشکر کشی کی لیکن بسبب موسم برسات کے ۱۸۰۴ء مین ہولکر سے شکست کھائی اور ہولکر اس شکست دینے سے مغرور ہوگیا اور

دہلی تک فوج کا چھاپا کیا شاہجہان آباد کے قریب کرنیل اکٹرلینی رزیڈنٹ دہلی سے اوسی تھوڑی فوج سی اوس ہولکر کو دھمکایا اور شکست دی اور وہ تباہ اور خوار ہو کر مہاراجہ بھرت پور کی پناہ مین آیا اور اوس وقت سنہ ۱۸۰۴ع مین وہان پر رنجیت سنگہ قوم جاٹ جانشین تھا ۳-جنوری سنہ ۱۸۰۵ع کو لارڈ لیک نے بھرت پور کا محاصرہ کیا مگر چونکہ خندق نہایت عمیق تھا اس وجہ سے ۱۹ روز حیران و پریشان رہے لیکن ۲۲-ماہ جنوری کو ہندوستانی فوج نے قلعہ پر حملہ کیا مگر گورہ لوگون نے انکار کیا اور بھرت پور سے انگریزی فوج ہٹ آئی راجہ رنجیت سنگہ نے انگریزون کو شکست یافتہ جانکر اپنے سردارون سے کہا کہ میری بڑی قسمت تھی جو انگریزی فوج نے شکست پائی اب میری تاب اون سے مقابلہ کی نہین ہے پس ہولکر سے کہدو کہ ہمارے یہان سے چلا جاوے جسونت سنگہ ہولکر نے وہان سے لاہور کی جانب کوچ کیا اور رنجیت سنگہ جاٹ نے ۲۰ لاکھ روپیہ لڑائی کا خرچ دیکر لارڈ لیک صاحب کو عہدنامہ لکھدیا اور اپنا بیٹا رندھیر سنگہ کو بھی اونکے سپرد کر دیا اوسکی خاطرداری لارڈ صاحب موصوف نے بہت کی اب آگے بھرت پور کا حال لارڈ امہرسٹ صاحب بہادر گورنر جنرل کے بیان مین لکھا جائیگا جو لڑائی کہ آج تک زبانزد خاص و عام بلکہ ایک عمدہ طریقے سے مشہور ہے —

گورنر جنرل نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ تمام فرمانروایان ہندوستان کو اپنے قبضہ مین کرلین تاکہ وے میری اطاعت کرین لیکن سرکار کمپنی نے اس منصوبہ مین صرف زر کثیر کا دیکھکر کچھ اونکی قدردانی نہ کی بلکہ اون سے استعفا لے لیا اور لارڈ ولزلی صاحب گورنر جنرل نے سرکار کمپنی کو سنہ ۱۸۰۵ع مین استعفا دیا اور خود براے تفریح طبع کے ولایت کو تشریف لے گئے۔

بعد جانے لارڈ ولزلی صاحب بہادر کے سنہ ۱۸۰۵ع مین ۳-جولائی کو لارڈ کارنوالس صاحب بہادر نے جو آگے گورنر جنرل رہ چکے تھے پھر ولایت سے مقرر ہو کر ایوان گورنری مین اجلاس فرما ہوئے اور ۵ اکتوبر سنہ لہ کو قریب غازی پور زمانہ کے وفات پائی لاٹ یعنے قبر اونکی دیدکے قابل ہے —

دہلی تک فوج کا پیچھا کیا شاہجہان آباد کے قریب کرنیل اکٹرلونی رزیڈنٹ دہلی نے اوسی تھوڑی فوج سے اوس ہولکر کو دھمکایا اور شکست دی اور وہ تباہ اور خوار ہوکر مہاراجہ بھرتپور کی پناہ مین آیا اور اوس وقت سنہ ۱۸۰۴ع مین وہان پر رنجیت سنگھ قوم جاٹ جانشین تھا ۳ - جنوری سنہ ۱۸۰۵ع کو لارڈ لیک نے بھرت پور کا محاصرہ کیا مگر چونکہ خندق نہایت عمیق تھا اِس وجہ سے ۱۹ روز حیران و پریشان رہے لیکن ۲۲ - ماہ جنوری کو ہندوستانی فوج نے قلعہ پر حملہ کیا مگر گورہ لوگون نے انکار کیا اور بھرت پور سے انگریزی فوج ہٹ آئی راجہ رنجیت سنگھ نے انگریزون کو شکست یافتہ جانکر اپنے سردارون سے کہا کہ میری بڑی قسمت تھی جو انگریزی فوج نے شکست پائی اب میری تاب اون سے مقابلہ کی نہین ہے پس ہولکر سے کہدو کہ ہمارے یہان سے چلا جاوے جسونت سنگھ ہولکر نے وہان سے لاہور کی جانب کوچ کیا اور رنجیت سنگھ جاٹ نے ۲۰ لاکھ روپیہ لڑائی کا خرچ دیکر لارڈ لیک صاحب کو عہدنامہ لکھدیا اور اپنا بیٹا رندھیر سنگھ کو بھی اونکے سپرد کردیا اوسکی خاطرداری لارڈ صاحب موصوف نے بہت کی اب آگے بھرت پور کا حال لارڈ امہرسٹ صاحب بہادر گورنر جنرل کے بیان مین لکھا جائیگا جو لڑائی کہ آج تک زبانزد خاص و عام بلکہ ایک عمدہ طریقے سے مشہور ہے —

گورنر جنرل نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ تمام فرمانروایان ہندوستان کو اپنے قبضہ مین کرلین تاکہ وے میری اطاعت کرین لیکن سرکار کمپنی نے اس منصوبہ مین صرف زرکثیر کا دیکھکر کچھ اونکی قدردانی نکی بلکہ اون سے استعفا لے لیا اور لارڈ ولزلی صاحب گورنر جنرل نے سرکار کمپنی کو سنہ ۱۸۰۵ عیسوی مین استعفا دیا اور خود برائے تفریح طبع کے ولایت کو تشریف لے گئے —

بعد جانے لارڈ ولزلی صاحب بہادر کے سنہ ۱۸۰۵ع مین ۳ - جولائی کو لارڈ کارنوالس صاحب بہادر نے جو آگے گورنر جنرل رہ چکے تھے پھر ولایت سے مقرر ہوکر ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا ہوئے اور ۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۰۵ع کو قریب غازی پور زمانہ کے وفات پائی لاٹ یعنے قبر اونکی دیدکے قابل ہے —

عنایت ہوئی اور لارڈ منٹو گورنر جنرل اپنے کام سے مستعفی ہوکر ولایت چلے گئے۔

ذکر حکومت نواب ارل آف مائرا صاحب بہادر بخطاب مارکوئیس آف ہیسٹنگز گورنر جنرل کشور ہند از سنہ ۱۸۱۳ع تا سنہ ۱۸۲۳ع

بعد تشریف بری لارڈ منٹو گورنر جنرل کے ولایت انگلستان سے ارل آف مائرا صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہوکر سنہ ۱۸۱۳ع مین کلکتہ تشریف لاسئے اور دیکھا کہ نیپال والے روز بروز سرکاری عملداری مین بڑھتے آتے ہین بارہا اونکو سمجھایا مگر وے کب مانتے ہین لاچار ہوکر سنہ ۱۸۱۴ع مین گورنر جنرل نے اول ۳۵۰۰ آدمیون کا لشکر جنرل جلیسپی صاحب کے ہمراہ نیپال کی مہم پر روانہ کیا جنرل موصوف نے دیرہ دون ہوتے ہوئے نیپال کے نامی قلعہ کلنگا پر حملہ کیا مگر مارا گیا اور نیپال والون نے فتح پائی۔
جلیسپی صاحب کے مرنے پر جنرل روڈ صاحب نے دہلی سے فوج منگا کر نیپالیون پر حملہ کیا اور شکست کھا کر لوٹ کر چھاونی گورکھ پور مین قیام کیا اور بہت سی فوج بیمار ہو گئی یہ خبر سنکر تیسرا حملہ اوسی سال جنرل مارلا صاحب نے کیا کہ آج تک اونکا پتہ و نشان نہین ہے کہ کہان گئے جب سرکار نے دیکھا کہ نیپال سے کوئی نہین عہدہ برا ہوتا ہے تب جنرل اکٹرلینی کو حکم نیپال جانے کا دیا اکٹرلینی نے اول مینڈور کا قلعہ جو نالہ گڈہ کی راج دہانی تھا اور نیپال والون نے وہان کے راجہ سے لیکر راجہ رام سنگھ کو نکال دیا تھا اور وہ سرکاری فوج کے ہمراہ لیکر رام سنگھ کو جانشین کیا اور سنہ ۱۸۱۵ع مین اکٹرلینی نے رام گڈہ کا قلعہ نیپالیون سے فتح کرکے اپنا لشکر پہاڑ کے نیچے ندی کے کنارے قائم کیا اور نیپالیون کی فوج مولان کے قلعے مین پہاڑ کے اوپر مقیم تھی ۱۴- اپریل سنہ ۱۸۱۵ع کو اکٹرلینی نے دیوتھل کا شہر فتح کیا اور ۸ مئی سنہ ۱۸۱۵ع اکٹرلینی نے خاص دار السلطنت نیپال پر حملہ کردیا راجہ نے صلح کا پیغام دیا اور شرائط نامہ لکھا گیا کہ جانب مغرب کالی ندی اور مشرق ریاست سکم سرحد مقرر ہوئی اور ایک رزیڈنٹ شہر کاٹمانڈو مین رہیگا راجہ نے اوسپر دستخط کردیئے اکٹرلینی کو اس فتح کے شکرانہ مین ولایت سے نقد روپیہ

اور خطاب سر ڈیوڈ اکٹرلونی کا عطا ہوا اور مارکوئس صاحب گورنر جنرل کو مارکوئس آف ہیسٹنگز کا خطاب دیا گیا سنہ ۱۸۱۳ء کے درمیان پنڈاروں نے بڑا زور شور اوٹھایا سرکار نے اونکے بندوبست کے واسطے بنگالہ کی ۱۲۰ ہزار فوج کا بڑا حصہ گورنر جنرل کے ہمراہ کانپور مین مقیم تھا کہ اسی اثنا مین باجی راو پیشوا جو سرکاری خیرخواہ تھا پھر باغی ہوا سرکار نے تعاقب کیا پیشوا نے پے درپے شکستین کھا کر سنہ ۱۸۱۸ء کو ۸ لاکھ روپیہ سال اپنی پنشن مقرر کروا کے لڑکا سیون کے واسطے سرکاری پناہ مین آکر بٹھور ضلع کانپور مین رہنے لگا اور اوسکا دوست ترنبک جی چنار گڈھ کے قلعہ مین قید ہوا۔

آپا صاحب راجہ ناگپور جو سرکار سے ظاہر محبت رکھتا تھا لیکن دلی دشمن تھا موقع پاکر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا تھا سرکار نے اون پر حملہ کیا جین کنس صاحب کی فوج نے آپا صاحب کو ایسا تنگ کیا کہ وہ رزیڈنٹی مین دست بستہ حاضر ہوکر کہنے لگا کہ فوج سرکش ہوکر بلا اجازت میرے سرکار سے لڑی تھی مین بہرحال تابعدار ہون سرکار نے بحال اوسے گدی نشین کردیا مگر کچھ روز بعد جو سر اوٹھایا گورنمنٹ نے اوسکو شکست دیکر اوسکی جگہ رگھوجی بھوسلا کے پوتے کو جانشین کرکے اون آپا صاحب کو قید کرکے الہ آباد روانہ کیا مگر راستہ سے بھاگ گیا اور گوالیار کی ریاست مین جا چھپا سرکار نے اسی قصور پر سیندھیا سے اسیرگڈہ کا قلعہ بالکل اپنے قبضہ مین لے لیا اور آپا صاحب لاہور بھاگ گیا اور سنہ ۱۸۴۰ء کو وہین مرگیا اور سنہ ۱۸۱۸ء مین ہولکر جونت راو کے مرنے سے اندور کی ریاست بھی بالکل کمزور ہوگئی اور تمام ریاستہای زیردست سرکار کمپنی کے ہوگئین اور سب محصول ادا کرنے لگین اودھر امیر خان وغیرہ سرداران پنڈاروں نے شکست پاکر بالکل کمزور ہوکر سرکار کی پناہ مین آگئے اور ٹونک مین کسیقدر ریاست سرکار نے اونکو دیدی چنانچہ نواب ٹونک اوسی کے خاندان مین ہین نواب گورنر جنرل بہادر نے سنہ ۱۸۲۳ عیسوی کے درمیان استعفا دیدیا اور ولایت کو بہ نیکنامی اور خوشی کے چلا گیا اور بادشاہ کی حضور سے ایک عمدہ علاقہ انعام پایا اور ہندوستان کو بالکل فساد سے پاک کرگیا۔

اور خطاب سرڈیوڈ اکٹرلینی کا عطا ہوا اور مارکوئس ہیسٹنگز صاحب گورنر جنرل کو مارکوئس آف ہیسٹنگز کا خطاب دیا گیا سنہ ۱۸۱۷ء کے درمیان پنڈاروں نے بڑا زور شور اوٹھایا سرکار نے اونکے بندوبست کے واسطے بنگالہ کی ۱۲ ہزار فوج کا بڑا حصہ گورنر جنرل کے ہمراہ کانپور مین مقیم تھا کہ اسی اثنا مین باجی راو پیشوا جو سرکار کا خیرخواہ تھا پھر باغی ہوا سرکار نے تعاقب کیا پیشوا نے پے در پے شکستین کھا کر سنہ ۱۸۱۸ء کو ۸ لاکھ روپیہ سال اپنی پنشن مقرر کروا کے گنگا سیون کے واسطے سرکاری پناہ مین آکر بٹھور ضلع کانپور مین رہنے لگا اور اوسکا دوست ترنبک جی اپنا گڈھ کے قلعہ مین قید ہوا۔

آپا صاحب راجہ ناگپور جو سرکار سے ظاہر محبت رکھتا تھا لیکن دلی دشمن تھا موقع پاکر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا تھا سرکار نے اون پر حملہ کیا جین کنس صاحب کی فوج نے آپا صاحب کو ایسا تنگ کیا کہ وہ ریذیڈنٹی مین دست بستہ حاضر ہوکر کہنے لگا کہ فوج سرکش ہوکر بلا اجازت میرے سرکار سے لڑی تھی مین بہرحال تابعدار ہون سرکار نے پھر اوسے گدی نشین کر دیا مگر کچھ روز بعد اوسکی سرکشی کے سبب گورنمنٹ نے اوسکو شکست دیکر اوسکی جگہ رگھوجی بھوسلا کے پوتے کو جانشین کرکے اوس آپا صاحب کو قید کرکے الہ آباد روانہ کیا مگر راستہ سے بھاگ گیا اور گوالیار کی ریاست مین جا چھپا سرکار نے اسی قصور پر سیندھیا سے اسیرگڈھ کا قلعہ بالکل اپنے قبضہ مین لے لیا اور آپا صاحب لاہور بھاگ گیا اور سنہ ۱۸۱۹ء کو وہین مرگیا اور سنہ ۱۸۱۸ء مین ہولکر جسونت راو کے مرنے سے اندور کی ریاست بھی بالکل کمزور ہوگئی اور تمام ریاستہای زیردست سرکار کمپنی کے ہوگئین اور سب محصول ادا کرنے لگین اور ادھر امیرخان وغیرہ سرداران پنڈاروں نے شکست پاکر بالکل کمزور ہوکر سرکار کی پناہ مین آگئے اور ٹونک مین کسیقدر ریاست سرکار نے اونکو دیدی چنانچہ نواب ٹونک اونہین کے خاندان مین ہین نواب گورنر جنرل بہادر نے سنہ ۱۸۲۲ عیسوی کے درمیان استعفا دیدیا اور ولایت کو بہ نیکنامی اور خوشی سے چلا گیا اور بادشاہ کی حضور سے ایک عمدہ علاقہ انعام پایا اور ہندوستان کو بالکل فساد سے پاک کر گیا۔

اوہرسٹ صاحب استعفا دیکر ولایت چلے گئے +

ذکر حکومت آنرابل نواب لارڈ بینٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہندمن ابتدای ۱۸۲۸ء لغایت ۱۸۳۵ء

لارڈ بینٹنک صاحب سابق مین گورنر مندراس سکتے اور استعفا دیکر ولایت چلے گئے تھے
اسیلئے ۱۸۲۸ع مین گورنر جنرل ہوکر ہندوستان مین تشریف لائے اُن سکے
فقط ایک راجہ کورگ کا برسر جنگ ہوا اور قید ہوکر بنارس بیجا گیا اور بنارس سے
انگلستان کو جاکر مع اپنے لڑکی کے عیسائی ہوگیا اسکی بیٹی نے انگریزی
ایک اشراف انگریز سے بیاہی گئی اور اوسکے ملک مین انگریزی انتظام ہوگیا ستی
سے قدیم ہندوستان سے یکقلم موقوف کردیا سرکار شاہی کی بڑی خرچ کی کفایت
اور ہندوستانی رئیسون کو بڑے عہدے ملنے کے واسطے ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی
اور منصف اور صدر الصدور کے جدید عہدہ مقرر کیئے آخر ماہ اگست ۱۸۳۵ع مین
بینٹنک صاحب موصوف استعفا دیکر ولایت چلے گئے۔
بعد جانے جناب لارڈ صاحب مذکور الصدر کے کونسل کے ممبر اعلی جناب سر چارلس
مٹکاف صاحب بہادر قائمقام نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے شروع
۱۸۳۵ عیسوی کو ایوان گورنری مین جلوس فرما ہوئے اور ہندوستانی
اخبار نویسون کو آزاد کرکے حکم دیا کہ تم لوگ اوس بات
کو جو بجانب گورنمنٹ یا کسی حاکم سے غیر ضابطہ ہو اور
صحیح ہو درج اخبار کیا کرو اور ماہ مارچ ۱۸۳۶ع مین
جناب لارڈ ہیسٹر آکلنڈ صاحب عہدہ گورنر جنرلی
سے معزز ہوکر تشریف لائے اور
مٹکاف صاحب اپنے
قیام مندرجہ چلے
گئے

Lord Auckland

C Metcalfe

آغاز چمن ثانی از خیابان دوم

در بیان ہاے محاربہ کابل و قندہار و فتح سندھ و گوالیار من ابتدای ۱۸۳۶ء لغایت ۱۸۴۲ء عیسوی

بیان دوم

وے حالات جو بعہد سلطنت جناب ملکہ کوئین وکٹوریا بہادر شاہنشاہ ہند و لندن کے گذرے

۱۸۳۶ء کی ماہ مارچ مین اکلنڈ صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے اور ۱۸۳۷ء مین بعد وفات ولیم چہارم کے تخت انگلستان پر ملکہ کوئین وکٹوریا دام حشمتہا رونق افروز ہوئین

ذکر حکومت آنرایبل نواب لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند من ابتدای ۱۸۳۶ء لغایت ۱۸۴۲ء

۴ جولائی ۱۸۳۶ء کو لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے عہدے پر سرفراز ہوکر ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور ستارہ کے راجہ کو بنارس مین قید کیا اوسکے بھائی کو کہ نیکبخت تھا مالک گدی کا بنایا کہ اسی عرصہ مین یکبیک افغانون سے لڑائی کرنا پڑی جسکا مفصل حال اندوے محاربہ کابل زبان فارسی کی تاریخ سے ذیل مین درج کیا جاتا ہے —

بنای فساد افغانان

بعد وفات نادر شاہ کے سلطنت احمد شاہ درانی کی حکومت مین آئی جسکی تیسری پشت مین بعد کتنے برسون کے ایوب شاہ تخت نشین ہوا اور اوسکو اوسکے بھائی شجاع الملک نے اندھا کرکے آپ جانشین ہوا اور اکثر رعایا اوسکے ظلم سے پراگندہ ہوئی اور اکثر لوگ اور حکام صوبجات پر سر جنگ ہوے امیر دوست محمد خان وزیر کابل نے یہ موقع دیکھکر بادشاہ سے باغی ہونیکا قصد کیا اور باغی ہوگیا شاہ شجاع وزیر سے شکست کھاکر ہندوستان مین اس امید سے آیا کہ رنجیت سنگ سکھ والی پنجاب کے یہان بھاگ آیا کہ وہ کچھ مدد دے گا مگر رنجیت سنگ برعکس اسکے بدنیتی

تخت طاوسی مین لگایا تھا وہ بھی لیگیا وہی ہیرا نادرشاہ کے خاندان سے افغانون کے ہاتھ آیا اور شجاع الملک اپنے ہمراہ ہندوستان لایا اور رنجیت سنگہ نے اوسیر دانت لگایا یہان چارلس ہوگل نامی اپنی تواریخ مین جیوا دھنون نے زبانی شاہ شجاع کے دربارہ لینے کوہ نور ہیرا کے دریافت کیا تھا ارقام فرماتے ہین کہ اول اوسنے اس الماس کے لینے کے واسطے شجاع کی بڑی خاطرداری کی اور جاگیر دینے کا وعدہ کیا لیکن بادشاہ نے الماس کے لانے سے انکار کیا اور کہا مین نہین لایا ہون مگر اوسکی بیگم نے اقبال کیا کہ کبھی مراد کے یہان گرو ہے لیکن رنجیت سنگہ کے یہ حیلہ اوسکا کارگر نہوا اور بدین خیال کہ وہ الماس غائب نکیا جا دے اوسنے شاہ کو نظربند رکھا اور پہرا مقرر کیا جو کہ سواے تلاش کامل کسی شخص کو محل سے نکلنے کی اجازت نہتی رنجیت سنگہ نے شاہ کو یہان تک تکلیف دی اور تنگ کیا کہ دو دو دن تک سب خور و خواب رکھا جب شاہ شجاع نے دیکھا کہ بلا دینے الماس کے میری جان بچنا دشوار ہے ایسا خیال کرکے یکم جون ۱۸۱۳ء کو اوسنے رنجیت سنگہ کو اپنے پاس بلایا اور جب رنجیت سنگہ وہان آیا تو شجاع نے اوسکی بڑی خاطرداری کی اور بعد ازان ایک گھنٹہ تک خاموش رہا رنجیت سنگہ نے بے صبر ہوکر ایک مصاحب کو حکم دیا کہ مقصد ملاقات شجاع سے بیان کرے لیکن شجاع نے بجواب اسکے کچھ بھی نہ کہا مگر اپنے معتمدون مین سے ایک کو اشارہ کیا جو ایک خریطہ لیکر واپس آیا اور اوسی مسند پر رکھدیا رنجیت سنگہ نے جو اوسکو کھولا وہی ہیرا پایا اور بعد تسلی سواے سلام باسلام کے رخصت ہوا اب شاہ شجاع نے اوس سے اپنی رہائی کی درخواست کی رنجیت سنگہ نے خانہ تلاشی کا حکم دیا اور بالکل جواہرات جو اوسکے نزدیک تھے لیکر شاہ شجاع کو آزاد کردیا فقط ایک ہیرا اوسکے پاس رہ گیا تھا جسکو شجاع نے ۱۸۱۴ء مین امرتسر مین ۴۰ ہزار روپیہ کو فروخت کیا اور حیران و پریشان سرکار انگریزی کی عملداری مین داخل ہوا لودھیانہ کے افسران فوج نے شاہ کو بڑی حرمت اور عزت سے رکھکر کلکتہ کو گورنر جنرل کے حضور رپورٹ مشعر حالات تباہی شاہ اور جور ارر رعیت وزیر دوست محمد خان کے

بھیجی مسٹر اکلنڈ صاحب گورنر جنرل بہادر نے بعد ملاحظہ رپورٹ اور حال زار شاہ شجاع
کے جواب لکھا کہ شاہ کابل کو بڑی عزت اور توقیر سے رکھو اور جناب ملکہ معظمہ کی جانب
سے بادشاہ کو مدد دیجاوے گی اور یقین ہے کہ دشمن پامال ہون گے اور ۱۸۳۸ع
کو نواب گورنر جنرل بہادر نے خود لودھیانہ تشریف لا کر شاہ شجاع کی بڑی عزت کی
اور دلاسا دیا اور تمام مصاحبان کونسل کو جمع کرکے مشورہ کیا کہ جو حضرت کہ والیان عجم سا
ہند پر حملہ لاوینگے اوسکا اعتبار نہین اور اگر تسلیم بھی کرین تو راستہ کی تکلیف سے عاجز آکر
شکست پاوینگے پس شاہ شجاع کی کہ جو سرکار کی پناہ مین آیا ہے مدد زیادہ اہم ہے آپس
کونسل ہونے کے بعد گورنر جنرل نے اول رنجیت سنگھ والی لاہور کو بھی شامل کیا اور
اودھر سندھ کے امیر سے بھی اقرار کیا کہ فوج انگریزی کو ہم اپنے ملک سے نکلنے دینگے
مین مزاحم نہونگے اور کچھ رسد کے بھی خبرگیران رہینگے اسکے بعد ۲۰۰۰۰ آدمیون لشکر
ہمراہ جان کین صاحب بہادر کمانڈر انچیف بمبئی کے واسطے مدد شاہ شجاع کے ہمراہ لیے
اور اوسی وقت ۱۸۳۸ع مین مسٹر مکناٹن صاحب کو نائب شاہ شجاع کا مقرر کرکے
روانہ کیا شاہ شجاع نے ارادہ کیا کہ پہلے کابل چلنا چاہیئے اسلیئے خیبر کے راستہ سے
قصد کابل کا کیا مگر وہان معلوم ہوا کہ سپہدار اکبر خان بیٹا دوست محمد خان کا مع فوج کے مقیم
ہے اور وہ راستہ پہاڑون کے درمیان تنگ و تاریک ہے کہ نہ سامان لڑائی کا ہو سکتا ہے
بجز اسکے کہ ایک دو آدمی حسب اجازت اونکے اس راستہ سے چلے جاوین لاچار ہوکر
وہان سے واپس لوٹے اور قصد قندہار کا کیا اس واسطے سندھ کی حکومت مین
ہوتے ہوے بولان گھاٹا پار ہوکر داخل قندہار ہوے راستہ مین پانی ملا اور علاوہ
اسکے بڑی بڑی تکلیفین سرکار کی فوج نے اوٹھائین لیکن اپنی جرات اور زور شمشیر
سے ۸ مئی ۱۸۳۹ع کو شاہ شجاع کو تخت قندہار پر رونق افروز کیا اور بڑی دھوم دھام
سے سواری شہر مین نکلی کوتوال نے ہر گلی کوچے صاف کرائے اور کہندل خان جانشین
قندہار ایران بھاگ گیا اور قندہار مین بخوبی بندوبست حسن تدبیر مکناٹن صاحب سے
ایسے شائستہ انتظام سے ہوا کہ تھوڑے عرصہ مین سب زمیندار محصول سرکاری داخل

خزانہ سرکاری کرنے لگے اور سب مفسد پست حوصلہ ہو گئے اب شجاع الملک نے دیکھا
کہ اکبر خان بڑا بیٹا دوست محمد خان کا قلعہ جلال آباد میں اور دوسرا لڑکا غلام حیدر خان
قلعہ غزنی میں اور امیر خود کابل میں مع قصد لڑائی کا رکھتے ہیں فوراً مگناٹن صاحب
سے مشورہ کیا کہ اب کابل پر لشکر کشی واجب ہے اور تامل نامناسب ہے +

جنگ غزنین کا بیان مفصل

جب امیر دوست محمد خان والی کابل کو معلوم ہوا کہ شاہ شجاع الملک نے بمدد فوج انگریزی
کے قندہار فتح کر لیا اور اب ارادہ کابل اور غزنین کا ہے اور افسران اور رعایای
قندہار کو بہت سا روپیہ بطور انعام واکرام کے مرحمت فرمایا اپنے تمام افسران فوج و
رعایا سے اور رہا جان ملک کابل کو جمع کر کے کل حال مہم قندہار کا سنا کر امیر نے فرمایا کہ
اب ارادہ شجاع کا غزنی اور کابل پر ہے اور فوج انگریزی امروز فردا میں یقین کہ داخل
غزنین ہو جاوے تم لوگوں کی اس بارہ میں کیا صلاح ہے گو کہ افسران فوج انعام اور

سلطنت حاصل ہوا فتح ہو کر بادشاہت افغانستان میں دو قوم کثرت سے ہیں ایک افغان کہ جنکا شیعہ مذہب نہیں ہے بلکہ سنت جماعت مشہور
ہیں لیکن وہی اقتدار اور تونگر اور جاہل ہیں دوسرے قوم پارسی کہ جنکا مذہب شیعہ ہے اور ذی علم اور حساب و کتاب میں ہوشیار ہیں
مگر تعزیہ داری وغیرہ محرم میں دروازہ بند کر کے خفیہ کر لیتے ہیں اور سب ملازم اور متصدی گری ہیں افغانونکے نوکر ہیں اور
اونہیں کی وجہ سے وہ بڑے مالدار ہیں اور ہر شغل اور ہر پیشے سے ہمیشہ روپیہ کی جمع کی فکر میں رہتے ہیں اور اسکو عیب نہیں
جانتے ہیں عورتیں بازار جاتی ہیں مگر افغان لوگونکی عورتیں پردہ دار ہیں اور بجز اسباب اور مال روزمرہ کی گھر
میں نقد نہیں ہے اور فارسی لوگ کہ اونکے نوکر ہیں اور اونکی بدولت مالدار ہیں جب لشکر انگریزی پہنچا تو اون لوگوں
کو یہ یقین تھا کہ شاہ شجاع بادشاہ ہے اور فوج انگریزی اوسکے ماتحت ہے اسی وجہ سے سب رئیس اور امیر
نہایت خوش و خورم تھے بلکہ صاحبان انگریز بہادر نے اکثر اون لوگونکی تواضع کی اور سب آجاتے تھے اور بہت غریب اور
مزدور انکی نوکری لشکر انگریزی میں ہونے لگے اکثر ملال عورتیں گوری ان اور افسرونکی خدمت سو دو دو اشرفی انعام کی
وجہ سے پاتی تھیں کہ خفیہ عورتیں خرچی پر لیجایا کرتی تھیں مگر ایک افسر انگریزی نے مسیح بائیس ایک عورت کے چہرہ یاں اوسکو پایا
سر ہست کہا کہ یہ میں اور اوسکی خاوند کو یہ نگاہ بد معلوم ہو گئی اوسی روز سے قندہار کی رعایا عملداری انگریز سے ناراضی کی اور اکثر
گلی کوچے میں سپاہی مارے جانے لگے تب سے حکم ہو گیا کہ چار بجے سے کوئی سپاہی لشکر کے باہر جانے پاوے ــ

اکرام دینے شجاع الملک کا تشکر بدل فوج انگریزی سے راضی تھے مگر ظاہرا امیر دوست محمد
خان کی دلجمعی کے واسطے یہ صلاح تبائی کہ قلعہ حصار نامی واسطے جم کے مضبوط کرنا چاہیے
اور کسی قدر فوج بنا بر مدد حیدر خان کے غزنین کو روانہ کرنا چاہیئے چنانچہ امیر نے
ایسا ہی انتظام کیا اور ادوھر شاہ شجاع الملک نے حکومت قندہار کی شاہزادہ صفدر
کے زیر اقتدار جنرل ناٹ صاحب کے مع فوج چھوڑ کر آپ مع فوج اور مکناٹن صاحب کے
ماہ جولائی ۱۸۳۹ء کو جانب غزنی کے کوچ کر گیا —

غزنی کے قلعہ مین امیر دوست محمد خان کا چھوٹا بیٹا غلام حیدر خان حاکم تھا بہت فوج
اوسکی انگریزی جنگی سپہ سالارون کو دیکھکر اپنی جان بچا کر پہاڑون مین پوشیدہ ہو رہے
مگر اوسی عرصہ مین کابل سے فوج واسطے مدد کے غزنی پہنچی اور حیدر خان قلعہ سے نکلکر بر سر
پرخاش ہوا اور بہت سی سرکاری سپاہ کا خون ہوا لیکن اوسی روز بتاریخ ۲۰ جولائی شب کے
وقت مسٹر سر جان جنکین صاحب کے رسالے کی افسرون نے بذریعہ سرنگ کے قلعہ
کا دروازہ توڑ دیا اور ۲۱ جولائی کو ۶ ہزار سوارون نے غزنی کے قلعہ کے اندر حملہ کیا مگر حیدر خان
نے سبکو شکست دی اور قلعہ بدستور تحت حیدر خان کے رہا ۲۲ جولائی کو پھر انگریزی سوارون
نے قلعہ کے اندر دھاوا کیا مگر پھر محروم رہے اور سپاہ بہت کام آئی ۲۳ جولائی کو قلعہ غزنی
فوج انگریزی نے فتح کیا اور حیدر خان کو افسران انگریزی نے قومی اور جوانمرد دیکھکر
قتل نکیا لیکن گرفتار کرکے ہندوستان مین اوسکی بود و باش کے واسطے حکم دیا اور قلعہ
غزنی مین دربار شاہی منعقد ہوا شجاع نے رعیت کو تسلی اور دلاسا دیکر بہت سا نذر اور جواہر

سلہ بعد جانے شاہ شجاع کی جانب غزنی اور کابل کی قندہار مین ایک امر جدید وقوع مین آئی یعنی اختر خان نامی سردار قلعہ
قلات نے فتنہ برپا کیا شاہزادہ صفدر نے بارہا اوسکو طلب کیا مگر اوسنے یہی جواب دیا کہ اگر شاہ اور شہزادہ بلا شرکت انگریزیہا دربار شاہی کرتو
مین اوسکا مع رعیت فرمانبردار ہونا لیکن ایسی بادشاہت مین نہ آونگا یہ سنکر شہزادہ نے اوسپر لشکر کشی کی اور اختر خان گرفتار ہوکر قتل کیا گیا
اوسکے قتل ہونے سے اور بھی جا بجا قندہار مین فساد ہونے لگا اور افغانی بر سر فساد ہوئے اونکا ذکر آگے لکھا جائیگا +
سلہ غلام حیدر خان اس عرصہ مین بھی خوب جنگ کرتا رہا اور بہت سے جوانان افواج انگریزی کام آئے مگر وقت لیکر غلام حیدر خان
کی تلوار ٹوٹ گئی چنانچہ افسران انگریزی نے گرفتار کر لیا +

انعام دیا اب اوس ہر چند شخص زخمی باقیماندہ جنگ غزنی سنے خبر امیر کو دی کہ حیدر خان
تمہارا بیٹا حاکم قلعہ غزنی لشکر کی دغا اور لوٹ جانے تلوار سے انگریزی فوج مین قید ہو کر
ہندوستان بھیجا گیا اور قلعہ غزنی کو شاہ شجاع سنے سرنگ لگا کر توڑ دیا اور غزنی زیر حکومت
بادشاہ شجاع الملک ہو گئی امیر دوست محمد خان ابھی اسکا جواب بھی نہ دی چکا تھا کہ ایک
قاصد قلعہ خیبر سے افتان اور خیزان آکر خبر دی کہ آپکے بڑے بیٹے کو جو خیبر مین سے
اکبر خان تھا کسینے زہر کھلا دیا چنانچہ اب وہ بیہوش ہے امیر یہ خبر سنکر اطبای دانا اور
حکماے یونان کو ہمراہ لیکر وہان پہونچا اون لوگون کے علاج سے اکبر خان کو صحت ہوئی
تب اکبر خان اور امیر نے تمام افسران فوج کو جمع کر کے فرمایا کہ تم ہماری طرف دل اور
جان سے ہو یا شاہ شجاع سے راضی ہو سبھون سنے قسم کھا کر بیان کیا کہ ہم حضور کے
پروردہ اور نمکخوار ہین ہرگز ہرگز شجاع سے راضی نہین ہین یہ سنکر امیر نے لڑائی
کے واسطے شہر کے باہر خیمہ استادہ کیا +

ذکر فتح قلعہ کابل

شاہ شجاع الملک سنے سٹر پامر صاحب کو مع تین ہزار فوج کے غزنی کی حفاظت کیواسطے
چھوڑ کر ماہ اگست ۱۸۳۹ء کو قریب کابل کے داخل ہوا اور امیر دوست محمد خان کو مع
اوسکے بیٹے کے آمادہ لڑائی کا دیکھکر وزیر مکناٹن صاحب سے مشورہ کیا کہ فوج افغان
جانب امیر کثرت سے ہے مگر سب روپیہ کی خواہان ہے اگر اون کو انعام دیا جاوے
تو یقین ہے کہ تمام سپاہ امیر کو تنہا چھوڑ کر متفرق ہو جاوے اور خونریزی نہو چنانچہ
اس مشورہ سے تمام فوج امیر کی متفرق ہو گئی اوس وقت امیر نے کابل سے اکبر خان
کو مع عیال و اطفال کے جانب بلخ بھیجدیا اور آپ تنہا جانب قندھر کے چلا گیا
اوسکا بیان آگے کیا جاویگا دوسرے روز ۷ اگست ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع مع لشکر
جرار داخل کابل ہوا اور بالکل افواج دشمن سے خالی پاکر تخت سلطنت پر شاہ شجاع
نے اجلاس فرمایا اور توپ سلامی سر ہوئین اور رئیسون اور سرداران کابل نے
نذرین گذرانین اس اثنا مین معلوم ہوا کہ امیر دوست محمد خان کابل سے دو منزل

پر مقیم ہے مسٹر سیل صاحب اور کاکڑ سردار قوم افغانی کو بنا بر تسخیر امیر کے روانہ کیا مگر
ایک روز کاکڑ نے امیر کو زبانی ہرکارہ خاص کے آگاہ کر دیا کہ وہ بھاگ گیا بادشاہ
نے اس جرم میں اوسکو قید کر کے ہندوستان بھیجدیا*

ذکر جنگ قلعہ قلات کا اور قتل ہونا محراب خان حاکم قلعہ قلات کا

ناظرین کو واضح ہو کہ ممالک قلات تشخیص حکومت محراب خان کی ہے اور ہمیشہ باج گزار
سرکار کابل رہے ہیں اور بعد تباہی شاہ شجاع الملک کے وہ امیر کو خراج دیا کیے
لیکن جب شاہ شجاع فوج انگریزی کے ہمراہ سندھ کے راستہ سے قندھار کیطرف گیا اور
قلات کی سرزمین پر پہونچا محراب خان باادب پیش آیا لیکن عہد حکومت جدید میں شاہ
کو یہ شبہہ ہوا کہ جس طرح سے کاکڑ سردار کوہستان کا کینہ رکھتا تھا اور ظاہرا خدمت کرتا
تھا شاید وہ بھی ایسا ہی نہ کرے اسی خیال سے مکناٹن صاحب سے مشورہ کر کے
سر جنکین صاحب جو سردار افواج متعینہ بمبئی سرکار انگریزی کا تھا اور مدد کو کابل گیا
تھا اونکے ہمراہ فوج دیگر روانہ قلات کیا اور وہان جا کر سر جنکین صاحب نے بعد لڑائی
بہت سے محراب خان کو قتل کیا اور حسب الحکم سرکار کابل کے مسٹر لود صاحب کو وہانکا
قلعہ اور تھوڑی فوج سپرد کر کے سر جنکین صاحب بمبئی تشریف لیگئے اور اوس تاریخ
سے شمار کیا گیا کہ مہم کابل فتح ہوئی اور گورنر جنرل اکلنڈ صاحب بہادر کو ارل کا خطاب
اور جنکین صاحب کو بیرن کا ولایت سے عطا ہوا*

تھوڑے عرصہ بعد رعایا اور قوم برادری محراب خان بلوچستان سے افغان اور خیران
نزدیک محمد نصیر الدین بن محراب خان کہ مع اپنے ماں کے شہر گنج میں مقیم تھا جا کر تمام
احوال قتل ہونے محراب خان کا بیان کیا اوسنے اپنے تمام اہل برادری اور رعایا
اونکے پاس گئی ہوئی اور کسیقدر فوج کہ سب ایک ہزار آدمی کا انبوہ جمع کر کے اپنی ماں
سے رخصت ہو کر بنا بر محاصرہ بلوچستان کے روانہ ہوا اور پیشتر ہر جہار طرف سے راہ
بند کر کے قدرے فوج سے قلعہ شال کا محاصرہ کیا اور چار مہینے برابر لڑا مگر انگریز بہادر سے
وہ قلعہ نہ چھوٹا وہان سے چلکر قلعہ قلات کا محاصرہ کیا اور مسٹر لود صاحب کے نزدیک

فوج کم تھی سندھ سے مسٹر بیل صاحب چار افسران کپتان کلبرن اور مسٹر کلارک صاحب اور مسٹر رایٹ صاحب اور مسٹر مور صاحب کو مع فوج کے بنا بر مدد لوڈی صاحب کے بھیجا مگر راہزن اور کوہی آدمیون نے اوس فوج کو بالکل تباہ اور برباد کر دیا اور لوڈی صاحب نے بعد جنگ و جدال بسیار شکست کھا کر قلعہ خالی کر دیا اور محمد نصیر خان بجاے باپ کے جانشین ہوا اور مسٹر لوڈی صاحب کو قید کیا +

حالات شکست اور فتح نصیر خان سے جب شاہ شجاع کو خبر پہونچی فوراً بہ تجویز مسٹر ولیم مکناٹن صاحب کے مسٹر شیکسپیر صاحب مع فوج کابل سے اور مسٹر ڈیمر صاحب حسب الحکم رزیڈنٹ سندھ کے با فوج قلعہ قلات کو پہونچے نصیر خان باستماع اس خبر وحشت اثر سے لوڈی صاحب کو زندان خانہ مین قتل کر کے اس مضمون سے ڈیمر اور شیکسپیر صاحب کو پیغام صلح کا دیا کہ یہ ولایت خارزار تھی از خزانہ بھی مسکن ہم غریبون کا ہے سرکار نے ناحق شاہ شجاع کے فریب مین آکر اپنا خزانہ خرچ کر کے یہان حیران ہے اور مسٹر لوڈی صاحب نے ہمارے باپ کو بلا قصور قتل کیا اوسکا عوض ہم نے اوس سے لیا اب ہم خادم سرکار ہین اور ایسی گستاخی نہ ہوگی کہ آپ بر سر پرخاش ہون دونون سردار پیغام نصیر خان کا سنکر اوس سے عہدنامہ لکھوا لیا کہ ہم آیندہ سے حسب دستور خراج سرکار کابل کو دینگے اور جو فوج ہمارے ملک سے گذرے گی رسد رسانی کے ذمہ دار ہین اور ہرگز اوسکا تعرض نکرینگے ایسے عہدنامہ لکھ جانے کے بعد اونھون نے بعد غور کامل مسٹر بیل صاحب رزیڈنٹ سندھ کو رپورٹ لکھا کہ درحقیقت جرم سرکار کابل کی جانب سے ہے کہ خلاف عہدنامہ محراب خان کے اوسکو مارا اب نصیر خان عہدنامہ لکھکر امیدوار معافی قصور قتل مسٹر لوڈی صاحب کا ہے بیل صاحب نے اوس عہدنامہ کو نامنظور کر کے اون سرداروں پہ بڑا غصہ ہوا مگر ہنوز فیصلہ اس مہم کا نہ ہوا تھا کہ رزیڈنٹ صاحب نے وفات پائی اور مسٹر اوٹرم صاحب بہادر رزیڈنٹ سندھ مقرر ہوے کہ جنھون نے اوس عہدنامہ کو کہ جسکو مسٹر بیل صاحب نے نامنظور کیا تھا منظور کر لیا اور ملک بلوچستان زیر اقتدار سرکار کابل کے محمد نصیر خان کو بحال رکھا +

حال امیر دوست محمد خان کا بعد شکست پانے اوسکے کے

ناظرین تواریخ پر مخفی نرہے کہ امیر دوست محمد خان کابل سے بخوف شاہ شجاع کے قندز
بھاگ گیا اور سردار قندز نے بڑی عزت اور تواضع سے رکھا اور عہد کیا کہ حتے المقدور ہم
تمھاری مدد کرینگے کہ اسی اثنا مین کچھ روز بعد شاہ شجاع نے سردار قندز کو پیغام دیا
کہ تم امیر کو ہمارے حوالہ کردو ورنہ تمھارے حق مین بہتر نہوگا سردار نے جواب دیا کہ
مین فرمان بردار بادشاہ ہون مگر امیر مجھسے زیادہ زور آور ہے اوسکو کسی طرح مین گرفتار
نہین کرسکتا ہون اور امیر کو بہت سا دلاسا دیا کہ اسی درمیان مین شاہ توران نے
اپنے قاصد کے ہاتھ امیر کو بلا بھیجا اور سردار قندز نے بھی امیر کو صلاح دی کہ تمھارا نصیبا
جاگا جو شاہ توران نے بلایا بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ امیر نے فوراً راستہ توران کا لیا اور
بلخ سے اکبر خان کو ہمراہ لیکر توران پہونچا بادشاہ نے بڑی عزت اور توقیر سے
اوتارا اور بعد چند روز کے اپنی فوج سے مشورہ کیا کہ تم لوگ ہمراہ اسکے بنا بر مدد
مہم کابل کے جاؤ اون لوگون نے فرمایا کہ حضور بعد گذر جانے موسم سرما کے کہ ہنوز
راستہ افغانستان کا برف سے بند ہے ہم لوگ طیار رہین امیر اور اکبر خان دونون فوج
کے اس کلام سے آزردہ ہوکر راستہ قندز کا لیا بادشاہ نے بہت سمجھایا اور واپس
لانے کی امید سردار کو بھیجا کہ جیسے امیر پر سر خاش ہوسے اور باپ بیٹا دونون تنگی
ہوکر توران واپس آگئے شاہ توران نے اونکا مرہم کیا جب صحت ہوئی بہت سا لباس
فاخرہ اور نقدی دے کر فرمایا کہ اسے امیر اب ہماری فوج تجھسے اور تیری سخت کلامی سے بیزار
ہے بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ امیر نے وہان سے قندز کا راستہ لیا اور وہان پہونچکر آپس مین
مصلحت کی کہ عیال واطفال کو حاکم کش کے پاس جو نہایت رفیق ہے بھیجکر آپ کچھ
فوج جمع کرے ایسی صلاح کرکے اپنے چھوٹے بھائی جبار خان کے ہمراہ امیر نے
اپنے عیال واطفال مقام کش کو روانہ کیے اور ادھر شاہ شجاع نے جبار خان
کو بہت سا روپیہ کا لالچ دیا کہ اوسنے امیر کے لڑکے اور عورتین بادشاہ کے حوالہ
کردیئے اور بادشاہ نے اون کو قید کیا جب امیر کو یہ خبر پہونچی نہایت پژمردہ ہوکر

چاہتا تھا کہ اپنے تئین خنجر سے ہلاک کرے مگر سردار قندز نے امیر کو سمجھایا کہ اے امیر اگر یونہین زیست سے تو آزردہ ہے تو بہتر ہے کہ جس قدر فوج ہماری ہے وہ اور کسیقدر کوہی آدمی جمع کرکے مقابلہ سرکار کابل کا قصد کر اگر فتحیاب ہوا تو کیا بات ہے اور اگر ہار گیا تو بھی ناموری ہے امیر اس بات پر راضی ہوگیا اوس وقت سردار قندز نے اپنی تمام فوج کر اوسمین اقوام مندرجہ ذیل کہ قسم افغان سے تھے — غور — غلزئی ساویان — قندز — بلخ — بغلان — وغیرہ جمع کرکے ایک لشکر کثیر اور جم غفیر بارادہ دیگر کو جانب کابل روانہ کیا اور ادھر شجاع نے امیر کو جو دیکھا تو نہایت تردد مین ہوا لیکن مکناٹن صاحب نے امیر کے لشکر سے مقابلہ کرنا سہل سمجھکر بادشاہ کو نہایت دلاسا دیکر الفنسٹون صاحب کو بنا بر مقابلہ کے حکم دیا صاحب ممدوح نے اول ۴ ہزار فوج مسٹر لارنس صاحب کو دیکر فرمایا کہ تم راستہ ہندوکوہ کا روکو اور دوسرا حصہ ۴ ہزار فوج کا مسٹر بری صاحب کو دیکر حکم دیا کہ تم راستہ غور کا بند کرو اور ۲ ہزار فوج مسٹر ریٹ صاحب اور کاٹن صاحب کو سپرد کرکے بنا بر مقابلہ امیر کے روانہ کیا اور ۴ ہزار فوج مسٹر سیل صاحب کے سپرد کرکے فرمایا کہ تم ان چارون افسرون پر افسر مقرر کیے گئے چنانچہ اسی طرح سے افسران مندرجہ بالا نے چارون طرف سے امیر کا مقابلہ کیا اور مسٹر ڈاکر اور کاٹن و ریٹ نے دو ہفتہ فوج کا مقابلہ کیا اور تمام فوج اوسکی قتل ہوئی مگر آخر امیر نے شکست پاکر پہاڑ کے غار مین پوشیدہ ہوئے اور کئی ہزار روپیہ دریا مین ڈالدیا کہ امیر کے ہاتھ نہ آئے اور زبانی واکر صاحب کے مسٹر سیل صاحب کو کہ کابل اور رزم گاہ

سلہ گفتگوی مسٹر واکر صاحب با مسٹر سیل صاحب بہادر بدو گفت واکر کہ ای سرفراز بگویم کہ چون رفت در جنگ و تاز بہا تا [illegible]
[illegible] امیر [illegible] یاد بود با نرشیر چو ابر بلا آمد از سوی بلخ ہنر زہر تیغش شدم کام تلخ [illegible]
[illegible] دریا [illegible] اگر ازدہا از ان جنگ [illegible] نیا بد رہا نہ بیند [illegible] توپ و تفنگ [illegible]
[illegible] سپہ ہراس [illegible] وتن خویش پاس [illegible]
[illegible] نہ دانم [illegible] نہ دانم [illegible] گر تاید [illegible]
[illegible] جان [illegible] انتخاب از محاربہ کابل و قندہار ۱۲

کے درمیان مین مقیم تھا اس امر کی اطلاع دی اور فوج بنا بر مدد کے طلب کی مسٹر
سیل صاحب نے کابل کو لکھا اور وہان سے قریب دو ہزار فوج کے بنا بر مدد کاٹن
سامیٹ کے دینے کو حکم ہوا اور ادھر امیر نے دیکھا کہ تمام فوج کام آئی فقط دو تین ہزار
سپاہ باقی ہے اور ہنوز مقابلہ کرنا ہے امیر تنہا بیس دن پیچ مین تھا کہ مسجد نام سردار
قلعہ بشند نے خبر آمد امیر سنکر مع اپنی سپاہ کے بنا بر مدد امیر کے آپہونچا اور ادھر
کاٹن و رابیٹ صاحب نے قلعہ بشند پر حملہ کیا مگر افسوس ہے کہ دونون جوان کام
آئے کہ اونکی لاش کا بھی پتہ نہ لگا مگر مسٹر سیل صاحب نے یہ حال سنکر لارنس
صاحب کو مع فوج کے ہندوکش سے طلب کر کے دونون سردارون نے قلعہ بشند
کا محاصرہ کیا اور بعد ایک ہفتہ کے قلعہ کو توڑ دیا اور سید مسجد سردار مارا گیا امیر ایک
ہفتہ لڑتا ہوا مع فوج قلعہ سے برامد ہو کر ایک پہاڑ پر مقیم ہوا اور وہان سے بھاگ کر
مع فوج کے قلعہ عالی حصار مین پناہ لی مسٹر سیل نے اوس قلعہ کو بھی گھیر لیا امیر نے
بعد جنگ و قتل بسیار کے قلعہ مین آگ لگا دی اور فوج انگریزی سے لڑتا اور ایک
وار مین چار چار خون کرتا ہوا ایک پہاڑ پر جا پہونچا اور وہان سے قلعہ تکرور مین پناہ
لی مگر حاکم قلعہ ظاہر مین امیر سے دوست بلکہ مروت دکھاتا تھا مگر باطن مین دشمنی سے پیش آیا اکثر
فریب دیکر مسٹر سیل صاحب کا لشکر وہان بلوا لیا امیر نے اول حاکم کو مع فوج اور اوسکے
خاندان کے قتل کیا پھر قلعہ کو جلا دیا اور ایک پہاڑ پر سے بر سر مقابلہ ہوا اور چند روز
اس قدر لڑائی ہوئی کہ مسٹر سیل صاحب امیر کی دلاوری سے عاجز آگئے آخر یہ صلاح
ہوئی کہ ایک ایک سردار تنہا اور امیر تنہا مقابلہ کرین چنانچہ پیشتر مسٹر فریزر صاحب
نے مقابلہ امیر کا کیا امیر صاحب نے کہا کہ اول آپ حوصلہ دل کا نکالین چنانچہ فریزر صاحب
نے ایک تلوار امیر کے بازو پر ماری امیر کے بازو پر زخم بھی نہ لگا دوسری مرتبہ امیر نے ایک
تلوار مین اونکا کام تمام کیا فریزر کے مرنے کے بعد کپتان شو صاحب نے مقابلہ کیا
دو تلوار مین اونکا نشہ شراب اجل پیتے ہی اوتر گیا یعنی مر گئے قصہ کوتاہ اسی طرح سے
قریب ایک ہزار افسر اور سردار انگریزی فوج کے کام آئے اور سو سوار امیر صاحب کے

مارے گئے اب امیر تنہا مع دونون چھوٹے بیٹون افضل خان اور علی نشیر خان کے رہگیا اور پہاڑ دون مین چھپ رہا افواج انگریزی نے بہت اوسکا پتہ لگایا مگر اوسکا کچھ بھی نشان اون کو نہ ملا بعد چند روز کے امیر نے یہ تجویز کیا کہ تمام فوج تو کام آگئی اور اب روپیہ بھی نہین ہے کہ جدید فوج بھرتی کیجاوے اس سے بہتر ہے کہ سر ولیم مکناٹن صاحب کی پناہ مین جا کر حسب اجازت اون کے ہندوستان مین جا کر مقیم ہون کیونکہ اکثر صاحبان انگریز رحم دل اور بامروت ہوتے ہین مجھپر رحم کرینگے ایسا تجویز کر کے ۴ - نومبر ۱۸۴۰ء کو مسٹر مکناٹن صاحب کے حضور مین جا کر تلوار نذر کر دی چنانچہ مکناٹن صاحب نے امیر کی بڑی عزت اور توقیر کر کے روانہ ہندوستان کیا اور یکم دسمبر ۱۸۴۰ء کو امیر داخل ہندوستان ہوا اور ۱۸۴۱ء مین داخل کلکتہ ہوا لارڈ گورنر جنرل بہادر نے بڑی عزت اور توقیر سے امیر کو رکھا اور ہر روز عمدہ عمدہ ضیافتین اور ناچ اور رنگ امیر کے واسطے ہوتا رہا اور جو چیز امیر نے کلکتہ مین عمدہ دیکھکر پسند کی لارڈ صاحب نے بلا دریغ بر اہ مہمان نوازی مول لے دی اور کہتے ہین کہ سرکار انگریزی کا عرصہ مہمانداری امیر لیئے تین مہینے مین دو لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور حیدر خان بیٹا امیر کا دکن سے باپ کی ملاقات کے واسطے کلکتہ مین طلب ہو آیا کہ اسی اثنا مین خبر ہوئی کہ اکبر خان نے کابل فتح کیا اور بہت سی فوج کو قتل کر ڈالا اور کچھ قید ہین ۔

ناظرین تواریخ پر مخفی نرہے کہ یہ حال آگے تفصیل وار لکھا جائیگا ۔ اب گورنمنٹ نے اندیشہ کیا کہ آیا امیر ہند مین اپنے بیٹے اکبر خان کی جوانمردی سنکر فساد برپا کرے حکم دیا کہ حیدر خان دکن واپس جاوے اور امیر کوہ منصوری پہ نظر بند رہے چنانچہ ویسا ہی ہوا

بیان فتنہ غارتگران کابل و مہم محمد اکبر خان بن دوست محمد خان امیر کابل مع فوج انگریزی

ناظرین تواریخ پر روشن ہو کہ اب کابل پر بخوبی سلطنت شاہ شجاع کی ہوگئی اور تمام افغانستان پر قابض اور دخیل ہوا وزداور اہتزاز جس انتظام مکناٹن صاحب کے

غنیت ونابود ہوگئے سڑکین آمد ورفت کی جاری ہوئین مسافر بے خوف وخطر ادہر
راستہ چلنے لگے بازار صاف انصاف وڈنکا دور دراز شہرون تک مشہور ہوا کسی قدر چھاؤنی
بھی بنابر افواج انگلشیہ کے طیار ہوگئین تھین بادشاہ نے انعام اور جاگیرین اور
خطاب بھی عطا فرمائے سال بھر اسی طرح امن وامان مین گذرا تھا کہ بادشاہ نے رعیت
پر اضافہ لگان اور محصولات جدید اور ضبطی اور معافی اور نصف تنخواہ وغیرہ کا حکم جاری
فرمایا گو کہ سر ولیم مکناٹن صاحب نے اس امر بیجا سے بادشاہ کو روکا مگر شجاع کے ایام
زوال کے ہمراہ تھے پند سود مند صاحب کی منکر ہوا کے جھوکھون مین اڑا دیتا تھا تمام
رعایا اس حکم سے رنجیدہ ہوئی اور بر سر فساد ہوئی کہ اس درمیان مین ایک اور واردات
ہوئی کہ ایک افغانی کی عورت فعل ناجائز مین کسی لشکری سے پکڑی گئی اور اوس کے
خاوند نے اوسکو حسب شرع محمدی کے قتل کر ڈالا مسٹر بارنس صاحب بہادر نے کہ حاکم
فوجداری کے تھے حکم پھانسی حسب آئین انگریزی اوس قاتل کے نسبت صادر کیا
تمام شرفائے کابل اس بارہ مین عذرخواہ ہوئے کہ یہ سزا خلاف آئین اسلام ہے
مگر کچھ شنوائی نہین ہوئی بس افغانون کو ثابت ہوا کہ شاہ شجاع برائے نام بادشاہ
ہے اور عملداری انگریزی ہے کہ جو سراسر خلاف مذہب اور آئین کے ہے۔ اوس تمام
افغانون نے یکدل ہوکر ۲۔ نومبر ۱۸۴۱ء کو تمام شہر کی دوکانین اور مکان بند کرا دیئے
اور اول جاکر مسٹر بارنس صاحب کو کوٹھی پر قتل کر ڈالا اور پھر مسٹر اسمتھ صاحب مہتمم
خزانہ کو قتل کرکے جانب قلعہ کے متوجہ ہوئے اور رسدہ خانہ جو ایک چھوٹا قلعہ
باہر شہر کے تھا اوسکی رسد پر قابض ہوکر اوسکو جلا دیا فوج انگریزی سے مسٹر
سلیٹن صاحب فوج لیکر اون کے مقابلہ کو آیا اور کسی قدر افواج کابل کو بھی
شکست دی تھی کہ ۲۲۔ دسمبر کو اکبر خان بھی تورانی فوج لیکر داخل ہوا اب تمام شہر اور بستی
مین کوہی اور وحشی آدمی افواج باغی نظر آنے لگی اور اکبر خان نے راستہ رسد کا بالکل بند کرکے
قلعہ بالاحصار کو کہ جس مین بادشاہ موجود تھا جا گھیرا اوس وقت مسٹر الفنسٹون اور سلٹین نے
مکناٹن صاحب کو یہ صلاح دی کہ اب لڑائی کرنا ان جاہلون سے سراسر نقصان ہے اور فوج

کا ہے بہتر ہے کہ صلح کرکے اکبر خان سے مع افواج یہان سے جلال آباد چلا جانا چاہیے اور
مکناٹن صاحب نے حسب منشاء اونکے نامہ صلح کا اکبر خان کو لکھا اور قاصد کو دیکر مکناٹن صاحب
نے فرمایا کہ زبانی بھی اکبر خان سے پیغام آشتی کا کہنا اکبر خان نے اوس خط کو پڑھکر قاصد
سے مہربانی تمام کہا کہ اسے سفیر بعد سلام بسیار کے ہمارا پیغام اس طرح مکناٹن صاحب سے
کہنا کہ ہمکو خوب معلوم اور یقین ہے کہ سرکار انگریزی کو ہرگز ہرگز سرو کار ایسے ملک خارزار

سلہ (نقل حرف بحرف خط مکناٹن صاحب بنام اکبر خان) ای پہلوان چرا با مکین و بیگانہ بر خاستی و محبت دوستی
امیر پدر خود را یاد نمیکنی که او بلا واسطہ تنہا نزد ما آمدہ دل ما را از اخلاص خود خوشنود ساخت و رجوع بسرکار بدو لتمدار ما آورد
چنانچہ ما ہم از دلداری و خدمتگزاری او ہر گاہ ہر چہ خدمت دریغ نکردیم و از عتاب عقاب شاہ محفوظ داشتہ اورا
حوالہ اش نکردیم و بآرزوی خویش بطرف ہندوستان باعزت و حرمت مع عیال روانہ ساختیم و بجہت
مہمانداری او یکے از دوستان خود مسٹر نکلس صاحب را ہمراہ او کردیم تا در راہ ہر یک اسباب آرام و راحت
برای او از سرکار کمپنی مہیا و موجود کند و سفارش او بحضور فرمانروای ہند لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر گورنر جنرل و
ویسرای کشور ہند نوشتیم لارڈ صاحب موصوف مشتاق ملاقات گشتہ او را در کلکتہ نزد خود طلب فرمود
و حیدر خان برادرت را از دکن طلب داشتہ حوالہ او نمود ما بپاس ہمان محبت و الفت کہ با امیر پدرت مشتاق
ملاقات تو ہستیم بلکہ امیر بوقت رخصت مرا تاکید گفتہ رفتہ است کہ ہرگاہ پسرم محمد اکبر خان از توران در
کابل آید باید کہ او را باعزت و حرمت پیش ما ہر کجا کہ باشیم بفرستے اگر خواستہ باشی در اینجا نزد ما باش و اگر گوئی ترا
پیش امیر کہ در ہندوستان است با ساز و سامان شایستہ روانہ کنم و منکہ بر تو از پدر مہربانترم و از جان و دل ترا
عزیزمی دارم با من چرا با کین و پرخاش ہستے باید کہ اینہمہ درد سر و زحمت زرم و پیکار را کہ بلا سبب برخود اختیار
کردہ بگذار و خانہ ہم را از آن خود تصور کردہ بخوف و خطر نزد من بیا تاکہ بعد ملاقات کہ ہمان مشتاقم بضیافت
و مہمانداری تو قسمیکہ با امیر نمودہ شد بپردازم و اگر با اینہمہ لطف و عنایات و طلب و خواہش کہ در خصوص
آمدن تو نمودہ ام از کین و بیگانگی پس از قشون ما کہ کوہ را چون کاہ از جا بر میکنند و رود دریا تشنہ میزند و از
تیغ قیامتے بر پا میسازد کجا پناہ خواہی برد مگر مرا نسبت تو کہ بمنزلہ فرزند ہستے ہرگز سر جنگ نیست و بجز مہر و آرزو با تو
کین و بیگانگی مقصد ندارم جواب باصواب نامہ مرا قصیدہ نگار کہ در خلوت حیثیت اگر از طلب من بیائی سرت را
باسمان سروری و برتری رسانم و ہمین نوشتہ مرا عہد و پیمان پندارد بران وثوق و اعتماد کن فقط دستخط مکناٹن صاحب

سے نہ تھا لیکن صرف شاہ شجاع کے کہنے پر کہ سراسر بداندیش اور خلق سے نزدیک ہے کمپنی نے
افغانستان میں آکر نقصان اپنے زر اور فوج کا ناحق کیا اور جائے غور ہے کہ جس وقت
سے قندہار اور غزنی اور کابل وغیرہ سرکار نے لیا اور صد ہا رفیق اور سردار اور بھائی ہمارا
حیدر خان گرفتار ہوا اور دکن روانہ کیا گیا لیکن میں اور میرے باپ نے ہرگز ہرگز قصد
جنگ سرکار انگریزی سے نہ کر کے ملک خالی کر کے چلے گئے اوسپر بھی بادشاہ عالم نے
ہماری ما اور دوسرے بال بچوں کو جفاکار جبار خان سے لیکر قید کیا بدرجہ مجبوری میرا باپ ہمارا
بر سر پرخاش ہو کر آپ سکے امان میں چلا گیا اب معلوم ہندوستان میں اوسپر کیا حال گذرتا
ہے اور جبکہ وزیر مکناٹن صاحب نے ارقام فرمایا ہے کہ ہمکو اکبر خان سے لڑنا منظور نہیں
ہے پس یہاں بھی راضی ہیں اما ملاقات اوس وقت ہو سکتی ہے کہ صاحب اذر و بے
اپنے مذہب کے قسم صادق آشتی کی کھاویں اور ہمارے طرف سے اسے سفیر صاحب
سے کہنا کہ یہ تمام آدمی کوہی اور دشتی کہ جان کو جامہ سے باہر جانتے ہیں ظلم شجاع سے
آزردہ ہو کر زندگانی سے مجبور اور بر سر پرخاش ہیں آپ کو چاہیئے کہ آپ یہاں سے مع
افواج جانب ہندوستان تشریف لیجاویں اور ہم بحفاظت تمام اون کو خیبر سے باہر
نکال دیں اور اوسی وقت فوج کو حکم دیا کہ دروازہ رسد رسانی قلعہ کا راستہ کھول دو اور سفیر
کو خلعت اور انعام دیکر رخصت کیا سفیر نے موبمو جواب نامہ کا مکناٹن صاحب سے کہدیا
مکناٹن صاحب نے جواب لکھا کہ ہم اندر ایک مہینے کے بندوبست باربرداری کر کے قلعہ کو خالی
کر دینگے مگر ہمکو کمال اشتیاق تمہاری ملاقات کا ہے اگر تم نہ آسکو تو کوئی ایسی جگہ تجویز کرو
کہ سوائے ہمارے تمہارے اور کوئی وہاں نہ ہو تو ہم خود آویں کیونکہ ہمکو کچھ آپ سے مشورہ کرنا
ہے از روے تحریر عبدالکریم مصنف محاربۂ کابل اور قندہار واضح ہوتا ہے کہ اکبر خان نے
حسب تجویز مکناٹن صاحب کے متصل پل قلعہ بالا حصار ایک خیمہ کھڑا کرایا اور مکناٹن صاحب
کو لکھا کہ ہم آگئے ہیں آپ بھی جلد تشریف لائیے مکناٹن صاحب مع افسران ٹریور صاحب
اور مکنجی صاحب اور لارنس صاحب کے بنا بر ملاقات اکبر خان تنہا قلعہ سے نکل کر خیمہ گاہ
میں آئے اکبر خان نہایت ادب اور تواضع سے پیش آیا ہنوز گفتگو نہ شروع ہوئی تھی کہ

شاہ شجاع نے خلاف مرضی اور بے دانست وزیر مکناٹن صاحب کے ایک لشکر پوشیدہ
اس نیت سے روانہ کیا کہ اکبر خان کو خیمہ مین جاکر ہلاک کرے کیونکہ وہان وہ تنہا ہے
لشکر کو دیکھکر اکبر خان کے ایک سائیس نے زبان پشتو مین جاکر عرض کیا اکبر خان
نے فوراً وزیر مکناٹن کو فریبی اور جعلی تصور کر کے ۲۳ - دسمبر سنہ ۱۸۴۱ع کو وقت دوپہر قتل
کیا اور ٹریور صاحب کو گھوڑ دوڑ سے روندایا مکنجی اور لارنس صاحبان کو قید کر کے خاص
اپنے لشکر مین چلا آیا جب الفنسٹون صاحب کو اس واردات سے یعنی قتل لارڈ مکناٹن
صاحب سے اطلاع ہوئی بعد گریہ و زاری تمام کے الفنسٹون نے پھر اکبر خان کو اپنے
اوپر مہربان کر کے بارادۂ صلح قلعۂ کابل چھوڑ کر معہ ۲۴ ہزار سوار پیادہ علاوہ شاگرد پیشہ
اور اہل بازار اور مستورات کے ۶ - جنوری سنہ ۱۸۴۲ع کو وقت دوپہر باعانت اکبر خان
روانۂ جلال آباد ہوئے اور اکبر خان نے بنا بر بدرقہ راہ اپنا ایک لشکری مسمی بدر خان کو
مع کسی قدر لشکر کے اونکے ہمراہ روانہ کیا چنانچہ کابل سے ۵ کوس باہر مقام بوت خاک
مین انگریزی لشکر مقیم ہوا اکبر خان نے سامان دعوت و ضیافت و میوہ تر و خشک افراط
سے روانہ کیا رات کے وقت چند بلوائیون نے کہ بعض مورخ کہتے ہین کہ مشورہ اکبر خان کا
تھا لیکن صحیح نہین معلوم ہوتا ہے فوج انگریزی پر ایک لشکر عظیم کے حملہ کیا انگریزون نے
بدر خان کی سازش سمجھکر اوسکو قید کیا اوسکا باپ اکبر خان سے فریادی ہوا اکبر خان
نے چارون طرف سے انگریزی فوج کو گھیر لیا اور بڑی سخت لڑائی ہوئی اور بہت لشکر
انگریزی کام آیا برات کے وقت ناگہانی آفت سے اس قدر برف پڑی کہ تمام فوج انگریزی

سلہ ز یخ آسمان گشتہ کافور بار + زمین شد ز یخ بستہ الماس وار + ازان برف مرغ ہوا [illegible] وز بستہ شد [illegible] حلقہ پاک
پیوستہ شد [illegible] رونق و شب بہت بود و ہوا لشکر ہمی راند گردون بلا + ازان یخ ہوا گفتہ چون زمہریر [illegible] بستہ راہ
دم اندر [illegible] سپہ [illegible] لان فگار + ز رفتار پا [illegible] بازو ز کار + ز تن جنبش دست دشوار شد + سلاح [illegible]
بیکار شد + سیاہ و سفید سر و تن فرنگ + بسر تا بسر زند چون لخت سنگ + ازان یخ خیابان [illegible] درشت + جدا شد
ز کف دست و انگشت [illegible] + [illegible] ریختہ از تن مردمان + جدا پوست با گوشت از استخوان + ہوا بود یخ بود و
بیم بلاے سخت + [illegible] سیہ گشت + فرو بستہ شد بازی توپ و تفنگ + ز آب و تیم ز برف و ز سنگ

پر اوس پڑ گئی یعنے فوت ہوگئے زندہ اور مردہ برابر ہوگئے تھے آخرکار اکبر خان نے جو
یہ خبر سنی حکم کیا کہ سب لشکر انگریزی فوج مین آیا اور سب صاحب لوگ اور مستورات انگریزی
کو کچھ زندہ اور کچھ مردہ پایا غرض جو لوگ کہ زندہ تھے اونکو انتخاب کرکے خیمہ مین لایا اور
اون کی تیمارداری کی جب کہ وہ لوگ ہوش مین آئے الفنسٹون صاحب مع سب افسرون
اپنے کے اکبر خان سے نہایت ممنون ہوئے اور اکبر خان بھی نہایت ادب اور دست بستہ
پیش آیا اور کہنے لگا کہ اب ایام سرما مین آپ لوگ مقام نغمان مین کہ عمدہ جگہ ہے قیام کرین
اور مین آپ لوگون کی بہر طور مہمان نوازی کرونگا بعد اس ایام کے موسم گرما مین قصد
ہندوستان کا کرنا چنانچہ سبھون نے قبول کیا اور نغمان مین قیام پذیر ہوئے بہت
سپاہیون کو الفنسٹون صاحب نے زاد راہ دیکر جلال آباد روانہ کردیا اور وہان اکبر خان ہر روز
اون لوگون کی خاطرداری کرتا تھا اون سپاہیون نے جلال آباد مین آکر تمام بربادی
فوج اور آفت برف کی مسٹر سیل سے بیان کی اور کہا کہ بقایا افسر مقام نغمان مین اکبر خان
کے یہان قید ہین اور اوسنے سبکو قلعہ نغمان مین بند کیا ہے سیل صاحب نے یہ خبر سنکر
بہت تاسف کیا اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کو جملہ احوال لکھکر خواستگار
مدد کا ہوا اور اودھر اکبر خان نے قلعہ غزنی کا فتح کیا اور بادشاہ شجاع نے بخوف اکبر خان
کے سوداگرون کا بھیس بنایا اور روانہ ہوا ماہ مارچ ۱۸۴۲ء کو بدمعاشون نے اوسکو ہلاک
کر ڈالا ابھی مہم کابل فتح نہوئی تھی کہ جناب نواب مسٹر اکلنڈ صاحب گورنر جنرل ماہ فروری

عـ۵ سپہ را بآسایش و خواب و خورد + بآسودگی سوی نغمان ببرد + گزیدہ بیک قلعہ جا داد و گفت + کہ
اینجا بپایند با عیش و جفت + ورا آرم ہمہ ساز و سامان فراز + کہ جان گرو دارد دو دل بے نیاز + نہ ہم بجانِ
کسے ہیچ رنج + رسانم ہمہ زنا مور اسپ و گنج + بہ رخت و بہ تیمار و خواب و خورش + کہ ہر یک بپایہ بجای پرورش
نجیدی تجسس ندارم نگاہ + نباشد بجانِ کسے کینہ خواہ + ۱۲

عـ۶ ز سرما سپہ خستہ بردہ + بیلانِ دلیران مردانِ گرد + بدینسان چو شد کار لشکر تباہ + دل آمد بلند شمع نیاز راہ + بہ بخت [illegible]
بجانہ آرزم تیمار کرد + سپید الفنسٹن بلتن ابھی بانجود کابلی و برن + یکی دگر لارنس پہلوان + ہمہ با زن و دختر و بچگان + ز [illegible]
خنا وند در دستِ دشمن اسیر + ہر انکس کہ از زندہ بود و مردہ + ہمہ را گرفتار کرد و ببرد + بہ نغمان ہمہ را نگہداشت [illegible] +

ماہ فروری سنہ ۱۸۴۲ء کو استعفا دیکر ولایت کو تشریف لے گئے اور بجاے اون کے مسٹر لارڈ
النبرا صاحب گورنر جنرل مقرر ہوے ۔

ذکر حکومت آنرابل نواب لارڈ النبرا صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسراے کشور ہند مین ابتدا سنہ ۱۸۴۲ء لغایت سنہ ۱۸۴۴ء عیسوی

۲۸ فروری سنہ ۱۸۴۲ء کو لارڈ النبرا صاحب بہادر نے اجلاس گورنری پر جلوس فرمایا
اور بعد ملاحظہ رپورٹ مسٹر سیل کے ہمراہی سپہ سالار جنرل پالک صاحب کے لشکر کثیر جانب
کابل روانہ کیا پالک صاحب ماہ اپریل مین کلکتہ سے روان ہوکر ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۴۲ء کو داخل
جلال آباد ہوئے اور مسٹر سیل صاحب سے ملاقات کی اور اگست کے مہینے مین قندہار
سے مسٹر ناٹ صاحب با فوج کثیر لڑتا ہوا اور قلعہ غزنی کو توڑتا ہوا اور دروازہ سومنات
کا جو محمود لیگیا تھا لیتا ہوا کابل پہونچا اور ادھر سے جنرل پالک صاحب لشکر عظیم لیکر کابل
پر حملہ آور ہوئے اکبر خان نے تجویز کیا کہ اب ہر طرف سے لشکر آگیا اور ہمارا لشکر کوہستانی
شاید بسبب طمع زر ادھر مائل ہو جاوے تو بجز ندامت کے اور کچھ نہ ہاتھ آئے گا ایسا تجویز کرکے
ایک خط بسپہ دار پالک صاحب کو اس مضمون سے لکھا کہ آپکا سبب لشکر کشی کیا ہے اگر
واسطے رہائی قوم اپنے کے تشریف لائے ہین تو اوسکی وجہ یہ ہے کہ میرے قید مین
وہ لوگ نہین ہین بلکہ ہمنے برف سے اون کو بچایا اور اقرار کیا کہ فی الحال سرما مین راستہ
بند ہے ایام گرما مین ہمکو ہندوستان بھیجدینگے اب بارہا کہا کہ آپ ہند تشریف لیجاوین
مگر اونھون نے قسم کھائی ہے کہ جب تک امیر نہ آئیگا ہم ہرگز ہندوستان نہ جاوینگے
اور اگر آپ شاہ شجاع کی مدد کو تشریف لائے ہین تو ظاہر ہے کہ وہ مارا گیا میری دانست
مین اب جدال و قتال ناحق ہے بلکہ اگر آپ امیر کو بھیجدینگے تو ہم لوگ اپنے تئین تابع
سرکار انگلشیہ سمجھین گے اور کبھی سر خدمتگذاری سے نہ پھیرینگے جنرل پالک صاحب نے
اکبر خان کی تحریر کو نہایت پسند کیا اور لکھا کہ ہمکو تم سے لڑنا منظور نہین ہے بلکہ رپورٹ
بحضور گورنر جنرل دربارۂ رہائی امیر دوست محمد خان کے کی گئی ہے لیکن ہم لوگون
کو اشتیاق سیر کابل کا ہے اکبر خان نے اجازت دیدی کہ آپ سیر کیجیے اور اون لوگون

نے امیر دوست محمد خان کو ہندوستان سے طلب کر کے ستمبر ۱۸۴۲ء مین تخت نشین
کابل کا کیا اور آپ مع فوج امداد صاحبان انگریز اور بیگم صاحبات کے جو قید سے نکلکر
کابل سے ہندوستان چلے آئے اور اوس طرف سے بالکل دست بردار ہوگئے مگر کمپنی
کا اس لڑائی مین کم سے کم ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ پڑا ۔

کیفیت بغاوت امیران اور غارتگران سندھ کی

واضح ہو کہ ۱۸۳۹ء مین امیران سندھ سے اقرار ہوگیا تھا کہ راستہ سندھ ندی سے آمد و رفت
انگریزی آدمیون کی جاری رہے لیکن جہاز فوجی کی آمد و رفت نہوگی مگر ۱۸۳۹ء مین پھر
عہدنامہ ہوگیا کہ ایک رزیڈنٹ یہان رہے گا چنانچہ رہنے لگا جس وقت کابل مین جب انگریزی
فوج بنا بر مدد شاہ شجاع کے بمبئی سے سندھ ہو کر جانے لگی امیران سندھ نے روکا اور اپنے
عہدنامہ کے خلاف بہت سے طریقے جاری کیے اسی وجہ سے ۱۸۴۳ء مین سرکار کمپنی سندھ
پر حملہ آور ہوئی اور بعد جنگ عظیم امیر سندھ نے شکست پائی اور کراچی اور حیدرآباد زیر اقتدار انگریزی
آگیا اس لڑائی کے فتح ہونے سے امیر سندھ اور بھی خائف ہوگئے اس وجہ سے لارڈ النبرا
صاحب نے سر چارلس نپیر صاحب کو فوج انگریزی کا افسر مقرر کر کے اوس ملک کا انتظام و انصرام
کو لیے روانہ کیا اوس وقت مین میر رستم علی جو امیر خیرپور کا تھا اور سن رسیدہ بھی تھا اوس نے اپنے
بیٹے کو اپنا ولیعہد مقرر کیا اوسکے بھائی علی مراد نے اپنا استحقاق ثابت کر کے سر چارلس نپیر صاحب
سے مدد چاہی اور صاحب بہادر نے اقرار مدد کا کیا اور بعد جنگ عظیم کے صاحب بہادر نے
علی مراد کو جانشین کیا لیکن کچھ روز بعد پھر اوسکا بھائی علی مراد پر لشکر لایا اور بڑی جنگ کی چنانچہ وہ
دونون مارے گئے بعد اوسکے شیر محمد حاکم میرپور اور سرکار سے بڑی لڑائی ہوئی اور شیر محمد نے شکست پائی
اس لڑائی سے حکومت خاندان امیرون سندھ کی تمام ہوگئی اور ملک قبضۂ انگریز بہادر مین آگیا ۔

ذکر جنگ گوالیار اور گدی نشینی مہاراجہ جیاجی سیندھیا کا

جب ۱۸۴۳ء مین دولت راو سیندھیا بے آل اور اولاد مر گیا تو اوسکی بیوہ عورت سلطنت پر قابض
ہو کر بیٹھی اوس نے چاہا کہ اپنے میکے سے کوئی شخص گود لے بٹھلائے لیکن بخوف سیاہ خاندان سے
سیندھیا کے ایک لڑکے کو متبنے کر کے بلقب جنکوجی راو سیندھیا گدی نشین کیا مگر راستہ بیجہ

اس راس نشین سے ناراض ہوکر آگرہ کو چلی گئین اور وہان جاکر طالب پنشن ہوئین ہنوز تصفیہ
اونکی پنشن کا نہوا تھا کہ مہاراجہ جنکوجی راؤ بھی بے اولاد سترہ برس کی اپنی قبیلہ چھوڑ کر ۱۸۴۳ء مین
مر گیا اوسکی قبیلہ نے بصلاح ارکان دولت جیواجی راؤ کو متبنےٰ کرکے گدی پر بٹھایا مگر جیواجی مذکور کم عمر
تھا کام راج کا اور عہدۂ وزارت ۵ مئی ۱۸۴۳ء کو ماما صاحب کو جسکو ماموں راؤ کا خطاب دیا گیا تھا
دیا گیا رزیڈنٹ صاحب بھی اس بندوبست سے خوش ہوے مگر چند روز کے بعد رانی صاحبہ نے ماما صاحب
مذکور کو نکلوا کر دادا خاصگی والے کو اس کام پر مقرر کیا رزیڈنٹ صاحب یہ حال دیکھکر گوالیار سے
دھولپور چلے گئے اور یہان کچھ فوج ماما صاحب کی طرف اور کسیقدر دادا صاحب کی طرف ہوکر پرخاش پر
آمادہ ہوئی اس جنگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ دادا خاصگی قید کرکے آگرہ بھیجا گیا اور ماہ دسمبر ۱۸۴۳ء کو
لشکر گورنر جنرل بہادر کا داخل سرحد گوالیار ہوا اور مہارانی صاحبہ سے گورنر جنرل نے کہلا بھیجا کہ
اگر تمکو فوج انگریزی سے صلح رکھنا منظور ہے تو خرچ فوج کا زیادہ کردو اور ۲۹ دسمبر سنہ مذکور کو
گورنر جنرل بہادر اور فوج سیندھیا سے مقام مہاراجپور مین بڑی لڑائی ہوئی اور فوج انگریزی نے
فوج سیندھیا کو شکست دیدی اور ۵ جنوری ۱۸۴۴ء کو گورنر جنرل داخل گوالیار ہوئے مہارانی
سیندھیا نے جدید عہدنامہ لکھدیا اور یہ عہد کیا کہ اٹھارہ برس کا جب تک جیواجی نہو جاوے راج کا
کام بالکل حسب اجازت رزیڈنٹ کے ہوگا اور فوج انگریزی زیادہ رہا کرے اور اوسکے خرچ کیواسطے
علاقہ جھانسی وغیرہ سرکار کمپنی کی حکومت مین رہے اور جب مہاراج بالغ ہوجاوین اوس وقت
بھی مہاراج گوالیار حسب اجازت سرکار ۹ ہزار آدمی سے زیادہ فوج کسی حالت مین نرکھ سکینگے
اور ۳۲ جنگی اور ۳۰ چھوٹی توپ سے زیادہ راجہ گوالیار کو رکھنے کا اختیار نہوگا اور فیصلہ حسب آئین
مجریہ انگریزی منفصل ہوا کرینگی اور بلا اجازت کمپنی انگریز بہادر کے کوئی احکام سرکار گوالیار
نہ مقرر کرے گی چنانچہ اب تک حسب شرائط عہدنامہ کے کاروبار ہوتا ہے اور درحقیقت اب
بھی مہاراجہ کو کسیطرح کا اختیار بلا منظوری رزیڈنٹ کے نہین ہے۔

لارڈ النبرا صاحب کی تجویز اور عزم کی آزادی کورٹ آف ڈائرکٹرس کے ناپسند ہوئی اس علت سے النبرا صاحب اپنے
عہدہ سے برخاست کردیے گئے اور ماہ جولائی ۱۸۴۴ء مین صاحب موصوف ولایت چلے گئے فقط

بفضل خدای عز و جل چمن ثانی رو بتمام رسید

آغاز چمن ثالث

از خیابان ثانی مختصر سیر گلشن ہند

در بیان محاربۂ پنجاب از سکھان با فوج انگریزی من ابتدای ۱۸۴۴ع نغایت ۱۸۴۹ع

عہد حکومت نواب لارڈ آنرابل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند از ۱۸۴۴ع تا ۱۸۴۷ع

۲۳-جولائی ۱۸۴۴ عیسوی کو آنرابل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر نے کلکتہ مین تشریف ہوکر ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور یہ صاحب نہایت عقیل اور مدبر اور سالخوردہ تھے اون کا دلی منشا یہ تھا کہ ہندوستان مین جاکر سب رئیسان ذی شان سے باصلح رہینگا اور کسیکی بربادی کے درپے ہونگا مگر مشیت ایزدی یہ تھی کہ حکومت سکھون کی نیست و نابود ہونے کی بنیاد لارڈ ہارڈنگ صاحب کے ہاتھ سے قائم ہوئی چنانچہ یک بیک پنجاب کا ہنگامہ برپا ہوا جسکا مفصل بیان حسب ذیل ہے۔

بیان اصل بنیاد قوم سکھان

عہد بادشاہت محمد ظہیرالدین بابر ملک پنجاب مین نانکشاہ نامی درویش نے ظہور پایا اور درحقیقت وہ شخص تارک الدنیا اور مرد عارف تھا اور اوسنے ایک جدید مذہب اپنا ظاہر کیا کہ جسکی روسے ہندو مسلمان کو ایک سمجھکر کچھ فرق نہ رکھا اور ہزارہا چیلے انہین دونو فرقون کا اوسکا ہوا اور وے سب ملقب سکھ مذہب کے مشہور ہوے اور سب مانند اوسکے تارک الدنیا ہوے تھے اور نانکشاہ نے گورمکھی نامی زبان اور علم جدید رائج کیکر ایک کتاب اپنے مذہب کا ہدایت نامہ تصنیف کیا کہ اوسکی سکھ بڑی قدر کرتے ہین اور اوسکو نہایت صفائی اور پاکیزگی سے پڑھتے ہین جو صاحب ذی شان ہین وہ اوسکی جلد زری اور مطلا بندھواتے ہین اور کمخواب وغیرہ قیمتی کپڑونکے جزدان بناکر اوسے رکھتے ہین اور ایک سال مین دو دفعہ

آغاز چمن ثالث

از خیابان ثانی مختصر سیر گلشن ہند

در بیان محاربۂ پنجاب از سکھان با فوج انگریزی من ابتدای ۱۸۴۵ء
تا غایت ۱۸۴۹ء

عہد حکومت نواب لارڈ آنرابل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند از ۱۸۴۴ء تا ۱۸۴۸ء

۲۳- جولائی ۱۸۴۴ عیسوی کو آنرابل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر نے کلکتہ مین تشریف
ہو کر ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا اور یہ صاحب نہایت عقیل اور مدبر اور سالخوردہ تھے
اون کا دلی منشا یہ تھا کہ ہندوستان مین جا کر سب رئیسان ذی شان سے باصلح رہینگے
اور کسیکی بربادی کے درپے ہونگے مگر مشیت ایزدی یہ تھی کہ حکومت سکھون کی نیست و نابود
ہونے کی بنیاد لارڈ ہارڈنگ صاحب کے ہاتھ سے قائم ہوئی چنانچہ یک بیک پنجاب کا ہنگامہ
برپا ہوا جسکا مفصل بیان حسب ذیل ہے۔

بیان اصل بنیاد قوم سکھان

عہد بادشاہت محمد ظہیر الدین بابر ملک پنجاب مین نانکشاہ نامی درویش نے ظہور پایا
اور درحقیقت وہ شخص تارک الدنیا اور مرد عارف تھا اور اوسنے ایک جدید مذہب اپنا ظاہر
کیا کہ جسکی رو سے ہندو مسلمان کو ایک سمجھکر کچھ فرق نہ رکھا اور ہزارہا چیلے انہیں دو فرقون
کا اوسکا ہوا اور وے سب ملقب سکھ مذہب کے مشہور ہوے اور سب مانند اوسکے تارک الدنیا
ہوے تھے اور نانکشاہ نے گورمکھی نامی زبان اور علم جدید رائج کیکر ایک کتاب اپنے مذہب
کا ہدایت نامہ تصنیف کیا کہ اوسکی سکھ بڑی قدر کرتے ہین اور اوسکو نہایت صفائی اور
پاکیزگی سے پڑھتے ہین جو صاحب ذیشان ہین وہ اوسکی جلد زری اور مطلا بندھواتے ہین
اور کمخواب وغیرہ قیمتی کپڑونکے جزدان بناکر اوسمے رکھتے ہین اور ایک سال مین دو مرتبہ

تا زندگی باوجودیکہ سرداروں نے اوسکو بہکایا مگر وہ شخص براہ دانائی ہرگز بجز اخلاق
اور دوستی کے کبھی سرکار انگلشیہ کا بدخواہ نہ ہوا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے یہاں کل سپاہ
۵۰ ہزار تھی اوس مین ۳۵ ہزار فوج خالصہ کی ہم قوم اور سکھ تھے بیش تنخواہ پاتے تھے
اور قواعد مثل انگریزی افواج کے سکھلائے جاتے تھے اور علاوہ اون کے ۲۰ ہزار
سوار اور گولہ انداز تھے کہ کام توپ کا سکھلاتے تھے اور بہت سے فرانسیسی انگریز واسطے
تعلیم کے مقرر تھے کہ قواعد فوج کو سکھلاتے تھے اور ایک سو پچاس توپ عمدہ اور کار آمد
میگزین مین تھین اور پنجاہ ہزار سوار اور پیادے بجائے تنخواہ کے نان کار پاتے تھے
اور واسطے تنبیہ زمینداروں کے علاوہ ان ۲۰ ہزار کے مقرر تھے سنہ ۱۸۱۸ء مین ملتان
اور پشاور اور سنہ ۱۸۱۹ء مین کشمیر رنجیت سنگھ نے فتح کیا گو کہ رنجیت سنگھ کی عملداری سرکاری
کے بندوبست کو پہنچاتے تھے مگر تاہم ذرا تفاوت نہ تھی اور بہ نسبت ریاستوں ستارہ
کے مانند ماہتاب کے تھے آمدنی اوسکی ۳۰ کرور روپیہ سالانہ کی تھی سرکار نے
اوسی ملک سے زیادہ وصول کی اوسکے خزانہ مین ۱۲ کرور روپیہ نقد علاوہ اسباب
کے تھا شنشاہی تنخواہ پہنچاتی تھی تاجروں سے محصول بہت تھا اہلکار اوسکے رشوت خور
اور اوسکی عملداری کی سرحد حسب ذیل تھی اور مثل بادام کے اوسکی حکومت کا
نقشہ تھا چنانچہ آگے درج ہوگا۔

حد شمالی ملک اوملصق بکوہستان ہمالا — حد جنوبی ملک شرقی تا دریائے ستلج
حد غربی تا دریائے سندہ — حد شرقی جنوب سے ملا ہوا

نقشہ سلطنت رنجیت سنگھ در ملک لاہور

آبادی اوسکے ملک کی برابر زمین اور ہموار
تھی اوسکا پنج دریا اوسکی مملکت تک تھے ستلج اور
بیاہ اور راوی اور چناب اور جہیلم اور زمین لاہور
کی نہایت سیر اور زرخیز ہے اور چار دوابہ رنجیت سنگھ کی
حکومت مین تھے۔ باری۔ رچنا۔ چج۔ ساگر
اور نقشہ تو درج ہی ہو چکا ہے۔

نقشہ
ملک لاہور

یہ مثلث شمال کیطرف کوہ ہمالہ سے بعد چار سو میل کے فاصلہ کو

گوکہ رنجیت سنگہ ناخواندہ اور مطلق جاہل تھا لیکن عقلمندی اور شجاعت مین خواندہ لوگ بہین نہین پاتے تھے ایک چشم اور چیچک رو تھا صاحبان انگریز اپنی تاریخ مین رقمطراز ہین کہ وہ شخص آپ سے کسی پر حملہ نکرتا تھا اور اگر اوس سے کوئی از خود سرپر خاش آتا تھا تو البتہ مقابلہ کرتا تھا اور مغروراور سرکشون کو اسنے ایسا پست کردیا تھا کہ اوسکی زندگی مین کوئی پھر سر نہ اوٹھا سکا اور کاروبار بادشاہت کا بحالت ناخواندگی بلا مدد اور شراکت کسی اور کے انجام کرتا تھا ذرا غفلت نہوتی تھی اگرچہ رحم اور افسوس رنجیت سنگہ کے مزاج مین نہ تھا مگر رعیت پر بھی ظلم نکرتا تھا اور صاحبان فرنگ سے بھی صلح رکھتا تھا اور خیر خواہی کرتا تھا سب سے زیادہ عقلمندی اوسکی یہی تھی اور رنجیت سنگہ بعوض خون کے کسی کو قتل نکرتا تھا بلکہ مجرم کے دست اور بینی تراش کے کوہستان کو بھیجدیتا تھا گویا جلا وطن کرتا تھا اور قابل دیداسکا دربار تھا بکرم اور بھوج اور اکبر کے بعد اسکے دربار مین ۹ رتن موجود تھے رتبہ مین شاہ رنجیت سنگہ لکھا گیا لارڈ اکلنڈ کی ملاقات کرنیکے بعد بیمار ہوگیا اور ۲۷ جون ۱۸۳۹ء شام کے وقت ہوش وحواس کے ساتھ ۶۰ برس کی عمر مین مرگیا جب اوسکی لاش گنگا جل سے نہلا کر چندن کے بوان پر جو طلائی پھولون سے سجا ہوا تھا جلانیکے لیے لے چلے چار رانیان عمدہ عمدہ پوشاک پہن کر اور زیور سے آراستہ نہایت خوبصورت ہمراہ گئین رانی کندن کنور راجہ سنسار چند راجپوت والی کانگڑہ کی لڑکی راجہ کا سر گود مین لے کر چتا پر بیٹھ گئین تھین باقی تین رانیان جنمین دو سولہ سولہ برس کی نہایت خوبصورت اور ایک ۱۹ برس کی اور ۷ لونڈیان اوسکے چوگرد بیٹھ گئین اور نہایت خوشی کے ساتھ کر ذرا رنج کا نشان اون کے چہرے پر نہ تھا سبکے دیکھتے دیکھتے جلکر خاک ہوگئین اہل تاریخ کا قول ہے کہ جب چتا مین آگ لگا دی گئی ایک تھوڑا سا بادل آسمان پر آکر چند بوند برس گیا گویا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے واسطے خود آسمان رویا ؎

احوال مختصر بعد وفات راجہ رنجیت سنگہ

رنجیت سنگہ کے مرنیکے بعد اوسکا بڑا بیٹا کھڑک سنگہ جانشین ہوا مگر کھڑک سنگہ نے

وزیر رنجیت سنگھ مسمی دھیان سنگھ سے بیزار ہوکر چیت سنگھ کو کہ مطلق احمق تھا وزیر کرنا
چاہا مگر کھرگ سنگھ کے بیٹے نونہال سنگھ نے چیت سنگھ کو فرصت پاکر قتل کر ڈالا مگر اوسکے
افسوس ہین کھرگ سنگھ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء ہین مرگیا اور یقین تھا کہ نونہال سنگھ رنجیت سنگھ
ثانی جانشین ہوگا مگر افسوس ہے کہ باپ کی کریا حسب رواج مذہب کرکے سواری محل آتا
تھا کہ ایکبارگی بطور سلامی کے جو دروازہ قلعہ پر ایک سو پچاس ضرب توپ چڑھی تھی جیسے
ہی راجہ نونہال زیر دروازہ آیا ایکبارگی سلامی کر دی گئین کہ اوسکے صدمہ سے دروازہ
قلعہ کا نہال سنگھ پر گر پڑا اور وہ بھی مرگیا اب سلطنت لاوارث رہی قصہ کوتاہ کہ
رنجیت سنگھ کا پسر دوم شیر سنگھ گدی نشین ہوا اور شیر سنگھ بھی نہایت دانا اور عقلمند تھا
اور سرکار کمپنی سے مثل رنجیت سنگھ کے اخلاص رکھتا تھا لیکن وزیر دھیان سنگھ اسکی
فضول خرچی سے نہایت ناراض ہوا یہانتک کہ دغا سے[1] شیر سنگھ کو مار ڈالا اور اوسکے
وارث نوجوان کو بھی مانند گوسفند کے ہلاک کیا تین روز کے بعد یہ حال طرفداران
شیر سنگھ کو معلوم ہوا کہ دھیان سنگھ کی سازش سے مہاراجہ شیر سنگھ مارا گیا فوراً اون
لوگون نے دھیان سنگھ اور اوسکے وارث ہیرا سنگھ اور اوسکے برادر زادہ اوتم سنگھ بن
گلاب سنگھ کو جو اوسکے ہمراہ تھا قتل کیا اور تین روز تک بڑا کشت و خون رہا اور بعد قتل
ہونے دھیان سنگھ اور اوسکے وارث ہیرا سنگھ وغیرہ کے وہ بلوہ رفع ہوا اور سکھون
نے صلاح اور مشورہ کرکے دلیپ سنگھ کو کہ نہایت شیر خوارہ تھا رنجیت سنگھ کا تھا تخت نشین
کیا اور اوسکی مادر رانی مسماۃ جندہ کنور کو مختار سلطنت تا بلوغ ہونے دلیپ سنگھ کے کیا
اور برائے نام یہ ریاست قائم ہوئی مگر تمام سردار اور فوج خاطر خواہ اور خود مختار رہتی اور
جو کبھی طبیعت چاہتی کام کرنے کے لیے تنہا ذو فنا اور رانی صاحبہ سے حکم لیا یہانتک کہ پیادگان
فوج خالصہ نے اپنی تنخواہ ۱۲ ماہواری مقرر کروائی اور فوج خالصہ نے یہانتک رعب

[1] واضح ہو کہ دھیان سنگھ وزیر نے مہاراجہ شیر سنگھ کو نیاصنی سے مخالفت کی راجہ نے اوسکو دو کارد دیا اوسکے
دوسرے روز ایک مجرم کو قتل کیا دھیان سنگھ نے اوسکے بھائی کو جو سردار فوج تھا اسکے بھیجی کر دیا اوسنے لیکر وزیر کے قواعد دیکھنے کی تجویز ہیں اسی کے
نتیجہ بسر کیا اور راجہ کا کام کیا راجہ نے مرتے وقت یہی کہا کہ یہ کیا دغا ہے۔

بادشاہت پر پیدا کیا کہ سواے اونکے کوئی سردار مجاز گفتگو دربار رانی جندہ کنور سے
نہ تھی اور وہی فوج خزانہ بھی اوڑھاتے تھے رام سنگہ کو جو برادر رانی جندہ کنور کہ جو وزیر
دلیپ سنگہ تھی یہ حرکت نہایت زبون معلوم ہوئی اور دلیپ سنگہ کو اور رانی کو جانب
تخفیف تنخواہ فوج خالصہ کے رجوع کیا اوس فوج نے اوس وزیر کو قتل کیا اور ملک
مین جا بجا غدر مچا دیا اور ستلج عبور کر کے عملداری کمپنی مین لوٹ مار کرنا شروع کی۔

وجہ بنای مخاصمت از جانب سکھان با سرکار انگریزی و آغاز مہم اول لاہور

ماہ اکتوبر ۱۸۴۵ء سے لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند سنکر کہ لاہور مین فوج
نے بلوہ مچایا ہے شاید اس طرف نہ اتر آوے اوسکے بندوبست کو لودھیانہ کی چھاؤنی
مین تشریف لے گئے اور بندوبست مین تھے کہ کسی قدر فوج زیادہ قریب دریاے
ستلج کے مقرر کیجاوے کہ وہی سرحد ریاست لاہور ہے ہنوز یہ بندوبست نہ ہوا تھا کہ
وزیر لال سنگہ اور تیج سنگہ سرداران فوج نے ۱۶ - دسمبر ۱۸۴۵ء کو ۶۰ - ہزار فوج خالصہ
اور چالیس توپون کے ساتھ ستلج پار سے بھایا اوتر آئے گورنر جنرل نے یہ حال دیکھکر
فوراً اشتہار لڑائی کا کا مقام کے مقام پر دیدیا۔

کیفیت جنگ اول فیمابین سکھون اور فوج انگریزی کی جو مقام مدکی مین بتاریخ ۱۹ - دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی

گو کہ فوج انگریزی اوس وقت وہان نہایت کم تھی اور توپین چھوٹی موجود تھین اور سکھون
کی فوج ۲۰ ہزار اور چالیس گران توپ موجود تھین لیکن افواج انگریزی اپنی سرکار کی خیرخواہ
تھی حکم سنتے ہی مانند شیرون کے ہرن سے بڑے گروہ پر دوڑی لیکن چونکہ توپ انکی
بہت کم مقدار تھی اور سکھون کا توپخانہ خوب مضبوط تھا بہت سپاہ انگریزی قتل ہوئی اور
کمانڈر انچیف صاحب نے یہ حال دیکھکر فوراً توپخانہ دشمن پر حملہ کر دیا اور اپنی جرات سے
اونکی فوج کو شکست دی کہ وے لوگ تمام اپنا اسباب چھوڑ کر بھاگے اور بہت سی توپین
اور خیمہ وغیرہ جو اون لوگون سے لیجاتے نہ بنے وہ سرکار کے قبضۂ اقتدار مین آئے
اور وے لوگ اپنی جانین بچا کر پسپا ہوے۔

جنگ دوم جو بمقام فیروزپور مین سرکار سے اور سکھون سے ہوئی

بعد اس فتح مذکور الصدر کے افسران انگریزی نے اور مدد واسطے لڑائی کے طلب کی وہ
فوج ابھی نہ آئی تھی اور نہ بڑی توپین موجود تھین کہ سکھون نے پھر تھوڑی فوج اور
سو ضرب توپ سے لودھیانہ عملداری سرکار مین بدعت پر کمر باندھی گورنر جنرل بہادر نے
ہرگز انتظار فوج کانگڑہ کے اوسی فوج موجودہ کو جس مین کہ اول دوم برگیڈ پیادہ ۵ اور پلٹن نمبری
۳۱ بادشاہی اور ۴۷ اور ۴۸ اور نوان اور سولھوان رسالہ سوارون کا اور ۳۳ ضرب توپ
اسپی اور توپخانہ تھا ہمراہ سر ہنری اسمٹ صاحب کے جانب لودھیانہ روانہ کیا کہ اوسی اثنا
مین فوج ہائے نمبر ۵۳ پلٹن کوٹ سے اور خود کمپ و لودھیانہ کی ۵۰ نمبر کی پلٹن
آکر شریک اسمٹ صاحب ہوئی سکھون نے انگریزی فوج دور سے دیکھا فوراً گولہ اندازی
کرنا شروع کی مسٹر اسمٹ صاحب نے تجویز کیا کہ آج کے دن ہماری فوج ڈبل کوچ کر آئی ہے
اور ماندگی راہ سے عاجز ہے آج لڑائی کرنا بہتر نہین ہے اور وقت رات کا ہے مگر
سکھون نے نہین مانا چنانچہ دو سو آدمی انگریزی فوج کے ضائع گئے اسمٹ صاحب نے
جانب فیروزپور جسکو آگے پھیرو کہتے تھے اپنا لشکر ہٹایا چند انگریز سکھون کے قید مین گئے
لیکن اسمٹ صاحب نے وہ وقت ٹال کر اوسی روز ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۴۶ء کو دوپہر رات گئے
چاندنی نکلتے وقت سوارون کو ہمراہ لیکر سکھون پر حملہ کیا اور تمام فوج سکھون کی قتل ہوگئی
اور باقیماندہ لاہور بھاگ گئی قلعہ ملک پٹیالہ جو سکھون نے راجہ سے لیکر تمام ملک اپنے
قبضہ مین کر لیا تھا وہ سرکار نے مہاراجہ پٹیالہ کو دیدیا سکھون کو کامل یقین تھا کہ راجہ
گلاب سنگھ صوبہ دار جمون ضرور مدد اپنے قول کے موافق دیگا مگر اوسکو خود منظور تھا
کہ یہ ظالم فوج تباہ ہو جائے وہ کب مدد دینے کا تھا اور رانی چندہ کنور بھی یہی چاہتی
تھی اوسنے روپیہ دینا بند کر دیا ان لوگون نے عہد کیا تھا کہ اگر اب فتحیاب ہوکر پھر لاہور
جاوینگے تو رانی کو مع دلیپ سنگھ کے قتل کرکے دوسرے شخص کو راجہ وہان
کا بنا دینگے اور گلاب سنگھ کو نکال کر عہدہ دوسرے کو دینگے لیکن ایسا ہوا
کہ پھر خدا نے اون لوگون کو لاہور نہ دکھایا +

کیفیت جنگ سوم کہ در مقام کوالیوال تباریخ ۲۸ جنوری ۱۸۴۶ء ہوئی تھی

واضح ہو کہ ۲۰ ہزار سکھ جو مع ۷۰ ضرب توپ کے واسطے مدد فوج خالصہ کے اس طرف دریاے ستلج کے اوترآیا تھا اون مین سے فقط ۴ ہزار فوج سوار اور ۱۲ ضرب توپ کو ہمراہ اون کے تھین واسطے مقابلہ فوج انگریزی شریک فوج خالصہ کی ہوئے اور فوج انگریزی اوس وقت تک سکھون کی فوج سے آدھی تھی اور ۳۲ ضرب توپ توپخانہ انگریزی مین موجود تھین لیکن اوس پر بھی صاحبان فرنگ نے شیرون کے مانند فوج دشمن کو ہزیمت دی اور ۶۱ ضرب توپ دشمن کی انگریزون کے ہاتھ آئین پانچ ضرب توپ دشمن اپنے ہمراہ لیکر بھاگے دو ضرب اون مین سے دریاے ستلج مین غرق ہو گئین اور فقط ۱۴۰ نفر فوج ستلج پار اوتر گئی باقی دریا کے چند فاصلہ پر تین ضرب توپ سے برسر مقابلہ ہوے ایک کپتان فوج انگریزی نے ہوشیاری سے رات کو وقت جا کر اونکی تینون توپون مین میخ آہنی ٹھونک دی صبح کے وقت جب اون لوگون کی ہنگام جنگ توپین بیکار نظر آئین صلاح بھاگنے کی ہوئی راجہ لال سنگھ ۲۰ ہزار سوار اور چند ضرب توپ لیکر واسطے مدد فوج خالصہ کے ستلج کے اوس پار تک آیا تھا حال شکست سکھون کی فوج کی سنکر پل دریاے ستلج توڑکر واپس لوٹ گیا اور انگریزون نے فوج خالصہ کا تعقب کیا کئی سو آدمی فوج خالصہ کا بطاقت شناوری دریا پار اوتر گئی باقی سب قتل ہو گئی۔

روئداد دیگر حالات تاریخی بعد جنگ سوم

فوج خالصہ تیسری شکست سے نہایت حیران ہوئی اور معرفت لالہ جی لال دیوان کے

سلہ دوم جنوری ۱۸۴۶ء کو ایک سکھ مسٹر وین سٹارٹ صاحب کے قتل کرنے کی نیت سے ستلج پار ہو کر آیا تھا لیکن خود قتل ہو گیا۔

سلہ راجہ لال سنگھ کا سکھ پل سے اصل مطلب یہ تھا کہ افواج خالصہ معہ تمام رئیسان لاہور گورنمنٹ لاہور نا راضی تھی کیونکہ اوس فوج نے بہت نقصان عظیم الشان کئے تھے اور ناحق شیر سنگھ سے مہاراجہ کا خون اپنی گردن پر لیکر سلطنت لاہور کو غارت کیا گورنمنٹ انگریزی سے خلاف مرضی گورنمنٹ لاہور کے پر جنگ ہوئی اور افسران انگریزی کو حیران کیا غدر تو ایسے بنا کہ ہزاری کشتہ ہو گئے۔

پیغام صلح لارڈ صاحب کے حضور بھیجا مگر لارڈ حضور صاحب بہادر نے جواب دیا کہ اگر رانی
جندہ کنور یا راجہ گلاب سنگہ درباب صلح خط و کتابت کرین تو اوسکی تعمیل بے تامل کیجائے
فوج خالصہ مجاز صلح یا جنگ کی نہین ہے ابھی درمیان مین راجہ گلاب سنگہ صوبہ دار کشمیر مع
۲۲ ہزار فوج کے اور ۴۰ ہزار آدمی کوہی بلوائی ہمراہ لے کر لاہور سے دس کوس کے
فاصلہ پر کشمیر سے آکر مقیم ہوا اور خبر اپنے آنے کی رانی صاحبہ کو کی رانی صاحبہ نے
کہلا بھیجا کہ اگر تم ہمارے خیر خواہ اور صلاحکار ہو تو تنہا چلے آو گلاب سنگہ کہ درحقیقت وہ
خیر خواہ سرکار لاہور و گورنمنٹ انگریزی کا تھا اور چاہتا تھا کہ فساد باہمی ہر دو سرکار کے
درمیان سے رفع کرا کے تنہا دربار مین رانی صاحبہ کے چلا آیا اور رانی صاحبہ نے
تمام سرداران دربار کے سامنے راجہ گلاب سنگہ کو خلعت وزارت کا عطا فرمایا اور تمام
فوج خالصہ بھی گلاب سنگہ سے رجوع ہوئی اور رانی صاحبہ نے تمام امور ملکی اور
جنگی اون کے سپرد کیے اور فوج خالصہ نے راجہ گلاب سنگہ سے التجا کی کہ بغیر
شرکت آپکے ہمارا فتح ہونا اور کنارہ ندی پر بچانا فوج گورنمنٹ برٹش انڈیا سے نہایت مشکل
ہے اور جیسا کچھ ہمنے خلاف مرضی سرکار لاہور کے گورنمنٹ انگریزی سے پیکار
ہوئے اوسکا ثمرہ اچھی طرح پاچکے اور تمام واقعات جنگ متذکرہ صدر گذارش
کیے گلاب سنگہ نے شکر بصد افسوس بیان کیا کہ ہمنے پیشتر بھی تم لوگون کو روکا تھا کہ
گورنمنٹ انگریزی سے فساد کرنا بیج حیات و ظلم کی اوکھاڑنا ہے مگر ہمارے کلام کی
تم نے کسی نے شنوائی نہ کی ہو۔

جنگ چہارم درمیان سکھان با فوج سرکار برٹش انڈیا

گلاب سنگہ سے جواب پا کر ۱۰ فروری سنہ ۱۸۴۶ء کو باقی خالصہ نے قریب دریاے
ستلج کے مورچہ تیار کرکے لڑائی پر کمر باندھی اور نواب گورنر جنرل بہادر نے کمانڈر انچیف
سے ایسا مشورہ کیا کہ اب ستلج کو چھوڑ کرکے ملک لاہور پر یورش کرنا چاہیے اور
خوب تحقیق ہوگیا کہ تعداد مین فوج سکھ اب اور فوج دشمن کے بیان نہین ہے
ایسی مطلع آپس مین کرکے حکم لڑائی کا دیا اور پہلے ابھی توپون نے تمام مورچہ سکھون کے

جو ستلج پار تھے توڑ دیئے اور سکھ لوگ متفرق ہو گئے اوسی وقت نواب گورنر جنرل بہادر
نے ستلج پر پل آہنی رکھکر فوج دشمن پر حملہ کر دیا اور تمام سکھ فوج انگریزی سے شکست
کھا کر مارے گئے باقی بھاگ گئے اون کا تمام اسباب معہ ۶۷ ضرب توپ کی سرکار
انگریزی کے قبضے مین آیا جب فوج دشمن بالکل پامال ہو گئی نواب لارڈ ہارڈنگ صاحب
بہادر گورنر جنرل کشور ہند کہ بذات خود لڑائی مین موجود تھے مع توپخانہ اور خیمہ گاہ اور
کیمپ کے ستلج عبور کرکے مقام قصور مین قیام کیا اور اشتہار مندرجۂ ذیل جاری کر دیا۔

نقل اشتہار جناب نواب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند
مرقومہ ۱۴ فروری ۱۸۴۶ء مقام قصور علاقہ لاہور

واضح ہو کہ افواج سرکار انگریزی ہر ایک مقام پر فوج سکھان کا مقابلہ کرنے اور شکست
پے در پے دیتے دریائے ستلج عبور کر داخل ریاست لاہور ہوئے اور کل لڑائی مین دو
سو چھپن ضرب توپ سکھون کی فوج انگریزی کے ہاتھ آئین اب ارادہ فوج انگریزی
لاہور مین آنے کا رکھتی ہے مگر جو اشتہار کہ تاریخ ۱۳ دسمبر ۱۸۴۵ء کو قبل وقوع
لڑائی کے نواب گورنر جنرل بہادر نے جاری فرمایا تھا اوس مین شرح تھی کہ نواب
گورنر جنرل بہادر کو از جانب سرکار انگریزی واسطے حفاظت ملک برٹش انڈیا کے اختیار
حاصل ہے اوسی اختیار کے بموجب حضور ممدوح واسطے سزا دہی سکھون کے جو
خلاف عہدنامہ کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سرکار انگریزی کے درمیان ۱۸۰۹ء مین
ہوا تھا سرکار کمپنی کے اضلاع مین حملہ لائے پس اب مطابق تحریر اوس اشتہار کے
سرکار انگریزی کو توہین اوسکے عوض مین کہ فوج لاہور نے سرکار انگریزی کی کی سرکار
لاہور کو کرنا منظور نہین ہے لیکن فوج انگریزی ملک لاہور سے دست بردار نہ ہوگی
بلکہ تاوان بھی جو خرچ جنگ پڑا ہے سرکار لاہور سے لیگی اور بندوبست بھی اس
ملک کا ایسا کرے گی کہ پھر فوج باغی کو طاقت تاخت کی نہ رہے گی اور واضح ہو کہ اس
لڑائی اور بندوبست سے گورنمنٹ ہند کی یہ مرضی نہ ہے اور نہ یہ بھی کہ ترقی ملک برٹش
انڈیا کی ہوئی چنانچہ اشتہار مذکورہ بالا مین اوسکا ذکر مندرج ہے فقط نواب گورنر جنرل

کا یہی مقصود تھا اور قبل لڑائی بھی یہی چاہتے تھے کہ لاہور کا ایسا بندوبست ہو کہ سرکار
لاہور اور رعایاے لاہور امن و امان سے وقت اپنے اپنے گذرانین اور اسکی تصدیق اسی
قول سے ثابت ہے کہ سرکار نے اپنی جانب سے کوئی لڑائی یا پنجاب پر کوئی یورش نہین
کیا بلکہ جب سکھ از خود یورش سرکار انگریزی پر لائے تب بھی بارہا اون کو سمجھایا لیکن اب
جو کچھ اونکا نقصان اور ہرج ہوا وہ اونکی نادانی اور فوج کی گمراہی سے ہوا سرکار انگریزی
کسی طرح اون کے ترک اور احتشام کی خواہان نہ تھی اور نہ ہے اب فقط واسطے اطمینان
آیندہ کے اتنا تدارک ضرور اور لازم ہے کہ جو ضلع درمیان ستلج اور بیاس کے مع کوہستان
کے جو واقع ہین شامل عملداری انگریزی کیے جاوین گو کہ تدارک کرنا بہت ضرور تھا کہ بلاوجہ
اور بے سبب سرکار انگریزی کو سرکار لاہور نے حیران کیا مگر تاہم جناب نواب گورنر جنرل بہادر
کو منظور نہین ہے کہ کل ملک پنجاب ضبط کیا جاوے اور سرکار لاہور کو تکلیف ہو بشرطیکہ
اب سرکار لاہور گورنمنٹ انگریزی سے صلح کرے اوس حالت مین سرکار انگریزی کو یہانتک
منظور ہے کہ جبتک کوئی وارث خاندان مین مہاراجہ رنجیت سنگھ بیکنٹھ باشی بانی مبانی سلطنت
لاہور کے قائم رہے اوس کے قبضہ مین ملک بدستور رہے ہرگز گورنمنٹ انگریزی کو اوس سے
سروکار نہین ہے۔ واضح ہو کہ کون وسیل واثق تر اس سے ہے کہ لارڈ صاحب نے براہ
بردباری قصور فوج لاہور کا معاف فرمایا ہوگا جنھون نے ناحق سرکار انگریزی سے
گستاخی کی لیکن اب خیرخواہان خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ سرگباشی کو خصوصاً جو شریک
لڑائی کے نہ تھے اطلاع دیجاتی ہے کہ اب باتفاق نواب گورنر جنرل بہادر کے ایسا کچھ
بندوبست کرین کہ ریاست خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کی قائم رہے اور فوج کو
اپنے تابع حکم رکھین کہ ملک مین امن و امان رہے اور اگر اب بھی عہد شکنی ہوگی تو اوسکی
مرتبہ سرکار انگریزی بیشک بدرجۂ مجبوری ریاست لاہور ضبط کرنے کی ورنہ کچھ سروکار
اور کوئی مطلب نہین ہے + فقط

بعد اجراے اس اشتہار کے سرکار لاہور نے کل شرائط مندرجہ اشتہار قبول اور منظور
فرمائین اور ۱۶ فروری ۱۸۴۶ء کو راجہ گلاب سنگھ سرکار لاہور کی جانب سے مع دیوان

ملاحظہ پرگنہ ... جو اس ملکون مین تھا یا ہوا ... سرکار انگریزی کا ہین +

ذیل کے تشریف واسطے ملازمت جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے مقام قصور مین لائے اور بہت سا اسباب واسطے نذر کے پیش کیا مگر لارڈ صاحب بڑے تپاک اور مہربانی سے پیش آئے اور ان اشیا مین سے کسی قدر نذر قبول کر لی اور باقیماندہ سب معاف فرمائی۔

تفصیل نذر و پیشکش کہ راجہ گلاب سنگھ برای نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بہمراہی خود آوردہ بود			اسمائے سرداران و جوانان وغیرہ کہ بہمراہی راجہ گلاب سنگھ برای ملازمت گورنر جنرل بہادر مذکور آمدہ بودند		
نذر روپیہ نقد ۳ لاکھ روپیہ	روپیہ نقد ۱۵ ہزار	دوشالہ عمدہ پشمینہ ۳۰ زوج	فقیر نور الدین	فقیر چراغ الدین	فقیر تاج الدین
پارچہ ابریشمی ۱۰۰ تھان	جامہ وار شال ۱۰۰ تھان	کمخاب بیش قیمت ۲۵ تھان	دیوان دینا ناتھ	لالہ اننت رام	لالہ رای کشن چند
ہاتھی خاص طلائی ۱۰ عدد	کرسی نقرہ ۲ عدد	شمشیر ولایتی بیش قیمت ۱۰ قبضہ	مارٹین صاحب	پسر رای سنگھ بلواسر	سردار سلطان محمد خان
کمان ۱۰ حلقہ	تفنگچہ ۱۰ نال		لالہ ہرسنداس	سپاہی کوہی دو صد	

اور حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے میجر لارنس صاحب اور مسٹر کاری صاحب بہادر سکرٹری گورنمنٹ ہند نے آدھی رات تک فیصلہ جنگ اور صلح مین راجہ گلاب سنگھ سے گفتگو کی آخر الامر یہی قرار پایا کہ اشتہار مندرجہ بالا کے موافق تمام ملک جو درمیان ستلج اور بیاس کے جو دوابہ مشہور ہے سرکار انگریزی کو والی لاہور دیدین اور ڈیڑھ کرور روپیہ نقد صرف جنگ کا سرکار لاہور گورنمنٹ انگریزی کو ادا کرین چنانچہ سرکار لاہور نے یہ دونون شرطین قبول کرلین تب ۱۰۔ فروری ۱۸۴۶ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے اشتہار ذیل جاری فرمایا۔

نقل اشتہار جناب نواب گورنر جنرل بہادر وسیرای کشور ہند مصدرہ ۱۸ فروری ۱۸۴۶ء واسطے تشفی مردمان لاہور کے

ہر جمیع سرداران اور سوداگران اور کوٹھی والان اور رعایائے دار الریاست شہر لاہور اور امرتسر کو واضح ہو کہ جو مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بروز ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی شکایت نافرمانی اور بغاوت اور بدرفتاری اپنی فوج کی ظاہر کی اور تمام عذر اطاعت احکام

سلہ گنج کشن ابتدا ناظر ریاست لاہور بادیوانی لاہور بھی تھی

جو حضور گورنر جنرل بہادر نے از جانب سرکار انگریزی کے جاری فرمائی مہاراجہ ممدوح نے بے دریغ
قبول فرمایا اور اب از سر نو ہر دو سرکار کے درمیان رابطہ دوستی اور اتحاد بطور سابق جاری
ہوا نواب گورنر جنرل بہادر بعد انجام و اتمام شرائط مقررہ کے بشرطیکہ سرکار لاہور اوسکے
خلاف نہ ہو مہاراجہ ممدوح کے ہر طرح سے مددگار رہینگے کہ رعایاے لاہور با امن و امان
بسر کرے اور آفت سے محفوظ رہے پس چاہیئے کہ رعایاے لاہور بے خوف و خطر
اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہو اب کوئی فساد برپا نہو گا + فقط

بعد اجراے اس اشتہار کے اوسی تاریخ کو مہاراجہ دلیپ سنگہ والی لاہور بقصد ملاقات
نواب گورنر جنرل بہادر کے لاہور سے مقام قصور مین تشریف لاکر داخل لشکر انگریزی ہوئے
اور لارڈ صاحب بہادر نے بڑی نوازش سے ملاقات کی ۱۹- فروری کو لشکر قصور سے
مقام للیانہ مین جو لاہور اور قصور کے درمیان واقع ہے داخل ہوا اور وہان معلوم ہوا کہ ۱۶
ہزار فوج باغی باقی ماندہ کہ آدھے اون مین مسلح اور آدھی نے ساز و یراق نہایت خائف
اور ہراسان مقام برہانہ مین پڑے ہین اور بارادہ امرتسر کا ہے نواب گورنر جنرل بہادر
نے باستماع اس خبر وحشت اثر کے رانی چندہ کنور صاحبہ والدہ راجہ دلیپ سنگہ سے کہلا بھیجا
کہ آپ کسی طرح اب ہراسان نہون فوج انگریزی خاصکر واسطے آپکی حفاظت کے آئی ہے
۲۰ فروری کو لارڈ صاحب بہادر نے کمانڈر انچیف کو حکم دیا کہ دو رجمنٹ سوار ولایتی اور دو
رسالہ سوار ہندوستانی اور کچھ سوار باڈی گارڈ حضور اور ایک رسالہ سواران بے قاعدہ
اور دو ترپ توپخانہ اسپی اور ایک ترپ توپخانہ گورہ اور ایک توپخانہ سواران ہندوستانی کا ہمراہ
سواری مہاراجہ دلیپ سنگہ کے جاکر مہاراجہ موصوف کو بحفاظت تمام محلسرا کے اندر پہونچا آوے
اور لارڈ صاحب نے بڑی عزت اور احتشام کے ساتھ مہاراجہ ممدوح کو رخصت کیا اور
۲۰ فروری کو حضور گورنر جنرل بہادر مع لشکر اور کیمپ کے لاہور مین داخل ہوئے اور مہاراجہ
صاحب دوبارہ واسطے ملاقات کے تشریف لائے اور اپنے سرداروں کے عفو قصور کے
خواستگار نہایت ادب اور سلیقہ سے ہوے حضور نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ دلیپ سنگہ
کو بے قصور اور کنور مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دوست وفادار سرکار انگریزی کا سمجھا تمام قصور اونکے

ودہر اونکی فوج کے مکافات فرمائے اور ملک پنجاب کا حاکم بنایا اور سوائے ملک دوابہ کے
کل ریاست اونکو بخشدی اور بوقت آمد ورفت مہاراجہ دلیپ سنگہ اتواب سلامی سر ہوتین گوکہ
مرضی مہاراجہ کی یہی تھی کہ جب تک نواب گورنر جنرل بہادر لاہور مین تشریف رکھین لشکر مین
ہم رہین لیکن لارڈ صاحب بہادر نے مہاراجہ کو لشکر کے اندر تکلیف مین دیکھکر باعزت اور
احتشام کے رخصت کیا اور حکم دیا کہ کوئی لشکر کا سپاہی شہر مین بدعت نکرے بعد چند روز
کے مسٹر لارنس صاحب برادر میجر لارنس صاحب جو مجسٹریٹ اور کلکٹر دہلی کا تھا اوس ملک
دوابہ پر جو سرکار لاہور سے گورنمنٹ انگلشیہ کو ملا تھا عہدہ کمشنری پر مقرر ہوئے اور راجہ گلاب سنگہ
نے ازجانب سرکار لاہور لارڈ صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ بسبب زیادتی لشکر کے
لاہور مین گرانی غلہ کثرت سے ہے اور اب سب طرح سے والی لاہور زیر حکم اور مطیع
آپ کے رہینگے اگر آپ کا لشکر یہان سے کوچ ہو جاوے تو بہتر ہے نواب گورنر جنرل
بہادر نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ اگر مہاراجہ صاحب دلیپ سنگہ چار شرطین مفصلہ ذیل
لکھکر اپنے مہر اور دستخط سے آراستہ کردین تو فوراً لشکر یہان سے چلا جاوے چنانچہ
مہاراجہ دلیپ سنگہ نے فوراً حسب دلخواہ گورنمنٹ انگریزی لکھدین ❊

بیان اون چار شرطون کا جو گورنمنٹ لاہور نے گورنمنٹ انگریزی کو لکھدین

شرط اول - اگر اب خلقت سرکار لاہور کی ملک انگریزی مین فتنہ و فساد برپا کریگی تو
اوسکے جوابدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ ہونگے ❊

شرط دوم جس قدر توپین کہ لڑائی مین فوج خالصہ سے لاہور مین خالصین لے گئی ہے
اور جو کچھ سرکار کمپنی کے ہاتھ آئین ہین بالکل سرکار لاہور گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کردین ❊

شرط سیوم - کل توپون سے کہ لاہور مین موجود ہین جس قدر گورنمنٹ انگریزی طلب کرے سرکار
لاہور بلا عذر دیدین اور تنخواہ کل فوج لاہور کی مع فوج باغی کے دیدین ❊

شرط چہارم - جناب مہاراجہ صاحب لاہور پچاس لاکھ روپیہ نے الحال اور
ایک کروڑ روپیہ بطور قسط بندی کے عرصہ دو سال مین بطور تاوان کے سرکار
انگریزی کے خزانہ مین داخل کرین ❊

بیان انتظام راجہ گلاب سنگہ وزیر لاہور کا

خزانۂ لاہور مین اسقدر زرنقد نہ تھا کہ حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے تنخواہ کل فوج کی ادا ہوجاوے اور فوج نے بزور خود رانی صاحبہ سے اپنی تنخواہ ۱۲ روپیہ ماہواری مقرر کرالی تھی راجہ گلاب سنگہ وزیر لاہور نے حکم دیا کہ جسقدر تنخواہ فوج قدیم وقت مہاراجہ صاحب مہاراجہ رنجیت سنگہ مرحوم مین پاتی تھی ابھی اوسیقدر دیا جائے گی اور جو فوج مہاراجہ شیر سنگہ نے ملازم رکھی تھی وہ بھی اوسیوقت کے حساب سے ساڑھی چھہ روپیہ ماہواری پاوے گی اور جس فوج کو راجہ ہیرا سنگہ وزیر نے رکھا تھا وہ وہی تنخواہ جو ہیرا سنگہ نے پانچ روپیہ ماہواری مقرر کی تھی پاوے گی اور کنٹھی طلائی اور بتکی سکھون سے واپس لیجاوے گی اور اسی حساب سے کل تنخواہ کا روپیہ فوج کو دیکر تمام فوج موقوف کرکے صرف چار رلیٹن توپخانہ اور ۲۴ ہزار پیادہ اور ۶ رجمنٹ سوارون جدید ملازم رکھکر اوسکا نام فوج خالصہ رکھا جب گورنر جنرل نے پنجاہ لاکھ روپے کے آنے مین تامل دیکھا فوراً منشی رجب علی کو بطور وکیل کے پاس گلاب سنگہ کے برائے تقاضاے زر مذکور اور طلب توپ کے لاہور کو بھیجا راجہ گلاب سنگہ نے ۲۲ لاکھ روپیہ خزانۂ سندر سے اور ۱۱ لاکھ روپیہ ملتان سے اور ۸ لاکھ نقد چنبیہ کشمیر اور ۳ لاکھ کے جواہرات اور ظروف طلائی وغیرہ جمع کرکے پچاس لاکھ روپیہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کو داخل خزانۂ انگریزی کیا اور حسب الرضا مہارانی چندہ کنور اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کے ایک کروڑ کے عوض مین ملک کشمیر اور کوہستان اور حقوق رودود سندھ اور ہزارہ سرکار انگریزی کو دیکر عہدنامہ مندرجۂ ذیل لکھدیا اور مہاراجہ دلیپ سنگہ نے دستخط کر دیئے اور اودھر رانی چندہ کنور نے ۵ مارچ کو گلاب سنگہ کو عہدۂ وزارت لاہور سے برخاست کر دیا اسکی وجہ آگے درج ہوگی۔

نقل عہدنامۂ اول کہ مابین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے لکھکر ۹ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کو تصدیق کیا گیا

چونکہ بسبب عہدشکنی سکھان کے کہ ساتھ فوج انگریزی کے بے وجہ اور بے سبب لڑائی کی اور برٹش انڈیا پر ناحق یورش لائے اور وہ عہد جو زمانۂ سلف مین مابین گورنمنٹ انگریزی

اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سنہ ۱۸۰۹ء میں ہوا تھا او سکو رد کر دیا اب کہ از سر نو عہد جدید مابین
دونون سرکار کے ہوتا ہے تاکہ آیندہ کے واسطے فتنہ و فساد بسبب نزاع باہمی کے
وقوع مین نآوے مضبوطی ہو او بواسطہ اہلکاران معتبر ہر دو سرکار کے یہ عہدنامہ ترتیب
ہوا اور گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ایف کاری صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور
میجر لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور سرکار لاہور کی طرف سے بہائی رام سنگھ
اور سردار چتر سنگھ اٹاری والا اور سردار رنجور سنگھ اور راجہ لال سنگھ اور سردار تیج سنگھ اور
دیوان دینا ناتھ اور فقیر نور الدین وغیرہ واسطے انعقاد عہد جدید کے مقرر اور معین ہوئے

تفصیل شرائط مندرجہ عہدنامہ

شرط اول - درمیان مہاراجہ دلیپ سنگھ رئیس لاہور اور گورنمنٹ انگریزی کے
ہمیشہ اتحاد اور دوستی رہے گی اور کبھی لڑائی نہو گی +

شرط دوم مہاراجہ دلیپ سنگھ نے فقط ملک دوابہ جو درمیان ستلج اور بیاس کے واقع ہے
سرکار انگریزی کو دیدیا آیندہ کوئی اون کا وارث دعوے نکرے گا +

شرط سوم - تمام قلعہ جات کہ درمیان اس ملک دوابہ کے واقع ہین مہاراجہ صاحب
موصوف نے سرکار انگریزی کو ہمراہ ملک کے دیدیئے +

شرط چہارم مہاراجہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ بعوض اخراجات اس مہم کے سرکار کو دین
چنانچہ سر دست پچاس لاکھ روپیہ نقد دیکر باقی ایک کرور کے عوض مین ملک کوہستان
اور تمام حقوق درمیان دریاء سندھ اور بیاس کے جو واقع ہین مع ملک کشمیر اور ہزارہ
کے ہمیشہ کے واسطے سرکار انگریزی کو دیدیا -

شرط پنجم - مہاراجہ صاحب موصوف ہمیشہ سرکار کو مدد دینگے +

شرط ششم - مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ تمام فوج سرکش ملازم اپنے کو تنخواہ دیکر بالکل
موقوف کر دینگے اور کر دیا اور اب نہ مقرر کرینگے اور فوج مقررہ اوسی طور اور اوسی قدر تنخواہ
پاویگی جس قدر مہاراجہ رنجیت سنگھ دیتے تھے +

شرط ہفتم - سرکار لاہور فقط ۲۵ پلٹن کہ جس مین فی پلٹن آٹھ سو سپاہی اور ۱۲ ہزار سوار

نوکر ہون گے رکھے گی اور سواے اسکے بلا اجازت سرکار انگریزیکے ہرگز مقرر نکرین گے اور اگر عندالضرورۃ قدرے فوج زائد درکار ہوگی گورنمنٹ مقرر کرنے کی اجازت دیگی لیکن بعد رفع ضرورت وہ فوج موقوف کردیجاوے گی۔

شرط ہشتم۔ ۳۶ ضرب توپ کہ لڑائی سے واپس آئین ہین چاہیئے کہ حوالہ سرکار انگریزی کے بہت جلد کرین +

شرط نہم۔ جمیع وجوہات محصول دریاے ستلج اور بیاس سے سرحد متصل کوٹ تک اور وہان سے بلوچستان تک تعلق سرکار انگریزی کے رہینگی لیکن گورنمنٹ ہند اوسکو تحصیل کرواکے نصف سرکار لاہور کو دید یا کرے گی اور واسطے آمد ورفت تاجرون اور مسافرون کی کوئی سرکار ممانعت نکریگے +

شرط دہم۔ اگر سرکار انگریزی عندالضرورت واسطے حفاظت سرحدون اپنی کے فوج سرکار لاہور کی سرحد سے لاویگی تو اوسکے پہونچانے کا سامان رسد اور کشتی وغیرہ کا ذمہ سرکار لاہور رہیگا اور فوج انگریزی جس مقام پر گذرے گی پاس مذہب اوس شہر کا سرکار رکھے گی +

شرط یازدہم۔ سرکار لاہور بلا اجازت سرکار انگریزی کے ہرگز ہرگز کسی انگریز اور مردم امریکا یا ملک افرنگستان کو نوکر نہ رکھے گی +

شرط دوازدہم۔ راجہ گلاب سنگہ وزیر ریاست کو بہ نسبت اوس ملک کے کہ مہاراجہ کہرگ سنگہ کے وقت سے اوسکے نزدیک ہے اور بہ نسبت اوس ملک کے کہ بعد تحریر عہدنامہ سرکار انگریزی سے اوس کو خیرخواہی کے عوض مین دونون سرکار نے مصلحت کرکے دی اور وقت دینے سے سرکار لاہور اوسکو وہان کا حاکم مستقل جانین گے اور گلاب سنگہ سرکار انگریزی کو عہدنامہ علیحدہ لکھدین گے +

شرط سیزدہم۔ اور اگر درمیان راجہ گلاب اور سرکار لاہور کے کوئی تنازع برپا ہوگا اوسکا فیصلہ سرکار انگریزی کردے گی اور ہر دو فریق کو وہ فیصلہ منظور کرنا ہوگا +

شرط چہاردہم۔ حدود ملک لاہور کی بلا اجازت سرکار انگریزیکی تبدیل نہ ہونگی +

شرط پانزدہم۔ لیکن امور مذہب اور خانگی مین سرکار انگریزی دربار لاہور مین مداخلت نکرے گی لیکن اگر مہاراجہ صاحب کسی امر مین سرکار سے صلاح چاہین گے تو نواب گورنر جنرل بہادر از راہ خیر خواہی اور ہوا خواہی اونکی سے دست انداز ہونگے + فقط

قبل تحریر اس عہدنامہ کے رانی جندہ کنور نے جو مختار سلطنت از جانب مہاراجہ دلیپ سنگھ نابالغ کے تھی دیکھا کہ اب ہر دو سرکار مین صلح ہوگئی اور آخر کار اب عہدنامہ ہو جاوے گا راجہ گلاب سنگھ کو بلا قصور اوسکی خیر خواہی پر کہ جسکی عقلمندی اور ہوشیاری سے صلح ہوئی تھی نظر نکرکے عہدۂ وزارت سے برخاست کردیا اور لال سنگھ کو بہ خلعت وزارت عطا فرمایا لارڈ صاحب اپنے دل مین رانی صاحبہ کی جہالت سے نہایت رنجیدہ ہوے لیکن چونکہ فیمابین دونون سرکارون کے عہد ہوگیا تھا کہ امورات خانگی مین کار کو کچھ دخل نہوگا لاچار خاموش ہو رہے +

اور اودھر ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو راجہ لال سنگھ وزیر نے رزیڈنٹ صاحب بہادر سے پوچھا کہ جو ملک سرکار کو دیا گیا ہے اوس مین جس قدر جاگیرات جاگیرداروں کی ہین اونکی نسبت کیا بندوبست ہوگا رزیڈنٹ بہادر نے فرمایا کہ جسقدر معافی جاگیر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے عطا فرمائی ہین بدستور قائم رہین گی اور جو کوئی سند مہاراجہ مرحوم کی نہین رکھتا ہے یا اور مسند نشینون نے عطا کی ہین ضبط ہون گی اور جو کچھ مال اور املاک سکھون کا وقت جنگ کے سرکار کے ہاتھ آیا ہے ہرگز نہ دیا جائے گا اور سلک مال جو ۲۸ جنوری کا اوس وقت تک کورٹ آف وارڈس رہیگا جبتک کہ اوسکا وارث نابالغ ہے سردار رنجور سنگھ نے اپنے باپ لہنا سنگھ مجیٹھیہ کی جاگیر کا دعوی کیا اور سند پیش کی اوسکو جواب دیا کہ تم عورت منکوحہ لہنا سنگھ سے نہین ہو بطن کنیز سے مشہور ہو تمہارا حق نہین ہے علاوہ اسکے تم نے چھاؤنی لودھیانہ مین گورنمنٹ انگریزی کا بڑا نقصان کیا ہے تم باغی تصور کیے جاتے ہو ۹ مارچ کو میجر لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ نے مع کمانڈر انچیف کے شہر لاہور مین جاکر راجہ دھیان سنگھ وزیر سابق کو مکان کی کنجی جو بلوۂ سکھان مین مارا گیا تھا اوسکے بھائی حقیقی راجہ گلاب سنگھ کو بلاکر مع کل اسباب کے

دیدیا اور اوسی روز قلعہ کوٹ کانگڑا جو سرکار نے لاہور سے پایا تھا اور وہان ایک افغانی قلعہ دار تھا وہ خالی نکرتا تھا بعد جنگ بسیار سرکار انگریزی سے فتح کیا اور ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے لاہور مین دربار کیا اور تمام حاضرین جلسہ کے روبرو بعد تحریر ہوجانے عہدنامہ مندرجۂ بالا کے راجہ گلاب سنگھ کو جو وزارت سے برخاست کردیا گیا تھا ملک کشمیر بعوض خیرخواہی کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے دیدیا اور ۱۰ ماہ مارچ کو مہاراجہ دلیپ سنگھ خاص واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر کے تشریف لائے اور یہ امر قرار پایا کہ واسطے حفاظت مہاراجہ دلیپ سنگھ کی خاص لاہور مین دس ہزار فوج کہ جس مین دو پلٹن گورہ باقی ہندوستانی رہے گی اور جو ملک سرکار لاہور سے سرکار انگریزی نے پایا ہے اوسکے حفظ کے واسطے ملک دوابہ مین دو جگہ چھاؤنی انگریزی کی جاوے اول جالندھر دوم فرید کوٹ کانگڑا تجویز ہوا – ۱۱ ماہ مارچ کو لارڈ صاحب واسطے بازدید مہاراجہ دلیپ سنگھ کے شمن برج مین تشریف لے گئے اور ۱۲ – مارچ کو جانب شملہ لاہور سے کوچ کیا وقت رخصت کے مہاراجہ دلیپ سنگھ سے گورنر جنرل بہادر نے زبان انگریزی مین یہ فرمایا جسکا ترجمہ مسٹر کاری صاحب سکرٹری نے باواز بلند کہہ سنایا کہ جن سکھون نے ناحق فتنہ اور فساد برپا کیا تھا وہ اپنی سزا کو پہونچے اب سرکار لاہور کو لازم ہے کہ ایسا انتظام کرے کہ ریاست اور ملک سرسبز اور رعیت شاد اور قلعہ آباد رہے اور سرکار انگریزی سے قائم رسم اتحاد رہے اسمین بہبودی اور بہتری رئیس لاہور کی ہے جن سنے سنکر پسند کیا اور لارڈ صاحب بہادر سب کو درجہ بدرجہ دعا سلام کرکے رخصت ہوئے + ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء کو لاہور سے علے الصباح جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے کوچ کیا اور امرتسر مین پہونچکر راجہ گلاب سنگھ کو خطاب مہاراجگی کا دیا اور عہدنامہ لکھا گیا +

نقل عہدنامہ مابین سرکار انگریزی اور راجہ گلاب سنگھ وزیر سابق لاہور حال والی جمون و کشمیر

۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء کو جناب نواب آنرابل لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند

لاہور سے امرتسر تشریف لاکر گلاب سنگھ کو خطاب مہاراجگی کا عطا فرمایا اور رئیس ملک جموں وغیرہ کا بالاستقلال نسلاً بعد نسلاً مقرر کیا اور یہ عہدنامہ اوس مقام پر فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ کے مرتب ہوا +

تفصیل شرائط ہای عہدنامہ

شرط اول - سرکار انگریزی نے مہاراجہ گلاب سنگھ اور اوسکی اولاد ذکور کو نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً تمام ملک کوہستانی کر جانب مغرب راوی اور طرف مشرق رود سندھ کے واقع ہے تفویض کیا اور یہ ملک اوس ملک کا ایک حصہ ہے جو مہاراجہ دلیپ سنگھ نے سرکار انگریزی کو دیا ہے +

شرط دوم - حد شرقی پر اس ملک کے امین اور کمشنر بنابر تعین اوسکی حد کے مہاراجہ گلاب سنگھ اور سرکار انگریزی کی طرف سے مقرر ہون گے +

شرط سوم - اس ملک کے عوض مین مہاراجہ گلاب سنگھ نے ۷۵ لاکھ روپیہ نانک شاہی سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے منجملہ اوسکے ۲۵ لاکھ روپیہ قبل ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ع کے داخل خزانہ انگریزی کرینگے +

شرط چہارم - حدین ملک مہاراجہ گلاب سنگھ کی بدون اطلاع سرکار انگریزی تبدیل نہو نگی

شرط پنجم اگر کوئی نزاع درمیان مہاراجہ گلاب سنگھ اور سرکار لاہور کے واقع ہو اوسکا فیصلہ صاحبان انگریز کرینگے اور مہاراجہ مذکور کو فیصلہ سرکار انگریزی کا منظور کرنا ہوگا

شرط ششم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار کرتے ہین کہ ہم اور بعد ہمارے ہماری اولاد جب فوج گورنمنٹ انگریزی واسطے مقابلہ دشمن کے اودھر سے گذرے گی اور کسی طرف جاتی ہوگی ہم مع فوج کے مددگار ہون گے +

شرط ہفتم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی انگریز یا شوطن امریکا خواہ افریقہ یا یورپ کو اپنے یہان بلا اجازت اور منظوری سرکار انگریزی کے ملازم نہ رکھین گے +

شرط ہشتم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار کرتے ہین کہ شرائط ہائے دفعہ ۵ و ۶ و ۷ مندرجہ عہدنامہ اول سرکار لاہور کی بافوج انگریزی جو ہین وہ ہمکو بھی منظور ہین +

شرط نہم ۔ کسی وقت اور کسی ساعت اگر کوئی دشمن مہاراجہ گلاب سنگہ پر تاخت لاویگا گورنمنٹ انگریزی کی فوراً مدد دیگی +

شرط دہم ۔ مہاراجہ گلاب سنگہ نے برائے تعظیم او تکریم سرکار انگریزی کے اوپر اپنے لازم کرکے اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر سال یکم جنوری نوروز کو گورنمنٹ انگریزی کو ایک گھوڑا اور بارہ پشمینہ کہ جنکے بال سے شال بنتا ہے اور ۳ زوج دوشالہ نذر گذرانینگے + فقط

۲۴ ۔ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے جالندھر کی چھاؤنی جدید کا ملاحظہ فرمایا اور دربار عام منعقد ہوا مہاراجہ دلیپ سنگہ والی لاہور کیطرف سے درخواست گذری کہ زیادہ فوج سرکار انگریزی کی طرف سے لاہور مین متعین کیجاوے لارڈ صاحب نے وجہ تعیناتی فوج دریافت کی اوسکا جواب یہ دیا گیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ اور تمام اہلکاران لاہور شہر اور رعایا باغی سکھون سے نہایت ہراسان ہین اور ہر وقت احتمال رہتا ہے کہ جماعت اون فتنہ پردازون کی ابھی بخوبی عملداری پنجاب سے نہین نکالدی گئی ہے شاید وہ کسی وقت غفلت مین دوڑ آوے اور لاہور مین فوج بھی کم ہے گو کہ لارڈ صاحب کو یہ امر منظور نہ تھا مگر بپاس خاطر مہاراجہ دلیپ سنگہ کے فرمایا اور عہدنامہ مندرجۂ ذیل دوسرے مرتبہ تحریر کیا گیا +

نقل عہدنامہ دوم مرقومہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع کہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار لاہور کے ہوا تھا

چونکہ سرکار لاہور نے واسطے رہنے لاہور مین فوج انگریزی جدید کے واسطے حفاظت ذات مہاراجہ صاحب و حراست امراے دربار اور شہر کے اوس وقت تک کہ جب تک فوج جدید سرکار لاہور کی طیار نہ ہونیکے درخواست کی ہے اور نواب گورنر جنرل بہادر نے از جانب سرکار انگریزی درخواست منظور فرمائی اسی واسطے عہدنامہ ہذا آٹھ دفعہ کا فیمابین دونون سرکارون کے مرتب کیا گیا +

دفعہ ۱ ۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند جس قدر مناسب سمجھینگے واسطے حفاظت سرکار لاہور کے فوج مقرر کرینگے اور بعد ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع کے کہ اوس وقت تک فوج جدید

سرکار لاہور کی طیار ہو جاوے گی اپنی مقررہ فوج کو برخاست کر دین گے +

دفعہ ۲- چونکہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی درخواست سے سرکار انگریزی نے لاہور مین جدید فوج مقرر کر دی ہے لہذا اوس فوج کا خرچ اور تیاری چھاؤنی کا خرچ سرکار انگریزی کو مہاراجۂ موصوف دام دام ادا کرین گے +

دفعہ ۳- مہاراجہ موصوف فوج جدید اپنی جلد مقرر کر کے واسطے برخاستگی فوج انگریزی وکیل سرکار انگریزی کو فوراً اطلاع دینگے +

دفعہ ۴- اندر میعاد معینہ کے چاہیئے کہ مہاراجہ موصوف فوج بھرتی کرین یا نہ کرین مگر فوج انگریزی اوس میعاد پر برخاست کر دی جاوے گی پھر کسی امر کا کچھ انتظار اور کچھ عذر و حیلہ نہ سنا جائیگا +

دفعہ ۵- جو جو حق جاگیرداروں کو خصوصاً رنجیت سنگہ اور کھڑک سنگہ اور شیر سنگہ نے عطا فرمائے ہین اور وہ جاگیردار خاص کر خاندان مہاراجہ موصوف سے ہین سرکار انگریزی ادن کو ملحوظ رکھے گی اور جو جاگیردار سرکار انگریزی کے ملک مین آ گئے ہین حین حیات تک قائم رہین گے +

دفعہ ۶- سرکار انگریزی آپ تحصیل فصل خریف کی ملک مقبوضہ مین امسال کرے گی چاہیئے کہ مہاراجہ صاحب موصوف اعانت اور مدد کرین +

دفعہ ۷- جو ملک سرکار لاہور نے گورنمنٹ انگریزیکو مفوض کیا ہے اوسکی قلعجات مین جسقدر اسباب موجود ہو علاوہ توپ کے جو سرکار لاہور طلب کرے وہ دیا جائیگا بشرطیکہ سرکار انگریزی نے نہ پسند کیا ہو اور اگر پسند کیا ہوگا تو اوسکی قیمت دیجاویگی اور سرکار لاہور کو اختیار ہے کہ جا ہین اوس اسباب کو جہان چاہین کسیکے ہاتھ فروخت کر ڈالین سرکار اس امر مین ہرگز مداخلت نکرے گی +

دفعہ ۸- ہر دو سرکار کی جانب سے چند امین اور کمشنر بنا بر تعین حدود اوس ملک کے جو سرکار انگریزی کو تفویض ہوا ہے مقرر کیے جاوین +

بعد تحریر اس عہدنامہ کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر سہند موسم گرما دیکھکر کو شملہ تشریف لے گئے اور مہم لاہور اختتام ہو گئی +

کیفیت انتظام راجہ لال سنگہ وزیر لاہور و سرکار انگریزی بابت ملک لاہور

راجہ لال سنگہ وزیر لاہور نے بنابر آمد و رفت صاحبان فوج انگریزی متعینہ لاہور کے سڑک بڑی اور چوڑی بنوائی کہ جسپر بگھی وغیرہ بخوبی چل سکے اور مکان واسطے توپخانہ کے تیار کیا لشکر سے ۰۵ سپاہی کہ محض خورد سال تھے تخفیف کر دیئے ایک اخبار نویس جموں مین حسب الرضا مہاراجہ گلاب سنگہ کے مقرر کیا تا کہ وہ وہان کی خبرون سے رانی صاحبہ کو مطلع کیا کرے اور بھائی سنگہ نامی ایک وکیل اس نیت سے مقرر ہوا کہ سرکار لاہور کی جانب سے ملک دوابہ مین رزیڈنٹ کے حضور حاضر رہا کرے اور ہر ایک پلٹن مین ایک ایک منشی قائم رکھکر باقی تمام منشیونکو جو پلٹنون مین معمولی سے زیادہ تھے موقوف کر دیا اور دیوان اجودھیا پرشاد نامی کو معہ دو کمپنی سپاہی کے بنابر بندوبست سرحدات کے اُسین مقرر کیا اور ادھر جان لارنس صاحب نے جو ملک دوابہ مین کمشنر مقرر ہوئے تھے چار محرر اپنے دفتر مین معرفت مجسٹریٹ دہلی کے طلب کر کے مقرر کیے ۔

۲ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کو جو دربار گورنر جنرل بہادر نے مقام لدھیانہ مین فرمایا تھا اوس مین تمام سکھان ذیعزت اور جمیع راجہائے گرد و نواح لاہور کے فراہم ہوئے تھے لارڈ صاحب بہادر نے زبان مبارک سے بنسبت مہاراجہ پٹیالہ کے فرمایا کہ سرکار انگریزی آپ کی خدمتگذاری اور رسد رسانی سے جنگ لاہور مین بہت خوش اور راضی ہے اور وقت آمد و رفت آپکے لشکر انگریزی اور اضلاع عملداری انگریزی مین ۱۵ ضرب توپ کی سلامی ہمیشہ ہوا کریگی اور کسی قدر ملک بھی تمکو دیا جائیگا بعد اوسکے فرمایا کہ افسوس ہے کہ راجہ لاڈوہ ناحق فوج لبغی مین شریک ہوکر سرکار سے برسر پرخاش ہوا اور اپنی سزا کو پہنچا راجہ نابھا کو حکم دیا کہ تم بھی شریک فوج دشمن رہے ہو صلہ مین تمکو جاگیر نہ دیجاویگی رئیس فریدکوٹ کو حضور گورنر جنرل بہادر نے بعوض خیرخواہی خطاب راجگی کا بمزید عنایت اپنی کے عطا فرمایا اور اور بہت رئیسونکو خطاب عطا فرمائے ۔

جو واقعہ ملک لاہور مین بعد تشریف بری لارڈ صاحب کے عجیب و غریب وقوع مین آئے تفصیل

واقعہ اول کی یہ ہے کہ ۲۲ - مارچ ۱۸۴۶ء کو شہر پناہ لاہور کے دروازہ پر پہرا گورہ کا تھا چراگاہ
سے شام کے وقت جانور واپس آتے تھے ایک مادہ گاؤ نے بوجہ شرارت گورہ پر ضرب
پہونچائی اوسنے بندوق ماردی وہ مرگئی تمام دوکانداران شہر نے اپنی دوکانین بند کردین
اور تمام شہر مین بلوہ کردیا میجر لارنس صاحب ایجنٹ مع چند صاحبان فرنگ کے بنا بر دفع
بلوہ کے تنہا مقام واردات پر تشریف لے گئے بازاری لوگ ہر طرف سے یورش کرنے لگے
صاحب بہادر نے واپس جا کر رجمنٹ سواران انگریزی کو حکم دیا کہ یہ رعیت بازاری ہے اس کو
مت مارو مگر ڈرا کر بلوہ موقوف کرادو اور راجہ لال سنگھ وزیر ریاست کو بنا پر سزا دہی کے
فہمی فرمایا راجہ موصوف نے مجرمان خونی کو توپ سے اوڑوادیا اور بہت سے آدمیون
کو سزا دی - تفصیل دوسرے واقعہ کی اس طرح پر ہے کہ چند مسلمان سپاہیان لشکر متعینہ
لاہور نے جناب صاحب کمشنر سے اس امر کی درخواست کی کہ ایک دوکان قصائی کی
لشکر مین مقرر ہون کمشنر صاحب نے منظور فرمایا کہ لاہور اور جالندھر اور امرتسر وغیرہ
مین دکانین مقرر ہوئین رئیسان شہر نے کمشنر صاحب سے عذر کیا لیکن کچھ شنوائی
نہ ہوئی تب وہ بلوے پر آمادہ ہوئے اور کچھ بھاگ گئے اور کچھ قید ہوئے گلاب سنگھ
والی جمون نے بھی کشائش دوکان قصابون کا خلل سنا جب گورنر جنرل بہادر کا دربار
امرتسر مین ہوا اور مہاراجہ گلاب سنگھ کی طلبی ہوئی اوسنے بہانہ بیماری کا کیا لیکن کئی
مرتبہ بلوانے سے آئے حضور ممدوح نے وجہ عدم حاضری دریافت کی مہاراجہ موصوف
نے صاف بیان کیا کہ ہمارے مذہب مین گاؤکشی نہایت جرم کبیرہ ہے اور یہ روا ہے
کہ زور ہو تو گاؤکش کو مانند ذبح شدہ کے ذبح کرے ورنہ اپنے تئین ہلاک کرے نہ کہ یہ
مقام ہمارا امرت سر گورودوارہ تیرتھ اعظم ہے اور یہان ایسا واقعہ ہو جیسے ایسی
بدعت نہین دیکھی جاتی ہے کہ ہزارہا گائین ذبح ہوتی ہین لارڈ صاحب نے بصد افسوس
فرمایا کہ در حقیقت تمھارے کلام مین کوئی فرق نہین ہے مگر جا ہی مجبوری ہے کہ مردان
ولایتی کی خورش گوشت ہے اور لشکر مین تمام ولایتی آدمی ملازم ہین مہاراجہ صاحب نے
بصد ادب جواب دیا کہ اس قدر بز و میش کا گوشت استعمال مین لایا جاوے تو کیا نقصان ہے

حضور ممدوح نے جواب دیا کہ اس قدر بیش کمان اور علاوہ بران اس کا ۳ گونہ خرچ ہوگا
مہاراجہ صاحب موصوف نے عرض کیا کہ جس قدر بیش چھاونی امرتسر مین صرف ہونگے
بہم قیمت ارزان دونگے لارڈ صاحب نے کہا کہ ازین چہ بہتر اور حضور حشمت الیہ نے حسب منشا
وپاس خاطر راجہ گلاب سنگہ کے منادی کروادی کہ اگر کوئی شخص مادہ گاؤ کو ذبح کرے گا
وہ مجرم سرکار ہوگا اور مہاراجہ گلاب سنگہ نے برابر بیش ارزان ہر روز بہم پہنچانا اختیار کیا +

بیان اون دو سو چھپن توپخانہ جو سرکار انگریزی لاہور سے کلکتہ مین لے گئی

بموجب حکم لارڈ صاحب کے دو سو چھپن ضرب توپ کہ منجملہ اونکے ۲۲۴ ضرب بہادران
فوج انگریزی نے باغیون سے بزور لے لین اور ۳۲ ضرب توپ سرکار لاہور سے
گورنمنٹ نے بطور ضبطی کے صلح ہونے کے وقت لین تھین لفٹنٹ گورنر بنگال کے
اہتمام سے براہ خشکی دہلی اور آگرہ اور الہ آباد اور کانپور اور بنارس وغیرہ ہوتے ہوئے
کلکتہ پہونچوا دین جب وہ توپین قیامگاہ کے شہر مین داخل ہوتی تھین میدان مین
تماشا دیکھنے کے واسطے مردمان معزز اور رعایا کے رکھدیجاتی تھین اور ہر خاص و عام
اونکے نزدیک جاکر دیکھ سکتے تھے اون مین جو ۳۲ ضرب توپ کہ لاہور سے سرکار نے بعد
صلح کے لی تھین اون پر قطعہ اور عبارتین مندرجہ ذیل درج تھین اور ایک صاحب
باآواز بلند لوگون سے کہتا تھا کہ یہ توپین جوانان لشکر فرنگ نے ۹۰ دن کے اندر
مدکی اور فیروزپور اور علیوال اور سبراون ان چار لڑائیون مین فتح کین ہین +

تفصیل اون ۳۸ ضرب توپون کی کہ سکھون سے سرکار انگریزی نے لیکر کلکتہ روانہ کین کہ جنپر نوشتہ نہایت خفی قلم کے تھے

واضح ہو کہ قلم آہنی سے نہایت باریک حروف ہر ایک توپ پر کندہ تھے اور دو توپین اوس
مین چھوٹی نہایت خوبصورت تھین اور اون پر علاوہ نقش و نگار رنگ برنگ کے کام
طلائی بھی تھا اور ایک توپ اوس مین بالکل طلائی تھی اور خاص کر واسطے مہاراجہ دلیپ سنگہ
صاحب کی بنی تھی +

کتبہ توپ اوّل - اکال سہای نظم قوی طالع شاہ رنجیت سنگہ + ہمہ ملک را زیر کردہ چو جنگ + کھڑک سنگہ شہزادہ عالی مکان + کروانا ی کوران بود ما وران + فتح جنگ شد مرزہا نے تیار + کہ ہجدہ صد و بود ہشتا و وچار + حسب ارا این توپ شد رلے سنگہ + کہ در جانفشا نیست او بے درنگ + بموجب صلاح لالہ جبیکہ یار + غلام نبی گفت تاریخ وار + العبد وستخط گروتار اگر نختی پنجم ماگھ سمت ۱۸۸۴ بکرم +

کتبہ توپ دوم (نظم) چو اژدرہا بجان و دل بسے داغ کہن دارم + حذر کن ای رقیب از من کہ آتش در دہن دارم + **قطعہ** ای راست روی توپ ز نواب نامدار + در راستی و سخت دلی خود یگانہ + اژدردمی و شیر نژادی بجنگ جو + ماری و مہرہ داری و صاحب خزانہ + سرکار نواب محمد شجاع خان بہادر و صفدر جنگ ۱۱۶۱ھ الیوم شش کوہ شکن بوزن یکصد و دو من + گولہ بمقدار دہن و باروت نصف از گولہ وزن +

کتبہ توپ سوم - توپ سی بان برون باب شاہولی طول ہیب وال للو ۱۳۶ ادی وبعض عبارت در شاستر درج بود +

کتبہ توپ چہارم - سری اکال سہای (نظم) ہست این توپ مصر بلی رام + ہاتف گفتہ فتح و نصرت و نام + ضرب آتش فشان و برق خرار + صبح اعدا و دود او چون شام + سمت ۱۸۹۰ بکرم +

کتبہ توپ پنجم - بفضل اکال سہای از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ جنگ بجلی باہتمام جواہر مل نگار خانہ صوبہ سنگہ ساخت دار السلطنت لاہور سمبت ۱۸۹۰ بکرم تحت فتح سنگہ

کتبہ توپ ششم - بفضل سری اکال پورکہ از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال نرسنگہ ملکھی کارخانہ دار السلطنت لاہور باہتمام جواہر مل سمت ۱۸۹۴ بکرم در عہد سیران سد ہا سنگہ +

کتبہ توپ ہفتم - بفضل سری اکال پورکی جو مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر دام ملکہ و سلطنتہ سری مہاراجہ صاحب اوھراج ضرب سوم بفتح بان حسب الامر اقدس در سمت ۱۸۹۲ سال راجہ بکرماجیت باہتمام صاحب رسطو فطرت فلاطون فطنت موسیفو شیوالیئر جنرل کورٹ صاحب بہادر +

کتبہ توپ ہشتم - اس توپ پر گورمکھی مین لکھا تھا پڑھا نہین گیا +

کتبہ توپ نہم - بفضل اکال از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ شش بان

باہتمام جواہر مل کارخانہ محبوب سنگھ دارالسلطنت لاہور سمت ۱۸۹۸ بکرم در تحت سردار تیج سنگھ۔

کتبۂ توپ دہم۔ بفضل اکال از حکم بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر بلند اقبال توپ تیس بان باہتمام جواہر مل کارخانہ محبوب سنگھ دارالسلطنت لاہور سمت ۱۸۹۸ بکرم در تحت سردار تیج سنگھ۔

کتبۂ توپ یازدہم۔ بفضل سری اکال پورکھ جی مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر دام ملکہ و سلطنتہ سری صاحب الدھراج ہذا ضرب موسوم بنصرت بان حسب الامر اقدس در سمت ۱۸۸۱ راجہ بکرماجیت باہتمام صاحب ارسطو فطرت فلاطون فطنت موشئیو شیوالیئر جنرل کورٹ صاحب بہادر تیار شد۔

کتبۂ توپ دوازدہم۔ بموجب حکم حضور فیض گنجور دلیپ سنگھ صاحب سرکار خالصہ بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر جیو دام اقبالہ باہتمام میاں قادر بخش در قلعۂ مبارک لاہور توپ لالہ موتی رام ورام دیال تیار شد سمت ۱۹۰۰۔ اسم توپ فتح جنگ در عمل محمد حیات +

کتبۂ توپ سیزدہم۔ بفضل سری اکال پورکھ جی مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر دام ملکہ و سلطنتہ سری مہاراجہ صاحب الدھراج در سمت ۱۸۸۸ از راجہ بکرماجیت ہذا الضرب موسوم البسلان حسب الامر اشرف اقدس اعلیٰ حضور انور در سمت ۱۸۹۷ باہتمام صاحب ارسطو فطرت فلاطون زمان موشئیو شیوالیئر جنرل کورٹ صاحب بہادر در عید گاہ بحسن خدمت فضل علی کمیدان صاحب موصوف ساختہ شد +

کتبۂ توپ چہاردہم۔ بفضل سری اکال جی کی جے مہاراجہ بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر دام ملکہ و سلطنتہ سری مہاراجہ صاحب الدھراج در سمت ۱۸۸۸ از راجہ بکرم سنگھ ہذا الضرب موسومہ مجنون حسب الامر اشرف و اقدس اعلیٰ حضور انور در سمت ۱۸۹۵ باہتمام صاحب ارسطو فطرت فلاطون زمان شیوالیئر جنرل کورٹ صاحب بہادر در عید گاہ بحسن خدمت فضل علی کمیدان شاگرد صاحب ممدوح ساختہ شد +

کتبۂ توپ پانزدہم۔ سارب سہائے روپ سنگھ را الوپ سنگھ کل تیار شد در سمت ۱۸۵۱ +

کتبۂ توپ شانزدہم (نظم) سہت این توپ اژدہائے دہان + اژدمِ خود و شرار برق افشان
بیک آواز خود کند ناگاہ + بخت دشمن چو دود خویش سیاہ + پے تفتیح قلعۂ سخت چو جنگ +
زین سبب نام گشت نصرت جنگ + در عہد بادشاہ رنجیت سنگھ بہادر توپ سردار جزالا سنگھ

باہتمام مفتی ولیا عراسٹٹ اعمل رامی سنگہ توپ ساز اتمام یافت +
کتبۂ توپ ہفتد ہم بفضل سری اکال جی از حکم رنجیت سنگہ بادشاہ بہادر بلند اقبال توپ بتیکھی کارخانۂ دار السلطنت لاہور باہتمام جواہر مل سنہ اعمل لسپران حمد نا سنگہ +
کتبۂ توپ ہیجد ہم - ضرب رام بان بفضل سری اکال جی بعہد بادشاہ جمجاہ جد ہشتمر زمان کرن دوران مہاراج الدہراج رنجیت سنگہ بہادر خلد اللہ ملکہ مقرب بارگاہ سلطانی مصاحب درگاہ خاص الخاص خاقانی سردار خوشحال سنگہ در سمبت ۱۸۹۵ بکرم مطابق سنہ ۱۲۵۴ ھ باہتمام باگھی خان توپ ریز تیار کنانید +
کتبۂ توپ نوزدہم - در زبان انگریزی کوئی عبارت درج تھی مولف تاریخ سابق نے اوسکا ترجمہ درج نہیں کیا لہذا مجبوری ہے لیکن اوسکے اوپر نظم یہ کندہ تھی - نظم از فضل گورو نانک ولطف گوبند سنگہ + وز حکم شاہزادہ کنور نونہال سنگہ + شد توپ نو تیار ظفر جنگ شاہ پسند منصوب توپخانۂ جرنیل تیج سنگہ + ضرب سورج مکھی ساخت لاہور سمت ۱۸۹۷ بکرماجیت +
کتبۂ توپ بستم - از فضل گورو نانک ولطف گوبند سنگہ + وز حکم بادشاہ بہادر رنجیت سنگہ + شد توپ نو تیار رعد و کوپ و دوربان + منصوب توپخانۂ جرنیل تیج سنگہ + ساخت دار السلطنت لاہور کارخانہ صوبہ سنگہ سمت ۱۸۹۰ + بکرماجیت +
کتبۂ توپ بست و یکم - بفضل سری اکال پورکہ جی مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر دام ملکہ وسلطنتہ سری مہاراج الدہراج ضرب موسوم اندربان حسب الامر اشرف واقدس در سمبت ۱۸۷۲ راجہ بکرماجیت باہتمام صاحب ارسطو فطرت افلاطون فطنت موسیو شیوالیر جنرل کورٹ صاحب بہادر ریختہ شد +

کتبۂ توپ بست و دوم - ایضاً ایضاً ایضاً
کتبۂ توپ بست و سوم - ایضاً ایضاً ایضاً
کتبۂ توپ بست و چہارم - سمبت ۱۷۹۰ فتح حضرت مرتب ساخت توپ اژدہا مثال برق عدو سنائی امین الملک امام الدین بہادر خطاب شاہی شاہانہ سنہ ۱۲۱۶ ھ -
کتبۂ توپ بست و پنجم - سہائی سری راجہ سوچیت سنگہ سمت ۱۸۸۸ بکرم +

کتبۂ توپ[۲۶] بست و ششم بفضل اکال از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ راہ بان باہتمام جواہر مل کارخانہ صوبہ سنگہ ساخت لاہور سمبت ۱۸۸۵ بکرماجیت +

کتبۂ توپ[۲۷] بست و ہفتم - اسم این توپ سرکار عالی جنگ حسب تحریر تاریخ سمبت ۱۸۷۴ +

کتبۂ توپ[۲۸] بست و ہشتم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ[۲۹] بست و نہم - ایضاً ایضاً نمبر ۱۸۸ ایضاً

کتبۂ توپ[۳۰] سی ام - بفضل سری اکال پورکہ جی از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ خالصہ پسند کارخانۂ دار السلطنت لاہور باہتمام جواہر مل سمت ۱۸۹۴ - عمل پسران سدہا سنگہ +

کتبۂ توپ[۳۱] سی و یکم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ[۳۲] سی و دوم بفضل و حکم اکال جی از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر اقبال توپ تیپ کارخانہ صوبہ سنگہ دار السلطنت لاہور سمبت ۱۸۸۱ در تحت تیج سنگہ +

کتبۂ توپ[۳۳] سی و سوم - ایضاً ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ[۳۴] سی و چہارم از فضل اکال پورکی جی از حکم بادشاہ رنجیت سنگہ بہادر بلند اقبال توپ شیر دھن بان کارخانۂ دار السلطنت لاہور باہتمام جواہر مل سمبت ۱۸۹۸ عمل پسران سدہا سنگہ در تحت تیج سنگہ -

کتبۂ توپ[۳۵] سی و پنجم - فضل سری اکال جی ایضاً ایضاً

کتبۂ توپ[۳۶] سی و ششم - از فضل گورو نانک و لطفِ گوبند سنگہ + از حکم بادشاہ بہادر رنجیت سنگہ + شد توپ تو تیار عدو خوار بہرت بان + منصوب توپخانۂ سردار تیج سنگہ + سمبت ۱۸۹۶ بکرماجیت +

کتبۂ توپ[۳۷] سی و ہفتم - بفضل سری اکال پورکی جی ضرب رام بان بعہد بادشاہ جمجاہ خدیو کشور زمان کرن دوران مہاراجہ الدھراج رنجیت سنگہ بہادر دام اقبالہ حسب الحکم مقرب بارگاہ سلطانی مصاحب درگاہ خاص الخاص خاقانی سردار خوشحال سنگہ در سمبت ۱۸۹۵ راجہ بکرماجیت مطابق ۱۲۵۴ ہجری باہتمام باگھی خان توپ ریختہ یا کراندہ شد +

کتبۂ توپ[۳۸] سی و ہشتم - ایضاً ایضاً ایضاً

انتظام ملک پنجاب کا کچھ روز نہایت تدبیر اور انصاف سے ہوتا رہا لیکن شدہ نی کب ما نتی تھی یکایک ماہ جولائی ۱۸۴۶ء مین شیخ امام الدین پسر غلام محی الدین متوفے عامل سابق کشمیر نے جسکو اب مہاراجہ گلاب سنگھ نے عہدۂ بالا سے برخاست کر دیا موافق اغوا سے لال سنگھ وزیر لاہور کے کہ جسنے اوسکو پوشیدہ خط لکھا تھا مہاراجہ گلاب سنگھ کو کشمیر مین دخل اپنا کرنے سے مانع ہوا اور بر سر پرخاش ہوا مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد کو میجر لارنس صاحب بہادر ایجنٹ مع فوج انگریزی کے شریک ہوے اور امام الدین گرفتار ہوا وقت روبکاری کے امام الدین نے خط نوشتہ وزیر لاہور کا پیش کر کے ظاہر کیا کہ مجکو ہرگز لڑائی سے سرکار نہ تھا حسب الحکم راجہ لال سنگھ وزیر لاہور کے تھے مین لڑا گورنر جنرل بہادر نے بعد تحقیقات اس حال کے لال سنگھ کو عہدۂ وزارت سے برخاست کر کے آگرہ مین بھیجا اور حکم دیا کہ لال سنگھ سرکار لاہور کی حکومت مین نہ آنے پاوے اور بسبب نہونے کسی شخص قابل وزارت کے جناب گورنر جنرل بہادر نے میجر لارنس صاحب بہادر ایجنٹ کو دربار مین تا بلوغ رسی مہاراجہ دلیپ سنگھ کے وزیر مقرر کیا جب وزیر لال سنگھ صلاح کار رانی چندہ کنور لاہور خارج ہوا رانی صاحبہ کو بغیر اوسکے ایک ساعت چین نہ تھا مہاراجہ دلیپ سنگھ کو بیفائدہ صلاحین دینی لگین جناب گورنر جنرل بہادر نے باستماع اس خبر کے حسب صلاح دربار لاہور کے حکم دیا کہ رانی صاحبہ لاہور سے بفاصلہ چند کروہ کے مقام شیخو پورہ مین رہا کرین اندر ایک مہینہ کے ایک مرتبہ راجہ دلیپ سنگھ سے ملاقات ہوگی چنانچہ ۲۰- اگست ۱۸۴۷ء کو رانی صاحبہ قلعہ شیخو پورہ مین جو لاہور سے چند فاصلہ پر تھا بھیجی گئین اور جناب میجر لارنس صاحب بہادر عہدہ سے مستعفی ہو کر ولایت تشریف لے گئے اور مسٹر کاری صاحب عہدۂ وزارت اور ریزیڈنٹ پر جو پرائیوٹ سکرٹر گورنمنٹ ہند کے تھے مقرر ہوے اور لاہور مین ایک کونسل مقرر ہوئی جس مین کاری صاحب ایجنٹ اور قائمقام گورنر جنرل لاہور اور چند رئیس ذی عزت لاہور ممبر مقرر ہوئے اور بغیر اجازت اوس کونسل کے کوئی کام فیصل نہوتا تھا اور تمام رعایا اس بندوبست سے خوش تھی +

۱۲ جنوری ۱۸۴۸ء کو جناب فیض مآب نواب لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل بہادر کشور ہند

عہدہ گورنر جنرل سے مستعفی ہو کر ولایت کو تشریف لے گئے یہ صاحب بڑے رحم دل اور دانا تھے اونھون نے ایک قانون اس مضمون کا جاری کیا تھا کہ طلباے مدارس جو سرکاری سکول مین پڑھکر طیار رہین اون کو امیدوارون پر جو تربیت یافتہ مدارس سرکاری نہون درباب پانے عہدہاے جلیل القدر کے ترجیح دینی مناسب ہے ۔

ذکر حکومت جناب نواب امنرابل لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل تیسرے کشور ہند مین ابتداے ۱۸۴۸ء لغایت ۱۸۵۶ء

۱۹ ماہ جنوری ۱۸۴۸ء کو جناب نواب لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے ایوان گورنری مین اجلاس فرمایا ان کے عہد مین لاہور مین ایک عجیب وغریب حادثہ ہوا یعنے رانی جندہ کنور صاحبہ نے باتفاق چند سرداران مثل گنگا رام ومنشی کاہن سنگھ وغیرہ کے چلہ ملازمان اور سرداران ہندوستانی متعینہ سکوٹ گھر انگریزی کو بطمع زر وجاگیرات کے اس امر پر راضی کیا کہ جس روز صاحبان انگریز متعینہ چھاونی لاہور بنابر طعام کے سکوٹ گھر مین داخل ہون تمام کھانا اور شراب مین زہر ہلاہل ملا دیا جاوے تا یہ سب نیست ہوجاوین اور عمل انگریزی لاہور سے خارج ہو جاوے اور اس امر مین رئیسان لاہور نے ایک اقرارنامہ ملازمان سکوٹ کو لکھدیا اور نقدر روپیہ بھی دیا تقسیم روپیہ کے وقت خانسامان سکوٹ گھر نے باورچی کو کسی قدر کم حصہ لگایا اوسنے مسٹر کاری صاحب وزیر اور قائمقام گورنر جنرل دربار کو اطلاع کر دی اور تمام زہر اور اقرارنامہ ضبط کروایا اور سب ملازم سکوٹ گرفتار ہوئے مسٹر کاری صاحب نے مشرح حال بحضور لارڈ گورنر جنرل بہادر کے گذارش کیا کلکتہ سے حکم گیا کہ اون لوگون کو سزاے موت دیجاوے چنانچہ یہ حکم لاہور مین پہونچا اور اتوار کا دن تھا چونکہ اوس روز قوم عیسائی مین بجز عبادت خدا کے اور کوئی کام نہین ہوتا لیکن مسٹر کاری صاحب نے حکم دیا کہ ایسے سخت دشمنون کو فوراً قتل کرنا چاہیئے وقت پھانسی کے ایک مجرم جو قدیم متوطن کشمیر تھا عرض پرداز ہوا کہ اگر سرکار میرا خون معاف فرماوے تو مین سرکار کو اون لوگون کے نام مشرح بتادون کہ جنھون نے ایسا اقرارنامہ لکھا ہے مسٹر کاری صاحب نے فرمایا کہ تیرا خون بخشا گیا تب اوسنے تمام مکر اور فریب رانی جندہ کنور صاحبہ کا ظاہر

کردیا جناب لارڈ صاحب بہادر نے باستماع اس خبر کے حکم دیا کہ منشی گنگا رام اور کاہن سنگھ کو جنکے تعلق عہدنامہ ساتھ سکوٹ گھر کے لکھا گیا پھانسی دیجاوے اور رانی جنده کنور قلعہ شیخوپورہ سے عملداری سرکار انگریزی بنارس مین بھیجی جاوین چنانچہ رانی صاحبہ بارہ لاکھ روپیہ کا اسباب اپنے ہمراہ لیکر شہر بنارس مین آئین گورنمنٹ انگریزی نے وہ اسباب اور سب جواہرات فروخت کر کے نقد روپیہ خزانہ سرکاری مین جمع کردیا اور حکم دیا کہ حسب الاحتیاج رانی صاحبہ کے خرچ مین دیا جاوے اور لاہور مین سردار بھجور سنگھ اور دیوان دینا ناتھ وغیرہ قید ہوگئے اور سرکار کا بالکل اعتبار ریئسون اور فوج لاہور سے جاتا رہا اور بالکل دلوانخانہ وغیرہ مین گورہ ہیسے ولایتی کا پہرہ کرادیا گیا رانی صاحبہ بنارس سے حیلہ کر کے نیپال چلی گئین اب اوسکا حال آگے لکھا جاوے گا +

موجب فساد صوبہ ملتان متعلقہ ریاست ملک لاہور

ناظرین تواریخ پر مخفی نرہے کہ ساون سنگھ قوم کا کھتری رنجیت سنگھ کے زمانہ سے صوبہ ملتان کی صوبہ داری پر سرکار لاہور کی جانب سے تعینات تھا اور ہر سال بالکل آمدنی ملک سرکاری کی خزانہ لاہور مین جمع کر کے فارغخطی حاصل کرتا تھا اوسکے مرنے پر اوسکا بیٹا مولراج جانشین ہوا یہ بھی ہمیشہ حساب وکتاب صاف رکھتا تھا سرداران لاہور کو بہہ رشوت ندیتا تھا اونھون نے کاری صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ صوبہ دار ملتان سے حساب سمجھنا چاہیئے کاری صاحب نے ملتان سے مولراج کو طلب کیا وہ حاضر ہوکر تمام حساب وکتاب صاحب موصوف کو سمجھا گیا اب سرداران دربار کو حسد ہوا اور کاری صاحب کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے باپ کا حساب مولراج سمجھا وے اوسنے جواب دیا کہ باپ کا حساب ہم نہین جانتے اس کہنے کو سنکر صاحب موصوف نے بلا تحقیقات جرم قائم کر کے اوسکو عہدہ سے برخاست کردیا اور اوسکی جگہ پر سردار کہان سنگھ نلوے مقرر ہوا اور دو صاحبان انگریز سے مسٹر انیس انگینیو صاحب اور لفٹنٹ اینڈرسن صاحب ہمراہ کہان سنگھ واسطے دلانے دخل اور کلید قلعہ ملتان کے مولراج کے پاس تشریف لے گئے مولراج بھی بخاطرداری اور تواضع سے صاحبان انگریز کے ساتھ پیش آیا اور کہنے لگا کہ یہان ایک درگاہ شیخ بہاء الدین ملتانی

کی ہے اور ہمیشہ سے یہان کا قاعدہ ہے کہ چارج اور کلید صوبہ دار سابق صوبہ دار جدید
کو اوسکے روبرو دیدیتا ہے کہان سنگہ کو وہان لے چلئے مین دے دون کلید دیدینے
مین کچھ مجھکو انکار نہین ہے صاحبان موصوف نے جواب دیا کہ امورات سرکاری مین
درگاہ کو دخل نہین ہے کہ تم گفتگو جہالت کی مت کرو معلوم دیتا ہے کہ زمانہ بدلنے تمکو
بھی گھیرا ہے کیونکہ تجھے کلید دینے سے انکار ہے مولراج صاحبان انگریزی کی گفتگو سنکر
خاموش ہو رہا مگر جو سردار ملتانی اوسکے ہمراہ تھے اونھون نے اپنی سردار کی ایسی ہجو صاحبان
فرنگ کی زبان سے سنکر تاب ضبط کی نہ لائی اور غصہ مین آکر دونون صاحبون کو قتل
کر ڈالا اور مولراج کو باعزت قلعہ مین لیجا کر تمام فوج ملتان کو جمع کیا اور تمام فوج یکزبان
مہاراج مولراج صوبہ دار سے عرض پرداز ہوئی کہ تم خوف مت کھاؤ ہم سب تمھارے
عوض مین اپنی جان دیدینگے اور جب تک ہم زندہ ہین تمکو کسی طرح کا گزند افواج فرنگ سے نہ آنے
پاوے گا اور مولراج کی فوج کی تعریف اوسکی مائی بھی کی اور ایک خزانہ کہ مولراج کے
باپ کا پوشیدہ اوسکے نزدیک تھا واسطے امداد اپنے بیٹے کے خزانہ کی کنجی حوالہ مولراج
کردی اور اودھر مسٹر کاری صاحب نے حال قتل ہونے دونون سردارون قوم فرنگ
کا سنکر نواب بہاولپور سے واسطے مدد کے لشکر طلب کرکے ہمراہ مسٹر ایڈورڈ صاحب
کپتان کے بنا بر مہم ملتان روانہ کیا ماہ جون سے شروع اکتوبر ۱۸۴۸ء تک برابر کشت و خون
ملتان مین ہوا تا لیان تاریخ سلف کا قول ہے کہ جس طرح سکھ ملتان مین لڑے ایسی
شجاعت سے کسی لڑائی مین نہین لڑے اور اس مہم مین سکھ لوگ ایسی جلدی جلدی
توپین فیر کرتے تھے کہ جسکا بیان غیر ممکن ہے غرض ۵ - اگست کو فوج انگریزی نے دیوان مولراج
پر حملہ کیا لیکن کچھ کارگر نہوا ڈیڑہ گھنٹے کی لڑائی مین کئی افسران انگریزی مارے گئے
اور یقین تھا کہ قلعۂ ملتان فتح ہوجاتا کہ اوسی عرصہ مین راجہ شیر سنگہ کمپ انگریزی سے
برخاستہ خاطر ہوکر معہ اپنی فوج کے مولراج سے ملگیا اور چند روز ملتان مین رہا
تھا کہ مولراج اور شیر سنگہ کے درمیان تنازع ہوگیا شیر سنگہ پشاور اپنے باپ چتر سنگہ کے
پاس چلا گیا ۷ - ماہ نومبر ۱۸۴۸ء کو پشاور مین ایک بلوہ ہوگیا جسکا ذکر آگے لکھا جائیگا

دیوان مولراج کا ارادہ تھا کہ سرداران سکھ جو تھے قصوروار سرکار انگریزی کا انگریزی افسرون کو قتل کرنے کیا ہے مین لاہور مین رزیڈنٹ کے حضور حاضر ہوکر اپنا قصور اونسے معاف کروا لون لیکن اوس کی فوج نے اوسکو آنے نہ دیا ورنہ وہ اپنی عذر معذرت کرتا ۱۲ سکھ توپ بہادر بہی خیرخواہ سرکار انگریزی تھا اوسنے کل سپاہ اپنی مدد کے لیے ہمراہ فوج انگریزی کے کردی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اور ادھر جناب فیض مآب نواب لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند حال سرکشی رئیسان لاہور کا سنکر ماہ نومبر ۱۸۴۸ء کو داخل لاہور ہوئے اور ۲۷ دسمبر ۱۸۴۸ء کو ملتان کی لڑائی مین فوج انگریزی سکھون کے مورچون پر متصرف ہوئی اور ہری سنگھ نیسان لشکر مول راج کا زخمی ہوکر گرفتار ہوگیا اور شفاخانۂ انگریزی مین جاکر مرگیا بعد اس لڑائی کے انگریزون نے مورچہ سکھون کا ہٹا دیا اور فوج جابجا تعین کردی مولراج نے جدید فوج جمع کی لیکن اوس فوج نے بھی شکست پائی اور تمام اسباب مولراج کا جلگیا اس لڑائی مین مولراج بذات خود شریک تھا بعد ہزیمت اس مرتبہ کے دیوان مول راج نے ایک دربار اندر شیوالہ کے منعقد کیا اور تمام سکھون کو اون کی بزدلی سے بڑی ملامت کی اور اوسی وقت مین ۱۱- دسمبر کو ایک پلٹن بمبی سے داخل ملتان ہوئی اوس مین افواج مفصلہ ذیل تھی - دو پلٹن پیادہ - ایک توپخانہ - پانچ سو لد سندھی رسالۂ جیکب صاحب اور ایک توپخانہ قلعہ کشا اور ایک رسالہ ملازم خاص ملکہ ہمراہ وش صاحب کے پہونچی اور اس طرف نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ ڈلہوسی صاحب لودھیانہ سے ملتان مین تشریف لائے اور ادھر ملتان مین پانچ ہزار فوج پہلی موجود تھی ۲۸ دسمبر ۱۸۴۸ء کو اسگھڑی دن چڑھے چند پلٹن انگریزی واسطے لڑائی ملتان کے روانہ ہوئین اور اس طرح پر مورچہ بندی ہوئی کہ جانب راست پلٹن ۲۲- نمبر ہندوستانی اور ۵ کمپنی گورہ پلٹن شاہی ملکہ ہمراہ کرنیل فرنکیس صاحب کے اور جانب چپ پلٹن نمبر ۷۲ ہندوستانی اور ۵ کمپنی پلٹن نمبر ۳۲ گورہ ملکہ معظمہ زیر حکم مسٹر مارکھم برگیڈیر کے تھین اور ۶۰ نمبر پلٹن گورہ کی اور پلٹن نمبر ۳ بمبی ہندوستانی ہمراہ اڈورڈ صاحب کے اور پل شیش محل کے حملہ آور ہوئے اور فوج بمبی سلطان مقامون کا راستہ روکا اور فوج جانب چپ نے مقام رام تیرتھ اور شیوالہ پر حملہ کیا اور فوج راست نے حملہ کرکے سکھون کے گروہ کو بھگا کر اون کے مورچون کو کہ جدید تیار ہوئے تھے بیخ و بن سے

لہ اس مرتبہ چند توپین گورنمنٹ انگریزی کے ہاتھ ملتان کی آئین تھین اومین ایک توپ پر یہ عبارت کندہ تھی

احمد یار فرزند فتح محمد لاہوری این توپ را بحکم فوج خالصہ شریف در سنہ ۱۲۰۰ھ طیار کرانده است ۱۲

منہدم کر دیئے اور وہان سے گڑھی پر کہ نہایت مضبوط تھی اور وہان قبر ساؤن سنگھ مولراج کے باپ کی تھی بلامزاحمت دیگرے فوج انگریزی پہونچی اور فوج بنگالہ نے دمدمہ باندھکر جانب قلعہ کے توپین فیر کرنا شروع کین اور دشمن کے ہتیار رکھنے کی جگہ مین آگ لگادی صبح ہوتے سکھون نے بھی قلعہ کے اندر سے گولااندازی شروع کی اوراس لڑائی مین انگریزی فوج کے میجر گارڈن صاحب ۶۰ پلٹن سے اور واسن کلن صاحب ۷ پلٹن ہندوستانی سے اور لفٹنٹ نیک سنیھ صاحب پلٹن ۹ ہندوستانی سے اور میجر کیس صاحب پلٹن ملکہ اور لفٹنٹ کرنیل بینس صاحب اور سر مکلڈ وکل صاحب اور لفٹنٹ بل صاحب مجروح ہوئے ۲۹ - دسمبر کو ایک گولہ فوج انگریزی کا اندر قلعہ کے باروت خانہ مین جاگرا اور آگ لگ گئی جسکے صدمہ سے ملتان کے قلعہ کی ایک دیوار گرگئی جنرل دش صاحب بہادر نے انجام دہی کارہذا کے گولہ اندازکو دش اشرفی انعام دین اور اوس دیوار کے ساتھ تین سو آدمی سکھ اور ۹ ہزارمن باروداور دوسرے اسباب حرب ضائع گئے اور مولراج کا بڑا نقصان ہوا ۲ - جنوری ۱۸۴۹ء کو شہر ملتان انگریزی اقتدار مین درآیا اور سوطغان شہر ملتان بھی فوج انگریزی سے برسر مقابلہ ہوئے اوس مین رئیسان ہنل سنگھ سردار اور شیام سنگھ اور دوسرے سردار قتل ہوئے تمام اسباب شہر ملتان کی لوٹ کا شام کے وقت ایک روز کا ۵ ہزار زنجیر فیل اور بہت سے گھوڑے اور گائین اور اقسام غلہ اور پانچ لکھ روپیہ کا اجناس متفرق شہر مین جمع ہوا تھا جلا دیا گیا مہاجنان شہر نے ۱۵ لاکھ روپیہ تاوان دینا اس اقرار سے قبول کیا کہ شہر ملتان مین لوٹ اور غارتگری نہ ہو مگر لارڈ صاحب نے نامنظور کیا ۹ - ماہ جنوری ۱۸۴۹ء کو دیابخش وکیل ساون سنگھ کا کہ رفیق مولراج کا تھا بطور وکیل خدمت مین دش صاحب کے واسطے معافی قصورات کے مولراج کی طرف سے حاضر ہوا صاحب بہادر نے اوس سے پوچھا کہ تم تمہارا مطلب رکھتے ہو اوسنے جواب دیا کہ نہین صاحب بہادر نے فرمایا کہ تمہارا کہنا قبول نہو گا ۵۰ نفر سے

سلہ سکھون کے بیان مرزہ جلانا متروک ہے مگر ساؤن سنگھ تو کھتری تھا اور چیلہ نانک شاہی لوگون کا تھا اور سکہ مشہور تھا اسیلئے اوسکا مقبرہ کو جسکو سمادھ کہتے ہین بنائی گئی تھی +

لشکر دیوان مولراج کی جان کے خوف سے سرکار انگریزی کی پناہ مین بھاگ آئے اور اون کی زبانی معلوم ہوا کہ قلعہ کے اندر کل ہزار سپاہی نزدیک مول راج کے باقی ہین ۲۲- جنوری ۱۸۴۹ء کو مولراج مع اپنے سردارون کے حاضر لشکر انگریزی ہوا اور تمام ہتیار حوالہ وش صاحب کے کردیئے وش صاحب نے مولراج کو بڑی عزت سے اوتارا اور قلعہ مین پہرہ گورون کا کردیا گیا اور خزانہ پر ایک کمپنی تعینات ہوئی مگر حکم تھا کہ کوئی سپاہی اندر زنانہ مولراج کے بجانے پاوے اور چالیس ضرب توپ سرکار انگریزی کے ہاتھ آئین جناب گورنر جنرل بہادر نے بعد فتح ہونے قلعہ ملتان کے فیروز پور سے حکم جاری کردیا کہ ہر ایک مقام کے بڑے کمپ مین اس فتح کی مبارکبادین ۲۱- ضرب توپ فیر کیجاوین مولراج وہان سے بنارس بھیجا گیا بنارس پہونچکر اپنی موت سے مرگیا بعد فتح ملتان کے طامسن ولیم بیل صاحب پروفیسر مؤلف کتاب مفتاح التواریخ نے قطعہ تاریخ فتح ملتان کا یہ کہا ہے نظم ملراج چو شد منہزم و بے زر و بے پر شد + منصور ز اقبال با نگریز میسر شد + تاریخ ز ہاتف سپے این فتح چو پرسیدم او باد دل من گفت کہ ملتان مسخر شد + تاریخ ہجری دیگر چو شد مفتوح قلعہ سخت ملتان + واندر قید شد ملراج نادان + زہے گو ہر تاریخ ہجری + دل من شد پئے شکر علامات ۱۲۶۵ھ
شکستم فرق و یاد دیوان ملراج بدل گفتم مبارک فتح ملتان ۱۲۶۵ھ

مفصل کیفیت بلوائے پشاور

واضح ہو کہ ملتان جس وقت لڑتا تھا کئی صوبے متعلقہ لاہور سرکار انگریزی سے سرکش تھی اور انگریزی فوج کئی حصہ ہو کر ایک ہی تاریخ کو سب جگہ پہونچے تھے اب ملتان کے فتح ہونے کے بعد مین پشاور کے بلوے کا ذکر کرتا ہون جو ہمراہ لڑائی ملتان کے لڑتا تھا واضح ہو کہ چتر سنگہ اٹاری والا صوبہ دار پشاور ہمراہ مول راج گورنمنٹ انگریزی سے باغی ہوا اور مسٹر ایبٹ صاحب متعینہ پشاور پر حملہ کیا صاحب موصوف بسبب قلت فوج کے اٹک کے قلعہ مین تشریف لیگئے اور ادھر شیر سنگہ اوسکا بیٹا فوج انگریزی سے منحرف ہو کر مع اپنے لشکر کے مولراج کے پاس گیا اور وہان سے

اپنے باپ کی مدد کو رام نگر مین پہونچا اور دونون باپ بیٹون نے لشکر جمع کرکے سرکار سے لڑائی کے درپے ہوئی ۱۵ - نومبر ۱۸۴۸ء کو شیر سنگہ تمام رئیسون سکھ لاہور کو خط لکھکر مستدعی ہوا کہ اگر تم سب لوگ سرکار انگریزی سے منحرف ہوکر ہمارے مددگار رہو تو یقین ہے کہ عملداری انگریزی لاہور سے خارج ہو جاوے یہ حال دیکھکر لاہور سے جنرل کیمبل صاحب نے ۱۱ - نومبر ۱۸۴۸ء کو قلعہ دیدار سنگہ سے نکل کر جانب علی پور کے جو کہ رام نگر سے ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے کوچ کیا اور صاحب موصوف کے ہمراہ رسالہ نمبر ۱۴ انگریزی سوار [illegible] - ہندوستانی اور نمبر ۱۵ - ۶۹ - پلٹن پیادہ ہندوستانی مع چار توپ خانہ کے اور آٹھ سو چھکڑے باربرداری وغیرہ کا کہ اوس مین اسباب لڑائی کا لدا تھا ہمراہ تھے صاحب موصوف کے لشکر مین فی فیل خوراک ماہواری ایک سو اسی روپیہ ایک شتر کا ۷ روپیہ اور بنگاو کا ۵ روپیہ اور گھوڑے کا ۳ روپیہ ماہواری تھا اور اس حساب سے اس لشکر مین بڑا خرچ تھا اور راجہ شیر سنگہ اور چتر سنگہ کے ہمراہ ۱۲ پلٹن کہ جس مین فی پلٹن چھہ سو سپاہی کر کل اوسکا ٹوٹل ۷۲۰۰ آدمی ہوا اور ۱۲ ضرب توپ بھی گورنر جنرل بہادر نے ایسا حال سنکر واسطے مدد جنرل کیمبل صاحب کے جنرل کوئیٹن صاحب کے ہمراہ پانچہزار سوار اور پیادہ کی فوج اور ۳۰ ضرب توپ روانہ کین صاحب مذکور دریای راوی سے عبور کر کے دوآبہ مین مع فوج کے داخل ہوئے اور نواب گورنر جنرل بہادر نے چتر سنگہ سے یہ کہلا بھیجا کہ جو انگریزوں سا سباب مقام پشیور مین بلا مدد فوج پڑے ہین اگر اون کو کچھ بھی ضرر پہنچا تو تم خوب یاد رکھنا کہ تمہارا بیٹا گلاب سنگہ جو لاہور مین ملازم فوج ہے بے دریغ قتل کیا جاوے گا +

کیفیت جنگ چتر سنگہ با فوج انگریزی بمقام رام نگر بتاریخ ۲ - دسمبر ۱۸۴۸ء بموجب رپورٹ کمانڈر انچیف بہادر بحضور نواب لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل ہوئی تھی

ناظرین تواریخ کو واضح ہو کہ بعد جنگ مقام رام نگر کے جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے ایک رپورٹ حضور مین جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے کی تھی اوس مین

شرح حال اس لڑائی کا درج تھا اوسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے کہ جس مین ہر خاص وعام کو اوس سے وقفیت کامل ہوجاے +

نقل رپورٹ

فضل خداوندتعالی سے اور سعی اور کوشش سے فوج انگریزی دریاے چناب عبور کرکے تاریخ ۳ - دسمبر ۱۸۴۸ء کو چتر سنگہ اور سرداران سکھ سے برسر مقابلہ ہوئی اور افواج سکھان نے شکست فاش پائی اور ۳۴ ہزار سپاہی اور ۲۰ ضرب توپ سکھون کی اور دریا کے اوپر ایک نہایت مضبوط مورچال سکھون نے باندھا تھا اور یہ مقام رام نگر سے ۳ کوس کے فاصلہ پر تھا یہ حال دیکھکر مینے فوج دشمن کو ایسا فریب دیا کہ برسر مقابلہ سب دشمنون کو اپنی جانب رجوع کیا اور وے لوگ پل دریاے چناب کا چھوڑکر ہمارے مقابلہ پر آئے ہمنے فوج انگریزیکے دو حصہ کیے چھوٹا حصہ اپنے نزدیک رکھکر ایک دمدمہ باندھکر توپون کے فیر کا حکم دیا اور فوج دشمن نے جانا کہ انگریزی فوج اسی قدر ہے سب سمٹ کر مقابلے پر آئے اور پل خالی کردیا اور وہ بڑا حصہ فوج انگریزی کا کہ جس مین ۱۲ ہزار سوار اور پیادے موجود تھے ۲۶ ضرب توپ لیکر زیر حکم میجر تھکیول صاحب بہادر دریا کے اوس طرف روانہ ہوا جس وقت دریا پار سب فوج اوترکر قریب مورچہ دشمن سے پہونچ گئی تب مینے بھی اپنی فوج آگے کو بڑھائی چنانچہ میرے ساتھ کی فوج دریا کے اوپر پیچھے کاپل رکھکر عبور دریا کیا اور مین مع چند پیادہ اور سوارون کے برابر دشمن کے اوپر توپین فیر کرتا رہا تاکہ اون کو اس فریب کی خبر نہو کہ مانع عبور فوج دریا ہون لیکن ۳ دسمبر ۱۸۴۸ء کو بعد دوپہر کے فوج دشمن کو اس فریب سے اطلاع ہوگئی تب اونھون نے فوراً تھکول صاحب کے لشکر پر توپ ریزی شروع کی اور لشکر انگریزی سے ایک توپ بھی سر نہ ہوئی تب سکھ لوگون کو یقین ہوا کہ لشکر انگریزی مسلح نہین ہے اوسکو فوراً آکر چارون طرف سے گھیر لیا جب تھکول صاحب نے دیکھا کہ لشکر دشمن کا سمٹکر یکجا ہوگیا فوراً اپنے لشکر کو حکم توپ کی فیر کا دیا غرض سکھون کے لشکر نے شکست پائی بعد اپنے مورچون مین آگ لگاکر بھاگ گئے اور انگریزی دو رسالون نے تعاقب کیا

مشرح حال اس لڑائی کا درج تھا اوسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے کہ جس مین ہر خاص و عام کو اوس سے وقفیت کامل ہو جاے +

نقل رپورٹ

فضل خداوند تعالی سے اور سعی اور کوشش سے فوج انگریزی دریاے جناب عبور کر کے تاریخ ۳ - دسمبر ۱۸۴۸ع کو چتر سنگھ اور سرداران سکھ سے برسر مقابلہ ہوئی اور افواج سکھان نے شکست فاش پائی اور ۳۴ ہزار سپاہی اور ۲۰ ضرب توپ سکھون کی اور دریا کے اوپر ایک نہایت مضبوط مورچال سکھون نے باندھا تھا اور یہ مقام رام نگر سے ۳ کوس کے فاصلہ پر تھا یہ حال دیکھکر مینے فوج دشمن کو ایسا فریب دیا کہ برسر مقابلہ سب دشمنون کو اپنی جانب رجوع کیا اور دے لوگ پل دریاے جناب کا چھوڑکر ہمارے مقابلہ پر آئے ہمنے فوج انگریزیکے دو حصہ کیے چھوٹا حصہ اپنے نزدیک رکھکر ایک دمدمہ باندھکر توپون کے فیر کا حکم دیا اور فوج دشمن نے جانا کہ انگریزی فوج اسی قدر ہے سب سمٹ کر مقابلے پر آئے اور پل خالی کر دیا اور وہ بڑا حصہ فوج انگریزی کا کہ جس مین ۱۲ ہزار سوار اور پیادے موجود تھے ۲۶ ضرب توپ لیکر زیر حکم میجر تھکیول صاحب بہادر دریا کے اوس طرف روانہ ہوا جس وقت دریا پار سب فوج اوترکر قریب مورچہ دشمن سے پہونچ گئی تب مینے بھی اپنی فوج آگے کو بڑھائی چنانچہ میرے ساتھ کی فوج دریا کے اوس پیچ کا پل رکھکر عبور دریا کیا اور مین مع چند پیادہ اور سوارون کے برابر دشمن کے اوپر توپین فیر کرتا رہا تاکہ اون کو اس فریب کی خبر نہو کہ مانع عبور فوج دریا ہون لیکن سوم دسمبر ۱۸۴۸ع کو بعد دوپہر کے فوج دشمن کو اس فریب سے اطلاع ہو گئی تب اونھون نے فوراً تھکول صاحب کے لشکر پر توپ ریزی شروع کی اور لشکر انگریزی سے ایک توپ بھی سر نہ ہوئی تب سکھ لوگون کو یقین ہوا کہ لشکر انگریزی مسلح نہین ہے اوسکو فوراً آکر چارون طرف سے گھیر لیا جب تھکول صاحب نے دیکھا کہ لشکر دشمن کا سمٹکر یکجا ہو گیا فوراً اپنے لشکر کو حکم توپ کی فیر کا دیا غرض سکھون کے لشکر نے شکست پائی بعد اپنے مورچون مین آگ لگاکر بھاگ گئے اور انگریزی دو رسالون نے تعاقب کیا تھا

ایک انگریز کو گرفتار کر کے حوالہ سردار چتر سنگہ کے کر دیا سردار مذکور نے پانچ سو روپیہ بطور انعام
کے سردار سلطان محمد خان کو عطا فرمایا اور ایک ہزار روپیہ بطور ضیافت کے میجر صاحب
کی خدمت مین بھیجا مگر صاحب بہادر نے قبول نہین کیا اور رعایا ے پشاور اسکی
بدعہدی سے سلطان محمد خان سے ناراض رہتی تھی اور غائبانہ سخت سست کہتی تھی لیکن
قلعۂ اٹک ابھی تک دشمنون کے حملہ سے بچا ہے اور فوج انگریزی لاہور سے دریاے
چناب تک اس راہ سے گئی تھی جسکا نقشہ درج ہے۔

شرح نقشہ گذرگاہ فوج انگریزی

مشرق
دریاے راوی
دریاے چناب
مغرب
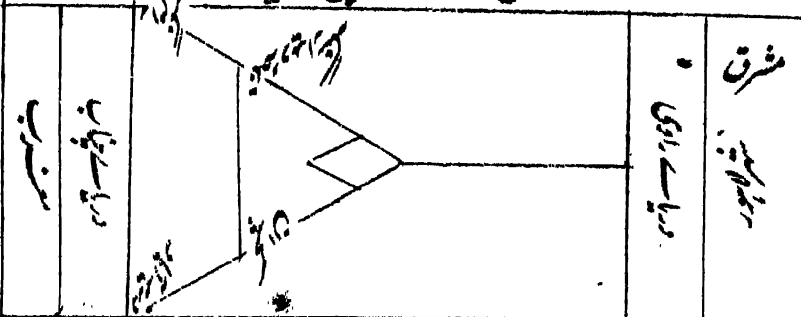
جناب نواب گورنر جنرل بہادر بعد ملاحظہ اس رپورٹ کے جانب محاصرۂ ملتان کے
تشریف لے گئے اور ادھر وہ فوج شیر سنگہ اور چتر سنگہ کے تعاقب پر تعینات تھی وہ پانچ
حصہ مین منقسم ہوئی اول حصہ زیر حکم میجر ٹھکول صاحب بہادر کے مقام کاہیلہ مین اور دوسرا حصہ
جنرل کیمبل صاحب کے تحت مین مقام کاہیلہ سے تھوڑے فاصلہ پر اور تیسرا حصہ ہمراہی
کمانڈر انچیف بہادر موضع جیتولیہ مین چہارم حصہ فوج اتالیع برگیڈیر ہیتی صاحب کے مقام رامنگر مین
پانچوان لشکر برگیڈیر پوپ صاحب کے ہمراہ وزیرآباد مین پڑا تھا اور سردار دوست محمد خان
والی کابل نے چتر سنگہ کو لکھا کہ بھائی محمد خان نہایت بدشعار اور نالایق ہے اوسکی صلاح
سے تم باز آکر میجر جنرل لارنس صاحب کو تفویض گورنمنٹ انگریزی کرو ورنہ تمھارے
حق مین بہتر نہو گا چنانچہ ۱ ماہ جنوری ۱۸۴۹ع کو چتر سنگہ نے جنرل لارنس صاحب کو
لاہور بھیجدیا اور ۱۳ جنوری کو فوج انگریزی نے دریاے جہلم کے قریب شیر سنگہ کو ایک
شکست فاش دی اور ادھر مہاراجہ دلیپ سنگہ نے جنرل لارنس صاحب کی تواضع و تکریم

کی اور ۱۳ جنوری کی فتح مین سرکار انگریزی کے ہاتھ شیر سنگہ کی ۵ امرب توپ اور متفرقات
اسباب قریب ۸ ہزار روپیہ کی مالیت کے حاصل ہوا اور لشکر شیر سنگہ کا بھاگا اس لڑائی مین ۱۳۱
افسر انگریزی لشکر کے مقتول اور ۳۳ مجروح ہوئے اور یہ لڑائی مقام چلیان کی مشہور
ہے وجہ زیادہ مجروح اور مقتول ہونے لشکر انگریزی کی اس مہم مین یہ ہے کہ اول بارش
دوم فوج جدید انگریزی زبان نہ سمجھتی تھی اس لڑائی مین ایکہزار چھ سو سپاہی مجروح
اور ۶۰۵ آدمی مقتول ہوئے تاہم فوج انگریزی کے سپاہیون نے اپنی جرأت سے
حریف کی چالیس توپون کے پیالہ مین سنجالے آہنی ٹھونک دین ۲۱ - فروری ۱۸۴۹ع
کو اخیر لڑائی مقام گجرات مین واقع ہوئی اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ۹ گھڑی دن چڑھے
جنگ شروع ہوئی دو گھنٹہ کامل لڑائی ہوئی دو افسر توپخانہ انگریزی اور ایک افسر
رسالہ ۱۴ نمبر کا اور ایک افسر پلٹن دوم پیادہ کا مارا گیا اور مسٹر کاک صاحب پولیٹکل
ایجنٹ اور تین افسر اور زخمی ہوئے اور قریب دو سو آدمی کے سپاہی اور پیادہ قتل
اور مجروح ہوئے اور ۲۸ - توپ سرکار انگریزی کے اختیار مین آئین اس معرکہ مین فوج
انگریزی نے قابل تحسین اور آفرین کے جانفشانی کی اور شیر سنگہ معہ سپاہ باقیماندہ کے
بھاگا اور کمانڈر انچیف کے سوارون نے اوسکا تعاقب کیا +

ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نہ ہے کہ بعد اس مہم فتح ہونیکے جناب کمانڈر انچیف صاحب
نے مشرح کیفیت درج کرکے ایک رپورٹ بحضور لارڈ گورنر جنرل بہادر کے کیمپ
فیروزپور کو بھیجی تھی اور حضور ممدوح نے اس خوشی مین ایک اشتہار بتاریخ آگاہی ہر خاص
اور عام کے جاری فرمایا تھا نقل اوسکی ذیل مین درج کیجاتی ہے +

نقل اشتہار مجاریہ نواب ارل لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند مورخہ ۲۴ - فروری ۱۸۴۹ع مقام کیمپ فیروزپور

ہر خاص و عام کی آگاہی اور اطلاع کے واسطے مشتہر کیا جاتا ہے کہ از روے چٹھی
کمانڈر انچیف بہادر کے معلوم ہوا کہ بتاریخ ۲۱ - فروری کو اوپر سکھون کے ایسی فتح
نمایان ہوئی کہ کم ہوئی ہوگی اور انجام اس فتح کا سرکار انگریزی کو فائدہ کثیر دیگا

کمانڈر انچیف لکھتے ہین کہ لشکر مارگھم صاحب اور ونداس صاحب کہ ملتان سے آیا اور شریک فوج ہوکر مقام مذکور سے طرف شاہ دوال کے کوچ کیا اور وقت ہفت ساعت روز برآمد کے واسطے حملہ مخالفین کے روانہ ہوا اور بعد دو گھنٹہ کے سکھون کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اوپر اون کے تمام اسباب حرب اور توپ ہاے کلان کے فوج انگریزی متصرف ہوئی لیکن شمار توپون کا کہ متفرق پڑی ہین فی الحال نہین ہوا ہے اور ۱۲۔ کوس کے گرد سے اسباب سکھون کا متفرق ملا ہے اور نقصان فوج سرکار انگریزی کا اس مہم مین نہایت کم ہوا ہے۔ ۳۰ آدمی مارا گیا اور ۔۔۔۔ سکہ زخمی ہوا اور مارا گیا اور کپتان گلبرٹ صاحب تعاقب شیر سنگہ اور چتر سنگہ کا مع فوج کے کیئے ہوئے گیا ہے اوسکا ذکر آگے کیا جاوے گا +

۱۴ ماہ۔ مارچ ۱۸۴۹ء کو سردار چتر سنگہ اور شیر سنگہ جان سے آزردہ ہوکر اپنے تئین میجر گلبرٹ صاحب کے حوالہ کر دیا صاحب موصوف نے اپنے لشکر سے قلعہ اٹک کا جو افغانون نے لے لیا تھا فتح کر لیا اس طرح مہم لاہور تمام ہوئی +

متفرق حالات ملتان

نواب گورنر جنرل بہادر نے از راہ مزید قدردانی کے حکم نافذ فرمایا کہ جو کچھ اسباب اور نقد جو ملتان کے محاربون مین سکھون کا سرکار انگریزی کے اقتدار مین آیا ہے تمام فوج کو کہ جسنے ملتان فتح کیا ہے حصہ کے موافق تقسیم کر دیا جاے اور جو مال شہر سے لوٹا گیا ہے بلا ادا ے ۱۳ لاکھ روپیہ کے مہاجنان شہر کو واپس نہ دیا جاوے چنانچہ فوج نے ایسا ہی کیا اور بعد اوسکے فوج مسٹر اگنیو صاحب اور مسٹر اینڈرسین کی لاش جنکے قتل سے یہ بلوہ ہوا ہے تلاش کرکے دفن قبر خام سے نکال کر حسب دستور انگریز

۱ بعض لوگ کہتے ہین کہ اونسے دو صاحبون کے سر کاٹ کر قلعہ کے باہر لٹکائے تھے محض غلط ہے بلکہ اونے دو شالہ کا کفن دیکر قبر مین بند کیا تھا اور صاحب بہادر کے جیب سے ایک کاغذ برآمد ہوا تھا کیونکہ مسٹر اینڈرسن صاحب مجروح ہوکر قید مین مرے تھے اونھون نے لکھا تھا کہ ہمارے اور مسٹر اگنیو کے قتل مین مولراج بے قصور ہے بلکہ بدست وپا ہے سراسر قصور اوسکی فوج کا ہے اور ہم لکھتے ہین اور ہم لکھتے ہین کہ اگر مولراج گرفتار کیا جاوے تو پھانسی نہ دیا جاوے +

رسوم ادا کر کے پختہ زمین مین دفن کیا میجر ویلر صاحب اندر قلعہ کے بنا بر تلاش اسباب
کے تشریف لے گئے قلعہ کے اندر پارچہ ریشمی اور غلہ اور روغن زرد اور سیاہ کہ ساون مل
نے جمع کیا تھا کثرت سے دستیاب ہوا اور نیل اور افیون کثرت سے ملی اور دار الضرب
ملتان مین اشرفی اور روپیہ نقد اور سلاح خانہ مین تلوار بیش قیمت اور اور اسلحہ وغیرہ دستیاب
ہوئے صحن قلعہ کا لاشون اور ٹوٹے پھوٹے اسباب سے بھرا تھا اور ایک صندوقچہ مروارید
کا کہ جس مین ۳ لاکھ کا جواہرات تھا دستیاب ہوا اور حکم لشکر انگریزی سے صادر ہوا کہ تمام
عورتین اور بچہ مولراج کے قلعہ کے اندر با حفاظت اور با حرمت رکھے جاوین اڈورڈ صاحب
نے دیوان مولراج سے دریافت کیا کہ تم اندر قلعہ سے کون اسباب چاہتے ہو اوس نے
جواب دیا کہ ایک گورمکھی پستک جو ہدایت نامہ مذہب ہمارے کا ہے دوسرے چند تصاویر
فرانسیسی تیسرے کتاب طب کہ وہ بھی بے نظیر ہے اگر سرکار دیدے تو بہتر ہے حلیہ مولراج
کا صاحبان انگریز یون لکھتے ہین + کہ عمر مولراج کی ۳۳ برس کی تھی اور قد دراز پانچ
فٹ اور ۱۱ انچہ اور پیر کوتاہ رنگ سبک یعنے پھیکا اور چہرہ متوسط اور پیشانی بلند چشم
مانند فیل کے اور وضع سنجیدہ صاحب غیرت اور مولراج جب قلعہ سے نکلا ہے اوپر ایک
خوبصورت اسپ کے سوار تھا جیکے اوپر سرخ ابریشمی اسباب زین وغیرہ موجود تھا
اور مولراج لبادہ ریشمی نارنجی پہنے اور سر پر دستار رنگین رکھے تھا اور پیچھے ایک اونکا
سردار اون کے ہمرکاب تھا اور دونون طرف دو دو گورون کا پہرہ تھا اور میجر صاحب
اون کے داہنے جانب تھے مولراج کسی سے کچھ گفتگو نکرتا تھا خاموش تھا اور نہ وہ
اوس وقت کسی کا سلام لیتا تھا فوج انگریزی کو خشم آلودہ نظر سے دیکھتا تھا لیکن
اوسکے چہرے پر مطلق شکن نہ تھی مولراج کا ایک تکیہ قلعہ کے اندر برآمد ہوا مشہور ہے
کہ وہی تکیہ اوسکی مان اپنے سرہانے رکھتی تھی اوسکے اندر سے اتنا مال برآمد ہوا تھا +
طلا خالصہ ۱۲ ا مار — کنگن مرصع یک زوج — شمشیر بیش قیمت یک مختصر — مالاے مروارید ۳ سیلک — کنٹھا قیمتی یک — اور اس شہر
ملتان مین ۹ ہزار دو سو عمارت عالیشان موجود تھی جنرل کورٹ لینڈ صاحب بعد
اس فتح کے ناظم ملتان مقرر ہوے ۸ ۔ فروری کو قبایل مولراج قلعہ سے نکلوا کر انگریزان

کے مکان مین بھیجے گئے اون کے نزدیک مال و اسباب بہت سا تھا محکم سنگھ کارندہ مولراج بھی گرفتار ہوگیا قلعہ ہرن نامے بھی سرکار کے قبضہ مین آیا میجر سکوٹ صاحب انجنیر بمبئی نے قلعۂ ملتان کو پھر آراستہ کیا کہ جنگی ہو اور قلعہ سے تمام اسباب بیکار اور لاشون کا انبار جو قلعہ مین تھا نکال کر میدان صاف کیا اور رخنون کو جو لڑائی مین دیوار پر ہوگئے تھے آراستہ کیا اور توپین بھی قلعہ پر چڑھادین شیام سنگھ اور رام سنگھ برادران مولراج واسطے حفاظت عیال اور اطفال مولراج کے مقرر ہوئے وقت روبکاری کے دیوان مولراج نے گورنر جنرل کے حضور ایک خط نوشتہ دربار لاہور پیش کیا جسکا یہ مضمون تھا کہ اگر تم سرکار انگریزی سے برسر پرخاش ہوگے تو ہم لوگ بھی مدد دین گے اور ادھر اجنٹ صاحب کو فریب دینگے اور رفاقت مین اونکے شریک رہین گے +

دیگر حالات لاہور

یعنے لفٹنٹ بوی صاحب اور لفٹنٹ ہربرٹ صاحب اور مسٹر طامسن جورج اپنی بی بی کے شیر سنگھ کے قید مین تھی شیر سنگھ نے ایک روز پیشتر اپنے آنے کے انگریزی پناہ مین سب کو بہ حفاظت تمام سرکار انگریزی کے تفویض کر دیا بعد فتح اس جنگ کے تمام ملک پنجاب زیر اقتدار سرکار انگریزی کے ہوگیا اور کوئی دشمن باقی نرہا اوس وقت نواب گورنر جنرل بہادر نے حسب شرائط نوشتہ عہد نامہ لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر سابق گورنر جنرل بہادر کے کہ اگر پھر قوم سکھ ساتھ سرکار انگریزی کے فساد برپا کرے گی ملک اونکا ضبط ہوگا حکم دیا کہ ملک ضبط کیا جاوے اور معرفت لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی اور شمالی کے انگریز آگرہ سے طلب ہوئے اور بندوبست ضلع بندی کا حسب ذیل ہوا اور ہر ضلع پر ایک ایک کمشنر کہ جنکے مشاہرے فی کس دو ہزار سو پچاس روپیہ ماہواری تھے مقرر ہوا اور ضلع مین ڈپٹی کمشنر مقرر ہوے اور بجاے لفٹنٹ گورنر کے چیف کمشنر مقرر ہوے لیکن کچھ روز بعد وہان بھی لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب مقرر ہوگیا اور سواے مردمان ممالک مغربی و شمالی کے باشندگان ملک نے الحال ملازم نہ رکھے جاوین اوسی عرصہ مین ۱۶ ہزار سکھ کہ باغی تھی حاضر ہوکر اپنے اپنے ہتیار گورنمنٹ انگریزی

کے سپرد کر دیئے پانچ سو قیدی ہند بھیجے گئے اور دیوان دینانا تھ کو حکم ہوا کہ تم ہمکو
حساب ریاست تمام اور کمال سمجھا دو ✣

فرد حساب خراج اضلاع پنجاب بموجب تحریر دینا ناتھ دیوان دربار لاہور

یک کرور ۷ لاکھ ۱۰ ہزار علاوہ خراج کشمیر

ملتان	دوابہ باری	دوابہ رچنا	دوابہ جج	دوابہ سندھ ساگر
۲۷ لاکھ	۲۳ لاکھ	۱۳ لاکھ	۹ لاکھ	۱۴ لاکھ
پشاور	میر بحرے	ڈیرہ اسمٹیل خان	جاگیرات وغیرہ	
۷ لاکھ ۵ ہزار	۱۴ لاکھ	۵ لاکھ	۵۶ لاکھ	

گورنر جنرل بہادر نے رئیسان کو حکم دیا کہ سکناے ملتان وقت لڑائی کے جو بھاگ گئے ہین
تلاش کر کے پھر آباد کیے جاوین اور بموجب حکم جناب نواب گورنر جنرل کے زیر حکم نواب لفٹنٹ گورنر
ممالک بنگال کے ایک کونسل شہر لاہور مین بنابر انتظام ملک کے قائم ہوئی اوس کونسل کے
سردفتر سر ہنری لارنس صاحب بہادر بدرماہہ ۷ ہزار روپیہ اور دو صاحب اور جنکے درماہہ
چار ہزار مقرر تھے اور ایک انگریز میر مجلس اور مہاراجہ دلیپ سنگہ اور راد سکہ اس فتنہ و فساد
سے بری مقرر ہوے اس کونسل مین نواب گورنر جنرل بہادر نے اشتہار ذیل ۲۹ - مارچ کو
جاری فرمایا اور صاحب سکرٹری نے باآواز بلند سب کو پڑھ سنایا ✣

نقل اشتہار جناب ارل نواب لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر رو و بیرای کشور ہند مرقومہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء

نقل مہر خاص نواب محتشم الیہ بہادر

مہر ... اشرف الامرا ... ارل جیمس ... ڈلہوسی ... گورنر جنرل بہادر ناظم اعظم ممالک محروسہ کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند ...

چونکہ بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کے
کہ دوست سرکار انگریزی کا تھا اور عہدنامہ ساتھ
سرکار کے رکھتا تھا سپاہ خالصہ کا کہ نوکران ملازم
سرکار لاہور اور پر ملک انگریزی کے کہ دریاے
ستلج کے اس پار واقع ہے یورش لائی اور افواج
انگریزیسے شکستین پے درپے کھائین اور بہت قتل

Lord Dalhousie Governor General India
1849
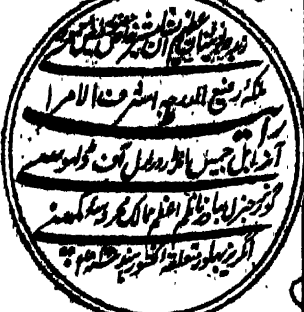
ہوئی اور فوج انگریزی اون کو شکست دیتی اور بھگاتی ہوئی ستلج اوتر کر داخل ملک لاہور ہوئی
مہاراجہ دلیپ سنگھ مع سرداران لاہور کے عذر خواہ معافی تقصیر کا ہوکر اطاعت گورنمنٹ
انگریزی کا قبول کرنے والا ہوا گورنر جنرل بہادر فرمانفرماے ہندوستان نے ازراہ کرم او
نوازش کے فوج خالصہ کا قصور معاف کر دیا اور ملک لاہور سرکار لاہور کو قائم رکھا اور عہدنامہ
جدید فیمابین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی کے از سر نو لکھا گیا چنانچہ اہالیان سرکار انگریزی
تا ہنوز اپنے قول و قرار مندرجہ عہدنامہ کے قائم رہی اور تعمیل کرتی ہے مگر سرداران
وافسران سرکار لاہور نے بالکل عہد شکنی خلاف عہدنامہ کے اختیار کے یہانتک کہ جو بیالیا
تعلقبندی کا اوس مین مندرج تھا ادا نہ کیا اور بھی جو گورنمنٹ انگریزی نے ان کو قرض
دیا تھا وہ بھی ادا نہ کیا پھر سرداران اور سرکار لاہور نے فرمانبرداری اور اطاعت سرکار
انگریزی کی قبول کی تھی اوس سے بھی منحرف ہوگئی بلکہ لڑائی پر آمادہ ہوئی اور اکثر
صاحبان انگریز بہادر جو اون کے دربار مین مقرر تھے اونکا ناحق خون کیا اور بعضون
کو فریب دیکر قید کیا اور جن سردارون نے عہدنامہ پر دستخط کیئے تھے اون مین سے
بھی اکثر شریک فساد ہوئے اور تمام سکھ اس بات پر کمر باندھے تھے کہ سلطنت انگریزی
کی اپنے حتے المقدور تباہ و برباد کردین اور گورنر جنرل فرمان فرماے کشور ہند سابق
نے اپنے اشتہار مین حکم دیدیا ہے کہ سرکار انگریزی کو ہرگز ہرگز یہ منظور نہین ہے کہ کسی ریاست
کو ضبط کرین چنانچہ سرکار انگریزی ابتک قائم ہے اور ضبط کرنا ملک کا خلاف شرط ہے لیکن
یہ شرط ہے کہ اگر سرکار لاہور پھر بغاوت کرینگے تو ملک بے شک ضبط ہوگا چنانچہ اب واسطے
حفظ ملک اور امن رعایا کے ضرور ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ جس سے باغیان
اور سرکشان لاہور سے رعایا اس دربار کی بے خوف ہو جاوے اور آرام پاوے۔
اس واسطے نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ ڈالہوسی صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ اب
حکومت سکھون کی تمام ہوئی اور تمامی ملک مہاراجہ دلیپ سنگھ کا داخل اور شامل
ملک انگریزی ہوا اور ہمیشہ سرکار انگریزی مہاراجہ دلیپ سنگھ کی عزت اور تعظیم برقرار
رکھے گی اور جو سردار سکھ سرکار انگریزی سے لڑے نہین ہین اونکی جاگیر برقرار سرکار رکھیگی

اور واضح ہو کہ سرکار انگریزی کسی کے مذہب رعایاے ملک پنجاب سے خواہ مسلمان یا سکھ مین دست انداز نہوگی کیونکہ سرکار انگریزی کا یہ طریقہ نہین ہے کہ کسیکے مذہب سے سروکار رکھیے اور نہ کسی مذہب کو ایسی اختیار اور اجازت ہوگی کہ کسیکے مذہب کو جبر یا کسی عبادتخانہ مین مداخلت کرے اور اگر کرے گا تو مستوجب سزا ہوگا او جو سردار دربار لاہور سرکار انگریزی سے ہمسر مقابلہ ہوے ہین اون کے تمام وکمال عہدہ اور جاگیرین ضبط ہونگے اور تمام قلعہ اور گڑھی ملک پنجاب سے مسمار کردیے جائینگے بلکہ ایسی تدبیر ہوگی کہ پھر سرکار انگریزی کے ساتھ مردمان فسادی پنجاب برسر فساد ہون اور نہ تاب سرکشی کی رہی گورنر جنرل بہادر تمام رعایاے ملک پنجاب کو اطلاع دیتے ہین کہ بلا حجت وتکرار اطاعت سرکار انگریزی قبول کرین اور او پر سرکار مہربانی اور ملائمت سے حکمرانی کرے گی اور احیاناً اگر کوئی پھر رعایاے لاہور سے فتنہ اور فساد کرے گی وہ توقع لطف اور مہربانی کی سرکار انگریز سے نرکھے بلکہ مستوجب سزاے سنگین کا ہوگا فقط

یہ اشتہار حسب الحکم جناب نواب آنرابل لارڈ ڈالہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر وِلسیراے کشور ہند کے جاری ہوا۔

دستخط ایچ ایم ایلیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند

العبد۔ و دستخط۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور

اور حضور نواب گورنر جنرل بہادر نے ۴ لاکھ روپیہ سالیانہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا مقرر کرکے مہاراجۂ ممدوح کو بنارس بھیجدیا اور وہان سے راجہ صاحب ولایت تشریف لے گئے اور لندن مین علم انگریزی کی تعلیم پائی اور ایک رئیس انگریز نے اپنی لڑکی مہاراجہ موصوف کو منسوب کردی تا تحریر تاریخ ہذا کے مہاراجۂ ممدوح ولایت لندن مین موجود تھے اور لاہور مین گورنر جنرل بہادر نے جاگیر راجہ تیج سنگھ اور دیوان دینا ناتھ او شیخ امام الدین اور حکیم نورالدین وغیرہ کی بحال اور قائم رکھے باقی سب سردارون کی ضبط کرلین جواہر کوہ نور ملکہ معظمہ کے حضور ولایت بھیجا گیا اور جو کچھ انتظام ضلعبندی اور حاکمون کا لاہور مین کیا گیا ہے وہ سب تیسرے خیابان کے چمن سوم مین لکھا جاے گا او وافی خیدہ مکنود

بھی ۱۸۳۱ع مین حسب خواہش راجہ دلیپ سنگہ کے وہ بہ انگلستان گئین اور ۱۸۶۳ع کو مرگئین اور ہندوستان مین لاش اونکی قریب دریا پنج بٹی بمقام گوداوری کے جلادی گئی +
پر خاص و عام کو واضح ہو کہ جب ملک لاہور فتح ہوا ہے سرکار انگریزی کے بیان کل علاقہ مین تعداد فوج کی مفصلۂ ذیل تھی +

نام ملک	تعداد رعایا	آمدنی سالیانہ	شمار فوج
آمدنی اوس قدر ہندوستان کی جتنا ملک سابق سے سرکار انگریزی کی حکومت مین ہے	دس کروڑ	۱۲ کروڑ	قریب دو لاکھ کے
آمدنی ملک پنجاب	۵۰ لاکھ	دو کروڑ	۵۰ ہزار
ملک برہا وا	۳۵ لاکھ	۱ کرور ۴۰ لاکھ	ایک لاکھ ۵ ہزار
ملک پہاڑ کی ترائی جو سرکاری حکومت ہے	۳ لاکھ	۵۲ لاکھ	۲۰ ہزار
ملک سندھ	۱۰ لاکھ	۵۲ لاکھ	۵۰ ہزار
افغانستان	۶۵ لاکھ	ایک کرور ۸۰ ہزار	۵۰ ہزار
ملک حیدرآباد دکن	۸۰ لاکھ	۳ کرور	+
گوالیار ملک سیندھیا	۴۰ لاکھ	ایک کروڑ ۴ لاکھ	۴ ہزار
ناگ پور	۲۵ لاکھ	۴۷ لاکھ ۴۵ ہزار سالانہ	×
میزان کل	میزان کل	میزان کل	+
۹ ملک	۱۴ لاکھ ۵ کرور	۲۱ کرور ۳۶ لاکھ ۲۵ ہزار سالانہ	+

واضح ہو کہ ۱۷۴۸ع مین مدراس ...و قت محاصرہ سرکاری فوج کل سپاہی ہندوستانی قواعد نہ جانتے تھے اونکو قواعد سکھلائی گئی اور جب نواب سراج الدولہ صوبہ دار مرشدآباد سے لڑائی ہوئی تھی اوس وقت حسب ذیل فوج تھی گورہ سوار - گورہ سپاہی پیادہ - گولہ انداز - ہندوستانی ترک سوار - ہندوستانی سپاہی ۱۲۲۰ ۱۲۶۰ ۳۰۷ ۲۰۶۹ اور ۱۸۰۳ع مرہٹونکی لڑائی مین + گورہ ولایتی سوار اور پیادہ - اور بنگالہ سپاہی مین ... اور محاصرہ قلعہ بہرت پور مین ... ۱۳۳۰۹

اسطرحسے اندر پانچ سال کے مہم لاہور تمام ہوئی اور مارچ ۱۸۴۹ء مین لاہور داخل
عملداری انگریزی ہوگیا ملک لاہور کی جنگ دیکھنے سے قوم انگریز کا رحم زیادہ
تمام اقوام دنیا سے پایا جاتا ہے اور سکھون کی سلطنت غارت ہونے کی
وجہ بجز جہالت اور نافہمی کے دوسری دلیل نہین ہے اور رعایا ے
لاہور بھی عملداری انگریزی سے راضی ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ نے
جیسا کہ اشتہار مین وعدہ فرمایا تھا اسیطرح لوگون کے حقوق
قائم رکھے اور بندوبست مالگذاری بھی سرکار نے اسطرح
کیا کہ مطلقا ساکنان ملک لاہور کو ناگوار نہین گذرا
اور بخوشی و رغبت بلاعذر آمدنی تاریخ معینہ
پر زمیندار لوگ داخل خزانہ سرکاری
کرتے ہین پس ثابت ہوتا ہے
کہ بہ نسبت عہد سکھون کے
ملک لاہور مین اب انتظام
بہتر ہے اور رعایا
خوش ہے
فقط

چمن سوم خیابان ثانی تمام ہوا

آغاز چمن چہارم

از خیابان ثانی مختصر سیر گلشن ہند من ابتدا ۱۸۵۲ء تا ۱۸۵۸ء

اندر سہ شگوفہ

شگوفہ اول

در بیان ضبطی ریاست ناگپور و فساد برہما

آغاز شگوفہ اول از چمن چہارم در بیان ضبطی ریاست ناگپور بابت ۱۸۵۳ء و فساد ملک برہما

واضح ہو کہ جنوری ۱۸۵۲ء مین برہما کے صوبہ دار نے حسب الحکم راجہ برہما کے رنگون مین انگریزی سوداگرون پر زیادتی کرنا شروع کر دی اول اون سے محصول خلاف عہد کے زیادہ طلب کیا بعد اوسکے اونکا مال قیمتی تلف کر ڈالا اور اون کو قید کیا اوس وقت لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے آٹھ ہزار سپاہ کا لشکر جنرل گاڈون صاحب کے ہمراہ رنگون روانہ کیا اونھون نے ۵۔ اپریل ۱۸۵۲ء کو بہادرانہ طور سے مرتبان فتح کیا رنگون مین اہالیان برہما کی پچیس ہزار فوج تھی چنانچہ چند لڑائیون مین سب شکست کہا کر بھاگی نواب گورنر جنرل بہادر نے ۲۰۔ دسمبر ۱۸۵۲ء کو پیگو کی ضبطی کا حکم دیدیا برہما کے راجہ نے گورنمنٹ انگریزی کو راضی کر کے صلح کر لی ✣

ماہ جنوری ۱۸۵۳ء کو سند سابق کی میعاد گذرنے کے بعد بادشاہ کے یہان سے کمپنی کو سند جدید عطا ہوئی اور حکم ہوا کہ کورٹ آف ڈائرکٹرس مین جو کمپنی کی کچہری ولایت مین تھی ۳۰ کی جگہہ اٹھارہ ڈایرکٹرس رکھے جاوین اور ۶ ڈائرکٹر منجملہ اٹھارہ کے پارلیمنٹ سے مقرر ہون گے اور پانچ پانچ ہزار روپیہ سالیانہ اونکی تنخواہ مقرر ہوگی احاطہ بنگال اور پنجاب مین ایک ایک لفٹنٹ گورنر رہنے کا حکم ہوا لیجسلیٹف کونسل ہند کے ممبرون کا شمار زیادہ کیا گیا ✣

سلہ [illegible]

واضح ہو کہ ۱۱ دسمبر ۱۸۵۳ء کو راگھوجی بھونسلہ راجہ ناگپور نے وفات پائی یہ شخص اس ملک مین
سلطنت حاصل کرنے مین گورنمنٹ انگریزی کا بڑا ممنون احسان تھا کیونکہ جب وہ آپا صاحب
مرہٹے سے شکست کھا کر بھاگا ہے تو وہ اوس وقت نابالغ تھا اور انگریزی مدد سے ۱۸۱۸ء مین
پھر کر اوسکو گدی ملک برار کی نصیب ہوئی تھی اور جب تک وہ نابالغ رہا یعنی آٹھ برس کے عرصہ تک
انگریزون نے اوسکے ملک کا انتظام کیا کہ وہ ملک زرخیز ہو گیا تب ۱۸۲۶ء مین اوس ملک کی حکومت
اوسکے سپرد کی گئی ۲۷ برس تک اس راجہ نے بڑی شکرگذاری سے ملازاری کی اور جب وہ مرگیا تو
کوئی لڑکا اوسکا وارث نہ تھا چونکہ بھونسلا کے خاندان مین یہ دستور تھا کہ سواے وارث مرد کے
عورت گدی نشین نہین ہو سکتی تھی تو جب کوئی ایسا مدعی وارث سلطنت کا نہ پایا گیا تو بیشک اوسکے
خاندان سے حکومت جاتی رہی اگرچہ اوسکی بیوہ رانی نے ایک لڑکا بعد انتقال راجہ کے گود لیکر
چاہا کہ بجاے اپنے خاوند کے جو فوت ہو گیا ہے اوسکو گدی نشین کرے مگر لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر
گورنر جنرل کشور ہند نے اس امر کی حقیقت حال دریافت کرکے اور یہ جانکر کہ یہ درخواست قابل
پذیرائی کے نہین ہے انکار کیا اور ناگپور کی حکومت داخل حکومت سرکار انگریزی
ہوئی اگرچہ رانی صاحبہ نے اپنے مقدمے کی پیروی ولایت انگلستان
تک کی اور وکیل بھیجے مگر چونکہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند
نے اپنی راے کو ایسا مضبوط اور مستحکم مع وجوہات کے
لکھا تھا کہ اون کا مرافعہ کارگر نہوا بلکہ اوسی بنیاد پر
اور حکومتین بھی جنکا کوئی وارث حقیقی خاندانی
نتھا حکومت انگریزی مین ملادی گئین اور
ناگپور دارالحکومت ممالک متوسط قرار دیا گیا
اوسکے انتظام کا ذکر خیابان سوم
کے تیسرے چمن مین ہوگا
شگوفہ اول تمام
ہوگیا

آغاز شگوفہ ثانی از چمن چہارم ذکر بربادی حکومت ملک اودھ

واضح ہو کہ بعد وفات امجد علی شاہ مغفور کے ۱۸۴۷ء عیسوی کو حضرت واجد علی شاہ بادشاہ مغفور کے بیٹے دستور کے موافق کپتان ہالنگس صاحب کے ہمراہ دولت خانہ سے دار الامارۃ میں تشریف لائے اوس وقت بڑے صاحب مع دوسرے انگریزون کے گلستان ارم نامی مکان مین موجود تھے قانون کے موافق سب مراتب عمل مین آئے وزیر الممالک بھی اوس خلوت مین شریک تھے اور اوسی روز ۹ بجے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا جتنے ارکان دولت اوس وقت موجود تھے سبھون نے نذرین گذرانی بعد اسکے محل سرائے کو تشریف لے گئے صبح کو پھر اجلاس ہوا سب اہالی موالی حاضر ہوے بادشاہ کی عمر ۲۵ برس کی تھی اور سلطانعالم کا تولد ۱۲۳۸ ہجری مین ہوا تھا حضرت جان پناہ کی اولاد مفصلہ ذیل تھی —

نام بیگم	تعداد اولاد
نواب مخدرہ عظمیٰ کے	۳ شاہزادہ ہوے
نواب حضرت محل صاحبہ کی	مرزا برجیس قدر
نواب معشوق محل صاحبہ کے	مرزا فریدون قدر بہادر
نواب سبحان محل صاحبہ کے	شہزادی صغرے بیگم
اور قضبہ حسینہ سے	جہان آرا بیگم

۱۸۴۸ء کی اخیر مین بعد واپسی لاہور جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے واجد علیشاہ سے ملاقات کرکے فرمایا کہ آپکی سلطنت مین بڑی بد انتظامی اور ابتری ہے اور معلوم ہوگا کہ ملک اودھ مین عجیب عجیب بد انتظامیان ہو رہی تھین شاہ اودھ شب و روز عیاشی اور حرامکاری اور لذائذ حیوانی مین غلطان و پیچان رہتا تھا اور اپنا وقت اور عقل اور آمدنی ملک کی خوشامدیون اور حرامکارون اور ڈوم ڈھاڑیون کی صحبت مین برباد کرتا تھا ناچ اور راگ کی محفل رات دن گرم رہتی تھی ملک کا انتظام ظالمون کے ہاتھ سپرد تھا جنہونے ایسی لوٹ مچا رکھی تھی کہ جو جسکے ہاتھ پڑا صاف اڑا لے گیا رعایا کی ہمیشہ جان کا خطر اور مال کے لٹ جانے کی فکر رہتی زمینداروں سے آمدنی وصول کرنا بڑی جوانمردی کا کام تھا چنانچہ بہی بڑی بہادری کی جاتی تھی ہر ایک زمیندار کے گھر سپاہ لیکر

کہ جو عہدنامہ کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ سابق ملک اودھ کے لکھا گیا تھا آپ کے اجداد سے عہد
ہوا تھا کہ بصورت ہونے فتور کے اہالیان سرکار انگلشیہ اس ملک کو اپنے قبضہ مین لاکر اپنا
بندوبست کرلین گے اور جو منافع بعد وضع اخراجات کے باقی رہے گا حوالہ خزانہ شاہی ہوگا
مگر یہ تجویز پارلیمنٹ لندن نے منظور نفرمائی اور اوسکو عرصہ دراز ہو چکا اور اتنک سرکار
گورنمنٹ نے ہر طرح کی رعایت اس خاندان پر مرعی رکھی لیکن افسوس ہے کہ آپ نے کچھہ پادشاہی
انتظام نکیا بادشاہ نے بصد نیاز عرض کیا کہ البتہ کچھہ بدانتظامی ہے اور یہ سب جلد رفع
ہو جاوے گی بعد قیل و قال بہت کے یہ امر قرار پایا کہ اگر اندر دو برس کے درستی نہوگی
تو اہالیان انگریزی کو ملک مین مداخلت کرنی ضرور ہوگی اور اس امر کو قطعی سمجھنا چاہیے
مگر بادشاہ اس بات کو کچھہ خیال مین نلایا بلکہ برابر عیش و عشرت مین مشغول رہا اور جناب
لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے بعد تشریف بری لارڈ ہارڈنگ صاحب
کے اجلاس گورنری مین جلوس فرمایا اور حسب الحکم پارلیمنٹ ولایت بعد گذرنے میعاد
دو برس کے کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ اودھ کو لکھا کہ تم رپورٹ مفصل حالات
اودھ کی لکھو اونھون نے جواب لکھا کہ بغیر معاینہ ملک کے یہ رپورٹ غیر ممکن ہے گورنر جنرل
بہادر نے محبت نامہ اس مضمون سے کہ گورنمنٹ انگریزی کو کچھہ حالات دریافت کرنے
ملک اودھ کی ضرور ہین اسلیے کرنیل سلیمن صاحب تمھارے ملک مین آکر دیکھین گے
اور تم اونکی اعانت کرو بنام بادشاہ کے ارقام فرمایا بر طبق پہونچنے اس حکم کے یکم دسمبر
سنہ ۱۸۴۹ عیسوی کو صاحب رزیڈنٹ سررشتہ تو سط اوده و کارپردازان شاہی ہمراہ ہوکر
واسطے معاینہ ملک کے تشریف فرما ہوئے اور صاحب نے کوئی دقیقہ بنا بر حصول مطالب
گورنمنٹ انگریزی باقی نچھوڑا اور تمام ملک بخوبی معاینہ فرمایا اور رپورٹ حسب الایما
حکام ولایت کے گورنمنٹ ہند کی حضور ارسال فرمائی واجد علی شاہ کے عہد مین کرنیل
رچمنڈ صاحب رزیڈنٹ کپتان پیٹو صاحب قائم مقام کرنیل سلیمن صاحب کپتان بیچنا صاحب
قائم مقام جنرل اوٹرم صاحب قائم مقام اور بعد جانے کرنیل سلیمن صاحب کے جنرل اوٹرم
صاحب مستقل ہوے اور نائب السلطنت نواب علی نقی خان اور آمدنی ملک یک کرور

کہ جو عہدنامہ کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ سابق ملک اودھ کے لکھا گیا تھا آپ کے اجداد سے عہد
ہوا تھا کہ بصورت ہونے فتور کے اہالیان سرکار انگلشیہ اس ملک کو اپنے قبضہ مین لاکر اپنا
بندوبست کر لین گے اور جو منافع بعد وضع اخراجات کے باقی رہیگا حوالہ خزانہ شاہی ہوگا
مگر یہ تجویز پارلیمینٹ لندن نے منظور نفرمائی اور اوسکو عرصہ دراز ہو چکا اور اب تک سرکار
گورنمنٹ نے ہر طرح کی رعایت اس خاندان پر مرعی رکھی لیکن افسوس ہے کہ آپ نے کچھہ بادشاہی
انتظام نکیا بادشاہ نے بصد نیاز عرض کیا کہ البتہ کچھہ بدانتظامی ہے اور یہ سب جلد رفع
ہو جاویگی بعد قیل و قال بہت کے یہ امر قرار پایا کہ اگر اندر دو برس کے درستی نہوگی
تو اہالیان انگریز کو ملک مین مداخلت کرنی ضرور ہوگی اور اس امر کو قطعی سمجھنا چاہیے
مگر بادشاہ اس بات کو کچھہ خیال مین نلایا بلکہ برابر عیش و عشرت مین مشغول رہا اور جناب
لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے بعد تشریف بری لارڈ ہارڈنگ صاحب
کے اجلاس گورنری مین جلوس فرمایا اور حسب الحکم پارلیمینٹ ولایت بعد گذرنے میعاد
دو برس کے کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ اودھ کو لکھا کہ تم رپورٹ مفصل حالات
اودھ کی لکھو اونھون نے جواب لکھا کہ بغیر معاینہ ملک کے یہ رپورٹ غیر ممکن ہے گورنر جنرل
بہادر نے محبت نامہ اس مضمون سے کہ گورنمنٹ انگریزی کو کچھہ حالات دریافت کرنے
ملک اودھ کی ضرور ہین اسلیے کرنیل سلیمن صاحب تمھارے ملک مین آکر دیکھینگے
اور تم اونکی اعانت کرو بنام بادشاہ کے ارقام فرمایا بر طبق پہونچنے اس حکم کے بماہ دسمبر
سنہ ۱۸۴۹ عیسوی کو صاحب رزیڈنٹ سررشتہ متوسطان و کارپردازان شاہی ہمراہ ہوکر
واسطے معاینہ ملک کے تشریف فرما ہوئے اور صاحب نے کوئی دقیقہ بنابر حصول مطلب
گورنمنٹ انگریزی باقی نچھوڑا اور تمام ملک بخوبی معاینہ فرمایا اور رپورٹ حسب المنشای
حکام ولایت کے گورنمنٹ ہند کی حضور ارسال فرمائی واجد علی شاہ کے عہد مین کرنیل
رچمنڈ صاحب رزیڈنٹ کپتان بیرڈ صاحب قائم مقام کرنیل سلیمن صاحب کپتان ہیز صاحب
قائم مقام جنرل اوٹرم صاحب قائم مقام اور بعد جانے کرنیل سلیمن صاحب کے جنرل اوٹرم
صاحب مستقل ہوئے اور نایب السلطنت نواب علی نقی خان اور آمدنی ملک یک کرور

سکہ واجد علی شاہ اودہ

	شکل سکہ و سنہ جلوس		خط سکہ و سنہ ہجری		عبارت طرف اول	عبارت طرف ثانی
	شکل	سنہ جلوس	خط	سنہ ہجری		
۱	مدور	سنہ ۱	نستعلیق	سنہ ۱۲۶۳ھ	سکہ زد بر سیم و زر از فضل تائید اله ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ	ملک اودہ اختر نگر سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب بیت السلطنت لکھنو
۲	ایضاً	سنہ ۲	ایضاً	سنہ ۱۲۶۴ھ	ایضاً	سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودہ بیت السلطنت لکھنو

گوشۂ دوم باختتام رسید

آغاز گوشۂ ثالث در بیان غدر ایام ۱۸۵۷ء و اختتام حکومت کمپنی

سن غدر ۱۸۵۷ء کا اصل حال ابتک بنا کی نہیں معلوم ہوتی کہ کس وجہ سے یہ آفت ناگہانی اس دیار پر آگری وہ فوج جو سرکار کمپنی کے واسطے جان ہاتھ پر رکھی تھی بڑی بڑے ملک کابل ولاہور وگوالیار ودکن وغیرہ فتح کیے وبڑے بڑے سرکشوں کو پست کیا سرکار کمپنی نے بھی اوس فوج کی بڑی قدر کی کہ حد کو پہونچا دیا وہی فوج آناً فاناً بدل گئی قصہ مختصر جس طرح دیگر مورخان سلف نے حال غدر کا بیان کیا ہے اور جو کچھہ دلیل بنا سے غدر اون لوگوں نے قائم کی ہے اوسی طور پر مؤلف بھی لکھتا ہے اول ۲۹ فروری سنہ ۱۸۵۶ عیسوی کو لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند مستعفی ہوکر ولایت تشریف لیگئے و بجاے اونکے لارڈ کیننگ صاحب بہادر نے اجلاس فرمایا—

ذکر حکومت آنریبل نواب لارڈ جان وائیکونٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرای کشور ہند من ابتدای ۱۸۵۶ء لغایت ۱۸۶۲ء

واضح ہو کہ اس غدر کا بانی نہ کوئی رئیس تھا اور نہ کوئی بادشاہ تھا اور نہ کسی ملک سے چڑھائی تھی فقط خود سرکار کی فوج باغی تھی اور بدمعاشوں نے شورہ پشتی پر کمر باندھی تھی جب خود سرکار کا کوئی دباو اوس فوج پر ٹھیک نہو سکا تو وہ سب راجہ لوگ جو بطور

رئیس گئے ہین اونکا کب مقابلہ کر سکتے تھے یہ وہی فوج جسنے پیشتر انھین والیون کو شکست دیکر سرکار کمپنی کی طرف سے لڑے تھے کب وے رئیس اب اوسکے روبرو آسکتے تھے اصل بنا اس غدر کی یہ ہے کہ جس طرح سرکار نے ولایت سے بندوقین پیشتر بجاے توڑی دار کے پتھر کلہ کی اور چند روز بعد پتھر کلہ کی عوض مین ٹوپی دار فوج کیواسطے منگائی تھین اسی طرح سنہ ۱۸۵۶ع انفلڈ رفل نامے ایک جدید قسم کی بندوقین آئین اور اوسکے چلانے کے ہدایت نامہ مین یہ حکم تھا کہ بندوق کی نلی سے تنگ ہونیکی وجہ سے کارتوس مین گریز[۱] یعنے کوئی چکنائی ضرور لگانی چاہیے نہین تو وہ بیچ مین پھنسا رہے گا قصہ کوتاہ کلکتہ کے میگزین مین یہ حکم سنایا گیا اور سرکار نے حسب رواج ملک گریٹ بریٹن[۲] کے اوسمین چکنائی کی جگہہ چربی لگائی اور فوج نے اون کارتوسون کو منہ مین ڈالنے سے انکار کیا اور تمام سپاہ باغی ہوگئی تینون احاطونکی فوج ہندوستانی تین لکھہ آدمی کی تھی اور وہ ۴۵ ہزار پانسو گورے تھے اون مین سے پانچ ہزار[۳] دو سو گورے ملک ایران مین بھیجے گئے تھے جملہ ہندوستانیون نے بذریعہ چیٹھی کے آپس مین ہر ایک سپاہی کو اس حال سے آگاہ کر دیا کہ کارتوسون مین سور و گاے کی چربی لگی ہے اہل اسلام سور و ہندو گاے و سور دونونسی بیزار ہوے اور سب سرکار سے منحرف ہوگئے

---

[۱] گریز یعنے انگریزی کی چکنائی ۱۲ [۲] گریٹ بریٹن یعنی ولایت انگلستان ۱۲ [۳] ملک انگلستان مین گھی و تیل و سرسون و تیسی وغیرہ کا بہت گران بکتا ہے اور گھی تو شاذ و نادر لوگ کھاتے ہین مکھن کثرت سے کھایا جاتا ہے اکثر چربی کثرت سے استعمال مین آتی ہے ۱۲ [۴] بنا بر ملاحظہ ناظرین تاریخ کے رپورٹ کپتان رٹی صاحب کا خلاصہ لکھتا ہون پیاری صاحب بیان کرتے ہین جو انگلش رفل چلانے کیواسطے حکم ہوا ہے ہندوستانی سپاہی بہت گھبرا گئے ہین کسی بدمعاش نے افواہ اوڑادی تھی کہ کارتوس مین گاے اور سور کی چربی لگی ہے اور فوج کو اس افواہ پر اعتبار ہوگیا کامل اعتبار کی وجہہ یہ ہے کہ میگزین کے ایک خلاصی نے ایک سپاہی سے پانی کا لوٹا مانگا اوسنے اوٹھانے مین انکار کیا اوسنے جواب دیا کہ برتن ہاتھ سے اوٹھانے مین تمھارا دین جاتا ہے چربی لگی کارتوس کس طرح کاٹوگے سب سپاہی فی الفور شام کے وقت مجھسے عذر کیا کہ ہم یہ کارتوس چربی لگی نہ کاٹینگے مینے جواب دیا کہ وہ تین بکری کی چربی لگی ہے اوسکا جواب او نھون نے یہ دیا کہ ہماری و ہمجیس ...

۱۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو روز یکشنبہ دوپہر کے وقت ایک ہزار سات سو گورہ اور دو ہزار ستائیس سو
ہندوستانی سپاہی میرٹھ میں موجود تھا انگریز لوگ گرجا گھر میں عبادت خدا میں مشغول تھے
پوربی فوج نے موقع پاکر ایک بارگی چھاؤنی میں آگ لگا دی اور کئی گوروں اور
افسروں کو گولیوں سے مار ڈالا اور وہاں سے گرجا گھر میں جا کر انگریزوں اور بیبیوں
اور بچوں کو نہایت بیرحمی سے قتل کیا ۱۱ تاریخ کو تمام فوج میرٹھ کی دہلی میں
داخل ہوئی اور زیر جھروکہ شاہی کے روبرو ہو انھوں نے بادشاہ کی سلامی اوتاری
اون پوربیہ سپاہیوں نے جو اندرون قلعہ تھے فورًا قلعہ کا دروازہ کھول دیا
بعد ازاں انگریزیان موجودہ اندرون قلعہ کو قتل کرنا شروع کیا پھر میگزین پر
حملہ آور ہوے لفٹنٹ ویلوبی صاحب نے بعد جنگ بسیار کے تجویز کیا کہ اب میگزین
بچنا دشوار ہے فورًا میگزین میں آگ لگا دی جسکے صدمہ سے مع ایک سو سپاہ
بغی کے آپ بھی مرگیا اوس وقت دہلی میں ۵۴ انگریز افسر موجود تھا کچھ
بھاگ گیا باقی سب فنا ہو گئے یہ خبر سنکر جس ضلع میں فوج ہندوستانی تھی بعض
بعض ضلعوں کے افسروں نے بلوہ کو فرو کیا اور فوج سے ہتھیار لے لیے پنجاب
کے اضلاعوں میں بھی بلوہ مچ گیا تھا مگر حسن کارگزاری افسران بیدار مغز کے جلد
رفع ہو گیا اور بہت سے مفسد سپاہی مارے گئے بہت سی فوج وہاں سے پہاڑوں کو
رستہ بھاگ کر دہلی میں داخل ہوئی اور شاہ عالم کے پوتہ بہادر شاہ ظفر جو پنشن خوار تھا
پھر وارث تخت خاندان تیموریہ کا بنایا گیا اور پادشاہی مغلیہ کے قائم ہوئی اور ضلع ضلع
کی فوج چھاؤنی جلاتے اور قیدی رہا کرتے جیلخانہ توڑتے خزانہ لوٹتے دہلی میں
جمع ہوتے جاتے تھے گورکھپور اور اعظم گڈہ کے ضلع کے کلکٹروں نے خزانہ حفاظت کیواسطے
بنارس بھیجدیا بنارس میں نیل صاحب نے ۴ جون ۱۸۵۷ع کو ایسا عمدہ انتظام
کیا اور ہندوستانی فوج کو اوسکی دباو کا ایسا ڈر غالب آیا کہ فورًا پریڈ پر اپنے
اپنے ہتھیار کرنیل نیل صاحب کے حوالہ کر دیے اور شہر بنارس بلوہ سے محفوظ رہا
اور ادھر گورکھپور و اعظم گڈہ کی فوج نے خزانہ بنارس بھیجا دیکھکر فورًا بلوہ مچا دیا

اور بنارس کی فوج بھاگ کر جنھون نے ہتھیار بند یے تھی جونپور پہونچی ہوئی اودہ مین داخل ہوے
ادھر ۵ جون ۱۸۵۷ع کو کانپور کی فوج نے بلوہ مچا دیا اور باجی راو پیشوا کے متبنی نانا راو
ڈھونڈو پنتھ کو اپنا افسر مقرر کیا اور جنرل ہولر صاحب کے مورچہ کو جا گھیرا مرد عورت و
لڑکا و لڑکی و سوداگر ملازم فوج سات سو سے زیادہ انگریز ہولر صاحب کے مورچہ مین تھا
اور بہت سے انگریز مع بال بچون کے قتل ہوے نانا صاحب کی طرف سے راو صاحب انگریزیا
ناچ گھر مین جہان اب سرکاری جنگ گھر بن گیا ہے کچہری کرتا تھا ۲۲ روز ہولر صاحب سے
لڑائی ہوئی جب مورچہ مین سامان جنگ نرہا ہولر صاحب نے نانا راو سے قول کرا لیا کہ
ہم جان نہ لین گے اور قلعہ کو خالی کر دیا اوس بے ایمان دغاباز نانا راو نے اول سب کا
کام تمام کیا اور نہایت بیرحمی سے مارا فی گورا ایک روپیہ انعام مقرر تھا ایک کشتی پر چند
انگریز بچ کر موضع جیورا کی مزرعہ بشنوپورہ مین جو متعلقہ قصبہ نواب گنج کے ہے آ رہے تھے
جواہر سنگھ نامی زمیندار جیورا نے اونکو نانا راو کے حوالہ کر دیا سرکاری نمکحلالی ہونے پر پھانسی
پائی کانپور سے زیادہ قتل عام و قتل صاحبان فرنگ کا کسی ضلع مین نہین ہوا ۶ جون
۱۸۵۷ع کو الہ آباد مین غدر مچا اور ایک مولوی صاحب کل فوج کے افسر ہو کر نیزا
جہاد کا کھڑا کر دیا لیکن قلعہ مین اونکو دخل نملا کیونکہ انگریزی لشکر کے اختیار مین تھا ۴ جون
۱۸۵۷ع کو ضلع فتحگڈہ سے دو سو انگریز جو نانا راو سے بیخبر تھے جان بچانے کیواسطے
داخل کانپور ہوے اوس خونخوار نے اونکو بھی زندہ نچھوڑا ۱۸ جون کو نواب تفضل حسین
فتحگڈہ و فرخ آباد کی نوابی کا پھر مالک ہوا اور فوج سب اوسکی گرد رجوع ہوئی
اودہ مین بیگم و شاہزادہ برجیس قدر بجاے اپنے باپ واجد علی شاہ کے قایممقام
ہو کر بلوہ مچا دیا واجد علی شاہ پر کلکتہ مین اس شبہہ سے کہ شاید یہ بھی فتور نہ برپا کرے
پہرہ گورون کا کر دیا گیا اور نواب علی نقی خان بھی قید ہوا اور سر ہنری لارنس صاحب
چیف کمشنر اودہ لکھنو بعد جنگ بسیار کی مارے گئے لیکن بیلی گارد کے اندر جو انگریز
تھے اونکی جوانمردی کی تعریف ہے کہ کوئی باغی اون سے نہ لے سکا جون کی کسی
تاریخ کو بریلی مین نواب خان بہادر خان نے فوج کا افسر ہو کر بلوہ شروع کیا ہلکر اور

میند ھیا کی فوج بھی بر سر پرخاش ہوئی جھانسی کی رانی نے علیحدہ ریاست قائم کی قصہ کوتاہ تمام ممالک مغربی و شمالی داودہ و بوندیل کھنڈ مین خاصا غدر تھا باپ بیٹے کو نہ پوچھتا تھا ایک ایک پائی کی زمیندار راجہ بنگئے تھے بجز لوٹ مار کے کوئی کام نتھا ایک کوڑی لیکر راستہ چلنا دشوار تھا ہندوستان بند ایک بوریہ نظر آتا تھا ایسا نقشہ دیکھکر جناب فیضمآب نواب سر جان وانیکوٹ لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند نے کمانڈر انچیف کو دہلی پر حملہ کرنے کا حکم دیا سر جان لارنس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۶ ہزار گوری کا لشکر صاحب بہادر کی مدد کو پنجاب سے روانہ کیا کمانڈر انچیف بہادر نے ۸ جون ۱۸۵۷ع کو دہلی کے سامنے مورچہ باندھا خوب لڑائی ہوئی جون و جولائی و اگست برابر لڑتی لڑتی ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ع انگریزون نے قلعہ پر حملہ کیا ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ شہر مین لڑائی ہوتی رہی ۱۹ ستمبر ۱۸۵۷ع کو سرکاری فوج اندر قلعہ کے داخل ہوئی دہلی کا یہ حال تھا کہ دو دو چار چار انچ پر باغیون کی لعش پڑی تھی قتل نادر شاہی سے کچھ کم نتھا اور سرکاری فوج سے کل گشتہ و زخمی تیرا ہزار مین ۴ ہزار آدمی کام آیا تھا بادشاہ مع بیگم کے بھاگے مگر جان بخشی کے قول سے انگریزی پناہ مین چلی آئے سرکار نے پھر بھی رحم کیا فقط رنگون مین قید کر دیا جہان جا کر وہ مر گیا اب اوسکی اولاد وہان کچھ وظیفہ پاتی ہے ۱۹ جون کو ہیوز ور صاحب نے گوالیار اور ۲۳ کو شہر کالپی فتح کیا —

جولائی مہینے مین مستر جنرل ھیالک صاحب بہادر نے الہ آباد فتح کرکے دو ہزار گورہ اور ہندوستانی فوج جدید لیکر ۱۲ جولائی کو ضلع فتحپور ہسوہ مین داخل ہوکر ۱۵ جولائی کو پانڈو ندی کے کنارہ نانا راؤ کا مقابلہ کیا اوسنے مع فوج باغی شکست کھائی اور بھاگا ۱۷ جولائی کو لشکر انگریزی داخل کانپور ہوا اور انتظام انگریزی شروع ہوا —

۲۴ ستمبر ۱۸۵۷ع کو سرکار انگریزی نے لکھنو پر حملہ کیا اور یہی لشکر جسنے کانپور فتح کیا تھا مع اوٹرم صاحب کے داخل بیلی گارد ہوا اور اوسی اثنا مین مستر کالن کیمپیل صاحب بہادر کمانڈر انچیف نے بھی چار ہزار آدمیون کا لشکر لیکر کانپور سے داخل لکھنو ہوگئے اور ماہ مارچ ۱۸۵۸ع کو مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال نے بامدد گورنمنٹ انگریزی

۸ ہزار گورکھیون کی فوج لیکر دشمنون کو پسپت کرتے ہوے کمانڈر انچیف صاحب کے پاس پہونچے ۶ مارچ کی لڑائی مین بہت دشمن کام آئے ۱۱ کو پل آہنی پر قبضہ سرکار کا ہوگیا ۱۵-۱۶ کی لڑائی مین تمام باغی کٹ گئے یہانتک کہ برجیس قدر و نانا راو و بیگم مع کچھ سپاہیون کے نیپال بھاگ گئے اور سرکار نے اشتہار ذیل بنابر گرفتاری نانا راو بعطاے انعام کے جاری فرمایا

نقل اشتہار مجریہ گورنمنٹ ہند عطاے انعام بابت گرفتاری نانا راو باغی

بنابر آگاہی ہر خاص و عام کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی نانا ڈھونڈھوپنتھ مفسد مشہور والا عرف نانا صاحب کو زندہ گرفتار کرکے کسی چھاونی یا لشکر سرکار انگریزی مین خدمت مین افسر اوس لشکر یا چھاونی کے حاضر کرے اوسکو انعام ایک لکھہ روپیہ کا دیا جاویگا اور یہ بھی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی سپاہی باغی یا کوئی مفسد نانا ڈھونڈھوپنتھ مذکور کو حسب مرقومہ بالا گرفتار کرکے حوالہ سرکار کرے تو سواے انعام مذکور کے قصور وجرم اوسکا یک قلم معاف کیا جاویگا — یہ اشتہار حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے مقام الہ آباد مین دفتر فارسی ڈپارٹمنٹ سے تاریخ ۶ مارچ ۱۸۵۹ء کو جاری ہوا

دستخط

جی ایف ایڈ مبس صاحب سکریٹری ممالک ہند

ہمرکاب نواب گورنر جنرل بہادر

ابھی ۱۸۸۸ع مین نانا راو کے شبہہ مین گوالیار کی ریاست مین چند کس گرفتار ہوکر کانپور بھیجے گئے اور بڑی تحقیقات درپیش رہی مگر نرائن راو صوبہ دار خاندان نانا راو نے جو بخوبی اوسکی شناخت سے واقف تھے بتلایا کہ یہ نانا نہین ہے —

راو صاحب ۱۸۶۲ عیسوی مین گرفتار ہوکر عدالت فوجداری ضلع کانپور اعلاے شمشیر سے سزاے پھانسی کا مستوجب ہوا —

مسٹر شا صاحب نے جو سفر یار قند کو تشریف لے گئے تھے دو آدمیون کو نانا راو کی شبہہ مین گرفتار کیا مگر ایک محمد علی نامی مسلمان اور دوسرا کنھیا نامے ہندو جو

کسی زمانہ مین فوج چھتر سنگہ مین ملازم تھا لیکن اب فوج یعقوب خان مین ملازم ہے اور نام اوسکا اسلام ہے نکلے اور دونون کی نسبت شبہہ غلط ہوا —

شہر لکھنؤ کا بندوبست سرکار نے بعد فتح کے اس طرح سے کیا کہ جنرل نپیر صاحب بہادر نے واسطے دمدمہ کی جانب اوتر شہر کے اور دلکشا سے بجانب پورب اور موسی باغ سے جانب پچھم جگہہ تجویز کر کے اور چند جگہہ یعنے کوٹھی دلکشا اور کوٹھی بیگم صاحبہ اور موتی محل اور قیصر باغ وفرح بخش محل اور کوٹھی رزیڈنٹی اور پل آہنی اور پختہ پل حسین آباد و علی نقی کا مکان واقع دریاے گومتی داخل دمدمہ کے ہوے اور منجملہ اون مکانات کے تین مکان ایسے کیے کہ جس سے دہشت شہر کو اور پل وغیرہ گومتی کو ہوے تفصیل اوسکی یہ ہے — پختہ پل پل آہنی کوٹھی رزیڈنٹی اور پختہ پل کا طول ڈیڑھ میل کا اور اوسمین مچھی محل یعنے مچھی بھون بھی مخلوط ہے اور وقت ضرورت کے اس مکان مین تین ہزار آدمی رہ سکتا ہے اور ۵ سو آدمی سے مقابلہ بھی کر سکتے ہین اور یہ مکان قابل رکھنے اسباب سلح خانہ کے ہی اوسکی تعمیر مین سرکار کا چار لکھہ روپیہ صرف ہوا اور پل آہنی و مچھی بھون کے درمیان مین ہی اور اوسمین ایک قلعہ ہے کہ جو دو سو آدمی تو کفایت کرے اس کل تعمیر مین مبلغ دو لکھہ [illegible] ہزار حسب تفصیل ذیل صرف ہوا —

قلعہ پل پختہ	پل آہنی کیواسطے	متفرق عمارات کیلیے	اور پانچ سڑکین درمیان شہر کے واسطے آرام خاص و عام کے تجویز ہوئین
دو لکھہ [illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	

ایک سڑک سابقہ جو کانپور کو جاتی ہے دوسری قلعہ سے چار باغ اور تیسری قلعہ سے تلکو پورہ چوتھی موسے باغ اور پانچوین علی نقی خان کے مکان سے موسے باغ اور جو سڑک دلکشا کو اوتر کی جانب سے جاتی ہی اوسکی بھی مرمت کی گئی —

تفصیل افواج جو واسطے حفاظت اودہ کی اوس وقت و تعینات ہوئی تھی

ضلع	سفرمینا		توپ خانہ				گورہ				ہندوستانی				کیفیت
			اسپی		نرگاوی		سوار		پیادہ		سوار		پیادہ		
	مقتول	مجروح	مقتول	مجروح	مقتول	مجروح	مقتول	مجروح	مقتول	مجروح	مقتول	مجروح	مقتول	مجروح	
لکھنؤ	٠	ایک	٠	دو	٣	١	١	٠	٢	۴	١	٠	١	٠	
سیتاپور	٠	٠	٠	١	٠	١	٠	۴	١	۴	١	٠	١	٠	
فیض آباد	٠	٠	٠	١	٠		٠	٢	٢	٠	١	٠	١	٠	
رائے بریلی	٠	٠	٠	٠	٠		٠		١	۴	١	٠		٠	
سلطانپور	٠	٠	٠	٠	٠		٠	٠	٠	۴	١	٠	٠	٠	
گونڈا	٠	٠	٠	٠	٠		٠	٠	١	٠	٢	٠	٣	٠	
میزان	٠	٠	٠	۴	٠	٨	٠	٨	٨	[illegible]	[illegible]	٠	٣	٠	

لکھنؤ کی فتح ہوئی تھی تمام باغی پست ہوگئے اور مادہ فساد فرو ہوگیا اور سرکار کمپنی نے پھر اپنا انتظام ضلع بندی اور عدالت کا ہر ایک مقام پر جما دیا اور قبل غدر جیسا کچھ تھا بعد غدر بھی ہوگیا اور سب رعیت امن و امان سے آباد ہوگئی اور یقین تھا کہ کمپنی کو بدستور سابق ہندوستان کی حکومت ہو مگر عدالت پارلیمینٹ دربار شاہی مقام لندن نے کمپنی کو آیندہ کیواسطے ملک اختیار دینا مناسب نہ سمجھا اور حکم معطلی کا دیدیا چنانچہ خیابان سوم تواریخ ہذا میں ذکر اوسکا آیندہ کیا جاویگا

التماس مؤلف

ناظرین کو مژدہ ہو کہ من ابتداء سنہ ۵۷ع لغایت ماہ اگست سنہ ۱۸۵۸ع مدت ایکسو دو سال کمپنی نے عملداری کی اوسکا ذکر خیابان ہذا میں مندرج ہوا اب حکومت کمپنی تمام ہوئی — غدر کا حال بہت کچھ ہے بلکہ کانپور کا جو لکھا گیا اس سے زیادہ مؤلف تاریخ کو معلوم ہے مگر چونکہ اس تواریخ میں فقط خلاصہ بیان مطلب کا مختصر ہونے کے واسطے لکھا گیا ہے اسواسطے زیادہ طول کرنا دردسر ناحق سمجھکر مختصر پر اکتفا کیا ؛ دستخط بابو رام سرن اجودھیا پرشاد مؤلف تاریخ ہذا

خیابان ثانی تمام ہوگیا

زمینداروں نے عمر بھر باقی ندی تھی وہاں پر بندوبست استمرار جاری کر دیا کہ بے اندیشہ
مالگزاری جمع ہو جاتی ہے جن راستوں سے گذر بگری کا محال تھا وہاں بگھیوں کا راستہ
ہوا اور جہاں روپیہ میل پر پہلی میسر تھی وہاں پر ریل دو دو آنوں پر دوڑا جہاں قاصد نہ جا
سکتا تھا وہاں سر رشتہ ڈاک اور تار برقی جاری کیا جہاں ٹھگوں نے پہلوانوں کو
قسم دلائی تھی اور جن مقاموں پر بوڑھے اشرفی اچھالتے چلے جاتے ہیں ایسا انتظام
کیا جہاں ہزاروں کی تجارت تھی کمپنی نے لاکھوں کی جاری کر دیا اور انتظام پولیس و
دار الشفا و مدرسہ و انصاف و قانون و مدرسہ و علم و ہنر تمام عیش و عشرت کی سامان
عجیب غریب ہموں کا تماشا تمام رعایائے و والیان ہند اور اپنی بادشاہ حضور ملکہ معظمہ
کو دکھلا کر حسب الحکم پارلیمنٹ کے تمام ملک ہند بلا عذر و حجت جناب فیض مآب
شاہنشاہ ازبل ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ شہنشاہ گریٹ برٹین و ایرلنڈ و ایشیا و دیگر
جزو عات یورپ و افریکا و امریکا و اسٹریلیا دام اقبالہا و ملکہا کو سپرد کر دیا اور ۲ اگست
۱۸۵۸ عیسوی کو عدالت پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو
آیندہ سے ملک ہند سے کچھ سروکار نہیں رہا البتہ جو کچھ روپیہ اونکا فاضل ہوا اسکا
سود خزانہ شاہی سے لیا کریں اور جملہ امورات سلطانی بادشاہ کے اہتمام سے ہندوستان
مین انجام ہوں گے یہ بھی ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی ہوئی کہ دوکانداروں کی حکومت
سے نکل کر خاص شہنشاہ کی حکومت میں در آیا اور ہند کی رعایا بھی رعایا کوئین وکٹوریہ کی ہوئی
۳۰ اگست ۱۸۵۸ع کو سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی نے واسطے ظاہر کرنے اپنی منشا کے
مقام لندن میں ایک جلسہ کیا اور واسطے آگاہی خاص و عام رعایائے ہند کے
حسب الحکم ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے اوسکی ایک یادداشت ہندوستان بھیجی گئی اور
بحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے ۵ نومبر ۱۸۵۸ع کو مشتہر کی گئی واسطے ملاحظہ
ناظرین کے درج تاریخ کی جاتی ہے —

منتخب یادداشت جلسہ عام سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی جو امر خاص کی بابت

ماہ اگست کے ۱۸۵۸ عیسوی ۲۰ تاریخ روز دوشنبہ مقام لنڈن ہال اسٹریٹ مین فراہم ہوا

ایک شخص نے التماس کی کہ بعد انقطاع تعلق سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملک ہند کی انتظام سے اسکے بعد کوئی جلسہ عام فراہم نہوا کریگا اور اوسکے التماس کرنے پر بالاتفاق تجویز ہوئی کہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی حسب الارشاد پارلیمنٹ اون اعتبارات کو جو قلمرو ملک برطانیہ واقع ہند کے انتظام سے متعلق ہین اور جو زمان دراز سے بادشاہ کی طرف سے اس سرکار کے پاس امانتاً مفوض ہی واپس کرنے کے وقت بدل و جان ہر رتبہ اور درجہ کے نوکر اور اہلکار کی ممنون احسان ہے کہ اونھون نے ساتھ وفاداری اور جان نثاری اور حزم و ہوشیاری کی اپنے خدمات کو انجام دیا اور امید ہے کہ اونکی بہبودی کیواسطے سرکار موصوف کی استدعا تسلیم کیجاے —

اہالی ہند کو اس بات کی اطمینان کلی دینے سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خوشنودی حاصل ہوتی ہے کہ جناب معظمہ ملکہ وکٹوریہ سراپا رحیم معلوم ہوگی اور اس سرکار کی خدمات شایستہ کو جو اونھون نے اس اہلکار کی تبعیت مین جسکو ملک برٹانیہ کی حکومت مین قایمقام ملک ہند ہونیکا افتخار آج تک حاصل تھا انجام دین فراموش نکریگی اور سلطنت برٹانیہ کی وفاداری کی بابت صلہ دینے کو موجود ہوگی سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو یقین ہے کہ شرکا سرکار کمپنی متعلقہ سررشتہ ملک جس طرح سے محال کی نامورسی ہی ہے اوسی طرح رکھین اور اس سرکار کو چاہیے کہ حب حومی الیہم بادشاہ کی نوکری مین بلا توسط غیرسے منتقل ہو دین اوس وقت اونکی تعظیم اور طمانیت ملک کے سرداروں اور جمہور انام کی طرف سے ہوا کرے —

اس سرکار کی ہموطنون کی نسبت جو سرکار کمپنی کے انتظام مین بطور اہل قلم یا اہل سیف ملک ہند مین مامور ہین اور جنھون نے خصوصاً ان دنون مین مشقت عظیم و تعب اور اپنی خدمت کو بوجہ احسن انجام دیا کہ ملکہ معظمہ اور جناب ممدوحہ کے ملک کے

باشندون کے تحسین اور دلسوزی حاصل کی جنسے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی محجب ہے
کہ اونکا رویہ سابق سے اسبات کی اطمینان کلی حاصل ہوئی ہے کہ جن لوگون نے سرکار
کمپنی کی معرفت تربیت پائی ہے اونسے زیادہ لیئق یا زیادہ جان نثار نوکر بادشاہ کو
حاصل نہونگے اور اس سرکار کو کسی طرح اس بات کا دعوے نہین ہے کہ جو تحسین اور
لوگون کو سزاوار ہے اور جنکے نام ہر اقلیم مین جہان اشاعت علوم ہوا مشہور ہین
اپنی طرف عائد کرے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی اس امر کی امیدوار ہے کہ کتب تواریخ مین
اسبات کا ذکر ہوگا کہ نوکران موصوف نے ایسی راہ کھولی کہ ہر شخص جناب سرکار کمپنی
کی نوکری اہل قلم و اہل سیف مین نامور ہے اور ملکہ معظمہ اور اونکی اسلاف شاہانہ
کی اہل قلم اور مبارز لوگ اوسکے وسیلہ سے عمدہ لیاقت انتظام ملکی اور سپہ گری کی ظاہر کرین
اس سرکار کو بھی جو انکسار آرزو ہے کہ سرکار کمپنی کے انتظام سے جو بات ثابت ہووے
کہ انتظام مذکور قادر مطلق کے ہاتھ مین واسطے فائدہ بلکہ اول درجہ ملک ہند کی رفاہ
کے لیے سپرد ہوا تھا اور سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی مستدعی ہے کہ حق تعالی جلشانہ
ہندمین جلد تر امن چین اور جان و مال کی حفاظت اور انتظام کر کے ملکہ معظمہ کے
انتظام کو برکت دیوے اور ملکہ ممدوحہ کی کوشش کو واسطے بہبودی رعایائے ہند کی
اس طرح موثر کرے کہ سب رعایا خواہندہ ملکہ معظمہ کی ذات اور اوسکی حکومت
شاہانہ کے طابع ہونگے ہمیشہ اس راہ مین ترقی پاوین جسکے سبب انسان اور
ہر فرقہ نامور اور نمایان اور فارغ البال ہوتا ہے اور ملکہ معظمہ کی ہمت عالی کی
بابت جو اونکے لیے صرف ہوئی اپنی وفاداری اور تابعداری ملکہ معظمہ کی ذات
اور انتظام سے متعلق کر کے صلہ پیش کرین +

یہ یادداشت بذریعہ چیف سیکریٹری نمبری ۱۴ بابت ۱۸۵۸ع بعد دستخط مندرجہ
ذیل کے حضور مین پارلیمنٹ کے پیش ہوئی —

دستخط الیف کری ڈبلیو جی اسٹاک
شہر لندن
یکم ستمبر ۱۸۵۸ع

اور شہنشاہ وقت نے تمام مضامین یادداشت منظور فرما کر حسب آئین ۱۶ و ۱۷ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۹۵ دفعہ ۲ کے دستخط ثبت کرکے خدمت میں گورنمنٹ کے بھیجی گئی

جی ڈی سی ڈکسن سکریٹری

جواب یادداشت از گورنمنٹ ہند

امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نہ صرف سرکار ہند بلکہ تمام فرقہ کی طرف سے و سرکار موصوف کی تبعیت میں کاربند ہوئے متکلم ہے اور جناب ممدوح اس بات کا اطمینان دیتا ہی کہ ہر فرقہ اہل قلم و اہل سیف متعینہ ہند ان الفاظ و داغ متضمن خوش نیتی اور پسندیدگی کی نسبت شکر گذاری با ادب کا اظہار کرتے ہیں اور یقین ہے کہ ملک ہند کے نوکران اہل قلم اور اہل سیف اوسکو تسلیم کرینگے ❊

جناب نواب گورنر جنرل بہادر کو یقین ہے کہ ہر فرقہ میں صرف ایک ہی رای نسبت بہ تسلیم سلوک منصفانہ اور بلحاظ اور عالی ہمتی سرکار کمپنی اعظم کے جسکے انتظام میں ملک ہند انہیں کا جاری ہے

حسب الحکم امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر و ویسرائے کشور ہند

(دستخط) جارج ریڈرک انڈر سیکرٹری سرکار ہند

ناظرین تاریخ کو واضح ہو کہ ہم اپنے شہنشاہ ملکہ کوئین وکٹوریہ دام اقبالہا کے رحم اور عدالت پروری کا حال لکھتے ہیں کہ جاے غور ہے کہ فقط چند سپاہیوں کے خون ریز نادر شاہ نے تمام دہلی اور ناحق ناحق تیمور لنگ شاہ نے تمام ستار کو قتل کروائی تھی خدانخواستہ اگر آج عملداری اہل اسلام یا دیگر اقوام کی قایم ہوتی تو ایسے غدر کے ہو جانے سے تمام ہند کو نیست و نابود کر دیتا جناب شہنشاہ ملکہ نے براہ ترحم قصور تمام بلوائیوں کا معاف فرمایا گو لاکھ ناہنجاروں نے صدہا قوم نصاریٰ کا خون اپنی گردن پر ناحق لیا بعد معافی قصورات کے اپنی رعایا کی دلجوئی کے واسطے ایک اشتہار مفصلہ ذیل صادر فرما کر واسطے اجرا ہونے کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی خدمت میں کلکتہ روانہ کیا ❊

بعد ورود منشور شاہی کے نواب محتشم الیہ نے بذریعہ حکم نمبری ۱۰۱ نمبر مورخہ ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ع کے اس خوشی کی واسطے کہ حضور شہنشاہ نے انتظام ملک ہند کا اپنے قبضہ اقتدار

مین لیا اپنے ماتحت ہند کی تمام عدالتین اور دفتر سرکاری مین یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو تعطیل
کرکے بند کردین اور واسطے اجراء اشتہار متذکرہ صدر کے الہ آباد مین دربار عام کیا ✽

کیفیت دربار جناب نواب گورنر جنرل بہادر بمقام الہ آباد

جناب نواب انریبل جان وایکونٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند نے
واسطے اجراء اشتہار محکوسہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء جناب ملکہ کوئین وکٹوریہ دام ملکہا کے یکم نومبر
سنہ حال کو دربار منعقد فرمایا جملہ افواج انگلشیہ اور ہندوستانی موجودہ قلعہ الہ آباد اوس وقت
قلعہ کی فصیل پر صف بستہ کھڑی تھی پانچ بجے شام کے وقت جناب ویسرائے بہادر کشور ہند
بہمراہی صاحبان خاص مع ملکہ معظمہ کے افواج متعینہ ہند کی نواب سپہ سالار کمانڈر انچیف
اور صاحب موصوف کے مصاحبون کے آگے اور اور عمدہ اہلکاران قلم وسیف نے فصیل
قلعہ پر سے استقبال کیا اشخاص ولایتی کے لیے نمایشگاہ طیار ہوئی تھی اور عملہ سرکاری کے
واسطے مقام مناسب طیار ہوئے تھے اور شہر کے باشندون کو حاضر ہونیکی ترغیب دی گئی تھی
جب امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل ویسرائے بہادر کشور ہند تشریف لائے اوس وقت جملہ افواج نے
تعظیماً اپنے اپنے اسلحہ کو نذر کیا اوس وقت جناب محتشم الیہ نے زبان مبارک سے سب
کی طرف مخاطب ہوکر فرمان ہوئے کہ واضح ہو کہ ملکہ معظمہ نے اپنی مرضی مبارک کو اس طرح
ظاہر کیا ہے کہ ملکہ ممدوحہ قلمرو انگریزی واقع ہند کی انتظام کو اپنے اہتمام مین لاوین پس
جناب ممدوحہ کا مین قایم مقام اور گورنر جنرل خاص و عام کو اطلاع دیتا ہون کہ جملہ اعمال
متعلقہ انتظام ہند آج کی تاریخ سے مفخر الیہا کے نام نامی سے جاری کیے جاوینگے اور اوسی
تاریخ سے ہر فرقہ اور قوم کے لوگ جو انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد مین متفق ہوکر انگلستان
کی شان اور اقتدار برقرار رکھنے مین ساعی ہوئی آیندہ سے ملکہ معظمہ کے تابع متصور ہونگے
اور مین تمام لوگون کو فہمایش کرتا ہون کہ سب کوئی موافق اپنے رتبہ کے موقع پر حتی المقدور
اپنے دل و جان سے ملکہ ممدوحہ کے حکم اور مرضی مندرجہ شاہی اشتہار کے انجام دینے کی
اعانت کرین — ملک ہند مین ملکہ معظمہ کی کسقدر رعایاے ہندوستانی موجود ہے

ان سب پر ملکہ معظمہ کی وفاداری اور اطاعت واجب پس سب سے حال اور آیندہ نواب گورنر جنرل بہادر ملکہ معظمہ کے حکم پر رحم اور رحمت کے ایفاء باوفا بعینہ طلب کرین گے ۔ بعد اختتام اس کلام کے صاحب سکرٹری سرکار ہندہم کا ب نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے حسب الحکم نواب محتشم الیہ کے اشتہار جناب مکرمہ اور معظمہ ملکہ وکٹوریہ جو بنام والیان و سرداران و جمہور انام ہند کے بھیجا گیا تھا اور جسکی نقل بعینہ ذیل مین درج ہے زبان انگریزی و ہندوستانی مین پڑھا جب اشتہار ختم ہوا اوسی وقت شلک شاہی فصیل قلعہ سے سر ہوئین اور افواج نے اپنے اسلحہ کو تذر کیا شام کے وقت آتشبازی سر ہوئی دوسرے روز شب کے وقت الہ آباد مین اور خسرو کے باغ مین روشنی ہوئی فقط ـــ خدا ہمیشہ ملکہ معظمہ کا حافظ ہے ۔

نقل اشتہار مذکورۃ الصدر

نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس یہ حکم محکم ملکہ معظمہ انگلستان کا پہونچا ہے کہ جو مبارک ہند کی والی اور سردار اور جمہور انام کو ملکہ ممدوحہ نے نافذ فرمایا ہے اور دربار الہ آباد مین یکم نومبر کو پڑھا گیا اب اطلاع عام کیلیے گزٹ سرکاری مین مشتہر کیا گیا

ملکہ معظمہ باجلاس کونسل بنام والیان و سرداران و جمہور انام ہند

ملکہ معظمہ وکٹوریہ بفضل خدا مملکت گریٹ برٹن و ایرلینڈ اور آباد بہائے اور مضافات واقع یورپ و ایشیا و افریقہ و امریکا اور اشٹریلیا ایشیا کی ملکہ اور ظہیر المذہب کی طرف سے خاص و عام مین حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے ـــ

واضح ہو کہ بوجوہ کاملہ ہمارے اس ارادہ کو بمشورہ بصلاح اور اتفاق رائے امرای مذہبی اور ملکی کے اور مختاران عوام جو پارلیمنٹ مین فراہم ہوے مصمم کیا ہے کہ ممالک ہند کا انتظام جسکا انصرام انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو آج تک امانتاً مفوض رہا ہے اپنے اہتمام مین لاوین ۔

پس اس قرطاس کی رو سے ہم اطلاع دیتے اور اعلان فرماتے ہین کہ بصلاح اور اتفاق رائے مذکورہ بالا کے ہمنے ملک مذکور کا انتظام اپنے اہتمام مین لیا اور ہم اس قرطاس کی رو سے اپنی جمیع رعایا کو جو قلمرو مذکور مین موجود ہین تاکید فرماتی

ہین کہ ہمارے اور ہمارے ورثہ اور جانشینون کی وفاداری اور اطاعت کرین اور جس کسیکو ہمارے نام اور ہماری طرف سے ملک کے انتظام کرنے کے لیے وقت بوقت آیندہ مقرر کرنا مناسب سمجھین اوسکی فرمانبرداری کیا کرین گے۔

اور جو فرزند ارجمند معزز اور معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلیس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل وئیسرائے کشور ہند کے وفاداری اور قابلیت اور فہم و فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اسلیے صاحب موصوف یعنے وائیکونٹ کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کے انتظام ہماری طرف اور ہمارے نام سے کرنے کے لیے اور برعایت ان قوانین اور آئین کے جو ہمارے وزیر الممالک کے ذریعہ سے اُسکے پاس وقت بوقت پہونچے عمل کرنے کے لیے ہمارا قائم مقام اول اور ممالک مذکور کا گورنر جنرل وئیسرائے کیا ہے

اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی کیا فوجی سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری مین مامور ہے اس قرطاس کی رو سے سب کسی کو اپنے اپنے عہدہ پر بحال اور قایم فرماتے ہین مگر ہماری مرضی آیندہ شروط بیلے در وہ سب اونھین آئین اور قوانین کی رعایت کرتے رہین جو آیندہ نافذ کیے جائینگے۔

اور روسان ہند کو اطلاع دیتے ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو خود آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا انکی اجازت سے انعقاد پایا اون سب کو ہم قبول اور پذیرا کرتے ہین اور اونکی ایفا بعینہ کرتے رہینگے اور چشمداشت ہے کہ والیون کی طرف سے بھی اُسی طرح تعمیل ہوتی رہے گی ❊

جو ملک بالفعل ہمارے قبضہ مین ہے اسکا ازدیاد نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہوگا کہ کوئی شخص ہماری مملکت یا حقوق مین دخل بیجا کرے اور انتظام نہ پاوے اور علی ہذا القیاس پیش قدمی کسیکی نسبت مملکت یا حقوق اور اونکی ہماری جانب سے منظور نہوگی والیان ہند کے حقوق اور منزلت مثل اپنے حقوق اور منزلت اور عزت کے عزیز سمجھینگے اور ہمکو آرزو ہے کہ والیان ہند کو اور ہماری رعایا کو بھی ایسی سعادت اور ترقی اخلاق کی حاصل جو ملک کی صلح اور نیک بختی اور نیک انتظام سے پیدا ہوتی ہے حاصل ہوتی رہے۔

جو لوازم بہ نسبت اپنے دوسری رعایا کے ہمارے اوپر عائد ہے اونھین لوازم کو بہ نسبت رعایاے ممالک ہند کے ہم اپنے ذمہ واجب جانتے ہین اور خدا کے فضل سے وفاداری اور راستی کے ساتھ لوازم مذکور کی تعمیل کرین گے ٭

اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور تسلی خاطر سے جو اوس سے ہوا کرتی ہے ہمکو ساتھہ شکرگزاری کے اعتراف ہے تو بھی ہمکو نہ منصب ہے نہ آرزو کہ کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنے عقیدے کو قبول کراوین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو کسی دوسرے مذہب پر ترجیح نہ دی جاوے اور کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے ایذا نہ دیجاوے اور سب رعیت کو قانون کی روسے بغیر طرفداری کے محافظت ہوتی رہے اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی شخص جو ہماری نوکری مین ملک ہند کے انتظام کے لیے مقرر ہو کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی کے نسبت دست اندازی کریگا ورنہ ہمارا غیض ہوگا اور یہ بھی ہمارا حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری سب رعیت کسی قوم یا مذہب کے ہون بلا تعصب اور طرفداری کے ہماری نوکری مین ایسے عہدہ پر مقرر کیے جاوین جسکی خدمت کو بلحاظ تربیت اور قابلیت اور دیانت کے بخوبی انجام دے سکین ٭

ہمکو بخوبی معلوم ہے کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکے بزرگون سے ورثہ پہونچی ہے بہت عزیز جانتے ہین اور اونکی اس سمجھ پر ہم نظر التفات رکھین گے اور حقوق اونکے جو کہ اراضی سے متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ سرکار کے محفوظ رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہے کہ قانون کی تجویز اور بھی قانون کے نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک ہند کی رسم و رواج و دستور کا لحاظ ہوتا رہے بعض مفسد لوگ کلام دروغ پھیلا کے ہموطنون کو ورغلانا اور اونسے بغاوت فاش کروائی اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ حال سنکے ہمکو نہایت افسوس ہوا ہے سو ہماری قدرت اور اقتدار اس طرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکہ کے میدان مین بغاوت باغیون کے دفع کی گئی اب ہماری مرضی ہے کہ ان شخصون کی نسبت جو دھوکا کھا کے بیہودہ طاعت مین آنی چاہے اونکی تقصیرات کے معاف کرنے سے اپنے ترحم کو ظاہر کرین ٭

اس نیت سے کہ زیادہ خونریزی ہونی نہ پاوے اور ہماری ممالک ہند مین جلد امن چین

جو لوازم بہ نسبت اپنے دوسری رعایا کے ہمارے اوپر عائد ہے اونھین لوازم کو بہ نسبت
رعایاے ممالک ہند کے ہم اپنے ذمہ واجب جانتے ہین اور خدا کے فضل سے وفاداری اور
راستی کے ساتھ لوازم مذکور کی تعمیل کرینگے ۞
اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور تسلی خاطر سے جو اوس سے
ہوا کرتی ہے ہمکو ساتھ شکر گزاری کے اعتراف ہے تو بھی ہمکو نہ منصب ہے نہ آرزو کہ کسی رعیت سے
خواہ مخواہ اپنے عقیدے کو قبول کراوین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو کسی
دوسرے مذہب پر ترجیح نہ دی جاوے اور کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے
ایذا نہ دیجاوے اور سب رعیت کو قانون کی رو سے بغیر طرفداری کے محافظت ہوتی رہے
اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی متنفس جو ہماری نوکری مین ملک ہند کے انتظام
کے لیے مقرر ہو کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی کے نسبت دست اندازی کریگا ورنہ ہمارا غضب ہوگا
اور یہ بھی ہمارا حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری سب رعیت کسی قوم یا مذہب کے ہون بلا تعصب
اور طرفداری کے ہماری نوکری مین ایسے عہدہ پر مقرر کیے جاوین جسکی خدمت کو بلحاظ تربیت
اور قابلیت اور دیانت کے بخوبی انجام دے سکین ۞
ہمکو بخوبی معلوم ہے کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکے بزرگون سے ورثہ پہونچی ہے بہت
عزیز جانتے ہین اور اونکی اس سمجھ پر ہم نظر التفات رکھینگے اور حقوق اونکے جو کہ اراضی سے
متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ سرکار کے محفوظ رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہے کہ قانون
کی تجویز اور بھی قانون کے نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک ہند کی رسم و رواج و دستور پر لحاظ ہوتا رہے
بعض مفسد لوگ کلام دروغ پھیلا کے ہموطنون کو ورغلانا اور اونسے بغاوت فاش کروائی
اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ حال سنکے ہمکو نہایت افسوس ہوا ہے سو ہماری قدرت
اور اقتدار اس طرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکے میدان مین بغاوت باغیون کے دفع کی گئی اب
ہماری مرضی ہے کہ ان شخصون کی نسبت جو دھوکا کھاے ہوئے پھر طاعت مین آنی چاہے اونکی
تقصیرات کے معاف کرنے سے اپنے ترحم کو ظاہر کرین ۞
اس نیت سے کہ زیادہ خونریزی ہونی نہ پاوے اور ہماری ممالک ہند مین جلد امن چین

ہمارے حکام ماتحت کو ایسی قدرت دیگی کہ واسطے افادۂ خلایق کی انھین ہماری مرادونکے اتمام مین پہونچاوین

تمام شد

خداوندتعالی ہمیشہ شہنشاہ حضور ملکہ کوین وکٹوریہ دام اقبالہا ملکہ کو برکت ترقی عمر و دولت کی دیوےفقط

بعد اجراء اس اشتہار کے جناب ملکہ معظمہ دام ملکہا کے حکم سے ایک مراسلہ اور مقام لندن سے
وزیر اعظم ہند نے بنام نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی بھیجا اور نواب ممدوح نے سوم جون
۱۸۵۹ع کو بنابر آگاہی رئیسان کی مشتہر کیا نقل اوسکی ذیل مین مندرج ہوتی ہے ✤

نقل مراسلہ مندرجۂ ذیل نمبر ۱۰ مرقومہ ۱۲ اپریل ۱۸۵۹ع نوشتۂ جناب سکرٹری اعظم ہند مقیم لندن بنام ایسر کمبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند

دفعہ ۱ مراسلات مندرجہ حاشیہ جو جیفہ فارن پارلمنٹ سے موصول ہوئے ہین اونسے معلوم ہوا
کہ واسطے جاری کرنے اشتہار ملکہ معظمہ کے بیچ دربارہاے جملہ راجہ و نواب ہندوستان کی
کیا بندوبست کیا گیا ہے اور اوسکی سماعت سے خاطر روساے مذکور پر کیا اثر ہوا ✤
دفعہ ۲ اہالیان گورنمنٹ ملکہ معظمہ انگلستان کو مراسلات مندرجہ بالا اور کاغذات ملفوفہ
کے معاینہ اور اس امر کی اطلاع یابی سے کمال خوشی حاصل ہوئی ہے کہ اشتہار ملکہ معظمہ
مرغوب طبع اکثر درباریوں روساے ہندوستان کی ہوا ہندوستان کے تمام اضلاع اور
ممالک ملحقہ مین یعنے جمبو کی کوہ شمالی سے ہند کے تمام ممالک جنوبی تک باشندگان ہندنے
اوس اعلام نامہ کے جواب مین جو آپنے بہ طلب قیام عملداری جدید کے جاری کیا تھا عرایض
اسمی ملکہ معظمہ باظہار خیر خواہی اور محبت اور جان نثاری آپنے ارسال کیے ہین اور بروقت
مشتہر ہونے اشتہار ملکہ معظمہ کے عملداریہاے ہندوستانی مین نمایاں اوسکی تعظیم و تکریم کی
دفعہ ۳ خصوص جناب نواب نظام اور مہاراجہ نیپال اور مہاراجہ ہاے قوم مرہٹہ مثلاً
مہاراجہ سیندھیا اور ہولکر اور گیکواڑ نے حشمت کے ساتھ ملکہ معظمہ کے اشتہار کی تکریم کی
اونھون نے روز ورود اشتہار کے ہر طرح سے رونق اور زینت دی گلی کوچون مین روشنی
ہوئی اور عوام نے خوشی سے انبار ہیزم مین آگ لگائی اور جابجا نوبت خانے بجے اور

لوگ بیان کرتے ہین کہ جملہ اعلے و ادنے اوس خوشی و خورمی مین شریک تھے جو دربار مین دیکھی

دفعہ ۴ - راجہ ہاے قدیم راجپوتانہ نے بھی خیرخواہی اور محبت اپنی ظاہر کی اور رئیسان اعظم ممالک محروسہ سکہ نے جو تمام ایام سرکشی سپاہیان ہندوستانی مین صدق دلی او نیک نیتی سے علانیہ خیرخواہ گورنمنٹ انگلستان رہی ہین اپنی وفاداری نمایان کی ؎

دفعہ ۵ - علاوہ دوسرے روسا اہل اسلام اور ہنود مثلاً نواب ناظم بنگالہ اور راجہ میسور نے نہایت پیغام اور وعدہ مندرجہ اشتہار کے بعجلت تمام اپنی خوشنودی طبع اور رضاے خاطر کا اظہار کیا سب نے مفسدون کی بغاوت کو قابل لعنت کے قرار دیا اور تمام رعایا کلمات محبت آمیز اور الفاظ خیرخواہی اور جان نثاری نسبت ملکہ معظمہ انگلستان کے زبان پر لاتے تھے ؎

دفعہ ۶ - پس باشندگان اعلے و ادنے کے اعمال مذکورہ بالا سے اہالیان گورنمنٹ ملکہ معظمہ کو امید ہے کہ آیندہ ملک مین صلح و رفاہ قائم رہے گی اور یہ امر ثابت ہے کہ روسا ہندوستان اس وعدہ ملکہ معظمہ کو باور کرتے ہین جسمین لکھا ہے کہ روسا کی حشمت اور مرتبہ اور حقوق مین فرق نہ آنے پاویگا پس اہلکاران گورنمنٹ کی نیت خاص یہ ہے کہ آپ روسا کے اوس گمان کو ہر طرح سے مضبوط اور مستحکم کرتے رہین فقط

(دستخط) لارڈ اسٹانلی

۱۰ مئی ۱۸۵۹ع کو جناب فیضمآب نواب کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند دام اقبالہ نے نواب تفضل حسین باغی رئیس فرخ گڈھ کی مثل کو فیصلہ کیا چنانچہ خیابان اول تاریخ ہذا مین ذکر حکومت نواب مذکور الصدر کا کیا گیا ہے لہذا نقل مثل کی ذیل مین درج کرنا مناسب معلوم ہوا

نقل مثل نواب تفضل حسین رئیس فرخ آباد

واضح ہو کہ امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل نے کاغذات مثل مرتبہ صاحبان اسپیشل کمیشن کو جو واسطے تحقیقات اور تجویز مقدمہ تفضل حسین خان سابق نواب فرخ آباد مین جمع ہوئے تھے بغور تمام ملاحظہ فرمایا ؎

وہ جرائم جو مدعی علیہم مذکور کے ذمہ قرار دیے گئے تھے حسب تفصیل ذیل ہین —

یہ کہ تفضل حسین خان نے باوصف اسکے کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کا تابعدار تھا سرکشی کرکے

ماہ جون سے تا دسمبر ۱۸۵۷ء گورنمنٹ موصوف کے مقابلے مین جنگ و جدل کی اور اوسی ایام مین ضلع فرخ آباد سی کہ جو منجملہ اون مقامات کے تھا جن مین باغی لوگ بکثرت مجتمع تھے بطور سرغنہ اور ترغیب دہندہ کے بغاوت کرتا رہا ہے دوم یہ کہ تفضل حسین خان نے ماہ جون و دسمبر ۱۸۵۷ء تک ضلع فرخ آباد اور اوسکے گرد و نواح مین بہت سی رعایاے قوم انگریزی اسکے قتل کرنے مین قبل اور بعد وقوع جرم اصل مجرم اور معاون تھا کہ تفصیل اوسکی حسب ذیل ہے ❋

اولاً بیچ قتل کرنے کم و بیش ۴۰ نفر قوم انگریز کے مقام ہانپور کنٹری یعنی گنگ دریا پر واقع ماہ جولائی ۱۸۵۷ء ❋ ثانیاً بیچ قتل کرنے چند مستورات اور اطفال قوم انگریز اور چند نفر رعایاے دولنسلی اور عیسائی لوگونکی کہ تعداد اونکی تخمیناً ۲۱ نفر ہوگی اوپر میدان پریٹ فتحگڈہ کے ماہ جولائی ۱۸۵۷ء کو ❋ ثالثاً بیچ قتل کرنے کالیخان سپاہی وفادار متعینہ ۱۰ ایلٹن ہندوستانی کے ماہ جولائی ۱۸۵۷ء کو ❋ رابعاً بیچ قتل کرنے دو نفر سکھہ وفادار سرکار نامعلوم الاسم کے جو ماہ جولائی ۱۸۵۷ء مین شامل کالیخان کے مارے گئے

صاحبان عدالت نے مقدمہ کو باحتیاط تمام اور بلا جانبداری تحقیقات اور تجویز کرکے حکم مندرجۂ ذیل صادر فرمایا یعنے یہ کہ ❋ حکام اس عدالت کے بالاتفاق تجویز کرتے ہین کہ جرائم متذکرۂ ذیل تفضل حسین خان مدعیٰ علیہ سابق نواب رئیس فرخ آباد پر ثابت ہوے ہین ❋ مد اول مندرجۂ صدر ❋ مد دوم مندرجۂ صدر ❋ مد مذکور کے ضمن ۲ ثابت ہوئے یعنے مدعیٰ علیہ تخمیناً ۲۳ جولائی ۱۸۵۷ء مقام پریٹ فتحگڈہ مین بیچ قتل کرنے ۲۲ نفر اشخاص کم و بیش قوم انگریز اور دولنسلی اور عیسائی از قسم مرد و زن و اطفال کے قبل اور بعد وقوع جرم کے معاون رہا ہے

مد مذکور کی ضمن ۳ ثابت ہوئی یعنے مدعا علیہ فرخ آباد مین تخمیناً ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء کو دو نفر سکھہ وفادار لامعلوم الاسم کے قتل کرنے مین قبل اور بعد وقوع جرم معاون تھا ❋ پس بنظر ثبوت جرائم مذکورہ حکام عدالت ہذا یہہ حکم دیتے ہین کہ تفضل حسین خان پھانسی پاوے اور جملہ جایداد اوسکی ہر قسم کی سرکار مین ضبط ہووے لیکن بموجب احکام گورنمنٹ ہند جسکے

ذریعہ سے بیحکم کمیشن مقرر ہوا ہے تعمیل اس حکم کی تا حکم ثانی ملتوی رہی ✤
ایسر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل صاحبان کمیشن کی تجویز اور حکم کو صحیح اور درست تصور کر کے منظور فرماتے ہین یعنے جو ثبوت اور شہادت بروقت درپیشی مقدمہ داخل ہوئی تھی وہ امر اسر مزید تجویز مذکور کی ہے اور سوائے حکم مذکور کے دوسرا حکم قانوناً مجرم کی نسبت صادر نہو سکتا تھا مگر تحقیقات کے وقت یہ امر منکشف ہوا بلکہ مدعی علیہ نے بعرض موقوفی تعمیل حکم مذکور کے یہ عذر پیش کیا کہ اپنے تئین حاضر کرنے سے پہلے میجر بارو صاحب اسپیشل کمشنر متعلقہ کیمپ جناب سپہ سالار بہادر نے مدعی علیہ کو اس مضمون سے خط لکھا کہ تم اپنے تئین حاضر کرو اور اوس خط مین یہ عبارت مندرج تھی کہ قصور اون لوگون کا جنھون نے بذات خاص رعایا سے قوم انگریز کو قتل کیا ہو معاف ہوا ہے اور یہ کہ اگر اوس نے کسی شخص قوم انگریز کو بذات خاص قتل کیا ہو بلا خوف وخطرہ اپنے تئین حاضر کرے ✤
بلا لحاظ اس امر کے کہ میجر بارو صاحب کو تفضل حسین خان کے نام ایسا خط لکھنے سے کیا غرض تھی اور مدعی علیہم نے اوس سے اوس وقت کیا مراد اخذ کی اس امر مین شبہ نہین ہے کہ بفور رسید خط کے مدعی علیہ نے اپنے تئین حاضر کیا اور اب مدعی علیہ اس بیان سے مستدعی ہے کہ رجا اوس وعدہ عفو تقصیر کا جو میجر بارو صاحب نے فرمایا تھا میری نسبت چاہیے کیونکہ صرف اعانت قبل وقوع جرم مجھپر ثابت ہوئی ہے اور رعایا سے قوم انگریز کے قتل مین بذات خاص شریک ہونا میری نسبت ثبوت کو نہین پہونچا ✤
ایسر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل میجر بارو صاحب کے عمل کو بالکل ناجایز سمجھتے اور اوسکو ہرگز تسلیم نہین کرتے ہین کیونکہ صاحب موصوف نے خلاف مضمون اشتہار ملکہ معظمہ کے وعدہ کیا تھا بلکہ وہ وعدہ خلاف اس حکم صریح گورنمنٹ کے تھا جسکی رو سے مدعی علیہ عفو سے مستثنے کیا گیا تھا مگر جناب ممدوح کو منظور نہین ہے کہ یہ شکایت کیجاوے کہ مدعی علیہ نے اوپر وعدہ ایسے اہلکار انگریز ذی حیثیت مثل میجر بارو صاحب کے اپنے تئین حاضر کیا تھا اور اس اعتبار کا نتیجہ یہ ہے کہ اب مدعی علیہم ایسے جرم کی علت مین پھانسی پاتا ہے جو اس جرم سے کم ہے جسکی نسبت اہلکار مذکور نے یہ ظاہر کیا تھا کہ یہی ایک جرم قابل العفو نہین ہے ✤

پس جناب ممدوح اجلاس کونسل تجویز فرماتے ہین کہ حکم صاحبان کمیشن کا تفضل حسین خان کی
نسبت تعمیل نپاوے بشرطیکہ وہ فوراً دوام کے واسطے قلمرو حکومت گورنمنٹ انگریزی سے
باہر نکل جاوے اگر مدعی علیہ اس شرط کو منظور کرے تو وہ بطور قیدی بنظر بندی سپاہیان
گارد کے ممالک گورنمنٹ ہند کی سرحد تک پہونچا دیا جاوے گا اور وہان اوسکی رہائی ہوگی
ورنہ اگر مدعی علیہ یہ شرط قبول نکرے یا بعد قبول کرنے کے فی الحال یا آیندہ وعدہ خلافی کرے
یا وعدہ خلافی کا قصد کرے تو حکم پھانسی مصدرہ صاحبان عدالت اوسپر جاری کیا جاوے ٭
بعد فرو ہونے ایام غدر کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے خطاب رؤسائے ہند
کو بجلدوے خیرخواہی ایام غدر کے مفصلہ ذیل عطا فرمائے ٭

۱	نام صاحب خطاب	مقام صاحب خطاب	خطاب عطا شدہ	تاریخ عطای خطاب	کیفیت
۱	مولوی مظہر جمیل	ڈپٹی کلکٹر ہوشنگ آباد سابق سررشتہ دار کمشنری ممالک مغربی و شمالی حال ممالک متوسط	خان بہادر	۱۰ ماہ نومبر ۱۸۵۸ء	بجلدوی خدمات شایستہ بایام غدر
۲	لال بہادر زمیندار	ضلع فتحپور مفصلہ ممالک مغربی و شمالی	راو	۲۰ ماہ نومبر ۱۸۵۸ء	بجلدوے خیرخواہی شایان بایام غدر
۳	مصر بیجا ناتھ مہاجن	بریلی متعلقہ مغربی و شمالی	راو	۲۰ ماہ نومبر ۱۸۵۸ء	ایضاً
۴	راو تیج مل	تعلقہ دار دیہا قسمت الہ آباد	راجہ	۲۰ ماہ نومبر ۱۸۵۸ء	بجلدوے کمال خیرخواہی و خدمات شایستہ بایام غدر
۵	آسا پال سنگھ مالگزار	تعلقہ جات تاروہ و بیسوہ و دیگہا پیر وغیرہ	رای بہادر	ایضاً	ایضاً
۶	نانک چند	پرگنہ جھوسی	رای بہادر	ایضاً	ایضاً
۷	رام پرشاد مہاجن	داراگنج واقع الہ آباد	رای بہادر	ایضاً	ایضاً
۸	چودھری رندھیر سنگھ	ہلدور واقع نجیب آباد ضلع بجنور	راجہ	۲۱ ماہ دسمبر ۱۸۵۸ء	بجلدوے خیرخواہی و اعانت سرکار بابت اوس تمام ایام غدر کے جسمین نواب نجیب آباد ناجایز حکومت کرتا تھا
۹	چودھری پرتاب سنگھ	ساکن تاجپور ضلع بجنور	راجہ	ایضاً	ایضاً

نمبر	نام صاحب خطاب	مقام صاحب خطاب	خطاب عطا شده	تاریخ عطائے خطاب	کیفیت
۱۰	سیٹھ لکھمی چند ساہوکار	متھرا داس	رای بہادر	۲۸ فروری سنہ ۱۸۵۹ء	بجلدوی کارگزاری مستحسن جو ایام غدر میں مالکان کوٹھی سے ظہور میں آئی تھی
۱۱	دیوان مہندر سنگھ	زمیندار موضع پارنا پرگنہ تاہ ضلع آگرہ	رای بہادر	۲۸ فروری سنہ ۱۸۵۹ء	بجلدوی خیرخواہی و کارنمایاں ایام غدر کے
۲۹	ناصر علیخان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ	الہ آباد	ذوالقدر	۲۹ مارچ سنہ ۱۸۵۹ء	بجلدوی خدمات شایستہ بابت ایام غدر
۳۰	ناظر گور سہائے	مراد آباد	راجہ	۲۱ اپریل سنہ ۱۸۵۹ء	بجلدوی خیرخواہی سرکار ایام غدر
۳۱	دلسکھ رائے	بلرام متصل کاسگنج ضلع ایٹہ	راجہ بہادر	۲ مئی سنہ ۱۸۵۹ء	بعوض خیرخواہی اور خدمات شایستہ بابت ایام غدر
۳۲	شیخ خیرالدین احمد ڈپٹی مجسٹریٹ	گورکھپور	خان بہادر	۳۱ مئی سنہ ۱۸۵۹ء	ایضاً
۳۳	راؤ بھوانی سنگھ رئیس	مین پوری	راجہ بہادر	۲۴ جون سنہ ۱۸۵۹ء	ایضاً

نانا راؤ

بعد ضبطی و نیلام جائداد نانا راؤ ڈھونڈھو پنتھ باغی واقع بٹھور ضلع کانپور کی بنارس میں جائداد نانا راؤ کی ۲۳ اگست سنہ ۱۸۵۹ء کو مفصلہ ذیل نیلام ہوئی اور رانی جھانسی کی بھی املاک اوسی روز موجودہ بنارس ضبط ہو کر نیلام ہوئی تھی

نمبر	نام جائداد نانا راؤ	محلہ واقع جائداد	نمبر	نام جائداد نانا راؤ	محلہ واقع جائداد
۱	باغیچہ معروف باجی راو واقع علاقہ	تھانہ چیت گنج	۷	قطعہ مکان خشتی	چوسٹھی گھاٹ
۲	قطعہ مکان پختہ و سنگی مع گھاٹ سنگی تا لب دریائے گنگ	محلہ منکنیکا گھاٹ	۸	قطعہ باغ خشتی	واقع محلہ کبیر چورہ تھانہ چیت گنج
۳	قطعہ مکان خشتی	واقع چوسٹھی گھاٹ تھانہ دسا سومیدھ	۹	قطعہ مکان سالی معروف حویلی کاشی کی	بھیرو بازار
۴	ایضاً	باسی ٹولہ کوتوالی	۱۰	مکان خشتی و پختہ	ایضاً
۵	ایضاً	چوسٹھی گھاٹ	۱۱	مکان خشتی و سفالپوش	ایضاً
۶	ایضاً	ایضاً	۱۲	مکان خشتی	ایضاً

نمبر	نام جائداد نانا راؤ	محلہ واقع جائداد
۱۳	مکان خشتی بعض سنگی	سیرو بازار
۱۴	ایضاً ایضاً وسفالہ پوش	ایضاً
۱۵	قطعہ مکان چوبی وسنگی معروف مکان بالا ستبے	منگلہ گوری
۱۶	قطعہ مکان خشتی وسفالہ پوش	ایضاً
۱۷	قطعہ مکان خشتی وسنگی	واقع محلہ ہاتھی گلی
۱۸	لکڑی تیجیر وانیٹ موجودہ مکان بالاجی	مالیت ۵ للعہ
۱۹	ظروف برنجی وغیرہ	۱۱ عہ ۹ ۱۲
۲۰	قالین وتصویر وغیرہ	ما عہ ۱۳ ار ۹ پائی

نمبر	نام جائداد رانی جھانسی	محلہ واقع جائداد
۱	مکان خشتی سنگی	گڈہ پاسی ٹولہ
۲	دوکان خشتی دومنزلہ	ایضاً
۳	مکان خشتی سنگی	برہما گھاٹ
۴	ایضاً	ایضاً
۵	باڑہ خشتی وگلی سفالہ پوش	سیت ساگر
۶	مکان گلی ایضاً	ایضاً
۷	خشتی مکان	سیت ساگر
۸	مکان پختہ	گڈہ باسی
۹	ظروف برنجی	للعہ ۹ ۳
۱۰	لکڑی	عہ ۹ ۱
	تمام شد	

تفصیل دربارہای جناب امیر کبیر نواب چارلیس جان وائیکونٹ کننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و تیسرای کشور ہند

(الف م) ۲۴ اکتوبر ۱۸۵۹ع کو خیمہ گاہ مقام لکھنؤ مین روز دوشنبہ کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے واسطے ملاقات اہالی خاندان شاہ اودہ کے دربار فرمایا بعد طی ملاقات خانگی ساتھ تین امرائے خاندان مذکور یعنے نواب مرزا قمر قدر اور نواب مصطفے علیخان اور نواب محسن الدولہ کے جناب نواب محتشم الیہم نے باقی جمیع صاحبان خاندان سے دربار عام مین ملاقات کی اور جناب سپہ سالار بہادر اور عہدہ داران عمدہ ملکی اور جنگی اور صاحبان جنگی مصاحب اور افسران قلعہ لکھنو شریک مجلس رہے جب جناب مفخر الیہم کرسی خسروانہ پر جلوس فرما ہوئے اوسی وقت شلک شاہانہ سر ہوئے بعد ازان اہالی خاندان بادشاہ اودہ واسطے ملاقات جناب ممدوح کے ترتیباً آنے لگے اور پھر تشریف لیجاکے اپنی اپنی مقام کی نشست پر جناب ممدوح نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اس وقت ہمکو کمال خوشی ہے کہ جمیع صاحبان خاندان بادشاہ

اودہ سے بحفظ مراتب تعظیم و تکریم حسب تقاضای عہدہ ہا و مناسب صاحبان موصوف کی ملاقات حاصل ہوئی وہ خاطر جمع رکھین کہ عین منشا گورنمنٹ یہ ہے کہ آیندہ اونکو اپنی حفاظت خاص مین رکھکر انکے ساتھہ کمال رعایت سے پیش آوے بمعاوضہ اس تحفظ و رعایت کے ہم صاحبان موصوف سے امید رکھتے ہین کہ وہ ایسے روش مستحسن مرعی رکھین کہ اون کے اطوار کی معاینہ سے باشندگان لکھنو ہمیشہ خیرخواہ اور ہر امر مین ملکہ معظمہ کے فرمانبردار رہین جب صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ممالک غیر نے کلمات جناب ممدوح کو زبان اردو مین ترجمہ کیا تب ہدایاے معمولی تقسیم ہوئے اور جلسہ برخاست ہوا ❊

۲۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ء روز چہارشنبہ کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے مقام لکھنو مین دربار واسطے ملاقات تعلقہ داران اودہ اور رؤساے عمدہ شہر لکھنو اور نیز واسطے تقسیم انعام ملکی رعایا اور اشخاص ہر قسم کے جیسے خدمات شایستہ بخیرخواہی گورنمنٹ ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئین تھین دربار عام فرمایا ❊ اولاً جناب ممدوح نے اس نواح کی نو تعلقہ داران عمدہ سے ملاقات خانگی فرمائی جنھون نے شروع غدر مین انگریزا ور ملکہ معظمہ کی دیگر رعایا بے شمار کی جان بچائی وہ یہ ہین ❊

۱	مہاراجہ دگ بجے سنگہ رئیس	بلرام پور		۶	راجہ ہردیو بخش رئیس	کٹیاری
۲	مہاراجہ مان سنگہ رئیس	شاہ گنج		۷	راجہ رستم شاہ	دہرہ
۳	راجہ درگ بجے سنگہ رئیس	مرار مئو		۸	بابو اجیت سنگہ رئیس	تردل
۴	راجہ لال مادہو سنگہ رئیس	گڈہ امیٹھی		۹	راجہ مردان سنگہ رئیس	بیرادہ
۵	راجہ ہنونت سنگہ رئیس	دھاراپور اور کالاکنکر				

بعد ازان وہ افسران فوج ہندوستانی جو حاضر باش لکھنو تھے اور جنسے ایام غدر مین خصوص حصار رزیڈنسی کے بچانے مین کمال شجاعت ظہور مین آئی جناب معظم الیہم کی ملاقات کو آئے تب جناب نواب محتشم الیہم نے جملہ تعلقہ داران اور دیگر صاحبان عالی رتبہ ہندوستانی سے دربار عام مین ملاقات فرمائی اور اس جلسہ مین سپہ سالار بہادر اور جمیع عہدہ داران ملکی اور جنگی اور صاحبان مصاحب اور جناب چیف کمشنر اودہ اور جملہ صاحبان فوج اور عہدہ داران

ملکی متعینہ لکھنؤ حاضر رہے جب جناب ممدوح کرسی خسروانہ پر رونق افروز ہوئے شلک شاہانہ
سر ہوئین تب تعلقہ داران اور جمیع حاضرین دربار ترتیبًا آتے گئے اور نذرانہ ہاے معمولی
پیش ہوئے اور جناب مفخر الیہم نے اونکو قبول فرمایا تب خلعت اور خطاب اور دیگر انعام
از قسم اراضی اور زر نقد اون صاحبونکو مرحمت ہوئی جنسے ایام غدر مین خیر خواہی عمدہ ظہور
مین آئی بخصوص انکو جنہون نے رعایاے قوم انگریز کی جان بچائی اور ملکہ معظمہ کی افواج
کی مدد کی اور اس وجہ سے گورنمنٹ کی رعایت کے مستحق ہوئے ✠

خطاب ہاے مفصلۂ ذیل عطا کیے گئے

نمبر	نام صاحب خطاب	خطاب	نمبر	نام صاحب خطاب	خطاب
۱	راجہ دگ وجے سنگہ رئیس بلرام پور و تلسی پور	مہاراجہ بہادر	۳	بابو رستم شاہ رئیس ڈیرہ اور اماہٹ	راجہ بہادر
۲	راجہ مان سنگہ رئیس شاہ گنج و گونڈہ	مہاراجہ بہادر	۴	لالہ گور کی شنکر رئیس مراؤن	راجہ بہادر
			۵	لالہ تلا رام خیراتی کو	راے بہادر

بعد ازان خلعتہاے معمولی باقی تعلقہ داران اور صاحبان ہندوستانی حاضرین دربار کو تقسیم کیے گئے
زان بعد وہ اشخاص جو بوجہ خدمات شایستہ ایام غدر کے مستحق انعام کے ٹہرے تھے الا دربار مین حاضر تھے
روبرو جناب مفخر الیہم کے ترتیبًا حاضر ہوئے اور جو انعام بنا بر اونکے تجویز ہوئے تھے جناب ممدوح نے
اونکو منظور فرمایا تب جناب ممدوح نے تعلقہ داران اودہ سے فرمایا کہ اے تعلقہ داران
اودہ تمھارے ملک مین آنے اور تمھاری ملاقات کرنے اور ملکہ معظمہ کی طرف سے جو تمھارے
فرمان روا ہین تمھارے ساتھہ کلام کرنے مین ہمکو کمال خوشی ہے اوس وقت سے ایک سال
کامل نہین گذرا ہے جب یہ ملک غدر اور خونریزی کا موقع خاص تھا اور یہان کی رعایا کا
چال چلن اس قدر ناقص ہو گیا تھا کہ گورنمنٹ کو اوسکے ساتھہ بڑی سختی سے پیش آنا پڑا
مگر شکر ہے کہ بالفعل اودہ کے ہر گوشہ مین امن و امان ہے اور ہم آیندہ کی بابت آپ سے
کلام کرتے ہین نہ ایام ماضیہ کی بابت منجملہ آپ کے جو روبرو ہمارے موجود ہین اونکو اسناد
جائداد عطا شدہ جو گورنمنٹ سے واپس کی گئی ہے کل مرحمت ہوئی تھین اون اسناد
کی شرایط کی معاینہ سے آپکو معلوم ہوا ہو گا کہ انتظام قدیمی تعلقہ داری جو اودہ مین رائج تھا

ازسرنو جاری اور برای دوام قایم کیا گیا ہے خاطر جمع رکھو کہ جب تک تم صاحبون مین سے ہر ایک تعلقدار خیر خواہ اور ملکہ معظمہ کا فرمانبردار رہے گا اور اپنی رعایا سے بانصاف پیش آویگا تو ہم اور ملکہ معظمہ کا ہر ایک قایم مقام مثل ہمارے تمھارے جملہ حقوق تعلقداری اور رتبہ و توقیر کو قایم رکھے گا اور کوئی شخص اوسمین کمی و بیشی نکریگا آپ کو اون اسناد کی شرایط سے یہ بھی دریافت ہوا ہوگا کہ وہی حقوق برعایت اوتخیص شرایط کے آپ کے وارثون مین نسلاً بعد نسل قایم رہین گے پس بلحاظ اس استحکام حق مالکیت کے آپکو چاہیے کہ اپنی اراضی کی ترقی کے واسطے اپنا وقت اور زر نقد اور مساعی مناسب صرف مین لاتے رہو جس طرح گورنمنٹ نے آپ کے ساتھ رعایت کی ہے اوسی طرح آپکو لازم ہی کہ آپ اپنے ماتحتون سے اوس اسامی ادنے تک جو زمین کی کاشت کرتا ہے رعایت کرتے رہو آپکو چاہیے کہ اونکو نہ صرف زر تقاوی دیتے رہو بلکہ بنظر تکثیر پیداوار اراضی کے ہر نوع اونکی مدد کرو اور ایسا رویہ اختیار کرو کہ رعایا آپ کے نمونہ پر حاکمان وقت کی اطاعت کری مع ہذا اس ملکیت کے استحکام دائمی کے لحاظ سے آپکو چاہیے کہ اپنے اہل و عیال کو اس طریق پر تعلیم اور پرورش کرو کہ آیندہ جب اونکو بڑے سار اودھ کا منصب حاصل ہو تعلیم و تادیب کے فوائد مستحسن ظہور مین آوین آپکو چاہیے کہ گورنمنٹ کو اپنے باپ کی جگہہ تصور کرو اور یہی بات اپنے عیال و اطفال کے ذہن نشین رکھو اے تعلقداران اودھ ہمکو امید ہے کہ تمھارے درمیان کوئی ایسا نا بینا مطلق نہو گا جسکو یہ گمان ہو کہ گورنمنٹ کو تمھارے مذہب مین کچھہ نقصان رسانی منظور تھی اگر ایسا شخص کوئی موجود ہے اوسکے واسطے کلمات خاطر جمعی کے جو پہلے بیان ہو چکے ہین پھر زبان پر لانا ضرور نہین خود مرور ایام اور تجربہ اور غور سے یہ خیال فاسد رفع ہو جاویگا لیکن خود اونکی بہبودی کے لیے ہم اونکو تنبیہہ کرتے ہین کہ اشخاص مفسدہ کے افسانہ ہاے دروغ سے دھوکھا کھا کر کوئی امر از قسم عدم اعتبار یا خلاف اطاعت گورنمنٹ عمل مین نہ لاوین بالآخر جب آپکو کسی امر مین شبہہ پیدا ہو یا اپنے دل کا حال ظاہر کرنا منظور ہو تو صاحب چیف کمشنر کے حضور رجوع لیجا ؤ اور صاحب موصوف ہر ایک امر کو راست راست بیان کرے گا

کیونکہ وہ ممالک اودہ مین اہلکار ذی اقتدار اور نائب معتبر گورنمنٹ کا ہے اور آپ خاطر جمع رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کا صلاح کار غمخوار اور دوست دلسوز رہے گا ٭
ہمکو افسوس ہے کہ ہم تمھاری زبان خاص مین تقریر نہین کر سکتے مگر ہمارے کلمات ترجمہ ہو کر آپکو سمجھا دیے جاوینگے اور بتاکید آپسے یہ درخواست ہے کہ آپ ان کلمات کو فراموش نکرین بعد ازان تقریر مذکورہ بالا زبان اردو مین ترجمہ کی گئی اور صاحب سکریٹری گورنمنٹ ممالک غیر نے ترجمہ کو پڑھ سُنایا پھر بعد مراسم تقسیم عطر و پان کے جناب محتشم الیہم اپنی کرسی سے اوٹھ گئے اور تسلک شاہانہ سر ہوئی اور دربار برخاست ہو گیا —

(ب) دربار مقام کانپور

۳ نومبر ۱۸۵۹ء روز جمعہ کو جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند نے بغرض ملاقات مہاراجہ ریوان و راجہ ہاے و جاگیرداران بوندیلکھنڈ و امرا اور رؤسا اعظم قسمت ہاے بنارس اور الہ آباد واقع ممالک مغربی و شمالی مقام کانپور گرانٹ ٹرنک روڈ پر دربار عام فرمایا امرا اور جاگیرداران مفصلہ ذیل جناب محتشم الیہم کی ملاقات خانگی سے سرفراز ہوئے —

نمبر	نام راجہ	اتواپ سلامی	نمبر	نام جاگیردار		نمبر	نام جاگیردار
۱	مہاراجہ ریوان	۱۹ ضرب	۱	جاگیردار	جگنی	۹	گوری ہار
۲	مہاراجہ بنارس	۱۳ ضرب	۲	"	لوگاسی	۱۰	جاگیرداری گانون
۳	مہاراجہ چرکھاری	۱۱ ضرب	۳	"	بلدو		[illegible]
۴	راجہ پرونده	ندارد	۴	"	ترہوان		
۵	راجہ ناگود	"	۵	"	بہرئی		
۶	راجہ سریلا	"	۶	"	بیوسونڈہ		
۷	راجہ ہانڈہ	"	۷	"	علی پورہ		
۸	راجہ دیونراین سنگھ بہادر	"	۸	"	کانپتار ہولہ		

جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ ہاے ریوان و چرکھاری اور جاگیرداران لوگاسی اور گوری ہار سے ارشاد فرمایا کہ بلحاظ خیر خواہی سرکار دولتمدار کا سرکار نیک جو ایام غدر مین آپ سے

ظہور مین آسے گورنمنٹ کو منظور ہے کہ اگر منجملہ اتنے کے کیسیکی اولاد صلبی باقی نرہے تو آپکو اختیار متنبیٰ کرلینے کا حاصل رہیگا بعد ازان حسب امرا و اور جاگیرداران مفصلہ بالا اور دیگر رؤسا ہے ہندوستانی اور اہل ہند مع عمدہ اہلکاران ملکی اور جنگی متعینہ کانپور دربار عام مین مجتمع ہوے تب جناب معزی الیہم نے بہمراہی جناب نواب سپہ سالار بہادر رونق افزا ہے جلسہ ہو کر کرسی شاہانہ پر جلوس فرمایا اور شلک سلامی شاہانہ سر ہوئی بعد قبول ہونے پیشکش اور نذر ہاے معمولی کے ہر ایک امیر اور رئیس ہندوستانی کو علی الترتیب انعام اور خلعت عطا ہوئے انعام ہاے مفصلہ ذیل بجلدوے خدمات خیرخواہی متعلقہ ایام غدر کے مرحمت ہوئے ✤

(۱) مہاراجہ ریوان کو خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ اور استحقاق اس امر کا کہ بنسلاً بعد نسل ۱۹ ضرب توپ سلامی تعظیماً سر ہوا کرین حضور ممدوح نے عطا فرمایا ✤

(۲) مہاراجہ چہترپور کھاری کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ اور پرگنہ فتحپور و پرگنہ شاہ گڈہ بطور عطیۂ دوامی اور استحقاق اس امر کا کہ نسلاً بعد نسلاً ۱۹ ضرب توپ سر ہوا کرین عطا فرما کر جناب محتشم الیہم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جو جو خدمات اس رئیس سے بدین تفصیل بے نظیر ظہور مین آئین کہ وہ تمام ایام غدر مین نہ صرف سرکار دولتمدار کا خیرخواہ ثابت قدم رہا بلکہ افواج جناب ملکہ عالیہ کو بسعی سرگرمی مدد دیتا رہا اور زیر باری کثیر گوارا کرکے اور نہایت جانفشانی اور جانبازی سے اپنی جان کو علانیہ خطرہ مین ڈالکے ملکہ معظمہ کی رعایای قوم انگریز کی جان بچائی شکریہ ان خدمات کا جناب محتشم الیہم نے برملا دربار مین ادا کیا اور جناب سپہ سالار بہادر اور تمام حاضرین جلسہ کو اس امر آفرین طلب پر متوجہ ہونیکا ارشاد فرمایا کہ مہاراجہ موصوف اس صدق دلی سے گورنمنٹ ملکہ معظمہ کا ہواخواہ تھا کہ بروقت تشدد محاصرہ باغیان کے اپنے بیٹے کو اونکے حوالہ کرنے پر آمادہ ہوا مگر مسٹر روس صاحب اجنٹ قوم انگریز کو جو اونکی حفاظت مین تھا باغیون کے حوالے نکیا اور اوسی وقت جناب ممدوح نے جملہ اہلکاران انگریز کو تاکید کی کہ اگر اونکو آیندہ مہاراجہ موصوف کی قلمرو مین جانے کا اتفاق ہو تو اونکی خدمات کو ذہن نشین رکھین اور مراسم تعظیم و تکریم جنکا مہاراجہ صاحب مدوح اولی الحق ہے بسر و چشم ادا کرین ✤

(۳) راجہ ناگود کو منجملہ علاقہ منضبطہ راجہ راملگڈ کے چار ہزار روپیہ سالیانہ کے منافع کی اراضی مرحمت فرمائی ॰

(۴) راجہ دیو نرائن سنگہ بہادر رئیس بنارس کو خطاب راجہ بہادر کا اور خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ اور ازتمغال دوامی محاصل پرگنہ سیدپور عنایت ہوا ॰

(۵) دیوان سردار سنگہ جاگیردار لوکاسی کو خطاب راؤ بہادر کا اور خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ اور جاگیر بمنافع دو ہزار روپیہ سالیانہ عطا ہوئی ॰

(۶) نانا ہندوپت جاگیردار علی پورہ کو خلعت قیمتی پانچ ہزار روپیہ کی مرحمت ہوئی ॰

(۷) راج دھار رودر سنگہ جاگیردار گوری کو خطاب راؤ بہادر کا اور خلعت دس روپیہ عطا فرمایا گیا اور اور انعام کم قیمت بخشے گئے اور اون اشخاص کو جو انعام کے مستحق نہ تھے حسب معمول خلعتہائے تعظیمی عطا ہوئے بعد طی مراسم معمولی جناب نواب گورنر جنرل بہادر دربار سے تشریف لے گئے اور سلامی بادشاہانہ ادا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوگیا دوسرے روز جناب ممدوح معزی الیہم نے ہر سہ امراء عظام یعنے مہاراجہ ریوان اور بنارس اور چرکھاری کی اونکے خیموں میں تشریف لیجاکر ملاقات کی ہنگام تشریف بری جناب ممدوح کے صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند اور مصاحب اور توپ رسالہ ڈرگون گارڈ دوم ازان افواج ملکہ معظمہ اور سرداران باڈی گارڈ اور رسالہ اول ہمرکاب رہے جب نواب محتشم الیہم ہر ایک مہاراجہ کی خیمہ میں تشریف لیگئے اور پھر برآمد ہوئے دونوں وقت سلامی شاہانہ ادا ہوئی اور پیشکش اور نذرانہ حسب معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئی اور بعد طے مراسم مروجہ ملک کے جناب ممدوح نے دائرہ دولت کی طرف مراجعت فرمائی ॰

(ج) دربار کیمپ فتحگڈہ - ۱۵ نومبر ۱۸۵۹ع کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند نے مقام فتحگڈہ میں واسطے ملاقات جناب مستطاب نواب رام پور اور امرائے عمدہ اور روساے حشمت ہائے روہیل کھنڈ اور آگرہ اور میرٹھ کے دربار فرمایا اور نواب ممدوح نے بشمول ہر دو پسر کلان اور بھائی اپنے جناب محتشم الیہم سے ملاقات خانگی حاصل کی اور اونکی تشریف آوری اور تشریف بری کے وقت ہر دو مرتبہ ۱۷ ضرب توپ سر ہوئی بعد ازاں نواب ممدوح اور دیگر امرائے ورؤساے ہندوستانی مع عہدہ داران عمدہ ملکی اور جنگی متعینہ چھاؤنی دربار عام میں شریک مجلس کے ہوئے اور امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر

رونق افروز دربار ہوئے اور کرسی شاہانہ پر جلوس فرمایا شلک شاہانہ سر ہوئی ازان بعد
نواب عالی جناب رامپور اور دیگر امرا و رؤسائے حاضرین کو جناب معتمد الیہم سے ترتیباً ملاقات
ہوئی اور نذرانہ ہائے معمولی پیش ہو کر مقبول ہوئے اور جناب معظم الیہم نے اپنی طرف سے خلعت
اور انعام درجہ بدرجہ عطا فرما سے انعام ہائے مفصلہ ذیل بجلدوئے خیر خواہی سرکار اور
خدمات شائستہ ایام غدر کے مرحمت ہوئے ؎

(۱) نواب رامپور کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ اور پرگنہ کاشی پور واقع ضلع مراد آباد بطور
جاگیر نسلاً بعد نسل برائے دوام کے اور شلک تعظیمی لدلا ضرب سے ۱۳ ضرب توپ تک قرار پائی
اور اسی قدر نواب ممدوح کے خطاب منصبی اور القاب مراسلت میں اضافہ کیا گیا بر وقت عطا
کرنے ان سب انعام اور اعزاز کے جناب معظم الیہم نے نواب ممدوح سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ
نواب صاحب ہمکو اس وقت اوس کارگزاری عمدہ کا شکریہ ادا کرنے میں کمال خوشی ہے جو گورنمنٹ
ملکہ معظمہ کی اعانت میں آپ سے ظہور میں آئی ہے اگر ہم یہ کہیں کہ اب مفسدون کی جماعت میں
اپنی ذات خاص سے گورنمنٹ کی ہمیشہ خیر خواہ رہے تو حق انصاف ادا نہیں ہوتا ہے آپنے
مزید بران بہت بڑا کام کیا جس قدر سامان آپ کے ملک میں موجود تھا وہ برای مدد اہلکاران
اور عہدہ داران ملکہ معظمہ کے ہمیشہ استعمال میں آیا اور آپ نے اپنی سعی اور کارگزاری
سے اپنی جان پاک کو خطرہ میں ڈالکر اپنے گرد و نواح کی حد میں امن و امان کو قایم رکھا مگر آپ سے
عمدہ تر کار نواب یہ نمایاں ہوا کہ آپ نے عین ایام خطرہ میں جماعت کثیر رعایاے نصاری ملکہ معظمہ
کی حفاظت کر کے اونکو آرام سے رکھا زیادہ تر اون خدمات عمدہ کے ظاہر کرنے میں ہمکو اس وجہ
سے خوشی ہے کہ یہ اظہار روبرو جناب سپہ سالار بہادر افواج ملکہ معظمہ اور بحاضری عمدہ عمدہ
عہدہ داران ملکہ موصوفہ اور عہدہ داران ملکی ذی اقتدار متعینہ اون اضلاع کے جو آپکی
حکومت قلمرو سے ملحق ہیں اور بمواجہہ دیگر صاحبان عالی قدر کی عمل میں آیا ہمکو یقین واثق ہے
کہ صاحبان نامی گرفتہ آپکی کارگزاری کو فراموش نکرینگے اور امید ہے کہ رعایاے ہند
حاضرین دربار ہذا آپکی خیر خواہی اور خدمات شائستہ کو ہمیشہ مد نظر رکھیں گی ؎

(۲) علی اصغر خان نواب ممدوح کے داماد کو خلعت قیمتی پانچ ہزار روپیہ کی عطا فرمائی ؎

نواب ٹونک مہاراجہ جسر مہاراجہ بہدا ور نواب جاورہ بعض مراتب ازان قریب
اور عہدہ دار ملکی ہر ایک والی ورئیس کے ہمراہ تھے بروقت تشریف لانے اور مراجعت فرمانے
مہاراجہ سیندھیا کے بوعدہ ضرب توپ سر ہوئین اور باقی کو مفصلہ ذیل انواب آمد و رفت کے
وقت سر ہوئین ۔ مہاراجہ جے پور مہاراجہ قرولی مہاراجہ الور نواب ٹونک مہاراجہ
نواب جاورہ ۔ بتاریخ ۱۳ نومبر روز چہارشنبہ ۱۸۵۹ء کو والیان اور رؤسائے مفصلہ بالا
مع صاحبان ہمراہی اور عہدہ داران عہدہ رؤسائے متمت آگرہ ممالک مغربی وشمالی اور
عہدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ آگرہ کو دربار عام مین جناب معتشم الیہم سے شرف ملازمت حاصل
ہوئی جب کل اہالی مجلس جمع ہوئے تب جناب معظم الیہم ہمراہی جناب سپہ سالار بہادر زینت افزائے
دربار ہوکر کرسی خسروانہ پر جلوس فرما ہوئے اور شلک شاہانہ سر ہوئین مہاراجہ سیندھیا
والی گوالیار کو حضور ممدوح کی جانب یمین و مہاراجہ جے پور کو جناب ممدوح کے جانب یسار
کرسی عنایت ہوئی جب خلعت مناسب درجہ بدرجہ جملہ والیان و رؤساء اور دیگر حاضرین
دربار کو مرحمت ہوئی اور انعام مفصلہ ذیل بجلدوئے خیرخواہی سرکار دولتمدار اور خدمات
شایستہ بابت ایام غدر کے عطا ہوئے +

(۱) مہاراجہ سیندھیا کو قلمرو جدید از ر اتفاق بری رہی نیکنامی بعض عہود سے جو کہ
عہدنامہ گوالیار مصدقہ ۱۸۴۴ء کی رو سے مہاراجہ موصوف کے ذمہ کیے گئے تھے عطا ہوا
جس وقت یہ انعامات مہاراجہ بہادر کو مرحمت ہوئی جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے ان سے
یون ارشاد فرمایا کہ سلے مہاراجہ گوالیار آپ سے اس جماعت مین جسمین جناب سپہ سالار
بہادر اور عمدہ عمدہ عہدہ داران افواج ہند اور ملازمان متعہد عالیقدر گورنمنٹ اور دیگر
صاحبان انگریز معزز و مشرف اور اکثر رعایائے خیرخواہ ہندوستانی ملکہ معظمہ کے شریک مجلس
ہین ملاقات کرنے مین ہمکو کمال خوشی ہے زیادہ تر اس وجہ سے خوشی ہوئی کہ مقام آگرہ
مین آپ سے ملاقات حاصل ہوئی تھوڑی روز بعد آغاز غدر کے جناب کالوینصاحب لفٹنٹ
گورنر سابق ممالک مغربی وشمالی مرحوم آگرہ نے ہمارے پاس خبر بھیجی کہ آپ بلا توقف اون کی
اعانت کو مستعد ہوکر اپنے لوازمان خاص سے کسان متعہد کو اونکے ہمراہ کرنے پر حاضر تھے

اوسکے بارہ مہینہ بعد جب زیادہ تر خونریزی اور فساد گوالیار مین برپا تھا اسی آگرہ شہر سے اکثر سپاہ کا جزو روانہ کیا گیا جو ہمراہی جناب سر ہیوروز صاحب بہادر کے آپ کے دشمنون پر غالب آئے اور عرصہ بیس روز مین اب اونکی مدد سے مکرر اپنی مسند ریاست پر جلوس فرما ہوے اس شہر کے قریب و جوار مین بھی دو امور عمدہ بابت شروع اور ختم غدر کے ظہور مین آئے تھے تمام اوس سال اور درمیان مین آپ نے مقدور بھر دل و جان سے گورنمنٹ انگریزی کی تائید کرتے رہے اور ہر حال مین آپکو گورنمنٹ کے حق اور اتحاد سابقہ کا خیال رہا اب ہم گورنمنٹ کی طرف سے سرداران عالی مین آپ کی اعانت کا شکریہ دل سے ادا کرتے ہین آپکو روشن ہو کہ بلحاظ آپ کی خدمات عمدہ اور بنظر ترقی حکومت اور رتبہ آپکے جاگیر بمنافع تین لکھہ روپیہ سالیانہ آپ کی قلمرو حکومت مین شامل کیجاویگی اور آپکی سپاہ پیدل کی تعداد مین بمنسوخی قید سابق اضافہ کیا جائیگا اور باقی مالگزاری جو بابت اضلاع مفوضہ آپکے ریاست سے واجب الوصول ہے معاف کی گئی اور آیندہ اگر پیداوار اون اضلاع سے اوس منافع سے کم پائی جاوے جو عہدنامہ گوالیار مین مشروط ہے تو اوسکی بابت آپکی ریاست سے کچھ مطالبہ نکیا جاویگا اس سے پہلے ہم آپکی خاطر جمع کر چکے ہین کہ اگر خدانخواستہ آپکی صلبی اولاد نہو تو عین مرضی گورنمنٹ یہ ہے کہ آپ اپنی خاندان کی رسم ورواج کے بموجب لیسر متبنے کو اپنا جانشین مقرر کرین اور نیز آپ کی رعایا خوب اس بات کو ذہن نشین رکھے کہ جناب ملکہ معظمہ کی عین رضا ے خاطر عاطر یہ ہے کہ ایسا خیرخواہ اور عالیجاہ مثل خاندان سیندھیا ہمیشہ قایم اور اوسکا اقبال ترقی پر رہے اور ہمکو امید بلکہ ہمیشہ یقین ہے کہ یہ امید برآویگی کہ آپ اپنی ریاست کے تمام سامان ملکی اور جنگی کو واسطے قائم رکھنے امن و امان رعایا اور ترقی رفاہ خلایق زیر حکومت ریاست اپنی کے حتے المقدور صرف مین لاتے رہینگے ؎

(۲) مہاراجہ جے پور کو پرگنہ کوٹ قاسم عطا کیا گیا اس انعام کے عطا کرنے مین جناب معزالیہم نے مہاراجہ صاحب سے ارشاد فرمایا کہ اے مہاراجہ جے پور شریک ہونا آپکا اس دربار مین ہماری طبیعت کو نہایت موجب خوشی اور خرمی ہے خصوص اس نظر سے کہ آپ راجپوتانہ کی خاندانہاے قدیم اور معتبر سے ہین اور منجملہ خیرخواہان ملکہ معظمہ سے آپ از بس خیرخواہ ہین اور

خیرخواہی سے ساعی اور سرگرم رہے ہمقابلہ اور ریاستون کے قلمرو جے پورمین غدر اور فساد علی الاتصال نہین رہا مگر بعض ایام نازک ایسے واقع ہوئے ہین جنمین آپکو خیرخواہی ظاہر کرنیکا موقع ملا ہے جب فوج باغی آپ کی ریاست کے قریب آئی اور اس امر کی دعویدار ہوئی کہ آپ افسران انگریز پناہ گرفتہ کو اونکے حوالہ کرین آپ نے اپنی دارالسلطنت سے یہ جواب فرمایا کہ تحقیق آکر لیجاؤ اور جب صاحب پولٹکل ایجنٹ فاصلہ دور دراز پر کار سرکار انجام دیتا تھا آپنے اونکے عیال و اطفال کو کمال احتیاط اور آرام سے اپنی حفاظت مین رکھا جب آپکو موقع نظر آیا آپنے پچاس نفر اہل نصاریٰ کو بحفاظت اپنے سواران خاص کے شہر آگرے تک صحیح اور سلامت پہونچایا آپ نے اپنے ملک مین شوارع عام کو صاف رکھا بلکہ معظمہ کی افواج کو حتی المقدور مدد دی بجلدوے خیرخواہی مفصلہ بالا ہم چاہتے ہین کہ آپ پرگنہ کوٹ قاسم کو قبول کرکے اپنی قلمرو مین شامل کرین یہ پرگنہ تھوڑے دن ہوئے کہ بادشاہ دہلی کی جاگیر تھا لیکن بوجہ بغاوت بادشاہ مذکور کے وہ پرگنہ ضبط کیا گیا اور اب کہ وہ ریاست مین شامل کیا جاتا ہے ہمکو یقین ہے کہ وہ دوام کے لیے آپ ایسے رئیس خیرخواہ کے قبضہ مین رہیگا یہی موقع مناسب ہے کہ ہم اس وجہ سے آپکے اور اہل دربار جے پور کے شکرگزار ہوین کہ وہ اپنے وعدہ پر ہمیشہ ثابت قدم رہین اور گورنمنٹ کی خواہش کو مدنظر رکھکر قلمرو جے پور مین حرکت سستی ہونیکے انسداد مین ساعی ہین اور رعایا اونکو اور راہزنون کو حرکات خلاف قاعدہ مذہب سے باز رکھین ؀

(۳۱) مہاراجہ قرولی کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ کا عطا کیا گیا اور تمام زر قرضہ جو گورنمنٹ کو باقنی تھا اونکے واسطے معاف فرمایا وقت عطاے انعام مذکور کے حضور ممدوح نے علانیہ مہاراجہ موصوف کا شکر ادا کیا اس وجہ سے کہ مہاراجہ صاحب تمام غدر مین بدل و جان خیرخواہ سرکار رہے اور شروع غدر سے تھوڑے روز بعد اپنی طرف سے اشتہار جاری کیا کہ ہم اپنی ذات سے سرکار دولتمدار انگریز بہادر کے ساتھ ہین اور ہماری جملہ رعایا کو واجب ہے کہ ہماری مدد کرین اس وجہ سے کہ ممالک عملداری انگریز مین انتظام بٹھانے کیواسطے فوج بھیجے اور نیز اس وجہ سے کہ مہاراجہ موصوف نے اسکے بعد نہایت نازک ایام مین راجہ کوٹا کی مدد کی ؀

۴ مہاراجۂ الور کو خلعت بیس ہزار روپیہ قیمت کا عطا ہوا بعد عطاے خلعت جناب محتشم الیہم
نے مہاراجۂ مذکور سے ارشاد فرمایا اسے مہاراجۂ الور آپ کے والد مرحوم کی خاطر سے آپ
ہر طرح سے شریک دربار ہونیکی مستحق ہین اس ممالک راجپوتانہ مین راجہ بینی سنگھ سے کوئی والی زیادہ
ہوشیار اور کارگزار اور منجملہ خیرخواہان ملکہ معظمہ زیادہ خیرخواہ نہین ہوا عین ساعت مرگ مین آپکے
والد نے عمدہ عمدہ جوانان فوج کو واسطے مدد دینے گورنمنٹ انگریزی بہادر کے روانہ کیا اور
منجملہ اونکے بہت سے جوان اسی شہر کے قریب اپنے اپنے کام کے انجام دہی مین مارے گئے افسوس
ہے کہ آپکے والد بزرگوار اس وقت تک واسطے معاوضہ خون اون جوانان مقتول کے زندہ نرہے
اے مہاراجہ آپکی صغیر سنی سے خوف ہے کہ جو امور ملکی ایسے والی قدیم خاندان کی وارث گدی نشین
سے متعلق ہین تنہا آپ سے اونکا انجام نہوگا ہمکو علم ہے کہ مشیران ناعاقبت اندیش جو آپکے
ساتھ تھے اور آپ اونسے دھوکا کھا چکے ہین مگر وہ اشخاص بدکیش اب آپکے پاس نہین ہین
اور ہم آپکو نصیحت کرتے ہین کہ آپ آج سے اوس وقت تک جب آپ سن بلوغ کو پہونچکر ریاست
کو سنبھالینگے آپ ایام درمیانی کو ایسے شغل مین صرف کیجے کہ آیندہ کے امیر کبیر جناب نواب
گورنر جنرل ہند بہادر اوس وقت آپکی خوش اطواری کے لحاظ سے آپکی سرداری کو تسلیم اور
حکومت کی تائید کرین آپ اپنے والد نیکنام کے روشن کا اتباع کرین کہ اس صورت مین ضرور
گورنر جنرل بہادر ہند آپ کے معاون ہونگے آپکو چاہیے کہ صاحب پولٹکل اجنٹ یعنی میجر امپڈن
صاحب کی صلاح کے مطابق عمل کرتے رہین اور جو کلمات نصیحت ہماری زبان سے ادا ہوے وہ براہ شفقت
معرض تقریر مین آئے آپ بھی بطریق دوستانہ اونکو گوش زد رکھین آپکے والد مرحوم کی سپاہ کی جو قدر
توپین کام ہو گئیں ہین دربار الور کو پھیر واپس کی جاوینگی اور اگر دستیاب نہو سکینگی تو
اون کی جگہہ اور توپین عطا ہونگی ۔

(۵) نواب ٹونک کو خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ کی عطا ہوئی بروقت عطاے
خلعت جناب محتشم الیہم نے اوس خیرخواہی اور اعانت کا شکریہ ادا کیا جو نواب صاحب سے
ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئی خصوص اوس خدمت عمدہ کا کہ نواب صاحب نے بمقابلہ فوج باغی کہ جو بسرداری
تانتیا ٹوپی حملہ آور ہوئی تھی قلعہ اور قصبہ کو محفوظ رکھا اور جناب ممدوح نے نواب صاحب سے

وعدہ کیا کہ پرگنہ نیک ہیرا جو ایام غدر مین اودیپور کی رانا کے قبضے مین آ گیا تھا واپس ہو کر نواب صاحب کو عطا کیا جاوے گا ❊

(۶) نواب جاوره — کو خلعت قیمتی تین ہزار روپیہ کی مرحمت ہوئی اور باز دیا و تعداد سابق انکی سلامی تعداد ہے ضرب توپ قرار پائی اور جس قدر روپیہ بابت خراج خزانہ کنٹنجنٹ افواج مالوہ نواب صاحب سے لیا جاتا تھا اوسمین سے کچھ معاف کیا گیا اور جناب معظم الیہ نے نواب صاحب سے اس امر کا شکر ظاہر کیا کہ نواب صاحب بلا لغزش خیرخواہ گورنمنٹ رہے اور علاقہ مالوہ مین عملداری انگریزی کو اپنے رعب اور حکومت سے قایم رکھا ❊

(۷) مہاراجہ دھولپور — کو خلعت تقیمی عطا ہوا اور نواب گورنر جنرل بہادر و امیر کشور ہند نے مہاراجہ موصوف سے اس امر کا شکر ظاہر کیا کہ مہاراجہ صاحب نے شورش غدر مین چند رعایاے نصاریٰ کی جان بچائی اور ہمیشہ اپنی ذات سے خیرخواہ سرکار رہے مگر مہاراجہ صاحب کو نصیحت کی گئی کہ وہ اپنے اہلکارون دربار سے اپنے احکام کی تعمیل کرایا کرین اور ہرگز دھولپور مین اون مجرمونکو پناہ لینے کی اجازت نہ دیا کرین جن پر الزام ایسا ہو کہ وہ عملداری انگریزی مین جرایم کبیرہ عدالت فوجداری کے مجرم ہوئے ہین ❊

معتمدار یاستہاے ہندوستانی کے عمدہ عمدہ سردار اور وزرا کو جو اپنے آقا کے احکام کی تعمیل مین سرگرم اور ملکہ معظمہ کی فوج کی مدد دینے مین از بس ساعی تھے درجہ بدرجہ انعام مفصلہ ذیل عطا کیے گئے

نمبر	نام صاحب خلعت	قسم خلعت	کیفیت
۱	راو راجہ دنکر راو رگھناتھ وزیر و دیوان خاص مہاراجہ سیندھیا	جاگیر پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی اندر قسمت بنارس	جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے راو راجہ دنکر راو رگھناتھ وزیر و دیوان خاص مہاراجہ سیندھیا سے یہ ارشاد فرمایا کہ راے دنکر راو بعد حصول اجازت مہاراجہ گوالیار جو آپ کے آقا ہے اور والی ملک ہین ہم از جانب گورنمنٹ ہند بہ پاس حقوق اون خدمات ناشائستہ یاد آتے ہین جو بملازمت مہاراجہ موصوف اور بخیرخواہی حاکمان وقت آپ سے ظہور مین آئی ہین آپ کو جاگیر بحر اراضی منضبطہ خاص قسمت بنارس مین عطا ہوگی اوسکی مالگذاری آپکو پانچ ہزار روپیہ حاصل ہوا کریگی ہم قیاس کرتے ہین کہ ایسے ایام غدر مین کمتر کسی والی ملک نے ایسے خیرخواہ اور شجاع عقلمند وزیر کی ملازمت میسر ہوئی ہے

نمبر	نام صاحب خلعت	قسم خلعت	کیفیت
۲	بابا مہر گنگا دھر افسر کمانیر فوج سیندھیا	خلعت قیمتی صہ ہزار	مع اراضی منضبط دو ہزار روپیہ سالیانہ بطور جاگیر معافی دوام کے لیے عطا کی گئی
۳	بابا بلونت راؤ افسر کمانیر فوج ایضاً	ایضاً	ندارد
۴	مولوی محمد ناصر خان ناظم عدالت ایضاً	ایضاً	〃
۵	لالہ سری نواس گوبند وکیل مہاراجہ ایضاً	ایضاً	〃
۶	کاظم علیخان سالار مہاراجہ ایضاً	ایضاً	مع جاگیر منضبط ما ر سالیانہ کی اراضی
۷	ٹھاکر لچھمی سنگہ وزیر جے پور	خلعت سے ہزار روپیہ	ندارد
۸	نواب فیض علیخان سپہ سالار ایضاً	خلعت دو ہزار روپیہ عما	〃
۹	پنڈت شیودین سکر یٹری جانب جے پور	خلعت ایضاً	〃
۱۰	مولوی فخر الدین خان مجسٹریٹ جے پور	خلعت دو ہزار روپیہ	〃
۱۱	بھوپال سنگہ عہدہ دار ایضاً	خلعت ایکہزار روپیہ	〃
۱۲	سر ستی سنگہ اہلکار ایضاً	خلعت ایکہزار روپیہ	〃
۱۳	کپتان حسین علی افسر کمانیر توپخانہ ایضاً	خلعت ایک ہزار روپیہ وما	〃
۱۴	کیول لعل داس عہدہ دار ایضاً	خلعت صما	〃
۱۵	ٹھاکر پرتاب سنگہ	〃 ایک ہزار دو سو روپیہ	〃
۱۶	گنگا سنگہ وکیل ریاست فرد لی	〃 ایک ہزار روپیہ	〃
۱۷	ٹھاکر لکھمیر سنگہ الور	〃 سے ہزار روپیہ	〃
۱۸	نواب جان جہان خان قرابتدار نواب جاورہ	〃 ایک ہزار صما	بجلدوی خیرخواہی غدر محاصرہ دہلی کے
۱۹	راجہ جسونت راو بہادر ساکن لکھنا ضلع اٹاوہ	〃 پانچہزار روپیہ	وبازدیاد جاگیر عطیہ سابق

بعد طے دیگر مراسم تکریم و تعظیم کے جناب معزالیہم ہمراہی جناب سپہ سالار بہادر اپنی کرسی سے اوٹھ گئے اور شلک سلامی بادشاہی سر ہوئین اور مہاراجہ ہاے گوالیار و جے پور اپنے اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور جلسہ برخاست ہوا یکم دسمبر روز پنجشنبہ کو جناب محتشم الیہم ہمراہی صاحبان سکر یٹری لورڈ گورنمنٹ ہند اور مصاحب جناب ممدوح بنابر ملاقات روسا اور امرا مفصلہ بالا کی اونکے خیمہ گاہون مین تشریف لیگئے مطابق رواج ملک کے روسا او امرا مذکورین ہمراہی اپنے اپنے مصاحبون جناب معزالیہم کے استقبال کو تشریف لائے اور حضور ممدوح ہر ایک خیمہ گاہ مین تشریف لیگئے اور وہان سے مراجعت فرمانیکے وقت شلک شاہانہ تعظیماً سر ہوئین ہر ایک ملاقات کے وقت ہدایا ے معمولی پیش ہو کر مقبول خاطر ہوئی اور مراسم معمولی سے فارغ ہو کر جناب معزالیہم اپنے دولت سرا کو تشریف لیگئے

(۵) دربار مقام میرٹھ ۲۴ دسمبر ۱۸۵۹ع کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر
کشور ہند نے بنابر ملاقات مہاراجہ پٹیالہ اور امرا اور روسا سے عمدہ قسمت میرٹھ و اون ممالک
مغربی اور قسمت ہائے دہلی و حصار واقع قلمرو حکومت لفٹنٹ گورنری پنجاب کے مقام میرٹھ
مین دربار فرمایا امرا اور روسا ہندوستانی مفصلہ ذیل کو جناب محتشم الیہم سے ملازمت خانگی حاصل ہوئی
مہاراجہ پٹیالہ رئیس پٹودی رئیس مالیرکوٹلہ رئیس دجانہ نواب کرنال سیٹھ لکھمی چند بہادر مہاراجہ پٹیالہ کی تعظیم بہ
تشریف آوری و رخصت کے وقت گیارہ گیارہ ضرب توپ سر ہوئین جناب مفخر الیہم نے مہاراجہ موصوف سے ارشاد فرمایا کہ بلحاظ
خیرخواہی اور خدمات عمدہ جو ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئین گورنمنٹ انگلشیہ کو منظور ہے کہ آئندہ اگر مہاراجہ صاحب کی اولاد صلبی
نرینہ نہ ہو تو موافق رواج قدیم ریاست پٹیالہ کے مہاراجہ کو متبنے کرنیکا اختیار رہیگا بعد ازان جب روسای مذکور اور دیگر امرا اور
عمائد ہندوستانی بشمول عمدہ عمدہ عہدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ میرٹھ دربار عام مین جمع
ہوے تب جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی جناب آنریبل جیمس ولسن صاحب ممبر چہارم
جلسۂ کونسل اپنی کرسی شاہانہ پر جلوس فرما ہوے اور شلک شاہانہ سر ہوئین تب ہر امیر
اور رئیس کو جناب محتشم الیہم کی ملاقات حاصل ہوئی اور اونکے ہدایا سے معمولی پیش ہوکر
مقبول ہوے اور سب کو خلعت درجہ بدرجہ عطا کیے گئے مہاراجہ پٹیالہ کو بجلدوی خیرخواہی اور
خدمات شایستہ بابت ایام غدر کے خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ اور استحقاق سلامی گیارہ ضرب
توپ کا نسلاً بعد نسل مرحمت ہوا اور بروقت اظہار اوس انعام کے جناب معزی الیہم نے اس
بات کا افسوس ظاہر کیا کہ مہاراجہ صاحب بوجہ ابتری انتظام بوندیل کھنڈ کانپور کے
دربار عام مین حاضر ہونے سے متعذر رہے اور بصد ہا تکلیف اونکو اتنی مسافت دور و دراز
سے طے کرنا پڑی تاہم جناب ممدوح کو یہ موقع واسطے علانیہ ظاہر کرنے شکریہ گورنمنٹ
بعوض خدمت عمدہ مہاراجہ صاحب مستحسن معلوم ہوا بخصوص اس نظر سے کہ اونھون نے
ملکہ معظمہ کی رعایا نصاری کی جان بچائی اور مہمات حال مین جو بسرداری ڈبلیو ویلر صاحب
ظہور مین آئین افواج ملکہ معظمہ کو مدد دی اور دوسرے امرا اور روسا کو جنکو بجلدوے
خیرخواہی گورنمنٹ انگلشیہ پہلے خطاب عطا ہو چکے تھے جناب ممدوح نے اسناد معمولی مرحمت
فرمائین بعد ادائے مراسم مابقی حسب رواج ملک جناب مفخر الیہم کرسی خسروانہ سے اوٹھ کھڑے

اور شلک شاہانہ سر ہوئین اور دربار برخاست ہوگیا تیسرے پہر کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند اور دیگر صاحبان معہ مہاراجہ پٹیالہ کے خیمہ میں ملاقات کو تشریف لائے مہاراجہ صاحب اپنے خیمہ سے کچھ فاصلہ پر جناب محتشم الیہم کے استقبال کو آئے اور جناب ممدوح کے تشریف لانے اور مراجعت فرمانے کے وقت شلک بادشاہانہ سر ہوئین بعد تحائف معمولی پیش ہوکر قبول ہوئے و بعد طے مراسم باقیماندہ جناب محتشم الیہم نے اپنی دولت سرا کو مراجعت فرمائی

(و) دربار دہلی - ۳۱ دسمبر ۱۸۵۹ع کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ صاحب بہرتپور سے ملاقات خانگی فرمائی بروقت تشریف لانے اور مراجعت فرمانے مہاراجہ صاحب کے گیارہ گیارہ ضرب توپ کی سلامیان ہوئین بجلدوے خدمات عمدہ انجام دادہ اہلکاران ریاست بہرتپور بیچ ایام غدر کے خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ مہاراجہ صاحب کو عطا ہوا اور مہاراجہ صاحب کی شادی حال کی تعظیم مین ہدایائے مناسب مرحمت ہوئے امرائے ہمراہی مہاراجہ صاحب کو بھی انعام اور خلعت ہائے مناسب عطا ہوئے بعد طے مراسم معمولی اور تشریف لیجانے مہاراجہ صاحب کے جناب منظر الیہم نے انبالہ پہونچنے سے پہلے وکلاء مہاراجہ پٹیالہ سے ملاقات کرکے ہدایائے پیش کردہ مقبول فرمائی اور الفاظ معمولی متضمن اظہار رضامندی خاطر جناب ممدوح معرض بیان میں آئے تیسرے پہر کو جناب محتشم الیہم بہمراہی جناب ایڈمنسٹریل جیمس ولسن صاحب اور صاحب سکریٹری اور دیگر صاحبان خاص کے جناب مہاراجہ صاحب کے خیمہ مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب اپنے خیمہ گاہ سے کچھ فاصلہ پر جناب محتشم الیہم کے استقبال کو گئے اور جناب ممدوح کی تشریف آوری اور مراجعت کے وقت شلک شاہانہ سر ہوئیں بعد پیش اور مقبول ہونے ہدایائے معمولی جناب معزی الیہم اپنے دولت خانہ کو معاودت فرما ہوئے ؟

(ز) دربار انبالہ - ۱۰ جنوری ۱۸۶۰ع روز سہ شنبہ کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے ملاقات خانگی سرداران علاقہ جات اینجانب بحر ستلج اور کوہستان واقع قرب وجوار کوہ شملہ کے مقام انبالہ مین دربار خاص فرمایا سرداران مفصلہ ذیل جناب ممدوح کی قدمبوسی سے سرفراز ہوئے ؛ مہاراجہ پٹیالہ راجہ جیند راجہ نابہ راجہ کپورتھلہ نواب مالیر کوٹلہ سردار کلسی ہمراہی ہر سردار کے بعض اقربا قریب اور

عہدہ داران عمدہ ریاست کے حاضر تھے بروقت تشریف آوری اور مراجعت کرنے مہاراجہ پٹیالہ
کے سترہ سترہ ضرب توپ اور راجہ جیند و نابہ کی تعظیم گیارہ گیارہ ضرب توپ اور راجہ کپورتھلہ
کی تکریم مین سات سات ضرب توپ سلامی سر ہوئین قبل تشریف لانے جناب محتشم الیہم کے
بعض بعض اہلکاران مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ ہاے جیند اور نابہ مع ہدایاسے جناب ممدوح
کے قدمبوسی کو خیمہ گاہ انبالہ مین حاضر ہوئے اور خلعتہاے مناسب سے سرفراز کیے گئے معہذا
۱۹ جنوری ۱۸۶۰ع روز چہارشنبہ کو دربار عام ہوا اور جملہ سرداران مفصلہ بالا مع اپنے اقربا
و متوسلین کے اور دیگر والیان و سرداران و رؤساے عمدہ علاقہ جات اینجانب دریاے ستلج
قسمت انبالہ اور عہدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ انبالہ اور اضلاع قرب و جوار کے دربار عام
مین جناب محتشم الیہم کی ملاقات سے سرفراز ہوئے جب جملہ صاحبان مجلس جمع ہوئے اوس وقت
جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر رونق افروز جلسہ اور اجلاس
فرما ہوئے اور تسلک شاہانہ سر ہوئین مہاراجہ پٹیالہ کو جناب معزی الیہم کے داہنے ہاتھ کرسی
ملی تب ہر ایک سردار اور رئیس ہندوستانی جناب معزالیہم کے حضور حاضر ہوتے گئے اور
ہدایاے معمولی پیش ہوکر مقبول ہوئے اور ہر ایک کو درجہ بدرجہ خلعت مناسب مرحمت ہوئی
بروقت عطا ہونے خلعت کے مہاراجہ پٹیالہ کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر زبان مبارک سے
یہ ارشاد فرمایا کہ سلے مہاراجہ پٹیالہ یہ موقع مناسب جانکر ہم آپکے روبرو علانیہ اور بذات تمام
ادان عمدہ عمدہ خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہین جو آپ سے براہ خیرخواہی ظہور مین آئین
نہ صرف اس وجہ سے کہ آپ نے سرکار کی فوج کو خاطر خواہ مدد دی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ آپ
فوراً بلادریغ اعانت کو مستعد ہوئے اور آپکی خیرخواہی صادق اور واثق سے کہ ابتداے غدر
سے ظہور مین آئی باقی رعایا ملکہ معظمہ سکنا ے ممالک مغربی کو عبرت ہوئی — اس جگہہ
ضرورت اعادہ خدمات مذکورہ کی نہین ہے وہ فرداً فرداً جمیع حاضرین پر واضح ہین اور حال
مشرح انکا اُن کاغذات سرکاری مین مندرج ہے جسمین تمام کارگزاری اور جانفشانی
افواج ملکہ معظمہ جنہون نے اس قلمرو ہند مین حکومت انگلستان کی نئی سر سے پھر قایم رکھی رقوم
ہیں ممکن نہین کہ وہ خدمات کبھی فراموش ہو جاوین اور حاضرین دربار کے روبرو ہمکو زیادہ تر

یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ آپکی جائداد اور اقتدار عرصہ ممتد تک آپ کی اولاد مین جو مثل آپکے شجاع اور خیرخواہ گورنمنٹ مین قایم اور برقرار رہے گا ہماری ہدایت کے مطابق قطعہ سند مشعر بحالی آپکے اوپر اس تمام جائداد اور تمام حق و مرافق مشمولہ جائداد کی تیار ہوئی ہے اور بیچ اوسمین یہ شرط درج کرائی ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت آپ کی اولاد نہو تو آپ کو اختیار ہوگا کہ خاندان قدیمی ہیولکی سے جسسے آپ کا خاندان فرع ہے پسر متبنے مقرر کرین اور وہ متبنے اسی تسلیم ہوکر اسکی قدر قرار واقعی ہووے*

راجہ جبند جناب ملکہ معظمہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اے راجہ جبند ہماری اور تمام رعایای انگلستان مقیم ہند کو خوب ذہن نشین ہے کہ جب اس طرف ہند مین رعایا آفات غدر مین مبتلا تھی آپنے کس صدق دل سے گورنمنٹ انگلستان کی دستگیری اور اپنے حتے المقدور افواج ملکہ معظمہ کی مدد کی اور آپ کے جوانان لشکر کس دلیری اور جانفشانی سے سپاہیان باغی مجتمعہ قلعہ دہلی کے مقابلہ مین رہے آپکو وہ اضافہ جائداد اور اقتدار جو بجلدوے خیرخواہی اور خدمات شایستہ حاصل ہوا ہے مبارک ہو بغرض بحالی اور استحکام اوس ملکیت کے آپکو سند مہری اور دستخطی دی جاویگی اور آپ خاطر جمع رکھین کہ ملکہ معظمہ کی عین رضاے خاطر ہے کہ آپ اور آپکی اولاد ملکہ ممدوحہ کی متوسل صادق قرار پاکر ہمیشہ اسپر قایم اور متصرف رہین اور اگر خدانخواستہ آپکی اولاد مین کسی وقت سلسلہ تناسل کا شکست ہوجاوے تو ملکہ معظمہ کی عین مرضی ہے کہ آپ بنظر قیام خاندان اپنے کے خاندان پھولکی سے پسر متبنے مقرر کرین اور وہ تبنیت کمال خوشی سے تسلیم کیجاویگی

راجہ نابھہ راجہ نابھہ سے جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے یہ ارشاد فرمایا کہ اے راجہ نابھہ آپ گورنمنٹ انگلستان کی تائید اور اعانت مین مثل دیگر سرداران خاندان قدیمی اپنے بدرجہ مساوی ساعی اور سرگرم رہے ہین جو آپنے افواج ملکہ معظمہ کو اسطرح پہ مدد دی کہ توپہاے کلان بحر شتلج سے دہلی پہونچائین یہ خدمت نہایت پسندیدہ اور قابل تحسین تھی آپکو بجلدوے خیرخواہی اور جانفشانی مثل دیگر سرداران ہمقوم آپکے انعام اور توقیر دی گئی ہے اس انعام اور توقیر سے آپکو ظاہر ہوگا کہ گورنمنٹ کو آپکی کارگزاری

کس قدر پسند ہوئی آپکی مالکیت مین اضافہ کیا گیا اور سند مہری اور دستخطی مشعر بحالی ملکیت مذکور بذات آپکے اور آپکی اولاد کے زیر تحریر ہوا ہے اگر خدانخواستہ آپکی اولاد مین سلسلہ تناسل کا شکست ہوجاوے تو آپکو اختیار رہیگا کہ خاندان پھولکی سے کسی پسر متبنےٰ مقرر کرین اور وہ تبنیت بخوشی تمام منظور کیجاویگی ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کو منظور ہے کہ آپ کے خاندان خیرخواہ کا اختیار اور توقیر ہمیشہ ترقی پاتی رہے ✣

اسی موقع کو مناسب سمجھکر جناب محتشم الیہم نے حسب مرضی گورنمنٹ ملکہ معظمہ کی میان اگر سنگہ کو خطاب راجہ کا اور ریاست ہندورہ کی جو بوقت وفات راجہ رام سنگہ پدر مجازی میان مذکور کے ملکہ معظمہ کی قلمرو مین شامل ہوگئی تھی عطا فرمائی اور راجہ اگر سنگہ سے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر سنگہ کو معلوم ہو کو ہمکو اس بات کا افسوس ہے کہ وہ بوجہ علالت طبیعت کرسی چھوڑنے سے معذور ہے کہ خدمت عمدہ اوسکے باپ رام سنگہ سابق راجہ ہندورہ کی فراموش نہین کی گئی اور اگرچہ اگر سنگہ اس خاندان کی اولاد صلبی سے نہین ہے اور ریاست ہندورہ کی بوجہ عدم قیام اولاد صلبی رام سنگہ کی ملکہ معظمہ کی قلمرو مین شامل ہوگئی ہے الا وہ ریاست اگر سنگہ کو اور اوسکے ورثا کو واپس لیجاویگی واگر سنگہ مطلع ہووے کہ یہ انعام ایک گونہ بوجہ تشکرانہ اون خدمات کے جو بوقت مہم غیاں تائید افواج انگلستان اوسکے باپ سے ظہور مین آئی تھین اور ایک گونہ بوجہ تسلیم خیرخواہی خود اگر سنگہ واقع ۱۸۵۷ع کے عطا ہوا ہے ✣

بعد ختم مراسم باقیماندہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر کرسی خسروانہ سے اوٹھہ گئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابہ و جیند اپنے اپنے خیمہ مین پہونچائے گئے اور دربار برخاست ہوگیا دوسرے روز جناب معزز الیہم بہمراہی صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور صاحبان مصاحب خاص جناب ممدوح سرداران پٹیالہ و جیند و نابہ کے خیمون مین تعظیماً ملاقات کو تشریف لیگئے سبب رواج ملک سرداران موصوفین بہمراہی بعض قرابتدار اور عمدہ عمدہ اہلکاران ریاست کے جناب معزی الیہم کے استقبال کو گئے اور ہر خیمہ مین تشریف لانے اور مراجعت فرمانے کے وقت شلک شاہانہ سر ہوئی ہر ملاقات مین ہدایاے معمولی پیش ہو کر مقبول ہوئے اور بعد مراسم

باقی ماندہ جناب محتشم الیہم اپنے دولت خانہ کو مراجعت فرما ہوئے۔

مقام بارہ ریاست پٹیالہ ۲۴ جنوری ۱۸۶۰ء کو بروقت تشریف آوری امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر مقام بارہ واقع قلمرو مہاراجہ پٹیالہ کے مہاراجہ موصوف مع صاحبزادہ اپنے کے جناب معظم الیہم کے استقبال کو آئے اور خیمہ گاہ تک ہمراہ رہے ۲۵ جنوری کو جناب معظم الیہم نے واسطے ملاقات مہاراجہ صاحب اور انکے اقربا اور متوسلین اور عمدہ عمدہ عہدہ داران ریاست پٹیالہ کے دربار فرمایا مہاراجہ صاحب کے آنے اور تشریف لیجانے کے وقت سترہ سترہ ضرب توپ سلامی سر ہوئیں اوسی روز تیسرے پہر جناب محتشم الیہم بہمراہی جملہ صاحبان مصاحب متعینہ اسٹاف عام اور خاص کے تعظیماً مہاراجہ صاحب کی ملاقات کو تشریف لائے پہلے ولیعہد پٹیالہ اور بعد ازان مہاراجہ صاحب حسب رواج ملک جناب معظم الیہم کے استقبال کو گئے اور بروقت تشریف آوری اور مراجعت جناب ممدوح بمقام خیمہ گاہ مہاراجہ صاحب کے شلک شاہانہ سر ہوئی بعد پیش اور مقبول ہونے ہدایائے معمولی اور عطر و دیگر مراسم ضابطہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے دولت خانہ کو معاودت فرما ہوئے۔

(ح) دربار سیالکوٹ علاقہ پنجاب ۸ مارچ ۱۸۶۰ء روز پنجشنبہ کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے ملاقات مہاراجہ کشمیر اور سرداران ڈیرہ جات کے مقام سیالکوٹ مین دربار فرمایا مہاراجہ کشمیر نے جو پہلے سے ہمراہی افسران اور افواج ملکیہ اپنے علاقہ سے چھاونی سیالکوٹ مین تشریف لا چکے تھے اور جنکی تعظیم اور تکریم اوس درجہ تک جو والیان خود مختار کا حق ہے ادا ہو چکی تھی بشمول اپنے صاحبزادہ اور برادر عم زاد اور عمدہ عمدہ اہلکاران ریاست کشمیر جناب محتشم الیہم سے ملاقات خانگی حاصل کی اور بروقت تشریف آوری مہاراج صاحب کے ۱۹ ضرب توپ سلامی ہوئی بعد ازان مہاراجہ صاحب اور انکے خویش و اقربا اور عہدہ داران ریاست اور سرداران ڈیرہ جات اور دیگر روسائے ہندوستانی اور عمدہ عمدہ عہدہ داران ملکی و جنگی چھاونی کے دربار عام مین جمع ہوئے اور جناب معظم الیہم بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب رونق افزائے دربار ہو کر کرسی شاہانہ پر جلوس فرما ہوئے مہاراجہ صاحب اور ہر ایک سردار اور رئیس ہندوستانی موجودہ

دربار درجہ بدرجہ بحضور جناب معزی الیہم حاضر ہوتا گیا اور ہدایائے معمولی پیش ہو کر مقبول ہوئے اور ہر ایک کو درجہ بدرجہ انعام اور خلعت مناسب عطا ہوئے ٭

وکیل نواب بہاولپور تحفہ ہائے مرسلہ نواب صاحب کو لیکر شریک دربار ہوا اور خلعتہائے مناسب سے سرفراز کیا گیا بعد طے مراسم باقی ماندہ جناب محتشم الیہم کرسی شاہانہ سے اوٹھ گئے اور مہاراجہ کشمیر خیمہ شاہی سے تشریف لیگئے اور بعد ضرب توپ سلامی ہوئی اور دربار برخاست ہو گیا

۹ مارچ کو جناب معظم الیہم بہمراہی جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب اور صاحب سکرتر گورنمنٹ ہند اور بڑے بڑے عہدہ داران ملکی اور جنگی متعینہ چھاونی اور صاحبان مصاحب خاص جناب ممدوح واسطے ملاقات مہاراجہ کشمیر کے مہاراجہ صاحب کے خیمہ مین تشریف لائے خود مہاراجہ صاحب اور اقربا قریب اور بڑے بڑے عہدہ داران ریاست مہاراجہ صاحب حسب رواج قدیم ملک جناب معزی الیہم کے استقبال کو گئے اور جناب ممدوح کی تشریف آوری اور مراجعت فرمانے کے وقت شلک شاہانہ سر ہوئی پہلے خراج سالیانہ یافتنی ملکہ معظمہ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے پیش ہو کر امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ مین ملکہ معظمہ کی طرف سے قبول فرمایا گیا بعد ازان ہدایائے معمولی پیش اور مقبول ہو کر جناب نواب گورنر جنرل بہادر دام حشمتہ مہاراجہ صاحب سے ارشاد فرمایا کہ ہمکو منظور ہے جو شکرانہ ہمنے مہاراجہ صاحب کو اس عمدہ سلوک کے عوض کل ادا کیا جو ایام غدر مین واقع ہندوستان مین مہاراجہ صاحب سے فوج ملکہ معظمہ کے ساتھ ظہور مین آیا وہی شکرانہ مہاراجہ صاحب کے دربار خاص مین و برو جملہ عہدہ داران دیوان خاص سے مکرر ادا کیا جاتا ہی مہاراجہ صاحب خاطر جمع رکھین کہ احسان اوس حسن سلوک کا تا دوام عہدہ داران گورنمنٹ ہند اور اہالیان سلطنت انگلستان کے دلون سے فراموش نہوگا مہاراجہ صاحب بیقین رکھین کہ یہ امر عین منشای خاطر گورنمنٹ ملکہ معظمہ ہے کہ خاندان مہاراجہ صاحب کا تا دوام قایم رہے اور تمام ملک مہاراجہ صاحب کا صلح اور ترقی کے ساتھ مہاراجہ موصوف کے دخل مین رہے آرزو ہے دلی ہماری یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کا فرزند ارجمند آیندہ اس ملک خوش فضا کا فرمانروا ہے لایق ہو وے اور اگر خدانخواستہ آیندہ کوئی فرزند صلبی مہاراجہ صاحب کا باقی نرہے تو گورنمنٹ انگلستان نہایت خوشی سے اجازت دیوے گی کہ مہاراجہ صاحب

حسب رسم و رواج قدیم اپنے خاندان کے کسی پسر متبنے کو اپنا جانشین مقرر کریں بعد ختم لوازم ملاقات کے جناب محتشم الیہم اپنے دولت خانہ کی طرف تشریف فرما ہوئے فقط

(ط) دربار درمیان بحر ہائے ستلج اور جمن — ۳ مئی ۱۸۶۰ع کو جناب امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے ملاقات سرداران کوہستان واقع مابین بحر ہائے ستلج اور جمن کے دربار فرمایا جب سرداران موصوفین بہمراہی اقربائے قریب اور بڑے بڑے عہدہ داران ریاست اور منصبداران اسٹیشن ملکی اور جنگی جمع ہوئے تب جناب محتشم الیہم بہمراہی جناب سپہ سالار بہادر رونق افروز جلسہ ہو کر کرسی خسروانہ پر جلوس فرمایا اور ہر ایک سردار اور رئیس ہندوستانی جناب معزی الیہم کی ملاقات کے لیئے حاضر ہوتا گیا اور بعد پیش اور مقبول ہونے ندرانہ معمولی کے خلعت مناسب درجہ بدرجہ ہر ایک کو عطا کیا بعد ازاں اوس خیر خواہی اور خدمات شایستہ کے جو جانب سرداران موصوفین سے ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئی تحسین جناب محتشم الیہم نے شکریہ ادا کر کے اون جملہ انعام کو جو اس سے پہلے تجویز ہوئی تھی منظور اور بحال فرمایا راجہ بسا ہار کی طرف متوجہ ہو کر جناب معزالیہم نے یہ فرمایا کہ گورنمنٹ کو امید ہے کہ آیندہ اطلاع ترقی انتظام ریاست مذکور کی پہونچتی رہے بعد طے مراسم باقی ماندہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر کرسی شاہانہ سے اوٹھ گئے اور شلک شاہانہ سر ہوئین اور دربار برخاست ہو گیا

(ی) دربار مقام پٹنہ احاطۂ بنگال — ۲۸ نومبر ۱۸۶۰ع کو جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے ملاقات عمدہ عمدہ روساے ہندوستانی اضلاع بہار کے مقام پٹنہ مین دربار عام فرمایا جب روساے ہندوستانی اور عہدہ داران ملکی اور جنگی پٹنہ اور قرب و جوار پٹنہ کے جمع ہوئے تب جناب معزالیہم دربار مین رونق افروز ہوئے و شلک شاہانہ سر ہوئی تمام روساے ہندوستانی درجہ بدرجہ جناب معزالیہم کی ملازمت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوتے گئے اور بعد نذر گذرانے ہدایائے معمولی کے خلعتہاے مناسب سے سرفراز کیے گئے خلعتہائے عطا کرنے کے وقت جناب معزی الیہم نے بعض روساے ہندوستانی سے مکالمہ فرمایا یعنے راجہ بھوپ سنگھ بہادر سے یہ ارشاد کیا کہ آپکی عرض داشت موصول ہو کر ہمارے حضور مین پیش ہوئی اور آپکی درخواست اس قید کے ساتھ منظور کی گئی کہ سالہا سال سے جو خطاب

آپکے خاندان مین چلا آیا ہے وہ آپکے فرزند ارجمند کے نام قایم رہیگا اور جو پنشن راجہ صاحب کو اب ملتی ہے راجہ صاحب کی اولاد کو اوسکے دو ثلث ملا کرینگے پھر جناب معتشم الیہم نے مہاراجہ بقیہا سے یہ فرمایا کہ ہم صاحب کمشنر سے یہ حال سنکر بہت خوش ہوئے اس بات سے کہ آپنے اپنے حقیت واران تابع مین تحصیل علم کی ترقی کے لیے بہت کوشش کی پھر راجہ جناب محتشم الیہم نے راجہ ہنوا سے یہ فرمایا کہ ہم صاحب کمشنر سے یہ احوال سنکر بہت خوش ہوئے ہین کہ آپ نے اپنے علاقہ مین بہت اچھا انتظام کیا اور تحصیل علم کی ترقی مین ساعی رہے پھر جناب معظم الیہم نے مہاراجہ دیو مونگاسی سے یہ فرمایا کہ ہمارے اور آپکے پچھلی ملاقات مین آپنے یہ ذکر فرمایا تھا کہ آپکی خدمات کے صلہ مین جو جاگیر تجویز ہوئی تھی گورنمنٹ کی منشا کی تعمیل مین کچھہ دشواری پیدا ہوئی سو ہمکو یقین ہے کہ وہ قباحت اب آپکے حسب دلخواہ رفع ہو گئی ہوگی اسکے بعد راجہ بجے منگل سنگہ بہادر کو امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے یہ ارشاد ہوا کہ ہم بھاگلپور کے صاحب کمشنر سے یہ بات سنکر خوش ہوئے ہین کہ ہماری اور آپ کے ملاقات کے بعد جو سال گذشتہ مین بمقام کلکتہ ہوئی تھی آپ گورنمنٹ کے امور ملکی مین سعی بلیغ کرتے رہے ہین اور اب زیادہ تر اس بات کے لیے ہمارے شکریہ کے مستحق ہین کہ انتظام محصول آمدنی کی تعمیل مین آپنے خود اپنے اقتضاے طبع سے صاحب کمشنر کو بخوبی مدد دی بعد طے مراسم اختتام جلسہ امیر کبیر جناب نواب گورنر جنرل بہادر دربار سے تشریف لیگئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور حاضرین جلسہ اپنے اپنے گھر گئے

(ک) دربار بمقام جبلپور — ۱۴ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۱ع روز دوشنبہ کو جناب گردون رکاب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے کشور ہند نے بنابر ملاقات مہاراجہ اندور اور راجہ بجاور اور راجہ سلیمان شاہ ناگپور والے کے متواتر مقام جبلپور مین دربار خاص فرمایا مہاراجہ اندور کی ہمراہی مین پانچ کس منتظمان ریاست اور راجہ بجاور کی ہمراہی مین تین کس اصحاب مصاحب موجود تھے مہاراجہ اندور کی تشریف آوری اور تشریف بری کے وقت انیس ضرب توپ اور راجہ بجاور کے واسطے گیارہ ضرب توپ کی سلامی ہوئی بعد ازان دوپہر کو اوسی روز جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے کشور ہند نے واسطے ملاقات تینون رئوساے مسطور الصدر اور شرفاے ہندوستانی ملک ناگپور کی جبلپور مین دربار عام فرمایا اور

دربار عام کے وقت مہاراجہ اندور کے ہمراہی مین تین ۳ اور راجہ بجاور کی ہمراہی مین دس مصاحب موجود تھے رؤساے اور شرفاے ہندوستانی کرسی شاہانہ کی داہنی طرف اور افسران انگریزی ملکی و جنگی بائین طرف جلوس فرما ہوئے جب سب اہل دربار حاضر ہوئے جناب ممدوح الیہم رونق افروز دربار ہوے اور سلک شاہانہ سر ہوئی رؤساے اور شرفاے ہندوستانی درجہ بدرجہ جناب ممدوح الیہم کے حضور حاضر ہوے اور نذر معمولی پیش کرتے گئی اور جو خلعت کے لائق تھے اونکی نذرین مقبول ہوئین اور باقی ماندون کی نذرین واپس کی گئین چنانچہ رؤساے اور شرفاے مفصلہ ذیل کو خلعت عطا ہوئے ؛

۱				۲	۳							
مہاراجہ اندور مع چار کس مصاحب مفصلہ ذیل کے				راجہ بجاور	نواب صاحب سلیمان جاہ	سکناے رئیس ملک ناگپور مفصلہ ذیل						
۱	۲	۳	۴			۴	۵	۶	۷	۸	۹	
مہاراجہ ہولکر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مہاراج صاحب بہادر	مہاراج صاحب بہادر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

(۱) مہاراجہ اندور کو خلعت عطا کرنیکے وقت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے ہند نے یہ فرمایا کہ اے مہاراجہ ہولکر ہم خوش ہین کہ اس وقت آپکی اور آپکے اہالی ریاست کے ساتھ قلمرو انگریزی مین ملاقات ہوئی ہم بہت عرصہ سے یعنے جب سے ہمکو ہند کے اضلاع شمالی مین جانے کا اتفاق ہوا تھا آپکی ملاقات کی مشتاق تھے مگر فرصت نہ ملی تھی ہم آپکو اس امر کی مبارکباد دیتے ہین کہ آپکے ملک مین بالکل امن و امان اور آپکا اختیار بخوبی ہو گیا ہے اور یہ نتیجہ احسن اسی فوج انگریزی کے ذریعہ سے حاصل ہوا جسکو آپنے چند مرتبہ اعانت بلیغ بروقت پہونچائی تھی ہم آپکی امداد کے شکر گزار ہین اور اس امر کے یقین ہونے سے ہمکو خوشی ہے کہ سر رشتہ اتحاد درمیان ریاست اندور اور گورنمنٹ انگلستان کے اس وجہ سے زیادہ مستحکم ہو جاویگا اس امر کے اعادہ کی حاجت نہین کہ گورنمنٹ ملکہ معظمہ کی عین رضاے خاطر ہے کہ خاندان ہولکر ہمیشہ بر سر اقبال رہے اور ترقی پر ہو کیونکہ ہمنے یہ بات آپسے پیشتر علانیہ ظاہر کی تھی اور تمام ہند مین اسکی شہرت ہو گئی ہے مگر اس وقت ہمکو اس بات کا اعتبار کامل

ظاہر کرنا منظور ہے کہ آپ ریاست کے مراتب ما وجب جو ملکہ معظمہ کا حق ہے صدق دلی
سے ادا کرکے گورنمنٹ موصوف کی آرزوی مشفقانہ کو تقویت دیتے رہینگے ۔

(۲) راجۂ بجاور کو خلعت عطا کرنے کے وقت جناب معتشم الیہم نے یہ فرمایا کہ اے راجہ
بجاور ہمکو اس امر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ عین اس وقت کہ آپ عنقریب اپنی ریاست کا
کام اپنے ذمہ لینے والے ہین آپکے ساتھ دربار عام مین ملاقات حاصل ہوئی ہرچند اس کام
کے لیے آپکا سن کم ہے لیکن اس امر کے ثبوت پانے سے ہمکو خوشی ہوئی ہے کہ آپ اون مراتب
مواجب سے جو گورنمنٹ انگریزی کا حق ہے واقف ہوکر اونکی تعمیل کی طرف بخوبی متوجہ ہین جو
آپنے اپنی بعض رعایا کو جنھون نے آپکے ملک مین بھیریتی ہونیکا رواج نکالا تھا بتوقف
سزائے کامل پہونچائی یہ بات مجھکو نہایت پسند آئی آپکی ذات شریف سے ہمکو امید ہے کہ
آپ اپنے ملک کی فرمانروائی مین مراتب ما وجب کا لحاظ رکھینگے اور گورنمنٹ انگریزی بہادر
کی خیرخواہی کرتے رہینگے آپ خاطر جمع رکھین کہ جب تک آپ اس طریق پر قایم رہینگے آپکے
خاندان کا اعزاز اور آپکے ملک کی سلامتی ہمیشہ مدنظر رہیگی بعد طے مراسم اخیر کے جناب نواب
گورنر جنرل بہادر ویسرا کشور ہند پہر بار تشریف لیگئے اور شلک شاہانہ سر ہوئی اور مہاراجہ اندور
اور راجہ بجاور اعزاز مناسب کے ساتھ خیمہ گاہ سے رخصت کئے گئے اور دربار برخاست ہوگیا ۔

(ل) دربار بھوپال ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۶۲ع روز شنبہ کو جناب گردون رکاب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرا کشور ہند
بنابر ملاقات جناب سکندر بیگم صاحبہ و دیگر امرائے خاندان بھوپال کے بھوپال مین دربار عام فرمایا اور جناب بیگم صاحبہ کے
تشریف لانے اور لیجانے کے وقت نوزدہ ضرب توپ کی سلامی ہوئی بعد دربار خاص
کے جناب معتشم الیہم نے دوپہر کے وقت جناب بیگم صاحبہ اور دوسرے امرائے خاندان بھوپال
اور رؤسائے و شرفائے ہندوستانی قسمت جبلپور کے ساتھ مقام بھوپال مین دربار عام
فرمایا انتظام اور عمل درآمد اس دربار کا مثل دربار جبلپور کے تھا رؤسائے مفصلہ ذیل کو خلعتہائے فاخرہ عطا ہوئے

جناب سکندر بیگم صاحبہ والی بھوپال — نواب قدسیہ بیگم رئیس بھوپال
منشی بھوانی پرشاد وکیل ریاست بھوپال — بابا بلونت راو رئیس جبلپور
بہادر صورت سنگہ رئیس امجیر — جناب معزالیہم نے بجلدوے خدمات عمدہ جو جانب جناب

سکندر بیگم صاحبہ سے بحق گورنمنٹ انگریزی ایام غدر مین ظہور پذیر ہوئین پرگنہ بیرسیہ
بطور ملکیت دوامی بیگم صاحبہ کو عطا فرمایا بروقت عطاے انعام مذکور جناب محتشم الیہم نے
جناب بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ اے بیگم صاحبہ ہم بہت خوشی سے آپکے ساتھہ اس دربار مین ملاقات
کرتے ہین ہم بہت عرصہ سے اس موقع کے منتظر تھے کہ اون خدمات کا شکریہ ادا کرین جو آپ کی
ذات سے بحق گورنمنٹ ملکہ معظمہ ظہور مین آئین آپ ایسی ریاست کی سردار ہین جسکی یہ صفت
تاریخ ہند کے ہر ورق سے واضح ہے کہ اس ریاست نے کبھی سرکار انگریز کے مقابلہ مین ہتہ نہین
اوٹھایا اور ایسے نازک ایام مین جب سرکار انگریز کے دشمن لوگ ریاست کے چارون طرف
مجتمع ہوکر حملہ پر مستعد تھے آپنے باوصف عورت ہونیکے اپنے کاروبار ریاست کو اس قدر شجاعت
اور دانائی اور حسن تدبیر کے ساتھہ انجام دیا جو اعلے اعلے سردارون یا بہادرون کو زیب دیتا ہے
اور سواے اس خدمات عمدہ کے کہ آپنے گرد و نواح مین بغاوت دبا دی اور جملہ اشخاص انگریز کو
کہ اون مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بھی تھے حفاظت سے رکھا جب کبھی جماعت ہای فوج
انگریزی آپکے قریب پہونچی آپنے ہر مرتبہ مقدار بھر اونکو مدد پہونچائی اور انکو جلد روانہ کیا ایسی
ایسی خدمتون کا صلہ بہت ضرور ہے لہذا ہم اس وقت ضلع بیرسیہ کی عملداری آپکو دواما عطا
کرتے ہین یہ ضلع پہلے ریاست دھار کے تابع تھا لیکن ریاست مذکور کو بغاوت کی باعث اسپر
کچھہ دعوے باقی نرہا اور اب ہم یہ ملکیت ہمیشہ کے واسطے ریاست بھوپال کو اس امر کی یادگاری
کے لیے بخشتے ہین کہ یہ ریاست آپکی بہادری اور دانائی کے سبب سے ایک نازک ایام مین خیرخواہ
اور ثابت قدم رہے اور آپکی ذات خاص کو یہ ملکیت عطا کرنے مین ہمکو اس وقت اس وجہ سے
کمال خوشی ہے کہ ملکہ معظمہ کی افسر اور جبلپور اور ساگر کے شرفاے ہندوستانی اور آپکی ریاست
کے بڑے بڑے عہدہ دار بھی حاضر اور شاہد ہین بعد طے مراسم معمولی جناب معلے القاب نواب
چارلیس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسراے کشور ہند دام اقبالہ دربار سے
تشریف لیگئے اور شلک شاہانہ سر ہوئین بعد ازان جناب سکندر بیگم صاحبہ اور
نواب قدسیہ بیگم اعزاز مناسب کے ساتھہ رخصت کی گئین و دربار برخاست ہوگیا *

(۴) دربار مقام لکھنؤ — ۱۳ اپریل ۱۸۶۱ء کو جناب گردون رکاب نواب

٤ مکرر مینی بیسی مار بہتر نوید

گورنر جنرل بہادر بنا بر ملاقات رئیسان اودہ کے لکھنؤ مین رونق افروز ہوئے اور رئیسان شہر نے
ایک سپاس نامہ مندرجۂ ذیل حضور ممدوح کے روبرو پیش کیا ۔

نقل سپاسنامہ مندرجۂ ذیل جو تعلقہ داران ملک اودہ کی طرف سے ۶ اپریل سنہ ۱۸۶۱ع کو بحضور فیض گنجور جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرا ملکہ معظمہ کے پیش کیا گیا

سپاس نامہ از طرف تعلقہ داران اودہ بحضور جناب وایسرائے گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ ۔۔۔۔
پہلے ہم لوگ شکر کرتے ہین اوس رحیم کریم پروردگار عالم و عالمیان کا جسنے بعد بخیر گذرانے
اوس ایام ناکام گذشتہ کے یہ آج کا دن مبارک ہم رعایا کو نصیب کیا یہ موجودات مع جملہ اپنے
اشیا کے ایک باغچہ ہے واسطے شگفتگی طبیعت اوسی حکیم مطلق کے پس جب حاکمان تندخو مثل
آفتاب تابستان کے اپنی تیزی سے اسکو پژمردہ بلکہ بے گل و برگ کردیتے ہین تب تب وہ معرفت
کسی اپنے برگزیدہ کے بارش رحم و کرم کی فرماکر اسکو سرسبز و شاداب کرتا ہے اور پس ازان آپ
تماشے عالم مین کہ جسکا وہ مشتاق ہے پھر متوجہ ہوتا ہے اور اوس اپنے برگزیدہ کو بچشم عالمیان
عزیز و نیکنام بناتا ہے چنانچہ یہ ایام گذشتہ اوسکا ایک نمونہ ہے کہ جسمین بعد آفات غیر انتہائی
جو حکام تندخو اور بدکرداران جنگ جو سے ظاہر ہوا تھا رتبہ برگزیدگی کا ہماری جناب ملکہ سکندر کا
ملکہ معظمہ دام دولتہا و سلطنتہا اور اونکے جانشین ہمارے لارڈ ہردل عزیز یعنے حضور والا
کو حاصل ہوا فی الحقیقت حضور والا کو رتبہ برگزیدگی اور ہردل عزیزی کا اور ہم رعایا کو مرتبہ
شکرگزاری اور ثنا خوانی کا حاصل ہے حضور والا ہم رعایا نہ صرف اسقدر شکر گزار ہین کہ
حضور پرنور واسطے پرورش ہمارے بلکہ واسطے خوشی خدا کے اپنے رحم و کرم کو اوپر غضب
غصہ کے سرپوش کیا اور ساتھ انصاف کے احکامات مفید و سرکلیرات صواب دید کو متواتر بھیجتے گئے
بلکہ زیادہ تر مقام شکر یہ ہے کہ واسطے گردآوری اوسکی خود بنفس نفیس الہ آباد مین نزول اقبال
فرمانے ہر وقت اور ہر آن خبرگیران ہے اور واسطے تعمیل مراتبات مندرجہ بالا کے جمیع حکام
ایسے مقرر فرمائے جنکا ہونا واسطے انجام ہونے اون مراتبات کے اور کامیابی ہم رعایا
کی ازبس مفید ہوا حضور والا وہی حکیم ہمیشہ اپنے مطلب کو پورا کرسکتا ہے کہ جسکے تشفا خانہ مین

گورنر جنرل بہادر بنابر ملاقات رئیسان اودہ کے لکھنؤ مین رونق افروز ہوئے اور رئیسان شہر نے
ایک سپاس نامہ مندرجۂ ذیل حضور ممدوح کے روبرو پیش کیا ؁

نقل سپاس نامہ مندرجۂ ذیل جو تعلقہ داران ملک اودہ کی طرف سے ۶ اپریل سنہ ۱۸۶۱ع کو بحضور فیض گنجور جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر و ویسرائے ممالک معظمہ کے پیش کیا گیا

سپاس نامہ از طرف تعلقہ داران اودہ بحضور جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ —
پہلے ہم لوگ شکر کرتے ہین اوس رحیم کریم پروردگار عالم و عالمیان کا جسنے بعد بخیر گذرانے
اوس ایام ناکام گذشتہ کے یہ آج کا دن مبارک ہم رعایا کو نصیب کیا یہ موجودات مع جملہ اپنے
اشیا کے ایک باغچہ ہے واسطے شگفتگی طبیعت اوسی حکیم مطلق کے پس جب حاکمان تندخو مثل
آفتاب تابستان کے اپنی تیزی سے اسکو پژمردہ بلکہ بے گل و برگ کردیتے ہین تب تب وہ معرفت
کسی اپنے برگزیدہ کے بارش رحم و کرم کی فرماکر اسکو سرسبز و شاداب کرتا ہے اور پس ازان آپ
تماشے عالم مین کہ جسکا وہ مشتاق ہے پھر متوجہ ہوتا ہے اور اوس اپنے برگزیدہ کو بچشم عالمیان
عزیز و نیکنام بناتا ہے چنانچہ یہ ایام گذشتہ اوسکا ایک نمونہ ہے کہ جسمین بعد آفات غیر انتہائی کے
جو حکام تندخو اور بدکرداران جنگ جو سے ظاہر ہوا تھا رتبہ برگزیدگی کا ہماری جناب ملکۂ سکندر کاب
ملکہ معظمہ دام دولتہا و سلطنتہا اور اونکے جانشین ہمارے لارڈ ہردل عزیز یعنے حضور والا
کو حاصل ہوا فی الحقیقت حضور والا کو رتبہ برگزیدگی اور ہردل عزیزی کا اور ہم رعایا کو مرتبہ
شکرگذاری اور ثنا خوانی کا حاصل ہے حضور والا ہم رعایا نہ صرف اسقدر شکرگذار ہین کہ
حضور پرنور واسطے پرورش ہمارے بلکہ واسطے خوشی خدا کے اپنے رحم و کرم کو اوپر غضب
غصہ کے سرپوش کیا اور ساتھ انصاف کے احکامات مفید و سرکیولرات صوابدید کو متواتر بھیجتے گئے
بلکہ زیادہ تر مقام شکر یہ ہے کہ واسطے گردآوری اوسکی خود بنفس نفیس الہ آباد مین نزول اقبال
فرماکر ہمت اور ہماری خبرگیران ہے اور واسطے تعمیل مراتبات مندرجہ بالا کے جمیع حکام
ایسے مقرر فرمائے جنکا ہونا واسطے انجام ہونے اون مراتبات کے اور کامیابی ہم رعایا
کی ازبس مفید ہوا حضور والا وہی حکیم ہمیشہ اپنے مطلب کو پورا کرسکتا ہے کہ جسکے استغنا مین

پر ہم کوشش جمیلہ کو کار فرمایا کریں جیسا کہ حضور پر نور نے اس موقع پر بعد تشریف بری جناب
رائٹ آنریبل مسٹر ونگفیلڈ صاحب بہادر چیف کمشنر
حال کے انتظام باقی ماندہ کو کہ جسکی صرف بنیاد قایم ہو چکی تھی نقطۂ اختتام پر پہونچا کر ہمارے
جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ دام دولتہا و سلطنتہا ... درجہ کو فرض حق سے ادا کیا
اور درمیان صاحب عاقلون کے بلند نامی حاصل کی ہم رعایا بصدق دل حضور پر نور کے
اس حکیمانہ انتظام پر کہ جسکا وجود اتبک صرف کتابون مین دیکھا گیا تھا مبارکباد پہونچاتے ہین
اور یقیناً یاد کرتے ہین کہ اگرچہ تدبیرات رفع وحشت کی ... عمل مین آگئی تھین مگر ممکن نتھا کہ وہ
خستہ دل اور خراب حال رعایا مدت مدید تک ... اصلی پر آتی اگر حضور پر نور بذریعہ
مسٹر ونگفیلڈ صاحب بہادر ساتھ یقین دلانے ... کے کہ اونکا حق قدیمی جو آٹھ سو برس
سے دائرۂ تنزل مین تھا واسطے دوام کے ... ایک بنیاد پختہ اور جدید کے اونکو بخشا
گیا یا اونکی حکومت خانگی اونکو ماتحت رعایا پر سرپرستی مسلم رکھی ... قوت تازہ نہ بخشی حضور والا ہم
ہندوستانی اس اپنے گھر کو اپنا نہین سمجھتے کہ جسکی زمین ہماری حق ملکیت مین واسطے دوام
کے نہو اور اون گھر والون کو بھی اپنا گھر والا نہین سمجھتے ... اپنی حکومت کا اثر پیدا نہو پس اس سے
کوئی بات بڑھکر نتھی کہ جس سے ہمارے دلونکو فوراً طاقت آجاتی اور بصدق دل دولت
انگلشیہ کی ترقی کو دست بدعا ہوتے حضور پر نور کے ... نشینان موصوفین نے یہ دونون
امر صرف واسطے خوشی ہماری کے سوچا تھا بلکہ واسطے مضبوطی اوس رشتۂ محبت کے
جو ہماری اور حکومت انگریزی کے درمیان مین قایم ہو کر باعث استحکام دولت لازوال
کا ہوا حضور والا ممکن ہے کہ ... تلوار ایک ملک کو فتح کر سکتی ہے اور ایک خاندان کو
بڑھا سکتی ہے مگر مضبوطی دائمی متعلق ہے ساتھ محبت رعایا کے چنانچہ یہ ایک سرگذشت
ہے کہ جسکا ثبوت ہزارون برس کی تواریخ دیتی ہے قطع نظر اسکے حضاران محفل باور کرتی
ہین کہ تلوار کا کام کاٹنا ہے نہ وصل کرنا ہر چند بہت عاقلون نے رشتہ محبت کو باعث
استحکام سلطنت تصور کیا تھا چنانچہ خاندان تیموریہ مین سے اکبر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
اسکے پیرو کار ہوئے تھے مگر ظہور اوسکا باقی اور محفوظ رکھا گیا تھا واسطے روشن کرنے

نام نامی جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ اور اونکے نائب یعنی حضور پرنور کے کہ جنسے سلطنت انگریزی
کو ساری ہندوستان خصوصاً ملک اودہ مین از سر نو اس بنیاد پر قایم کیا اور اس انتظام کو واسطے
مثال آیندہ کے چھوڑا ہم لوگ ہرچند یہ دعوے نہین کر سکتے کہ اس سے پہلے انتظام ریونیو اور
پولیس اور جوڈیشل اچھا مگر یہ بیشک کہہ سکتے ہین کہ جو تبدیلات محکمہ جات مذکورہ بالا بتجویز
حضور پرنور واقع ہوئی ازبس مفید حال رعایا ہوکر باعث تکمیل مطالب شایقین کے ہوئی اور ان
اس بات کو ثابت کر دیا کہ بادشاہ انگلستان بادشاہ صرف اپنی قوم کا ہے بلکہ ہندوستانیو
سے ویسا ہی سلوک رکھتا ہے جیسا کہ نائب خدا کو چاہیے چنانچہ منجملہ اسکے ایک بندوبست تعلقہ داری
کا ہے کہ رواج پاکر نہ صرف واسطے رفع وحشت عالم کے مفید ہوا بلکہ اسکے بحر فائدہ کا ایک
قطرہ یہ بھی ہے کہ جسکو اب ہم وقت امن وامان کا کہتے ہین اگر بغور ملاحظہ فرمایا جاوے تو
آسودگی ملک کا نیک نتیجہ جو بن جانے بہت سے باغات وچاہات اور تالاب پختہ وخانم در
دیگر مکانہا وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے بندوبست سابق مین جو ساتھ زمینداروں
جزئی کے عمل مین آیا تھا اکثر پایا گیا ہے جیسا کہ ۲۳ مہینے کے تجربہ سے اس بندوبست حال
مین پایا گیا اور سبب اسکا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اول تو وہ اگلے چھوٹے چھوٹے زمیندار بھیا چارہ
کی اس قدر مقدرت کہا ہے کو رکھتے تھے کہ ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ چیزین بناسکین دوم
آپس کے جھگڑون سے منافع اونکا صرف پرورش اور صرف عدالت کے واسطے
کافی تھا خلاف اوسکے اب تابئید تبدیلات مذکورہ بالا وذیل کے حقداران جزوی تو
اپنے چھوٹے حق پر جو تعلقہ داران کی طرف سے مقرر ہے بلا صرف احدے متمتع ہوکر بخوبی
آسودہ حال ہین اور تعلقہ داران اپنے نفع لا یق سے صرف تعمیر مذکورہ بالا کے متوجہ
ہوکر آرایش ملک مین مصروف ومشغول حضور کے کرم سے مالامال ہین دوم تبدیلات
پولیس جدید بھی جو معرفت کرنیل بروس صاحب بہادر اور دیگر افسران ستے اجرا ہوکر باعث
حفظ جان ومال رعایا کا نہ صرف چور وڈاکو ون سے ہوا بلکہ بابہ رشوت بیک قلم مسدود ہوئی
حفظ حقیقی نظر آیا عادل زمانہ حفظ اوسی کو کہتے ہین جس سے بلا دست برد حکیم مال پر رعایا خود
قابض رہے سوم تبدیلات جوڈیشل بھی جسکے رائج ہونے سے ہرسکین رعایا اپنی قبضہ کو

بلا اوٹھانے تکلیف درباداری دور دور کے اپنے گھر بیٹھے ہوئے اپنے سرداروں سے جو کہ انکے
معاملات کو بخوبی جانتے ہین فیصل کر لیتے ہین اور بلا دست اندازی کسی عملہ کے بلا وقت اپنے
مطلب کو حاصل کر لیتے ہین حضور والا شید بیانات مشروحہ بالا کے قایم کرنے سے حضور پر نور نے
نہ صرف اپنی احسانمندی کے ہمیشگی کا دعوے ہم رعایا پر قایم کیا بلکہ انصاف بغایت کو
اس قدر ترقی دی کہ جسمین کبھی کوئی عاقل شبہہ نہین کر سکتا یہ ملک اودہ درحقیقت اپنی
شادابی اور سرسبزی کے مقابلہ مین کسی باغ کی کچھہ حقیقت نہین رکھتا تھا مگر کچھہ عرصہ سے
وحشی اور درندہ دو قسم کے جانوروں سے بھر کر مانند بیابان پُر خطر کے دکھلائی دیتا تھا
شکر صد شکر حضور فیض گنجور کے رحم و کرم کا اور احسان ور احسان صاحبان عالی مقدار
کی کوشش جمیلہ کا کہ جس سے یہ جنگل خاردار فوراً رشک گلزار ہو گیا اور جسکو ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ء
کے دربار عام مین جو کہ بمقام لکھنو ہوا تھا خود حضور لامع النور نے بہ تحیر ملاحظہ فرمایا وہ ایک
عجیب موقع لایق یاد رکھنے کے تھا وہان پر آپ ہمارے نائب السلطنت گھڑے ہوئے تھے
افسران ملکی و جنگی سے اور آپ کے روبرو ہم لوگ تھے بمنزلہ رئیسان سلطنت جمہوریکی طرح
سے جملہ باشندگان اودہ کے اوس وقت مین آپکا چہرہ روشن تھا باشندگان ملک اودہ
کے پیار سے مبارک مبارک ہماری عزیز جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ اور مبارک ہے
وہ روز اور ساعت جبکہ ہمارے نائب السلطنت نے ہمارا حق قدیمی جو ہم سے ایک
عرصہ سے چھوٹ گیا تھا ہمکو عطا فرما کر خواہش خدا کو جسکا پیار و رحم اپنی مخلوق پر از حد ہے
پورا کیا اور بخشین ہمکو وہ خلعتین اور جاگیرین اور مناصب کہ جنکا اثر ہمارے دور کی نسلون
تک قایم و برقرار رہے گا اور اس بخشش سے نہ صرف دریادلی اور فیاضی کو درجہ غایت پر
پہونچایا بلکہ ہر فرد کو آرزو مند بنایا واسطے کرنے خیرخواہی سرکار دولت مدار انگلشیہ کے
اب ہم اپنے بیانات کو اس جگہہ مختصر کر کے بدل آرزو رکھتے ہین کہ یا پروردگار عالم ہمارے
ایسے عادل بادشاہ اور اونکے نائب السلطنت کو ہمیشہ ہمارے اوپر قایم رکھکر ہمارے
اور ہماری اولاد کے دلون کو طرف دعا کے اور زبان کو طرف ثنا کے مایل رکھہ کیونکہ بغرض
اون نوازشات کے ہم رعایا سے صرف اس قدر ممکن ہے فقط

جواب سپاس نامہ تعلقہ داران اودہ کا زبان مبارک جناب معلے القاب سے

بعد ملاحظہ سپاس نامہ مندرجہ صدر کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر اس طرح دُرفشان ہوئے

دفعہ ۱۔ اے تعلقہ داران ملک اودہ ہم آپکے سپاس نامہ کو نہایت خوشی سے منظور کرتے ہین آپ لوگونکی جوش خیرخواہی اور وفاداری جو کہ بہ نسبت ملکہ معظمہ اور اوکی سرکار کی سپاس نامہ مذکور مین جیسا ہے منظور کرتے ہین

دفعہ ۲۔ ہم اس سے بھی خوش ہین کہ آپ لوگون نے درمیان مین ایک مجمع رعایا کی جو آپ لوگون کو اور آپکے صوبہ کو اتنک کم جانتے ہین و نیز روبرو سے افسران اعلے درجہ ملک کے جو آپکے ملنے کو جمع ہین اسلیے اوس عہدنامہ کو مقام دارالسلطنت ہند یعنے کلکتہ مین گذراننا منظور کیا +

دفعہ ۳۔ آپلوگون نے کئی واقعات حال اودہ کی جو حوالہ کیئے ہین وہ حقیقت مین بیجا و تہ ہین

دفعہ ۴۔ چھ برس بیشتر اسکے ملک اودہ مین تمام ہندوستان سے بڑھکر بدانتظامی تھی نہ تو خطرہ جان و مال اس ملک سے کہین زیادہ تھا و نہ ظلم و تعدی زیادہ غضبناک تھی ۔

دفعہ ۵۔ بعد دو برس کے جبکہ ملک اودہ تحت حکومت انگریزی کے آیا اوس وقت مین بغاوت و سرکشی اس ملک مین پہیلا گئی اور ہر گوشہ مین شعلہ زن ہوئی دیر او رگذرنیکی بعد سرکشی دبا دی گئی اور امن حاصل ہوا

دفعہ ۶۔ اوس وقت مین آپ لوگون مین سے سنگین جرم والونکو سخت سزا دیگئی مگر جو لوگ تبعیت مین حاضر ہوئے اونپر رحم ہوا اور جنھون نے صداقت سے خیرخواہی کی اونپر مہربانی مبذول ہوئی

دفعہ ۷۔ اسکے بعد دو برس کے عرصہ مین جبکہ ملک اودہ مین امن و امان ہوا آبادی بھی اوسکے ساتھ اس قدر جلدی کی ترقی پا گئی کہ اب ہندوستان مین اس سے بڑھکر کوئی ضلع یا صوبہ سرسبز نہین ہے اور نہ آئندہ کسی ملک کی نسبت اس سے بڑھکر امید پائی جاتی ہے +

دفعہ ۸۔ حقوق قدیم تعلقہ دارنی کے ایک بنیاد دیختہ اور جدید پر بحال رکھی گئی اور بڑے بڑے خاندان اس سرزمین کے ساتھہ دیئے جانے تقویت اور سہولت کے برقرار رکھی گئی اور حقوق ادنے بھی محو نہ ہوئے بلکہ محفوظ رکھے گئے ۔

دفعہ ۹۔ ہرچند کہ کی نسبت فوج کم کی گئی اور پولیس مین بھی تخفیف ہوئی مگر امن و امان اس قدر بڑھا کہ ایک انگریزی لڑکا بھی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بصحت و سلامتی جا سکتا ہے +

دفعہ ۱۰ — اور فراخورحالی بھی ملک کی اس درجہ پر ترقی پائی کہ اس ملک کے لوگ اضلاع ممالک مغربی وشمالی کے اپنے قحط زدہ بھائیوں کی گریہ وزاری سننے میں ہندوستان کے سارے باشندوں میں اپنی مستعدی اور فیاضی ظاہر کی —

دفعہ ۱۱ — آپ لوگ جو مجسٹریٹ مستقل اپنے علاقہ کے ہیں گو رعایاے جدید ملکہ معظمہ کی ہیں مگر خود رعایا کی نسبت درجہ اول رکھتے ہیں کیونکہ دوسرے اشخاص نے آپ کی اس حکومت کی مثال سے ہدایت پائی اور اس انتظام و قانون کو عاقلانہ بہ تعظیم قبول کیا +

دفعہ ۱۲ — جو تغیرات و تبدیلات جنکا مختصر بیان ہوا چند سال گذشتہ سے آپ لوگوں کی ملک میں واقع ہوئی اور ان سے ایک ایسی نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ جسکا دل میں رکھنا فرض آپکو بلکہ سارے باشندگان [illegible]

دفعہ ۱۳ — آپ لوگوں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ آپ لوگوں میں کوئی گروہ یا قوم یا جمعیت نہیں ہے کہ جو انگریزی گورنمنٹ سے اونکا مقابلہ کرے اور سزا نہ پاوے اور یہ بھی دیکھا ہوگا کہ بعد دینے سزا کے نہایت قدر شناسی کرنے لائق خدمات کے اور بھول جانے پر بھی سرکار مستعد ہوتی ہے اور جو لوگ شوق سے خدمتگزاری سرکار کی نوبت رکھتے ہیں عوض دینا اوسکا سرکار کی طرف سے کبھی فروگذاشت نہیں ہوتا اور یہ بھی دیکھا ہے کہ خواہش اور نیت سرکار کی یہ ہے کہ ہندوستانی بڑے بڑے رئیس اور سردار اور زمینداروں کے بیچ میں سے اون لوگوں کا انتخاب کرے جو کہ بخوبی قابل اطمینان ہیں اور جیسا ایسے لوگ دستیاب ہوں تب اونکے ذمہ بخوشی بہت سا اختیار سپرد کرے اور روبرو ہر قسم رعایا کی اونکی عزت بڑھاوے +

دفعہ ۱۴ — ان باتوں کو اپنی نواحی یعنے ملک شمالی و مغربی وغیرہ کے رئیسوں کو سمجھائیے اور اپنے لڑکوں کو سکھلائیے اور جیسا آپ لوگوں نے بعوض اون خوش سلوکیوں کے جو آپ لوگوں کے ساتھ مرعی ہوا سرکار انگریزی کی شکرگزاری کا ارادہ اس سپاس نامہ سے ظاہر کیا ہے اگر یہ فی الحقیقت ہے تو مناسب ہے کہ نیک کارگزاری میں ہر ایک شخص بقدر مقدور کوشش کرے تا کسی کو یہ کہنے کا موقع نہو کہ سرکار نے آپ لوگوں پر بیجا اطمینان کیا یا رئیسان ہند قابل اطمینان نہیں ہیں اس اتہام سے بچنے کی ضرور ہے کہ اپنے اختیار حاصلہ کو ساتھ محنت اور جانفشانی اور دیانت کے جاری کرنے میں ثابت قدم رہئے جیسا کہ آج تک رہے ہیں —

دفعہ ۱۵ — اگر کسی بات میں شک یا مشکل واقع ہو تو جناب چیف کمشنر صاحب بہادر ممالک

اودھ سے ہدایت لیجیے اور سابق مین جیسا کہ اونکی پیشین سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر مسٹر ڈینگفیلیڈ
صاحب بہادر کو نیک صلاح دہندہ اور دوست صادق پایا تھا صاحب چیف کمشنر حال کو بھی پائیگا

دفعہ ۱۶ - ہم اس سے اور بھی خوش ہین کہ جو فائدہ کہ سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر و مسٹر ڈینگفیلیڈ
صاحب بہادر اور اونکے شریکان یعنی کرنیل بروس صاحب بہادر اور کرنیل بیرو صاحب بہادر کی
کوشش سے آپ لوگونکو ہوا ہی اونکی قدر آپ لوگ بخوبی سمجھ گئے ہین ❊

دفعہ ۱۷ - اے تعلقہ داران اودھ یہ امر معلوم نہین ہے کہ ہم اور کبھی ملک اودھ مین آوینگے
یا نہین بلکہ غالب ہے کہ آنا نہو اگر یہ ملاقات ہماری اور آپ لوگون کی اخیر ہے تو بھی خواہش آبادی
آپکے ملک کی جو ہمارے دل مین ہے کم نہوگی کیونکہ یہ خواہش نہ صرف اسواسطے ہے کہ سرسبزی ملک
اودھ سے چین و آرام ساتھ ان آدمیونکو حاصل ہے جو ایسے حالات مختلف مین ملکہ معظمہ کی رعایا
ہوگئے اور جب سے انکی بہبودی کا فکر و تردد ہمکو عین فرض ہوا ہے جیسا کہ آگے کسی گورنر جنرل
بہادر کو نہو تھا بلکہ اسواسطے بھی کہ نیک انتظام ریاست اودھ جو از طرف سرکار انگریزی ظہور
مین آیا دلیل پائدار اس بات کی ہے اور ہوگی کہ حکمرانی ساتھ ترحم اور اطمینان دہی کے رعایا کو
خیرخواہ اور وفا شعاری کے لیے راہ راست ہے اور ایسا بخوبی تجربہ ہوگیا ہے کہ باوجود عداوت و دشمنی گذشتہ
کے اور مغائرت کلی قومیت اور مذہب اور چال و چلن کے یہ بات آپکو لوگونے دیکھنے مین آئی ❊

(ن) دربار مقام کلکتہ — ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۱ع کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر
نے واسطے اجرائے فرمان جناب ملکہ معظمہ مندرجہ ذیل کے دربار فرمایا اور روبرو حاضرین
جلسہ کے صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند نے بآواز بلند ترجمہ پڑھکر سنایا ❊

نقل فرمان واجب الاذعان حضور معدلت ظہور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ فرمان فرمای ممالک مجموعہ گریٹ بریٹن و آئرلنڈ حامی دین عیسوی دام ملکہا

محررہ ۲۵ ماہ جون سنہ ۱۸۶۱ع جو کہ ماہ بدولتہا نے اس امر پر غور فرمایا ہے کہ فرمانروایان ملک اکثر اپنے
تابعداران فی لیاقت کو شجاعت اور خیرخواہ کو بجلدوی عمدہ عمدہ خدمات کے خطاب وغیرہ مدارج امتیاز
عطا فرماتے آئے ہین تاکہ اورونکو ادای خدمات اعلی کی ترغیب ہو اور ہرگاہ مرکوز خاطر عاطر ہے
کہ بادشاہت کی ممالکت ہند کے والیون اور سرداران اور سکنا کو بذریعہ تقرر رتبہ جدید بہادران

ہند کے ہماری شفقت کا ثبوت کامل علانیہ حاصل ہووے اور ہماری رضاے خاطر درباب متعلق کر لینے انتظام قلمرو انگریزی واقع ہند ساتھ بندگان مابدولت کے ہمیشہ انکے منقوش خاطر ہے اور مابدولت کو لیسے اشخاص کی صلہ ہے ممتاز کرنیکا موقع ملا کرے جو بدرجہ اعلی خدمت گزار یا خیرخواہ ہون

پس خاص و عام پر واضح ہو کہ مابدولت نے اپنی مرضی خاص و عام کامل اور عزم مبارک سے ایک رتبہ جدید بہادری جو آج سے دوام کے لیے ساتھ نام اور تسمیہ اور خطاب موسٹ اکزالٹڈ آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کے موسوم ہو کر معروف و مشتہر رہیگا تجویز اور ایجاد اور مقرر کیا جانا خطاب مذکور و اس تحریر کی رو سے تجویز اور ایجاد اور مقرر ہوتا ہے ✤

اور مابدولت کا ارشاد اور ایما اور حکم اس طرح پر شرف صدور پاتا ہے کہ رتبۂ مذکور مین ایک شخص سوورین یعنے سردار اعلی اور ایک گرانڈ ماسٹر یعنے سردار اول اور پچیس نفر نیٹ یعنے بہادر شریک رہین اور مختار الیہم وقتاً فوقتاً ہمارے اور ہمارے ورثا اور قائم مقامونکی تجویز سے مقرر ہو کر رتبہ مذکور کے بہادران معمولی قرار پاوینگے اور بہادران موصوف مع چند نفر ایکسٹرا اور انریری نیٹ یعنے بہادران فاضل جو ہمارے اور ہمارے ورثا اور قائم مقامون کی تجویز سے وقتاً وقتاً نامزد ہونگے رتبہ مذکور سے سرفراز کیے جاوینگے ✤

مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے کہ ہم اور ہمارے ورثا اور قایم مقام یعنے بادشاہان اور ملکہ ہاے عظیم الشان ممالک مجموع گریٹ بریطن اور آیرلنڈ آرڈر مذکور کے اول سردار اعلے ہونگے مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے اور مابدولت کے ورثا اور قایم مقام بھی اسکے پابند ہین کہ ہماری مملکت ہند کا وسیراے اور گورنر جنرل بہادر وقت آرڈر مذکور کا گرانڈ ماسٹر رہیگا اور باعتبار اوس حیثیت کے آرڈر مذکور کا اول اور اعلے بہادر سمجھا جاوے گا ✤

اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے کہ اس رتبہ جلیل القدر کے انتظام کے لیے قوانین اور قواعد مناسب وقتاً فوقتاً ہمارے اور ہمارے ورثا اور قایم مقامونکی تجویز سے جو آرڈر مذکور کے سرداران اعلے ہین صدور پاکر حسب اقتضاے راے ہماری ترمیم اور منسوخ کیے جاوینگے —

اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور ایما اور حکم ہے کہ ہند کے والیان اور سرداران ہندوستانی اور ہماری رعایا مین سے وہ اشخاص جو اس قسم کی لیاقت رکھتے ہون وہ کسی قانون یا قوانین منفوذہ

آیندہ مین ہمکو ممانعت اونکی نسبت نہو رتبہ مذکور حاصل کرنے سے محروم نرہین گے

مگر شرط یہ ہے کہ مابدولت کا ارشاد اور حکم اس طرح پر صادر ہوتا ہے کہ اگرچہ اس رتبہ کے بہادران عالی کی تعداد تعداد معین سے تجاوز نہین کر سکتی تاہم ہم اور ہمارے ورثا اور قائم مقام اسی امر کے ممتنع رہین گے کہ درصورت اقتضای رای اپنی کسی کو شہزادگان شاہی متعلقہ خاندان بادشاہ مرحوم جارج کو اکسٹرا نیٹ مقرر کرین ✢ اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور حکم ہے کہ ہمکو اور ہمارے ورثا اور ہمارے قایم مقامون کو اختیار رہے گا کہ بذریعہ نفاذ کسی قانون یا قوانین آیندہ بہادران معمولی کی تعداد مین قدرے اضافہ دائمی کرین گو ایسے قانون یا قوانین کا مضمون اس فرمان کے خلاف پایا جاوے اور مابدولت کا یہ بھی ارشاد اور حکم ہے کہ ہمکو اور ہمارے ورثا اور قایم مقامونکا اختیار رہیگا کہ سرداران یا رؤساے ممالک غیر کو جو بدانست ہماری اس رتبہ کے لائق ہون رتبۂ مذکور کی بہادر غیر نمبری کا منصب عطا فرماوین اور یہ کہ ایسے بہادران غیر نمبری کی تعداد اس طریق پر اور اوس قانون کی رو سے محدود کیجاوے جو ہمارے اور ہمارے ورثا و قایم مقامون کی ہدایت سے نفاذ پاوے ✢ معہذا انتظار اسکے کہ اس رتبہ کے قوانین بلا توقف بطور جائز استقرار پاوین ✢

مابدولت کی یہ دانگی اور ارشاد ہے کہ ایک مہر فوراً طیار ہوکر اسپر یہ نقش کھودا جاوے کہ زمین سبز پر ایک ستارہ پانچ نقطون کا اور زمین سفید پر مابدولت کی علامت شاہی اور اوسکے دورمین یہ الفاظ کہ مہر میوسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف سٹار آف انڈیا کھدی رہین ✢

اور مابدولت کا ارشاد اور خاطر عاطر ہے کہ مہر مذکور آیندہ اس رتبا کی مہر ہووے اور قوانین متعلقہ رتبہ مذکور ہمارے دستخط اقدس سے مزین ہوکر اور ہماری ارکین سلطنت مین سے کسی سکرٹری بہادر اعلے کے دستخط سے مصدق ہوکر مہر مذکور کے ثبت ہونے سے استحکام پاوین گے چنانچہ وہ قوانین اور قوانین آیندہ جو ہمارے یا ہمارے ورثا اور قایم مقامونکی پیشگاہ سے نفاذ پاویں بعد ثبت مہر مذکور اوسی طرح جائز اور نافذ اور واجب الاتباع ہونگی کہ گویا وہ قوانین درحقیقت اونکے لفظ بلفظ اس فرمان شاہی مین مندرج ہوکر از روی ثبت مہر کلان ملکہ معظمہ ممالک محروسہ گریٹ برٹین و آیرلنڈ کی تکمیل ہوگئین تھین معہذا مابدولت کی تجویز اقدس سے مابدولت کا عزیز معزز اور مشیر اکبر چارلس جان آرل کیننگ صاحب بہادر نیٹ گرینڈ کراس میوسٹ انریبل آرڈر آف دی باتھ

KNIGHT GRAND CROSS OF THE MOST HONORABLE ORDER

یعنے جناب امیر الامرا نائب ملکہ معظمہ گورنر جنرل بہادر ہند اس رتبہ موسومہ میوسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا کا اول سردار مقرر ہوا اور جناب ممدوح کو یہ رتبہ اون ایام تک حاصل رہیگا جب تک جناب ممدوح منصب علی ویسرائے گورنر جنرل ہند پر سرفراز رہین اور جناب محتشم الیہم کو وہی اختیارات حاصل رہینگے جو رتبہ مذکور کے قوانین مین مذکور اور مندرج ہووینگے اور ہرگاہ مقتضائے دانشمندی اور مصلحت ہے کہ رتبہ مذکور کا سردار ایسے اشخاص کو جو وقتاً فوقتاً ما بدولت کی تجویز اقدس سے نامزد ہو کر اس رتبہ کے بہادر مقرر کیے جاوین عہدہ موسومہ نائیٹ بیچلر[ف] عطا کرنے کا مجاز ہے لہذا ہم اور ہمارے ورثا اور قایم مقاموں اپنے ویسرائے اور گورنر جنرل ہند مقررہ وقت اور اوسکے وارثونکو جو بالفعل عہدہ جلیل القدر سرداری میوسٹ اکزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا پر سرفراز ہے اقتدار و اختیار بخشتے ہین کہ ویسرائے ما بدولت کے نام اور طرف سے خطاب اور مرتبہ اور اعزاز نائیٹ بیچلر کا اون اشخاص کو عطا کرتے رہین جو ما بدولت کی تجویز سے رتبہ مذکور کے بہادر مقرر ہووین ✣ ✣ معہذا ہم اپنے نائب سلطنت اور گورنر جنرل ممالک ہند مقررہ وقت اور اوسکے وارثون کو اس امر کا بھی اقتدار اور اختیار دیتے ہین کہ نائب موصوف ما بدولت کے نام اور طرف سے اون اشخاص کو رتبہ جدید کی علامات اور اعلام عطا کرین جو ہمارے اور ہمارے ورثا اور قایم مقاموں کی تجویز سے اس رتبہ کے بہادر مقرر ہووین ✣

اور ہرگاہ اس رتبہ کی تعظیم اور تکریم کے لیے ضرور ہے کہ اس سے اہلکاران تعمیل متعلق ہو ویں لہذا اس قرطاس کی رو سے ہم اور ہمارے ورثا اور قایم مقام اپنی رائے اور تجویز اس بات کی ظاہر کرتے ہین کہ آج سے ہمیشہ کے لیے ایک شخص سکریٹری اور ایک رجسٹرار رتبہ مذکور سے متعلق رہیگا اور اون اہلکاروں کا رتبہ متعلقہ قوانین محولہ بالا مین صراحت کے ساتھ مندرج ہوینگے بالآخر ہم اپنے اور اپنے وارثون اور قایم مقاموں کی طرف سے اقرار کرتے ہین کہ یہ فرمان شاہی یا اوسکی نقل مصدقہ یا اسکی مثنے باعتبار اصل منشا اور مفہوم اسکے قانوناً صحیح اور درست اور جائز اور موثر اور ہر طرح سے کافی ہوگا گو اوس مین کوئی سہو یا نقص یا سقم رہگیا ہو یا کوئی امر یا وجہ یا شئے اسکے خلاف پائی جاوے ✣

چنانچہ تصدیق عبارت مذکورہ بالا یہ فرمان دستخط والا سے مزین ہوا ✣

وکٹوریہ ملکہ معظمہ انگلستان

[ف] Knight Bachelor

۲۳ فروری ۲۴ سنہ جلوس ملکہ معظمہ دام اقبالہا مطابق ۱۸۶۱ سنہ عیسوی | حسب الحکم جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر وئسرائے کشور ہند ای سی بیلی قایم مقام سکریٹری گورنمنٹ ہند

(س) دربار مقام الہ آباد — ۲۹ ماکتوبر ۱۸۶۱ع روز سہ شنبہ کو جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر وئسرائے کشور ہند نے تدریجاً مہاراجگوالیار اور بیگم صاحبہ بھوپال اور مہاراجہ پٹیالہ اور نواب رام پور سے مقام الہ آباد مین ملاقات خانگی فرمائی بروقت تشریف آوری اور تشریف بری سرداران موصوفین کے سلامی کی توپین حسب تفصیل ذیل سر ہوئین

مہاراجہ سیندھیا بیگم صاحبہ بھوپال مہاراجہ پٹیالہ نواب رام پور

۳۰ اکتوبر روز چارشنبہ کو جناب معظم الیہم نے ہمراہی صاحب سکریٹری اور پرائیوٹ سکریٹری اور بعض صاحبان دیگر اکثر خرد رسالہ اردلی کے سرداران موصوفین کے خیمہ مین تشریف لیجا کر اونسے ملاقات فرمائی جناب معظم الیہم کے ہر خیمہ مین تشریف لانے ولیجانیکے وقت شلک شاہانہ سر ہوئین یکم نومبر ۱۸۶۱ع روز جمعہ وقت نواخت ۱۱ گھنٹہ روز کے جناب معلے القاب وئسرائے گورنر جنرل بہادر نے باعتبار حیثیت سردار اعظم رتبہ معظم موسومہ اسٹار آف انڈیا یعنی نیر ہند کے سرداران مفصلہ ذیل کو رتبہ معظمہ مذکورہ سے سرفراز کرنیکے لیے جلسہ شاہانہ فرمایا ✦ مہاراجہ سیندھیا ✦ مہاراجہ پٹیالہ جناب سکندر بیگم صاحبہ والی بھوپال نواب رام پور کہ سرداران موصوفین ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی تجویز سے رتبہ مذکور کی نسبت نامزد اور مقرر ہوئے ہین سرداران مستحق رتبہ مذکور اور سرکاری عہدہ داران ملکی اور جنگی اور اور اشخاص (مع قرابت داران و متوسلان سرداران موصوفین کے) جنکو شریک جلسہ ہونیکا ایما ہوا تھا اوس ساعت سے پہلے جو عطائے تمغائے سلطانی کے لیے مقرر ہوئے تھے دربار کے خیمہ مین پہونچکر اپنی اپنی جگہہ مقررہ پر بیٹھہ گئے عہدہ داران انگریز کو تخت کی بائین اور سرداران ہندوستانی اور اون کے صاحبان پولٹکل اجنٹ کو تخت کی داہنی طرف کرسیان ملین اور ایک ایک صاحب پولٹکل اجنٹ بطور سرگروہ اپنی اپنی فرقہ کے تخت سے قریب تر تھا معسکر کے

بیچ کی سڑک کے ہر دو طرف اسپیان رسالہ بصف وار استادہ تھے رسالہ انگریزی خیموں کو قریب
اور رسالہ ہندوستانی سڑک کے آخر پہ قیام پذیر تھا اور خیمہ شملے کے دروازوں پہ جوانان
گارد اس غرض سے کہ سرداروں کے تشریف لانے پر پریزنٹ آرم یعنی بندوق سے تعظیم
ادا کریں کھڑے کیے گئے تھے سرداران موصوفین کی تعظیم میں دربار کے اندر تشریف لانیکے
وقت اس تفصیل سے توپوں کی سلامیاں ہوئیں مہاراجہ گوالیار مہاراجہ پٹیالہ
بیگم بھوپال نواب رامپور وقت مقرر پہ جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر بہمراہی صاحبان
سکریٹری گورنمنٹ اور انڈر سکریٹری و صاحبان [illegible] باد شاہانہ سے [illegible]
جب جناب محتشم الیہم تخت پہ جلوس فرما اور شلک سلامی تمام ہوئی صاحب سکریٹری نے
اشتہار مرقومہ ۲۵ جولائی ۱۸۶۱ع درباب تقرر رتبہ مذکورہ بتجویز مبارک جناب
ملکہ معظمہ دام سلطنتہا اول مرتبہ بزبان انگریزی اور دوسری بار ہندوستانی میں پڑھ سنایا بعد
ازاں مہاراجہ سیندھیا ہمراہی جناب سپہ سالار سر ہیو روز صاحب بہادر جی سی بی [illegible]
ایس آئی اور صاحب سکریٹری رتبہ مذکور کے تخت کے محاذی تشریف لیگئے اور صاحب انڈر
سکریٹری گورنمنٹ جناب محتشم الیہم کے داہنی طرف اوس گدی کو ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑے
رہے جسپر مہاراجہ موصوف کے تمغہ وغیرہ رکھے تھے تب جناب محتشم الیہ نے کرسی سے اوٹھکر
مہاراجہ سیندھیا سے یہ ارشاد فرمایا کہ اے مہاراجہ سیندھیا جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے نام
اور جناب ممدوحہ کے حکم کے مطابق ہم آپکو اس رتبہ کا تمغہ موسومہ اسٹار آف
انڈیا سے سرفراز کرتے ہیں اور جناب موصوفہ خلد اللہ ملکہا کی تجویز قدر سے آپ اس رتبہ کے
نیٹ مقرر ہوئے ہیں بعد اس تقریر کے ساتھ جناب معزی الیہم نے ہار دیکے علامت
رتبہ موسومہ پہنا اور کالر مہاراجہ صاحب کو پہنایا اور تمغہ موسومہ بالا مہاراجہ صاحب
کے ہاتھ میں رکھا صاحب سکریٹری نے تقریر متذکرہ بالا کو زبان ہندوستانی میں ترجمہ کرکے سنایا
بعد ازاں مہاراجہ صاحب بہمراہی صاحب سپہ سالار بہادر اور صاحب سکریٹری پھر اپنی کرسی پہ
تشریف لیگئے باقی تین سرداران کے ساتھ جو رتبہ کے نیٹ مقرر ہوئے ہیں درجہ بدرجہ
یہی مراسم بالا عمل میں آئیں اور اوسی مضمون کی تقریر ہوئی جب جمیع اہالی جلسہ اپنی کرسیوں پہ

بیٹھ گئی جناب محتشم الیہم نے کھڑی ہو کر سرداران نیٹ سٹار سرفراز یافتہ سے مکالمہ فرمایا کہ اے مہاراجہ
و مہاراجہ پٹیالہ و بیگم صاحبہ بھوپال و نواب رام پور ہم نے آپ صاحبوں کو رتبہ و تمغہ موسومہ اسٹار آف
انڈیا عطا کر کے جناب ملکہ معظمہ زاد شوکتہا کے احکام کی تعمیل کی اب ہم آپکو اس امر کی مبارکباد پہونچاتے ہیں
کہ اب اس رتبہ جلیل القدر کے بھائی بند و نمین شامل ہوئے اور یہ وہ رتبہ ہے کہ جو حسب الارشاد مبارک
حضرت ممدوحہ اس غرض سے مقرر ہوا ہے کہ مملکت ہند کی والیون اور سردارون اور باشندون
کو جناب ممدوح کی شفقت کا ثبوت کامل علانیہ حاصل ہووے اور ملکہ معظمہ کی رضای خاطر در باب
متعلق کرلینے انتظام قلمرو انگریز واقعہ ہندوستان کے ساتھ بندگان خاص حضور پرنور کے ہمیشہ منقوش
خاطر رعایا رہے (کہ اس مضمون کا ریزولیوشن تین برس ہوئے اسی روز اس مقام سے
تمام اطراف ہند میں مشتہر کیا گیا تھا) و حسب طریقہ سلاطین کے ملکہ معظمہ کو ایسے اشخاص کے
انعام سے معزز و ممتاز کرنے کا موقع ملا جو بدرجہ اعلیٰ خیرخواہ اور کارگذار رہے ہوں ان حضرت ممدوحہ
اپنی خواہش کو ظاہر کر چکی ہیں کہ جناب موصوفہ کے احکام کی تعمیل میں کوئی رسم تواضع اور تکریم کی
جیسی محبت اور شفقت ملکہ معظمہ نسبت ذات آپ کے واضح ہو کہ اس وجہ سے کہ آپ نے کمال
خیرخواہی اور ثابت قدمی اور خدمات حمیدہ سے جناب ممدوحہ کی عاطفت کا استحقاق پیدا کیا ہے
یا کوئی ایسا امر جسکا اس رتبہ عظیم مقررہ ملکہ معظمہ کی عظمت و اجلال میں فرو گذاشت ہو سکے
ہمکو یقین کامل ہے کہ آپ صاحبوں کی طرف سے ہمیشہ اس رتبہ اعظم کے حق شناسی اور قدردانی
ہوگی اور بوجہ اسکے کہ یہ رتبہ سب سے پہلے آپ صاحبوں کو عطا ہوا ہے امید ہے کہ آپ ہند کے
باشندوں میں ایسا طریقہ اختیار کرینگے کہ انکا عمل دیکھنے سے ہند کے سرداران باجگذار کو ملکہ
معظمہ اور جنسہا کے ساتھ محبت دلی و اتحاد قلبی پیدا ہوگا بعد جسکے سکریٹری نے جناب
محتشم الیہم گورنر جنرل بہادر کی تقریر ہندوستانی میں ترجمہ کر کے سنائی بعد ازان جناب
نواب گورنر جنرل بہادر اپنی کرسی سے اٹھ کر سرداران رتبہ نیٹ بہادر یافتہ کے کرسیون تک
تشریف لے گئے اور درجہ بدرجہ ہاتھ ملا کر ہر ایک کو مبارکباد کہی *
نواب رام پور سے کہ نشست چہارم تھے سپاس گذار ہو کر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے
نزدیک تشریف فرما ہوئے اور شکل شاہانہ سر ہوئی *

ربع دربار بمقام بنارس

۲ نومبر ۱۸۶۱ع کو جناب فیضمآب نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند نے دوپہر کے وقت صاحب کمشنر قسمت بنارس کے مکان پر بعض ارباب سرگروہ باشندگان شہر بنارس سے ملاقات فرمائی اسٹیشن کے بڑے بڑے عہدہ داران ملکی اور جنگی اور پلٹن شاہی نمبر ۹ کا ایک گارد تعظیماً دربار کے وقت حاضر تھا ارباب سرگروہ میں راجہ دیو نرائن سنگہ اور بابو فتح نرائن اور بابو ہرک چند اور رائے نرائن داس اور بابو گوردہ اس اور شہر کے معزز لوگ کہ قریب ایک ہزار آدمی حاضر ہوئے شامل تھے مہاراجہ بنارس ارباب سرگروہ کا میر مجلس تھا مہاراجہ موصوف نے سپاس نامہ مفصلۂ ذیل کے حضور پڑھ سنایا ❊

نقل سپاس نامہ مہاراجۂ بنارس

ہم لوگ کہ مہاراجہ اور راجہ اور رائے اور بابو اس قدیمی شہر بنارس کے ساکنان ہیں اس وقت کہ حضور بنارس میں آخر مرتبہ تشریف فرما ہوئے ہیں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اپنی دلی خیرخواہی اور محبت فدویانہ ظاہر کرنے کے لیے حضور کے در دولت پر حاضر ہوئے ہیں ہم لوگ صرف ظاہر کرنے اپنی خیرخواہی اور محبت قلبی بنسبت ذات بابرکات ملکۂ معظمہ دام اقبالہا کہ جنکے حضور قایم مقام اعظم واکرم ہیں حضور کی قدمبوسی کو نہیں آئے ہیں بلکہ اس وجہ سے کہ ہم لوگ خاص حضور کی ذات اقدس کے ممنون منت ہیں کہ حضور نے ایک ایام پر آشوب میں اس ملک کے باشندوں سے کمال انصاف اور ترحم اور فیاضی کے ساتھ سلوک فرمایا اگر حضور اس وقت انتقام پر مستعد ہوتے اہل ہند کو کچھ جائے شکایت نہوتی اور ہماری ہم قوموں کی بیہودگی اور خونریزی کی پاداش میں خون کا دریا جاری ہو جاتا حضور نے علاوہ عادت سلاطین ہند سلف اہل اسلام کے جو عند الظہور بغاوت بے تامل تمام ہند میں آگ لگا دیتے اور قتل کرتے ہیں عالم یابی کے وقت اور قوت غیر متناہی کی حالت میں اس بات کو کہ حضور گورنمنٹ کے قایم مقام ہیں یاد فرما کے ان اشخاص پر معدودی کو لائق تھے عین حالت محرومی میں رحم فرمایا اور باوصف اسکے حضور نے مستحقان قانون کو مرتبلہ کامل دلا دی اور گورنمنٹ کی عظمت و جلال کو بھی بحال رکھا لیکن ہم لوگوں کی عقیدت وارادت کو نسبت ذات اقدس حضور کی اس وجہ سے زیادہ ترقی ہوا اور ایسا ہے کہ حضور نے ساعت ظفر یابی میں نہ صرف انتقام عادلانہ لینے ہی پر عمل کیا

ملکہ خواہش ملکہ معظمہ نسبت باشندگان اس دیار کے اور وعدہ واثق ملکہ ممدوحہ دربارب تسلیم اور تحفظ
اور نگہداشت استحقاق حقوق رعایا سے ہند مثل رعایاے انگلستان کے ظاہر کرکے حضرت موصوفہ
کی ہزار ہا رعایا کی خاطر پر اضطراب کو تسکین و قرار بخشا بلکہ حضور نے ابھی سے اس ملک مین
ثبوت ایفاے وعدہ حضرت معظمہ اس طرح نمایان کیا ہے کہ حضرت ممدوحہ کے نام نامی کی سند متبنی
رؤسا کو متبنے کرنے کا قدیمی استحقاق بخشا اور اس استحقاق کو اونکی ذات مین بحال رکھا اس تجویز
سے حضور نے گویا تمام عالم مین یہ روشن کیا کہ ملکہ معظمہ دام حشمتہا کو جنکی مملکت سمندر سے سمندر
تک ہے اور آفتاب اوسپر ہمیشہ تابان رہتا ہے زیادہ ملک حاصل کرنا منظور نہین ہے بلکہ یہ منظور
ہے کہ ہند کے سردار لوگ اور قدیمی خاندان اور اونکی اولاد ہمیشہ نسلاً بعد نسلاً باعزاز و اکرام
آبائی اپنی جائداد موروثی پر جو اونکو جان سے زیادہ عزیز ہے قابض اور متصرف رہین علاوہ
جو کہ حضور نے ملکہ معظمہ کی اس تجویز خاوندانہ پر بخوبی عمل فرمایا ہے کہ منجملہ اہل ہند کے جو جو
اشخاص ذی رتبہ اور معزز اور معتبر ہون اور بوجہ حسن اعتبار سرکار دولت مدار اپنی عزت اور
تدبیر کی قابل ہون وہ اپنے ملک خاص کی حکومت مین شریک حکام وقت رہکر انکو اختیارات
مجسٹریٹی ملا کرین ہم لوگ حضور کی اس قدرشناسی سے زیادہ تر حضور کے ممنون منت ہوئے
ہین اس بات کو بھی سب لوگ بجاے شکر سمجھتے ہین کہ ایسا عمدہ فوائد کہ روز حصول تک حضور کی
توانائی جسمانی اور اعتدال مزاج بدستور قائم رہا اور علاوہ اسکے کہ حضور نے بغاوت دفع کرکے
ہر جگہ امن و امان اور انتظام مناسب قایم فرمایا حضور کی تدبیرات ملایم اور دانشمندانہ اور نظر
پرورش حضور کی حکمرانی ہمیشہ رعایاے ہند کی خاطر اور جگر پر نقش پذیر ہوگی اور اب کہ حضور
تشریف فرما ہوتے ہین ایک عالم حضور کو دعا دیتا اور دل و جان سے حضور کا شکر ادا کرتا ہے کہ
ہملوگون کو یہ آرزو ہے اور دعا مانگتے ہین کہ حضور بصحت و سلامتی کے ساتھ اپنے وطن مین پہونچکر
جو جو اعزاز و اکرام ملکہ معظمہ دام حشمتہا کی بارگاہ سے حضور کو عنایت ہوئے ہین انسے ہمیشہ
بہرہ اندوز رہین اور حضور ہمارے اس قول کو یاد فرماوین کہ حضور کا اسم اعظم اور حضور کی
حکومت سراپا دانشمندی و عدالت ہمیشہ نسلاً بعد نسلاً ہماری اور ہماری اولاد کی نقش کالحجر رہیگی
الحاصل ہملوگ بعد عجز و انکسار عرض پرداز ہین کہ ہماری الوداع عقیدتمندانہ حضور مین مقبول ہووے

عند الحصول سپاس نامہ مرقومہ الصدر جناب معلی القاب
نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے کشور ہند نے یہ ارشاد فرمایا

اے مہاراجہ و بزرگان اور بابو اور راے اور شرفاے بنارس ہمکو اس مرتبہ بنارس مین آنے
اور آپ کا یہ سپاس نامہ ارادتمندانہ حاصل کرنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی آپنے بنارس
کو ایک بہت قدیمی شہر ظاہر کیا ہے صحیح ہے اور اگر آپ یہ بھی کہتے کہ سواے قدامت کے ہند کا کوئی
اور شہر اس سے زیادہ آباد اور زرخیز نہین ہے تو حق سے تجاوز نہوتا بلکہ سلف سے ہنود کے علوم
اور فنون کی یہان ترقی رہی ہے اور ہنود کے مذہب مین یہ زیارت کی بہت پاک جگہ ہے اور
اس شہر کے عمدہ عمدہ باشندے قدر و منزلت مین ملکہ معظمہ کی اور اور رعایاے ہندوستانی سے
کم نہین ہین پھر ایسے اشخاص کی راے اور تمناے دلی کیونکر ہندوستان کے فرمانرواے وقت کے
نزدیک بالتخصیص لحاظ اور التفات کے لائق نہو جس عبارت مین آپ نے اپنی راے اور تمناے دلی
ظاہر کی ہے ہم اوسکی شکرگذار ہین ہم اس بات سے خوش ہین کہ ہر چند آپ دوسرے مذہب مین
ہین آپ اس حق کو بے تامل تسلیم کرتے ہین کہ قوم نصاری کی حکمرانی کا واجب تر منصب ترحم
ہے اور یہ گورنمنٹ ہند نے اپنا کام واجب ادا کیا ہم اس بات سے بھی خوش ہین کہ آپکے
نزدیک حکمرانی وقت مین ترحم کے ساتھ عدل بھی ہے اور ہم آپکے اس اقرار بے ساختہ
کے سننے سے نہایت محظوظ ہوے کہ آپ کو ثبوت کامل حاصل ہوا ہے کہ وہ عمدہ ملکہ معظمہ دام دولتہا
دربارہ حفظ استحقاق حقوق رعایاے ہند جو کچھ ایفا کو پہونچا آپکا قیاس درست ہے کہ ملکہ
ممدوحہ کو ہند مین کچھ زیادہ ملک حاصل کرنا ہرگز منظور خاطر نہین ہے البتہ گورنمنٹ کو اتنا منظور ہے
کہ رعایا قانون کی اطاعت اور معاہدین عہدنامہ کی متابعت کرین اور اس بات مین
کچھ اگر ضرورت ہوگی تو اوس پر لحاظ کیا جائیگا لیکن ہند کی فرمانروائی انگلستان کی
گردن پر ایسا بار گران ہے کہ اوسمین اضافہ کرنا ہرگز مصلحت نہین ہے ولیکن کار عظیم ذمہ انگلستان
کے یہ ہے کہ [illegible] اسی کی کوشش کرے کہ رعایا ہمیشہ مرفہ الحال اور دل سے ملکہ ممدوحہ کی مشکور رہے اور
ہر شخص کی شائستگی اور راحت موقوف ہے اوپر طور اور قواعد کے اور کوئی شخص حاکم اس کے کہ وہ بیچارا
[illegible] ہو یا مستبد ہو بلا طور و قواعد کے [illegible] اختیار [illegible] کام مین لا کر وہ [illegible] ہو سکتا

امید رکھے گا اوسکی امید مثل تعمیر اوپر ریگ دریا کے بے ثبات ہوگی یہ رفاہیت اور عقیدتمندی
صرف اس تدبیر سے حاصل ہوسکتی ہے کہ بتاکید تمام اونکی رعیت دست اندازی سے
حذر کیا جاوے اور استحقاق ملکیت واقع جائداد مع حقیت اور حقوق کی احتیاط سے محفوظ اور برقرار
رکھا جاوے اور قوانین کی تیاری اور تعمیل عدل اور حقوق پروری کے ساتھ ہو یہ کام جیساکہ
مذکور ہوچکا ہے نہایت اہم اور گران وزن ہے مگر اسکے آغاز تکمیل کے بہت سے آثار نظر آتے
ہین اور جس مضمون کا سپاس نامہ آج بنارس کے شرفا کی طرف سے ملکہ معظمہ کے نائب کے روبرو
پڑھا گیا ہے وہ بھی انھین آثار مین سے ایک عمدہ اثر ہے اے مہاراجہ و راجگان و نوابو و رئیسو و شرفا
بنارس ہم دلسے انکی خیرخواہی اور کلمات عقیدتمندانہ کا شکر ادا کرتے ہین آپ ہماری الوداع مشفقانہ
قبول کرین بعد ازان جناب محتشم الیہم ارباب ہندوستانی جلسہ سے رخصت ہوے اور مہاراجہ
بنارس سے ملاقات خانگی فرما کر بنارس سے نہضت فرما ہوے اور شلک معولی مشہو محین عضو نواب
چارلیس جان وائیکونٹ ارل کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند ۱۸۵۶ء
سے لغایت ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ء کام گورنر جنرلی کا سلطنت داد و دہش و عدل
و انصاف سے انجام دیکر رعیت کو مانند طفل شیرخوارہ کے پرورش
کی اور ایام غدر ۱۸۵۷ء کو اپنی دانشمندی سے فرو کیا اور دشمنون
کو پامال اور خیرخواہون کو مالامال کر دیا مگر افسوس ہے کہ ایسا
مہربان اور صاحب رحیم اور نیک مزاج اور غریب پرور
قربان ہوا ۱۲ مارچ ۱۸۶۲ء کو مستعفا
دیکر ولایت تشریف لیگیا وکیان
ہندکو حضور ممدوح کی تشریف
بری کا نہایت
افسوس
ہوا

آغاز چمن ثانی خیابان ثالث

دربیان تشریف آوری جناب شاہزادہ ڈیوک آف اڈنبرا ملکہ معظمہ دام اقبالہ و ماتم جناب فیضمآب ارل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند دام اقبالہ و ذکر حکومت جناب نواب لارڈ ایلگن صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند دام اقبالہ من ابتدای ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع لغایت ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۶۳ع

سابق از این تاریخ پر پوشیدہ نہ ہو کہ تاریخ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی کو جناب فیضمآب نواب لارڈ ایلگن صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند نے ایوان گورنری کلکتہ مین اجلاس فرمایا اور بپاس خاطر اور عزت واجد علی شاہ اودہ مقیم کلکتہ کے ایک قانون بابت نالش بنام شاہ موصوف حسب ذیل اجرا فرمایا

نقل ایکٹ نمبر ۹ بابت ۱۸۶۲ع

دفعہ ۱ ـ شاہ اودہ سوائے اون جرمون کے جنکی سزا مجموعہ تعزیرات ہند مین سزا موت مقرر ہے اختیار عدالتہائے فوجداری سے باہر ہین پس بجز جرائم مذکورہ کے کسی عدالت فوجداری کو سماعت اختیار ایسی نالش کا جو بنام شاہ اودہ ہو یا صدور کسی حکم ملزمہ کا بنام اونکے نہوگا +

دفعہ ۲ ـ افسر پولیس یا دیگر عہدہ دار بلا وارنٹ کے شاہ اودہ کو گرفتار نہ کر سکیگا نہ بغرض گرفتاری کسی شخص یا تلاشی کسی شے کی بجز موجودگی وہ بلا اجازت ایجنٹ مقررہ گورنمنٹ انگریزی کے مسکن شاہ اودہ کے داخل نہ ہو سکیگا +

دفعہ ۳ ـ اگر کوئی نالش یا اطلاع نسبت شاہ موصوف بابت کسی جرم سوائے جرم مذکورہ

دفعہ اول کی گذری اور عہدہ دار شاہ موصوف کے پاس بعہدۂ اجنٹ متعین ہو مقدمہ کی تحقیقات کرکے کیفیت اوسکی بحضور جناب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کے بھیجی کہ نواب ممدوح واسطے تجویز اوس جرم کے کمیشن مقرر فرماوینگے اور اوسکو اختیار مجموعہ ضوابط فوجداری عطا کرینگے مگر اوسکو اختیار حکم صدور سزا کا نہوگا صرف اپنی رای سے نواب ممدوح کو مطلع کریگا کہ وسے صرف درباب حراست ذات یا نیلام جایداد شاہ موصوف حسب صورت مقدمہ حکم دینگے

دفعہ ۴ - عدالت دیوانی یا فوجداری یا محکمہ مال مجاز نہوگی کہ کوئی حکمنامہ بلا حصول منظوری نواب گورنر جنرل بہادر بدستخط سکرٹری شاہزادہ کی ذات یا جایداد پر صادر کرے اور اگر کوئی کرے تو عمل اوسکا باطل ہوگا

دفعہ ۵ - شاہزادہ کسی عدالت فوجداری یا دیوانی یا محکمہ مال یا اہل کمیشن کے روبرو بغرض اظہار یا اظہار حلفی کے حاضر کرائے جاوینگے -

دفعہ ۶ - جب شاہزادہ کی شہادت ضرور ہو تو بند سوال خدمت مین صاحب اجنٹ کے بھیجا جاویگا کہ وہ شاہزادہ کو معاینہ کراکے جواب باقرار صالح قلمبند کرلے گا اور مع سارٹیفکٹ اپنے متعر تعمیل باضابطہ کے عدالت فرستندہ مین واپس کرے گا +

دفعہ ۷ - اگر اظہار مطلوب ہو تو اظہار و حلف روبروے صاحب اجنٹ کے لیا جاویگا اور اظہار مع سارٹیفکٹ مشعر ہونے حلف باضابطہ کے عدالت فرستندہ مین واپس ہوگا +

دفعہ ۸ - جسوقت موافق ایکٹ ہذا کے سوالات کے جوابات یا حلف شاہ موصوف سے لیے جاوین اوس وقت سواے صاحب اجنٹ کے کوئی دوسرا بلا اجازت شاہزادہ کے حاضر ہوسکا مجاز نہو

دفعہ ۹ - جو جواب سوال یا اظہار شاہ موصوف سے بموجب ایکٹ ہذا کے لیا جاویگا بطور شہادت کے منظور ہوگا اور جو اعتراض کہ اوسپر اجلاس عدالت یا بمعرفت اہل کمیشن کے ہونیکی صورت مین رد ہوسکتے ہین اس صورت مین بھی وارد ہوسکینگی +

دفعہ ۱۰ - ایکٹ ہذا بعد وفات شاہ موصوف کے جاری نرہے گا +

۲۳ ماہ نومبر ۱۸۶۳ع کو لارڈ ایلجن صاحب عہدہ گورنری پر مرگئے انکے عہد مین کوئی تذکرہ قابل تحریر تاریخ کے نہین ہوا

ذکر حالات وقت لوحہ آنریبل سر جان لیوڈ میولارنس صاحب بہادر گورنر جنرل ولیسرا کشور ہندوستان ابتدای ۱۸۶۴ء لغایت ۱۸۶۹ء

قنات کے قریب ایک بلند تخت رکھا ہوا تھا اور اوس تخت پر تین شاہانہ کرسیان جو نہایت
خوبصورت اور غرق از مرصع تھین بچھی ہوئی تھین اور تین تپائیان پانؤن رکھنے کو اونکے
مقابل تھین اور جوڑی بردار نہایت ادب اور سلیقہ کے ساتھ اپنے اپنے موقع پر کھڑے ہوئے
تھے خیمہ مین ہر ایک طرف بشکل نصف دائرہ کے کرسیون کی قطار لگی ہوئی تھین اور جانب
راست جو قطار کرسیون کے مقابل مین تھی اوسپر صاحبان لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و
شمالی و پنجاب اور حضور سر ولیم مینسفیلڈ صاحب بہادر کمانڈر انچیف و لارڈ نیپیر صاحب بہادر
آف میگڈالا اور کونسل کے ممبر اور اور گورنمنٹ کے اعلے اعلے افسر موجود تھے اور جانب چپ
صاحب سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ اور اونکے نائب اور صاحب سکریٹری گورنمنٹ پنجاب
اور صاحبان کمشنر ضلع پشاور و جالندھر و دہلی اور اور لوگ تشریف رکھتے تھے اور اوس مقام
پر کپتان گری صاحب بہادر سیول کمشنر انبالہ بھی تشریف رکھتے تھے جنکو حضور ویسرائے
نے اپنے اور امیر صاحب کے درمیان مین مترجم مقرر کیا تھا مقابل کی قطارون کے پیچھے جو دو
قطارین کرسیون کی تھین اونمین جانب چپ کی قطار مین سرکاری افسر نہایت زرق برق
پوشاک پہنے صیغہ جنگی کے اور جانب راست کی قطار مین امیر کابل کے چند خاص خاص
مصاحب اور اہالیان مطابع اور قوم سکھ و دیگر قوم کے سردار مفصلہ ذیل اپنے اپنے ہمراہیون
سمیت رونق افروز تھے ٭

راجہ پٹیالہ بہادر	راجہ جنید	راجہ نابھہ	راجہ کپور تھلہ	نواب مالیر کوٹلہ
توپ سلامی ہوتی ۱۷ ضرب	۱۱ ضرب	۱۱ ضرب	۱۱ ضرب	۹ ضرب

ان کے پیچھے ہر ایک طرف وہ میم صاحبات والا صفات اونچے اونچے
تختون پر رونق افروز تھین جو جناب لیڈی میو صاحبہ کی تحریک و درخواست پر شریک دربار ہوئی تھین
اور جنکا ایسی رسمون مین موجود ہونا ایک جدید بات تھی تماشائی بھی نہایت کثرت سے
موجود تھے ہندوستانی چوبدار سرخ بانات کا لباس پہنے ہوئے خیمون کے چارون طرف کھڑے
ہوئے تھے اور رنگ برنگ پھولون کے دستے جابجا قرینہ سے رکھے ہوئے تھے دروازے پر
دس بارہ گز کے فاصلہ پر اردلی کا گارڈ جس مین ایک کمپنی ہائے لنڈرز نمبری ۷۹ شامل تھی
کھڑا ہوا تھا اور باقی تمام رجمنٹ مع پیادون کے اور پلٹنون کے دور تک لشکرگاہ کے رستے مین

صف بستہ کھڑے ہوئے تھے جنوب کی جانب خیمہ کے باہر بہت سے تماشائی ہاتھیون پر سوار
اس دربار کی کیفیت دیکھ رہے تھے اور ہزارہا آدمی مختلف سواریون پر اور پیادہ پا اس شیب
سیر سے حظ وافر اوٹھا رہے تھے اور گوشہ جنوب مشرق کی جانب تھوڑے فاصلہ پر سلامی
کیواسطے توپین کھڑی ہوئین تھین جب کہ سب سردارون کو اون افسرون نے جو اس کام
کیواسطے متعین تھے اونکی جگہہ پر بٹھلا دیا اور باقی سب حاضرین دربار بیٹھ گئے اوس وقت
حضور ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند مقابل کے دروازے سے پانچ بجے سے کسی قدر پیشتر
درباری خیمہ مین رونق افروز ہوئے اور چند مصاحب حضور کے آگے دونون طرف چلتے تھے
اور جونہین حضور ممدوح نے تخت پر قدم مبارک رکھا باجا بجنا شروع ہوا اور توپون کی
سلامی سر ہونے لگین لیکن حضور ممدوح بجاے اسکے کہ کرسی پر رونق افروز ہون انتظار اس
امید مین کھڑے رہے کہ شاید امیر صاحب کابل بہت جلد تشریف لاوین لیکن امیر صاحب کی
تشریف آوری مین کسی قدر توقف ہوا اور تمام حاضرین جلسا مع آرل میو صاحب بہادر کی چند
عرصہ تک کھڑے رہے آخر حضور ممدوح بعد انتظار بسیار کرسی شاہانہ پر رونق افروز ہوئے
اور سب لوگ بھی حضور کے ساتھ بیٹھ گئے حضرت امیر شیر علیخان صاحب کی تشریف آوری مین
پاؤ گھنٹہ سے زیادہ دیر ہوئی جو اکثر اوقات ایسے موقعون پر گران معلوم دیتی ہے آخرکار
توپون کی آواز سے ظاہر ہوا کہ امیر شیر علیخان رئیس کابل تشریف لاتے ہین چنانچہ امیر صاحب
اپنے چند خاص مصاحبون سمیت جلوس مندرجہ ذیل کے ساتھ تشریف لائے —
اول گاڑی مین عالیجناب امیر صاحب و حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب و مسٹر سیٹن کار صاحب
سکرٹری فارن ڈپارٹمنٹ و میجر پالک صاحب بہادر کمشنر پشاور رونق افروز تھے ❖
دوم گاڑی - مین امیر صاحب کے فرزند ارجمند سردار عبد اللہ خان اور جنرل
کمانڈنگ صاحب کمشنر سندھ اور پرایویٹ سکرٹری حضور و ایسرائے اور کرنل میجر برین صاحب تشریف رکھتے تھے
تیسری گاڑی مین امیر صاحب کے سپہ سالار اعظم اور جنرل ٹیلر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر
ریاستہاے ہندوستانی متعلقہ پنجاب اور ڈاکٹر شیلر صاحب انڈر سکرٹری فارن ڈپارٹمنٹ
بیٹھے ہوئے تھے ✝

چوتھی گاڑی مین امیر صاحب کے دوسرے سردار اور حضور ویسرائے کے مصاحب خاص
اور نواب عطا حسین محمد خان اجنٹ گورنمنٹ انگریزی متعینہ کابل اور حضور امیر صاحب کے
تیسرے سردار تشریف رکھتے تھے ✽

پانچوین گاڑی مین امیر صاحب کے چوتھے سردار اور کپتان ایربٹن صاحب مع امیر صاحب
کے پانچوین سردار بیٹھے ہوئے تھے ✽

چھٹی گاڑی مین امیر صاحب کے چھٹے سردار اور حضور ویسرائے کا ایک مصاحب
خاص اور منشی بختیار خان بیٹھے تھے ✽

جبکہ امیر صاحب قریب آپہونچے تو حضور ویسرائے صاحب بہادر تخت سے اوٹھ کھڑے ہوئے
اور اونکے ساتھ سب لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے حضور ممدوح مع مصاحبان خاص اور ممبران
کونسل کے لب فرش تک استقبال کے واسطے تشریف لیگئے اور امیر صاحب کا ہاتھ پکڑ کر
تخت تک لائے اور اسی طرح نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب امیر صاحب کے صاحبزادے کو اونکی جگہہ
تک جو حضور ویسرائے کی جانب چپ قرار پائی تھی لیگئے حضور ویسرائے نے کرسی پر رونق افروز
ہونے کے پیشتر امیر صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای امیر شیر علیخان مین ملکہ معظمہ والی سلطنت
برٹانیہ و ایرلینڈ و ہند کی جانب سے آپکو نہ دل سے مبارکباد دیتا ہون اور جو دلی خوشی
مجھکو آپکی خاطر تواضع سے کہ آپ ملکہ معظمہ کے مہمان ہین حاصل ہوئی ہے اوسکا اظہار
کرتا ہون مجھکو یقین ہے کہ یہ ملاقات اس باتکا آغاز ہے کہ ملکہ معظمہ اور آپکے درمیان مین
خلوص اور اتحاد اور جن قومون پر ملکہ معظمہ ہند مین حکمران ہین اونکی اور آپکی تمام رعایا کے
بھی درمیان مین باہمی ربط و ضبط اور رضامندی بر سونتک قایم رہے جب کہ یہ گفتگو کا ترجمہ
امیر صاحب بہادر کو سنایا گیا اور اونھون نے قبول فرمایا تب حضور ویسرائے نے کرسی شاہانہ کو
زینت بخشی اور امیر صاحب حضور ممدوح کی جانب راست رونق افروز ہوئے اور سب لوگ
اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھ گئے بعد دس منٹ گذر جانے کے ہندوستانی خدمتگارون نے اون عمدہ
اور عجیب و غریب تحفون مندرجہ ذیل کا لانا شروع کیا جو گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے
امیر صاحب کو نذر کیے گئے تھے یہ تحفہ جات اس کثرت سے تھے کہ جب وہ باترتیب رکھے گئے

تو فرش پر ذرا بھی جگہہ باقی نرہی اور جو تحفہ جات نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے امیر صاحب کو نذر
کیے تھے اونکی نمایش کے واسطے جگہہ بلی سے گیا ہے کہ ان تحفون مین بعض بعض بیش قیمت گھوڑے
اور ایک توپخانہ مع سازو سامان کے تھا جسکا سر دربار پیش ہونا نا ممکن تھا تھوڑی دیر بعد ایک
مصاحب نے ایک بیش بہا اور مرصع شمشیر پرتلہ سمیت حضور ویسرا کے سامنے پیش کی حضور ممدوح نے
اوسکو کھڑے ہوکر امیر صاحب کے نذر کیا اور اوس وقت بھی سب لوگ کھڑے ہوگئے تھے اور
اوسکی بہت جلد مسٹر سوڈونڈ مکلوڈ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ایک ہار نہایت بیش قیمتی
اور بڑے بڑے موتیون کا امیر صاحب کے فرزند ارجمند کے گلے مین پہنا دیا پھر تحفہ جات
وہان سے اوٹھائے گئے کسی قدر گفتگو کے بعد دربار کی برخاستگی کا اشارہ اس طرح پر کیا گیا
کہ حضور ویسرائے تخت شاہانہ سے اوٹھکھڑے ہوئے اور جس طرح وقت تشریف آوری امیر صاحب
کا استقبال کیا گیا تھا اوسی طرح سے لب فرش تک اونکی مشایعت کی مگر حضور ویسرائے پھر
واپس نہین آئے بلکہ اپنے خیمہ گاہ کو تشریف لے گئے اور جب کہ تمام سردار مناسب طور سے
اپنی سواریون تک پہونچا دیے گئے تو سب لوگ جوق جوق ہوکر اپنے گھرون کو چلے گئے
غرض کہ بطور مذکورہ بالا وہ معلے انبالہ کا دربار جسکی سیر و تماشا کے واسطے ہزارون تماشائی
گئے تھے بخوبی تمام خاتمہ کو پہونچا ؛

تفصیل اون تحفہ جات و تحائف کی جو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے امیر صاحب اور اونکے صاحبزادہ اور پانچ سردارونکو نذر گذری مع قیمت

تفصیل تحفہ جات جو خاص امیر صاحب کو نذر ہوئے

تعداد	نام تحایف	قیمت	تعداد	نام تحائف	قیمت
۱	تلوار با قبضہ طلائی	سمار	۱	پیش قبض با قبضہ طلائی	×
۲	پرتلہ کارچوبی موتیون سے جڑا ہوا	مامہ	۱	گھڑیال جواہر سے جڑی ہوئی	سلم
۱	تلوار با قبضہ نقرئی		۱	گلدٹے کی دونال بندوق	الشہ
۱	پرتلہ کارچوبی موتیون سے جڑا ہوا	مامہ	۱	ایضاً ایضاً	الف سامہ

تفصیل تحفہ جات خاص امیر صاحب کو نذر ہوئے

تعداد	نام تحایف	قیمت	تعداد	نام تحایف	قیمت
۱	دونالی رفل	الـــ	۱	چاندی کا پیالہ نمبرہ ۱۹	سمار
۱	دونالی رفل	لمار	۱	بڑی گاڑی کا گھنٹہ	×
۱	دونالی بندوق	لماعہ	۱	ایضاً ایضاً	۸
۲	پستول	صاعہ	۱	شیشہ	ماعہ
۱	گلٹ کی ڈھال	ماعہ	۱	ایضاً	اعہ
۱	ایضاً ایضاً	ماعہ	۱	بڑا باجے کا صندوق ۲ سُر کا	اماعہ
۱	سونے کی کھودی ہوئی گھڑی جو گھنٹے کے موافق بجے	امام	۱	جوڑا لکیپ دیوار کی روشنی کا مع فانوس	۸
۱	زنجیر طلائی	الـماعہ	۱	تھان کارچوبی ساٹن کا	ماعہ
۱	ہاسداپچ طلائی مع تصویر جناب ملکہ معظمہ	ماعہ	۱	ایضاً ایضاً	لعہ
۱	انگشتری طلائی ہیرے اور یاقوت سے جڑی ہوئی	سار	۱	ایضا ایضا	ماعمار
۱	جوڑا چاندی کے جڑاؤ صراحی کا	سماہ	۱	تھان گلزار ساٹن کا	ماعہ
۱	چاندی کا کوزہ مع رکابی	×	۱	ایضاً ایضاً	ماعہ
۱	ہر حقہ مع لوازمہ	صماعہ	۱	تھان ریشمی چین کا	عہ
۱	جوڑا گلاب پاش نقرہ کا مع رکابی ہائے	اماعہ	۱	چغہ بنارسی	عاعہ
۱	چاندی کا پیالہ اور چمچے	مالعہ	۱	کارچوبی ساٹن کا چغہ جواہر سے جڑا ہوا	[illegible]
۱	چاندی کا پریزنٹیشن پیس	الـماعہ	۱	بنارسی پگڑی	ماعہ
۱	تھوک چاندی کو سالوت اور اونکچے سرپوش اور ایک چمچہ اور ایک رکابی	×	۱	کمربند بنارسی	سہ
۱	چاندی کا گلدان	ماعہ	۱	لنگی بنارسی	مار
۱۰	چاندی کی چلمچی	مامہ	۱	کھیس بنارسی	ماعہ
۲	چاندی کے کوزے	لاماعہ	۵	دوپٹہ بنارسی	ماعہ

تفصیل تحائف جو امیر صاحب کے پہلے سردار کو جو گورنمنٹ انگریزی نے عطا فرمائے

تعداد تحائف	نام تحایف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحایف	قیمت
۱	دوشالہ	وللعہ	۱	تھان مخمل مشجر	ماللوللعہ
۱	رومال شالی	ما ر	۱	تھان ململ	محہ ر
۱	تھان کمخواب منبری ۲۰	ھہ	۱	تھان جاکونٹ	عہ عہ
۲	بنارسی دوپٹہ	لما ر	۱	تھان بک ململ	لعہ ر
۱	بنارسی چیرہ	ما مہ	۱	تھان کمرکھہ	سے ر
۱	بنارسی پگڑی	مار	۱	تھان لیپیٹ	عہ
۱	تھان گلبدن	وعہ	۱	میزان قیمت تحایف	ساللعہ لاعہ ہزار

تفصیل تحائف امیر صاحب کے دوسرے سردار کی

تعداد تحائف	نام تحایف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحایف	قیمت
۱	چاندی کے قبضہ کی بیتی قبض	عہ	۱	تھان مخمل مشجر	لعہ
۱	دونالی بندوق	سار	۱	تھان ساٹن	وعہ
۱	نیوکیمولر گیلاس	اعہ	۱	تھان گلبدن	وعہ
۱	شالے رومال	ساللعہ	۱	بنارسی پگڑی	معہ
۱	تھان کمخواب	وعہ	۱	تھان بک ململ	عہ
۱	دوپٹہ بنارسی	ساعہ	۱	تھان ململ	سلے ر
۱	چیرہ بنارسی	سار	۱	تھان لیپیٹ	سے ر
۱	تھان کاچ	واللعہ	۱	میزان کل قیمت تحایف	ساللعہ الف ہزار

تفصیل تیسرے سردار کے تحائف کی

تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت
۱	چاندی کے قبضہ کی پیش قبض	ـد	۱	چوغہ مخمل کا	ما عـه
۱	دونالی بندوق	ـ۲	۲	تھان مشجر ساٹھن کا	لـ۹ـه
۱	نیوکیو گرگابس	ملـه	۱	تھان ململ	ععـه
۱	دوشالہ	ما۹ـه	۱	تھان جاکونٹ	ععـه
۱	تھان کمخواب	ملـه	۱	تھان کمرکہہ	ـلعه
۱	رومال شالی	ماعـه	۱	تھان لیپٹ	ععـه
۲	دوپٹہ بنارسی	اما لعه	۱	تھان گلبدن	مـه
۱	پگڑی بنارسی	سـه		میزان قیمت تحائف	ما عـه الـ سترار

تفصیل تحائف سردار چہارم کی

تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت	تعداد تحائف	نام تحائف	قیمت
۱	چاندی کے قبضہ کی پیش قبض	×	۲	تھان مشجر ساٹھن کا	لـ۹ـه
۲	دونالی بندوق		۱	تھان زرین ساٹھن	عسـه
۱	نیوکیو گرگابس	ملـه	۱	تھان گلبدن	معـه
۱	دوشالہ	ماعـه	۱	تھان ململ	ععـه
۱	شالی رومال	ما۹ـه	۱	تھان جاکونٹ	سـه
۱	تھان کمخواب	سـه	۱	تھان ڈھاکہ ململ	للعـه
۲	دوپٹہ	ما لعه	۱	تھان کمرکہہ	ـلعه
۱	پگڑی بنارسی	ـه	۱	تھان لیپٹ	سـه
۱	چغہ مخمل	ماسـه	۱	میزان قیمت کل تحائف	اما لعه الـ سترار

اسلیے شرایط ذیل قرار پائے ہین ✣

اول حسب مرضی مہاراجہ صاحب واسطے مسافت راستہ ہائے تجارت واقع قلمرو مہاراجہ صاحب مذکور از انگریزی سرحد لاحل تا قلمرو حاکم یارقند جسمین رہتی درہ چنگ چیمون خاص ہے افسران سرکار انگریزی مقرر کیے جائینگے مہاراجہ صاحب اون سرویرون کے ہمراہ اپنی سلطنت سے ایک افسر روانہ فرماوینگے اور حسب المقدور اونکی مدد کرینگے جو راستے پیمایش ہو جاوینگے اونکا ایک نقشہ تیار ہوگا اور اوسکی ایک نقل مصدقہ مہاراجہ صاحب کو دیجاویگی

دوم بعد امتحان و پیمایش کے جو راستہ درہ چنگ چیمون کے جانب برائے ترقی تجارت وسط ایشیا سرکار انگریزی سے نہایت شایستہ قرار پاویگا اوسکو مہاراجہ صاحب واسطے جملہ مسافران و تاجران کے برائے مدام شاہراہ مقرر فرماوینگے ✣

سوم - جس قدر سڑک مذکور مہاراجہ کی قلمرو سے گذرے گی اوسکی نگرانی و پرداخت کے لیے دو کمشنر سالانہ مقرر ہوا کرینگے ایک منجانب سرکار انگریزی دوسرے منجانب مہاراجہ صاحب صاحبان کمشنر اپنی خدمات وغیرہ کے بجالانے مین ایسے قواعد کے پابند رہینگے جو اب جداگانہ مرتب کیے گئے اور جو بعد ازان وقتاً فوقتاً باہم اختیار سرکار انگریزی و مہاراجہ صاحب کے طیار ہونگی

سلہ

قواعد ذیل برای ہدایت صاحبان کمشنر مقررہ حسب المنشاے دفعہ سوم عہدنامہ مذکورہ بالا اطلاع عام کے لیے مشتہر کیے جاتے ہین

دفعہ ۱ چونکہ بسبب آب و ہوا ملک کے یہ ناممکن ہے کہ صاحبان کمشنر سال بھر وہان رہین اسلیے اونکا اختیار ۱۵ مئی اول دسمبر یا اوس قدر عرصہ مزید تک رہیگا کہ جب تک کہ قند تاجران اونکا رہنا سڑک پر ضروری ہوگا ✣

دفعہ ۲ - بایام غیر حاضری کسی کمشنر کے دوسرا کمشنر مقدمات کی سماعت و انفصال کرے گا مگر اپیل ایسے مقدمات کی دونون کمشنرون کے باہم اجلاس مین ہونگے ✣

دفعہ ۳ - مابین یکم دسمبر و ۱۵ مئی یا دیگر تواریخ کے جو بعد ازان قرار دیے جاوینگے جبکہ صاحبان کمشنر وہان پر موجود نہونگے کل مقدمات کو وزیر لداخ انفصال کریگا مگر اپیل اونکا دونون کمشنرونکے باہم اجلاس مین پیش ہوگا

دفعہ ۴ - صاحبان کمشنر مقدمات ترقی و سہولیت و حفاظت تجارت کے سوائے جنکے لیے عہد و پیمان ہوا ہے اور جنمین کوئی فریق یا طرفین رعایا سرکار انگریزی یا رعایا ریاست ہو دیگر مقدمات مین مداخلت نکرینگے

دفعہ ۵ — صاحبان کمشنر کو اختیار ہوگا کہ جملہ مقدمات دیوانی کو بلا لحاظ مالیت بلا دو متنازعہ کے انفصال کرین

دفعہ ۶ — جب صاحبان کمشنر کی رائے متفق ہوگی تب جملہ مقدمات مین اونکا فیصلہ قطعی ہوگا لیکن جب اونکی رائے متفق نہوگی تو فریقین کو اختیار ہوگا کہ ایک منصف مقرر کرین اور تحریر کرینگے کہ اسکا فیصلہ ہمکو قبول و منظور ہوگا اور اگر فریقین ایک منصف مقرر کرنے مین متفق نہوان تو ہر ایک فریق جدا جدا اپنے لیے مقرر کریگا اور صاحبان کمشنر ایک تیسرا منصف مقرر کرینگے اور جس فیصلہ مین زیادہ منصفان متفق الرائے ہون وہ فیصلہ قطعی ہوگا ✤

دفعہ ۷ — مقدمات فوجداری جنکا حوالہ ضمن ۴ مین دیا گیا ہے صاحبان کمشنر کو ایسے جرائم کی مقدمات کا سماعت کرنیکا اختیار ہوگا جنکو عملداری انگریزی مین عدالت فوجداری کا مجسٹریٹ درجہ اول یا ادسکے سماعت کرسکتا ہے اور جہانتک کہ ممکن ہوگا مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل کیجاویگی ✤

مقدمات سنگین جرائم متعلقہ قانون خاص نسبت مذہب مجریہ سلطنت کشمیر واسطے تحقیقات کے مہاراجہ صاحب کو سپرد کیے جاوینگے بشرطیکہ ملزم اہل یورپ رعایاے سرکار انگریزی سے نہو ورنہ ویسکو واسطے تحقیقات کے نزدیک تر عدالت فوجداری انگریزی با اختیار کے علاقہ کو روانہ کیا جاویگا ✤

دفعہ ۸ — کل تاوانات جو مقدمات فوجداری مین لیے جاوینگے اور کل اسٹامپ رسید جو بموجب شرع مجریہ سلطنت مہاراجہ صاحب بابت مقدمات دیوانی وصول ہونگے خزانہ کشمیر مین جمع کیے جاوینگے جو اشخاص عدالت فوجداری سے قید ہونگے اگر وہ رعایا سرکار انگریزی ہون تو نزدیک کے سرکاری جیلخانہ مین بھیجے جاوینگے اور اگر وہ رعایا سرکار انگریزی نہون تو اونکو واسطے قید کے مہاراجہ صاحب کے جیلخانجات کو روانہ کیے جاوینگے ✤

دفعہ ۹ — اگر کوئی جگہ جس سے باشندگان علاقہ لیہہ وغیرہ ہمیشہ سو ختنی یا چوبہای کا بہا ضرورت عمارت لیتے ہین سڑک کی حد مین آجاوینگے تو صاحبان کمشنر و زیر لداخ ستے ایسا بندوبست کرینگے کہ اون لوگون کی رفاہیت مین ہرج نہ ہونے پاوے گا —

دفعہ ۱۰ — جو معاملات اندر حدود سڑک کے واقع ہونگے وہ اسباب بروبہ شدہ کے متعلق متصور ہونگے اگر کوئی تاجر اپنا پشتارہ کھولکر کچھ اسباب بفروخت کریگا تو اوس سے کچھ محصول نہ لیا جاویگا تاوقتیکہ وہ اسباب حدود سڑک کے اندر مہاراجہ صاحب کے ملک میں واسطے صرف کے نلیا جاوے اور جو اسباب کچھ حد تک حدود

سڑک کے زیر علاقہ صاحبان کمشنر پڑا رہے گا اوس پر محصول نہ لیا جاویگا

دفعہ ۱۱ — اگر کوئی دنبہ اندر علاقہ صاحبان کمشنر کے آجاوے تو نسبت مالگزاری کے یا کسی حالت مین معاملات غیر متعلقہ تجارت مین معمولی تحصیلداروں کی مداخلت ضرور ہووے تو صاحبان کمشنر کو اون معاملات مین کسی طرح کے دخل کا اختیار نہوگا لیکن یہ مناسب ہے کہ حکام مال ایسی غلطی کے رفع کرنے کے لیے قبل از صاحبان کمشنر کے علاقہ کے اندر کسی شخص کو گرفتار وغیرہ کرنیکے اونسے اوس معاملہ کی نسبت دریافت کرلین تب صاحبان کمشنر حسب تقتضاے رائے شخص تلاش کردہ شدہ کو پکڑواسکینگے یا اس امر کے دریافت کرنے کے لیے کہ آیا اونکی مداخلت ضرور ہے یا نہین سرسری تحقیقات کرینگے

دفعہ ۱۲ — مہاراجہ صاحب نے اس سال واسطے تعمیر سڑک اور پلون کے پانچہزار روپیہ اور آئندہ کو اونکی پرداخت کے لیے دو ہزار روپیہ سالیانہ دینا منظور فرمایا ہے علی ہذا القیاس واسطے مرمت سراؤن کے فی سراے سو روپیہ سالیانہ منظور فرمایا ہے اور علاوہ ازین خرچ کے ضرورت ہوگی تو صاحبان کمشنر مہاراجہ کی خدمت مین ایک رپورٹ ارسال کرکے خاص منظوری منگوائینگے اوس روپیہ کو صاحبان کمشنر خرچ کرینگے حکام متعینہ لداخ و عملداری سرکاری کو ہدایت کیجاویگی کہ صاحبان کمشنر کی درخواست پر حسب شرح بازار مزدور مقرر کرکے روانہ کرنے مین کوشش بلیغ کرین اس سڑک کے پلون پر کسی طرح کا محصول نلیا جاوے

دفعہ ۱۳ — بطور بندوبست چندروزہ تا وقتیکہ یہ سڑک مقرر نہوئیو یا تا اختتام سال ہذا صاحبان کمشنر کے اختیارات جنکا ذکر قواعد بالا مین ہوا ہے مختلف سڑکون [illegible] اور [illegible] پر رہینگے جس مین آمدورفت تاجران رکھینگے

تمام شد

چہارم — صاحبان کمشنر کا علاقہ سڑک کے دونون طرف زیادہ سے زیادہ دو کوس چوڑائی مین ایک خط سے محدود کیا جاویگا الا صاحبان کمشنر زیادہ تر چوڑائی واسطے چراگاہ کے شامل کرنا ضروری متصور کرین تو بموجب حسب منشاے دفعہ اول مقرر ہونگے اس زیادہ سے زیادہ چوڑائی مین عملداری کی حدود مقرر کرینگے جو چوڑائی صاحب کمشنر نے جسمین چراگاہ شامل ہوگی نہایت شائستہ مقرر ہوکر انفصال پاویگی اور صاحبان کمشنر کا علاقہ اوس حد سے باہر نہوگا جو اس طرح سے مقرر کیے جاوینگے جو اراضی اون حدود مین آجاویگی وہ بلا شرکت غیرے مہاراجہ صاحب کے

قبضہ مین رہے گی اور بموجب شرائط عہد و پیمان ہذا مہاراجہ صاحب کی حقوق فرمانروائے اوس اراضی مین ویسی ہی رہینگے جیسا کہ دیگر قلمرو مین اور صاحبان کشنر اون حقوق مین کسی طرح مداخلت نکرینگے

پنجم - مہاراجہ صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ جہانتک ممکن ہوگا صاحبان کشنر کے فیصلجات و ہدایات مقررہ حسب منشا سے دفعہ سوم کے تعمیل مین مدد دی جاویگی +

ششم - مہاراجہ صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ خواہ وہ رعایا انگریزی یا اونکی یا حاکم یارقند یا کسی دیگر شاہ کی ہو کسی مقام پر اندر علاقہ صاحبان کشنر بہادر مذکور کے رہے یا مختلف منازل پر یا بغرض تجارت بار برداری مہیا اور طیار رکھے اور کرایہ پر چلاوے +

ہفتم - صاحبان کشنر کو اختیار ہوگا کہ گودام رسد مقرر کرین اور دیگر اشخاص کو بر لب سڑک ایسے مقامات پر جو اونکے نزدیک شایستہ ہون مجاز ٹھہرائین کہ گودام رسد مقرر کرین و اشیاے خوردنی وغیرہ کا نرخ ٹھہرائین جس نرخ پر تاجر وغیرہ وہ اشیا خرید سکین اور سرائے یا دیگر مکان آرام مسافر دنکا جو بر لب سڑک بنایا جاوے کرایہ مقرر کرین افسران انگریزی متعلق کلو وغیرہ و افسران مہاراجہ موصوف متعینہ لداخ کو ہدایت کی جاوے گی کہ صاحبان کشنر کی درخواست پر اشیاے خوردنی وغیرہ بہ نرخ بازار جہانتک ممکن ہو کوشش کرین +

ہشتم - مہاراجہ صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ کسی طرح کا محصول شاہراہ مذکور مین نہ لیا جائیگا اور علاوہ ازین تمام محصول جو مہاراجہ صاحب کی قلمرو حکومت مین اسباب مرسلہ بذریعہ روانہ پر لیا جاتا ہے موقوف کیا جاے گا یعنے جو اسباب وسط ایشیا سے ہند کو یا ہند سے وسط ایشیا کو اونکی قلمرو مین فروخت کیواسطے آئیگا خواہ براستہ مذکور بالا یا براستہ دیگر اوسپر جو محصول مہاراجہ صاحب مناسب سمجھین گے لگائینگے

نہم - سرکار انگریزی نے منظور فرمایا ہے کہ جو اسباب بذراجہ روانہ برٹش انڈیا سے گذر کر وسط ایشیا یا مہاراجہ کی قلمرو مین آئیگا اوسپر کچھہ محصول نہ لگایا جائیگا اور علاوہ ازین سرکار انگریزی نے منظور فرمایا ہے کہ جو محصول شال وغیرہ یا دیگر جات ساختہ ملک مہاراجہ صاحب و مرسلہ بطرف بیرون علاقہ برٹش انڈیا پر لگایا جاتا ہے موقوف کیا جائیگا

وہ ہم اِس عہد نامہ کو جس مین چہ شرطین مذکورہ بالا ہین ۲ مئی ۱۸۶۰ع کو ٹامس ڈگلس فورسائٹھ صاحب بہادر سی ایس آئی نے باختیار کل مفوضہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے کشور ہند منجانب سرکار انگریزی ـــــ مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر نے قرار دیا اور یہ قرار پایا ہے کہ اس عہد و پیمان کی نقل جناب نواب صاحب گورنر جنرل بہادر ہند سے حسب ضابطہ تصدیق ہو کر ۲ مئی ۱۸۶۰ع یا قبل اوسکے مہاراجہ صاحب بہادر کو دیجاویگی فقط

یادداشت اول ذکر تشریف آوری جناب فیضمآب شاہزادہ ثانی ازمیل ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر بن حضور فیض گنجور شہنشاہ حضرت ملکہ کوئن وکٹوریہ دام ملکہا و اقبالہا و اجلالہا

شایقین تاریخ کو پوشیدہ نرہے کہ شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا منجھلے فرزند حضور شاہنشاہ ملکہ معظمہ کے ہین اور شاہزادی روس کی حضور ممدوح کو منسوب ہے ۱۶ ماہ اگست ۱۸۴۴ع کو شہر لندن کی قصر شاہی مین بطن شاہی سے پیدا ہوئے اور نام عالی جاہ کا آلفرڈ ارنیسٹ ایلبرٹ رکھا گیا بعد سن بلوغ کے حسب دستور ملک انگلستان ڈیوک آف ایڈنبرا کا خطاب دربار شاہی سے عطا ہوا شاہزادہ صاحب اپنے بڑے بھائی شاہزادہ حضور پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر سے تین برس عمر مین چھوٹے ہین ۱۸۶۳ع مین یونانیون نے بعد وفات شاہ یونان کے شاہزادہ کو بادشاہ اپنا ملک گریک کا بنانا چاہتے تھے مگر شاہزادہ صاحب کو منظور نہوا اب جرمنی کی سلطنت مین شاہزادہ کو ملکہاے سکیس لوبرگ اور گاتہا کی سلطنت بطور وراثت کی ملینگی قصہ کوتاہ قبل طلوع شاہزادہ آفتاب ثانی کی کوئی یگانہ یا قرابت دار شہنشاہ لندن کا ہند مین نہین آیا تھا اب ۱۸۶۹ع مین حضور پرنور شاہزادہ صاحب چھبیس ۲۶ سال کی عمر مین اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہندوستان کو زینت بخشی اور بعد دربار و ملاقات رؤساے بمبئی وغیرہ کے حضور ممدوح داخل کلکتہ ہوئے شاہزادہ موصوف کی تشریف آوری کے دن شام کے وقت تمام کلکتہ مین نہایت دھوم سے روشنی کی گئی اور روشنی کے بعد نہایت عمدہ آتشبازی کا تماشا ہوا بعد

اوسکے دوسرے روز شاہزادہ موصوف مع اون ہندوستانی راجاؤن کے جو کلکتہ مین مجتمع
تھے شاہانہ جلوس کے ساتھ مختلف جلسون اور تماشا گاہون مین تشریف لیگئے اوسکے
بعد اور اور طرح کے جلسے مثل گھوڑدوڑ وغیرہ اور دربار کے ہوئے اور ہندوستانی راجاؤن نے شاہزادہ
صاحب کی ملاقات کی اور ہندوستانی راجہ اپنے اپنے جلوس کے ساتھ شاہزادہ سے ملاقات
کے واسطے اوس جنگی جہاز پر تشریف لے گئے جس مین شاہزادہ صاحب دنیا کے گرد سیر کو جاتے
ہین اور کلکتہ کے عام اہل جلسہ نے شاہزادہ صاحب کی خدمت مین سپاس نامہ پیش کیا اور
ایک نہایت وسیع میدان مین فوج کا معائنہ کیا گیا اور کلکتہ کے ہندوستانی باشندون نے
شاہزادہ اور حضور گورنر جنرل کشور ہند کی دعوت کی اور شاہزادہ ممدوح اسٹار آف انڈیا کے
نائٹ کمانڈر مقرر ہوئے اس رسم مین بیگم صاحبہ والی بھوپال بھی تشریف رکھتی تھین اور
مہاراجہ صاحب گوالیار و شیو پور جو درجہ اول کے نائٹ گرینڈ کمانڈر ہین اوسکے اداکرنے
مین شریک تھے باقی اور ہندوستانی راجاؤن مین سے راجہ شیوراج سنگھ صاحب
و راجہ سرجے منگل سنگھ صاحب و مہاراجہ صاحب وزیانگرام و اہلکار مہارانا دھولپور نیز آئے
و مہاراجہ صاحب دھولپور و مہاراجہ ریوان و مہاراجہ صاحب کپورتھلہ و مہاراجہ بھرت پور
و راجہ الور و والی قرولی و نواب صاحب رام پور اور بہت رئیس اور سرداران راجہ ہائے
مفصلہ بالا کے ہمرکاب تھے ان لوگون نے شاہزادہ صاحب کی بڑی سرگرمی سے خاطر و تواضع کی
حضور شاہزادہ صاحب کا ہندوستان مین تشریف لانا اہل ہند کے لیے کمال خوشی کا باعث ہوا
اسلیے ہر ہر شہر مین اونکی تواضع اور خاطرداری کے واسطے خیرخواہ رعایا کمال تکلف اور سامان
عمل مین لائی کلکتہ مین جو کچھ تیاریان اور سامان اونکی مہمانداری کے لیے حکام اور رئیسان
عظام نے کی تھین مہاراجہ صاحب بنارس نے بھی کوئی دقیقہ زیب و زینت مہمانداری کا
باقی نہین رکھا گو کہ یہ سب امور یادگار زمانہ ہین اور قابل درج تاریخ ہین مگر افسوس ہے کہ
اس مختصر سیر گلشن ہند مین اس قدر وسعت نہین ہے کہ کل احوال درج کیا جاوے اس لیے صرف
[illegible] مقام آگرہ کے دربار کی کیفیت جو تمام ہندوستان سے قابل تحسین اور یادگار و خلاصہ
تمام دربارونکا ہوا ہے اس لیے واسطے ناظرین تاریخ کے دربار آگرہ کی کیفیت حرف بحرف

تاریخ وار کو جسکے سننے کے اکثر خیر خواہ حضور شاہزادہ صاحب کے مشتاق ہین درج کیجاتی ہے ۔

مقام آگرہ ۱۷ جنوری ۱۸۷۰ عیسوی بروز دوشنبہ کو جناب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مع اپنے لشکر کے آٹھ بجے دن کو چند مصاحبون کے ساتھ گھوڑے پر سوار روضۂ تاج گنج تک تشریف لیگئے اور اوسی وقت گھوڑے سے اوتر کر روضہ کے اندر تشریف فرما ہوئے حکام ضلع اور کمشتران میونسپول آگرہ استقبال کے لیئے تشریف پہلے سے لیگئے تھے حضور ممدوح نے روضہ تاج گنج کا ملاحظہ فرمایا گلہا سے شگفتہ اور عمارات نخبتہ کی سیر سے کمال محظوظ ہوئے قریب سوا آٹھ بجے اپنے لشکرگاہ مین بمقام تومخلہ داخل ہوئے

۱۸ جنوری روز سہ شنبہ گیارہ بجے دنکے انگریزی دربار ہوا سوا صاحبان انگریزی کے ہندوستانی اوسمین کوئی نتھا شہزادہ کے آنے کی خبرین گرم رہین اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی مع حکام ضلع اونکی مدارات و تواضع کی لیے تدابیر مناسب اور اہتمام بلیغ فرمارہے ہے شہر مین سڑکون کی صفائی اور دوکانون کی آراستگی سفیدی وغیرہ سے ہوتی رہی علاوہ اور طیاریون کے موافق رسم انگلستان دریا کے کنارہ سے قلعہ کے امرسنگہ دروازہ تک تین دروازہ چوبی بنائے گئے تھے اون مین بانسون کی جالیان اور تختہ وغیرہ لگے تھے ساخت اور طرز ہر دروازہ کا جداگانہ تھا اور بعض بعض جگہہ آئینہ بھی لگے تھے کسی مین باغ کے تازہ پھول اور کسی مین ہار آویزان تھے اول دروازہ پر بحروف طلا سے خیر مقدم لکھا ہوا تھا

۲۱ جنوری روز جمعہ کو شاہزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خبر تحقیق ہوئی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مع اپنے مصاحبون اور سکریٹرون کے ایک خاص ٹرین مین وقت ساڑھے نو بجے دنکی ٹونڈلے کے اسٹیشن پر واسطے استقبال کے تشریف لیگئے چھ چار سالہ بنگال کا اونکے ہمراہ تھا اور ایک توپخانہ سلامی کے لیئے اسٹیشن ریل پر موجود رہا اور جو سڑک شاہزادہ صاحب کی تشریف بری کے لیئے چھڑکی جاتی تھی اوسکے دونون طرف خلقت کا ہجوم اور آمد آمد کی دھوم تھی کچھہ فوج مع توپخانہ پریڈ اور کچھہ اسٹیشن ریل سے لیکر امرسنگہ دروازہ تک قلعہ کے نیچے موجود تھی قلعہ کے اوپر گوری اور انگریز تماشائی کھڑے تھے اور برج قلعہ پر گولہ انداز در بین لگائے منتظر تشریف آوری کے تھے بہت سے ہندوستانی رئیس اور راجہ اور نواب پل تک واسطے

استقبال کے تشریف لے گئے تھے اور صاحبان انگریز بھی گھوڑون پر سوار تشریف آوری کے انتظار
تھے جوتی پرشاد کے گھاٹ کے متصل سڑک کے چبوترہ پر جسکو دیبی کہتے ہین ایک شامیانہ
کھڑا تھا اوسکے نیچے ممبران انجمن رفاہ خلایق آگرہ اور حکام ضلع نیز دیگر صاحبان انگریز منتظر
تشریف آوری تھے جناب ڈبلیو ڈیشوڈ بہادر میر مجلس انجمن موصوف نے ایک اڈریس یعنے
سپاسنامہ بزبان انگریزی اور منشی شیونرائن صاحب سکریٹری انجمن مذکور نے بزبان اردو
تحریر کیا تھا جو آگے لکھا جائے گا الحاصل سوا گیارہ بجے دن کے شاہزادہ صاحب ایک خاص
ریل مین اسٹیشن پر تشریف لائے اور ایک سلامی اونکی تعظیم پر سر ہوئی جس وقت گاڑی مین
سوار ہو کر چلے تو قلعہ سے ۱۲ ضرب توپ سلامی سر ہوئین اب چارون طرف سے خلقت کا
ہجوم اور آدمیون کی دھوم ہوئی اول ایک رسالہ بنگال کی وردی میں [illegible] کی تھی نمودار ہوا بعد
چار گھوڑون کی قطار باندھے ہوئے چلے آتے تھے بعد اوسکے ایک رسالہ گورون کا مع توپخانہ
اوسکے بعد چار گھوڑون کی گاڑی مین شاہزادہ صاحب اور لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و
شمالی اور اونکی لیڈی صاحبہ اور جنرل چیمبرلین صاحب بیٹھے ہوئے تشریف لائے جس وقت
انجمن رفاہ خلایق آگرہ کے خیمہ کے نزدیک پہونچے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے اشارہ سے گاڑی
ٹھہرائی گئی اوسی وقت گاڑی کے برابر سڑک پر کھڑے ہو کر منشی شیونرائن صاحب سکریٹری
نے اردو سپاسنامہ سنایا ۔

اڈریس اردو منجانب منیوسپل کمیٹی آگرہ

شعر وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے ۔ کبھی ہم اونکو کبھی گھر کو اپنے دیکھتے ہین ۔

اے شاہزادہ والا جاہ والے ملکہ اود عالم پناہ آج آپکے مقدم سے آگرہ اور ساکنان آگرہ کو
افتخار اور ارجمندی ہے اور دعوے سربلندی آج وہ یوم سعید ہے کہ شب و روز عید ہے آنکھون
کو کانون پر رشک تھا کہ اونھون نے اوصاف حمیدہ سنکر فیض پایا اب آنکھون کی مراد برآئی
کہ اونھین اپنی فرمانروائی ادام اللہ اقبالہا کا نور نظر آیا یہان کی خاک اگر اکسیر بنی ہے تو روا
ہے اور گلی کوچہ یہان کے اگر کہکشان پر فخر کرین تو بجا ہے آج آگرہ خلد برین سے بہتر ہے
ساکنان شہر رتبہ مین رضوان سے برتر ساکنان آگرہ جو دولت قدمبوسی کو حاضر ہین اگر

زر نقد نثار کرین تو وہ بخشا ہوا اپنا ہے لہذا دل وجان نذر کو لائے ہین مقبول خدام صاحب اقبال ہو اور نظر کرم سے دامن ہم رعایا خیر خواہ کا مالامال ہو یہ شرف و اعزاز جو ہم رعایا کو آپکی برکت قدم سے حاصل ہوا اوسکا شکریہ بارادت دل سے ادا کرتے ہین اور دست بدعا ہین کہ خداوند کریم ہماری ملکہ معظمہ ادام اللہ ملکہا واجلالہا کو سلامت باکرامت رکھے اور اونکے سایہ عاطفت مین آپکو اور جملہ شاہزادگان والا تبار کو ہم خیر خواہ رعایا کے سرون پر قایم رکھے فقط

العبد
منشی شیو نراین اسسٹنٹ سکریٹری منیو سپلٹی کمشنر آگرہ

بعد اس سپاس نامہ کے جناب صاحب کلکٹر بہادر آگرہ نے اپنا اڈریس بزبان انگریزی پڑھا اوسکے بعد شاہزادہ صاحب نے ایک مختصر کلام دونون کے جواب مین بزبان انگریزی پڑھا اور اوسکا ترجمہ اردو مین سنایا گیا

نقل ترجمہ اڈریس ازجانب شاہزادہ صاحب بہادر بزبان انگریزی

اے صاحبو منیو سپول کمیٹی شہر آگرہ کمیٹی کی اس مبارکبادی سے مجھے نہایت خوشی اور خرمی ہوئی اور مجمع ہذا نے جو بیان کیا کہ میرا آنا اس قدیم شہر مین باشندونکو موجب فرحت اور سرور ہوا ہے اسکو ایک دلیل مستحسن قبول کرتا ہون اوس وفاداری کا جو حضرت ملکہ معظمہ کی طرف اور اوس عقیدت و ارادت خاندان شاہی کی طرف جو ہندوستان کے ہر اطراف مین واضح اور نمایان ہے مجتمع ہونا کو سا اور راجگان ہند کا شہر آگرہ مین جو ملک تنگ حالی کی نسبت ناممکن ہوا ہے اوسکی نسبت دلگیر ہون اور متاسف لیکن مین شکر ادا کرتا ہون کہ خدا نے فصل اچھی کی کہ جسکے سبب اجناس کی کثرت اور فراوانی بھی رایج ہوئی اور قحط وتنگی کے آثار تمام ملک سے جاتے رہے فقط

الدستخط انگریزی شاہزادہ آلفرڈ
مقام شاہزادہ آگرہ

جب یہ رسم ادا ہوئی تب شاہزادہ صاحب نے ہاتھ سے ٹوپی اوٹھاکر بخندہ پیشانی سبکا سلام لیا منشی شیو نراین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری نے دونون سپاس نامون کو ملفوف کرکے اوس تھیلی سبز اطلس کارچوبی مین جسمین سلمے ستارہ کا کام اور سلمے سے بیچ مین نذر آگرہ لکھا ہوا تھا رکھکر شاہزادہ صاحب کے حضور مین پیشکش گذرانا اونھون نے بدست خاص ایکر جنرل صاحب کو وہ تھیلی دیدی اور سواری آگے روانہ ہوئی آگے چبوترہ پر جو دس پانچ صاحبان انگریز کھڑے ہوے تھے اونھون نے اپنی اپنی ٹوپیان اوتار کر

ہیپ ہیپ ہرّا کرکے بڑا غل مچایا شاید یہ رسم انگلستان کی ہے کہ ٹوپیان اوتار کر اپنے شاہزادے کو دیکھکر ایسا غل مچایا اور اونکا چہرہ کمال مسرت پر دلالت کرتا تھا جس وقت شاہزادہ صاحب کی گاڑی آگے بڑھی دوسری گاڑی مین وہ میم صاحبات تھین جو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے رشتہ دار ہین تیسری گاڑی مین شاہزادہ صاحب کی ہمراہی سوار تھے اور بعد اونکے نواب اور راجہ اور رئیس ہندوستانی اپنی اپنی گاڑی اور گھوڑ و نیز کمال شوکت و شان سے چلے جاتے تھے منجملہ اونکے نواب صاحب والی رامپور کے حسن و جمال پر سبکی نظر پڑتی تھی فتبارک اللہ احسن الخالقین گھوڑون پر صاحبان جج ہائی کورٹ اور بریگیڈیر صاحب جنرل صاحب اور ممبران صدر بورڈ اور حکام ملکی و فوجی جو شاہزادہ صاحب کے استقبال کیلئے بعضے اسٹیشن ریل اور بعضے پل تک تشریف لے گئے تھے جب شاہزادہ صاحب کی سواری اسی جلوس اور احتشام سے جسکو دیکھکر اہل شہر بھولے نہ سماتے تھے پریٹ پر پہونچے وہان کے توپخانہ سے سلامی سر ہوئی اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے لشکر مین اوسی زیب و زینت اور با جلوس داخل ہوئے +

۲۲ جنوری — روز سہ شنبہ کی شام کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی طرف سے شاہزادہ ممدوح کیخاطر روضہ تاج گنج مین ایک جلسہ بڑے دھوم دھام کا ہوا تھا قندیلین سرخ و سبز علاوہ جھاڑ و فانوس کی درختون اور روشون پر لپیٹ کے قطارون سے آویزان تھین اور روضہ کے سامنے زیت مین بہت اقسام کی آتشبازی آویزان تھی میونسپل کمیٹی آگرہ کی طرف سے بنظر خیر خواہی شہر مین اکثر مقامات پر ناچ ورنگ کے جلسے اور روشنی انواع اقسام کی ہوئی تھی اور جو راہ شہر کے اندر اونکی تشریف آوری کیلیے مقرر ہوئی تھی اوسپر اہل پولیس کا نہایت سخت بندوبست تھا ہر شخص مثل تصویر جہان تھا وہان کھڑا تھا جب کہ شاہزادہ صاحب اپنے قیام گاہ سے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہمراہ مع اونکی لیڈی صاحبہ اور جنرل سمیر لین صاحب کے سوار ہوئے اونکے ہمراہ صدہا گاڑی حکام اور میمون کی اونکے بعد اکثر رئیس اور ہندوستانیون کی گاڑیان رواں تھین شاہزادہ صاحب قیام گاہ سے ٹھنڈی سڑک ہوتے ہوئے لوہے کی

منڈی اور وہان سے میٹھائی کے پل پر اور وہان سے نوری دروازہ اور وہان سے شفاخانہ
کی طرف اور وہان سے کناری بازار کی سیر کرتے ہوئے کوتوالی کی سڑک سے راوت پاڑہ کی
سڑک پر ہو کر جیسہ کی چوکی پر بیلن گنج کو تشریف لے گئے اور وہان سے پرمٹ کی کوٹھی بیچ
دریائی سڑک سے سیدھے تاج گنج مین داخل ہوئے له اور روضہ کے دروازہ پر پہونچنے کے
وقت (گارڈ آف آنر) نے اونکی پیشوائی کی جب روضہ کے اندر مقام خاص پر جلوس
فرمایا اوس وقت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے موافق مرتبہ کے رئیسون
کو حسب تفصیل ذیل پیش کیا +

نمبر ترتیب	نام رئیس بقید سکونت		نمبر ترتیب	نام رئیس بقید سکونت	
۱	نواب کلب علیخان صاحب بہادر مع اپنے بڑے بیٹے ذوالفقار علیخان صاحب بہادر اور علی اصغر خان اونکے چچا اور شیخ وجیہ الزمان وکیل مع محمد عثمان خان نائب ریاست	والی رامپور	۹	راجہ سر دیو نراین سنگھ بہادر	والی سید پور ضلع غازیپور
			۱۰	راجہ سر دنکر راؤ وزیر	گوالیار
			۱۱	راجہ پرتاب سنگھ	متعلقہ ضلع مین پوری
			۱۲	راجہ شیوراج سنگھ کاشی والہ	متعلقہ ضلع مراد آباد
۲	مرزا رحیم الدین بخت عرف مرزا موجی	آگرہ	۱۳	راجہ بلوان سنگھ ایضا	ایضا
۳	مرزا محمد محسن بخت	آگرہ	۱۴	راجہ مہپال سنگھ بانسی	متعلقہ ضلع گورکھپور
۴	رن اندر بکرم شاہ شہزادہ	نیپال	۱۵	راجہ سیتلا بخش سنگھ بہادر والی	بستی
۵	مہاراجہ ایشری پرشاد نراین سنگھ مع کنور پربھو نراین سنگھ مع چار سردار	والی بنارس	۱۶	سردار سورج سنگھ بہادر	مجیٹھا
			۱۷	راجہ ٹیکم سنگھ والی مرسان	ضلع علیگڈھ
۶	مہاراجہ مہندرا ودیارام گجپتی راج منی سلطان بہادر مع لڑکے کے	وزیانگرم	۱۸	راجہ کیشو رائے مع برسہ راج کنور	کرسیر
			۱۹	راجہ کیشو سرن سنگھ والی بربر	ضلع مرزاپور
۷	مہاراجہ بھدادر مع کنور سرنام سنگھ اور دو سردار	والی بھدادر	۲۰	نواب سعادت علیخان عرف نظام الدولہ	کانپور
۸	مہاراجہ جیتسر بخت سنگھ مع راج کنور	والی ڈومراؤن	۲۱	نواب باقر علیخان عرف محسن الدولہ	ایضا
			۲۲	نواب دولہا بہو کی عرف سعید الدولہ	ایضا

تشریف لیگئے تا تشریف بری شاہزادہ صاحب شہر مین ناکہ بندی بدستور رہی بعد سواری نکل
جانیکے لوگونکو اجازت آمد و رفت کی ملی ——— روضہ مین جن لوگون کے پاس سفید ٹکٹ تھے
وہ چبوترہ تک سیر کرتے رہے اور جنکے پاس رنگین تھے وہ شامیانہ شاہی تک اور روضہ پر جانیکی
بھی مجاز تھی تین حاکم — صاحب کمشنر آگرہ صاحب کلکٹر آگرہ و انسپکٹر جنرل پولیس تقسیم ٹکٹ
کے مجاز تھے شیخ نجم الدین تحصیلدار اور منشی شیونرائن صاحب کی محنت و جانفشانی انصرام امور
مین قابل ہزارون تعریف کے ہے منشی صاحب نے اپنے مکان سے متصل سوانگ اور ناچ اور روشنی کا
بندوبست اچھا کیا تھا سب جگہہ سے روشنی صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ کی کچہری پر کمال زیبائش اور
خوش اسلوبی کے ساتھہ تھی مگر روضہ کے اندر جو روشنی تھی قدرت تھی اور سامعین تاریخ کو یقین کرنا
چاہیے کہ بعد زوال سلطنت خاندان مغلیہ اگر کچھہ روشنی ہوئی یہ ہوئی اگر مفصل حال لکھا جاوے
تو ایک کتاب علحدہ تیار ہو جاوے اگر گلزار ابراہیم کے مانند تھی تو دریا مین ہزارون چراغ
آسمان کے تارون سے زیادہ ——

۲۳ جنوری یکشنبہ کو والئے رئیسون کی ملاقات شاہزادہ صاحب سے ہوئی اور
۹ بجے کمپ سے سوار ہوکر پادری ٹولہ کے گرجا گہر مین تشریف لائے اور وہان بھی حسب معمول توپ سلامی سر ہوئی

۲۴ جنوری دوشنبہ کو واسطے ملاقات بازدید کے نواب صاحب والی رامپور
کے لشکر مین جناب شاہزادہ صاحب تشریف لیگئے اون کے برابر گاڑی مین [illegible] صاحب
جنرل صاحب اور روبرو اونکے رابرٹ سمسن صاحب سکریٹری گورنمنٹ الہ آباد بیٹھے
تھے اور دو چار سو گاڑیان اور بھی تھین جنمین جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر الہ آباد
اور دیگر صاحبان عالیشان تھے چھٹے رسالہ کے سوار جلوس مین تھے جس وقت خیمے سے برآمد ہوئے
توپخانہ کی سلامی سر ہوئی اور جب نواب صاحب کے لشکر مین پہونچے اونکی طرف سے ۱۲ ضرب
توپ کی سلامی سر ہوئی چند عرصہ تک قریب ۲۵ منٹ کے شاہزادہ صاحب نواب صاحب کے خیمہ مین
کرسی پر رونق افروز رہے بعد گفتگوے شوق آمیز کے دربار برخاست ہوا اور وقت تشریف بری
شاہزادہ ممدوح کے ۲۱ ضرب توپ اور سر ہوئین جب اپنے خیمہ گاہ مین تشریف لاے
یہان بھی توپون کی سلامی سر ہوئی

۲ جنوری سہ شنبہ کو شاہزادہ صاحب قریب آٹھ بجے دن کے آگرہ سے فتح پور سیکری
تشریف لیگئے وہ گھوڑے پر سوار اور دو چار صاحبان انگریز بہادر انکے ہمرکاب تھے اور
انکے سوار جلوس مین جاتے تھے جب کہ فتحپور سیکری مین پہونچے صاحب کلکٹر بہادر وہان کی
سیر دکھلائی واپس تشریف لائے اور شاہزادہ صاحب نے وہان قیام فرمایا ——
۳ جنوری چار شنبہ کو شاہزادہ صاحب بھرتپور کی جانب تشریف لیگئے بھرتپور کے
راجہ نے تمام فوج پہلے سے آراستہ کر کے دو رویہ کھڑی کر رکھی تھی اور بڑی تیاری کی تھی فقط
ہزار روپیہ اوس دن فقیرون کو خیرات دیا مارچ مہینہ ۱۸۷۶ع کو شاہزادہ صاحب ولایت تشریف لیگئے
ـــــ رونق افروزی روضہ تاج گنج دو قصیدہ حسب ذیل حضور مین شاہزادہ صاحب کے پیش ہوئے

قصیدہ من تصنیف کنور چکرورتی سنگھ خلف مہاراجہ بلوان سنگھ ابن مہاراجہ چیت سنگھ والی کاشی

حمد الحمد کہ این گوہر بحر شاہی ... طرفہ بے مثل و عدیل آمدہ چون در یتیم
رشک اسکندر و دارا و جم و کیکاوس ... فخر شاہان سلف مالک تاج و دیہیم
اے زہے شوکت و اجلال و زہی جاہ و حشم ... چرخ در خدمت او خم شدہ بہر تسلیم
اے خوشا رتبۂ ارکان جناب ممدوح ... ہر یکے سرو گلستان وفا و تکریم
چشمۂ علم و ہنر منبع جود و بخشش ... ہست چون لارڈ میو صاحب ذیجاہ ندیم
عاقل و عالم ہر علم جناب میور ... قدر دان رؤسا زیرک و دانا و فہیم
نیست محروم کس امروز ز دست جود دش ... چیدہ یافتہ از و قسمت ہر یک تقسیم
بارور گردد اگر نخل مرادم چہ عجب ... گل کند غنچۂ امید نگاہش چو نسیم
این دعا صبح و مسا ورد زبان من خلق ... پرنس آلفرڈ بود بادشاہ ہفت اقلیم
دشمنش را اللہ ہد جا سے بقول شاعر ... روح را صحبت ناجنس عذابی ست الیم
آرزوی کنور امروز برآمد صد شکر ... کو بہند آمد از فضل خدا و ندکریم
ہاتف غیب ندا داد پے سال ورود ... زینت مملکت و رونق شاہان قدیم
تمام شد
۱۸۷۰ع

قصیدهٔ ثانی من تصنیف بابو ہرگوبند وکیل عدالت دیوانی ضلع اگره تخلص نشاط

ای برتر از قیاس ملائک مکان تو — تو سایهٔ خدا و فلک سائبان تو
بخت جوان چنین که بخشید حق بتو — سوگند پیر چرخ به بخت جوان تو
وه شهسوار عرصهٔ گیتی و تا ابد — فتح است و همرکاب و ظفر همعنان تو
اهم نگر به پرده چهار رتبهٔ فرود — گردون پناه جست بدرگه الامان تو
آزار بسکه هست گریزان ز دور تو — آرام بی حساب بود در زمان تو
دانی تو شاهزادهٔ لندن چه بوده — الّا که نیست در همه عالم نشان تو
با خاکسار خویش کنی مرحمت مدام — گردد همیشه گرد زمین آسمان تو
بر صفحهٔ سپهر چها نقش می کشد — کلک گهر فشان که بود در بنان تو
در باغ خلد باز مراد این نمط سخن — ای باغ خلد گرد سر بوستان تو
ای تو چه خوش که اهل زمان جمله از تو شاد — وی من چه خوش که آمدم اندر زمان تو
بنشین بچشم من که نبود است هیچ جای — غیر از کنار جوی پی سرو روان تو
جستم بسی در آدمیان و نیافتم — یعنی نبود جز بملائک نشان تو
گر کس گمان گرفت به بیعقلی از درست — بگرفت در میانش غم بیکران تو
هست اژدها ستان تو و از زبان او — جوئی اگر نشان همه لوک کسان آن تو
دریا بود مگر دل آفاق بخش تو — نیسان بود مگر لب گوهر فشان تو
بلبل چه آورد نکهت از گل نکی دقی — در صد ورق نه ختم شود داستان تو
بنشین بصحن باغ و بکش ساغر و بخوان — آن مطلعی که عرضه دهد مدح خوان تو

قصیدهٔ ثالث من تصنیف بابو ہرگوبند وکیل عدالت دیوانی ضلع اگره تخلص نشاط

دارد مدام سبز زمین را زمان تو — خواهد همیشه زنده مکین را مکان تو
آن چیست کو نیامده از غیب بهر تو — وان کیست کو نخواسته امن و امان تو

اے غرہ ناشدہ بخود و دودمان تو
حیفست کہ فخر اہل جہان ست عارتت
مے زیبدت کہ سیر جہان در دمے کنی
گر خیمہ تراست طنابش شعاع مہر
جز تو کراست این ہمہ سامان خوشدلی
طبع تو کان فیض و سخنہای نزل وجود
مارا کہ بے بہار شگفتنی نہ طبع ما
افتادہ ام بدان کہ زمین ایکہ بگذرد
خواہند جز تو سایۂ لطف خدا کرا
مدّاح ہیچو ما و ممدوح چون تو کو
آن شیوہ ہا کہ کس نہ پذیرد ازان من
آزردگی رباے ہمانان زمان تست
علمی تو طرفہ جوہر شمشیر خود نمود
کس را چو تو کجاست بہر علم و جانتی
آمد ز سر نشاط دمنود این زمین بسپید
اما دران زمان کہ تو برخیز گو ہمیش
حیفست کہ خوشتر ست بہ دنیا و آخرت
دیگر ز بیم ما و تو تا روز رستخیز

تا زود حیا شرف بہ تو دودمان تو
دولت عزیز عالم آن رایگان تو
اے رخش آسمان ہمہ دم زیر ران تو
جز آسمان دگر نہ سزد سائبان تو
سوگند من بجو شد پئے جاودان تو
لعل و جواہر آنچہ برآید ز کان تو
بنمود حق رہ چمن نخیزان تو
از سدرہ ہمای بلند آشیان تو
یعنے عیان ست بر ہمہ لطف نہان تو
تو قدردان مائی و ما رتبہ دان تو
وان طرزہا کہ خلق پسند دانان تو
کازردہ ہیچ کس نبود در زمان تو
یو نعش گشتہ خرد غمزدہ دان تو
ابرو ترش مکن تکشد کس کمان تو
خیزد ازین زمین نہ گر ناتوان تو
برخیزد و دعا کند از بہر جان تو
یا رب بجو بہشترین مقعد با دزان تو
تو قدردان مائی و ما قدردان تو

یادداشت ثانی در بیان گریہ وزاری ماتم جناب نواب آرل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ اب یہ مؤلف تاریخ نہایت غم و افسوس کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ افسوس صد افسوس یہ ولایت ہندوستان ایسے حاکم و نائب السلطنت سے خالی ہوا جاتا ہے کہ جسکی وفات

ایک عالم کو رنج اور شاہ دوران کو غم ہوا یعنی ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۷۲ء کو جناب آنریبل نواب
آرل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل وایسرائے کشور ہند مع جناب لیڈی صاحبہ بروز یکشنبہ
وقت شام بسواری گلاس گو نامی جہاز داخل برٹش برہما ہوئے و بروز دوشنبہ دوسرے روز
جہاز ڈھاکہ نامی علی الصباح کے وقت پہونچا اور جہاز سے کل صاحبان عالیشان اوترے اور پانچ بجے
شام کو اوسی روز جس قدر جہاز دریائی رنگون مین ہمرکاب نواب ممدوح کے گئے تھے اونپر پہرے
اوٹھائے گئے اوس وقت گھاٹ نہایت عمدگی کے ساتھ آراستہ تھا و تمام افسر ملازم سرکاری
موجود تھے چار سو فٹ تک بارگاہ تیار کی گئی تھی جس مین ایک طرف رئیسان رنگون و دوسرے
جانب مستورات رئیسان رنگون کی بنا بر استقبال حضور ممدوح کے کھڑی تھین اون لوگون نے ایک
عرضداشت مبارکباد کی پیش کی جناب لارڈ صاحب بہادر نے ۴ فروری علی الصباح دربار عام
فرمایا جس مین ۱۹ شخص ہندوستانی اہل سرکار کو خدمت کارگزاری کے صلہ مین پوشاک طلائی
اور تمغہ مرحمت فرمائے اور زبان مبارک سے گلفشان ہوئے کہ حاضرین دربار کا مین شکر گزار ہون
کسلیئے کہ اون لوگون نے وقت آنے وکیل جناب شہنشاہ ملکہ کوئن وکٹوریہ دام اقبالہا کے
برہما مین حق تعظیم و تکریم کا بخوبی ادا کیا اور یہی باعث زیادہ تر ہماری خوشی کا ہے کوئی شخص
تم لوگون سے اپنے دل مین یہ خیال نکرے کہ مین یہان کچھ تبدل و تغیر کرنے آیا ہون بلکہ ارادہ یہ
ہیگو و تنا سرم مین انگریزی حکومت تمہاری بہتری کیواسطے قایم ہے تاکہ تم سب لوگ باہم اپنی
خوشی و آرام سے رہو جو وقت اور جو چیز تمہارے قبضہ مین ہے حفاظت رہے تم لوگونکی حقوق
اور چال چلن پر لحاظ کیا جاویگا اہالیان ملک جو رسم لینے مذہبی جھنڈا اکھڑا ہونے سے یہ خیال
باندھے ہوئے تھے کہ لارڈ میو انگریزی برہما پھر شاہ برہما کو دے دینگے یہ خیال اب دور کردو
سب رئیسان رنگون نے بعد ادائے شکریہ کثیر کے بجواب اسکے عرض پرداز ہوئے کہ سرکار
انگریز بہادر کا ہم لوگون پر ہمیشہ ایسے ہی خیال قایم رہے ✽

حضور ممدوح بعد برخاستگی دربار عام کے سرکاری جدید عمارتون کا ملاحظہ فرماتے ہوئے
مع حضور لیڈی صاحبہ کے رومن کیتھولک اسکول کے طلباء کو انعام عطا فرمایا اور
سیر کرتے ہوئے خیمہ گاہ مین رونق افروز ہوئے ✽

آغاز حادثہ

اے ممتحنان تاریخ اس حادثۂ عظیم کے تحریر سے قلم کو رشک ورمؤلف کے اشک کاغذ کو ایسا نم کرتے ہین اور رعشۂ تاسف سے ہاتھ لرزان ہے کہ لکھنا دشوار لیکن تاہم قدرے حال جناب فیضمآب امیر الامرا نواب ارل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل ولیسرائے کشور ہند و قائم مقام شہنشاہ لندن کے سفر آخری کا حسب تفصیل ذیل بطور مختصر درج تاریخ کیا جاتا ہی مصرع گر قبول افتد زہی عز و شرف

امر وزافسوس ہے کہ بتاریخ ۷ ہر فروری ۱۸۷۲ع کو حضور پر نور والی و سرپرست ہندوستان مہربان رعایا انریبل نواب ارل لارڈ میو صاحب بہادر گورنر جنرل ولیسرائے کشور ہند نائب السلطنت واسطے ملاحظہ جزیرۂ پورٹ ویلر کی تشریف لیگئے و ۶ بجے شام کو عمارات سرکاری کا ملاحظہ فرماتے ہوئے قریب ۷ بجے کے ارادہ سواری کشتی کا کیا کہ اسی اثنا مین یک یک خونخوار جفاکار بدشعار ناقص الاطوار شیر علی خان پنجابی بدبخت ناہنجار کہ سالہاے دائم الحبس مشقت با مشقت تھا جوانان گارڈ سے نذر کر حضور ممدوح کو ایک تیز بجا قو سے ہلاک کیا افسوس صد افسوس کہ مملکت ہند کو آغاز عملداری انگریزی سے یہ نیا ضرر ایسے حاکم مہربان و سرپرست کے قتل کا ملا و نشان صدر حکم ثانی جناب انریبل نواب سر جان استریچی صاحب بہادر اراکین کونسل کا درجہ اول تا تشریف آوری گورنر جنرل جدید کی حسب الحکم ولایت کی قائم مقام گورنر جنرل و ولیسرائے کشور ہند مقرر ہوئے

ذکر حکومت نواب سر جان استریچی صاحب بہادر قائم مقام گورنر جنرل ولیسرائے کشور ہند من ابتدی ۹ ہر فروری ۱۸۷۲ع لغایت ۲۴ اپریل ۱۸۷۲ع

۹ ہر فروری ۱۸۷۲ع کو جناب قائم مقام گورنر جنرل بہادر نے ایوان گورنری مین جلوس فرمایا اور بہ ذکر حادثہ عظیم جناب نواب گورنر جنرل سابق کے حکم دیا کہ نشان قلعہ فورٹ ولیم کا تا صدور حکم ثانی نصف بلندی تک با قرار ہے اور آج کی تاریخ سے بعد دوپہر قلعہ فورٹ ولیم کی فصیل سے شلک لوالعمر ضرب توپون کی ایک ایک منٹ کے بعد سر ہوئین اور اخیر توپ غروب آفتاب کے وقت سر کیجائے اور جس وقت یہ حکم ما تحت دو سرے صدر مقامات گورنمنٹ اور فوج کی چھاونیون کی کلان مقامات مین پہونچے او سر وزسے

رسم ماتمی ادا کی جاوے اور تمام عہدہ داران مالی اور فوجی و جہازی ملازمان ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے
ایک مہینہ تک رسم تعزیت کی ادا کریں اور چاہیے کہ جناب ملکہ معظمہ کی تمام رعایائے ممالک ہند
کی کل اقوام جناب عظمت مآب آنرابل میو صاحب مقتول کی تعزیت کی رسوم بین ادا کرینگی تو سرکار کے پسند آئیگی
سامعین تاریخ اس حادثہ عظیم کو سنکر تاسف کرینگے ۷ اسفروری ۱۸۷۲ع کو جہاز ڈفلنی
نامے مع لاش لارڈ مرحوم کے نزد سرحد بندر کلکتہ کی روز سہ شنبہ کو داخل ہوا اور جناب
صاحب عالیجاہ نواب لفٹنٹ گورنر بنگال مع مصاحبان اپنے کے اور صاحب بی ایچ ایس بہادر
اور میجر جنرل نارمن صاحب بہادر سی بی ممبران کونسل اور سکرٹریان گورنمنٹ ہوم و ملٹری
ڈیپارٹمنٹ اور مصاحبان جناب ویسرائے سابق لب ساحل واسطے پیشوائی جہاز کے تشریف
لیگئے اور اوس مقام تک گئے کہ جہان سے جنازہ روانہ ہوگا فقط
جناب قائم مقام گورنر جنرل بہادر اور جناب کمانڈر انچیف بہادر اور صاحبان جیف جسٹس آف
بنگال و ریورینڈ لارڈ بشپ کلکتہ اور آرڈنیری ممبران کونسل گورنر جنرل پرنسپ گھاٹ
پر واسطے پیشوائی لاش جناب امیر کبیر لارڈ میو صاحب بہادر کے حاضر ہوئے ہمراہیان جنازہ
چار بجے شام کو مجتمع ہوکر پرنسپ گھاٹ ساحل قلعہ کے میدان مین خضر پور کی سڑک تک
موجود تھے ایک بیڑا توپخانہ شاہی پرنسپ گھاٹ کے قریب حاضر تھا وقت ورود لاش
کے ۲۱ ضرب توپ شاہی پی در پی سر ہوئین بعد سر ہونے آخر توپ توپخانہ مذکور سے
بعد ۲۱ ضرب توپ قلعہ کے برج سے سر ہوئین اسی اثنا مین ہمراہیان جنازہ پرنسپ گھاٹ
سے روانہ ہوکر پیادہ پا براہ سڑک قلعہ بسمت جنوب باغ عدن پہونچے ترتیب داخل ایولین شاہی گورنمنٹ
یعنے ایک افسر سوار محکمہ صاحب کوارٹر ماسٹر اور کسی قدر سواران رسالہ اول بنگال گارڈ کلکتہ بلٹن
والنٹیر مع صندوق سرنگون نمبر ۱۴ اور ۱۰۷ پلٹن گورہ شاہی ماتمی باجا بجاتے ہوئے خاص باجا
ویسرائے صاحب بہادر و باڈی گارڈ پیادہ و میڈل جیح اور قلعہ کے پادری صاحب و پادری صاحب
جناب گورنر جنرل ویسرائے بہادر و ڈاکٹر بے فرر صاحب سی ایس آئی و کرنل جی ملن صاحب
کاپتان باڈی گارڈ و کپتان ایچ ایف گریگ صاحب و لفٹنٹ ٹی ڈیلن صاحب ایڈی کمپ و توپ
گاڑی پر کپتان آر ایچ گرنٹ صاحب و ڈاکٹر اوبار ٹ صاحب رکھے ہوئے ایڈی کمپ و کپتان

ایسیٹنی لاکھ صاحب و صوبہ دار میجر وڈ وڈ صاحب بہادر ایڈی کمپ و شیو بخش اوسنی ایڈی کمپ
کپتان پی ایچ جونز صاحب و کپتان سی یل سی ڈی لایل ہول صاحب و ورفرنک صاحب
ایڈی کمپ و لفٹنٹ سی ہاکن صاحب و میجر اوڈلی برن صاحب پرائیوٹ سکریٹری ہمراہ ان
ہمراہ تھے و سپل آر یڈک صاحب و ارنیل برنس برک صاحب و میجر اسپیل آئی آر برک صاحب
و جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کا معتبر انگریزی نویس و ملازمان ذاتی جناب ویسرائے بہادر
و افسران و مصاحبان جناب ویسرائے بہادر ملازمان بحری و توپخانہ بحری جہاز ہای شاہی
گلاس گو ڈفنی و عالی جناب قائم مقام گورنر جنرل بہادر و لفٹنٹ گورنر بنگال و جناب لارڈ بشپ
بہادر و چیف جسٹس آف بنگال و ورڈ بیٹ بشپ کلکتہ و صاحب آرک بشپ اور دیگر پادریان بنگال
مغربی و ارڈینری ممبران کونسل گورنر جنرل بہادر و جج ہائی کورٹ کلکتہ و صاحبان ایڈیشنل ممبران
کونسل جناب گورنر جنرل بہادر و شاہزادگان ہندوستانی کمانڈر جنرل آور صاحب چیف کمشنر
ممالک بہادر کونسلہای و ایجنٹ ہای ممالک غیر صاحبان سکریٹری گورنمنٹ ہند و ممبران
کونسل لفٹنٹ گورنر بنگال و صاحب ایڈوکیٹ جنرل و کوارٹر ماسٹر جنرل فوج اور صاحب
ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل و توپخانہ شاہی و صاحبان انسپکٹر جنرل اسپتال و صاحبان سکریٹری
گورنمنٹ بنگال اور صاحبان اسٹینڈنگ کونسل اور صاحبان لیجسلیٹو گورنمنٹ اور صاحبان
کونسلی ہائی کورٹ فورٹ ولیم و صاحب چیرمین اور صاحب وائس چیرمین اور صاحبان جسٹس آف
دی پیس و صاحب مجسٹریٹ ضلع کلکتہ و صاحبان ایجنٹ و افسران کلان ریلوے و ممبران ٹریڈ
و صاحب پریزیڈنسی و وائس پریسیڈنٹ و ممبران تجار و صاحب ماسٹر و ممبران ٹریڈ ایسوسی ایشن
زمینداران و ممبران انجمن ہند و ممبران انجمن تہذیب مجلس اسلامیہ و پروفیسر گرینڈ ماسٹر و
ممبران فری میشن بنگال و صاحب کلرجی و پادریان گرجا ہای کلکتہ و صاحب سیول ملیٹری و افسران
بحری و دیگر جنکا نام اوپر درج نہیں ہے و ممبران جنرل کمپ و کلکتہ صاحبان کپتان و افسران
نے جہاز موجودہ بندر کلکتہ چار چار شخص و کسی قدر سپاہیان رسالہ بنگال بس اشخاص مذکورہ بالا قطار
در قطار آٹھ آٹھ شخص مودب روانہ تھے سر گنپانب گھاٹ سے ایوان شاہی تک دو طرفہ افواج
مندرجہ ذیل کھڑی تھی اور یہ لوگ زیر حکومت صاحب برگڈ جنرل کمانیر پریزیڈنسی ڈسٹرکٹ کی تھی

ایسچ پی لاگ صاحب و صوبہ دار میجر وڈ وڈ صاحب بہادر ایڈی کمپ و شیو بخش اوستی ایڈی کمپ کپتان پی ایچ جونز صاحب و کپتان سی یل سی ڈی لایل ہول صاحب و روزنبک صاحب ایڈی کمپ و لفٹنٹ سی ہاکن صاحب و میجر اڈلی برن صاحب پرائیوٹ سکریٹری ہمراہ ان ہمراہ تھے و اسپل آر یرک صاحب و ارنیل برنس برک صاحب و میجر امیل آئی آر برک صاحب و جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کا معتبر انگریزی نویس و ملازمان ذاتی جناب ویسرائے بہادر

و افسران و مصاحبان جناب ویسرائے بہادر ملازمان بحری و توپخانہ بحری جہاز ہای شاہی گلاس گو ٹڈفیس و عالی جناب قائم مقام گورنر جنرل بہادر و لفٹنٹ گورنر بنگال و جناب کمانڈر انچیف بہادر و چیف جسٹس آف بنگال و رود نیٹ بشپ کلکتہ و صاحب آرک بشپ اور دیگر بشپ اسالک بنگال مغربی و اردو ڈینری ممبران کونسل گورنر جنرل بہادر و جج ہائی کورٹ کلکتہ و صاحبان ایڈیشنل ممبران کونسل جناب گورنر جنرل بہادر و شاہزادگان ہندوستانی کالف سی جنرل آدر صاحب چیف کمشنر ممالک بہادر کونسلہای و ایجنٹ ہای ممالک غیر صاحبان سکریٹری گورنمنٹ ہند و ممبران کونسل لفٹنٹ گورنر بنگال و صاحب ایڈوکیٹ جنرل و کوارٹر ماسٹر جنرل فوج اور صاحب ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل و توپخانہ شاہی و صاحبان انسپکٹر جنرل اسپتال و صاحبان سکریٹری گورنمنٹ بنگال اور صاحبان اسٹینڈنگ کونسل اور صاحبان لیجسلیٹو گورنمنٹ اور صاحبان کونسلی ہائی کورٹ فورٹ ولیم و صاحب چیرمین اور صاحب وایس چیرمین اور صاحبان جسٹس آف دی پیس و صاحب مجسٹریٹ ضلع کلکتہ و صاحبان ایجنٹ و افسران کلان ریلوے و ممبران ٹاؤن ہال و صاحب پریزیڈنسی و وایس پریسیڈنٹ و ممبران تجار و صاحب ماسٹر و ممبران ٹریڈ ایسوسی ایشن زمینداران و ممبران انجمن ہند و ممبران انجمن تہذیب مجلس اسلامیہ و پرونشل گرینڈ ماسٹر و ممبران فریمیشن بنگال و صاحب کلرجی و پادریان گرجا ہاے کلکتہ و صاحب سیول ملیٹری و افسران بحری و دیگر جنکا نام اوپر درج نہین ہے و ممبران جنرل کمپ و کلکتہ صاحبان کپتان و افسران سنے جہاز موجودہ بندر کلکتہ چار چار شخص و کسی قدر سپاہیان رسالہ بنگال باس اشخاص مذکورہ بالا قطار در قطار آٹھ آٹھ شخص مودب روانہ تھے سڑک چاندپال گھاٹ سے ایوان شاہی تک دو طرفہ افواج مندرجہ ذیل کھڑی تھی اور یہ لوگ زیر حکومت صاحب برگیڈ جنرل کمانیر پریزیڈنسی ڈسٹرکٹ کی تھی

ملک کے رحلت فرمانے کا ضرر پہونچا جسنے کہ اوس عہدہ کے امورات کا انصرام جوکہ اون تمام عہدون مین سے ہے جو ملکہ معظمہ اپنی خاص رعایا سے کسی کو عطا فرماتی ہین بالاتر ہے اور نائب السلطنت وممالک کل برٹش انڈیا کا ہے اور نہایت اعلے ہے اوسکو ایسی قابلیت کے ساتھ انجام کیا جو ایسے رتبہ کے واسطے شایان ہے جن اشخاص کو لارڈ صاحب مرحوم کے ساتھ امتیاز رابطہ دوستی واتحاد کا حاصل تھا اور بالتخصوص جنکو اونکے ساتھ انصرام امور سلطنت مین افتخار شرکت کا تھا یہ ایک ایسا حادثہ گذرا ہے جسکے بیان کرنیکے وہ متحمل نہین ہوسکتے ہین اور جناب فیضمآب شہنشاہ ملکہ کوئین وکٹوریہ دام ملکہا کو ایسے وزیر الملک کی وفات سے نہایت غم ورنج ہوا ؏

شعر شہنشاہ جہان را در وفاتش دیدہ پرنم شد ٭ سکندر را اشک حسرت ریخت افلاطون عالم شد

شائقین علم تاریخ پر مخفی نرہے کہ قاتل لارڈ مذکور کا حسب ونسب اس طرح پر ہے کہ شیر علی وعبداللہ دو پنجابی ذاتی بھائی ستھے شیر علی خان کو میجر جینس صاحب بہادر نے سنہ ۵۷ع کو فوج مین بھرتی کیا بعد غدر کے میجر ممدوح نے اپنی اردلی مین رکھا ان بعد عرصہ دراز تک یہ شخص کرنیل ٹیلر صاحب وپالک صاحب کی اردلی مین نوکری کرتا رہا ماہ مارچ سنہ ۶۸ء کے درمیان اسنے امبیلہ کی لڑائی مین بڑا کار نمایان کیا تھا بعد اوسکے باعانت ایک اور شخص کے حیدر نامے اپنے رشتہ دار کو پشاور مین اوس عداوت سے مار ڈالا جو اوسکی پشتہا پشت سے چلی آتی تھی مگر چونکہ عدالت فوجداری کے نزدیک یہ شک تھا کہ شیر علیخان نے پشاور مین اپنے ہاتھ سے خون کیا ہے یا نہین بلحاظ اسکے وہ دائم الحبس کیا گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد وہ جیلخانہ مین بیمار ہوا مگر جب صحت پائی تو عدالت فوجداری سے یہ سوال کیا کہ مجھے بعوض قید دوام کے پھانسی دیجاے اور عرض کیا کہ مین لڑکا تھا اور دربارہ مقدمہ ہذا کے مینے صرف ایکہی قتل کیا ہے مگر کچھ شنوائی نہوئی کیونکہ یہ ایک مضبوط قیدی تھا اور واضح ہو کہ یہ شخص جسکی نوکری کرتا تھا اوسکے آقا اسکو بہت پسند کرتے تھے اور غصہ اسکے مزاج مین کثرت سے تھا اکثر اپنے ساتھی ملازمونکے ساتھ لڑائی کیا کرتا تھا مگر قرینہ سے جہادی نہ معلوم ہوتا تھا بلکہ اپنی جان سے بے پرواہ تھا چنانچہ اپنی ہلاکت کے واسطے ایک قائم مقام شاہ وقت کا قتل کیا بروقت تحقیقات مقدمہ کے ایک قیدی نے بطور شہادت سرکاری کے ازجانب سرکار مجسٹریٹ کی

عدالت مین شہادت دی تھی کہ جب شیرعلیخان کو یہ خبر پہونچی تھی کہ برادر میر عبداللہ بجرم قتل نارمن صاحب چیف جسٹس ہائی کورٹ فورٹ ولیم کلکتہ کے پھانسی دیا گیا تو وہ نہایت غمگین ہوا اور ایک بڑے جلسۂ دعوت مین کہ جو خود واسطے کی تھی بیان کیا کہ عبداللہ میرا فاقی بھائی تھا مگر اوس شخص کا طریقہ ابتدا سے انتہا تک بے ادب رہا خیر اب پھانسی پائی لیکن ایک صدمہ اس سے عظیم ہونیوالا ہے وہ یہی ہے چنانچہ ۱۳ مارچ ۷۲ء عیسوی کو عدالت اپیل سے حکم پھانسی کا شیرعلیخان کو صادر ہوا اسلئے واضعان تواریخ بعد پھانسی کے اسکا مغز تولا گیا تو وزن مین ۴۷۔۰ اونس اوتر اسابق مین لندن شاہی کی سسیٹی مین بابت اوسط اوزان مغزون کے بعد امتحان کامل کے نقشہ مندرجۂ ذیل بنایا گیا تھا ✤

اوسط مغز اہالیان لندن	اوسط مغز اہالیان فرانس	اوسط مغز اہالیان جرمن	اوسط مغز اہالیان سکاٹلینڈ	اوسط مغز اہالیان آئرلینڈ	اوسط مغز اہل اسلام	اوسط مغز امریکا	اوسط مغز اہالیان حبش
۴۹-اونس ۵۰ کسر	۴۴-اونس ۵۸ کسر	۴۲-اونس ۹۲ کسر	۴۲-اونس ۱۱ کسر	۴۲-اونس ۱۱ کسر	۴۴-اونس ۲۴ کسر	۴۴-اونس ۲۴ کسر	اہالیان یورپ سے کم و شاذ و نادر زیادہ

غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ بموجب قرارداد حکمائے انگلستان کے جنکا مغز بڑا ہوتا ہے وہی لوگ اکثر مشہور آفاق ہوتے ہین چونکہ شیرعلیخان قاتل کا مغز نہایت وزنی تھا اگر یہ شخص تعلیم و تربیت پاتا تو موافق قاعدہ کلیہ حکما کے علم و فضیلت و حکمت مین بڑا نیکنام ہوتا جتنا وہ اس قتل ناحق کے سبب سے بدنام ہوا ہے پس جن لوگون کو خالق مطلق نے مغز زیادہ عطا فرمایا ہے اونکو چاہیے کہ تحصیل علم مین کوشش کرین جسکے ذریعہ سے وہ اپنے وقت مین ایک بڑے نامی گرامی حکیم اور اہل علم مشہور ہوسکتے ہین کیونکہ مغز کا قدرتی عطیہ انکی محنت کا ایک بڑا معاون ہے ✤

جناب لیڈی کونٹس میو صاحبہ یعنے میم نواب گورنر جنرل سابق کی ۵ مارچ ۷۲ء کو کلکتہ سے روانہ ہوکر ایک روز جبلپور مین قیام فرما ہوئین اور چار روز بمبئی مین رہکر گلاس گو نامی جہاز پر داخل لندن ہوئین اور خزانہ شاہی سے پنشن مقرر ہوگئی اور نہایت عزت اور توقیر سے مسکن پر فروکش ہوئین

چمن ثانی تمام ہوا

آغاز چمن ثالث از خیابان سوم مختصر سیر گلشن ہند

ذکر فرمانروائے جناب ملکہ معظمہ لندن دام اقبالہا کی ولیعہد شاہزادہ پرنس آف ویلس کا ہندمین ورود فرخندہ ہونا

ذکر حکومت جناب نواب ہز اکسیلنسی دی رایٹ انریبل تھامس جارج ہیرابرون نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند من ابتدائے ۱۸۷۲ع لغایت ۱۲ اپریل ۱۸۷۶ع
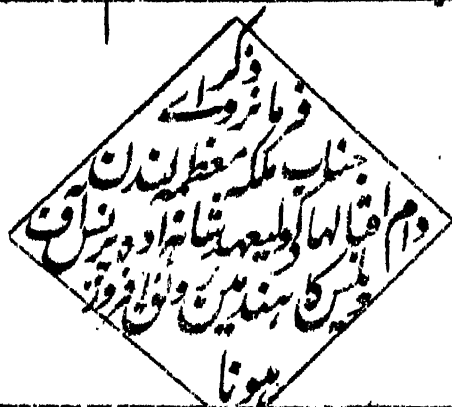
جناب فیضمآب نواب انریبل تھامس جارج ہیرابرون نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند نے ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۷۲ع کو ایوان شاہی فورٹ ولیم بنگالہ واقعے کلکتہ مین اجلاس فرمایا اور سر ولیم اسٹریچی صاحب بہادر اپنے قدیم کام پر جلوہ گر ہوئے لارڈ صاحب بہادر نے انکم ٹکس کہ جو ہندوستان کی رعایا پر نہایت بار عظیم تھا معاف فرمایا کہ تمام ہند ثنا خوان ہوا ممدوح ہی کے سال اول میں حضور ممدوح نے ایک نہایت عظیم دربار عام فرمایا اور رئیسان و والیان ہند کو اپنی ملازمت سے سرفراز فرمایا اسی دربار مین جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کو اسٹار آف انڈیا کا خطاب حضور ممدوح نے عطا کرکے زبان مبارک سے فرمایا کہ اے رئیسان ہند ہم اکثر ولایت مین سنا کرتے تھے کہ اہل ہند محض بیمروت ہوتے ہین لیکن ہمکو برعکس اوسکے نظر آیا اور وہ بے بنیاد معلوم ہوا بعد برخاستگی دربار کے نواب صاحب بہادر شہر بمبئی کے ملاحظہ کو تشریف لیگئے رئیسان شہر خصوصاً پارسیون نے نواب ممدوح پر بارش گلہائے تازہ اور رنگارنگ کی کہ تمام سڑک مین پھول ہی پھول نظر آتا تھا اور ہر طرف سے آواز مبارکباد

کی آواز آتی تھی چونکہ حضور نے انکم ٹکس معاف فرمایا تھا اس وجہ سے رعایا بمبئی اپنی جان نثار لیکو تیار تھی

کیفیت دربار آگرہ کی

۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۶۶ع کو حضور لارڈ صاحب بہادر کا ارادہ تھا کہ آگرہ مین دربار عام ہوگا اور بڑی تیاری اس دربار کی ہوئی تھی اور قلعہ بھی اوسی طرح آراستہ ہوا تھا کہ عہد بادشاہان خاندان اکبری کے ہوتا تھا مگر بسبب تندی امر کے بنگال احاطہ مین سامان قحط نمودار ہوئے اور حضور ممدوح کو بندوبست دفع قحط کا کرنا ضرور ہوا ایسی دربار ملتوی رہا مگر تاہم بطور ملاقات رئیسون کے حضور فیض گنجور کو شملہ سے آتے وقت آگرہ مین قیام فرمایا رئیسان و والیان حسب ضابطہ ذیل قدمبوسی سے مشرف اندوز ہوئے یعنے ۸ ماہ نومبر ۱۸۶۶ع کو مہاراجہ والی بھرتپور و رانا دھولپور و مہاراجہ تیا زینت افزائے آگرہ ہوئے ۱۰ ماہ مذکور الصدر کو نواب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی اور مہاراجہ ریوان و کشن گڈھ و دتیہ و بنارس و چرکھاری و بجاور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس مقام کو زینت بخشی اور تاریخ [illegible] واور اور جیندون کے صاحبان سکریٹری گورنمنٹ بھی رونق افروز ہوئے ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۶۶ع کو بروز جمعہ ۴ بجکر ۴۰ منٹ گذرنے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ریل دریاے جمن پر آپہونچے سوائے معمولی سواران اور پیادون کے تمام سرداران اور رئیس و حکام فرنگ و صاحب اجنٹ بہادر راجپوتانہ و کمشنران قسمت و حکام ضلع و پرائیوٹ سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و روساء و تعلقداران کلان بنا بر استقبال کے زرق و برق سے رونق افروز تھے جب جناب نواب ممدوح کی تشریف آوری مین ذرا سا دقیقہ رہگیا حضور سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی جریدہ و اردلی اسپ مع سواران باڈی گارڈ واسطے استقبال کے اسٹیشن ریل پر تشریف لیگئے والمختصر ۴ بجکر ۴۸ منٹ گذرنے بعد حضور گورنر جنرل بہادر بعد عبور دریاے جمن ہاتھی پر سوار ہوئے آگے صاحبان سکرٹیریان گورنری اوسکے بعد حضور کا ہاتھی بہت سجا سجایا اونکے بعد نواب سر ولیم میور صاحب بہادر کا ہاتھی تھا نواب گورنر جنرل بہادر محبت کی نظر سے ہر ایک کو دیکھتے جاتے اور ہاتھ شاہانہ اوٹھاکر سبکا سلام قبول فرماتے جاتے تھے جب سواری آخر صف پر پہونچی باج گذاران مہاراجہ بھرتپور و ریوان وغیرہ کی فیل بنمبر وار عقب عقب روانہ ہوتے گئے درگران پیٹھ پر جہان خیمہ شاہی استادہ تھا یہ سب عمائد ہمرکاب تھے اوسی روز شام کو حضور ممدوح نے ہمراہی جناب

لیڈی ہی انزیل مس میرنگ بیگم صاحبہ کی روضۂ تاج گنج اور ۵ استاریخ روز شنبہ کو قلعہ کا ملاحظہ کیا لفٹنٹ گورنر بھی اوس روز ہمرکاب حضور رہے تھے ۸ استاریخ کو کیمپ مین لیوی ہوئی اور آگرہ کلب گھر کی طرف سے ٹیکاف ہا دس مین کھانا ہوا اور جناب گورنر جنرل بہادر مع لفٹنٹ گورنر بہادر کے تشریف لیگئے اور ۹ استاریخ کو راجہ بھرت پور کی جانب سے حضور ممدوح کی تواضع ہوئی تھی مہاراجہ کی جانب سے مسٹر لوٹن صاحب کپتان مہتمم باورچی خانہ ہوئے تھے جو نواب سر جان لارنس صاحب بہادر سابق گورنر جنرل کے ۰ بار مین مہتمم کھانے کا کام انجام دیا تھا ۶ اسرنومبر کو ایک ایک راجہ علیحدہ علیحدہ باریاب ملازمت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہوا ہر راجہ کے واسطے چند لمحہ مقرر تھے لیکن ساڑھے ۱۰ اتبجے سے ایک بجے ۱۰ امنٹ تک باڈیا ڈگفتہ بعد ملاقات ضرب توپ سلامی آمد و رفت ہر راجہ بموجب نقشہ ذیل سر ہوئین

ستھیر	بنارس	دتیا	دھولپور	بھرت پور	کشن گڑھ	مہاراجہ ریوان
۱۱ ضرب	۱۳ ضرب	۱۵ ضرب	۱۵ ضرب	۱۷ ضرب	۱۵ ضرب	۱۷ ضرب

چرکھاری	کل التواب
۱۱ ضرب	مالاتوپ ۱۲۱

اور ۷ اسرنومبر کو جناب وایسرائے صاحب بہادر بازدید کیواسطے سب راجون کے یہان آپ تشریف لیگئے اور سب جگہہ اکیس اکیس ضرب توپ کل ۱۸۹ ضرب توپ راجہ لوگون کی طرف سے حضور ممدوح کی سلامی سر ہوئین مگر راجہ ریوان و بھرت پور و بنارس سے صبح ۶ بجے سے ملاقات ہوئی گیارہ بجے سے جلسہ واضع آئین و قوانین یعنے لیجسلیٹف کونسل ہند کا جلسہ آگرہ مین منعقد ہوا جس مین نواب محتشم الیہم صدر نشین ہوئے اور سر فلٹ ڈوس صاحب بہادر اس جلسہ مین بطریق تماشائی مقرر تھے اول مینوسپل و دیہاتی پولیس کی متعلقہ مسودہ ہائے قانون پیش کیے گئے سر ولیم مینور صاحب بہادر نے مسودۂ اول پر تحقیقاتی تقریر کیا اور مسٹر ہاپ ہیوس صاحب نے دونون ترمیم مین جنکو حضور ممدوح پسند فرما چکے تھے بغرض حصول رائے کونسل ظاہر کین ان بعد مسٹر ہاپ ہیوس صاحب نے یہ بیان بھی پیش کیا کہ مجموعہ ضوابط فوجداری کی ۱۴ دفعہ مین جسمین سزا لئے تازیانہ ہے ترمیم کیا جاوے و مسودہ دریاب مینوسپلیٹی برٹش برہما پیش کیا جاوے اور ایک مسودہ قانون جس سے برٹش انڈیا مین سلاطین ملک غیر سے بھرتی کی ممانعت ہوشیار ہونے کی ضرورت بیان کی یا بنوعیہ سلیکٹ کمیٹی کی

جس مین جناب سر ولیم میور صاحب شامل ہین اور رسلے عاشل کی جاوے بعد ازان مسودات
قوانین مال اور لگان ممالک مغربی و شمالی کی بابت تحریک ملتوی رہی اصل مطلب یہان کونسل منعقد
ہونے کا یہی تھا کہ مسودات قوانین مال و لگان کی بابت تحریک کیجاوے لیکن بیدالتواسے بیگا
کچھ خیال اور کچھ گمان بھی تھا اس وجہ سے ہوا کہ جناب ڈیوک آف ارگائیل بہادر کی ایک تحریر
جناب ویسرائے بہادر کے نام موصول ہوئے تھے جسمین ڈیوک ممدوح الیہم اوس رعایت حقوق
کاشتکارون کی بابت جس سے مالکان زمین کو ضرر پہونچتا ہے اعتراض فرماتے ہین اور اس معاملہ
پر زیادہ غور فرمانے کے واسطے ارشاد کرتے ہین بعد برخاست اس جلسہ کے جناب ممدوح باقی راجاؤن
کے یہان بازپرسی کے لیے تشریف لیگئے ۲۴ ماہ نومبر ۱۸۷۳ع کو جناب مستطاب ویسرائے بہادر
بنابر ملاحظہ پاپنتھی ہسپتال کے واسطے تشریف لیگئے وہان پر صاحبان مینوسپلٹی آگرہ نے ایک
اڈریس حضور مین ویسرائے ممدوح کے گذرانی کہ جسکا مطلب مفصلہ ذیل ہے —

اڈریس ازجانب مینوسپل آگرہ

خلایق پناہا — آگرہ کے مینوسپل کمشنر نہایت شکر گزار ہین کہ حضور کے اس قدیم شہر کی رونق افزائی
سے یہانکے باشندون کو عزت و افتخار حاصل ہوا اس وقت مین آپ کی تشریف آوری کی خبر
سے تمام ادنے و اعلے و اوسط درجہ کے لوگون کو کمال خوشی حاصل ہوئی اگرچہ بڑے دربار
کے ملتوی ہونے کی خبرین پہلے آپکی تعین آپکی رعایا پروری کے خیالات کے جنکی وجہ سے دربار
ملتوی رہا نہایت ثنا اور توصیف کی جاتی ہے مینوسپلٹی کو اس واقع کے معلوم ہونے سے
نہایت تاسف ہوا کہ بعض اضلاع بنگال مین قحط نمودار ہوا اور التماس کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ
جو تدبیرین کہ وہان کی بہبودی اور پرورش محتاجون کے باب مین تجویز کرے گی اوسمین تا بمقدور
مینوسپلٹی کی جانب سے بھی مدد دی جاوے گی اور چونکہ آپ نے آگرہ کے کیسے ایسے مقامون کو
بغرض بہبودی رعایا ملاحظہ فرمایا جنمین تعلیم دی جاتی ہے یا اور اور کام رفاہ عام کے
کام مین آتے ہین لہذا مینوسپلٹی اسکا خاص شکریہ ادا کرتے ہین اور نیز آپکی اون عنایات کا
کہ اون مدارس وغیرہ مین جس جگہہ روپیہ کی زیادہ تر ضرورت ہے آپ نے فیاضانہ عطیات
مرحمت فرمائے مینوسپلٹی آپ سے بحالت ممنونیت خیرباد عرض کرنے کے بعد اس تمنا کا اظہار

کرتے ہین اس قدیم مشہور شہر آگرہ مین بیٹھا [illegible]

جناب معلی القاب [illegible]

مین تمہاری اس وفاداری اور پیش نہایت مسرور ہون کہ آپ لوگون نے جس [illegible]
آگرہ مین میری خاطرداری کی اور خصوصاً تاج محل کی نفیس روشنی سے [illegible]
بحضور ملکہ معظمہ دام ملکہا کو بہیجی گئی اور [illegible]
پڑا اور اسکے التوا سے عام کو کسی قدر نا امیدی ہوگئی [illegible]
اور راجگان اور ملکہ معظمہ کی دیگر رعایا سے ممالک [illegible] بعض ممتاز لوگون [illegible]
سے اکثرون نے خود یا اونکے آبا و اجداد یا متعلقون نے [illegible] خدمات شایستہ
سے ملکہ معظمہ کو خوشنود کیا اور جس وقت [illegible] ایک مہینہ کے
زمانہ گذرا جس وقت [illegible] انتظام ہوچکا تھا اوسکے [illegible] خبر ملی کہ [illegible]
نہایت کم ہوا چونکہ خلایق کا ایک گروہ [illegible] پریشان تھا اسلیے ہمنے یہان [illegible]
مین دربار کا ہونا غیر ممکن خیال کیا اس امر کے دریافت ہونے سے مجھکو کمال خوشی ہوئی کہ ان
لوگون نے جو دربار مین شریک ہونیکو تھے میرے مطالب صحیح صحیح سمجھ لیے میونسپلٹی آگرہ نے
اپنے ہموطنون اہل بنگالہ کی نہایت ہمدردی ظاہر کی ہے اور شہر آگرہ تجارت کا بڑا عالیشان
مرکز ہے لہذا گورنمنٹ کے افعال و خیالات کو مشتہر عام کرنے کی غرض سے مین بخوشی اس موقع پر
آپ لوگون کو اس حال سے مطلع کرتا ہون کہ کس قدر غلہ کی گرانی کا آپ لوگ خیال کرتے ہین اور اس
فعل ہو جانے سے جو ابتری ہوگئی اوسکے انسداد کے لیے جو تدابیر کیے گئے ہین اونسے آگاہی
دیتا ہون یعنی اب صورت حال یہ ہے کہ تمام بہار اور قسمت راج شاہی مین موسم سرما کا چاول
بہت ضائع ہوا اور اون اضلاع کے بعض مقامات مین بسبب قلت بارش کے ربیع کے
دو کشت مین بہت حرج واقع ہوا اور دیگر اضلاع بنگالہ مین چاول کی زراعت کو کہین کہین
گزند ہوا ہے لیکن غلہ کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر پریشانی کا احتمال صرف بہار اور قسمت
راج شاہی مین خیال کیا جاتا ہے گورنمنٹ اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہے اور ہم نے

اِس پریشانی کے رفع کرنے کی تدبیرین بہت جلد کر لین یعنی ہمارا خاص منشا یہ ہے کہ جہان
ممکن ہو اس گرانی کا بندوبست کیا جاوے یعنی رعایاے ملکہ معظمہ مین سے کسیکی جان کا زیان نہونے
پاوے آج کل جو نا ہے اوسکی نسبت ہمکو کامل طور پر خبرین قابل اعتماد پہونچ چکی ہین اور تدابیر انتظام
رفع پریشانی مین ہمارے اوس تجربہ نے نہایت مدد دی ہے جو سالہاے گذشتہ مین انھین اطراف
مین قحط غلہ کے سبب سے ہمکو حاصل ہوا ۱۸۶۵ء کی گرانی صرف اوڑیسہ مین تھی بلکہ مسٹر الیف کارل
صاحب کی عمدہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس سال بہار اور قسمت راج شاہی مین بھی چاول کم
ہوا تھا ۱۸۶۶ء مین تقریبًا دو کرور چالیس لاکھ آدمیون کو قحط نے گھیر لیا اور قریب اوسی قدر
آدمیونکو اس سال بھی گرانی سے تکلیف اوٹھانا پڑیگی ۱۸۶۵ء کی گرانی ۱۸۶۴ء مین کم پیداوار کے بعد
ہوئی تھی لیکن اس سال کی گرانی کئی سال اچھی پیداواری ہونیکے بعد ہوئی ہے بہار و
راج شاہی مین چاول کا نرخ ماہ بماہ اکتوبر و نومبر ۱۸۶۵ء اس سال کے انھین مہینون کے
نرخ سے بہت گران تھا ہمکو اس سال جہانتک علم ہے بنظر حالات عامہ بہ قرین قیاس سمجھا
جاتا ہے کہ اس سال کی گرانی ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۶ء کی گرانی سے زیادہ ہوگی بلکہ فصل سرما
مین اور آیندہ فصل ہندوستان مین بارش ہوئی تو بلا شبہہ گرانی کم ہو جاویگی جو تجویزین کین ہین
بذریعہ رزولیوشن گورنمنٹ گذشتہ آفت انڈیا کی مشتہر کی گئی ہین ایام قحط مین جو لوگ تکلیف
اوٹھاتے ہین جنکا گذر محنت مزدوری سے ہوتا ہے اس قسم کے لوگ اور اور لوگ جو مزدوری
تلاش کرتے ہین اونکی واسطے گورنمنٹ صرف بڑی بڑی تعمیرات ہی نہین جاری کریگی بلکہ جہانتک
ممکن ہوگا اونکے گھرون کے قرب و جوار مین چھوٹے چھوٹے کام جاری کیے جاوینگے ہندستان
کے باشندے اس بات مین ممتاز رہے ہین کہ وہ لوگ اپنے رشتہ دارون کی جو محنت مزدوری
نہین کرسکتے ہین پرورش کرتے ہین اور بھی جو لوگ آفت مین مبتلا ہوتے ہین اونکی خبرگیری
کرتے ہین لیکن ایام قحط سالی مین جس طرح کہ بڑی امداد اونکی فیاضی سے طلب کیجاویگی امید
نہین ہوسکتی کہ وہ پورے پورے ہوسکے اور جو لوگ محنت و مزدوری کر سکتے ہین اکثر ویسے
لوگ شکم پری کے ذریعون سے محروم رہینگے جب کبھی ایسی پریشانی کی حالت نظر آویگی
گورنمنٹ ہر ایک مقام کے باشندگان مالدار کی مدد سے بندوبست مناسب اون محتاجون کیواسطے اکی

کرے گی ابھی تک اس مدد کا وقت نہین آیا ہے لیکن جسوقت اور جس جگہہ ضرورت ہو گی انتظام اسکا کر دیا گیا ہے فوراً مدد دینا شروع کر دیا جاوے گا یہ بات شاذ و نادر ہوتی ہے کہ کبھی کوئی آفت آوے اور اوسکے دفعیہ کی کوئی تدبیر فوراً نہ کیجاوے جناب ملکہ معظمہ کی وسیع عملداری مین کبھی کوئی آفت ایسی نہین ہوئی ہے جسمین یہ ثابت نہوا ہو کہ سلطنت برٹانیہ نہایت تردد کی ساتھ اوسکے دفعیہ مین شریک ہمدردی ہوئی ہو اس وقت سے بڑھکر اور کسی موقع پر زیادہ موثر نمونہ نہین دکھلایا جا سکتا ہے جس وقت کہ بنگالہ مین فصل خراب ہو جانیکی خبر تار برقی کے ذریعہ سے لندن مین پہونچی تھی ہملوگون نے سنا ہی کہ شہر لندن کے باشندگان نے قحط سالی مین مدد دہی سے بنگالہ والون کی ہمدردی مین بہت جلدی کی اس ہمدردی اور فیاضی کے تمام برٹش انڈیا مین شکرگزاری کے ساتھ قدر کیجاوے گی مجھے اس بات مین شک نہین ہے کہ آپ لوگون نے بنگالہ مین اپنے ہمقومون و ہموطنون کے واسطے (بشرطیکہ ضرورت ہو) ہندوستان کی ہمدردی کا صحیح صحیح اظہار کیا ہے سالہاے گذشتہ کی نہایت سخت گرانی تجارت کے عام شوارع سے بہت دور دور مقامون مین محسوس ہوئی تھی ایسے مقامات کے اول باشندگان بغرض پرورش باشندگان کے بمدد یہ ایک مقام کے حکام کی ہمنے اندازہ کر لیا ہے کہ غالباً کس قدر خلایق سرکار کی پرورش کی محتاج ہو گی اور بہت سا غلہ جو (اون مقامات کو بھیجا جاویگا کہ جہان غلہ کی کمی ہو گی) قیمتی خرید کر لیا ہے اور خرید کی اجازت دی ہے سرکار نے یہی تدابیر بلا کمی و بیشی کے کی ہے و بنگالہ کے لفٹنٹ گورنر حال اور دوسرے حکام جنہون نے ۱۸۶۵ع کے قحط مین تردد تلاش کی اور اوسکی رپورٹ لکھی گئی تھی مین ۱۸۶۹ع و ۱۸۶۹ع مین ممالک مغربی و شمالی مین جو سخت قحط ہو گیا تھا اور جناب سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کے حکیمانہ کارروائی سے عمدہ بندوبست کیا گیا تھا اونسے جو تجربہ حاصل ہوا اوسی سے ہمنے اس بندوبست حال مین مدد دیا ہے گورنمنٹ ایسے ایسے بندوبست کرنیکے بعد جنکو مینے بیان کیا ہے اس امر مین شک کرنے کی کوئی وجہ نہین پاتی کہ اوس گروہ خلایق کو جو اپنی پرورش آپ کر سکتا ہی اپنے واسطے غلہ بہم پہونچانے مین ہندوستان کی دوسری جگہون سے مدد لیجاوے مثل ضلع باقر گنج متعلقہ بنگالہ (جہان چاول اس افراط سے پیدا ہوتا ہے کہ وہان کے باشندگان اور کل اضلاع قسمت اوڑیسہ کے رہنے والون کے

صرف سے کچھہ زیادہ ہی بہت اچھی پیداواری ہے ممالک برہما مین چاول ایسی افراط سے پیدا
ہوتا ہے کہ کبھی نہین ہوا ممالک مغربی و شمالی مین باستثنائے چند مقامات شرقی کے مدراس بمبئی و
پنجاب مین بھی فصل بہت عمدہ پیدا ہوئی ہے ہمکو یقین ہے کہ جیسا سالہاے ماضیہ مین ہوتا ہے
اس زمانہ گرانی مین بھی کہ جو ہند کے آٹھوین حصہ سے زیادہ خلایق پر موثر نہین ہے معقول انتظام
رہیگا مجھے اس امر کی دریافت کرنے کی عمدہ وجہ ہے کہ جس طرح تجارت یہان پر عمدہ ہے یہی
حال اور مقامات کا بھی ہے گورنمنٹ نے غلہ کا محصول ریل پر کم کر دیا ہے اور آئندہ جہان کہین
غلہ کی روانگی کی ضرورت ہوگی وہانکا بھی روانگی غلہ کا محصول براہ ریلوے کم کر دیا جاویگا ہم
لوگون کو یہ بات ذہن نشین ہے کہ ایک ملک مین قحط کے وقت غلہ جا بجا پہونچانے کے واسطے
تجارت سے بڑھکر اور کوئی عمدہ طریقہ دستیاب نہین ہو سکتا ہے نظر بحالات بالا ہمارا ارادہ
نہین ہے کہ اس ارادے مین کسی طرح مخل ہون اور اسی وجہ سے نرخ کی ایک مقدار معین
کرنے سے ہمنے صاف انکار کیا اور نہ ہمنے منظور کیا کہ دوسرے مقامات کو جو غلہ بھیجا جاتا ہے
اوسکے انسداد کیواسطے سخت بندوبست کیا جاوے کلکتہ کے نقشجات برمیٹ سے ظاہر ہوتا ہے
کہ گذشتہ ۱۰ مہینے مین نرخ بڑھ جانے کی وجہ سے چاول کی روانگی دوسرے مقامات کو بہت
کم ہوئی یعنے صرف ۱۷۵۰۰ ٹن چاول باہر کو روانہ ہوا سنہ ۷۳ع مین بماہ اکتوبر و نومبر
۴۲۲۷۵ ٹن روانہ ہوا تھا امسال مین جو مال باہر کو روانہ ہوا انجیال موجودگی بہت کم تھا
جیسا کہ ہمنے پیشتر کہا ہے کہ ہمارا ارادہ تجارت کی آزادی مین دست اندازی کا نہین ہے ہم لوگ
خاص تدبیرون سے تجارت کے نقصانات کی اصلاح کرتے ہین اگر ملک کے کسی حصہ کی
ضرورت کے واسطے ایسی تدابیر نا واجب ہو جاوین جن اضلاع مین قحط ہے وہان کے صاحبان
کمشنر سے ہمنے خود دریافت کیا ہے اونکو گورنمنٹ پر کامل بھروسہ ہے اور مجھے اطمینان ہے کہ
وہ اپنا کام انجام دینگے اونکی تمام تجویزون پر عمل درآمد کیا گیا ہے اونکو اختیار ہے کہ بخت
ضرورت کے وقت اپنی راے کے مطابق کارروائی کرے مجھے امید ہے کہ قبل کلکتہ واپس
جانے کے کارخانجات پرورش قحط زدگان کو دیکھونگا اور قسمتون کے حکام سے جہان گرانی ہے
ملاقات کرونگا اس طرح سے بذریعہ دریافت حال سے بمقابلہ تحریری رپوٹون کے مجھے زیادہ وقفیت

ہوتی ہے آپ لوگ ان صورتحال اور اون تدابیر پر جو سمجھنے کی ہین آزادانہ خیال سے معاملہ
کرینگے کہ تردد کا اگرچہ ایک بڑا سبب ہے لیکن اس امر کے باور کرنے کی بھی عمدہ وجہ [illegible]
رعایا خدا کی عنایت سے ان مشکلات کا جو ہمکو درپیش ہے اچھا بندوبست [illegible] کی
[illegible] آپ لوگون [illegible] ایڈریس مین میری آگرہ کے تشریف [illegible] عام مقامون کے [illegible]
ذکر کیا ہے مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے کہ بغرض دیکھنے اون جگہون رفاہ عام کے جو [illegible]
ہین ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر سے حظ اوٹھایا [illegible] خیال کرتا ہوا کہ آگرہ
کو سب سے [illegible] رفاہ عام کے جلسہ اور کمیٹیان موجود ہین [illegible]
[illegible] کا خیرات خانہ [illegible] ہوا کہ [illegible]
پیروی ہوتی ہے جیساکہ آپ لوگون پر ظاہر ہے کہ گورنمنٹ [illegible] میونسپل کی ترقی سے نہایت خوش
ہوئی ہے اور مین اگرچہ بمقابلہ جناب [illegible] سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی شمالیہ
اس وقت گفتگو کر رہا ہون لیکن مین کچھ سے درگذر نہین کر سکتا ہون کہ جو جناب ممدوح الیہ نے
تدابیر میونسپل کی ترقی کیواسطے کین اونکو ہم نہایت پسند کرتے ہین ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ممالک بحیثیت
میونسپل گورنمنٹ کی ترقی پر ہے یہ سچ ہے کہ آیندہ یہ بہت عمدہ صورتین پیدا کرینگی نہایت بڑی
فائدہ کی یہ بات ہے کہ باشندگان ہند سے جو میونسپل کمیٹی کے ممبر ہین رائے اور خیالات
آزادانہ ظاہر کرین مین یہ کہتا ہون کہ ممالک مغربی و شمالی کے میونسپل کمیٹی جنین آپ لوگون کا
اول درجہ ہے اس امر پر غور کرین کہ وہ امتحان مین ہے یعنے وہ ایک قسم کے نمونہ ہین جو بیچ تمام
ہندوستان کی نظر ہے مجھے یقین ہے کہ یہ خیال آپ لوگون کا بنا رہیگا اور اپنے کام عقلمندی
سے انجام کرنے پر مائل کرینگے اور یہ دکھلاوینگے مقامی پنچایتی حکمرانی تھوڑے عرصہ مین
اس ملک مین مستحکم بنیاد پکڑ سکتی ہے اے صاحبان اخیر مین مجھے یہ کہنا ہے کہ مجھے آگرہ مین
آنے سے خوشی ہوئی ہین تمہارا اور اون سب لوگون کا جو اسکے باعث ہوے بہت ممنون ہون
اور بخوشی و خرمی آپ لوگون سے خیرباد کہتا ہون فقط

مقام کانپور۔ خبر آمد آمد جناب فیضماب وزیر الہند دام اقبالہ کی سنکر حضور مسٹر جان
کلارنیٹ دانیل صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع کانپور نے بتقریب مہمانداری اپنی کوٹھی کو شیشہ آلات

وفرش و فروش پرتکلف سے آراستہ وپیراستہ کیا اور احاطہ کوٹھی مین خیمہ ہاے متعدد واسطے فرودگاہ
دیگر صاحبون کے نصب کرائے اور خود بدولت بنابر اداے رسم استقبال سرحد ضلع پر تشریف لیگئے
حضور جناب نواب انریبل نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل ویسراے کشور ہند فتحگڈھ سے
بسواری ڈاک یکم دسمبر ۱۸۷۳ء ۸ بجے رات کو رونق افروز کانپور ہوئے چنانچہ ۵ بجے سے کمپنی
باغ یعنی میڈل فارم نوابگنج سے صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی تک کہ تخمیناً چار میل کا فاصلہ ہوگا
سڑکون پر صفائی اور آبپاشی ہوگئی اور بحسن انتظام بابو بالکرام صاحب تحصیلدار پرگنہ جاجمؤ
ضلع کانپور کے یہ انتظام ۵ بجے تک بوجہ احسن تدبیر ہوا نوابگنج کے صوبہ دار کے تالاب تک
ملازمان پولیس اور وہان سے صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی تک فوج جنگی کے سوار و پیدل
ہردوجانب لب سڑک تین تین قدم پر حاضر تھے اور ترپ سواران رسالہ اول ہندوستانی واسطے
اداے رسم پیشوائی کے دروازہ میڈل فارم نوابگنج پر موجود تھے قریب ۸ بجے جناب عظمت مآب
نائب السلطنت بہادر مع صاحب مجسٹریٹ کانپور و جناب سکرٹری بہادر نوابگنج مین بسواری
گاڑی چاراسپہ داخل ہوئے اوس وقت سواران فوج و ملازمان موجودہ پولیس نے سلامی
اوتاری وہان سے جناب مفخر الیہ بہ تزک شاہانہ کوٹھی قیام گاہ پر جلوہ افروز ہوئے باجہ
نوازون نے دھیمے سرون سے باجا بجانا شروع کیا جب حضور ممدوح قیام گاہ پر رونق افروز
ہوگئے ملازمان پولیس و سپاہ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئی صرف ایک گارڈ گورہ کا واسطے
پہرہ حفاظت قیام گاہ کے حاضر رہا قریب ۹ بجے شب کے جناب ویسراے بہادر نے بحاضری
صاحبان اسٹاف و چند صاحبان سیول ملٹری کے طعام تناول فرمایا اور ۱۰ بجے استراحت
کے لیے کمرہ خوابگاہ مین تشریف لیگئے ۲ دسمبر کو علی الصباح از قیام گاہ تا میگزین خوب
صفائی اور چھڑکاؤ ہوا اور ملازمان پولیس کا سڑک پر ہر چہار طرف انتظام رہا اوس وقت
جناب ویسراے بہادر بسواری فٹن دو اسپہ مع صاحبان سکرٹری و مجسٹریٹ وانکٹ صاحب
کمشنر قسمت و اسٹوار صاحب مہتمم میگزین و دیگر صاحبان عالیشان کے واسطے ملاحظہ قلعہ
ومیگزین کے تشریف لیگئے قلعہ سے ۲۱ ضرب شلک سلامی سر ہوئین حضور ویسراے زائد از
ڈیڑھ گھنٹہ قلعہ کے اندر ہر قسم کے کامونکو جو وہان طیار ہوتے ہین ملاحظہ فرماتے رہے اور

پسند فرماکر اظہار خوشنودی فرمایا ۹ بجے میموریل باغ مین رونق افروز ہوئے رہائش داخل کوٹھی ہوکر ۱۲ بجے کے وقت قیامگاہ سے اودہ ریلوے اسٹیشن تک انتظام صفائی اور نفاست آب پاشی سے طیار تھا اور صاحب مجسٹریٹ کے بنگلہ سے میموریل باغ تک پولیس اور وہانسے ریلوے اسٹیشن تک فوج جنگی اول روز کی طرح جمع تھی اور توپخانہ لب سڑک دریاے گنگ کے جمایا ۱ بجے کے وقت جناب محتشم الیہم مع صاحبان سیول و ملٹری با جلوس شاہانہ حشم و خدم ساتھ چلے جب کہ ریلوے اسٹیشن پر پہونچے ۱۲ ضرب توپ سلامی سر ہوئین اور ریل پر ایک نہایت عمدہ اسپیشل ٹرین طیار تھی اوسپر سوار ہوکر روانہ لکھنؤ ہوئے ——

مقام لکھنؤ و فیض آباد

—— ۲۳ دسمبر ۱۸۸۵ع کو ۳ بجے دن کے نواب گورنر جنرل بہادر اسٹیشن ریل پر رونق افروز ہوئے جس ٹرین پر لارڈ صاحب سوار تھے اوسکی محافظت خود صاحب ٹرافک میجر سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے کی تھی حضور نواب چیف کمشنر صاحب بہادر ممالک اودہ مع لیڈی صاحبہ و دیگر صاحبان عالیشان و شہزادگان والا دودمان نہایت زرق برق کی پوشاکین زیب تن کیے ہوئے پلیٹ فارم پر سوار واسطے استقبال کے تشریف رکھتے تھے سب نے نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا ہنگام نزول اجلال ۳۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئین اور حضور محتشم الیہم نے افسران سیول و ملٹری سے ہاتھ ملایا بعدہ بہ توزک شاہانہ سواری چلی جناب نواب معظم الیہ مراحم خسروانہ سے سبکا سلام لیتے ہوئے داخل معسکر عالی ہوئے ۲۳ تاریخ کو اہتمام ملاقات ہوا ۱۱ بجے کے وقت شہزادگان اودہ و رؤسائے معزز ملازمت حضور محتشم الیہم مین باریاب ہوئے اون سب رئیسون کو صاحب سکریٹری و جونیر سکریٹری چیف کمشنر اودہ نے لیجاکر کرسیون پر بٹھالا اس موقع پر صاحبان کمشنر ہاے بریلی و لکھنؤ و سیتاپور بھی شریک دربار تھے جبکہ جمیع صاحبان کرسی نشین ہوئے تو حضور ممدوح مع صاحب چیف کمشنر و فارن سکریٹری و انڈر سکریٹری کے تشریف فرما ہوئے حضور کے بہادر کے پیچھے ملٹری سکریٹری و صاحب پرایویٹ سکریٹری و جونیر سکریٹری و صاحب کمشنر بھی تشریف لائے اوس وقت سب لوگ تعظیم کے واسطے کھڑے ہو گئے اور جب تک حضور ویسرائے تخت شاہانہ پر رونق افروز نہ ہوے تب تک سب لوگ باادب استادہ رہے بعدہ صاحب حضور ویسرائے کی

جانب راست صاحب سکریٹری و جونیر سکریٹری چیف کمشنر اودہ بیٹھے اور اون صاحبون نے تمام روسا و شہزادون کو اونکے مرتبہ کے موافق حضور مین ویسرائے بہادر کے پیش کیا اور جانب چیف صاحب چیف کمشنر بہادر اور خارن سکریٹری و صاحبان کمشنر مندرجہ صدر رونق بخش ہوئے اول درجہ کے آٹھ رئیسون کو سکریٹری صاحب چیف کمشنر اودہ نے ویسرائے بہادر کے روبرو پیش کیا اور نامی دوسرے روسا شہر کو جونیر سکریٹری نے پیش کیا اور ہر ایک رئیس نے ایک ایک اشرفی نذر پیش کی بعد ازان سکریٹری چیف کمشنر نے اون آٹھ رئیسون کو عطر و پان تقسیم کیا اور باقی رئیسون کو جونیر نے عطر و پان عنایت کیا اور جب حضور گورنر جنرل بہادر مع چیف کمشنر و خارن سکریٹری وغیرہ دربار سے تشریف لیگئے تو اون آٹھ رئیسون کو سکریٹری چیف کمشنر اودہ نے اونکی گاڑیون تک پہونچا دیا اور باقی روسا شہر کو جونیر سکریٹری نے مشایعت کی اوسی روز دوپہر کو تعلقہ داران اودہ نے جو لکھنؤ مین موجود تھے شرف ملازمت حضور ویسرائے بہادر حاصل کیا ۳ تاریخ کو گورنر جنرل بہادر نے مدرسہ جات اور چند نامی مقامات کا ملاحظہ فرمایا اور شام کو چھتر منزل مین جلسہ ہوا اور اوسی تاریخ رات کو ایک جلسہ دعوت کا حضور ویسرائے کی طرف سے منعقد ہوا جسمین روسا شہر سے جناب محسن الدولہ سی ایس آئی جناب ممتاز الدولہ وغیرہ رونق افروز تھے ۵ تاریخ کو قیصر باغ مین اودہ کے تعلقہ دارون کی طرف سے جلسہ دعوت حضور ویسرائے بہادر کا نہایت خوبی کے ساتھ ہوا روشنی و آتشبازی قابل دید تھی اور اسی جلسہ مین روسائے اودہ نے ایک اڈریس مندرجہ ذیل بحضور جناب ویسرائے بہادر کے پیش کی

نقل اڈریس از جانب تعلقہ داران اودہ بحضور جناب نواب نایب السلطنت رایٹ انریبل نارتھ بروک صاحب بہادر ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند

ہم فرمانبردار تعلقہ داران صوبہ اودہ حضور کی خدمت مین بکمال ادب و دست بستہ ملتمس ہین کہ نزول قدوم میمنت لزوم حضور کی دار السلطنت صوبہ ہذا مین ہملوگونکو بہت بڑی خوشی و افتخار حاصل ہوا ہم لوگ چند سال سے نہایت متمنی اس بات کے تھے کہ اس شہر مین اپنی رحیم شہنشاہ کے قایم مقام کو مبارکباد دور رونق افروزی و بکر رطب اللسان ہون اور شکریہ اس امر کا

اور ادا کرتے ہین کہ بنسبت ان بیشمار احسانات اور دوامی فوائد کے جو کہ سرکار انگلستان نے پہنچایا [illegible]
گیا ہے ہملوگ کسقدر ممنون و شکر گزار ہین یہ ہماری امید دلی آخر ہی [illegible] آجکل جناب لارڈ [illegible]
نائب السلطنت نے جو پذیرائی دعوت ہم تابعداران کے عز و افتخار بڑھائی اور اوس سے جو [illegible]
ہمارے دلون مین ہے حیطہ بیان مین نہین آسکتی ہے اس امر کو دریافت ہو کے [illegible]
دور گوشہ مین بھی انتظام قرار واقعی ہوگیا ہے اور بنا بر حفاظت جان و مال [illegible]
ہوگیا ہے حضور کو نہایت مسرت ہوگی اون قوانین سے [illegible]
اکثر نتائج بہبودی کے ظاہر ہوتی ہین اور عملدرآمد اون قانون [illegible]
ہر فرقہ کی قوم کو یقین کامل ہوگیا ہے کہ عملداری سرکار نیک نیتی پر مبنی ہے اور لسبب [illegible] خراب
دستورات خوبی سے بدل چکے ہین اور آئندہ کی ترقی کیواسطے ہمارے قائم مقامون کے دلون
مین تعلیم کے ذریعہ سے تخم ترقی بوئے جاتے ہین اس ہندوستان مین ہر ایک فرقہ کے لوگون کو
یقین کامل ہے کہ عملداری سرکار انگریزی مین سبب بے انصافی ہرگز ہونے پاوے گی اور جس حق
و مرافق کا سرکار نے وعدہ کیا ہے وہ بلا نقص قائم رہین گے ہم تابعدار حضور کے نہایت
ممنون ہین کہ حضور نے اون امور مین جو متعلق سرسبزی اودھ تھی بہت توجہ فرمائی ہے
اور دربارہ نہر شاردہ کی حضور کا رزلیوشن سراسر دانائی و رحم سے پُر تھا اگر جس طرح کہ اولا
قصد کیا گیا تھا اوس پر عملدرآمد ہوتا تو زر کثیر صرف ہوتا اور فائدہ اوسکے مطابق نہوتا
ہملوگون کو دغدغہ تھا کہ ایسے بندوبست سے خراب نتائج پیدا ہوتے اور اسلیے ہملوگون
نے بالیقین وجوہات بہت ادبانہ عرض کر دیے کہ حضور اس انتظام پر نظر ثانی فرماوین
اور تعمیر نہر مذکور کو منظور نفرماوین حضور نے ہماری التماس پر توجہ فرماکر ہملوگون کو
اپنے بار احسان سے ممنون فرمایا سر چارلس کوپر صاحب بہادر سی + بی چیف کمشنر بہادر
اودھ نے جو اون عذرات کی سفارش حضور عالی کی خدمت مین کی ہملوگون پر یہ کمال احسان
فرمایا حضور کے عہد حکومت مین آمدنی اور خرچ مملکت ہند کا یکسان ہوگیا اور ہم تابعدار آمدنی
پر ٹکس موقوف کر دینے سے حضور کے نہایت مشکور ہوے چونکہ حضور ہمارے ملک کی خیراندیشی
مین ہمیشہ مصروف ہین اسلیے حضور کا نام ہند کے ہر باشندہ کے دل مین عزیز ہے تعلیم کی ترقی کیواسطے

ترغیب دینے سے اور ہندوستان کی لیاقت حاصل ہونے سے سب فرقون کے لوگ حضور کی تعریف
اور دعاگو ہین ہم لوگ نہایت شکرگزار ہین کہ ہمارے ہر دل عزیز اور رحیم ملکہ معظمہ نے حضور کو تمام
خوبیون و صفات حمیدہ سے موصوف ہین اپنا قایم مقام مقرر کیا ہے ہملوگ صرف منشاے ازلی و ملی
کے خیالات و کیفیات دلی کو ظاہر کرتے ہین اس کہنے سے کہ بعد زمانہ نواب عالیجناب ارل اینڈ ویکونٹ
کیننگ صاحب بہادر کی ہمارے شہنشاہ کی عملداری کی نسبت کسی وایسراے نے ایسا وثوق و اطمینان
عام طور سے سب لوگون کے دلونمین نہین پیدا کیا ہملوگ نہایت عجز سے حضور کی خدمت مین
عرض پرداز ہین کہ حضور ہمدردی ملکہ معظمہ شاہنشاہ ہندوستان کو ہماری شکرگزاری دائمی و
خیرخواہی دوامی کا یقین دلاوین ملکہ معظمہ دام سلطنتہا اپنی سب ہندوستان رعایا کے دلون مین
تخت نشین ہوکر حکومت کرتی ہین اور ہم مشرقی رعایا خدا تعالے کی درگاہ مین ہر روز اور ہر شب
ملکہ معظمہ کی سلامتی اور خوشی و خورمی کیواسطے دعاگو ہین خاتمہ پر ہملوگ حضور کی خدمت مین ملتمس
ہین کہ حضور ہمارے شہنشاہ رحیم کی خدمت مین ہملوگون کی جانب سے گذارش کردین کہ ہم
لوگون کی تمناے دلی و آرزوے قدیم یہ ہے کہ علاوہ دیگر القاب معظم کے حسب دستور مغل بادشاہان
ماسبق ہند کے ہماری ملکہ معظمہ بھی القاب شہنشاہ ہند مثل سابق منظور فرماوین ؛

نقل ترجمہ ارشاد جناب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر بجواب اڈریس مندرجہ بالا واقع ۵ دسمبر ۱۸۷۳ع

آج کی رات تم سبھون نے ہماری دعوت کی ہے ہمنے بڑی خوشی سے قبول کی اور جو تقریر اس وقت
تم لوگون نے پڑھکر سنائی اوسمین نسبت علیا ملکہ معظمہ کے جو جو نمک حلالی کی باتین لکھی ہین ہم
اوسے جناب ممدوحہ کی خدمت مین اطلاعاً گذارش کرینگی ہمارا یہان دربار کرنیکا ارادہ تھا
مگر جس سبب سے نہونے پایا وہ بخوبی تم سبھون کو معلوم ہوا ہوگا اس دربار کو نہونے سے غالباً تم
لوگون کو افسوس ہوا ہوگا مگر مجبوری سے جو نہو سکا اوسمین ہمکو بھی کمال افسوس ہے لیکن ہمارے
آنے مین جو تم سبھون نے دل سے خوشنودی ظاہر کی ہے اور ہمکو اس وقت تم سبھون سے ملنے کا

موقع ملا اس سے ہمکو اوسی قدر خوشی حاصل ہوئی کہ بڑے دربار مین تم لوگ سب بڑی شان و نمود
اور مصارف سنگین کے ساتھ ملتے ہمارے اگلے زمانہ کے گورنر جنرل با جلاس کونسل نے جو تدبیرین
بہ نسبت ملک اودھ کے ظاہر کین تھین ہم بہت خوش ہین کہ تم سب اوسکی قدر بخوبی جانتے ہو
تم مین بہت وہ لوگ ہین کہ دربار مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر کے ۱۸۵۹ع مین شریک تھے
اوس وقت لارڈ صاحب ممدوح نے تم سبھون سے کہا تھا کہ جب تک ہر ایک شخص تم لوگون کا
سرکار انگریزی کی نسبت نمک حلالی و وفاداری بجا لاوے اور اپنی رعایا کی نسبت بھی انصاف
کرے تب تک علیا ملکہ معظمہ کی ہر ایک نایب اوسکی تعلقہ داری کے حقوق اور اوسکی عزت برقرار
رکھینگے اور یہ بھی کہا تھا کہ سرکار انگریزی نے جیسی سخاوت تم لوگون کے ساتھ کی ہے تم لوگ بھی
ویسی ہی سخاوت اپنے تابعدارون بلکہ ادنے ترین کسان کے ساتھ کرو اور یہ بھی کہا تھا کہ اون
کسانون کو پیشگی روپیہ دیکر اور دوسری طرح کی مہربانیون سے اونکو اپنی زمین کی آبادی مین
مدد دیو اور اپنے حاکمون کے ساتھ باطاعت و نیک چلن ہو جس سے وہ رعایا بھی یہی عادت
اختیار کرے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ تم لوگون نے لارڈ کیننگ صاحب بہادر کی بتائی ہوئی صلاح
کے مضمون کے موافق کام کرنے مین کوشش کی ہے لیکن ہمکو بڑا افسوس ہے کہ ان دنون مین رعایا
کی طرف سے جمعبندی کی بابت مین بہت نالشین گذری ہین اور ہونا ایسی نالشون کا البتہ
خلاف ہے اوس مناسبت کو جو رعایا اور مالک کے ساتھ چاہیے سر جارج کوپر صاحب بہادر نے تم
لوگون کی رائے پوچھی ہے کہ اس کثرت سے نالش ہونے کا سبب کیا ہے شاید کہ اون سببون مین
بعض سبب تم لوگون کے اختیارات سے باہر ہین لیکن ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ جس امر مین اپنا اور
عام کا نقصان ہو اوسکی درستی مین آپ لوگ حتے الوسع کوشش کرینگے زمین کی بابت
جو قوانین ہین اوسکے کسی امر کی نسبت اگر تم لوگون کی رائے مین کچھ عیب معلوم ہوے
تو اوسکی درستی کے لیے جو سرکار مین گذارش کروگے سرکار اوسپر غور و فکر کامل فرماویگی
ہم جانتے ہین کہ تین سال سے اس ملک مین پوری فصل نہین ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
بعض جگہہ فصل خریف بالکل ناقص ہو گئی ہے ہمنے صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک اودھ کو
اختیار دیا ہے کہ وہ صاحب حکام اضلاع کے ساتھ مشورت کرکے جتنی مدد لازم سمجھین دیوین

نہر سارده جاری نکرنے کی جو تجویز کی ہے تم لوگ اوسکا حال اپنی تقریر مین ذکر کرچکے ہو لیکن امید ہے کہ تم لوگ چاہ کھدوانے مین سرطرح کی تائید کروگے کیونکہ جس جگہہ پر پانی زمین سے نزدیک ہو جیسا کہ ملک اوده مین ہی وہان کوئین سے آبپاشی بخوبی ہوسکتی ہے ہم جانتے ہین کہ تم لوگونکو اس بات سے بڑا افسوس ہوگا کہ مسٹر بیرڈ صاحب نے بسبب علالت طبع کے استعفا دیا ہے اور جو یہ خواہش رکھتے تھے کہ آپ لوگون سے دوباره ملین اوس خواہش کو چھوڑا بسبب ایسے استعفا کے علیہ حضرت ملکۂ معظمہ کے ہاتھہ سے ایک کارکن منتظم جاتا رہا وه ایسا رکن عالیشان تھا کہ تم لوگون کے ساتھہ دلی محبت وملاپ رکھتا تھا اور تمھارے حقوق واجبی کی ترقی کی کوشش کرنے مین تمھارا عزیز ہوگیا تھا ✦ ✦ ✦ ✦ سر جارج کوپر صاحب بہادر عہده چیف کمشنری پر اوسکی جگہہ بحال ہوگا صاحب موصوف پر سرکار کا پورا اعتبار ہے اور ہمکو یقین ہے کہ جیسے آج تک تملوگون کی عادت ہے ویسا ہی ہر ایک امر مین جو در پیش آئیگا اوسکی گفت وشنود اون سے کروگے اور صاحب موصوف کو اپنا حقیقی دوست سمجھکر اونکی صلاح کو قبول رکھوگے تملوگون نے اپنی تقریر مین ہمارا ذکر ایسا کیا ہے کہ ہم جانتے ہین کہ ہمارے پایہ سے زیاده ہوگیا ہے جب سے ہم اس ملک مین جناب ملکۂ معظمہ کی طرف سے نائب ہوکر پہونچے ہین یہی سعی کی ہے کہ ہمارے شائقین نامورون نے جو تدبیرین کی ہین اوسکے قائم رکھنے اور حضور ملکۂ معظمہ کے فرمان بجالانے مین کوتاہی نہو اور فرمان مذکور یہ ہے کہ ہر قوم وملت کی رعایا کے مذکورات اور فایدون پر نظر رکھکر ہندوستان کا انتظام ہوتا رہے ہمکو نہایت خوشی ہے کہ ملک اوده کے تعلقہ داران اصول مذکورہ کے قایم رکھنے اور جاری کرنیکی قدر جانتے ہین - ۲۶ دسمبر ۱۸۷۷ء کو علی الصباح حضور ممدوح داخل فیض آباد اور شام کو مراجعت فرمائے لکھنؤ ہوکر بتاریخ ۲۷ کو گرجا گھر مین بعد عبادت خدا کے روانہ کانپور ہوئے جب پہونچنا کانپور مین حسب تفصیل سابق انتظام ہوگیا تھا جناب مسٹر کلارمینٹ جان ڈانیل صاحب بہادر مجسٹریٹ کانپور نے کمشنران مینوسپل کانپور یعنی پراگ نرائن ورام سروپ و ختیر بھیجو وغیره کو جناب ویسرائے بہادر کے حضور پیش کیا جناب نواب محتشم الیہم نے زبان مبارک باد سے فرمایا کہ بوجہ قحط بنگالہ کے اس ملک مین بھی قحط پڑنا ممکن ہو سکتا ہے بجواب اوسکے جملہ کمشنرون نے

متفق ہوکر عرض کیا کہ اس ملک مین قحط پڑنا ممکن نہین ہے کسواسطے کہ اول پیداوار
فصل خریف بدرجۂ اوسط ہے دوم غلہ فروشون کے یہان غلہ بکثرت ہے سوم زراعت
فصل ربیع بہی سرسبز و شاداب ہے اور ہرطرح سے توقع پیداواری غلہ ربیع کی قابل اطمینان
ہے حضور ممدوح بعد اس گفتگو کے نو بجے رات کو خاص ٹرین پر رخصت فرما ہوئے اگرچہ
یہ ٹرین بسبب ہونے رات کے اور نیز بخیال استراحت جناب معظم الیہ کے پانچ بجے
کے قریب الہ آباد پہونچے جناب معلے القاب سر ازبیل ولیم میور صاحب بہادر
لفٹنٹ گورنر الہ آباد مع ایس ای آنی مع صاحبان سیول کے منتظر قدمبوسی حضور
میمنت لزوم کے تھے اونسے ملاقات ہوئی و سواری چار اسپہ فٹن کے جناب ممدوح
لفٹنٹ گورنر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے آٹھوین دسمبر کو بعد ملاحظہ تعمیرات سرکاری
و دیگر کارخانجات کے نواب ویسرائے بہادر نے نوین دسمبر کو بعد دوپہر کے میور کالج
الہ آباد کی بنیاد کا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھا یہ مدرسہ بعد طیاری تمام عمارات
ممالک مغربی و شمالی باستثنائے روضۂ تاجگنج آگرہ کے بہتر ہوگی مسٹر ڈبلیو امرسن صاحب
بہادر نے اسکا نقشہ عربی طریق پر ترمیم کے ساتھ بنایا تھا اور اسکے مصارف کا تخمینہ
مبلغ چھ لکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے منجملہ اوسکے دو لکھ روپیہ اوسی سال عطا ہوچکا تھا
گورنمنٹ اس کالج کے واسطے تعمیرات کے عام عطیات سے دو چندکر تا تجویز کیا ہے
دسوین دسمبر کو جناب ممدوح رخصت فرمائے کلکتہ ہوئے اور بندوبست
قحط مین مصروف ہوکر ایسا عمدہ بندوبست اس قحط کا فرمایا کہ
خلق خدا کو ذرا رنج و تردد نہین ہوا کرورہا غریب و
محتاج کی جان بچی اور سب دعا گو ہین کہ
خداوند ہمارے ایسے نائب السلطنت
گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند
کوتا ابد سر سبز و
خوش رکھے

متفق ہو کر عرض کیا کہ اس ملک مین قحط پڑنا ممکن نہین ہے کسواسطے کہ اول پیداوار
فصل خریف بدرجہ اوسط ہے دوم غلہ فروشون کے یہان غلہ بکثرت ہے سوم زراعت
فصل ربیع بھی سرسبز و شاداب ہے اور ہر طرح سے توقع پیداواری غلہ ربیع کی قابل اطمینان
ہے حضور ممدوح بعد اس گفتگو کے نو بجے رات کو خاص ٹرین پر نہضت فرما دار الہ آباد ہوے
یہ ٹرین بسبب ہونے رات کے اور نیز بخیال استراحت جناب معظم الیہ کے پانچ بجے
کے قریب الہ آباد پہونچے جناب معلے القاب سر ازیل ولیم میور صاحب بہادر
لفٹنٹ گورنر الہ آباد سی ایس آئی مع صاحبان سیول کے منتظر قدم بوسی قدوم
میمنت لزوم کے تھے اونسے ملاقات ہوئی و بسواری چار اسپیہ فٹن کے جناب ممدوح
لفٹنٹ گورنر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے آٹھوین دسمبر کو بعد ملاحظہ تعمیرات سرکاری
و دیگر کارخانجات کے نواب ویسرائے بہادر نے نوین دسمبر کو بعد دوپہر کے میور کالج
الہ آباد کی بنیاد کا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھا یہ مدرسہ بعد طیاری تمام عمارات
ممالک مغربی و شمالی باستثنائے روضہ تاج گنج آگرہ کے بہتر ہو گی مسٹر ڈبلیو امرسن صاحب
بہادر نے اسکا نقشہ عربی طریق پر ترمیم کے ساتھ بنایا تھا اور اسکے مصارف کا تخمینہ
مبلغ چھ لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے منجملہ اسکے دو لکھ روپیہ اوسی سال عطا ہو چکا تھا
گورنمنٹ اس کالج کے واسطے تعمیرات کے عام عطیات سے دو چند کرنا تجویز کیا ہے
دسوین دسمبر کو جناب ممدوح نہضت فرمائے کلکتہ ہوئے اور بندوبست
قحط مین مصروف ہو کر ایسا عمدہ بندوبست اس قحط کا فرمایا کہ
خلق خدا کو ذرا رنج و تردد نہین ہوا کر رہا غریب و
محتاج کی جان بچی اور سب دعا گو ہین کہ
خداوند ہمارے ایسے نائب السلطنت
گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند
کو تا ابد سرسبز و
خوش رکھے

نہایت ادب سے حضور کے روبرو واسطے خیر مقدم کہنے کو آئے ہین کیونکہ آپ سب سے پہلے حصہ
مشرقی عملداری ہند مین داخل ہوئے ہین ہم بڑے ممنون ہین کہ ہمکو ایسا نیک موقع ملا ہے کہ ہمین
ہم حضور کی معرفت اپنی خیر خواہی اور فرمانبرداری جو ہمکو گورنمنٹ انگریزی کی نسبت ہے حضور روالا
ملکہ معظمہ کی خدمتمین ظاہر کرین اور نیز اوس اطاعت کا اظہار کرین جو ہمکو آپ سے ہے اور ہم اوس
ارادہ کے نہایت مداح ہین جس ارادہ سے حضور ہندوستان کی سیر کرنے کو تشریف لائے ہین
اور ہمکو قوی امید ہے کہ جو محبت ملکہ معظمہ کی رعایا ہندوستان کو انگلستان سے ہے اوسمین آپکے
آنے سے اور بھی ترقی ہو جاوے گی ہم اقرار کرتے ہین اور شکریہ ادا کرتے ہین اوس ترقی و دولت
کا جو ہمکو ملکہ معظمہ کی حکمرانی کے وجہ سے ہوئی ہے اور یہی سبب ہے جو کہ روز بروز اس جزیرہ
کی ترقی ہوتی جاتی ہے جبکہ عدن ۱۸۳۹ع مین فتح کیا گیا تھا اور یہی ایک ایسا مقام ہے جو ملکہ معظمہ
کی حکمرانی مین فتح ہوا اوس زمانہ مین مقام عدن ایک چھوٹا گانون تھا جہان مچھلی والے
آکر ٹھہرا کرتے تھے اور مچھلیان مارا کرتے تھے مگر سرکار برٹش انڈیا کے انتظام کی وجہ سے
اب یہ گانون ایسا آباد ہو گیا کہ جسکو اب آپ خود مشاہدہ فرما کر خوش ہونگے اسمین بہت ہزار
آدمی مختلف القوم اور مختلف المذاہب کے آباد ہین اس ملک مین تجارتی مال غیر ملکون سے آتا ہے
اور یہان سے اور ملکون مین جاتا ہے مال تجارتی کے سالانہ آمد و رفت کی حساب سے معلوم
ہوا کہ دو ملین اسٹرلنگ کا مال صرف عدن سے آتا جاتا ہے ہمکو یہ معلوم ہوا ہے کہ حضور ممدوح
اس غرض سے تشریف لائے ہین تاکہ یہان کی لوگون کی عادات اور اونکے طرز و طریق کو ملاحظہ
فرماوین اور اوسکے واقف ہوت ہیں جب اپنی خواہش کو پورا کر لینگے اور تمام ہندوستان کی
طرز و طریق کو ملاحظہ کرینگے تو ہمکو یقین کامل ہے کہ ہندوستان کی بہبودی مین ضرور بہی
کوئی نتیجہ ظاہر ہوگا ہمنے عشرہ ہزار روپیہ جمع کیا ہے اور ہمارا ارادہ ہے کہ اگر آپ اجازت دیتا
تو عدن مین ایک ہسپتال یعنے شفاخانہ بناوین جسکا نام اسپتال شہزادہ ویلس رکھا جاوے
تاکہ عدن مین آپکی یادگار قایم رہے اخیر مین ہم حضور کے روبرو نہایت صدق دل سے یہ دعا
کرتے ہین کہ حضور ممدوح کی والدہ ماجدہ یعنے ہماری مہربان ملکہ معظمہ کی بہت بڑی عمر ہو
اور ایک مدت دراز تک ہم اونکے سایہ مین امن و امان کے ساتھ رہین اور اپنی زندگی کا بیش بہا

حصہ بسر کرین اور وہ بھی نہایت آرام و امن و امان کے ساتھ ہمپر حکمرانی کرین اور شہزادہ بیگم ویلز کو خدا معہ عیال و اطفال کے حضور کے ساتھ ایک مدت تک خوشی اور مسرت کے ساتھ سلامت رکھے اور جہانتک دنیا مین امن و عیش و آرام دیکھتا ہے وہ سب حضور کو نصیب ہو

جناب شہزادہ صاحب نے اس اڈریس کا مندرجہ ذیل جواب دیا

اس اڈریس کے پیش کرنے سے مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون مین حضور ملکہ معظمہ کو اونھین فرمانبرداری کلمات سے مطلع کرون گا جو آپ لوگون نے اس اڈریس مین میری نسبت اور حضور ملکہ معظمہ کی نسبت بیان کیے ہین — عدن اول حصہ ملکہ معظمہ کی عملداری ہندوستان کا ہے اور مجھکو نہایت خوشی ہے کہ مین پہلے اسی حصہ مین آیا ہین نہایت خوشی سے اس جزیرہ کی ترقی کو سُنا اور مین اس امر کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ نے میری یادگار رکھنے کیواسطے تجویز کیا ہے جو شفاخانہ میرے نام پر آپ لوگ تیار کرین گے اوس سے بیمار ونکو شفا ہوا کرے گی اور جسمانی عارضون سے لوگ نجات پایا کرین گے شاہزادہ بیگم ویلز اور میری لڑکی اون کلمات کو سنکر نہایت خوش ہون گے جو آپ لوگون نے اونکی نسبت بیان فرمائے ہین اے سب صاحبو میری خواہش ہے کہ آپ تندرست رہین اور روز بروز آپ لوگون کی ترقی ہو — سُنا گیا کہ جب یہ اڈریس پڑھا جاتا تھا تو سب لوگون نے شہزادہ ویلز کو دیکھکر ایک نعرہ خوشی کا مارا تھا عدن مین شہزادہ ویلز کا استقبال بڑی دھوم سے ہوا اور اوس سے حضور ممدوح نہایت درجہ خوش ہوئے بعد اوسکے ایک جلوس قرار دیا گیا اس جلوس مین آٹھ گاڑیان تھین ایک گاڑی پر شاہزادہ ویلس اور سر بارٹل فیر صاحب اور سر ڈیوک آف سدرلینڈ صاحب سوار تھے یہ گاڑی شہر کو اسی تماشا کی تھی جہانسے حضور ممدوح مع جنرل شانڈر صاحب کے بڑی تزک و احتشام سے کمپنیو مین گئی بعد اوسکے وہان سے تالاب کی سیر کو تشریف لیگئے اور اوس راستہ سے ہوکر نکلے جہان پارسیون اور بوہرون کی دوکانین کثرت سے تھین بعدہٗ حضور شاہزادہ ویلز نے ۲۲ نمبر ہندوستانی پلٹن کے مسکوٹ مین حاضری تناول فرمائی اور وہان سے ایک بجے واپس آکر ریزیڈنسی مین ٹفن کھائی اور ایک لیوی دربار منعقد ہوا جس مین بہت آدمی تھے اس دربار مین صاحب ریزیڈنٹ نے روبرو حضور ممدوح کے اون سفیرون کو پیش کیا جو مختلف سلطنتون کی جانب سے عدن مین رہتے ہین اور سلطان لیح اور اونکے دو سلطنون اور مسٹر

کواسجی وتشا اور مستر رستم جی سہراب جی ومستر حاجی بھائی لعلجی ومستر بہرام جی اور مستر اسحاق حسین اور
اور معززین کو بھی پیش کیا حضور خسرو عالیجناب شہزادہ صاحب نے ایک انگوٹھی بطور
اپنی یادگار کے سلطان ... کو عطا فرمائی اور چار بجے شام کو شاہزاد صاحب جہاز سرپیس
پر واپس تشریف لائے اور شام کو کشتی پر سوار ہو کر روشنی کی سیر فرمائی اور فی الحقیقت
شہر میں بڑی روشنی تھی مستر کواسجی وتشا کی مکانات میں بھی کثرت سی روشنی تھی حقیقت
میں یہ مکان قابل دید بنے ہین علامات شہزادگی چراغون کی روشنی سے ظاہر کی گئی تھی
جس سے بڑا لطف معلوم ہوتا تھا جو خاص دروازہ تھا اوسمین بھی نہایت عمدہ طور سے
روشنی ہوئی تھی حضور ممدوح بحر قلزم مین ہو کر بہت اچھی طرح سے گذر رہے تھے شدت سے گرمی تھی اور
موسم کی عمدگی نہایت فرحت خیز تھی فقط

جلسہ مقام بمبئی (ب) شائقین تاریخ کو پوشیدہ نہ ہے کہ ۸ ماہ نومبر ۱۸۷۵ع کو
حضور پر نور جناب نواب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند بنا بر پیشوائی
حضور شہزادہ کے رونق افروز بمبئی ہوئے گورنر بمبئی نے مع اپنے ہمراہیون کے نواب ممدوح
کا استقبال کیا اور اتواپ شاہانہ بنا بر سلامی سر ہوئین ان بعد چیف جسٹس ہائی کورٹ اور
کمانڈر انچیف بہادر نے حضور ممدوح کے روبرو با تعظیم و تکریم پیش آئے اوسکے بعد
ممبران کونسل بمبئی وکمانڈر انچیف افواج بحری ہند و دیگر ممبران ایڈلشنل وممبران کونسل
حضور ویسرائے و کمشنران ... وصاحبان سکریٹری گورنمنٹ و انڈر سکریٹری گورنمنٹ و
ڈپٹی کمیٹی و چیرمین میونسپل کمیٹی و کمشنران میونسپل تمام افسران محکمہ جات بمبئی حضور لارڈ صاحب
بہادر کی پیشوائی کو حاضر ہوئے پھر تمام شاہزادگان و روسا و راجگان و سرداران ہند
جو شہزادہ ویلز کی ملاقات کو آئے تھے حضور مین حاضر ہوئے اور اسٹیشن ریلوے سے
اسٹیشن جیٹی گھاٹ تک دو رویہ فوج حضور کی سلامی کو حاضر تھی آٹھوین ماہ نومبر ۱۸۷۵ع
کو حضور پر نور شاہزادہ ویلس بہادر آٹھ بجے ۱۰ منٹ پر جہاز سے بمبئی مین فروکش ہو گئے
تمام فوج بحری و بری نے اتواپ سلامی سر کین حضور ممدوح کے ہمراہ اونکے ہمراہی اور حضور گورنر جنرل
بہادر ویسرائے کشور ہند تھے بڑے زور شور سے اور دھوم دھام سے اتواپ سلامی اون

جہازون پرسے سر ہوئین جو سمندر کے کنارہ پر تھے شاہزادہ ویلز کا استقبال گورنر بمبئی
اور دیگر جلیل القدر افسران و چیف جسٹس و کمانڈر انچیف بمبئی نے کیا۔ یہ ہندوستانی شہزادے
اور رئیس حاضر تھے یہ لوگ نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے جو جواہرات سے مرصع تھی ایک انگریزی
مینوسپول کمیٹی بمبئی نے ایک نقرئی بکس مین رکھکر حضور ممدوح کی خدمت مین پیش کیا جسکا مضمون یہ تھا

ایڈریس از جانب مینوسپول کمیٹی بمبئی

بحضور خسرو عالیجناب شہزادہ پرنس آف ویلس بہادر ہم صدر انجمن اور ممبران مینوسپول
کارپوریشن بمبئی نہایت اپنی عزت اور توقیر سمجھتے ہین کہ آج ممبران مینوسپول کارپوریشن و
کل باشندگان بمبئی حضور کے روبرو اس بات کی مبارکباد دینے کے لیے حاضر ہوئے ہین کہ حضور
بخیر و عافیت تمام داخل ہندوستان ہوا اور ایک ایڈریس حضور کی خیر مقدم اور اظہار اطاعت
و فرمان برداری لائے ہین ہم اس بات کے دیکھنے سے نہایت خوش ہین کہ حضور نے ہندوستان
کی کل اور بلاد سے بندرگاہ بمبئی کو زیادہ پسند فرمایا اور پہلے یہان ہی نزول اجلال فرمایا اور
اسی مقام سے ہندوستان کے دیگر مقامات مین رونق افروزی کا ارادہ ہے جس قدر
حکومت انگلستان کی فائدے بمبئی ظاہر کرسکتا ہے اوس قدر اور ملک کے باشندے نہین کرسکتے بمبئی
کے دیکھنے سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یورپ کی تہذیب اور علوم و فنون نے یہان کس قدر ترقی
کی ہے اور بمبئی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اگر ہندوستان مین عمدہ طور سے انتظام کیا جاے
تو یہان کی مختلف اقوام عملداری سرکار مین بہت خوشی سے اپنی زندگی بسر کرسکتے ہین بمبئی
ایک شاہی شہر ہے اور پہلے پہل یہی جزیرہ سرکاری عملداری مین شامل ہوا ہے یعنے دوسو برس
کا زمانہ ہوا کہ یہ جزیرہ چارلیس دوئم کی پرتگیز دولہن کو جہیز مین دیا گیا تھا لیس بمبئی کو سیاس گزار
ہونا چاہیے کہ اس دوسو برس کے عرصہ مین اوسکو کیا کیا عمدہ ترقیان حاصل ہوئین زمانہ سابق
مین یہ جزیرہ بالکل ویران تھا اور یہان صرف پہاڑیان نظر آتی تھین اور فقط ناریل پیدا ہوتا تھا
اور آبادی کی تعداد قریب دس ہزار آدمیون کے تھی و چھ ہزار پونڈ سرکار مین مالگزاری کا دخل ہوتا تھا
اور مقام تانا و باسین سے بمبئی کی آمد۔ ورفت مال تجارت کی بہت
کم تھی اور آب و ہوا بھی یہان کی محض خراب تھی کہ اور ملکون کے لوگ جو یہان

آتے تھے بہت کم زندہ رہتے تھے اب یہ شہر اس قدر آباد و شگفتہ ہو گیا کہ لندن عظیم الشان شہر
لندن کے درجہ دوم پر ہے یہان کے مینو سپول کمیٹی کی آمدنی دو لاکھ پونڈ ہے و غیر ملکوں کی تجارت ۴۴
ملین سالیانہ ہے اور سرکاری محصول جو صیغہ تجارت سے وصول ہوتا ہے تین ملین سالانہ ہے پس یہ
تمام ترقی و رونق جو اس شہر کو ہوئی وہ گورنمنٹ کی آزادانہ حکومت سے ہے لی گورنمنٹ کے زمانہ
حکومت مین امن و امان قائم ہے بندوبست نہایت عمدہ قانون مین ہر شخص کا درجہ برابر ہے تجارت کو
آزادی ہے جسکے باعث سے ہندو مسلمان انگریز یورپین پارسی یہودی سب قومون کو بہر وجوہ
سے اپنے جان و مال کی طرف سے اطمینان ہے اور سب مخلوق امن و عافیت سے اپنے کاروبار مین
معروف ہے اب ہم لوگ نہایت مسرت سے یہ دیکھ رہے ہین کہ حضور نے اپنی رونق افروزی
سے ہم لوگون کو اعزاز و افتخار بخشا اوس سے ہمکو از حد خوشی ہے اور حضور پر اس امر کا اظہار
کرتے ہین کہ ہم لوگون کو غایت درجہ کا اطاعت و انقیاد حکومت انگلستان کی بدل منظور
ہے اور بدولت عملداری حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی ہمکو ہر طرح کی آزادی نصیب ہے
اب ہم حضور سے یہ استدعا کرتے ہین کہ حضور از راہ عنایت ملکہ معظمہ کے روبرو ہماری اطاعت
وفاداری کا اظہار کرین اور اس امر کا بھی ظاہر کرنا ضرور ہے کہ حضور کی رونق افروزی سے
ہم لوگ کس قدر خوش و خورم ہوئے حضور عالیہ ملکہ معظمہ نے اپنے ولیعہد انگلستان کو ہندستان
بھیجا کہ حضور محتشم الیہ ہندوستان کی حالت سے خود واقف ہون ہم عقیدت کیشون کو اس امر کا
افسوس ہے کہ حضور شاہزادی بیگم حضور کے ہمراہ تشریف نہ لائین اگر حضور ممدوحہ بھی ہندستان
مین تشریف لاتین تو رعایائے ہند کی جوش محبت اور خلوص دلی کا حال حضور ممدوحہ پر ظاہر ہو جاتا
اب ہم لوگون کی دعا خداوند کریم کی جناب مین جو احکم الحاکمین ہے یہ ہے کہ حضور کا جو قصد ہندستان
کی تشریف آوری سے ہے اوس مین حضور کامیاب ہون اور خدا آپ کو اپنے امن و حفظ مین رکھے
اور ہمکو یقین ہے کہ حضور کی رونق افروزی سے ہندوستان کے حق مین بہتری متصور ہے
اور ہند اور انگلنڈ کے باہم سلسلہ اتحاد و ارتباط مستحکم ہو جاویگا فقط
حضور شاہزادہ بہادر نے براہ عنایت سے اوس ایڈریس کو لیکر اپنی زبان مبارک سے
جواب ایڈریس فرمایا جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے

تقریر ولیعہد پرنس آف ویلس بہادر

صاحبو مین آپ کی تلطف آمیز ایڈریس کا دل سے شکر ادا کرتا ہون اور بلاشبہ ملکہ معظمہ کی حضور مین آپکی وفاداری کی نسبت اپنی سلطے ظاہر کرونگا آپکی وفاداری اس مبارکباد کی کے اظہار سے نہین بلکہ ہر ایک بات مین جس طرف میری نظر جاتی ہے سب سے اظہار اطاعت کی کیفیت نظر آتی ہے مجھکو اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ مینے اپنے ہندوستان کا سفر ایک ایسی جگہہ سے شروع کیا جو مدت سے انگلنڈ کی شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہے یہ دیکھکر مجھکو زیادہ تر خوشی حاصل ہوئی کہ جس وقت سے یہ بندرگاہ انگریزون کی حکومت مین آیا ہے روز بروز افزون ترقی ہے اس شہر کا قدرتی موقع ایسا ہے کہ خواہ کسی زبردست کے ماتحت ہو یہ ضرور ہے اوسمین بڑی سوداگری ہو مگر یہان آبادی کو دیکھکر جسمین مختلف قومین آباد ہین اور سب محنت و مشقت مین مصروف ہین یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگ ایسے عدل گستر حاکم وقت نائب السلطنت انریبل لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر ویسرائے کشور ہند کے ماتحت ہین جو اون تمام شخصون کی جو قانون کی متابعت کرین پشت پناہ ہے جہان اقوام کی تمیز کچھہ نہین ایک نظر دیکھنا ہی کہ تمام اشخاص کو مذہبی عقائد و رسوم پر عمل کرنے کی کامل آزادی ہے اور تجارت یا اور پیشون کے کرنے کا اختیار حاصل ہے مین آپکے اڈریس مین اس امر کا اظہار دیکھکر خوش ہوا کہ سرکار انگلشیہ کی حکومت مین مختلف اقوام و مذاہب کے لوگ باتفاق رہتے ہین اور ہر ایک اپنے اپنے فن کی ترقی مین مصروف ہین اور سب ملکر تاج شاہی کے وفادار ہین اور اپنی ملک کے انتظام مین شریک ہین مین ملکہ معظمہ کو اس بات کی اطلاع دونگا کہ ہندوستان کے لوگ اس امر سے نہایت خوش ہوئے کہ آپنے مجھکو ہندوستان کی سیر کی اجازت دی اور پرنسس آف ویلز اور نیز مجھکو اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ وہ میری ساتھہ نہ آسکین اور اونکو اوائل عمر سے ہندوستان کے معاملات کی طرف بڑی توجہ ہے اور جس خوشدلی سے آپنے مجھکو مبارکباد دی ہے وہ جب اس خبر کو سنینگی تو اونکو تاسف ہوگا کہ خود اس جلسۂ خوشی مین شریک نہو سکین صاحبو مین تہ دل سے اونکی اون خواہشون کا جو میری تندرستی کے لیے ظاہر کی گئی ہین شکریہ ادا کرتا ہون اور مجھکو امید ہے کہ وہی خدا تعالے جسنے اب تک ہندوستان مین

انگریزی حکومت کو اقبال مند کیا ہے ہماری کوششین جو حکومت کی بہبودی اور امن کے قایم رکھنے کے باب مین کی جائین برکت دے گا —

اِس اڈریس کو پڑھ کر جناب شاہزادہ صاحب نے سبکو سلام کیا اور جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نایب السلطنت کے پیچھے ہوکر روانہ ہوئے اور یہان سے ایک نہایت عمدہ جلوس قایم ہوا اور آہستہ آہستہ بہ توزک و احتشام گورنمنٹ ہوس کی جانب چلا اور راستہ مین نہایت عمدہ انتظام اور روشنی ہوئی تھی شاہزادہ بہمراہی جناب لارڈ صاحب بہادر کے دو کیارڈ سے دروازہ کی طرف روانہ ہوئے حضور نایب السلطنت بہادر نے اول سر سالار جنگ[1] سے ملاقات کروائی سر سالار جنگ نے کہا کہ مجھکو افسوس ہے کہ نظام صاحب بیماری کے سبب سے آپکی ملاقات کو نہ آسکے

سلہ سر سالار جنگ مدار المہام نواب نظام حیدر آباد کے ہین چونکہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند نے نواب حیدر آباد کو بسبب بیماری طبیعت کے حاضری دربار سے معاف فرمایا تھا اسلیے بجائے اونکے سر سالار جنگ تشریف لائے تھے

سہ باشندگان پریزیڈنسی بمبئی نے حضور شاہزادہ ویلز کا نہایت گرمجوشی اور دلی محبت سے استقبال کیا شہر کے ہر دو جانب ہزارہا آدمیون کا ہجوم تھا اور مکانون کے کوٹھون پر بھی تماشائیون کا جم غفیر تھا راستہ مین دروازون پر عجیب عمدہ عمدہ کام کیا ہوا رنگارنگ سے آراستہ تھے اور مینو سپول کمیٹی کے مکانون پر طرح طرح کے پھریرے اوڑ رہے تھے پہلے آگے ڈاٹسن ہوٹل ہے وہان ایک نشان نہایت عمدہ نصب تھا اور وزارت اور دیگر سلطنتون کے نشانات نمایان تھے یہان سے آگے یونیورسیٹی بمبئی اور سرکاری دفترون کے مکانات مین اوپر پھریرے لگے ہوئے نہایت تکلف سے آراستہ تھے فرانس کا بنک بھی رنگین پھریرون اور عمدہ آرایشون سے سجا ہوا تھا اور انتظام سواری شاہزادہ صاحب کا اس طرح سے تھا کہ اول اسٹرچیلٹن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر پولیس پوری وردی اور تمغا پہنے سواران پولیس کو ہمراہ لیے ہوئے سڑک کا اہتمام اور حفاظت کرتے ہوئے سبکے آگے جاتے تھے بعدہ ایک رسالہ سواران گورہ کا بسترف بتقی پہنے ہوئے بہت عمدہ گھوڑون پر سوار چار چار گھوڑون کی قطار باندھے شمشیر برہنہ عجب شان و شوکت سی لیے ہوئے نکلا اسکے پیچھے نوبت خانہ شاہی گولہ اندازون کا رجمنٹ جست و چالاک گھوڑون پر شمشیر برہنہ لباس پر تکلف پہنے مع چھ ضرب توپ کے ہیبت جھلک درک سے برآمد ہوا اسکے بعد سواران ہندوستانی پونہ پارسن کے تین ترتیب

آٹھ آٹھ گھوڑون کی ٹولی باندھے ہوئے عمدہ گھوڑی اور سوار بھی عمدہ وردیان پہنے ہوئے سرخ دستار زیب
سر کیے کمال صفائی کے ساتھ تھے آگے آگے یورپین افسر اور رسالدار وغیرہ عجیب و غریب سامان سے تھے
بعدہ گورنر بمبئی کی باڈی گارڈ کا پورا رسالہ سواران جمالہ مردار کا اسکے بعد صاحبان یورپین کی دو گاڑیان
بعدہ صاحب گورنر بمبئی کی اونکو اول سے مقام فرودگاہ عمارت گورنری اپریل کے بندوبست کو سمجھنا چاہیے تھا
اوسکے بعد رسالہ سواران بعدہ چھ گاڑیان جاہ آمیہ صاحبان عمدہ ولائتی و لشکری اوسکے بعد جمعیت
سواران نیزہ مردانہ باڈی گارڈ حضور ویسرائے بہادر بعد اوسکے حضور خسرو عالی وقار شاہزادہ پرنس آف ویلز
بہادر نہایت عمدہ شاہی گاڑی پر مع جناب فیضمآب نواب نائب السلطنت انریبل نارتھ بروک صاحب بہادر
گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند اور مسٹر مارشل فرر صاحب بہادر و دیگر صاحبان ہمراہی جلوہ فرما تھے چہرہ مبارک
سے شان شاہانہ اور شوکت خسروانہ عیان اور اخلاق اور ترحم دلی جمال ہمایون سے دبدبہ سکندری کے
ساتھ نمایان تھے سب رعیت کو کمال توجہ کے ساتھ دیکھتے اور خوبی کلام سے سب کا سلام لیتے چلے جاتے
تھے شاہزادہ کی سواری کے پیچھے نمبروار مفصلہ ذیل رئیسون کی سواریان تھین —

۱ سر سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار نظام حیدرآباد و جناب ۲ وقار الامرا بہادر وزیر اعظم ریاست کور و دیگر امرا کی گاڑی
۳ مہاراجہ بڑودہ کی طلائی گاڑی ۴ مہاراجہ میسور ۵ مہارانا اودے پور ۶ راجہ کولاپور
۷ راؤ کچھ غیر حاضر بجائے راؤ کچھ کے راجہ علیہ ۸ نواب امیر کبیر علی مراد خان بہادر والی خیرپور سندھ ۹ نواب جونا گڑھ
۱۰ جام نوانگر ۱۱ ٹھاکر بھاونگر ۱۲ راجہ دھرانگدرا ۱۳ راجہ راجپیپلا ۱۴ دیوان پالن پور ۱۵ نواب سارچین
۱۶ نام رؤسا درجہ دویم — سرداران مشہور و اکابران شہر بمبئی سیٹھ و ساہوکاران خطاب یافتہ بعدہ
دولتمندان دربار [illegible] اور سب راجاؤن کے رسالہ خاص باڈی گارڈ کے رنگارنگ کے زرق برق وردیان
پہنے ہوئے کمال رونق کے ساتھ چلے جاتے تھے خلائق کا ہجوم بیشمار تھا اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ شہر
بمبئی میں قریب ساٹھ لاکھ آدمی کے آبادی ہے اون میں سے علاوہ بیمار اور مجہول آدمیون کے کوئی
اپنے مکان میں نہ رہا ہوگا [illegible] سے گورنمنٹ ہاوس تک کہ تین میل سے کم نہوگا سڑکون کے دورویہ
اور مکانون اور کھڑکیون پر آدمی ہی آدمی نظر آتا تھا راستہ چلنا دشوار تھا بلند مکانون پر پارسیون کی عورتین
ریشمی عمدہ عنابی لباس پہنے ساڑھیان معرق باندھے لڑکون کو لیے کھڑی تھین فقط

شاہزادہ صاحب نے جواب دیا کہ مجھکو امید ہے کہ نظام صاحب جلد تندرست ہو جائینگے پھر سالارجنگ
نے التماس کیا کہ افسوس ہے کہ شاہزادی صاحبہ آپکے ہمراہ نہین ہین بعدہ لارڈ صاحب نے سر جمشید
جی جیجی بھائی سے شاہزادہ صاحب کی ملاقات کرائی پھر مہاراجہ گایکواڑ سے ہاتھ ملایا اور سر رچرڈ میڈ
صاحب اور سرمادہو راو جو گایکواڑ کے قریب کھڑے تھے شرف اندوز ملازمت ہوئے لارڈ صاحب
نے پھر مہاراجہ میسور سے ملاقات کروائی بعد ازان مہارانا اودے پور سے اگرچہ اون کے
سینہ مین آتش غضب مشتعل ہو رہی تھی مگر پرنس آف ویلز نے عنایات دلی سی اونپر مبذول
فرمائی بعدہ کرنل ہربرٹ صاحب سے ملازمت ہوئی بعدہ مہاراجہ کوٹا پور اور نواب علی مراد
خانصاحب بہادر والی خیرپور سندہ اور مہاراجہ ایدر اور جام نوانگر سے ملاقات فرمائی نواب صاحب
جوناگڈہ نے شاہزادہ صاحب سے اپنی زبان مین پوچھا آپکا مزاج مبارک اچھا ہے آپکی والدہ
صاحبہ کا مزاج بخیر و عافیت ہے علے ہذا القیاس اسی قسم کی گفتگو سنکر شاہزادہ صاحب مسکرائے اور دیسائی
صاحب سے فرمایا کہ افسوس مجھکو اس ملک مین آئے اس قدر عرصہ نہین ہوا کہ اس زبان سے واقف
ہو جاتا لارڈ صاحب نے اس گفتگو کو زبان انگریزی مین سمجھایا شاہزادہ صاحب تبسم فرماتے
آگے بڑھے بعدہ ٹھاکر بھاونگر و راجہ راج پیپلا و راجہ پالن پور و راجہ لنا وڑہ و راجہ باسنوڑہ
راجہ چھوٹا اودے پور و راجہ دھرم پور سے ملاقات فرمائی یہان سے آگے دریا دکن کے سرداران
دکن موجود تھے مسٹر ہنڈرسن صاحب کی وساطت سے اون سے مکالمت فرمائی اس وقت
شاہزادہ صاحب فیلڈ مارشل کی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور تمغا نیشن کا سٹار آف انڈیا
زیب لباس تھی جب شاہزادہ صاحب گاڑی پر سوار ہونے لگے تو پارسیون کی خوبصورت
لڑکیون نے قدم بڑھا کر چاول اور گلاب کے پھول پاؤن کے قدم پر نثار کیے شاہزادہ صاحب
اس سنئے دلاویز تماشا کو ملاحظہ فرما کر خوش ہوئے اور لڑکیون کا سلام لیکر
آگے بڑھے اور نہایت عظمت و شان حسروانہ سے سواری درشک یا دبہاری گورنمنٹ ہوس
تک پہونچی وہان بھی فوج صف بستہ کھڑی تھی انہون نے سلامی دی اور حضور والا مع لارڈ صاحب بہادر
کے بنگلہ فرودگاہ مین بہ بلندان عزوجاہ مثل خورشید کے برج اسد مین شرف بخش ہوئے ۹ نومبر کو
تمام شہر مین روشنی ہوئی جناب شاہزادہ صاحب شام کے وقت ملاحظہ روشنی کے واسطے

سنہ ۵۱ مہارانا اودیپور اس وجہ سے ناراض تھے کہ اونکو خلاف دستور مہاراجہ گایکوار کے بعد نمبر ملا تھا ۱۲

سنہ ۵۲ قلعہ سے تین میل تک سڑک پر دو رویہ جس قدر مکانات سرکاری رعایا کے تھے اور بازار ور مارکیٹ اور دفاتر سرکاری اور اونچے اور اعلے کے مکان دونوں جانب سڑک کے سب پر انواع اقسام کے گلاسون کی روشنی نہایت کثرت اور رونق سے تھی اور جا بجا محرابدار دروازے بلند اور عمدہ عمدہ رنگ برنگ کے بنے تھے جن پر روشنی نہایت تکلف سے ہو رہی تھی اور سنہرے روپہلے حرفون میں جو فقط (ویلکم) لکھا ہوا تھا اوس سے عجب کیفیت نمودار ہوتی تھی کسی دروازہ پر شاہی علامت شہزادہ ویلز کی تکلف سے نمایان تھی کسی مقام پر گیاس کی روشنی اپنا چمک دمک دکھا رہی تھی مقام چرچ گیٹ کے اسٹیشن پر بہت شاندار دروازہ اور دو بلند بلند مینار لمپون کی روشنی سے منور تھے اور اوسکے بعد ملکہ معظمہ کی تصویر دونون طرف دروازون پر رکھی تھی ایک دروازہ بہت بلند آراستہ کیا گیا تھا اوسکے بعد بھنڈی بازار میں بہت بلند ترپولیا کا دروازہ پھر بنگلا کے پل اور وکٹوریہ باغ کے قریب بعدہ لال باغ کے پاس وہان سے مانک جی نیدر کی راستے پر سیٹھ ساسون کے بنگلے کے ناکے پر بہت عمدہ دروازہ بنا تھا ان ہر دو دروازون پر ہزار ہا گلاس انوکھی ترکیب اور صنعت سے روشن تھے بعدہ بھنڈی بازار میں جو مسجد تھی اوسکے گنبد اور میناروں اور تمام چھت اور دیوارون کی روشنی کا عالم نرالا تھا گویا تمام مسجد نور کا ایک قبہ تھا حضور شاہزادہ صاحب اوسکی ترکیب دیکھکر محظوظ ہوئے اسٹیشن چینچپوکلی اسٹیشن ریلوے اور ٹون ہال و بمبئی کلب و فری چرچ بنگ و ہائی اسکول مشن اسکول وغیرہ کی علاوہ پوسٹ آفس بمبئی کے پوسٹ ماسٹر صاحب نے نہایت نفاست اور کثرت سے روشنی کی تھی کہ تمام روشنی اوسکے نزدیک کو اپستارہ پیشیا مہتاب تھی جا بجا سڑکون کے گرد و پیش میدانون کے درختون میں اور تالاب کے کنارے ہزارہا چینی لالٹین آویزان تھیں جو عجیب خوشنما معلوم ہوتی تھیں پارسیون کے گلی کوچے میں لال شیشون کی روشنی عجیب غریب لطف دکھاتی تھیں غرض کہ کثرت روشنی سے شہر بمبئی عالم نور ہو رہا تھا اور گلاسون کی چمک اور لال شیشون کی دمکت لمپون کی صفائی گیاس کی نفاست سے ہر کوچہ و بازار جگمگ جگمگ کر رہا تھا گویا تمام شہر میں آگ لگی ہوئی تھی اور زمین سے آسمان تک نورانی ہو رہا تھا فی الواقعہ یہ روشنی لایق یادگار تھی اسلیے درج تواریخ ہذا کی گئی اور امید ہے کہ شاہزادہ کی یادگاری کیواسطے یہ تواریخ پسند حکام ممالک مغربی و شمالی ہووے فقط

مقام پیریل سے مع جلوس سواری مع رسالہ گورہ رجمنٹ سواران ہندوستانی نہایت عظمت و شان سے روانہ ہوئی حضور ویسرائے بہادر و صاحب گورنر بمبئی و کمانڈر انچیف بہادر ہمراہ تھے گاڑیون کی ایسی کثرت تھی کہ سڑک پر گذار دشوار تھا پولیس کے لوگ بھی عاجز تھے شاہزادہ صاحب اس روشنی کی سیر گلگشت فرماتے ہوئے اور نہایت شگفتگی خاطر سے سبکا سلام لیتے ہوئے تبسم کنان روان تھے اور تمام مخلوق کیا انگریز کیا ہندوستانی سب کی طرف سے ہر طرح کی اطاعت و مسرت کا سامان شاہزادہ صاحب کے پیش نظر تھا اور حضور محتشم الیہ کے بشرے سے اس گرمجوشی اور تواضع و تکریم سے خوشی کے آثار نمایان تھے اوسی روز میونسپل کمیٹی بمبئی کی طرف سے سرپیس جہاز کے گورون کا کھانا ہوا یار بجے پہلے اس جلسہ مین اکثر رؤسا بمبئی و صاحبان انگریز و میم صاحبات بمبئی بلائین گئین تھی اور خاص ٹکٹ اسکا تقسیم ہوا تھا گورون نے نہایت خوشی سے کھانا کھایا اون گورون کی وردیان نیلگون تھین اور دروازۂ مکان دعوت سے یہ لوگ نہایت گرمجوشی سے برآمد ہوئے راجہ گولا پور آور ما جیراج پیپلا اور راجہ اودیپور خورد و راجہ ساونت واڑی کے سردار موجود تھے اونکے پس پشت پارسی عورتون کی نشست تھی شاہزادہ صاحب روشنی کا ملاحظہ فرماتے ہوئے اوس طرف تشریف لائے اوس جلسہ کے منتظمین نے صدر دروازہ سے استقبال کیا شاہزادہ صاحب نے چند معززون سے ہاتھ ملایا اور اونکے ہمراہ اوس کمرہ مین تشریف لے گئے جہان جہازی گورہ کھانا کھارہے تھے اور نہایت خوشیان کر رہے تھے اس کیفیت کو شاہزادہ صاحب ملاحظہ فرماکر مسکرائے اور ارشاد کیا کہ مین تم لوگون کو مسرور دیکھکر نہایت خوش ہوا مین ہندوستانی سرپیس جہاز کے سپاہیون اور ملاحون کی تندرستی کا جام پیتا ہون یہ فرماکر شاہزادہ نے ایک گلاس شربت لیمون کا پیا اور اون لوگون نے نہایت خوشی سے جام لیا جسکو ملاحون نے دیکھکر نہایت خوشی ظاہر کی شاہزادہ صاحب اوسی راستے سے ہوکر مع جناب ویسرائے بہادر کے اپنی گاڑی پر سوار ہوئے اور بنفس نفیس ڈاک کو تشریف لیگئے

کیفیت دربار حضور پرنس آف ویلس بہادر — ناظرین تاریخ کی خدمت مین التماس ہے کہ ماقبل ملاحظہ روشنی جناب شاہزادہ صاحب بہادر نے دربار شاہیہ ملاقات رؤسائے ذیل کے منعقد فرمایا ✤

سرسالارجنگ	کولاپور	مہاراجہ گیکوار	مہاراجہ میسور	مہارانا اودیپور
نواب خیرپور	راجہ پٹیالا	نواب پالن پور	مہاراجہ ایدر	مہاراجہ کچھ

ملاقات شاہزادہ ویلز اور سرسالارجنگ بہادر — ۹ نومبر کو جناب سرسالارجنگ بہادر جی سی ایس آئی اور اون امرا نے جو بجائے حضور نظام الملک کے آئے تھے عالی جناب شاہزادہ ویلز سے ملاقات کی نصف فرش تک شاہزادہ صاحب نے پیشوائی فرمائی اور گاڑی سے اوترنے پر میجر سینڈرسن صاحب نے استقبال کیا شاہزادہ صاحب نے جملہ وکلا اور نواب صاحبان خورشید جاہ و اقبال الدولہ سے مصافحہ کیا اونھون نے معمولی نذرین پیش کین جو چھو کر معاف ہوئین شاہزادہ صاحب نے اپنی داہنی طرف نشست کی اجازت دی بعد ازان سرسالارجنگ بہادر نے ایک سو ایک اشرفی اپنی طرف سے نذر گذرانی شاہزادہ صاحب نے منظور فرما کر معاف فرمائین بعد چند لمحہ گفتگو کی میجر سا تھر لینڈ صاحب نے اورامرائے ریاست مذکور کو پیش کیا بعدہ عالی جناب شاہزادہ بہادر نے سرسالارجنگ اور دو فارالامرا کو عطر و پان اپنے دست مبارک سے دیا اور دیگر امرا کو صاحب مذکور الصدر میجر نے عطا فرمائی آمد و رفت کے وقت اکیس ۲۱ ضرب توپون کی سلامی سر ہوئین اور گارڈ آف انز نے بھی جو قیامگاہ کے سامنے متعین تھے سلامی ادا کی ہر ایک افسر پوری وردی زیب بدن کیے ہوئے تھا +

ملاقات مہاراجہ کولاپور — صبح کو دس بجے راجہ کولاپور نے شاہزادہ صاحب سے ملاقات تخلیہ فرمائی اون کے ہمراہ نو سردار تھے اور جلوس مین دستہ سوار و تھا گورنمنٹ ہوس سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر میجر ڈبلیو سادرلن صاحب اور ایک طرف شاہزادہ صاحب کی ایڈی کمپ نے گھوڑی پر سوار ہو کر راجہ صاحب کا استقبال کیا اور جس وقت گاڑی سے اوترے اوس وقت سینڈرسن صاحب اور ایڈی کمپ نے پیشوائی کی اور عالی جناب حضور شاہزادہ صاحب کی حضور مین لے گئے لب فرش تک شاہزادہ صاحب نے پیشوائی کر کے بعد مصافحہ کے داہنی جانب جگہ دی راجہ صاحب کے جانب داہنی وہ افسر جو راجہ صاحب کے ہمراہ ڈیوٹی پر تھے اور دیگر سردار درجہ بدرجہ بیٹھے بعد گفتگو کے چند لمحہ کے نذر پیش ہوئی شاہزادہ صاحب نے قبول فرما کر معاف فرمائین وقت روانگی شاہزادہ صاحب نے راجہ صاحب کی

لب فرش تک مشایعت کی اور اونیس[19] ضرب توپ کی سلامی آمد و رفت پر سر ہوئین اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی دی +

ملاقات مہاراجہ میسور – دس بجے ۱۵ منٹ پر عالی جناب شاہزادہ صاحب نے مہاراجہ میسور سے ملاقات تخلیہ فرمائی مہاراجہ صاحب کے ہمراہ اونکے امین اور ۹ مصاحب تھے جلوس مین ایک دستہ سواران کا تھا میجر آرڈ بلیو سار ٹورس صاحب اور دو اے ڈی کیمپ نے گورنمنٹ ہوس سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ سے استقبال کیا اور پیدل ایوان شاہی تک ہمراہ گئے جب مہاراجہ صاحب گاڑی پر سے اوترے تو چیف کمشنر میسور نے پیشوائی کی اور شاہزادہ کے حضور مین لے گئے شہزادہ صاحب نے لب فرش تک استقبال کیا اور مصافحہ کرکے اپنے داہنی جانب جگہ دی اور مہاراجہ کی داہنی جانب اونکے امین اور دیگر مصاحبین بیٹھے چیف کمشنر میسور شہزادہ صاحب کے بائین جانب کرسی نشین ہوئے اور نذر شاہزادہ صاحب نے قبول فرماکر معاف فرمائی اور راجہ صاحب کو شہزادہ صاحب نے خاص دست مبارک سے عطر و پان عطا فرمایا اور بوقت رخصت شاہزادہ صاحب نے لب فرش تک استقبال کیا اور اکیس[21] ضرب توپ کی سلامی سر ہوئین اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی کی +

ملاقات مہارانا اودے پور – دس بجے ۳۰ منٹ پر عالی جناب شاہزادہ بہادر نے حضور مہارانا اودے پور سے پرایوٹ طور پر ملاقات فرمائی مہارانا صاحب کے ہمراہ پولٹکل ایجنٹ اودے پور اور نو مصاحب تھے اور جلوس مین دستہ سواران جناب شہزادہ بہادر کے مثل مہاراجہ صدر کے عزت و افتخار بخشا وقت آمد و رفت کے ۱۹ ضرب کی سلامی سر ہوئی

ملاقات حضور میر علی مراد خانصاحب بہادر والی خیرپور سندھ –

عالی جناب شاہزادہ صاحب نے گیارہ بجے ۵ منٹ پر جناب میر علی مراد خانصاحب والی خیرپور سندھ سے ملاقات فرمائی میر صاحب کے ہمراہ ایک افسر مامور بکار خاص جسکو گورنمنٹ بمبئی نے اسی غرض سے بھیجا تھا اور اونکے چھ مصاحب ہمراہ تھے میجر آرڈ بلیو سار ٹورس صاحب اور شاہزادہ صاحب کے اے ڈی کیمپ نے کمرہ دربار کے دروازہ تک استقبال کیا اور شاہزادہ کے حضور لے گئے حضور ممدوح نے صرف کھڑے ہوکر مصافحہ کیا اور داہنی جانب کرسی دی

اور نظر قبول فرما کر معاف فرمائی بعدہ شاہزادہ صاحب نے دست مبارک سے عطر و پان
میر صاحب کو عطا فرمایا اور پندرہ پندرہ ضرب توپ آمد و رفت کی سلامی سر ہوئیں ۔

ملاقات مہاراجہ گایکوار گیارہ بجے ۱۰ منٹ پر عالیجناب شاہزادہ نے مہاراجہ سیاجی راؤ
گایکوار سے ملاقات کی مہاراجہ صاحب کے ہمراہ نو شخص مصاحب تھے جنمین سر ٹی راؤ ما دھو راؤ کی
سی ایس آئی اور حضور گورنر جنرل کے اجنٹ کی جانب سے ایک افسر تھا مہاراجہ کے قیام گاہ سے
جلوس مین دستہ سواران تھا میجر ارڈ بلیو سار ٹوریس اور شاہزادہ صاحب کے دو اے ڈی کمپ
نے گورنمنٹ ہوس سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر گھوڑون پر سوار ہو کر مہاراجہ صاحب کا استقبال
کر کے ایوان شاہی مین لے آئے شاہزادہ صاحب نے لب فرش تک استقبال کیا اور مصافحہ کر کے
جانب راست نشست کی اجازت دی مہاراجہ کی بائین طرف وزیر اعظم اور دیگر سرداران
ریاست جانشین ہوئے اور اجنٹ گورنر جنرل و اسپیشل کمشنر اور دیگر افسران برٹش اپنے اپنے
مدارج کے شاہزادہ صاحب کے بائین جانب جانشین ہوئے مہاراجہ کے مصاحبون نے
جو نذر گذرانی قبول ہو کر معاف ہوئی شاہزادہ نے دست مبارک سے مہاراجہ کو عطر و پان
عطا فرمایا اور آمد و رفت پر ۲۱ ۔ ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئین ۔

ملاقات نواب صاحب بہادر جوناگڈہ و جام صاحب نوانگر و راجہ صاحب دانگدرا و راجہ صاحب راج پیپلا و نواب پالن پور و نواب رادھن پور

۹ ماہ نومبر کو بوقت گیارہ بجے ۱۵ منٹ کے حضور شاہزادہ ویلز نے رئیسان مندرجہ عنوان
سے علیحدہ کے ملاقات فرمائی ایک ایک افسر یورپین گورنمنٹ بمبئی کی جانب سے مقرر ہوا اور
گارڈ رسالہ کا ہر ایک رئیس کے ہمراہ آیا میجر سار ٹوریس صاحب نے ہر ایک رئیس کا استقبال کیا
شاہزادہ صاحب نے صرف اوٹھکر مصافحہ کیا اور ہر ایک رئیس کو اپنے داہنے جانب بٹھایا اور ہر ایک
رئیس کی داہنی جانب وہ افسر بیٹھے جو سرکار کی جانب سے مقرر ہوئے تھے اور شاہزادہ صاحب
کی بائین جانب افسران سرکار تھے ہر ایک رئیس کے ہمراہ پانچ پانچ سردار تھے اور وہ اپنے اپنے
رئیس کے عقب بیٹھے جب کل رئیس جمع ہوئے تو میجر ہنڈرسن صاحب نے ہر ایک کو شاہزادہ
کے حضور پیش کیا شاہزادہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان کی تواضع کی بعد ازان

شاہزادہ صاحب اوٹھے اور کمرہ دربار سے تشریف لے گئے اور ہر ایک رئیس کی تشریف آوری اور بری کے وقت گیارہ توپوں کی سلامی ہوئی ❊

ملاقات راؤ صاحب کچھ — دس بجے دس منٹ پر جناب شاہزادہ صاحب نے راؤ صاحب کچھ جی سے ایس آئی سی پرایوٹ ملاقات فرمائی راؤ صاحب کے ہمراہ آٹھ مصاحب اور ایک صاحب مامور بکار خاص تھا اور ایک دستہ سواران میجر سارٹوریس صاحب اور ایک خاص ایڈی کیپ نے گھوڑوں پر سوار ہوکر گورنمنٹ کے دروازے سے استقبال کیا شاہزادہ صاحب نے نصف فرش پر مصافحہ کرکے اپنے آگے طرف جگہ دی راؤ صاحب کے داہنی جانب انگریزی افسر مامور بکار خاص اور مصاحبین درجہ بدرجہ بیٹھے بعد گفتگوے چند لمحہ میجر سارٹوریس صاحب نے سرداران کو پیش کیا جنہوں نے معمولی نذر گذرانیں اور شاہزادہ صاحب نے چھوکر معاف فرمائیں بعدہ شاہزادہ صاحب نے راؤ صاحب کو دست مبارک سے اور سرداران کو میجر ممدوح نے عطر و پان تواضع کیا اور وقت رخصت شاہزادہ صاحب نے نصف فرش تک مشایعت کی اور آمد و رفت کی سترہ سترہ ضرب توپ کی سلامی اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی اتاری

ملاقات مہاراجہ صاحب ایدر — گیارہ بجے دس منٹ پر حضور شاہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب ایدر سے ملاقات تخلیہ فرمائی مہاراجہ صاحب ایدر کے ہمراہ ایک افسر مامور بکار خاص جسکو گورنمنٹ بمبئی نے ہمراہ کیا تھا اور چھ مصاحب تھے میجر ڈبلیو سارٹوریس اور ایک ایڈی کیپ نے گاڑی سے اوترتے وقت اور میجر ہینڈرسن صاحب نے کمرۂ دربار تک استقبال کیا اور شاہزادہ صاحب نے تین قدم بڑھکر مصافحہ کیا اور داہنی جانب جگہ دی بعد گذرانے نذر سرداران مہاراجہ کے شاہزادہ صاحب نے معاف فرمائی شاہزادہ نے دست مبارک سے عطر و پان مہاراجہ صاحب کو عطا فرمایا اور وقت آمد و رفت کے پندرہ ضرب توپوں کی اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی اتاری

ذکر باز دید — ملاقات باز دید حضور شاہزادہ ویلز کی مہاراجہ سیاجی راؤ گائیکوار بڑودہ سے — ۹ نومبر کو بوقت پانچ بجے شام کے حضور شاہزادہ صاحب ویلز نے باز دید کی ملاقات مہاراجہ صاحب سیاجی راؤ والی بڑودہ سے فرمائی حضور شاہزادہ صاحب ویلز کے ہمراہ ایجنٹ گورنر جنرل و اسپیشل کمشنر بڑودہ اور چیف سکرٹری گورنمنٹ بمبئی اور میجر ہینڈرسن صاحب اور میجر آر ڈبلیو سارٹوریس صاحب اور سب افسر خاص مصاحبین تھے جنکو شاہزادہ ویلز نے تقرر کیا تھا

شاہزادہ صاحب کے ہمراہ ایک رسالہ تھا چار بجے ۵۰ منٹ پر چار افسر مہاراجہ کی طرف سے شاہزادہ ویلز کے پاس آئے اور یہی افسر شاہزادہ ممدوح کو مہاراجہ کے مکان پر لے گئے مہاراجہ نے حضور ممدوح کا استقبال گاڑی تک کیا اور داہنی طرف بٹھایا اور بائیں طرف مہاراجہ صاحب کے پولٹکل افسر اور دیگر افسران جو مہاراجہ صاحب کے پاس تعینات تھے مع افسران ریاست بیٹھے شاہزادہ ویلز کے داہنی جانب وہ افسر کرسی نشین ہوئے جو اونکے ہمراہ گئے تھے بعدہٗ افسران و سرداران مہاراجہ صاحب حسب دستور شاہزادہ ویلز کے روبرو پیش کیے گئے اور اونکی معمولی نذریں شاہزادہ صاحب نے قبول فرماکر معاف فرمائیں بروقت رخصت شاہزادہ صاحب کے مہاراجہ نے اپنے دست مبارک سے عطر و پان تواضع کیا اور دیگر افسران کا سرداران مہاراجہ نے اور مہاراجہ نے شاہزادہ کو گاڑی تک پہونچایا اور توپ شاہانہ سر ہوئیں اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی ادا کی ❊ ❊ ❊ اسی طرح شاہزادہ صاحب نے ۱۰ نومبر کو مہاراجہ کولاپور و مہاراجہ اودے پور و ۱۱ نومبر کو مہارانا ایدر و میر علی مراد خان والی سندھ و نواب جونا گڑھ وغیرہ و سر سالار جنگ بہادر و مہاراجہ میسور وغیرہ نے حسب دستور بالا ملاقات باز دید فرمائی اور ۱۰ نومبر وقت ۱۲ بجے کے رئیسان کاٹھیاوار درجہ دویم و رئیسان ساراوکن کو کن و مرہٹے سرداروں سے ملاقات کی

تفصیل تحائف ہای کہ حضور شاہزادہ نے دیار بمبئی کے رؤسای ذیل کو بطور یادگار مرحمت فرمائے

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحفہ	تعداد تحفہ	کیفیت
۱	[illegible]	۱	تلوار بیش قیمت	ایک	اس تلوار پر پرنس اور مہاراجہ کا نام کندہ ہے
		۲	ناسدان طلائی	ایک	نہایت خوبصورت جسپر خط طغرا کندہ ہے
		۳	تمغہ نقرئی	ایک	جسپر شاہزادہ کے ہندمین وارد ہونیکی تاریخ درج ہے
		۴	تصویر شاہزادہ صاحب	ایک	✗
		۵	اٹیلاس کتاب	ایک	کتاب نقشجات مختلف دیار کی
		۶	انگریزی تصاویر رنگ برنگ	ایک	✗
		۷	کتاب تصاویر خاندان شاہی	ایک	✗

تفصیل تحایف ہای کہ حضور شاہزادہ نے دیا مبمبئی کے رؤسائے ذیل کو بطور یادگار مرحمت فرمائے

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحفہ	تعداد تحفہ	کیفیت
۲	[illegible]	۱	انگوٹھی	ایک	اسپر شاہزادہ صاحب کی تصویر ہے
		۲	قلمدان طلائی	ایک	×
		۳	رفل بیش قیمت	ایک	اسپر بھی شاہزادہ صاحب کی تصویر ہے
		۴	تمغا یادگاری	ایک	اسپر حالات یادگاری شاہزادہ درج ہے
		۵	خنجر	ایک	×
		۶	ایک کتاب تصاویر	ایک	نہایت عمدہ و خوبصورت
۳	[illegible]	۱	انگوٹھی صراحی نقرہ تمغا رفل کتب مجلد مع حلقہ		
		۲	تلوار بیش قیمت	ایک	
۴	[illegible]	۱	صراحی نقرہ	ایک	ڈیوک نارل کے زمانہ کی
		۲	تمغا	ایک	
		۳	انگوٹھی	ایک	
		۴	رفل	مع آلات	
		۵	کتب تصاویر عمدہ مع تصاویر شاہزادہ	دو جلد	
		۶	خنجر آبدار	ایک	
۵	بنام جمنا بائی	۱	بازو بند کلان طلائی	ایک	اسکے جوڑ پر تصویر شاہزادہ صاحب کندہ ہے
		۲	قفل طلائی مینا کار مرصع	ایک	اسپر نہایت بیش قیمت جواہرات جڑے ہیں
		۳	تصویر ملکہ معظمہ	ایک	یہ تصویر ملکہ معظمہ نے رانی صاحب کو بھیجی ہے

شاہزادہ صاحب اوس مکان سے میں تشریف لیگئے جہان رانی صاحبہ تشریف رکھتیں تھیں شاہزادہ صاحب نے بمعرفت معتبر شخص کے رانی صاحبہ سے گفتگو کی اور تحفہ عطا فرمائے ۱۲

تفصیل تحائف باجکہ حضور شاہزادہ نے دیار بمبئی کے رؤسا ے ذیل کو بطور یادگار مرحمت فرمائے

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحائف	تعداد تحائف	کیفیت
۶	[illegible]	۱	رفل	ایک	
		۲	طلائی ناسدان	ایک	اسپر شاہزادہ کی تصویر ہے
		۳	انگشتری کا ہیرا	ایک	جسکی تہ مین تصویر شاہزادہ ہے
		۴	تلوار مع غلاف	ایک	×
		۵	صراحی تحفہ	ایک	×
		۶	دوربین	ایک جوڑی	
		۷	چابک		
		۸	کتابین تصاویر کی	۳ جلد	ایک مین ہندوستانی رئیسون کی دوسری مین شاہزادہ صاحب کی تصویرین
	تحائف بنام مہاراجہ گائیکوار	۱	تلوار قیمتی	ایک	
		۲	گھڑی طلائی مع زنجیر بیش قیمت	ایک	مع زنجیر بیش قیمت
		۳	کتاب کلان	ایک	جسمین تصاویر قلعہ جات لندن کی کندہ ہے
		۴	کتب دیگر	۳ عدد	
		۵	ناسدان	ایک	
		۶	تلوار	ایک	
		۷	تمغا	ایک	جسکو میجر انیلاس صاحب نے حسب الحکم شاہزادہ مہاراجہ کے گلے مین ڈالدیا

تحائف جو رئیسون نے حضور شاہزادہ بہادر کو نذر گذرانی

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحفہ جات	تعداد تحائف	کیفیت
	[illegible]	۱	فوارہ کلان نقرہ	ایک	
		۲	سونے کے گلاسپاشن نہایت خوبصورت	ایک جوڑا	
		۳	برچھی آبنوس و نقرہ	ایک	
		۴	صندوق	ایک	
		۵	باروت کی کپتی	۲۶۵ عدد	

تفصیل تحایف کے جو رئیسوں نے حضور شاہزادہ بہادر کو نذر گذرانے

نمبر	نام رئیس	نمبر تحفہ	نام تحایف	تعداد تحایف	کیفیت
	[illegible]	۶	چاے و قہوہ پینے کا کٹورا	ایک جوڑا	نہایت عمدہ کچہ کا بنا ہوا
		۷	ہانڈی شکر رکھنے کی	ایک	″ ″
		۸	″ ″ دھاری	ایک	″ ″
		۹	پیالہ و آبخورہ نقرہ	دو	″ ″
		۱۰	خنجر با قبضہ مینا کار	دو	″ ″
		۱۱	گینڈے کی سپر	ایک	″ ″
		۱۲	تلوار	ایک	″ ″
		۱۳	کٹار	ایک	″ ″
		۱۴	شکاری چھوری دستہ نقرہ	ایک جوڑہ	″ ″
		۱۵	ایک جوڑہ چاندی کا انڈی رکھنے کا	ایک جوڑہ	″ ″
۲	[illegible]	۱	پیالہ طلائی	ایک	×
		۲	بازو بند بیش قیمت	ایک	اسپر نہایت عمدہ مختلف اقسام کے جواہر لگے ہیں
		۳	عطردان	ایک	″
		۴	پاندان	ایک	″
۳	تحایف از مہاراجہ جنایائی	۱	ہیرے کی انگوٹھی جڑاؤ	ایک	×
		۲	دھکدھکی جڑاؤ ہیرے کی	ایک	×
۴	تحایف منجانب مہاراجہ بڑودہ	۱	چاے دان نقرہ ساخت ہندوستان	ایک	جسکا خانہ نہایت خوبصورت سنہرے کا بنا ہوا ہے
		۲	سپر گینڈے کے کھال کی	ایک	ایضاً
		۳	تلوار با قبضہ مرصع	معہ خنجر	ایک کا میان نقرئی اور دو کا طلائی اور ہیرے جڑے ہیں
		۴	کشتی چاندی کی جسپر لال نہر جو کر دیوتوں کا تعویذ	ایک	اسپر ہندوں کے دیوتوں کی مختلف شکلیں بنی ہیں
		۵	برچھی نقرہ	دو	
		۶	شال کلابتون نہایت بیش قیمت خوبصورت	ایک	
		۷	گلوبند مروارید	ایک	
		۸	جھومر طلائی مرد کا	ایک	

بعد اس دربار کے آتشبازی کا تماشا ہوا اول شاہزادہ صاحب نے اوس میلہ کو دیکھا جو سکریٹری
آفس کی قریب ایک بازار سوانگہانے ہندوستانی کا از جانب مینو سپول کمیٹی قائم ہوا تھا اوسکو
معاینہ فرماکر اکثر باتون پر تبسم فرماتے رہے بعدہ سکریٹریٹ کے کمرے پر مع صاحبان اسٹاف کے
تشریف لیگئے قریب ۷ بجے سے آتشبازی چھوٹنے کا انتظام ہوا ۞ اہل بمبئی کا قول ہے کہ
اس سے پہلے کبھی نہ ایسی روشنی ہوئی اور نہ ایسی آتشبازی چھوٹی اور نہ ہجوم خلایق کا ہوا

اس آتشبازی کے اور شاہزادہ کی سلام کو خلایق بمبئی کا ہجوم مور و ملخ سے کم نہ تھا چپقلش مردمان سے انتظام پولیس
بالکل رد تھا جو احاطہ مینو سپول کمیٹی نے معززین شہر کے بیٹھنے کے واسطے تجویز کیا تھا وہ بھی سارا انتظام پامال تھا
ٹکٹ والے اور بے ٹکٹ والے سب برابر ہوگئے آتشبازی کے تین حصے کیے گئے تھے ایک سکریٹریٹ کے مقابل
دوسرا سمندر کے بالکل کنارے تیسرے وسط میں یہ اوسط کا مقام زیادہ تر آتشبازی کا ذخیرہ تھا آتشبازی
نہایت آہستہ آہستہ چھوڑائی گئی ہوائیان کثرت سے موجود تھیں جو بہت دور تک جاتی تھیں اور اہل فلک
کو مژدہ مسرت پہونچاتی تھیں اور وہان سے ستارہ نما ہوکر تابان و درخشان زمین پر گرتی تھیں سب سے
اول ۱۲ گولہ ہوائی کے چھوڑے گئے جو بجای سلامی اتوا پکے تھے بعد ازان رنگ برنگ کی آتشبازی چھوڑی
گئی سب سے زیادہ خوشنما وہ ہوائیان تھیں جو آسمان کی طرف جاکر وہان سے رنگ برنگ کے درخت بنکر نیچے
اوترتے تھے اور زمینی آتشبازی سے وہ آتشبازی نہایت پسندیدہ تھی کہ جس میں سے بیضہ سفید و زرد و
سُرخ برابر ناریل کے اوٹھتے تھے اور نیچے جاتے تھے دس ہیں ہوائیون اور چھوٹے وزن کے چھوڑنے
بعد ایک ہوائیون کا گچھہ چھوڑا جاتا تھا جس مین بصورت ایک چادر کی ہزارون ستارہ سفید و سبز و طلائی
اور سبز رنگ کے آسمان سے نیچے گرتے ہوئے نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتے تھے مہتابون کی ہوائی
ایسی چھوڑی جاتی تھی کہ وہ جب آسمان پر بہت بلند ہوکر ٹوٹتی تھیں تو تمام خلائق مثل روشنی آفتاب
کے بلکہ بڑتی روشنی کے موافق ہر ایک کی صورت روشن نظر آتی تھی غبارہی مجسم نورانی مثل چاند کے
آسمان سے بات کرتے تھے اور نہایت بلند ہوکر اون میں سے ستارہ سُرخ و سفید بصورت دار بکثرت
گرتے تھے سکریٹری آفس کی وہ مہیب ہوتی روشنی سے سارا میدان آتشبازی کا روشن معلوم
ہوتا تھا ۹ بجے کے بعد تک عجیب غریب تماشا آتشبازی کا رہا آتشبازی کے بعض حلقہ مین آگ لگنے سے

ایک خوبصورت نقل روضہ سکندرہ اور دیگر یادگار مکانون کے بنی ہوئی نورانی معلوم ہوتی تھی سب سے
آخر مین جب لوگ تھک گئے تو عین انتظاری مین پچاس گز کے حلقہ مین بہت بھاری کچھ آتشبازی کا چھوڑا
گیا کہ ایک دم سے وہ جانب آسمان گیا اور وہان سے ہزارون مغیبہ مثل ناریل کے سبز اور سرخ اور زرد
اور سفید نورانی آسمان کو زمین سے آتے جاتے تھے یہ تماشا نہایت لطیف اور عمدہ تھا اور اس آتشبازی
مین دھوان بدبو مطلق تھی بعد برخاستگی جلسہ لوگون کو بڑے ہجوم کے سبب سے سڑک پر چلنا دشوار تھا

اور یہ اخیر جلسہ شاہزادہ کا بمبئی مین تھا فقط
بعد اختتام جلسہ آتشبازی کے شاہزادہ صاحب مع مصاحبون کے گورنمنٹ ہوس تشریف لیگئے

مختلف سیر متعلق بمبئی

۱۲ ماہ نومبر کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر کو گورنر بمبئی نے جزیرہ الفنٹا کے غارون مین جلسہ
دعوت کا شام کو دکھلایا جب شاہزادہ جزیرہ کو بڑی دھوم سے تشریف لے چلے راستہ مین جو
پہاڑ کی غارون مین نہایت دشوار و پیچیدہ تھے بہت عمدہ ترکیب سے روشنی ہوئی تھی
اور سامان دعوت شاہانہ مہیا تھا حضور ممدوح اون تصویرون کو دیکھکر جو یہان پہاڑون
مین دیوتاؤن کی بنی ہوئی ہین بہت خوش ہوئے وہان سے ۱۳ ماہ نومبر کو حضور ممدوح
مع گورنر بمبئی شہر پونا تشریف لیگئے اور وہان کے باشندون نے جو روشنی اور خوشی کی تھی
اوسکی سیر کرتے ہوے ۱۷ ماہ نومبر کو بمبئی واپس آلئے اور ۱۹ ماہ نومبر کو شاہزادہ صاحب صبح کے
وقت داخل بڑودہ ہوئے

بڑودہ — سلامی شاہانہ توپخانہ انگریزی و بڑودہ سے سرہوئین ریل سے فروکش ہوتے ہوئے
مہاراجہ گائیکواڑ نے بہمراہی سرمادہوراو و رزیڈنٹ بڑودہ اور جملہ عمائد ریاست نے پیشوائی کی
سواری نہایت تزک و احتشام سے رزیڈنسی مین پہونچی راستہ نہایت آراستہ تھا جا بجا محرابین بنائی
گئین تھین ۲۰ ماہ نومبر کو حضور شاہزادہ ویلز نے جانورون کی لڑائی ملاحظہ فرمائی بڑودہ اس
لڑائی کی وجہ سے مشہور ہے مینڈھون کی لڑائی مین بڑی کیفیت اور بھینسون کی لڑائی
مین بھی گرماگرمی رہی ایک بھینسے کی شاخ اوکھڑ گئی و شب کو شاہزادہ صاحب مقام مکن پور
مین واسطے ملاحظہ شکار ریلنگ کے تشریف لیگئے چیتون نے آٹھ ہرن مارے

بعدہ شاہزادے صاحب نے بندوق سے ہرن کا شکار کیا لنچ کے وقت ایک عجیب معرکہ ہوا
کہ ۳۰۰ کرسیان واسطے لوگون کے بچھائی گئی تھین اون سب پر جب آدمی بیٹھ گئے
اور جگہہ نہ رہی تو خاص کارسپانڈنٹ اخبار جنگو سٹرلی ما دھوراؤ وزیر نے بلایا تھا آئے مگر کرسیان
خالی نہ تھین لہذا رزیڈنٹ نے اونکو واپس کر دیا شام کو شاہزادہ صاحب نے ۲۲ ہندوستانیان
نامسکوٹ مین کھانا کھایا اتوار کے روز موتی باغ مین بڑی دھوم سے دعوت ہوئی دوشنبہ
کو حضور ممدوح مقام کیرا کو جو قریب احمد آباد ہے تشریف لیگئے اور وہان مرغابی اور کروانشی
اور بٹیر کا شکار کھیلا اور شام کو واپس آکر بڑودہ کی رزیڈنسی مین طعام تناول فرمایا ۳ نومبر کو
شاہزادہ ویلز نے تمام روز سور دشتی کا شکار کھیلا اور بخیریت تمام بڑودہ سے شام کے وقت روانہ ہوئے
اور داخل بمبئی ہو کر گورنمنٹ ہوس مین استراحت فرمائی +

(ج) مقام سیلون یکم دسمبر ۱۸۷۵ء کو شاہزادہ صاحب بہادر مقام کلمبو
دار السلطنت سیلون مین بذریعہ سرا پیس جہاز کے داخل ہوئے جہازون کی اسکواڈرن اور
باڑی سے توپ شاہی کی سلامی سر ہوئی گورنر سیلون سے ملاقات ہوئی سرداران
ملکی و فوجی نے بڑی تعظیم و تکریم کی ساتھ شاہزادہ صاحب کا استقبال کیا میونسپلٹی اور کونسل
قانونی کے ممبرون نے شکریہ مبارکباد و تشریف آوری شاہزادے صاحب کا جو ہاتھی دانت
کی جڑاؤ خریطہ مین بند تھا پڑھا شہزادہ ویلز نے جواب اوسکا مختصر دیا +

۲ دسمبر کو صبح کے وقت حضور ممدوح بسواری ریل مقام کانڈی کو روانہ ہوئے اور جب
داخل کانڈی ہو کر ریل سے فردکش ہونے لگے میونسپل کمیٹی نے فی الفور ایک اڈریس بطور شکریہ
پیش کیا اوسکا جواب شاہزادہ صاحب نے دیا کہ مین سیلون کی استقبال سے نہایت خوش ہوا
ریلوے اسٹیشن سے گورنمنٹ ہوس تک راستہ نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تھا جا بجا محرابی
دروازے بنائے گئے تھے غرض کہ ہر کارروائی مین کانڈے کے لوگون نے کارروائی بمبئی کو مات کر دیا
جس طرف شاہزادہ ویلز گذرتے تھے اوس طرف کے لوگ جمال مبارک شہزادہ ویلز کا دیکھکر
خوشی کا نعرہ مارتے تھے مقام کانڈی مین اضلاع کانڈی کے لوگ بھی آئے تھے گورنر سیلون کو
نایٹ میکل اور سینٹ جارج کا خطاب عطا کیا گیا شاہزادہ صاحب ویلز بعد ملاحظہ کلمبو اور

کانڈی کے پیرا ہار مین تشریف لیگئے وہان ہاتھیونکی قطار کا جلسہ معاینہ کیا اسمین کانڈی کا حاکم بھی شریک تھا

۳ دسمبر کو شاہزادہ ممدوح نے مقام پونا دلا مین جو درمیان کلیمبو اور کانڈی کے واقع ہے تشریف لائے وہان کھیل تماشا دیکھا سب چیزونکو معاینہ فرمایا پانی کی چشمون کی روانی اور روشنی کا تماشا بھی دیکھی

۴ دسمبر کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر وقت صبح ہاتھیون کے شکار کو روانہ ہوئے اور وہان سے حضور ممدوح الشان بودھ کے مندر مین تشریف لے گئے یہان جو شخص پوجاری ہے اوسنے بودھ کا دانت دکھلایا شاہزادہ ویلز نے اوسکو بڑی غور کے ساتھہ ملاحظہ کیا اور جو کچھہ اوس پوجاری نے کہا اوسکو بڑے دھیان سے سُنا شام کے وقت کانڈی مین حضور ممدوح نے ۳۰ رئیسون سے ملاقات فرمائی اون تمام رئیسون کی پوشاک عجیب وغریب اور نہایت زرق برق کی تھی اونکی کمر بند ے ہوئے گز کے تھے اور اونکی کوٹ بادلہ کے تھے جو سُنہری اور روپہلی تھی اونکی ٹوپیان مثل رئیسان اسکاٹلنڈ کے تھی اون کی ٹوپیون پر جواہرات لگا ہوا تھا طلائی اور نقرئی کام تھا اونکی عورتین بھی سُرخ اور سفید پوشاک اور بڑے بڑے ہار پہنے ہوئے تھین بعد اس ملاقات کے رؤسا شہر نے ایک طلائی بکس جسکی تیاری مین پانچہزار روپے صرف ہوئے تھے شہزادہ ویلز کو بطور نذر دیا اور شاہزادہ صاحب اوس وقت فیلڈ مارشل کی وردی پہنے ہوئے تھے

۵ دسمبر کو حضور شاہزادہ ممدوح بہمراہی گورنر اور ڈیوک آف سدرلینڈ صاحب کے مقام رتناولی[۱] مین

---

[۱] واضح ہو کہ مقام رتناولی سے مشرق و جنوب کی جانب چالیس میل سڑک سے مقام رتنا پورہ ہے یعنے گنجینہ جواہرات نامی یہان ایک چھوٹا سا قلعہ ایک پہاڑی پر واقع ہے اوسمین بارکین وغیرہ واسطے رہنے فوج کے بنی ہین یہ قلعہ واسطے امن اوس بڑے موضع کے ہے جو اوسکے قریب واقع ہے یہان پر دریاے کالو گنگا ہے وجہ تسمیہ اوسکی یہ ہے کہ اسکا پانی بوجہ سایہ پہاڑون کے سیاہ معلوم ہوتا ہے اس پہاڑ کے برسات مین چارون طرف پانی ہو جاتا ہے یہین آمد و رفت ملتوی ہو جاتی ہے و مقام رتنا پورہ نہایت عمدہ و خوشنما جگہہ ہے اگرچہ سابق کی عمدہ عمدہ عمارتین اب کم باقی ہین یہان پر جا بجا ایسے مکانات بنے ہوئے ہین جنکے برآمدے نہایت چوڑے اور کوئی مکان زرد کوئی سُرخ کوئی سبز رنگا ہوا ہے اس مقام پر صرف بازار سلسلہ وار بنی ہے

اور باقی عمارتین جدا جدا بنائی گئی ہین یہان کی دوکانون مین گرم مصالح اور جواہرات جو برآمد ہوتے ہین فروخت
ہوتے ہین یہان لوگ غربال وغیرہ لیکر آتے ہین اور پانؤن سے مٹی دریا کی اوٹھاتی ہین اور غربال مین چھانتے ہین
پس پانی نکل جاتا ہے کیچڑ رہجاتی ہے اوسمین ہیرا اور پنا نکلتا ہے اور یہان بہت بڑا حصہ پیداوار کا جواہرات
کی وجہ سے ہے بلحاظ یہان کا سا دوسری جگہہ نہین ہے فقط

کو روانہ ہوئے حضور شاہزادہ اوس استقبال سے نہایت خوش ہوئے جو رؤسا نے کانڈی کی
جانب سے ہوا کانڈی مین بڑی دہوم دہام مچی ہوئی تھی ۳۰ ہاتھیون کا جلوس تھا اور مشعلونکی
روشنی تھی اور آدمیون کا ازدحام ایک عجیب کیفیت دکھلا رہا تھا +

۱۵ دسمبر کو مقام کمبولا مین ہوتے ہوئے شاہزادہ صاحب صبح کو مقام لولا بیٹی مین داخل
ہوئے اور یہان سے بذریعہ گاڑیون کے کولولا مقام مین گئے اوس وقت بارش کثرت سے
ہو رہی تھی جو خیمہ شاہزادہ ویلز کے واسطے کھڑا کیا گیا تھا اوسمین بخیر وعافیت تمام پہونچے ۲۰ بتین ہاتھی
جنگلی شاہزادہ صاحب نے شکار مین تسخیر کیے —

۱۷ دسمبر کو تمام دن ٹھہرنے کے بعد مقام اوسی شوالا مین شاہزادہ صاحب نے دو ہاتھیون
کو مارا اور وہان سے کلمبو کو واپس آئے تھے کہ راستہ مین گاڑی سواری اولٹ گئی اور بالکل
ٹوٹ گئی مگر خداوند تعالی نے ایسے رحیم شاہنشاہ کی کریم شاہزادہ کو اپنے دست مبارک سے
اوٹھا لیا اور ذرا زخم نہ آیا +

۱۸ دسمبر کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر نے کلمبو مین مسٹر سس جیمس کمپنی کے کارخانہ
کو ملاحظہ فرمایا ناریل کی گریون سے تیل ٹپک کر پیپون مین گرتا تھا مزدورون کی محنت اور
مشقت دیکھکر نہایت مسرور ہوئے تیل نکلنے کی صنعت اور اوسکی فائدون کو ملاحظہ
فرمایا بعدہ حضور ممدوح نے اوس کارخانہ کو ملاحظہ کیا جسمین کہ گھاس کا یر کے ریشون کے
کپڑے بنائے جاتے ہین پہر مسٹر وال صاحب کے قہوہ کا گودام ملاحظہ فرمایا کہ قہوہ کے
جہازون مین روانہ ہونے کی تیاری ہو رہی تھی غرض کہ ۲ میل تک شہر کا معاینہ فرمایا ہر گلی
کوچہ آراستہ و پیراستہ اور معزز لوگون کے ہجوم سے بھری ہوئی تھی بعدہ اسکول کے
لڑکون نے جسمین لڑکے قوم سنگہالی اور ٹامل اور یورپین و یوروشین کے تھے دعائیہ راگ گایا

کہ خدا شاہزادہ صاحب کو برکت دے اوسی روز بعد دوپہر کے شاہزادہ صاحب نے کلمبو کے
پانی کی بنیاد کا پتھر رکھا اوس وقت آدمیون کا ہجوم تھا اوسمین پانچ لاکھ اسٹرلنگ روپیہ
خرچ ہوگا حضور گورنر سیلون نے یہ تجویز کی اور انجینیر نے نقشہ سمجھایا کہ اگر یہ طیار ہوجاویگا
تو واسطے مشرقی تجارت کے نہایت عمدہ بات ہوگی اور کہا کہ بڑے بڑے جہاز نیشنولا اور
نیٹیل کمپنی کے برابر آمد و رفت کر سکین گے شاہزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہمنے بموجب درخواست
سیلون کے آدمیون کے کلمبو کی پانی کی بنیاد ڈالی اس جلسہ سے ہمکو نہایت خوشی حاصل
ہوئی یہ فرماکر اپنا ہاتھ اوزارون اور بنیاد کے پتھر کو لگایا شام کو نہایت عمدگی کی ساتھ
تمام شہر مین روشنی ہوئی اور آتشبازی چھوڑی گئی دس بجے رات کے شاہزادہ صاحب
سواری جہاز ٹیوٹی کورن مقام کو تشریف لے گئے شاہزادہ صاحب اور اون کے
مصاحب کلمبو سے نہایت محظوظ ہوئے ۔

۱۰ دسمبر کو شاہزادہ صاحب ٹیوٹی کورن مین داخل ہوئے تعلقہ داران اور
رؤسائے ہندوستانی نے نذرین گذرانی حضور شاہزادہ نے اونکے شکریہ مین مختصر سا
جواب دیا اور چند عرصہ وہان توقف فرماکر بذریعہ اسپیشل ٹرین مدورا کو تشریف لیگئے ایک بجے
داخل مدورا ہوئے بڑی تعظیم و تکریم ہوئی اور ایک اڈریس نہایت عمدہ صندوقچہ مین
جسمین موتی جڑے ہوئے تھے پیش ہوا ازان بعد شاہزادہ صاحب نے اوس مشہور مندر کی
جو ہند مین لاثانی بنا ہے اور یہ نام رامیشر مہادیو کے مشہور ہے اور مدورا سے ۵ میل
پر واقع ہے سیر فرمائی اور ایوان شاہی ترومل کو ملاحظہ فرماکر فرودکش ہوئے اور شاہزادہ
صاحب وہان کے استقبال سے نہایت خوش ہوئے +

۱۲ دسمبر کو شاہزادہ صاحب شہر گنشور احاطہ مندراس مین داخل ہوئے اور
رئیسان شہر نے بڑی خوشی کی آتشبازی چھوٹی سبز جھنڈیان لگائی گئین چینی لال ٹینون
کی روشنی ہوئی ہر قوم کے طلبا کو ضیافت چار روز انواع اقسام کے میوہ اور شیرینی وغیرہ
کھلائی گئی لڑکون نے دعائیہ گیت گائے اور دو آنہ فی اسم غریب طلب کو انعام ملا چھوٹے
لڑکون کو گاڑیون پر سوار کرکے اونکے گھر تک پہونچا دیا کالیکٹ مین چار تصویرین

ناچنے والی عورتوں کی شاہزادہ کو نذر دی گئیں۔

(د) **مقام مندراس** ۔ ۱۴ دسمبر کو شاہزادہ صاحب مقام مندراس میں تشریف فرما ہوتے ہوئے داخل ہوئے معمولی سلامی سر ہوئیں اونکا استقبال بڑے دھوم دھام سے گورنر مندراس اور دیگر افسران جلیل القدر نے کیا علاوہ اسکے رئیس ٹراونکور و رئیس کوچین و رئیس وزیانگرم و شاہزادہ آرکٹ بھی شریک تھے ایک اڈریس ازجانب مینوسپل کمیٹی مندراس کے پڑھا گیا اور شاہزادہ صاحب نے ٹرین سے اوترکر اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی یہاں سے ایک جلوس نہایت تزک و احتشام سے گورنمنٹ ہوس کو روانہ ہوا جس راستے سے حضور شاہزادہ ویلز گئے تھے ہزارہا آدمیوں کا ہجوم تھا اون لوگوں نے حضور شاہزادہ کو دیکھکر نہایت خوشی ظاہر کی اوس مقام کی کیفیت قابل دید تھی نو دہ ہزار لیسپر زد خترو دو بچہ شہر کے موجود تھے لڑکیاں اپنی رسم و رواج کی پوشاک خوشنما و زیورات سے آراستہ تھیں اونھوں نے دعائیہ گیت گایا شام کو شاہزادہ ویلز نے لیوی دربار فرمایا اوسمیں رئیس مہاراجہ ٹراونکور نے ایک کتاب ترجمہ زبان ملابالم اور دو ہاتھی دانت سونے کے منڈھے ہوئے اور ایک سینگ چاندی کا منڈھا ہوا ایک چھوٹی طلائی ایک تصویر شاہزادی ویلز صاحبہ کی نذر گذرانی بعد اسکے آتشبازی چھوڑائی گئی اور ۱۶ دسمبر کو شاہزادہ صاحب گنڈی پارک مقام میں تمام دن تنہائی میں رہے کیونکہ وہ روز شاہزادہ کی والدہ ماجدہ مرحوم کی وفات کا دن ہے مندراس میں باوجہ شدت تپ کے تھا اسلیئے شاہزادہ صاحب نے جلد کوچ کیا

(ہ) **مقام کلکتہ** اول ۱۹ دسمبر کو حضور نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند داخل کلکتہ ہوئے اور ۲۳ دسمبر روز پنجشنبہ کو ۲ بجے ۰ منٹ گذرے سرالیس جہاز جسمیں شاہزادہ صاحب سوار تھے نہایت شان و شوکت سے پرنسپ گھاٹ پر آیا جہازوں نے شاہزادہ صاحب کا استقبال کیا ہر ایک جہاز سے ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئیں اوس وقت دریا دھواں دھار ہو رہا تھا سرالیس جہاز آنے سے لوگوں کو نہایت خوشی حاصل ہوئی گویا ایک میلہ تھا آدمیوں کا از دہام اور کھانے پینے کی چیزوں کا بازار گرم تھا بوقت چار بجے شام کے کسی قدر افسران گورنمنٹ انڈیا مثل سکریٹری ہوم و فارن ڈپارٹمنٹ او سکریٹری ملیٹری اور دو ایڈیکانگ حضور ویسرائے کی جانب سے شاہزادہ صاحب کے پاس گئی

اور اونکو لفٹننٹ گورنر بنگال نے پیش کیا چار بجے حضور ویسرائے بہادر ہند بڑے توزک و
احتشام شاہانہ سے تشریف لائے اردلی مین سو سوار باڈی گارڈ اور سو افغانی رسالہ کے
سوار موجود تھے چار بجے شاہزادہ ویلز مع اپنے مصاحبان اور لفٹننٹ گورنر بنگال جہاز پر سے
اوتر کر شاہانہ کشتی پر سوار ہوئے اوس وقت فوج بحری سے معمولی سلامی سر ہوئین
اور ہر ایک جہاز سے ۱۰۱ توپ کی سلامی سر ہوئین جہازون کے خلاصیون نے مستولون پر
چڑھکر شاہزادہ کی سلامی اوتاری اور پہلے سے سب جہاز جمع کرکے بطور قواعد کے برابر
لگا دیے گئے تھے اور تمام جہاز والون نے خوشی کے نشان جہازون پر لگا دیے تھے قبل جہاز پہنچنے
سے پہلے جملہ راجاؤن و رئیسون کو پرنسپ گھاٹ پر حکم حاضری کا تھا دو درجہ بہت عمدہ
سرخ قند کے تیار کیے گئے تھے اوسمین ایک درجہ راجاؤن کے واسطے دوسرا رئیسون کا تھا
ایک روز قبل اونکو ٹکٹ تقسیم ہو گئے تھے جہاز کی جگہہ سے سڑک تک جہان شاہزادہ جہاز سے
گاڑی پر سوار ہوئے بہت عمدہ سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اور گھاٹ پر سایبان
پارچہ قند کے لگا دیے گئے تھے قریب جہاز کے جہان شاہزادہ صاحب نے اول قدم رکھا
زری کا مکلف فرش اور نگیرہ لگایا گیا تھا اور سنہرہ اس قدر خوشنما تھا کہ قابل دید تھا جس وقت
آفتاب کی شعاع زری کے فرش پر یا سایبان پر پڑتی تھی عجب جگمگاہٹ معلوم ہوتی تھی
پرنسپ گھاٹ پر ببیولون کی حروف اس مضمون سے چسپان تھے

آلبرٹ ایڈورڈ ویل کم ٹو کلکتہ الگزینڈر اور شاہزادہ کی رونق افروزی کے لیے
جو باناتی سڑک بنائی گئی تھی اوسکے دو رویہ سرخ قند کا کپڑا منڈھا ہوا تھا اور دونون طرف
درختہائے گل دانون مین لگائے گئے تھے غرض کہ اول مصاحبین لفٹننٹ گورنر بنگال نے
اور صاحبان سکریٹری گورنر جنرل کنارہ سمندر پر داخل ہوئے تھے جب شاہزادہ ویلز
نے پرنسپ گھاٹ پر قدم رکھا ویسے ہی قلعہ فورٹ ولیم سے ۲۱ ضرب توپون کی سلامی
سر ہوئین حضور ویسرائے نے مع اپنے مصاحبون کے بیسیون کے پل پر حضور شاہزادہ ویلز کا
استقبال کیا اسی مقام پر ایڈریس بھی باشندگان کلکتہ نے پیش کیا حضور کمانڈر انچیف
و چیف جسٹس بنگال و لارڈ بشپ بہادر کلکتہ و ممبران کونسل اور بریگیڈ جنرل موجود تھے حضور

ولیسرائے گورنر جنرل بہادر نے اون لوگون کو پیش کیا اور مندرجہ ذیل افسران بھی موجود تھے۔

صاحبان جج ہائی کورٹ بنگال و صاحبان چیف کمشنر موجودہ کلکتہ و ایڈیشنل ممبر کونسل گورنر جنرل و صاحبان سکریٹری گورنمنٹ انڈیا و ممبران کونسل لیجسلیٹف و صاحبان اسسٹنٹ راج ٹرانسلیٹر

و صاحبان پریزیڈنسی بنگال و کانسل جنرل و برگیڈیر ہمراہیان کمانڈر انچیف و چیرمین جسٹس آف دی پیس کلکتہ و چیرمین بندرگاہ و مشرفا کلکتہ اور جو ہندوستانی رئیس موجود تھے اون سبکو حضور گورنر جنرل ویسرائے بہادر نے روبرو شاہزادہ صاحب کے پیش کیا اور بہ ترتیب لحاظ سے ایک جلوس شاہانہ طیار ہوا شاہزادہ ویلز اپنی شاہانہ گاڑی مین مع اپنے مصاحبون کے تھے

اوس شاہانہ دربار کی کیفیت یہ ہے کہ اول ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل پریزیڈنسی اور اوسکے بعد ایک اسکوارڈن ہندوستانی رسالہ کا اوسکے بعد ایک باٹری توپخانہ کی اور پھر افسران فوج اضلاع و ہمراہیان کمانڈر انچیف کا اوسکے بعد ہمراہیان لفٹنٹ گورنر بنگال و ہمراہیان حضور شاہزادہ ویلز و ہمراہیان حضور ویسرائے بہادر گھوڑون پر سوار تھے اوسکے بعد لفٹنٹ گورنر بنگال اپنی گاڑی پر تھے صاحب کمشنر پولیس شاہزادے کی گاڑی کے برابر گھوڑے پر سوار چلے آتے تھے حضور ویسرائے بہادر کی گاڑی مین کمانڈر انچیف اور چیف جسٹس بنگال اور بشپ کلکتہ اور ممبران کونسل اور کمانڈر انچیف فوج بحری اور جہان حضور اوسکے آگے توپخانہ اور رسالہ کا اسکوارڈن تھا شہر کلکتہ کی کوٹھیون اور مکانون کی آراستگی اور تیاریون کا حال اگر لکھا جائے تو ایک دفتر ہو جاوے مختصر یہ ہے کہ جو محراب دار دروازہ کلکتہ مین بنائے گئے تھے اونکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اون محراب دار دروازون پر گویا فرمانبرداری باشندگان کلکتہ کی منحصر ہے جس مقام پر اوٹرم صاحب کی سنگین تصویر ہے وہان ایک محرابی دروازہ بنایا گیا اور اوسپر زبان فارسی مین لکھا تھا کہ جب تک آفتاب تابان رہے اوس وقت تک شاہزادہ فتحیاب رہین اور اوسکے دشمن زیر ہو جاوین اور سنسکرت مین لکھا تھا کہ اے نامور شاہزادے ہمیشہ تو تمام دنیا مین نیکنام رہے اور فتح و نصرت تیری ہمرکاب رہے علاوہ اسکے عجائب گھر کلکتہ پر بالکل جنفری کا کام کیا گیا تھا اور بڑی روشنی تھی اور مسٹر سی یو ایچیسن صاحب سکریٹری فارن آفس کے مکان پر خوب روشنی تھی اور عمدہ عمدہ

ولیسراے گورنر جنرل بہادر نے اون لوگون کو پیش کیا اور مندرجہ ذیل افسران بھی موجود تھے -

صاحبان جج ہائی کورٹ بنگال و صاحبان چیف کمشنر موجودہ کلکتہ و ایڈیشنل ممبر کونسل گورنر جنرل و صاحبان سکریٹری گورنمنٹ انڈیا و ممبران کونسل لیجسلیٹیف و صاحبان اسٹنٹ راج کے

و صاحبان پریزیڈنسی بنگال و کانسل جنرل و برگیڈیر ہمراہیان کمانڈر انچیف و چیرمین جسٹس آف دی پیس کلکتہ و چیرمین بندرگاہ و مشرفت کلکتہ اور جو ہندوستانی رئیس موجود تھے اون سبکو حضور گورنر جنرل ولیسراے بہادر نے روبرو شاہزادہ صاحب کے پیش کیا اور بہ شبیب لحاظ سے ایک جلوس شاہانہ طیار ہوا شاہزادہ ویلز اپنی شاہانہ گاڑی مین مع اپنے مصاحبون کے تھے

اوس شاہانہ دربار کی کیفیت یہ ہے کہ اول ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل پریزیڈنسی اور اوسکے بعد ایک اسکوارڈن ہندوستانی رسالہ کا اوسکے بعد ایک باٹری توپخانہ کی اور پھر افسران فوج اضلاع و ہمراہیان کمانڈر انچیف کا اوسکے بعد ہمراہیان لفٹننٹ گورنر بنگال و ہمراہیان حضور شاہزادہ ویلز و ہمراہیان حضور ولیسراے بہادر گھوڑون پر سوار تھے اوسکے بعد لفٹننٹ گورنر بنگال اپنی گاڑی پر تھے صاحب کمشنر پولیس شاہزادے کی گاڑی کے برابر گھوڑے پر سوار چلے آتے تھے حضور ولیسراے بہادر کی گاڑی مین کمانڈر انچیف اور چیف جسٹس بنگال اور بشپ کلکتہ او ممبران کونسل اور کمانڈر انچیف فوج بحری اور جہان حضور اوسکے آگے توپ خانہ اور رسالہ کا اسکوارڈن تھا شہر کلکتہ کی کوٹھیون اور مکانون کی آراستگی اور تیاریون کا حال اگر لکھا جائے تو ایک دفتر ہو جاوے مختصر یہ ہے کہ جو محراب دار دروازہ کلکتہ مین بنائے گئے تھے اونکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اون محراب دار دروازون پر گویا فرمانبرداری باشندگان کلکتہ کی منحصر ہے جس مقام پر اوٹرم صاحب کی سنگین تصویر ہے وہان ایک محرابی دروازہ بنایا گیا اور اوسپر زبان فارسی مین لکھا تھا کہ جب تک آفتاب تابان رہے اوس وقت تک شاہزادہ فتحیاب رہین اور اوسکے دشمن زیر ہو جاوین اور سنسکرت مین لکھا تھا کہ اے نامور شاہزادے ہمیشہ تو تمام دنیا مین نیکنام رہے اور فتح و نصرت تیری ہمرکاب رہے علاوہ اسکے عجائب گھر کلکتہ پر بالکل جعفری کا کام کیا گیا تھا اور بڑی روشنی تھی اور مسٹر سی یو ایچیسن صاحب سکریٹری فارن آفس کے مکان پر خوب روشنی تھی اور عمدہ عمدہ

وہ قابل دید تھا اوسلیر کمپنی کی دوکان نہایت آراستہ اور لال ٹین سے مزین تھی بیکر کمپنی نے تمام شہر مین جا بجا غبارون کی روشنی کی تھی ہملٹن کمپنی نے بالکل گیاس کی روشنی کا انتظام کیا تھا سرخ پارچہ تان کر اوسپر لال ٹین روشن تھیں جو نہایت خوشنما دیکھہ پڑتی تھیں اور دروازہ پر لکھا تھا (کہ خدا برکت دے شہزادہ صاحب کو) اوسکے آگے مستر ڈبلیو برنور کمپنی نے سفید لال ٹین آویزان کی تھی اور بار تھو گیٹ کمپنی کے دروازہ پر نہایت خوشنما تاج بنایا گیا تھا مسرس رنگین کمپنی کے یہان بھی روشنی قابل دید تھی اور شاہزادہ ویلز کی علامات یہان سفید اور زمین نیلی تھی اوسکے ایدھر اودھر نشان انگلستان کے رکھے ہوئے تھے مگر گریٹ الشیٹرن کی روشنی قابل تعریف نہ تھی آگے بڑھکر ایک بڑا المپیہ آویزان تھا اوسکے نیچے لکھا تھا کہ (ویلکم شاہزادہ ویلس کو کلکتہ) اسکے آگے کلب کمپنی کا دروازہ نظر آتا تھا جس پر سفید گلاس کی روشنی قابل دید تھی یہان بھی ایک محرابدار دروازہ بنایا گیا تھا اور عبارت بالا کندہ تھی اور دوسری طرف لکھا تھا کہ (عمر دراز ہو ملکہ معظمہ کی اور بڑی عمر ہو بیگم شاہزادہ ویلز کی) اسکے آگے گورنمنٹ ہوس کا پھاٹک تھا جہانکی روشنی کا بیان نہین ہو سکتا اسکے آگے اسکاٹ کمپنی کی دوکان ہے اسپر خوب روشنی جینی قندیلون اور لال ٹینون کی تھی اوس سے آگے (برٹش انڈیا اسٹیم نارس کیش کمپنی) نے بھی اپنے جہازونکو بندرگاہ مین روشن کیا تھا اور تمام انتظام روشنی کا نہایت عمدہ تھا فقط

اوسکے بعد ایک ترپ حضور ویسرائے کی باڈی گارڈ کا تھا شاہزادہ ویلز اور حضور گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند کی گاڑی برابر تھی و آلنٹر فوج نے مبارکباد کا باجا بجایا اور فوج نے سلامی اوتاری چھہ نمبر ۴ رجمنٹ گورہ دو توپخانون نے ایک رسالہ ترک سوارون اور باڈی گارڈ نے سلامی اوتاری ازان بعد ہندوستانی رجمنٹ نے رسم سلامی ادا کی وقت روانگی خلقت نے ہرّا پکارا اور خوشی مین تالیان بجائین شاہزادہ صاحب نے نہایت مسرت سے کلاہ مبارکباد قریب ایک انچہ کے سر سے اونچی اوٹھا کر رعیت کا سلام لیا اوس وقت ایک عجیب جلوس تھا ۱۰ ہزار طلبا اسکول نے نیشنل راگ گایا خلقت کا ہجوم قریب ۶ و ۷ لکھہ آدمی کے تھا شاہزادہ اس شان و شوکت سے ۹ بجے گورنمنٹ ہوس مین داخل ہوئے میونسپول کمیٹی کلکتہ نے ایک شکریہ مبارکباد عمدہ خریطہ مین جسپر چاندی کا کام کیا ہوا تھا اور کنارون پر لکڑیان لگی ہوئین تھین پیش کیا —

اڈریس از جانب میونسپول کلکتہ

اے شاہزادہ عالی وقار والا تبار شاہزادہ ولیم البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلیس ہم ممبران میونسپول کمیٹی کلکتہ اور باشندگان کلکتہ آپکی تشریف آوری کے موقع پر تہ دل اور نہایت ادب سے آپکو مبارکباد دیتے ہین اور آپ کو اور آپکے ذریعہ سے ملکہ معظمہ کو وفاداری اور اطاعت کا یقین دلاتے ہین آپکی آمد اس ملک کے لیے باعث خوشی غایت رعایا اور رضاے خلایق ہے یہ موقع ہمین ان موقعون کو یاد دلاتا ہے جب اوس بڑے اور قدیم ملک کے والا تبار لوگ موجود تھے بڑی گرمجوشی سے ہم آپ کو اس شہر مین آنے کی مبارکباد دیتے ہین ہمین اس بات مین شبہہ نہین کہ آپکا ہندوستان مین آنا ہمیشہ تواریخ مین یادگار رہے گا اور صرف لوگون کی محبت وفاداری کو زیادہ نہین کریگا بلکہ اونکے دل پر اس بات کا یقین ہو جاویگا کہ ملکہ معظمہ کو اپنی رعایا کی بہبودی کا نہایت خیال ہے اس شہر مین آپ کی قسمت کی اوس بہبودی اور اقبالمندی کی جو آپکے سلطنت کے ذیل مین چلتے ہین بہت سی نشانیان دیکھی گئین یہ بے شمار مکان اور عام فائدہ کے اور کام سوداگری یہ تعلیم سب اقبالمندی کی نشانی تھی ہماری گرمجوشی کے پیالہ مین ایک خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ شاہزادی صاحبہ آپکے ہمراہ نہین آئی ہین اب اخیر مین ہم دعاگو ہین کہ آپ اس سفر سے خوب حظ اوٹھاوین اور اس ملک کی اور اسکی رعایا کی ہوا خواہی سے خوش ہوان فقط

اوسی روز جناب فیضمآب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے کشور ہند نے نواب جناب شاہجہان بیگم صاحبہ والی بھوپال کی ملاقات پرائیوٹ طور پر شاہزادہ صاحب سے کروائی ۲۴ دسمبر روز جمعہ سنہ ۱۸۷۵ع کو ساڑھے دس بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک رئیسان عظام و نوابان سے جناب شاہزادہ صاحب نے گورنمنٹ ہوس مین بڑی عظم و شان سے ملاقات کی اور سب جناب ممدوح کے اخلاق و اشفاق دلی کے نہایت ممنون و مشکور ہوے اس دربار کا انتظام بہت عمدہ طور سے ہوا تھا اور نمبر اس ملاقات کی حسب ذیل ہے

اول نمبر - مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ مع دس اہلکاران کے تشریف لائے اور رخصت ہو گئے صاحب سکریٹری سنگاڑی تک پیشوائی کی اور دو انڈر سکریٹری ہمراہ رہے اور دو صاحب آگے آگے چلے اور کمپنی صف بستہ نے سلامی کی اور باجا بجا ایک باجا ۱۶ ازی پلیٹن کا دوسرا تعظیمی باجہ زینہ پر قلعہ سے اوس وقت توپ کی سلامی آنے کے وقت سر ہوئی۔

نمبر دوم - مہاراجہ بہادر اندور مع نو ۹ اہلکاران کے تشریف لاکر رخصت پیشوائی و تکریم
اونکی مثل راجہ پٹیالہ کے ادا ہوئی ---- نمبر سوم مہاراجہ جودھپور مع نو اہلکار کے اوسی
نمبر چہارم مہاراجہ جے پور مع نو ۹ اہلکار کے ملاقات شاہزادہ سے سرفراز ہوئی اور اونکی تعظیم تعلیم
مثل مہاراجہ پٹیالہ اور اندور کے ہوئی نمبر پنجم مہاراجہ جمبو و کشمیر مع ۱۹ - اہلکارون کے
تشریف لائے اور رخصت ہوگئے پیشوائی اور مشایعت مین دو مصاحب شاہی اور انکے تکریم بلکہ
زیادہ آئے نمبر ششم مہاراجہ گوالیار مع دس اہلکاران کے تشریف لائے اور مانند
مہاراجہ کشمیر کے تعظیم ہوئی نمبر ہفتم بیگم صاحبہ بھوپال مع دختر نیک اختر ولیعہد اور اپنے اور
ولیعہد کے خاوندون اور پندرہ ۱۵ اہلکارون کے ساتھ تشریف لائین اور رخصت ہوگئین
نمبر ہشتم مہاراجہ ریوان مع آٹھ ۸ اہلکارون کے نمبر نہم راجہ راجے گڈھ وغیرہ تشریف لائے
اور اونکی التعظیم بھی مثل مہاراجہ پٹیالہ کے ہوئی ---- ۲۵ دسمبر بڑے دن کو جناب
نواب گورنر جنرل بہادر نے بارکپور مین شاہی دعوت کا جلسہ کیا اور شب کے وقت شاہزادہ
صاحب کے خیر مقدم کی تقریب مین جلسہ ہوا ---- ۲۶ دسمبر کو شاہزادہ صاحب نے چندر نگر
کی سیر فرمائی اور فرانسیس کے ملازمون اور اہلکارون نے جوش محبت اور فرط مسرت سے
جناب شاہزادہ ممدوح کا استقبال فرمایا ڈاکٹر براؤن صاحب کے انتظام اور اہتمام سے
متی اپور کے جو کھیل اور کشتیان ہوئین شاہزادہ صاحب وہان بھی تشریف لیگئے وبعد ازان
براہ تری کلکتہ کو روانہ ہوکر چندپال گھاٹ پر وقت گیارہ بجے ۴۵ منٹ پر نزول فرما ہوئے
بعد ازان شاہزادہ صاحب نے سفیران نیپال اور برہما سے ملاقات فرمائی پھر مہاراجہ
بنارس و جودھپور و پٹیالہ و راجہ جنید و ناہن سے ملاقات کی تین ۳ بجے کے وقت اوس باغ
مین جو لفٹنٹ گورنر بنگال نے آراستہ کیا تھا سیر کی وہان سے اوس جلسہ مین تشریف لے گئے
جو لفٹنٹ گورنر بنگال نے بلویڈر مین کیا تھا اس جلسہ مین بڑی رونق و دھوم دھام ہوئی
۲۹ دسمبر کو شاہزادہ صاحب نے گھوڑدوڑ کو ملاحظہ فرمایا کہ جسمین انگریزی اور ہندوستانی
رؤسا کثرت سے جمع ہوئے نوابان و مہاراجگان و ممبران سرکاری و شاہزادہ صاحب
بہادر و گورنر جنرل بہادر و مس ہیرنگ صاحبہ و لارڈ نیپیر کمانڈر انچیف و سر جرچڈ ٹمپل صاحب

لفٹننٹ گورنر بنگال موجود تھے گھوڑدوڑ سے پہلے ہر ایک گھوڑا شاہزادہ کے روبرو ٹہلایا جاتا تھا یہ جلسہ نہایت عمدہ ہوا چھ چھ سات سات گھوڑے ایک ساتھ دوڑاتے تھے ٹرکیپ صاحب نے خواجہ احسن اللہ خان اور فرد نے در بھنگا سے بازی لی سلٹ فی نواب گورنر جنرل بہادر کے پیالہ کو جو حقیقت میں نہایت عمدہ انعام تھا جیتا — ۳۰ دسمبر کو لارڈ میو صاحب بہادر سابق گورنر جنرل کی تصویر سنگین کھولے جانیکا جلسہ ہوا — ۳۱ دسمبر کو شاہزادہ صاحب نے مہاراجہ کشمیر سے ملاقات بازدید فرمائی —

کیفیت ملاقات بازدید شہزادہ ویلز با مہاراجہ صاحب کشمیر

حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر نے مکان نمبر ۲ واقع بالیگنج شہر کلکتہ مین قیام فرمایا تھا سابق مین اس مکان عمدہ مین جارج سلبی صاحب رہا کرتے تھے اس مکان مین جو ساز و سامان آرایش کا تھا وہ ویسا ہی تھا جیسا کہ کلکتہ کا سامان آرایش مشہور ہے اور جسکی نسبت شاعرون نے اکثر اپنے اشعار مین مضامین لکھے ہین اسمین فرش کشمیر کے قالینون کا تھا جو مختلف رنگ کے تھے نشست کی کوچین تھین وہ مخمل سے منڈھی تھین اور کارچوبی کام کیا ہوا تھا جو کمرہ نہایت عمدہ واسطے ملاقات کے تھا وہ ایسے عمدہ طور سے آراستہ کیا گیا تھا کہ کھڑکیون اور دروازون مین پردے کشمیری شالون کے پڑے ہوے تھے جو نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے درمیان مین ایک شامیانہ تھا جسکی چوبین طلائی تھین اور سائبان نہایت عمدہ کام کا بنا ہوا تھا اوسمین مہاراجہ کشمیر و شاہزادہ صاحب جلوہ افروز تھے اور نہایت گرمجوشی سے ملاقات ہوئی اس کمرہ کے ہر چہار طرف بڑے بڑے جلبی آینہ رکھے ہوے تھے جنکی نہایت عمدہ طلائی چوکھٹے تھے چھت مین نہایت نفیس جھاڑ آویزان تھے جنکی قلمین بہت خوبصورت درو دیوار پر شال کشمیر کی لپٹی ہوئی تھی غرض کہ اس مکان کے چارون طرف کشمیر ہی کا سامان نظر پڑتا تھا برآمدے مین سرخ کپڑے کے پردے آویزان تھے اس دربار کمرے مین حضور سری مہاراجہ بہادر کشمیر نے حضور شاہزادہ ویلز سے ملاقات کی اور اونکو بلند جگہہ پر داہنی طرف بٹھایا اور مصاحب شاہزادہ صاحب بہادر اوسی جانب بیٹھے جو تحفہ حضور شاہزادہ ویلز نے مہاراجہ کشمیر کو عطا کیے وے گیارہ عدد یہ ہین —

فہرست تحایف ذیل

نمبر	نام تحایف	تعداد تحایف	کیفیت
۱	انگشتری الماس	ایک	جسکو حضور شاہزادہ ویلز نے اپنے دست مبارک سے مہاراجہ کشمیر کے ہاتھ میں پہنائی ـــ
۲	شمشیر انگریزی	ایک	جسپر مہاراجہ کا نام مع خطاب درج تھا
۳	بندوق	ایک	عمدہ وضع جسپر ایک نقرئی گھوڑا مع شبیہ شاہزادہ صاحب کی بنا تھا
۴	بندوق جدید طور	ایک	
۵	ڈبیہ طلائی مرصع	ایک	
۶	چابک دستہ طلائی	ایک	
۷	تمغہ طلائی	ایک	
۸	گنج چاقو بیش بہا ۲۰ پھل والا	ایک	
۹	گل بطور فوارہ ـــ	ایک	
۱۰	ایک گاڑی نہایت عمدہ ساخت ولایتی	ایک	
۱۱	مسند	ایک	

فہرست تحایف کے جو مہاراجہ کشمیر نے حضور میں شاہزادہ صاحب کے نذر گذرانی

اول شالین ایک سے ایک عمدہ جنمین بعض شالین نہایت نفیس اور دس ہزار روپیہ کے قیمت تک تھین ـــ

دوم ـ طلائی اور نقرئی برتن جسکی قیمت پانچ ہزار روپیہ ہے ـــ

سوم ـ مسہری نقرہ جسکے پردے شالی مع دیگر سامان قیمتی چار ہزار روپیہ کے ہے ـ

چہارم ـ طلائی حقہ مرصع مع نیچہ و چلم و سرپوش قیمت جسکی پچیس ہزار روپے ہین ـ

پنجم ـ چرٹ دان کشمیری طلائی

ششم ـ پیالہ

ہفتم ـ صراحی و ایک تپائی

} کل قیمتی پانچ ہزار روپے ـ

ہشتم ـ قالین نہایت عمدہ ریشمی و پشمینہ ـــ

نہم ـــ ریشمی و پشمینہ کے سوزن کا خیمہ چوب نقرہ اور تمام شالی کام کا قیمت بارہ ہزار روپیہ

دہم ـ شامیانہ ایضاً عـــ ہزار روپیہ

یازدہم ـــ گیارہ شالین بیگم ویلز کے لیے قیمت عســـ ہزار روپیہ

دوازدہم ـــ کورٹ ہری برنز قیمت دو ہزار روپیہ ـــ

سیزدہم ـــ چاہ پینے کے ظروف طلائی قیمتی پانچ ہزار روپیہ ـــ

یکم جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو جناب شاہزادہ بہادر نے دربار بنابر عطاے تمغا اسٹار آف انڈیا
کے منعقد فرمایا اور شام کو شاہزادہ ویلز مع حضور نواب گورنر جنرل بہادر کے آتشبازی کے
جلسہ کو ملاحظہ فرمانے کو تشریف لے گئے اور ۲ جنوری کو صبح کے وقت شہزادہ ویلز
نے قلعہ کے گرجا مین نماز پڑھی اور سہ پہر کو سرکاری باغ کی سیر کی ۔ ۳ جنوری کو صبح کے
وقت شاہزادہ صاحب نے جنرل ہسپتال کو بغرض دیکھنے تجربہ سانپون کے زہر کے بہ نگرانی
ڈاکٹر فرر صاحب کے ملاحظہ فرمایا ۴ بجے ۳۰ منٹ گذرنے پر مجلس کلکتہ یونیورسٹی کی بغرض
عطاے خطاب ڈاکٹر آف لا کے شہزادہ پرنس آف ویلز نے منعقد کی یا اوکی مرتبہ کلکتہ یونیورسٹی
کو یہ درجہ دیا اوسی روز رات کے وقت دس بجے جناب شاہزادہ صاحب مع اپنے ہمراہیون
کے اسپشل ٹرین مین (جس مین کہ نہایت عمدہ و آراستہ گاڑیان جو کہ محض شاہزادہ کے واسطے
تیار ہوئی تھی) سوار ہو کر بنارس کو روانہ ہوئے ۴ جنوری روز سہ شنبہ کو حضور شاہزادہ بہادر
پانچ بجے بنارس مین داخل ہوئے جب ٹرین اسٹیشن راج گھاٹ پر پہونچے تو قلعہ سے سلامی
سر ہوئی صاحبان سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و انسپکٹر جنرل پولیس و خاص
دو مصاحبان حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے بکسر تک حضور ممدوح کا استقبال کیا اور بنارس تک
ہمرکاب آئے حضور لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے مع اپنے خاص ہمراہیون کے حضور
محتشم الیہم کا استقبال پلیٹ فارم اسٹیشن بنارس پر کیا اور آنریبل چیف جسٹس ممالک مغربی و
شمالی و صاحبان جج ہائی کورٹ الہ آباد و کمشنر ایجنٹ گورنر جنرل بنارس و میجر جنرل جو کمان ڈویژن
الہ آباد کی کرتے ہین و صاحب مجسٹریٹ بنارس و کمان افسر بنارس و صاحب جج بنارس اسٹیشن
ریل پر موجود تھے اون صاحبون کو حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے روبرو شاہزادہ کے پیش کیا
اور ہندوستانی رئیس بھی پیش کیے گئے یورپین اور ہندی تماشائیون کو مجسٹریٹ بنارس نے
ٹکٹ تقسیم کیے تھے ریلوے اسٹیشن سے حضور شاہزادہ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے کیمپ کو
کشتی کے پل پر سے شاہی سڑک ہو کر تشریف لے گئے و راجہ بازار و ڈاک خانہ کا دفتر و ڈاک بنگلہ و
گرجا گھر ہوتے ہوئے چکر کی سڑک پر پہونچے اور وہان سے اودہ روہیلکھنڈ ریلوے سے
گذر کر کیمپ مین تشریف فرما ہوئے گاڑیون پر نمبر وار مصاحبین شاہزادہ صاحب و حضور

لفٹنٹ گورنر بہادر کے صاحبان سکرٹری وغیرہ تھے جبکہ گاڑی مین حضور شاہزادہ صاحب
رونق بخش تھے اوسی مین جناب سر جان اسٹریچے صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی
اور ایک صاحب شہزادہ صاحب کے تھے جب[۵۱] حضور شاہزادہ صاحب لشکر مین تشریف لیگئے
تو گارڈ آف انر نے سلامی ادا کی ۵ جنوری کو شہزادہ صاحب نے شفاخانہ کی بنیاد کا پتھر اپنے
دست مبارک سے رکھا روشنی کا بھی انتظام دریاے گنگ کے کنارے کیا گیا تھا کشتی پر سے
شاہزادہ صاحب نے ملاحظہ فرمایا ازان بعد مہاراجہ کاشی نریس[۵۲] کی جانب سے نہایت عمدہ
شاہانہ انتظام و جلسہ دعوت و رقص و سرود وغیرہ کا عمل مین آیا فقط

۶ جنوری کو حضور محتشم الیہم اودہ روہیل کھنڈ ریلوے پر آٹھ بجے صبح کو روانہ ہوئے
۱۲ بجے ۴۴ منٹ دوپہر کو فیض آباد مین پہونچے صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک اودہ مع
اپنے کارگذران منصب ور کمشنر قسمت فیض آباد اور ڈپٹی کمشنر ضلع فیض آباد اور کمان افسر فیض آباد
اسٹیشن و فوجی افسرون نے جناب شاہزادہ ممدوح کا استقبال کیا ایک گارڈ آف انر اسٹیشن ریلوے پر
موجود تھا بر وقت داخل ہونے کے شاہانہ سلامی سر ہوئین —

[۵۱] راستہ مین حضور شاہزادہ بہادر نے ٹون ہال کا ملاحظہ فرمایا جو مہاراجہ وزیانگرام نے بیادگار ہز ڈیوک آف ایڈنبرا کے
تعمیر کیا ہے فقط [۵۲] مہاراجہ بنارس نے شاہزادہ کو مفصلۂ ذیل تحفجات نقد گذرانی —
ایک قلعہ ہاتھی دانت کا جو مہاراجہ بنارس نے کاریگران سکبدست سے نہایت عمدہ و قابل دید بنوایا تھا — ایک
گھڑی جو بطرز نجوم تیار ہوئی تھین جنکے معاینہ سے کیفیت پنتر دریافت ہو سکتی ہے — ۱ عدد
سپاسنامہ بخط ناگری اور انگریزی اور فارسی بحروف طلائی —
اور جو تحفجات مہاراج نے پیش کیے اونکی تفصیل مؤلف کو دریافت نہین ہوئی ہے اور واضعان تاریخ پر پوشیدہ
نہ ہے کہ شاہزادہ صاحب نے چند لمحہ بانکی پور مین جو بنارس اور کلکتہ کے درمیان ہے قیام فرمایا تھا مگر بوجہ قلیل مقام
درج تاریخ نہین ہوا مگر وہان جو تحفجات نذر گذری تفصیل یہ ہے —

از جانب رئیسان بانکی پور

تلوار ۲ عدد — پالکی نقرہ یک — خنجر یک — چوبدستی نقرہ ۲ عدد — گاڑی مع جوڑی بیل یک — گھوڑے ۲ عدد — بندوق توڑہ دار یک — تصویر نقرہ ہاتھی — تصویر فیل سنگی — تصویر بیجیں — زیورہ بکتر ۲۱ عدد — تخمینہ قیمت کل اعداد مسطورالصدر کا پچاس ہزار روپیہ

(و) مقام لکھنؤ اودہ - ۲۶ جنوری ۱۸۹۰ء کو اسٹیشن ریل لکھنؤ پر نہایت عمدہ انتظام کیا گیا تھا ہر طرح کی جھنڈی رنگ برنگ کی عجیب لطف دکھا رہی تھین اور احاطہ اسٹیشن اور اوسکے گرد و پیش ایک جم غفیر نظر آتا تھا عمدہ عمدہ مکانات اور عظیم الشان کوٹھیوں پر پھریرے اوڑ رہے تھے اور بتکلف تمام آراستہ کیے گئی تھی خلائق بانتظار تشریف آوری شاہزادہ صاحب ہمہ تن منتظر و شوق دیدار مین چشم درراہ تھے کہ چار بجے شام کے حضور ممدوح رونق افروز اسٹیشن لکھنؤ ہوئے فوراً توپ خانہ سرکاری سے جو مع فوج اسٹیشن ریل پر موجود تھا ۲۱ تویون کی سلامی سر ہوئی اسٹیشن کے چبوترہ پر میجر جنرل کمان افسر قسمت اودہ نے مع اپنے اسٹاف کے و صاحب جوڈیشل کمشنر اودہ و صاحب کمشنر قسمت لکھنؤ و صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ نے استقبال کیا جس وقت حضور ممدوح ریل پر سے اوترے اوسی وقت نواب مصطفی علیخان صاحب بہادر از جانب شہزادگان اودہ و مہاراجہ درگبجے سنگھ بہادر از طرف تعلقہ داران اودہ و مرزا آغا علیخان صاحب از جانب مینوسپل کمیٹی اودہ پیش کیے گئے مرزا صاحب نے از جانب مینوسپل کمیٹی ورؤسا شہر لکھنؤ کے نقرئی کشتی مین سپاس نامہ پیش کیا —

سپاس نامہ منجانب رؤسا و مینوسپل لکھنؤ بحضور عالی جناب شاہزادہ البرٹ اڈورڈ پرنس آف ویلنز بالقابہ

حضور خسرو عالیجناب شاہزادہ ویلنز پر ظاہر ہو کہ ہم ممبران مینوسپل کمیٹی لکھنؤ از جانب باشندگان لکھنؤ کے دلی شکریہ خداوند کریم کا ادا کرتے ہین کہ اوسنے ہملوگونکو حضور ملکہ معظمہ کی عملداری کے زیر دیا ہے اس عملداری کے انصاف اور جلال اور مرتبہ کا غوغا دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہے اور اوسکے سایہ مین ہملوگ اودہ مین با من و امان رہتے ہین ہم دل سے حضور کا خیر مقدم کرتے ہین اور اس عمدہ موقع کو عزیز سمجھکر حضور کے روبرو کچھ دستکاریان لکھنؤ کی پیش کرتے ہین جو اوسی طرح پر ناچیز ہین جیسے کہ پائے مور پیش سلیمان ہم دل سے یقین کرتے ہین کہ حضور کی مہربانیان اور بندہ نوازیان ایسی ہین کہ حضور اپنی مہربانی سے اونکو قبول فرماوین ÷

العبد
ممبران مینوسپل کمیٹی بلدہ لکھنؤ اودہ

دوسرے روز دس بجے صبح کے کوٹھی حیات بخش مین دربار ہوا بڑے بڑے جلیل القدر افسران

سیول و ملیٹری انتظام دربار مین مصروف[1] تھے اور گارڈ تعظیمی وغیرہ حسب دستور سب حاضر تھا نو بجے سے شہزادون اور رئیسونکی آمد شروع ہوئی ایک خیمہ جو پہلے سے اون حضرات کی نشست کیواسطے تجویز ہوا تھا جو صاحب آتے جاتے تھے اوسمین بیٹھتے جاتے تھے اور ایک کمرہ مین صاحبان عالیشان کی نشست تھی اولاً صاحب لوگ بہرا ندوز ملاقات ہوئے بعدہ شہزادگان و رئیسان بلند مکان والاشان نے حسب ترتیب نمبر کے بعدہ دیگرے اعزاز ملازمت حاصل فرمایا[1] اور جو ٹکٹ دیے گئے تھے اونمین سے ہر ایک رئیس سے ایک ٹکٹ دروازہ کمرہ دربار پر لیا جاتا تھا دوسرا ٹکٹ آگے بڑھکر دیا جاتا تھا جہان سے صاحبان عالیشان برابر جانب راست شاہزادہ کی کرسی تک استادہ تھے اور یہ ٹکٹ دست بدست شاہزادہ صاحب کے سکریٹری تک پہونچتا تھا اور وہ نام پکارتے تھے تب وہ رئیس آہستہ قدم رکھتا ہوا وہان جاکر مجرا اور تسلیمات عرض کرکے دوسرے دروازہ سے رخصت ہوجاتے تھے گیارہ بجے کے بعد دربار برخاست ہوا اور شام کو تعلقہ داران اودہ کی جانب سے قیصر باغ مین روشنی ہوئی اور نہایت عمدہ انتظام دعوت کا کیا گیا شہزادہ صاحب وہان ونق افروز ہوئے اور روشنی کا ملاحظہ فرماکر دعوت قبول فرمائی یہان پر اعلے درجہ کے تعلقہ دار پیش ہوکر باریاب مجرا ہوئے اور ایک تاج نہایت بیش بہا اور چند تحائف جو تعلقہ داران نے نذر گذرانی وہ مقبول حضور ہوئی اور شاہزادہ صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اے صاحبو ہم آپ لوگونکو اپنی تصویر عنایت کرینگے جو اس انجمن مین ہماری یادگار رہیگی آٹھہ تاریخ کو شاہزادہ صاحب بتقریب شکار گڈھی سکندرپور سروسی متعلقہ ضلع اونام کے شکار کی کیفیت ملاحظہ فرماکر پھر لکھنؤ کو مراجعت فرمائی ۔ ۹ تاریخ سواری محتشم الیہ کی شہر کے اندر آئی وکٹوریہ گنج کی سڑک پر خلقت کا ہجوم تھا حضور ممدوح بکمال نوازش و رعایا پروری دونون ہاتھون سے سبکا سلام لیتے ہوئے گردون چار اسپہ پر سوار چلے جاتے تھے ۔ ۱۰ تاریخ صبح کو پلٹن کو نشان عطا فرمائے اور قواعد کا ملاحظہ فرمایا ۔

۱۰ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو جناب شاہزادہ صاحب بعد تین بجے بہ سواری ریل

[1] ہر ایک رئیس کی خدمت مین پیشتر سے دو دو ٹکٹ صاحب مجسٹریٹ لکھنؤ نے بھیجدیے تھے اور ہدایت ہوئی تھی کہ جس وقت دربار مین مجھکو شاہزادہ صاحب جانینگا تو آہستہ آہستہ قدم اوٹھائیگا اور اوپر نگاہ نہوا اور جب نام

سیول و ملیٹری انتظام دربار مین مصروف تھے اور گارڈ تعظیمی[1] وغیرہ حسب دستور حاضر تھا نو بجے سے شہزادون اور رئیسونکی آمد شروع ہوئی ایک خیمہ جو پہلے سے اون حضرات کی نشست کیواسطے تجویز ہوا تھا جو صاحب آتے جاتے تھے اوسمین بیٹھتے جاتے تھے اور ایک کمرہ مین صاحبان عالیشان کی نشست تھی اولاً صاحب لوگ بہراندوز ملاقات ہوئے بعدہ شہزادگان و رئیسان بلند مکان والاشان نے حسب ترتیب نمبر کے بعدہ دیگرے اعزاز ملازمت حاصل فرمایا[2] اور جو ٹکٹ دیے گئے تھے اوسمین سے ہر ایک رئیس سے ایک ٹکٹ دروازہ کمرہ دربار پر لیا جاتا تھا دوسرا ٹکٹ آگے بڑھکر دیا جاتا تھا جہان سے صاحبان عالیشان برابر جانب راست شاہزادہ کی کرسی تک استادہ تھے اور یہ ٹکٹ دست بدست شاہزادہ صاحب کے سکریٹری تک پہونچتا تھا اور وہ نام پکارتے تھے تب وہ رئیس آہستہ قدم رکھتا ہوا وہان جاکر مجرا اور تسلیمات عرض کرکے دوسرے دروازہ سے رخصت ہوجاتے تھے گیارہ بجے کے بعد دربار برخاست ہوا اور شام کو تعلقہ داران اودہ کی جانب سے قیصر باغ مین روشنی ہوئی اور نہایت عمدہ انتظام دعوت کا کیا گیا شہزادہ صاحب یہان رونق افروز ہوئے اور روشنی کا ملاحظہ فرماکر دعوت قبول فرمائی یہان پر اعلے درجہ کے تعلقہ دار پیش ہوکر باریاب مجرا ہوئے اور ایک تاج نہایت بیش بہا اور چند تحائف جو تعلقہ داران نے نذر گذرانی وہ مقبول حضور ہوئی اور شاہزادہ صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اے صاحبو ہم آپ لوگونکو اپنی تصویر عنایت کرینگے جو اس انجمن مین ہماری یادگار رہیگی آٹھہ تاریخ کو شاہزادہ صاحب بتقریب شکار گڈھی سکندرپور سروسی متعلقہ ضلع اونام کے شکار کی کیفیت ملاحظہ فرماکر پھر لکھنؤ کو مراجعت فرمائی — ۹ تاریخ سواری محتشم الیہ کی شہر کے اندر آئی وکٹوریہ گنج کی سڑک پر خلقت کا ہجوم تھا حضور ممدوح بکمال نوازش و رعایا پروری دونون ہاتھون سے سبکا سلام لیتے ہوئے گردون چار اسپہ پر سوار چلے جاتے تھے — ۱۰ تاریخ صبح کو پلٹن کو نشان عطا فرمائے اور قواعد کا ملاحظہ فرمایا —

۱۰ جنوری ۱۸۹۰ شنبہ عیسوی کو جناب شاہزادہ صاحب بعد تین بجے بہ سواری ریل

---

[1] ہر ایک رئیس کی خدمت مین پیشتر سے دو دو ٹکٹ صاحب مجسٹریٹ لکھنؤ نے بھیجدیے تھے اور ہدایت ہوئی تھی

[2] کہ جس وقت دربار مین سمجھو شاہزادہ صاحب جائیگا تو آہستہ آہستہ قدم اوٹھائیگا اور اوپر نگاہ نہو اور جب نام

رخصت ہوکر روانہ **کانپور** ہوئے چار بجے سے کانپور میں آمد آمد کا غل تھا پانچ بجے اسپیشل ٹرین میں
حضور محتشم الیہ اودہ روہیلکھنڈ ریلوے اسٹیشن کانپور پر بہزاران عز و جلال نزول اجلال فرمایا
سواران رسالہ شاہی اور گارڈ تعظیمی مع جھنڈی اور باجہ کے موجود تھا دستے ہتھیاروں سے
سلامی اتاری صاحبان عالیشان مالی و جنگی افسران فوج جو ریل پر موجود تھے استقبال کیا شاہزادہ
صاحب بہمراہی ستیشن جج کانپور کے چار اسپہ بگھی پر سوار ہوکر موریل چرچ میں تشریف لے گئے

عرصہ سے خبر آمد آمد جناب شوکت مآب فلک رکاب کیوان ارگاہ شاہزادہ پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد جناب عصمت مآب
ملکہ معظمہ محتشمہ دام سلطنتہا کا شہر کانپور میں سامعہ افروز خاص و عام تھا کوٹھی مسٹر ولیم لینگ سلیبی صاحب بہادر
مجسٹریٹ کلکٹر کانپور سابق کہ جو اس شہر میں اول درجہ کی عمارت ہے اور فی الحال جیمس انڈریو صاحب بہادر
سشن جج اوسمیں رہتے ہیں قیام گاہ کے لیے تجویز کی گئی اور واسطے باریابی سلام کے صاحبان عالیشان و
میم صاحبان و نوابصاحبان و رئیسان شہر و عمدہ داران سرکاری صیغہ کلکٹری و فوجداری و دیوانی کی نشست
موریل گارڈن (یعنی یادگاری باغ) کے محاذی ۲ اسی طرف کرسیوں اور بنچوں پر بترتیب نمبر مقرر کیے گئے تھے اور
عوام کے لیے موریل گارڈ ریستا پل نہر ایک جانب سیڑھیاں بنائی گئی تھیں جنمیں ادب سے عوام الناس کنندے شہر
کی نشست تھی دو بجے سے جناب مستطاب نواب نظام الدولہ بہادر مع صاحبزادگان الا تبار نواب احمد علی خانصاحب و
نواب سید علی حسین خانصاحب عرف نواب دولہ بہادر مع صاحبزادگان آغا صاحب داہنی جانب بیٹھے کرسی ہوئے
لگے بعد جناب ماہیجے کشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی و جناب بابو رام کالی صاحب چودھری جج اسمال کاز کورٹ
کانپور و پنڈت کاشی ناتھ منصف درجہ اول و منشی و ہر منصف درجہ دوم اور عہدہ داران میونسپل کمیٹی کی نشست
ہوئی چار لیس کمپنی کی دوکان پر صاحبان انگریز مع عیال اطفال کے رونق افروز تھے صاحب جج کی کوٹھی سے تا بہ
اسٹیشن ریل ٹھنڈی سڑک پر انتظام صفائی اور چھڑکاؤ کا نہایت عمدہ تھا اور حفاظت کیواسطے دس دس قدم پر
سپاہیان پولیس کا پہرہ تھا اور سپرنٹنڈنٹ ضلع پولیس و غلام حیدر خان کوتوال کانپور برابر حفاظت سڑک کرتے تھے
اسٹیشن اودہ روہیلکھنڈ ریلوے بیرنگا رنگ کی جھنڈیاں اور بیرقیں بہت خوشنمائی سے آراستہ کیا گیا تھا اور
جابجا ویلکم یعنی خیر مقدم زبان انگریزی میں مرقوم تھا اکثر درختوں پر جھنڈی نصب کرائی گئی تھی اور فرش باناتی و
مخملی پلیٹ فارم پر بچھا ہوا تھا اسٹیشن مثل عروس نو کے آراستہ تھا ایسٹ انڈیا ریلوے اسٹیشن بھی
نہایت خوبی سے سجا تھا عمدہ ملبوسات اور دیگر اقسام کے شیشہ آلات سے مزین و مزین ہو رہا تھا فقط

(از مقام دہلی - ۱۱ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو جناب شاہزادہ صاحب بخیریت تمام ۹ بجے دنکو سواری ریل داخل دہلی ہوئے اور گاڑی سے فرو کش ہوتے ہی شاہی سلامی سر ہونے لگی اور صاحبان عظیم الشان نے براہ تعظیم ٹوپیان اوتار کر ہررے کا زمزمہ بلند کیا شہزادہ مشکین اسپ تیز گام پر سوار ہوئے اور مصاحبان و نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب خرامان خرامان ہمراہ ہوئے سواری کے آگے انتظام فوج نہایت نفاست سے ہمراہ تھا جس وقت سواری پیش دروازہ قلعہ کے پہونچی قلعہ پر سے ۱۲ توپ کی سلامی سر ہوئی اور براہ سڑک خاص بازار پیش دروازہ شرقی مسجد جامع تشریف لائے وہان اکثر خاص و عام شہر و بیرونجات و نیز صاحبان یورپین و میم صاحبان واسطے نظارہ جمال مبارک شاہزادہ صاحب کے موجود تھے اونھون نے ریواڑی مین سلام کر لیا مسجد کی سیڑھیون پر کالج اور مدارس کے طلبا اور ماسٹر کھڑے تھے بہنگام تشریف آوری تمام طالب علم زمزمہ سنج شادمانی ہوئے شاہزادہ صاحب بخندہ پیشانی ہر ایک کے سلام کا جواب دیتے تھے وہانسے بلاقی بیگم کے کوچے ہوتے ہوئے چودھری

علہ حسب الحکم گورنمنٹ ہند کے کانپور سے دہلی تک برابر انتظام ریل لین کا بندوبست کامل کیا گیا تھا چنانچہ دو دو سو قدم پر ریل کے متصل ایک ایک چوکیدار متعین کیا گیا تھا اور دس دس چوکیدار و نیز ایک ایک کانسٹبل تعینات تھا تاکہ کسی طرح کا ہرج ریل مین نہونے پاوے چنانچہ حد آگرہ سے اسٹیشن موٹھ تک سب انسپکٹر ہاتھرس اور وہانسے پانی تک سب انسپکٹر سابینی اور پانی سے بھکری اسٹیشن علیگڈھ تک سب انسپکٹر کویل بھکری اور وہان سے حد خورجہ تک سب انسپکٹر سوسیٹی نے ایسا ہی انتظام کیا تھا اور اپنے اپنے علاقہ مین خود گشت کرتے رہے چنانچہ دہلی سے کانپور تک یہ انتظام تھا شہر دہلی کے بازارو نمین بتقریب تشریف آوری شاہزادہ صاحب کے خوب رنگ و روغن ہوا تھا اور کل سامان آرایش شہر و مکانات کے کمال عمدگی کے ساتھ ظہور مین آگئے تھے نصف شب سے گذرگاہ عام کے رستون پر چھڑکاؤ کا اہتمام ہوا تھا اہالیان پولیس کی طرف سے جابجا پہرہ بندیان ہوگئین تمام رات دہلی رئیسون کو عجب اشتیاق رہا جوہین صبح ہوئی جمعہ مسجد و سڑک زیر قلعہ ہزار ہا آدمی کا ہجوم شروع ہوا آٹھ بجے سے تمام راستہ گذرگاہ کے بند کر دیے گئے تھے گورون اور ہندی پلٹن کا پہرہ ریلوے اسٹیشن سے چھاونی تک گذرگاہ مین پرے باندھکر کھڑے ہو گئے تھے ۔

علہ شاہزادہ صاحب کی جب سواری نکلی اول ہندوستانی سواران کا رسالہ بعدہ توپ خانہ اور گورونکا رسالہ

شاہزادہ صاحب کی سواری کے آگے اور پیچھے صاحبان ذیشان سوار ۱۲

کوچے مین داخل ہوئے یہان خوب تیاری تھی تمام دہلی مثل گل کے پھول رہی تھی شاہزادہ صاحب
سیر فرماتے ہوسے داخل فرودگاہ ہوے چھاونی کہنہ جو مقام فرودگاہ کا تھا وہانسے ۱۳ توپ
کی سلامی سر ہوئی ایک بجے وقت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ بہادر ضلع دہلی دیگر صاحبان
عالیشان و ممبران میونسپل کمیٹی و دیگر روسائے ہندوستانی و معززین شہر ایڈریس لیکر شاہزادہ
صاحب کے حضور مین حاضر ہوے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے خود ایڈریس پڑھکر سنایا شاہزادہ
صاحب نے اوسکا جوابدیا کہ مین جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین آپ لوگونکی خیرخواہی اور گرمجوشی
اظہار کرونگا اور اسی روز شام کو دربار لیوی ہوا ۱۲ تاریخ کو صبحکے وقت سپاہ کی سلامی ہوئی جناب
شاہزادہ بنابر ملاحظہ قلعہ کے تشریف لیگئے وہانکی عمارت کو ملاحظہ فرماکر جامع مسجد کو معاینہ فرمایا
خدام مسجد کو پانچ سو روپیہ انعام عطا ہوا بعدہ چھاونی کو تشریف فرما ہوے ۱۳ جنوری کو
بوقت صبح شاہزادہ صاحب مینار قطب صاحب کی سیر کو تشریف لیگئے شام کو حسب الحکم جناب صاحب
مجسٹریٹ بہادر ضلع دہلی تمام شہر مین روشنی ہوئی چھوٹے درجہ کے اہلکار انتظام روشنی مین متعد تھے
اور اوسی روز شاہزادہ صاحب نے مہرولی مقام کے برباد شدہ مقامون کو معاینہ فرمایا۔
۱۳ و ۱۴ کو فوج کی قواعد ملاحظہ فرمائی۔ ۱۶ جنوری کو بسبب یوم یکشنبہ عبادت خدا مین مشغول رہے
دہلی مین بنابر تشریف آوری شاہزادہ صاحب کے مہاراجہ مفصلہ ذیل جمع تھے۔ ۷ جنوری جناب
مہاراجہ صاحب بہادر والی جمبو و کشمیر جو واپسی دربار کلکتہ سے قبل ورود شاہزادہ صاحب کے

سلہ پھولونکا محراب بنا تھا اردو بازار مین شاہزادہ صاحب گذر فرماکر گھنٹہ گھر کو داہنی طرف چھوڑ سواری گئی اور
وہانسے چاندنی چوک مین ہوکر لاہوری دروازہ سے حضور ممدوح مع انجینیر جانب چھاونی کہنہ تشریف لیگئے۔
سلہ بازار کی آراستگی رعایا کی خوشنمائی خلقت کا ہجوم یہ کل سامان قابل دید تھا ہر جگہ بلند مکانات پر جھنڈیونکے پھریرے
اوڑ رہے تھے دوکانون پر ہر ایک دوکاندار نے بقدر حیثیت بیانیہ لکھے پردے لگائے تھے اور تمام دوکان اور کوٹھیان کمال
شوق سے سجی تھین ۱۲ سلہ ۱۵ اس ایڈریس کی نقل نہین ملی ورنہ درج تاریخ کیجاتی ۱۲ سلہ ۴ ایسا سنا گیا ہے کہ جناب
کمانڈر انچیف بہادر نے ایک روز کی تنخواہ لیکر تمام سپاہ کی طرف سے ہزار روپیہ جمع کیا تھا چنانچہ اوس روز قلعہ مین
دعوت اور روشنی اونکی جانب سے ہوئی تین بجے رات تک یہ جلسہ رہا شاہزادہ صاحب کے گھوڑونکے واسطے گھاس لایتی
خوشبودار و باریک دہلی مین منگائی گئی تھی ۱۲ سلہ ۵ دہلی مین بشمارہ ہزار فوج جمع تھی اور طرح طرح کی وردیان

دہلی مین تشریف لائے ۱۶ اشلک توپ سلامی سر ہوئی کابلی دروازہ کے باہر خیمہ مین قیام فرمایا اور تمام عمارات دہلی ملاحظہ فرماکر جامع مسجد کے خدام کو ساڑھے پانسو روپیہ عطا فرمایا اور حکام ضلع سے اوسی روز ملاقات فرمائی اور شہر کے چند جوہری اور مہاجن حاضر حضور ہوکر شرف اندوز ملازمت ہوئے آٹھوین تاریخ کو درگاہ حضرت نظام الدین کے خادم کو سوا سو روپیہ عنایت فرمایا ہندوستان مین ایسا کون ہے جو جناب مستغنی عن الالقاب فرمانروائے جمبو و کشمیر کے فضائل خلقی و خلقی کو نہین جانتا اور تمام دہلی مہاراجہ جمبو کے حسن اخلاق سے باغ باغ ہوئی مہاراجہ بھرتپور و گوالیار نے ایک ہزار آدمی اپنی فوج کا اس غرض سے دہلی مین بلایا تھا کہ شاہزادہ صاحب کو فوج خاص کی قواعد دکھلاوین مگر مہاراجہ جمبو شاہزادہ والاتبار کی مدارات کا اہتمام فرمانا ضرور سمجھا اسلیے دسوین جنوری کو رخصت فرمائے جمبو ہوگئے دہلی مین گیارھوین جنوری سے اس تاریخ تک تمام دفتر مین تعطیل ہی فقط صاحب مہتمم خزانہ دو گھنٹے عدالت مین اجلاس کرتے تھے کیونکہ دہلی مین اجتماع فوج کی وجہ سے خزانہ کا کام کثرت سے تھا

تفصیل راجگان حاضران دہلی

مقام سکونت راجگان ہند	مہاراجہ جمبو بھرتپور	گوالیار	الور	نواب جاورہ	نابھہ کے راجہ	پٹیالہ راجہ گرو کا	نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب
تاریخ فرودگش	۱۰ اسر جنوری ۷۶ء	۱۰ اسر جنوری ۷۶ء	۱۰ سر جنوری ۷۶ء	۹ سر	۹ سر	۹ سر جنوری	۸ سر جنوری
تعداد توپ	معلوم	۱۹ ضرب	۱۷ ضرب	۱۵ ضرب	۱۵ ضرب	نامعلوم	۱۹ ضرب

۱۷ جنوری کو اا نمبر ہندوستانی انفنٹری فوج کی قواعد و کرتب اور گورون کا کھیل شاہزادہ صاحب نے ملاحظہ فرمایا اور زان بعد روانہ لاہور ہوئے امرتسر مین چھوٹی حاضری کھانیکے لیے چند قیام فرمایا

لاہور مین خوب تیاری ہوئی تھی چیف کمشنر لارنس بھی یہان موجود تھے اول رسالہ اسکٹر یا رسالہ ۱۲ غلیز بی رجمنٹ و ۹۲ ہائی لینڈرس و ۴۴ سر رجمنٹ پیدل شاہزادہ کی سلامی کو لاہور مین موجود تھے نواب و رئیس اضلاع پنجاب طلب ہوکر داخل لاہور ہوئے تھے وہان ایک کمیٹی منعقد ہوئی تھی کل رؤسا شہر و مسعد مع ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور کے موجود تھے بالاتفاق یہ امر تجویز پایا کہ شاہزادہ صاحب کی یادگار مین ایک نہر دریا کرنگ سے نکالی جاوے اور نام اوسکا کنال پرنس آف ویلس رکھا جاوے (پچاس ہزار روپیہ کی مدد سرکار دیگی باقی چندہ سے وصول ہونا چاہیے سب نے اس تجویز کو منظور کیا اور ہشت اوسکا آخر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ کی معرفت بن رہا تھا —

دہلی کا دربار بخیریت تمام انجام ہوا فقط جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر آٹھوین جنوری کو قواعد کے وقت گھوڑے سے گر پڑے اور شانے پر کچھ ضرب آئی ☆

اول کیفیت قواعد فوج — یہ قواعد روبروے شاہزادہ بہادر کے آٹھ بجے سے شروع ہوئی مگر اوسپر بھی اوس روز اس قدر سردی اور ہوا تیز تھی کہ جس قدر میم صاحبان موجود تھین سب کلوک پہنے ہوئی تھین تاہم دست و پا یخ ہوئے جاتے تھے جس مقام پر قواعد ہوئی وہ مقام لشکر شاہزادہ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر تھا اور لارڈ نیپیر صاحب بہادر کمانڈر انچیف کا لشکر دو میل پر تھا پچاس یا ساٹھ فیل کہ جو عمدہ اسباب سے آراستہ تھے اون پر رئیس وغیرہ سوار تھے اور اس میدان مین سپاہی موجود تھا اور تماشائی لوگ وہان سے ساٹھ گز کے فاصلہ پر کھڑے تھے اور دس انگریزی اور پندرہ ہندوستانی پلٹن بعد ازان چار ڈویژن رسالہ کے تھے رسالہ کے عقب مین توپخانہ تھا بارہ شتری توپخانہ اور ایک بیٹری ہاتھی خچرون کا تھا اول سلامی کی کل پلٹنون کے بلجے روبرو شاہزادہ ویلز فیلڈ مارشل کے جمع ہوئی بعد ازان شاہزادہ صاحب نے مع اسٹاف کے جو نہایت زرق و برق پوشاک وردی پہنے ہوئے تھے سب پلٹنونکو ملاحظہ فرماتے ہوئے چلے یہ فوج ایک میل لمبائی اور تین سو گز چوڑائی مین جمع تھی بعد ملاحظہ فوج کے شاہزادہ صاحب زیر سایہ نشان کھڑے ہوئے اول شاہزادہ کے روبرو توپخانہ گذرا اور گھوڑا چڑھی توپین نظر آئین بعدہ خچر اور ہاتھیون کی توپین ملاحظہ ہوئین جو نہایت آراستہ تھین بعدہ وہ عمدہ عمدہ رسالے جنمین ایک سے ایک اچھا اور خوبصورت رسالہ اور ساز و سامان قیمتی سے آراستہ تھا گذرے بعدہ پلٹن گذرین پیدل فوج مین عجیب کیفیت تھی جب سنگینون پر آفتاب کی شعاع پڑی تو وے نہایت خوشنما نظر آتی تھین ☆

دوم کیفیت دیوان عام قلعۂ دہلی — شام کے وقت حضور شاہزادہ بہادر (ہوزارم) وردی زیب بدن کیے ہوئے دیوان عام کے جلسہ مین رونق افروز ہوئے ناظرین جو عالمان تاریخ فن اکثر تواریخ ہندوستان مین دیوان خاص کا حال پڑھا ہوگا جہان شاہنشاہ خاندان تیموریہ اجلاس فرماتے تھے اور جہان تخت طاؤس شاہنشاہ شاہجہان نے رکھا تھا اور علاوہ اوس تخت کے اور بھی عمدہ عمدہ سامان وہان موجود رہا کرتے تھے مگر اوس زمانہ کو ایک عرصہ چند صدی کا گذرا اور ایرانی اور مرہٹہ لوگ سب جواہرات لوٹ لے گئے مگر وہ دیوان خاص اس حال پر بھی فی الحال

ایسا بنا ہے کہ تمام دنیا کے لوگ اوسکے ملاحظہ کی تمنا رکھتے ہین اس دیوان عام کی چھت اور
دروازے نہایت نفیس ہین اور جابجا سنگہای بیونی و لاجورد وغیرہ ایسی لگا ہوا ہی محمود شاہ نے
قبل ورود نادر شاہ کے اس مکان کو خوب آراستہ کیا تھا یا تو آج وقت نزول شاہزادہ صاحب کے
اس مکان کی عجیب کیفیت تھی رات کو تمام افسران اور میم صاحبات نہایت زرق برق پوشاک
پہنے ہوے جا بنشین تھین گویا بزم سلیمان ہین حورین شریک تھین اس کمرہ مین ۳۰۷ میم اور
ایک ہزار افسران سرکاری موجود تھا مگر تاہم جگہہ بہت خالی تھی کیونکہ شاہجہان بادشاہ کی
اجلاس پر سب چھوٹے بڑے ۳۰۰۰ درجہ کے افسر اور ملازم اور رئیس ہر روز حاضر ہوتا تھا

(ح) **مقام لاہور** ۱۸ جنوری ۱۸۷۶ع کو جناب شہزادہ صاحب قریب سوا نو بجے
صبح کو رونق افروز لاہور ہوئے احاطہ کے اندر ریلیٹن لال کرتی اور توپخانہ اور گارڈ آف انر اور رسالہ
والنٹیر کی حاضر تھے جو شاہزادہ صاحب گاڑی سے اوترے تو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک
پنجاب و صاحبان سکریٹری پنجاب و صاحبان جج عدالت العالیہ چیف کورٹ پنجاب و صاحب
فینانشل کمشنر پنجاب و صاحب کمشنر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور و صاحبان افسر پولیس
و افسران جنگی لاہور و جنگی عہدہ داران عظام سندہ پنجاب و دہلی ریلوے اور پشاور ریلوے
نے بڑے تزک و احتشام سے استقبال کیا فوراً توپخانہ شاہی موجودہ اسٹیشن ریلوے سے
۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی اور باجے والون نے خوشی کا باجا بجایا شاہزادہ صاحب نہایت
عمدہ پر تکلف چار اسپہ گاڑی مین مع نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور ایک افسر متعلقہ اسٹاف
سوار ہوے اور آگے آگے افسران پولیس اور شاہزادہ کی سواری کے پیچھے اور سات گاڑیان

ملہ مردمان شوقین شہر سے رات ہی کو لنڈا بازار مین آگئے تھے اور بہت لوگ دو بجے سے اسٹیشن ریل پر جمع ہوئے
سات بجے تک اس قدر خلقت کا ہجوم اسٹیشن کے احاطہ کے باہر ہو گیا تھا کہ جو بیان سے باہر جا بجا پولیس کا
پہرہ تعینات تھا کچھ سپاہی بحیثیت مجموعی دو رویہ کھڑی کر دیے گئے تھے احاطہ اسٹیشن کے اندر خوب تیاری تھی ۱۲
ملہ عوام کے تمیز کیواسطے لاہور مین شاہزادے صاحب کے سر پر ایک چھوٹا سا مطلع چھاتا مرصع بجواہر لگایا گیا تھا
تاکہ سب شناخت شاہزادہ صاحب کو کر لین اور شاہزادہ صاحب کی سواری کے آگے صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر
ماسٹر جنرل اور ایک افسر پولیس اور آدھا ترپ رجمنٹ گائیڈ کا گھوڑون پر سوار جا رہا تھا —

شہزادہ کی مصاحب اور سردار و حکام عالیشان پنجاب کی تعین لنڈہ بازار مین رئیسان شہر و ممبران کمیٹی اور صاحب لوگون تے جو لکڑی کے ایک بڑے ممبر پر نمبروار جا نشین تھے شاہزادہ کو دیکھکر بکثرت ہو کر سلام کیا اور بڑے زور سے نعرہ خوشی کا بلند کیا وہانسے شاہزادہ صاحب سبکا سلام لیتے ہوئے ... کی طرف گول سڑک ہو کر آئے اور قلعہ سے توپون کی سلامی سر ہوئی یہان اوس ... جو طلب ہوئے تھے بڑے تزک و احتشام سے زرق برق کی پوشاکین پہنکر مع اپنے جلوس اور لشکر کے ہاتھیون پر سوار بنا بر استقبال موجود تھے اور نمبروار کھڑے تھے مستی دروازہ سے ٹکسالی دروازہ تک برابر رئیسون کی دورویہ فوج صف بستہ ایستادہ تھی شاہزادہ صاحب کے روبرو حسب تفصیل ذیل نمبروار پیش ہوئے

[illegible]	نام												[illegible]
نمبر	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	[illegible]

پھر حضور ممدوح ٹکسالی اور بھاٹی دروازہ سے ہوتے ہوئے بازار انارکلی کو ملاحظہ فرمایا پھر عجائب گھر تشریف لے گئے ایوان گورنری جب نزدیک رہگیا اوس وقت سڑک کے دورویہ عجائب گھر سے ایوان گورنری تک پہلے سواران ہندوستانی شمشیر برہنہ اس سے آگے توپخانہ پھر سواران گورہ پھر لال کرتی پھر گھا گھرہ پلٹن اور ہندی لال کرتی کھڑی تھی شاہزادہ صاحب جب ایوان گورنری مین داخل ہوئے ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئی ایوان گورنری کا شاہی نشان جھکایا گیا اور گارڈ وانز ۹۲ رجمنٹ ہائلینڈ نے سلامی اوتاری اوسی وقت صاحبان آنریری مجسٹریٹ لاہور و ممبران میونسپل نے حاضر ہو کر

اور بعدہ پیش ہو جانے راجہ و رئیسان عظیم کے روساے غیر مختار روسار جو پنجاب مین حاضر تھے حضور ممدوح کے روشناس ہوئے اور سب نے خوشی کی اور شاہزادہ صاحب نے سب کے سلام بصد شوق اور رحم کے قبول فرمایا عجائب گھر سے اکونٹنٹ جنرل دفتر تک بہ امداد طرفہ مدارس لاہور اور امرتسر کے طلبا رنگا رنگ کا لباس زیب بدن کیے صف بستہ کھڑے تھے جب اون کے پاس سے سواری گذری تو سب نے بڑی خوشی سے انگریزی گیت گایا اور شاہزادہ صاحب نے بڑی خوشی سے اون کا سلام قبول فرمایا

بکمال ادب و نیاز بحضور بندگان جناب شاہزادہ عالم و عالمیان گذرانکر اول صدق دل سے شکریہ اس بات کا و
تشریف آوری حضور انور کا بعد زبان ادا کرتے ہین کہ حضور والا نے کمال نوازش و رعایا پروری سے اس قدر سفر دور دراز
کو قبول بابرکات اپنی پر گوارا کر کے ملک پنجاب کو شرف قدوم میمنت لزوم سے سعادت اندوز فرمایا اس فخر اور عزت
حاصل ہونے سے ہم لوگون کو اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ احاطہ بیان سے باہر ہے اور اس تنزل اجلال و رونق بخشی
بندگان عالی سے کہ بعد تشریف آوری شاہزادہ والا تبار ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر کے ملک ہندکو تعمیر عظیم و افتخار
عمیم مرحمت ہوا ہے یقین کر کامل و ثبوت کلی اوس عنایات شاہانہ و توجہات خسروانہ کا ہے کہ حضور پر نور ملکہ
دام اقبالہا و خاندان عظیم الشان واسطے سود و بہبود اس ملک کے مد نظر اور پیش نہاد خاطر عالی ہے
اگرچہ یہ ملک دار الخلافت انگلشیہ سے مسافت بعید پر واقع ہے اور رعایا اس ملک کی بلحاظ قدامت اس سلطنت
عالیشان کے بوجہ اوسکی کہ تھوڑے عرصے سے زیر سایہ ہمایہ سرکار گردون وقار انگلشیہ بہادر کے آئی ہے بنسبت
دیگر ملکون کے صغیر سن بچون مین ہے الا تاہم بذریعہ صدق ارادت ہمارے دلون پر نقش پذیر ہے کہ تحت
برٹانیہ کی وفادار رعیتون مین درجہ اول کے دعویدار ہین کیونکہ ہم لوگ ہمیشہ سے دروازہ شمالی اور مغربی پر
ملحق سرحد و اون ملکون کے رہتی ہین کہ جنمین سے اہل یورپ نے ابھی تک گذر نہین کیا اس لیے آپ نے نہ
زمانہ سلف کی تواریخ مین دیکھکر جو فوائد امن و امان و ترقی اشاعت علوم و تجارت و زراعت و عدل و
انصاف زیر حکومت اس سلطنت ابد مدت کی حاصل ہوئی ہین اونکو ہم بہ نسبت دیگر ولایات کے زیادہ تر
سمجھ سکتے ہین اور جیسے اون فوائد عظیم کے حاصل ہونے کے عوض مین ہم اس وقت لفظی شکریہ تہ دل سے بیان
کر رہے ہین ویسا ہی امید رکھتے ہین اور اپنے پروردگار کی جناب سے دعا کے طلبگار رہین کہ ہمیشہ اپنے اعمال اور
افعال سے نمک حلالی اور وفاداری اپنے شاہنشاہ والا شکوہ مین جو رعایا سے نمک حلال پر فرض ہے شکریہ ادا
کرتے ہین ہم صدق دل سے دست بدعا ہین کہ پروردگار جل شانہ حضور بندگان شاہزادہ عالم و عالمیان دام اقبالہ
کو مدت دراز تک بخیر و خوبی و صحت و تندرستی بترقی اقبال شادان و فرحان سلامت باکرامت رکھے اور جناب ممدوح
ملک پنجاب کے مشاہدہ کو ہمیشہ خوشی دل سے یاد فرماتے رہین ہم اور ہماری اولاد اسی طرح وفاداری اور
خدمتگزاری سرکار گردون وقار انگلشیہ بہادر مین ساعی رہے فقط

جواب سپاسنامہ بزبان مبارک شاہزادہ صاحب بہادر

اے رؤسا ہے ــــ مین لاہور مین آنے سے جو کہ اس بڑے حصہ سرحد سلطنت ہندوستان کا دار السلطنت ہے

نہایت خوش ہوا اور ہمکے باشندون نے تہ دل سے خیر مقدم کرین آپکی اس وفاداری اور ایمانداری کی بابت ملکہ معظمہ کی خدمت مین گذارش کرونگا اور مین صدق دل سے آپ لوگون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے میری صحت اور کامیابی کی دعا اس سفر مین جو کہ مین آیندہ کرونگا ظاہر کی فقط

سلہ یہ درخت جو مہاراجہ نابھہ نے نذر گذرانا طلائی اور مرصع تھا پانچ جانور چڑیان او سبز پتے ہوئے تھے اور ایسی صنعت عجیبہ سے بنی تھی کہ پانچون جانور مثل پرند اصلی کے ایک شاخ سے دوسری شاخ پہ پرواز کرکے آواز دیتے تھے شاہزادہ صاحب اس درخت کو ملاحظہ فرماکر نہایت خوش ہوئے اور بنانیوالے کا نام دریافت کیا اور اوسکی صنعت کی تعریف کی شاہزادہ صاحب اِن تینون راجون کی ملاقات کرکے واپس تشریف لے گئے راجہ صاحب منڈی اور نواب لوہارو نے معرفت اپنے اہلکارون کی تحفہ جات ذیل خدمت مین شاہزادہ صاحب کے گذرانی

تحفہ جات راجہ منڈی		تحفہ جات نواب لوہارو
شمشیر یک — ڈھال یک — کٹار — بھعدق پہاڑی — انگشتری الماس		رنگین قلمدان کشتی — اِن ہرسہ تحفون پر عجیب غریب اشعار اور عبارات منقش تھین اور اونکی نزاکت ولطافت خوبی دیدنے تعلق رکھتی ہے

اور اوسی دن شاہزادہ صاحب نے دو بجے کے قریب میان میر مین جاکر جنگی عجائب خانہ جو اون دستکاریان اور صنعت کا تھا جو گورہ سپاہیون اور اونکی میمون کی ساخت تھین چنانچہ چیند اشیا کو جو پسند خاطر ہوئین شاہزادہ صاحب نے خرید بھی فرمایا اور اونمین سے بعض راجہ صاحب چنبا کو جو اوس وقت حاضر تھے عنایت کین شد انکو جناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب نے حضور شاہزادہ صاحب اور تمام راجاؤن و نوابون کو باغ شالامار مین دعوت دی اور روشنی بڑی دھوم دھام سے کی گئی

سلہ واضح ہو کہ بعد ملاحظہ قلعہ و مقبرہ راجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کے شاہزادہ صاحب جیل خانہ لاہور مین تشریف لیگئے اور تین قیدی عثمانی و انگریز بعلت جعلسازی اور ایک ہندو جو بعلت قتل عمد سولہ برس قید رہ چکا تھا رہا فرمائے سلہ شہر سے شالامار باغ تک دورویہ سڑک پر برابر چراغون اور قندیلون کا سلسلہ بندھا ہوا تھا سڑک کے آس پاس جس قدر پرانے مقبرہ وغیرہ تھے اونپر بڑی کیفیت سے روشنی کی گئی جو کہ دیکھنے سے آدمی پر کیفیت طاری ہوتی تھی جو کہ نہایت روشنی جل رہی تھی باغ مین حوضون کے کنارہ کنارہ پر اور ہر ایک روش پر سات سات قطار چراغون کی روشن تھین اور اس ڈھنگ سے چراغ رکھے تھے کہ اونسے ہزارون گل اور بوٹے نظر آتے تھے درختون کی شاخون سے صدہا قندیلین کاغذی آویزان تھین بارہ دریون مین بیشمار جھاڑ و فانوس روشن تھے فقط

تو پہنچے جناب شاہزادہ صاحب تشریف فرما ہوئے جملہ روساسے ملاقات فرمائی اور ان سے بے تکلف مکالمات راحت افزا کرتے رہے چنانچہ بعد ایک بجے رات کے جلسہ برخاست ہوا اور شاہزادہ صاحب ایوان گورنری کو تشریف لے گئے اور ۲۰ جنوری کو آٹھ بجے صبح کے جانب کشمیر نہضت فرما ہوئے اور قلعہ سے اکیس ضرب توپ سلامی سر ہوئین ✤

کشمیر مین شاہزادہ صاحب ۲۰ جنوری کی شام کو پہونچے جموں سے سات میل تک مہاراجہ صاحب بہادر رنبیر سنگھ نے استقبال کیا جس وقت دریا سے توی کے پار اوترے اوس وقت جلوس سواری حسب تفصیل ذیل تھا شاہزادہ صاحب مع مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر والی کشمیر و جموں ایک فیل پر جو زر بفت سے خوب آراستہ تھا سوار تھے اور شاہزادہ صاحب کے ہمراہی بھی ہاتھیون پر سوار تھے پل سے شہر تک مہاراجہ کے سوار عمدہ وردی زیب بدن کیے ہوئے صف بستہ موجود تھے اور پیدل سپاہی رنفل وغیرہ سے مسلح تھے باڈی گارڈ کے سوار سب زرہ اور خود پہنے ہوئے تھے راستہ مین باجہ والے بھی تعینات تھے جنھون نے ملکہ معظمہ کی سلامتی کا باجہ بجایا جس وقت یہ جلوس پہاڑ پر چڑھا تو عجب کیفیت نظر آئی جب شہر کے دروازہ پر پہونچے تو شام ہو گئی تمام شہر چراغون کی روشنی سے جگمگا رہا تھا اگرچہ خلقت کا ہجوم تھا مگر سب مودب اور خاموش کھڑے تھے جب شاہزادہ صاحب اوس محل مین داخل ہوے جو بصرف زر کثیر تعمیر ہوا ہے اور اوسکی چھت سے آتشبازی کا تماشا ملاحظہ فرمایا اور ۲۱ جنوری ۱۸۷۶ع روز جمعہ وقت شب کو شاہزادہ صاحب بہادر نے قدیم ایوان شاہی مین خاصہ تناول فرمایا بعد اوسکے درباری کمرہ مین جلوس فرما کر چند جانورون کو جو عجیب و غریب ہین ملاحظہ فرمایا بعد اوسکے دوسرے کمرہ مین جو خالی تھا قوم لاما کے لوگ آئے اور اونھون نے عجیب و غریب ناچ اور تماشا دکھلایا بعد ملاحظہ آتشبازی کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوس ایوان شاہی جدید جو خاص شاہزادہ صاحب کیواسطے تیار ہوا تھا تشریف لیگئے —

سلہ لاما کی ہو گو ہی کی شکل اور پوشاک مثل چینی آدمیون کے ہے —

سلہ کشمیر مین جو مکان مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر والی کشمیر نے شاہزادہ کے واسطے بنوایا تھا عجیب و غریب تھا محل اوسکی اندرونی آرایش کیواسطے جسکا درباری دالان اسی گز لمبا تھا سامان خوشنما کلکتہ سے منگوایا تھا اور اوسکو باہر کی طرف اس خاص موقع پر نہایت خوبصورتی سے آرایش کی گئی تھی درباری دالان مین شاہزادہ صاحب کے رونق افروز ہونیکے واسطے مسند خوب تیار کی تھی اسکا کوشہ کشمیری تکمہ سے بنوائی گئی تھی فقط

۲۲ ماہ جنوری ۱۸۷۶ء کو آٹھ بجے صبح حضور ممدوح جانب وزیرآباد کے تشریف لے گئے اور بمقام
سیالکوٹ مین ۹ لانسر کے رسالہ مین حاضری تناول فرمائی اور پُل دریاے چناب کو بڑی دھوم
دھام سے جاری فرمایا یہ پُل ۹ ہزار تین سو فٹ کا لمبا ہے بہت سے لوگ لاہور اور دیگر اضلاع
سے بنابر شریک جلسہ تشریف لائے تھے شاہزادہ بہادر کے روبرو ایک طلائی ہتوڑی جو بنید صندوقچہ
تھی پیش کی گئی اور ولی عہد ممدوح نے اوسکو دست مبارک مین لیکر پُل پر مارا اور فرمایا کہ پُل جاری
ہوا بعد اوسکے جو دعوت کا جلسہ افسران پنجاب ریلوے کمپنی نے کیا تھا وہان حضور تشریف لیگئے
اور کھانا تناول فرمایا ۲۳ ماہ جنوری ۱۸۷۶ء کو آٹھ بجے شام کے جناب شاہزادہ صاحب بہادر
کشمیر سے لاہور پھر واپس آئے اسٹیشن پر حکام اعلے نے بڑی شدومد سے استقبال کیا گارڈ آف آنر
اور گھاگرہ پلٹن نے رسم سلامی ادا کی توپخانہ شاہی سے ۱۲ ضرب توپ اسر ہوئین روشنی بہی اوس
رات کو شہر مین عجیب انداز کی تھی دس بجے رات کو شاہزادہ صاحب ایوان گورنری سے ہوکر روشنی
اسٹیشن ریل اور لنڈہ بازار کی ملاحظہ فرماتے ہوئے شہر کے باہر گول سڑک پر سے دروازہ دہلی
وغیرہ ہوتے ہوئے اور انارکلی کی بازار کی روشنی ملاحظہ فرماتے ہوئے ایڈل جی سوداگر کی کوٹھی سے
گورنمنٹ کالج کو کہ جدید بنا تھا بنابر اجراے تشریف لائے جب نشستگاہ پر جلوس فرما ہوئے تو کئی
ہزار روپیہ کی آتشبازی جو نشستگاہ کے روبرو نہایت عمدہ قرینہ سے یک جنگلہ کے درمیان رکھی ہوئی تھی

روشنی لاہور مین گورنمنٹ ہوس سے لیکر ریلوے اسٹیشن سے لنڈہ بازار اور اکبری دروازہ و موچی دروازہ
و شاہ علمی دروازہ و انارکلی تک دو رویہ سڑک پر لکڑی کا ٹھاٹھ پر روشنی کہین بشکل مستطیل کہین مربع کہین مدور
کہین متفرق انگریزی حرفون کی شکل بناکر لگا دی گئی تھی اور اون پر بے حد و حساب چراغ روشن تھے اور
درختون پر لاانتہا کا عدد کی قندیلین روشن آویزان تھین اسٹیشن پر اس قدر روشنی تھی کہ گویا آگ لگی
معلوم ہوتی تھی لنڈہ بازار کی دوکانات پر جا بجا میان محمد سلطان صاحب کی کہین لکڑیون کے سرو کہین کنول ٥
بنا کر جو دیا رکھا تھا چراغ روشن کیے تھے انارکلی کی بازار اور صاحب لوگون کی کوٹھیان اور شہر کے
بازار اور مکانات پر ایسی روشنی تھی کہ آنکھ ایسی کبھی وقوع مین نہ آئی تھی وزیر خان کی مسجد اور سنہری
مسجد اور شاہی مسجد روشنی کے باعث ایک تختہ نور نظر آتی تھی اور کوتوالی اور دہلی دروازہ دن وغیرہ
بھی روشنی بکثرت تمام تھی فقط

بڑے زور شور سے دفعتاً چھوڑی گئی یہ آتشبازی نہایت عجیب و غریب تھی امرت سر کا دربار لارڈ صاحب کا بھی آتشبازی مین بنایا گیا تھا کئی ایک اژدہے و عقرب اور آدمی و جن و پری و مچھلیان وغیرہ جانور آتشبازی کے بنائے گئے تھے یہ مصنوعی شکلین جب چھوڑائی گئین تو عجب لطف تماشائیون کو حاصل ہوا شہزادہ صاحب نے رائے کنھیا لال اگزکیٹو انجنیر کو اوس حسن کارگزاری کے صلہ مین جو اونسے آرایش کالج مذکور مین عمل مین آئی تھی ایک تمغہ طلائی عنایت فرمایا بارہ بجے کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا — ۲۳ جنوری کو شاہزادہ صاحب شہدرہ کی سیر فرمائی —— ۲۴ جنوری ۱۸۷۶ع کو حضور ولیعہد بہادر آٹھ ۸ بجے لاہور سے امرت سر کو تشریف لیگئے اور وہان نو ۹ بجے داخل ہوئے شہر کی سیر فرماتے ہوئے ٹون ہال مین تشریف فرما ہو کر رؤسائے ہند کی طرف سے ٹفن تناول فرمایا اسکے بعد دربار ملتوی فرما کر چار بجے قلعہ گوبند گڈہ کو تشریف لائے اور چھ ۶ بجے طلائی مندر ملاحظہ فرمایا یہان بڑی روشنی ہوئی تھی اور تالاب پر آتشبازی چھوڑائی گئی دو بجے کھانے کے واسطے ہمراہی صاحب کمشنر بہادر شاہزادہ صاحب امرت سر واپس آئے اور وہان سے بذریعہ ریل بپاس خاطر مہاراجہ پٹیالہ کے راجپورہ مین جو سرحد ریاست پٹیالہ ہے نہضت فرما ہوئے اور سرسری طور پر مہاراجہ ممدوح سے ملاقات فرمائی مہاراجہ صاحب نے شاہزادہ کی تواضع اور آسایش کے واسطے نہایت عمدہ انتظام کیا تھا اسی روز وہانسے رخصت ہو کر نہضت فرمائے آگرہ ممالک مغربی و شمالی کی ہوئے

(ط) دربار لطیف بمقام آگرہ بہ تفصیل ذیل — چونکہ تشریف آوری جناب ولی عہد شاہ دوران کا مقام آگرہ مین زیادہ عظیم و شان سے واقع ہوا ہے اور ایک بڑا تاریخی یادگار زمانہ ہے لہٰذا اوسکا بالتفصیل لکھا جانا قرین مصلحت ہے چنانچہ ابتدا سے انتہا تک تشریحاً حوالہ قلم ہوتا ہے کہ اوائل ۲۵ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو جناب جیفنا آنریبل نواب

تمام اسٹیشن ہال [illegible] فرش مخملی بچھا تھا اور جھنڈیان رنگ برنگ کی لگی ہوئی تھیں اور صدہا قندیلین و فانوسین [illegible] سے [illegible] رنگ برنگ کے [illegible] نقرہ و طلائی [illegible] شاہزادہ صاحب [illegible] ریل سے قیام [illegible] تک [illegible] شاہزادہ کی سلامی [illegible] مہاراجہ پٹیالہ کے حسن انتظام سے شاہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے اور [illegible] شاہزادہ صاحب [illegible] مسند [illegible] فرماتے ہین [illegible]

سرجان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ ممالک مغربی وشمالی رونق افزاے آگرہ ہوئی حسب معمول
قلعہ سے سلامی سر ہوئیں حکام استقبال کے لیے اسٹیشن ریلوے پر موجود ہوئے شب کو بطور
نمونہ روشنی کی گئی حسب تجویز وضع بدلی گئی بعد ازان لشکر راجگان رہستان کی آمد شروع
ہوئی قلعہ سے سلامی کی صدا آنے لگی اول لشکر صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مین ۳۶
وکلاے راجستان خیمہ زن ہوئے اور ہر ایک کی حد بعد خیمہ استادہ کیے گئے پیشوین جمعہ کو مہاراجہ صاحب
بھرتپور و رانا دھولپور و نواب ٹونک و راجہ بوندی و مہاراجہ بیکانیر و راجہ صاحب پٹیالہ
و راجہ چرکھاری و راجہ دھار و راجہ بھداور و راجہ کاشی پور و راجہ جیند و نواب رامپور
و دیگر رؤساے و راجگان و سرداران داخل آگرہ ہو گئے شہر مین مکانات ڈھونڈے نہین
ملتا تھا جس مکان کا ایک روپیہ کرایہ تھا وہ بیس روپیہ کو بمشکل ہوتا تھا جو مکان بیس روپیہ کے کرایہ کا تھا
وہ پانسو روپیہ کو دستیاب ہوتا تھا حکام نے اہالیان پولیس بیرونجات و چپراسیان محکمہ تحصیل وغیرہ
و چوکیداران دیہات کو بنابر انصرام کار کے طلب کر لیا تھا اندرون شہر تحصیلدار و نائب تحصیلدار
و انسپکٹران و سب انسپکٹران پولیس کا مجمع ہو گیا تھا جو آراستگی و تیاری مکانات قلعہ شاہی
و مقبرہ سنگ مرمر و روضہ تاج گنج وغیرہ کی ہوئی تھی وہ قابل دید و شنید تھی و کثرت ہجوم
خلائق عام اس قدر تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو اشتباہ بیماری کا ہوا لہذا حکام ضلع نے بتحفظ ما تقدم
راجگان عالیشان کو یہ مضمون لکھا کہ شہر سے دو یا تین کوس کے فاصلہ پر لشکر وغیرہ کو حکم قیام
دین اور خود چند معتمد آدمیون سے مکانات چھاونی مین فروکش ہون ۷ نومبر چہارشنبہ کو
جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی سے ... کے وقت راجگان و مہاراجگان
ملازمت سے بہرہ اندوز ہوئے بعدہ بوقت چار بجے دن کے کل مہاراجگان و رئیسان کے
ہاتھیون کا مجمع ہو گیا تھا اور اس وقت تعداد ہاتھیون کی حکام متعینہ نے لکھ لی تھی اور قریب
ایک سو اٹھاون کے ہاتھی مجتمع تھے اور سب ہاتھی بسند خاطر حکام متعینہ کی تھے کہ پولیس
کے حکام اس بات پر مقرر تھے جناب نواب صاحب بہادر والی رامپور کے ہاتھیون کی تعداد
سب سے زیادہ یعنی چالیس زنجیر فیل اور باقی سب کے ذیل کسی کے بارہ یا تیرہ تھے ـــ
۸ نومبر روز پنجشنبہ کو جلوس پیشوائی کر سمس ساماں و فوج کے ساتھ ہر ایک مہاراجہ

نواب و رئیس جناب شوکت مآب شاہزادہ پرنس آف ویلیس بہادر کی استقبال کو جانیوالا
تھا بنا بر ملاحظہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے افسران ہر ایک مہاراجگان
کے گرانڈ ہیڈ پر صبح چار بجے سے فراہم و مجتمع ہوا اوس وقت عجیب کیفیت تھی جناب
نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اپنے خیمہ مین زیب دہ کرسی ہو کر بملاحظہ فرما رہی تھی اور ہر ایک رئیس
معہ فوج و سامان جلوس نمبروار یکے با دیگرے صف باندھے ہوئے حلقہ بند خیمہ جناب ممدوح
ہوئے یعنے جانب راست سے آتے تھے اور جانب چپ سے نکل کر اپنے اپنے خیمہ گاہ کو جاتے
تھے بعد ازان معرفت صاحبان پولٹیکل اجنٹ و رزیڈنٹ کے رئیسون کو حکم ہوا کہ وہ اپنے
اپنے ہاتھی اور متعدد آدمی برف خانہ کے پاس ۲۴ جنوری روز دوشنبہ کو ساڑھے پانچ بجے صبح بھیجین
چنانچہ برف خانہ پر سب جمع ہوئے اور مقام مذکور سے ہمراہی مصری لال انسپکٹر پولیس
کے باہر شہر جا کر براہ نائی منڈی و ملتولہ کے اسٹیشن ریل بھرت پور لین پر جامع مسجد کے
پاس جمع ہوئے اور وہان حسب تجویز پولٹیکل اجنٹ کے معرفت افسران پولیس کے نمبر قبیل ہا
مہاراجہ صاحبان کی لگائے گئے چنانچہ بندوبست یہ تھا کہ باڑہ کے اندر ہر ایک رئیس کا ہاتھی
معہ ہاتھی اونکے صاحب اجنٹ کے دو دو کی صفین لگائی گئین اور افسران مہاراجگان
کو جو اپنے ہاتھیون کے ہمراہ آئے تھے اونکو قاعدہ پیشوائی نمبروار تبلایا گیا اور جگہہ تبلائی
گئی کہ اپنے مقام پر بوقت تشریف آوری جناب شاہزادہ صاحب کے اپنے مالکون نواب
و راجاؤن کو لیے ہوئے حاضر رہین بعدہ وہان سے براہ مکاف سڑک گرانڈ ہیڈ پر ہو کر خیمہ گاہ
مین چلنے کی ہر ایک کو اجازت ہوگئی شہر آگرہ جس قدر آراستہ اور خوشنما بنایا گیا تھا بیان سے باہر اور

اسٹیشن ریل کے پاس سرکاری ہاتھی جن پر صاحبان ہمراہی جناب شاہزادہ صاحب کے و جناب لفٹننٹ گورنر بہادر و شاہزادہ بہادر
کے سوار ہونے کو لگائے گئے تھے ۱۲ ۵۲ ۲۵ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو بارہ بجے کے بعد سے کسیکو آمد و رفت کی
اجازت نہ تھی اس سبب سے تاریخ مذکورہ کو صبح سے بارہ بجے تک لاکھون آدمیون کا ہجوم اسٹیشن ریل سے تا بہ رام باغ
عرف گورنمنٹ باغ تک سڑک کے دو رویہ جمع ہوگیا دو ہفتہ پیشتر سے دور دراز سے ہزارون آدمی آئے ہوئے تھے
راجگان و رئیسان و حکام ضلع و دیگر ضلع کی جانب سے دہلی دروازہ قلعہ شاہی سے بابو گنج تک مگر عمدہ عمدہ
پارچہ ہائے سرخ و سفید سے سجے ہوئے اور جھاڑ و فانوس شیشہ آلات سے آراستہ کیے گئے تھے علاوہ کمر دن کے

جابجا بانسون کے دروازے رنگ برنگ کے پھولون سے مزین کیے گئے تھے اور اکثر جگہہ شامیانہ استادہ تھے
اِن باڑون مین رئیسون و حکامون کے لیے کرسیان بچھی ہوئی تھین جنپر وہ لوگ با شان و شوکت زینت بخش تھے
بعض دروازے جو اونکے مالکون نے خوب آراستہ کیے تھے ہر دروازے پر بخط انگریزی (ویلکم لکھا تھا) تین عمدہ کرو تھین
صاحبان انگریز مع میم صاحبات کے رونق افروز تھے میونسپل کمیٹی کی جانب سے بابو گنج کے چوراہے پر ایک بانس کا
دروازہ سبز آراستہ تھا جس پر شاہی علامت لگائی گئی تھی اور لفظ ویلکم اوسکے داہنی طرف ایک تصویر گلی آدم قد برہمن کی
(ضعیف العمر مالا ہاتھ مین لیے ہوئے شاہزادہ کے لیے دعا مانگ رہا تھا) کھڑی تھی اور بائین طرف قد آدم ایک سن رسیدہ
درویش کی شبیہہ تھی جو ہاتھ اوٹھائے دعا مانگ رہا تھا یہ دونون لقا و یر صاحب مجسٹریٹ بہادر آگرہ نے ایسی
بنوائی تھین کہ خاکی ہونے کی مشکل تمیز ہوتا تھا دروازہ مذکور پر بابو بیلو نرائن سپرنٹنڈنٹ ایک سپاس نامہ میونسپل
کمیٹی کی جانب سے لیے ہوئے کھڑے تھے گران ہیڈ سے اسٹیشن ریل تک دو دو قدم کے فاصلہ پر پولیس تعینات تھے
و سپرنٹنڈنٹ پولیس اضلاع غیر سرگرم انتظام تھے ہجوم کثیر رعایا کا بارہ بجے دوپہر سے ادھر ادھر ٹیلون پر کھڑا تھا
ادھر سے راجہ و رئیس و نواب و مہاراجہ کوئی بسواری ہاتھی اور کوئی بسواری بگھی ریل اسٹیشن پر چلے جاتے تھے غرض کہ
تین بجے تک سب رئیس اپنے اپنے نمبر پر پہونچکر ہاتھیون پر سوار ہوئے اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ
و رزیڈنٹ اونکے ہمراہ جدا جدا ہاتھیون پر سوار کھڑے اور ہمہ تن چشم انتظار آمد شاہزادہ تھے جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بھی قریب تین بجے کے بسواری بگھی اور ایک خالی بگھی چار اسپہ لیکر رونق افروز بہ رسم پیشوائی منتظر
قدوم میمنت لزوم شاہزادہ صاحب کے ہوئے جو ہاتھی کہ اسٹیشن پر حاضر تھے منجملہ اونکے شاہزادہ صاحب
بہادر کی سواری کا نہایت زرق برق قابل دید تھا ریلوے اسٹیشن پر سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا جھنڈیان
سرخ و سفید عجب بہار دے رہی تھین ایک دروازہ بھی نہایت موزون طیار ہوا تھا جسپر عبارت ذیل ہر سہ خط
مین کندہ تھی فقط

(शुभ आगमन) (خیر مقدم)

شاید بعد وفات شاہنشاہ ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر غازی کی اگر کسی قدر رونق شہر کو دی گئی
تو یہی تھی ۲۵ جنوری کو چار بجے ریل اسپیشل ٹرین پر جناب شاہزادہ بہادر رونق افروز آگرہ
ہوئے فوراً قلعہ پر پھریرہ نشان شاہی کا چڑھایا گیا اور اکیس [21] ضرب توپ کی شاہی سلامی
سر ہوئی حکام والا شان نے استقبال کیا اہالیان ریلوے کی جانب سے بھی سپاس نامہ
مبارکبادی پیش ہوا بعدہ شاہزادہ صاحب دروازہ ویلکم سے گذر کر ہاتھی پر سوار ہوئے

اور خواصی شاہزادہ مین دو آدمی ہندوستانی بیٹھے ایک کے ہاتھ مین چھتر دوسرے کے چنور تھا اور باقی
ہاتھیون پر حکام اعلے اور شاہزادہ صاحب کے مصاحبین سوار ہوئے جنگی فوج مین باجا بجنا شروع
ہوا اور جلوس سواری نہایت آراستگی سے کہ اول فوج بعد اوسکے توپخانہ بعدہ رسالہ ان بعد
حضور ممدوح کی ایڈی کانگ جسکے بعد سواری سرکار دولتمدار کی آہستہ آہستہ روانہ ہوئی جس وقت
عنقریب راجاؤن کی سواری پہونچی سب نے اپنی اپنے ہاتھیون پر کھڑے ہوکر بہ تعظیم تمام سلام کیا
شاہزادہ صاحب نے بکشادہ پیشانی جواب دیا بعدہ سواری خیمہ گاہ کو روانہ ہوئی شہزادہ صاحب
کے پیچھے حکام اعلے اور ہمراہی شاہزادہ صاحب کے بعد ازان راجگان بہ ترتیب ذیل ہمراہ تھے

۱ مہاراجہ صاحب بوندی ۲ مہاراجہ بھرتپور ۳ مہاراجہ الور ۴ مہاراجہ دھول پور

اسیطرح نمبروار دو دو ہاتھیون کا حلقہ تھا اور کل ۴۵ ہاتھی تھے ہر چہار طرف سے خلقت آداب
کورنشات بجا لا رہی تھی اور دست دعا بلند تھا شاہزادہ صاحب بھی اپنی رعایا کے سلام کا جواب
دست مبارک سے دیتے تھے جب سواری نزدیک صاحبان انگریز و میم صاحبات کے پہونچی
سب نے ٹوپیان اوتار کر خوشی کا نعرہ بلند کیا اور اونکے اطفال نے ایک اڈریس گذرانا شاہزادہ
اوسکو ملاحظہ کرتے ہوئے آگے بڑھے بالوگنج کے نزدیک میونسپل کمیٹی کا سپاس نامہ پیش ہوا
چھہ بجے شام کو شاہزادہ صاحب بادولت و اقبال لشکر مین داخل ہوئے اور سب رئیس
اپنے اپنے قیام گاہ کو واپس آئے درحقیقت جس کروفر سے آگرہ مین بادشاہی سواری نکلی
اور سواری کا جلوس و کروفر کی سجاوٹ ہوئی غالباً ہندوستان کے دوسرے مقامون مین ہوئی ہو گی
۲۶ جنوری بارہ بجے دن کو تمام راجگان و نوابصاحبان داخل دربار ہو کر باریاب ملازمت
ہوئے ہر ایک کی بقدر مراتب اتواپ سلامی سر ہوئین بعد اختتام دربار کل راجاؤن کی
فوجین مع جلوس واسطے ملاحظہ شاہزادہ صاحب کے صف بستہ کھڑی ہوئین چار ۴ بجے
شاہزادہ صاحب بسواری فٹن تشریف لائے ہر ایک اجنٹ نے اپنی اپنی ریاست کا جلوس
ملاحظہ کروایا چونکہ وقت تنگ تھا اور فوج زیادہ لہذا ہر ایک صاحب پولٹیکل اجنٹ کو حکم
ہوا کہ فوج کو جلد لے جاؤ یہ تمام فوجین صبح سے کمر بستہ تھین اول بوندی دوم بیکانیر
سوم بھرتپور چہارم دھول پور پنجم الور ششم ٹونک ہفتم کھیتڑی یہ سب افواج

سامنے سے گذرین جلوس ہر ایک ریاست کا نہایت خوب تھا ہاتھی گھوڑے ماہی مراتب وغیرہ کا ملاحظہ فرماکر شاہزادہ صاحب داخل قلعہ ہوئے شام کے وقت نو بجے سب صاحب لوگ اور راجہ مہاراجہ حضور شاہزادہ کی دعوت میں بمقام قلعہ شاہی شامل ہوئے وہان کی کیفیت قابل دید و شنید تھی روشنی اس قدر تھی کہ بخوبی آدمی لکھ پڑھ سکتا تھا اور سرخ و سبز قندیلون سے تمام قلعہ روشن و پر نور تھا بعدہ قریب ایک بجے کے سب صاحب لوگ حاضر ہوئے ؛؛

۲۷ تاریخ جنوری روز پنجشنبہ کو جناب شاہزادہ صاحب بہادر کا مہاراجگان کے خیمہ گاہ میں بتہیم بازدید تشریف لانا قرار پایا تھا ادھر تماشائیون کا ہجوم جوق جوق اشتیاق دیدار فیض آثار جناب شاہزادہ بہادر مین سڑکون پر جمع ہونے لگے ہرچند پولیس و فوجداری کا انتظام نہایت احسن تھا مگر تماشائی کب مانتے تھے گیارہ بجے شاہزادہ صاحب بسواری گاڑی خیمہ گاہ مہاراجہ بوندی کی تشریف لائے جناب شاہزادہ کے ہمراہ بائیس نفر انگریز جلیل القدر عہدہ دار و پرایویٹ سکریٹری وغیرہ مصاحب تھے شلک سلامی کے بعد نواب ٹونک کے یہان تشریف لے گئے اسی طرح شاہزادہ صاحب ہر ایک رئیس حاضر باش کی ملاقات فرماکر قریب دو بجے مراجعت فرمائے خیمہ شاہی ہوئے اور اسی تاریخ کو قریب نو بجے شب کے بھی مجمع رؤساے و افسران صاحبان انگریز کا بمقام تاج محل بنابر تماشاے روشنی کے ہوا شاہزادہ صاحب نے مع رؤسا ذوی الاقتدار سیر جلسہ مذکور کی فرماکر خوشنودی ظاہر فرمائی — ۲۸ جنوری قلعہ مبارک آگرہ مین گیارہ بجے کے وقت جلسہ منعقد ہوا — ۲۹ جنوری کو شاہزادہ صاحب نے قلعہ فتحپور سیکری کا ملاحظہ فرمایا ۳۱ جنوری کو ریاست گوالیار کی طرف نہضت فرما ہوئے —

اشعار موزون فصیح زبان محمد یٰسین خان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر نہر گنگ بارہی دواب ڈویژن اوانسار مبارکبادی شاہزادہ بہادر

والا مقام شہزادہ سپہر سریر	بحسب آبو دکہ کشائی زبان خوش تقریر
چہ مقدمست کہ نخیم سعادت اقبال	شد از برج شرف بر سپہر اوج پذیر

بہند کل بقدومش چہار سبا کباد
ہمہ زمان ز زمین تا سمان مبارکباد

پرورش علوم و حکمت و تدبیر
قمر خصال عطارد رقم ثریا جاه
بمهر فیض رسان جهان چون مهر منیر
سپهر قدر فلک رخش آسمان سریر

نزول فیض قبولش بما مبارکباد
بفضل ایزد رب العلا مبارکباد

بوالیان همه شهر و ملک نوابان
باهل فضل و کمالات عقل و علم و فنون
براجگان مهاراجگان والاشان
به طالبان عنایات لطف والاحسان

قران و قرب سعیدش بما مبارکباد
شبانه روز صباح و مسا مبارکباد

به شاعران فصیح به واقفان علوم
به مخبران صداقت شعار اخبارات
به کاتبان تواریخ اهل درک و فهوم
به صاحبان فراست محاسبان نجوم

عنایت و کرمت دائما مبارکباد
فزون ز قدر ز اندازها مبارکباد

به افسران اراکین شاهی عظمی
بجرگ لشکریان و بفرقهٔ خدما
به خیرخواه دعاگوی دولت کبری
بزمرهٔ شرفا و بمعشر غربا

صدای زمزمهٔ مرحبا مبارکباد
سرور فرحت و بی انتها مبارکباد

به حاکمان عدالت منش ناظمان بلاد
به تاجران و به سوداگران عالم گرد
به اهل حرفه و پیشه بکار خود استاد
بگوشه گیر قناعت بمردم آزاد

بهر محل و مکان جابجا مبارکباد
بدولت و کرم کبریا مبارکباد

به خوش خصال گورنر بهادر جبّار
بصدر اعظم و لفتننت و نائب والاش
وزیر هند امینه کیبنت شعار
خلیق و براهم نیکی پسند خوش اطوار

بخیر آمدن توشها مبارکباد
غریق بحر وفاق ترا مبارکباد

ناظرین تاریخ کی خدمت میں التماس ہے کہ جس قدر حال بعد ترتیب تاریخ ہذا معلوم ہوا لہذا بنا بر ملاحظہ بطور تتمہ درج تاریخ ہذا کیا جاتا ہے کہ وقت رونق افروزی شاہزادہ بہادر کے آگرہ میں ایسے ایسے جھاڑ لگائے تھے کہ جنمین ایک سو اسی بتیان جلتی تھین اور سب رنگ برنگ کی ولایتی سازکے تھے انگوری باغ میں نہایت عمدہ روشنی تھی اور اوسی باغ کے جانب جنوب اور شمال دو تختون پر کاغذ چپان کر اور اوسکے قریب گلاس اس ترکیب سے روشن تھے کہ اوس روشنی میں بطور عکس اشعار خوشخط اور نستعلیق جو کاغذ پر درج تھے نظر آتے تھے بیت اگر فردوس بر روے زمین ست ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست ؛ اور موتی مسجد پر بھی خوب روشنی تھی پشت مسجد پر یہ شعر کندہ تھی شعر مطرب خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو ؛ بادۂ دلربا بجو تازہ بتازہ نو بنو ؛

۲۹ جنوری کو شہزادہ صاحب بہادر بھرتپور بنا بر شکار تشریف لے گئے یہان پر شکارگاہ عجب طرح کا ڈھائی میل کے گرد مین طیار ہوا تھا کہ ہرن جس طرف بھاگے اوسی شکارگاہ مین آجاوے جب جناب شاہزادہ صاحب نے مقام دعوت گاہ مین حسن انتظام حکام ممالک مغربی و شمالی کی تعریف فرمائی فوراً جناب نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے اسٹر ولیم لنگ ہیلسی صاحب بہادر کمشنر اسٹامپ ممالک مغربی و شمالی کو پیش کر کے فرمایا کہ انکی مشقت اور خیرخواہی و جانفشانی سے یہ انتظام ہوا اور صاحب ممدوح نے جناب حاجی سید امداد العلی ڈپٹی مجسٹریٹ مرادآباد کی تعریف کر کے فرمایا کہ انکی امداد سے یہہ انتظام مین نے کیا شاہزادہ صاحب نے ۳ فروری ۱۸۷۶ء کو تین بجے کے وقت جناب حاجی میر امداد العلی صاحب کو اندر خاص خیمہ کے طلب فرمایا اور خود قریب ڈپٹی مجسٹریٹ مرادآباد کے کھڑے ہو کر اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ بنظر خیرخواہی ایام غدر و دیگر کارگذاری و مدد دہی صاحبان لفٹنٹ گورنران ممالک ہذا کے یہ استارہ آف انڈیا کا خطاب اور تمغہ جناب ملکہ معظمہ نے آپ کو عنایت فرمایا اور اپنے دست مبارک سے عطا کیا بعدہ جناب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر نے جواب مین عرض کیا کہ حضور نے مجھ ۹ سالہ ملازم کو بنظر قدردانی شاہانہ و الطاف خسروانہ سے سرفراز فرمایا خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ اور حضور پرنس آف ویلس کو سلامت رکھے اسکے بعد پھر شاہزادہ صاحب درفشان ہوئے کہ مین ملکہ معظمہ کی خدمت مین لکھونگا

کہ مین نے جناب سید صاحب کو تمغہ اسٹار اف انڈیا کا اپنے ہاتھ سے عنایت کیا ہے بعد اس کلام کے جناب ہنڈرسن صاحب نے ڈپٹی صاحب کے چوغہ مین تمغا لگا دیا اور رخصت کیا

کیفیت عطاے تمغہ نواب صاحب بہادر والی رامپور

۲۶ جنوری ۱۸۷۶ع کو جناب شاہزادہ بہادر نے والی رامپور کو تمغہ اسٹار اف انڈیا کا عطا فرمایا اور دُر فشان ہوئے کہ اے نواب حاجی کلب علیخان بہادر آپ کو اس ناسازی طبیعت مین میری وجہ سے تکلیف ہوئی نواب صاحب نے فرمایا کہ مین بتمنائے قدمبوسی و شوق ملاقات کے بکمال مسرت و راحت آیا ہون بعدہ شاہزادہ صاحب نے اپنا تمغہ جسمین ایک جانب تمغہ اور ایک طرف حضور کا نام کندہ تھا اوٹھا کر فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ میری یادگار آپ کے پاس رہے نواب صاحب نے گردن جھکا دی اور ولیعہد بہادر نے دست مبارک سے نواب صاحب کے گلوے مبارک مین پہنا دیا اور فرمایا کہ مین آپکو مبارکباد دیتا ہون کہ جناب ملکہ معظمہ نے آپکے واسطے اسٹار اف انڈیا درجہ اول کا تمغا عطا فرمایا ہے

تفصیل تحایف ہاے کہ نواب عالیجناب امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست ٹونک نے بحضور شاہزادہ بہادر نذر گذرانی بمقام آگرہ

نمبر	نام تحایف	تعداد	نمبر	نام تحایف	تعداد
۱	شمشیر ولایتی مع سامان مرصع طلائی	ایک	۱۴	ڈبیہ نقرہ گنگا جمنی	ایک
۲	شمشیر ہندوستانی قبضہ و سامان طلائی	ایک	۱۵	چوگڑھا نقرہ گنگا جمنی مع سقالی و سرپوش	ایک
۳	سپر مرصع	ایک	۱۶	خاصدان نقرہ گنگا جمنی	ایک
۴	سپر فولادی	ایک	۱۷	عطردان نقرہ گنگا جمنی	ایک
۵	سپر مطلا و منقش	ایک	۱۸	گلاب پاش نقرہ	دو
۶	گرز آہنی	ایک	۱۹	پیچکاری نقرہ	دو
۷	شمشیر فولادی	ایک	۲۰	بادکش زردوزی ڈنڈی نقرہ	ایک
۸	چوبدستی فولادی	ایک	۲۱	ڈنڈی بادکش ماہی نقرہ گنگا جمنی	ایک
۹	گنڈاسہ مع سامان طلائی	ایک	۲۲	صراحی نقرہ گنگا جمنی	دو
۱۰	اکہ زردوزی مع سامان طلائی	ایک	۲۳	شانہ نقرہ گنگا جمنی	[illegible]
۱۱	برچھہ آہنی خاردار کار طلائی	ایک	۲۴	صندوقچہ کاٹھی زردوزی	ایک
۱۲	پیش قبض فولادی مع سامان مرصع	ایک	۲۵	خوگیر نہایت عمدہ بکار چقن	ایک
۱۳	پاندان نقرہ گنگا جمنی	ایک	۲۶	بچہ شیر [illegible] بوسہ [illegible] نقرہ کا عجیب غریب	ایک

اور شاہزادہ صاحب نے نواب ٹونک کو عطیات ذیل عطا فرمائے

بندوق سو آلہ فیرہ — دوربین دوچشمی — تصویر خود بدولت — بوتام مرصع یاقوت — کتابچہ تصاویر

تفصیل تحائف پیش شدہ بحضور شاہزادہ بہادر از جانب والی رامپور

انگیٹھی بڑی طلائی — بندوق کندہ طلائی مرصع ایک — شبیہ روغنی نواب رامپور

دو گھوڑے خانہ زاد مع سازہائے طلائی مرصع مروارید یاقوت — سنگھاسن تاری مع جھول کار زردوزی دو راس

تفصیل عطیات شاہزادہ بہادر بنواب والی رامپور

تلوار نہایت عمدہ ساخت لندن طلائی ایک — چابک مع شام طلائی ایک — انگشتری طلائی ایک

بکس تصویر عمدہ ایک — کتاب تصاویر عمدہ مع بیزہ نقرہ — کتاب تاریخ ہندوستان ایک

منج آب بہت خوبصورت — ظروف نقرئی پر تکلف

(ی) **ریاست گوالیار۔** شاہزادہ ویلز بہادر گوالیار میں یکم فروری کو داخل ہوئے آپ کے ہمراہ ایک بہت عالیشان رگار رڈ دسویں ہوزار کے رسالہ کا تھا اشنا راہ میں حضور شاہزادہ بہادر نے مہارانا دھولپور سے ملاقات فرما کر تحفہ تناول فرمائی حضور مہاراجہ صاحب سیندھیا نے کئی میل پہلے حضور کا استقبال کیا اور اوسی گاڑی میں مہاراجہ بھی سوار ہوئے جس میں شاہزادہ صاحب سوار تھے اور قدیم ایوان شاہی کو شاہزادہ صاحب تشریف لے گئے یہاں سے بسواری فیل بہمراہی مہاراجہ سیندھیا اور جنرل ڈیلی صاحب اور ۳۲ ہاتھیوں اور فوج مہاراجہ صاحب کے پھول باغ کو تشریف لے گئے یہاں مہاراجہ نے ایک جدید ایوان شاہی سوا لاکھ روپیہ کی لاگت کا نہایت عمدہ تیار کرایا ہے بازار اور دوکانیں شہر گوالیار نہایت آراستہ چودہ ہزار سپاہی مہاراجہ بنا بر انتظام دو رویہ سڑک پر ایستادہ تھی گوالیا کا بازار قابل تصویر بنانے کے اور کل دوکانات ایک وضع کی ہیں صبح کے وقت شاہزادہ صاحب نے فوج سیندھیا ملاحظہ فرمائی اور قلعہ کی سیر کی مہاراجہ گوالیار نے ہر ایک مہمان کی تواضع اور خاطر بدرجہ کثیر کی اور ایوان شاہی و تمام شہر میں خوب روشنی ہوئی

اور اوسی روز شام کے وقت قلعہ گوالیار مین ایک شاہی طور پر جلسہ دعوت ہوا اور دوسرے روز
شاہزادہ صاحب کے حضور مہاراجہ سندھیا نے تحفہ جات نذر گذرانی اور شاہزادہ نے بھی مہاراجہ کو ہدیہ
مرحمت فرمائے اور ۳ فروری کو گوالیار سے روانہ ہوکر بہ نہضت فرمائے آگرہ ہوئے۔

(ک) **مقام جے پور** - ناظرین تاریخ پر واضح ہو کہ شہر جے پور نہایت دلکش اور عجیب خوش وضع
مقام ہے کہ ہندوستان مین اپنا نظیر نہین رکھتا اور یہان کی بہت سی عجائب چیزین لایق دید
ہین اس شہر کے تین طرف کوہستان ہے قلعہ جات نہایت استحکام اور خوبصورتی کے ساتھ ایک سے
ایک ملا ہوا قدیم سے تعمیر کیے ہوئے ہین امیر گڈھ جو قدیم تختگاہ ہے اور یہان کی یادگاری اور نامی
گرامی عمارت ہے اوسکا قلعہ نہایت رفیع الشان بے مثل لاجواب بنا ہوا ہے محلات اور دیوان خانہ
خاص وعام ایسی پختہ اور سنگین صدہا برس کے بنے ہوئے معلوم دیتے ہین کہ گویا ابھی کے بنے ہوئے ہین
ایک مندر سیتلا دیوی کا بھی اس قلعہ کے قریب نہایت عمدہ بنا ہوا ہے شہر کے جنوب قلعہ ناہر گڈھ
بہت مستحکم اور طرز نفیس کا بنا ہے اور جانب شمال ایک پہاڑ جو (گلتا) کے نام سے نامزد ہے
اوسمین نہایت قدیم مندر بنے ہوئے ہین جسکے واسطے چار ہزار روپیہ سالیانہ کی جاگیر وقف ہے
اور ایک چشمہ بھی اس پہاڑ سے جاری ہے جسکی کیفیت قابل دید ہے اور سڑکین ایسی عمدہ اور
صاف بنی ہوئی ہین کہ آمد و رفت والون کو کسی طرح کی دقت نہین ہوتی ہے بلند کوہ پر ایک
مندر سورج نراین کے واسطے بنا ہے اوسکے پورب (جہان لانا نام) ایک مقام ہے کہ وہان
ایک چشمہ شیرین پہاڑ سے نکلا ہے اور باغات بکثرت ہین اور قسم قسم کی درخت آبشارون پر
لگے ہوئے ہین اور درختہائے کیوڑہ بکثرت تمام اوسکے چند فاصلہ پر ایک مقام گھاٹ کے
نام سے مشہور ہے کہ وہان بہت سی عمارات سنگین اور باغات سرسبز و شاداب واقع ہین یہان بھی
ایک چشمہ جاری ہے اور یہ مقام موسم گرما مین نہایت سرد رہتا ہے بلکہ جناب مہاراجہ بہادر بھی
موسم گرما مین یہان قیام پذیر ہوتے ہین اس مقام پر محل بھی عظیم الشان بنے ہوئے ہین اور نیچے
اوپر کے درجے مین آبشارین جاری ہین اس کوہستان کے وسط مین شہر جے پور آباد ہے
اللہ اللہ عجب بے مثال شہر ہے کہ جسکی عمارتون اور باغات کو دیکھکر انسان کی عقل کام نہین
کرتی کہ کیسے دلکش اور قطعدار اور خوش وضع عمارتین بنی ہین شہر کی مکانات کی ساخت اور

اور آراستگی سڑکون کی صفائی قابل دید ہے یہان کی عمارات کو کیا کہنا ہے کہ اور کوئی شہر
ہندوستان مین اس طرز و وضع و خوبصورتی کا نہین ہے سڑکین فراخ دورویہ سنگین پٹری سڑک کے
اور وسط مین پٹری کنکر کُٹا ہوا انتظام ان مین چند مرتبہ چھڑکاؤ ہوتا ہے صفائی کا انتظام قابل
تعریف ہے مسافر راہ رو کو کسی طرح کی دقت نہین ہے درمیان کی جو سڑک ہے اوس پر بگھی گھوڑ
گاڑی اونٹ ہاتھی کی آمد و رفت ہے اور دو طرفہ سڑک کے سنگین پٹریون پر پیادہ پا کا گذر
ہے یہ بند و بست ایک جگہہ نہین ہے بلکہ تمام شہر مین ایسا ہی بند و بست اور سڑکین ہین
عمارات شاہی مثلاً دربار عام و دربار خاص اور مہارانیون کے محلات اور سکھہ منڈل اور
حمام و باغ غرض کہ جس عمارات کو دیکھیے قدرت خدا یاد آتی ہے کہ کیسے کیسے اولو العزم عالی
پائگاہ مہاراجے ہند مین گذرے ہین جنکے مسکن ایسی رفعت و شوکت کے ہین ایک عمارت
منجملہ محلات کے ہوا محل کے نام سے مشہور ہے کہ اس طرز کا کوئی مکان ہندوستان مین شاید
ہو ہے اور ایک مکان ملقب شہر بنہ کے نام زد ہے اور دوسرا دیوان خانہ خاص شہر اچندر محل
جسکے زیرین درجہ مین مقام کونسل کا ہے اکثر جناب مہاراجہ صاحب بھی کونسل مین اجلاس
فرماتے ہین اور یہ چندر محل سات درجہ کا ہے اسکے پشت پر ایک باغ نہایت پُر فضا بنا ہوا ہے
جسکے وسط مین فوارے جاری ہین گلہاے رنگا رنگ سے تختہ باغ رشک فردوس بریں
ہے درخت نہایت سرسبز و شاداب بارور ہر چمن گلہاے خوشبو سے معطر ہو رہا ہے اس
باغ کے محاذی مندر سری گوبند دیو جیو کا ہے کہ وہ راج مندر کہلاتا ہے اور ٹھاکر جی کے
مندر کے عقب مین ایک بادل محل مشہور ہے یہان ایک نہایت وسیع حوض ہے کہ اوسمین
قریب ۴۰۰ فوارے کے جاری ہین اور اوسکے چپ و راست قطعات ہین یہ مقام
نہایت وسیع طول و عرض مین ہے ایسا پر فضا و نزہت افزا ہے کہ جب فوارے چلتے
ساون بھادون کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اونکے محاذی ایک تختگاہ قدیم فرمانروایان
سے پہلے کا بنا ہوا ہے جب کوئی نیا راجہ تخت نشین ہوتا ہے تو وہین جا کر رسم گدی نشینی کی
ادا ہوتی ہے سری مہاراجہ بہادر نے ایک مندر مہادیو کا تعمیر کرایا ہے یہ مندر متعلق محلات
کے ہے اسکے جانب جنوب اور رانیون کے محل ہین کہ اون کی کیفیت بسبب پردہ داری

سے کے نہین معلوم ہو سکتی ہے ـ
خاص اصطبل جناب مہاراجہ بہادر کا جس جگہ ہے اوسکا نام مشہور بہ عنش ہے یہان تین لین
بنی ہین اور اوس ہین قریب ماف ۱۵ راس خاصے گھوڑون کے ہین جو ایک سی ایک عمدہ اور نادر
روزگار ہین اور زیادہ تر تکلف یہ ہے کہ ہر رنگ کے گھوڑون کی صفین ترتیب وار علیحدہ علیحدہ
ہین کہ نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہین ایک رام نواس نامے باغ بیرون دروازہ سانگانیر و
اجمیری دروازہ کی نو تعمیر جناب مہاراجہ صاحب بہادر کا ہے بلکہ ابھی وقت تالیف تاریخ ہذا
مرتب ہو رہا تھا یہ باغ وسعت و تعریف مین اپنا عدیل نہین رکھتا عرض و طول قریب دو
میل کے ہوگا اوسمین جا بجا سنگ مرمر کے بارہ دریان بہت نفیس بنی ہوئی ہین اور ایک چڑیاخانہ
ہے جس مین انواع اقسام کے طیور رہین روشین باغ کی نہایت باقرینہ بنی ہوئی ہے اور
سبزہ زار کی عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے گویا فرش زمردین بچھا ہوا ہے درختہا گلدار
و اشجار پر اثمار اپنے اپنے موقع پر چمن مین نصب کیئے ہوئے پھولون کے تختون مین گلہاے
رنگارنگ کھلے ہوئے عجب بہار دیتے ہین سننے مین آیا ہے کہ یہان بھی نہر آنے والی ہے
جیساکہ امانی شاہ کے نالے سے شہر بھر مین نہر بذریعہ نل جاری ہے اور اسی باغ کی وسعت
مین ایک تصویر جناب نواب لارڈ آرل میو صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسراے کشور ہند
متوفی کی بطور یادگار نصب ہے اور یہ تصویر ۴۸ من کی آہنی ڈھلی ہوئی ہے جسکو کاریگر
ولایت لندن نے نہایت خوبصورت و صنع کی بنائی ہے اور اسی مقام پر باغ کے باہر
شفاخانہ بنابر یادگاری لارڈ میو یہ عمارت سنگین بہت زیب و زینت کے ساتھ تعمیر ہوا ہے اور
وسط باغ مین ایک چبوترہ نہایت خوشنما بنا ہے جسپر انگریزی باجہ ہر وقت بجا کرتا ہے اور
گرد لالٹین آویزان ہین اول تو شہر جے پور خود تعریف سے باہر تھا دوم بتقریب آمد
جناب شاہزادہ صاحب بہادر کے شہر کی درستی و تیاری و رنگ آمیزی عمارات عالی شان
اور بازارون مین ٹیاٹٹی کے پردون کا چلمنون کا رنگ برنگ کے پھریرون او جھنڈیون کا
ہوا مین اڑنا اور ہر طرح کے سامان صفائی اور رنگینی کے عجب و عجیب دکھلاتے تھے
رام نواس باغ مین جو دروازے تیار ہوئے ہین اوپر لفظ (ویلکم) اور جھنڈی و پھریرے

سرخ سبز زرد رنگ کی نصب کی گئی ہین دروازہ بیکانیر واجمیری پر بھی حروف والفاظ بالا
نہایت صنعت سے کندہ ہوئے تھے علاوہ انکے تمام شہر کے دروازے عبارات بالا اور رنگ
برنگ کے پھریرون سے آراستہ تھے شہر مین دو حوض انگریزی قسم کے فوارون سے آراستہ
ہین کہ اونمین لیل ونہار پانی جاری رہتا ہے اور کل سامان وتیاری اس ریاست کی
قابل دید وشنید ہے

यनैवरननगर निका इ ॥ जहाजरमन नहाहामा

اندر سال کے چند جشن شاہانہ ہوتی ہین کہ اگر اونکا ذکر درج کیا جاوے تو ایک دفتر ہو جاوے مگر
واسطے ناظرین تواریخ کے ایک جشن جو ابستمی ماگھ سودی کو ہوتا ہے بطور تمثیل لکھا جاتا
ہے ہمارے ایک شفیق کہ جنہون نے بچشم خود دیکھا ہے فرماتے ہین کہ مہاراجہ جے پور
سورج بنسی ہین رام چندر کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین اسی وجہ سے اندر سال کے ایک جشن
سورج پوجا کا ہوتا ہے اور مہاراجہ صاحب کی سواری سورج پوجن کو بڑے تزک واحتشام
شاہانہ سے نکلتی ہے وہی شفیق فرماتے ہین کہ اب ستمی کے روز چھ بجے صبح سے خلقت کا ہجوم
ہونا شروع ہوتا ہے سات بجے پیادون اور ناگون کی پلٹن مع باجہ انگریزی اور سواران
ہندوستانی کے پرے آنے لگے نو بجے تک تمام جلوس اپنے اپنے موقع پر بانتظار تشریف آوری
حضور مہاراجہ بہادر کی صف بستہ استادہ ہو جاتا ہے بازار سے خلق اللہ کا ہجوم کثیر نظر آنے لگا اکثر
صاحبان انگریز ومیم صاحبات جو ریاست مین موجود تھین بنا بر ملاحظہ تماشا واداے سلام
مہاراجہ کی تشریف لائے وتمام کوٹھی دوکانات جی لوپر پر تماشائی اور مستورات بنا بر درشن
مہاراجہ کے جمع تھے اگرچہ سری حضور مہاراجہ کا انتظام جلوس تفصیل وار لکھنا دشوار
مگر بادی النظر مین جو کچھ معلوم ہوا اوسکی کیفیت یہ ہے کہ آج کے روز اندرون ڈیوڑھی
معلے کے کونسل چند ستون کے صحن سے مکان دربار یہ شربتی محل مین رونق بخشی ہوتی ہے
اس مقام آرام تمائیل مین جملہ اکابر واصاغر درباری ورئیسان تعظیمی وامتیازی بنظر حصول
زیارت تشریف لاتی ہین اور مقربان حضوری وتعظیمی کے سوائے اور بھی حضرات امتیازی
اس مقام نور رنگین مین جلوہ افگن ہوتے ہین گیارہ بجے حضور عالی مہاراجہ بہادر نہایت
شان وشوکت شاہانہ کے ساتھ ہوا محل سے اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے جناب ممدوح کے

ہمراہ کنور پرتاپ سنگہ جی صاحب و کنور کشور سنگہ جی صاحب برادران حقیقی مہاراجہ صاحب
جو دھپور گھوڑون پر سوار اور نواب محمد فیض علی خانصاحب سی ایس آئی مدار المہام ریاست
کوٹہ بھی ہمرکاب تھے جناب ٹھاکر فتح سنگہ بہادر صاحب وزیر ریاست ہذا ایک عمدہ گھوڑے پر
سوار ہمراہ جلو تھے حضرات درباریان نے بتعظیم تمام و آداب خاص شور مبارکباد کا بلند کیا اور حضور
ممدوح کے گھوڑے پر سوار ہوتے ہی سلسلہ جلوس جو اول سے مرتب تھا اپنے مقررہ ترتیب
سے آراستہ و پیراستہ ہوگیا سپاہی جو لباس فاخرہ اور وردی سے آراستہ تھے اونہون نے
باجا بجایا اور سلامی اوتاری گردون نرگا و کا سجاؤ بناؤ اور دیگر اقسام کی گاڑیون کا لطف
قابل دید تھا شتر سواری ماہی مراتب اور حضور مہاراجہ صاحب کے سرداران تعظیمی کا سلسلہ
جو صفت آراستہ تھا چشم نظارگیان مین ایسا ضیا بخش تھا کہ آنکھون کو چکا چوند ہوتی تھی
ہاتھیون کا جلوس بھی انتخاب تھا جن پر سونے کی عماریان اور طلائی و نقرئی ہودے کسے اور
زیور طلائی نقرئی پہنے کارچوبی و مغرق جھولین پڑی ہوئین اور خاصے گھوڑے پر جی تمثال جو
زیور ہائے طلائی سے مثل عروس آراستہ و پیراستہ تھے عجیب انداز کے ساتھ خرامان خرامان جلوس
سواری مین ہمراہ تھے سانڈنی سوارون کی قطار اور طلائی رتھون و گاڑیون کی بہار بلینو نگا
باجا نواز کے ساتھ گذرنا سوارون کے رجمنٹون اور افسران و سرداران ریاست و مصاحبین و
ٹھاکران ذی عزت کا زرق برق کی پوشاکین پہنکر عمدہ گھوڑون پر جلوس آہستہ آہستہ چلنا
عجب شان و شوکت ظاہر کرتا تھا توپ خانہ بھی سواری کے ہمراہ تھا جنمین نہایت عمدہ جوڑیان بیلون
کی جتی ہوئین اور جھولین بانات رنگ برنگ کی پڑی ہوئین تھین جو بیان نہایت فربہ اور کلان
تھین ڈھلیت برچھی بردار و نشان بردار و قرابین والے جوان بندگان خاص جو چیلہ کے نام
سے مشہور ہین اونکا سلسلہ جلوس شاہانہ کی شوکت و سطوت کا اظہار کرتے ہوئے جب دروازہ
سے سواری گذری سلامی کی اتواپ سر ہوئین حضور معلی کے لباس جلوسی کے اوپر تمغہ اسٹار آف
انڈیا کا نورانی جلوہ کا عجیب رونق دیتا تھا غرض کہ کس کس شئے کی صفت ہو جہان تہمتن عالم
نور تھا اس تکلف اور جشن کے ساتھ سواری رشک باد بہاری با توزک و احتشام گذری جسکو
دیکھکر صانع قدرت کی صنعت نظر آتی حضور مہاراجہ صاحب بہادر میڈیکل ہال کے روبرو سے

ہوتے ہوئے اوس مقام پر رونق افروز ہوئے جہاں تیاری سورج پوجا کی ہوئی تھی حضور والا
آواب بزرگانہ سے گھوڑے سے اوترکر پرستش ایزدی کے لیے خیمہ میں ہوئے اوس وقت فوارے خوب
جاری تھے حوض لبالب عجب کیفیت دکھا رہا تھا مہاراجہ صاحب بہادر بعد پرستش ولایتی گاڑی
مین سوار ہوئے اور جلوس حسب مندرجہ بالا مرتب ہوا اور سامنے سواری سورج دیوتا کا رتھ
جسمین چار گھوڑے جوتے ہوئے تھے اور اسکے بعد ایک خاص جلوس اور اوسکے بعد سواری سرکار حضور
کی چار اسپہ گاڑی مین جلوہ بخش تھی جسکی پوشش بالکل زربفت کی تھی اور تمام سلمے ستارے کا
کام اور ہر چہار طرف گاڑی کے کام نقرئی بنا ہوا تھا ایسی شان و شوکت سے قریب گیارہ بجے
کاشانۂ دولت مین آفتاب حشمت و اجلال درخشان ہوا ـــــ

چہارم فروری ۱۸۷۶ء کو خبر فرحت اثر آمد جناب شاہزادہ صاحب بہادر کی سنکر دو پہر سے اہتمام جلوس
جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور نے فرمایا تھا سانگانیر دروازہ سے ہوا محل تک دو دو
پلٹن پیادگان اور اجمیری دروازہ دورویہ پلٹن ناگا اور راجی کی باغ سے شہر تک جلوس ہاتھیوں
و نقارے و نشان سوار اور برچھی بردار اور توپخانہ اور ہاتھی پر نشان لیے ہوئے باترتیب و مرتب
استادہ تھے و عزیز و اقارب ٹھاکران جاگیرداران لباس فاخرہ زیب بدن کیے ہوئے منتظر
آمد آمد جناب شاہزادہ صاحب بہادر کے تھے اور تمام رعایائے جے پور و شایقین دیار و امصار اطراف
و جوانب دوکانوں اور بالاخانوں پر اور سڑک کے دو طرفہ ہزارہا مخلوق کا جماؤ تھا اور سب
ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے کہ ناگاہ جناب فیض مآب شاہزادہ پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر
ایسے عجیب و غریب نادر شہر مین چھ بجے شام کے بسواری ریل رونق افروز اسٹیشن ریل جے پور
ہوئے اوسی وقت اتواپ سلامی توپخانہ مہاراجہ بہادر سے سر ہوئین مہاراجہ صاحب شاہزادہ
صاحب کو اسٹیشن سے استقبال کرکے لیا اور فٹن چار اسپہ پر ضیا بخش ہوکر سانگانیر دروازہ
تک سواری پہونچی بعدہ جناب شاہزادہ صاحب فیل کوہ پیکر پر جلوہ فرما ہوئے داہنی جانب
شاہزادہ صاحب اور بائین جانب مہاراجہ صاحب ہودج نشین ہوئے اوسی جلوس
اور تزک اور احتشام کے ساتھ دو طرفہ مشعلین روشن سواری چلی جناب شاہزادہ صاحب دو طرفہ
بلاحظہ فرماتے ہوئے نہایت کشادہ پیشانی سے ہر ایک کا سلام لیتے ہوئے چلے جاتے تھے

وہان سے محلون کے قریب سواری پہونچی اور اجمیری دروازہ سے گذر کر راجی کے باغ مین کہ
جو قیام گاہ پولیٹکل اجنٹ کا ہی اور وہان پیشتر سے خیمہ جات متعدد نصب ہوئے تھے بعز وجلال
رونق افروز ہوئے — ۵ فروری کو جناب شاہزادہ صاحب واسطے شکار کے دامن کوہ پر
تشریف لیگئے پہلے سے انتظام شکار گاہ کنور پرتاپ سنگہ وکنور کشور سنگہ صاحبان برادران حقیقی
مہاراجہ جودہپور نے باہمائے جناب مہاراجہ جے پور کے فرمایا تھا صرف دو تین مصاحب شاہزادہ
صاحب کے ہمراہ تھے یہان بڑے عظیم شیر کا شکار ہوا جو آٹھہ فٹ چوڑہ انچہ لنبا تھا شاہزادہ
صاحب کو اس شکار سے نہایت خوشی حاصل ہوئی اوسی تاریخ کو بوقت شب اہتمام روشنی اور
دربار اور دعوت کا مہاراجہ کی طرف سے ہوا قیام گاہ جناب شاہزادہ بہادر سے دو طرفہ سڑک
کی روشنی کا اہتمام ہوا اور مکانات عالیشان اور اندرون محلات و قلعہ جات و باغات کی بڑی
دہوم دہام کے ساتھہ روشنی ہوئی تھی و مکان دربار نہایت آراستہ و پیراستہ تھا آٹھہ
بجے شاہزادہ صاحب دربار مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب نے استقبال کیا اور
شاہزادہ صاحب کرسی زرین پر جلوہ فرما ہوئے عزیز و اقارب اور ارکان ریاست حسب مدارج
پیش ہوئے اور نذرین گذرین جو صرف چہوکر معاف ہوئین بعد گذرنے نذرون کے کنور
پرتاپ سنگہ صاحب اور کنور کشور سنگہ صاحب کو دو تمغہ اپنے نام کے شاہزادہ صاحب نے
بطور یادگار مرحمت فرمائے بعدہ مہاراجہ کی طرف سے ہار گلہائے تازہ کے شاہزادہ صاحب
اور مصاحبون کو زیب گلو کیے گئے اور طوائفان زہرہ جبین کا رقص و سرود ہوا بعدہ عطر و پان
تقسیم کیا گیا اور دربار برخاست ہوا دربار سے اوٹھہ کر شاہزادہ صاحب چندر محل کو تشریف
لے گئے یہان پر تحائف ساخت جے پور مہیا کیے گئے تھے اوسکو ملاحظہ فرمایا اور قبول کیے گئے
اس چندر محل مین فوارون کا عجیب لطف تھا اور روشنی کی کیفیت قابل دید مکان کی نفاست
و زیب و زینت و فرش و فروش جھاڑ و کنول کی سجاوٹ و لطافت عجب لطف دکھارہی
تھی سارا مکان کثرت روشنی سے عالم نور ہو رہا تھا اور جو فوارہ جاری تھے اوسمین ہزارہا
کنول روشن معلوم ہوتے تھے بعدہ جناب شاہزادہ صاحب مع ہمراہیان کے مقام
نعمتخانہ مین جسکے لیے آنبیری محل آراستہ کیا گیا تھا تشریف لائے اول حضور پرنور نے

اوس مکان رشک ارم کی ہر ایک حصہ کو ملاحظہ فرمایا اور قرینہ کی آرایش و زینت کے ملاحظہ کے
بعد کھانے کو تشریف لے گئے انواع اقسام کے طعام لذیذ میزون پر باموقع و باترتیب
چنے ہوئے تھے اسباب کھانیکے سب انگریزی آبقرہ ساختہ فرنچ ایک وضع و قطع کے جھاڑ ہاے
فرشی و سقفی مین شمعہاے مومی و کافوری روشن نہایت لطافت و نفاست سے کنولہاے
بلورین کا جوبن لطف خیز و خوشنما معلوم ہوتا تھا ایک سو دس صاحبان جلیل الشان کے
ساتھ حضور شاہزادہ بہادر نے طعام تناول فرمایا حضور پرنس آف ویلیس بہادر اور عالیجناب
مہاراجہ صاحب بہادر مین لطف سخن اخلاص و عقیدت محبت و مہمان نوازی کا اظہار ہوتا جاتا تھا
اور منزحیم ہینڈرسن صاحب تھے حضور شاہزادہ کے بشرے مبارک سے انداز مسرت ظاہر تھے
اثناے تناول طعام مین بیادگاری تندرستی جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا و عالیجناب پرنس آف
ویلز بہادر و مہاراجہ بہادر جام نوش ہوئے اور مبارکباد کی تالیان بجین غلغلہ مسرت بدعا کا
مقبول عرش تک پہونچا تناول طعام کے اختتام کے قریب جناب مہاراجہ صاحب بہادر نے
استادہ ہوکر اسپیچ شکریہ تشریف آوری کی جو انگریزی مین تھا پیش کیا اوس اسپیچ کے جواب
مین فوراً شاہزادہ صاحب بہادر نے سپاس و خوبی میزبان کو باواز دلکش ادا فرمایا بعد نوش
طعام سرور محبت مین بے تکلف اپنے میزبان محترم کی دلداری کی طرف توجہ فرمائی چند کھیل
و تماشا شروع ہوئے منجملہ اونکے نٹنرن کے تماشے پر خوب ہنستے ہوے بعد ازان حضور مہاراجہ
جے پور نے ساخت جے پوری نقرہ کا کلی تحفے مین پیش کی اور شاہزادہ صاحب نے اوس کلی سے
حقہ نوشی کی مثل شاہان ہندوستان کے دم کھینچے اوس وقت عجیب بے تکلفی کا اظہار تھا جسکا حد
و حساب نہین ایک ساعت اس شغل بے تکلفی مین مصروف و مشغول رہے ازان بعد شاہزادہ
بہادر نے ایک چرٹ دان جرمی جسپر نقرہ کا کام کیا ہوا اور گردنشانات شاہی بنے ہوئے اور
دیا سلائی کا بکس طلائی بیادگار عنایت مرحمت فرمایا جسکو بمزید افتخار و کلمات سپاس گزاری
کے مہاراجہ صاحب نے قبول فرمایا بعد ازان چند محل مین تشریف لے گئے اور اس
عالیشان مکان کے ہر ایک درجہ کی کیفیت ملاحظہ فرماتے ہوئے ماہو بوا اس کی جانب
رونق افزا ہوئے یہان و وطرفہ ردشنی کی آرایش شیشہ آلات کی نیبایش سرخ سبز

گلاسون کی روشنی نئی صنعت اور انداز کی گلاس ہاے روشن کے بیل بوٹے بنی ہوی عجیب جلوہ دیتی تھی
سری گوبند دیو جی کے مندر کے اوپر اور درون کی روشنی نہایت لطف خیز تھی قندیلون کی
روشنی گویا باغ کی بہار دکھلا رہی تھی اس مقام سے پہاڑ کی روشنی کا جلوہ نظر وہمین طلسم آتش نما
معلوم دیتا تھا وہان سے مادھو نواس نامی کوٹھی مین چای پانی کے لئے تشریف لیگئے یہ کوٹھی بوجہ
خوشنمائی اور طرز طرز کے سامان روشنی سے آراستہ پیراستہ تھی یہان پر مارواڑی جھومر کا ناچ
مارواڑی انداز کا شروع ہوا بیچ مین ایک ڈف گرد اوسکی ماہرویان تمثال لباس فرزیور مین مغرق
حلقہ باندھے اور ہاتھ سر پر جوڑ کر گیت گاتین خرام ناز محبوبانہ سے چکر کھاتین عجیب لطف و مسرت
بخشتی تھین ازان بعد جلترنگ باجا بجایا گیا جسکو جناب شاہزادہ بہادر نے بہت توجہ سے
سنا تھا اور دیر تک مصروف رہے اوسکے ساتھ ستار و پکھاوج و طنبورہ وغیرہ کی سُریلی ہوی عجب سمان
بندھا تھا حضور شاہزادہ صاحب بہادر کا اکثر صاحبان جلسہ سے بے تکلف ملنا اور باتین فرمانا
اوس صحبت کی مسرت جشن پُر فرحت کا باعث تھا جناب مہاراجہ بہادر سے بہت دیر تک
مکالمات شوقیہ درمیان رہے اس جلسہ مین ڈاکٹر سنڈر صاحب نے ایک کتاب جیپور گائیڈ بک
بحضور شاہزادہ صاحب بتوسط ڈاکٹر فریر صاحب پیش کی یہ کتاب انگریزی مین تھی بعدہ
کنور پرتاب سنگھ جی و کنور کشور سنگھ جی و دیگر حضار حضوری سے ہاتھ ملایا اور قریب ۱۱ بجے
مہمان ذی میزبان سے رخصت چاہی جناب مہاراجہ بہادر نے گوٹے کا ہار بتکلف زیب گلو فرمایا
اور تا دروازہ ایوان شربتی مشایعت کیلیے تشریف لیگئے اور یہ کلمات خوشی و خورمی وادائے
سپاس رخصت ہوی چونکہ آتشبازی دوسرے مقام پر تھی اور یہان مہمان کی خوشی خاطر سے اس قدر
دل افروزی ہوئی کہ اوس رات ملاحظہ نکر سکے دوسرے دن پر جلسہ ملتوی رہا ۹ تاریخ کو
شاہزادہ صاحب واسطے ملاقات راجصاحب کے شربتی محل مین تشریف لیگئے اور اوس وز پیشتر
چندر محل کے ساتون درجہ ملاحظہ فرما اور زبان مبارک سے دُرفشان ہوے کہ ایسے خوش قطع وضع
کی عمارت کسی شہر مین نہین دیکھی گئی اور دیکھے درجے پر سے تمام شہر کے وسعت مکانات کی عظمت
دیکھکر نہایت خوش ہوئے بعد ازان درمیان کے درجے مین آکر رونق افروز ہوئے یہ کمرہ
بہ تکلف میز و کرسیو ن سے سجا تھا اور یہان پر وہ تمام تحائف جو مہاراجہ نے بنابر نذر جمع کی تھی

ملاحظہ فرمائی اور اوس کمرہ کے روبرو فضا باغ مین فوارہ انواع اقسام کے جاری تھے مکانات کی آراستگی باغ کی صفائی درختون کا سبزہ اوس باغ پُر فضا کو جسنے دیکھا وہ یہی کہتا تھا بیت اگر فردوس بر روی زمین ست * ہمین ست و ہمین ست ہمین ست * بعد ملاحظہ تحفہ جات کے مادھو نواس کی کوٹھی بلیئرڈ روم کو ملاحظہ فرمایا جب حضور شاہزادہ بہادر نے مادھو نواس محل کی سیر کی مہاراجہ بہادر نے پہلی سے اجازت فرمائی تھی کہ حضور دولت کی تصویر بطور نقشہ یادگار کے بنائی جاوے اور شاہزادہ صاحب کی طرف سے اس رفتار اخلاص پسند کی اجازت ہو گئی تھی چنانچہ صحن مادھو نواس مین سری حضور مہاراجہ بہادر نے جو اس فن مین بے عدیل ہین تصویر عکسی اوتاری اوس وقت مہاراجہ بہادر نے چند کلمات باعث تکلیف دہی کے عذر آمیز فرمائے اوسپر شاہزادہ صاحب نے تبسم فرماکر فرمایا کہ جب تک آپ چاہین ہم خوشی سے بیٹھے ہین چنانچہ ایک ہی مرتبہ مین دو نقشہ اوتارے اور دونون عمدہ و بہتر اوترے اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ یہ موقع تصویر کشی کا جو خوش قسمتی سے مہاراجہ صاحب کو ملا نہایت عمدہ موقع تھا جو صرف مہاراجہ جے پور کے واسطے مخصوص تھا یعنے شاہنشاہ ایرلنڈ کا ہندوستان مین تشریف لانا اور ریاست جے پور مین ہونا اور اس بے تکلفی سے خود مہاراجہ صاحب کا مصروف عکس کشی ہونا عجیب لطف و محبت کی بات ہے پھر بالا خانہ مادھو نواس کی تصویر خانہ کی سامان اور تصاویر کا ملاحظہ فرمایا اس جگہہ کتاب مین دو شاہزادہ کی تصویر پیش ہوئین اونکی جلد رنگین دفتی چاندی کی تختی کی نصب تھی اور عبارت ذیل اوسپر کندہ تھی

عبارت بطریق تحفہ پیشکش کیا گیا عالیجناب پرنس آف ویلز بہادر کو از جانب عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگہ بہادر والی جے پور جی سی ایس آئی بطور یادگار تشریف

آوری شاہزادہ بہادر بمقام جے پور ۱۸۷۶ع

اون دونون کتابون سے ایک کتاب مین نقشہ جات کلان پیمانہ کے زیادہ تر مقامات متعلقہ راج جے پور کے و بعض نقشہ جات ملک راج پوتانہ و اودے پور و جودھپور و شملہ وغیرہ کے تھے اون کتابون مین اکثر نقشجات مہاراجہ بہادر نے خود عکس لیا تھا و بعض نقشجات کو مسٹر فوجی صاحب مُنصرم و مہتمامت تصاویر عکس نے دورہ کرکے اوتارا تھا دوسری کتاب مین نقشے تھے

بلکہ تصاویر جناب مہاراجہ بہادر مع وضع و قطع ملکی و سرداران نامی گرامی مہاراجگان
و بعض بیسان کے تھے بعد ملاحظہ کتب ہاے بالا کے شاہزادہ بہادر پائین باغ کی روش پر
خرامان خرامان فوارونکی سیر فرماتے ہوئے بادل محل مین تشریف لائے یہان کی خوبی کو
ملاحظہ فرماتے ہوئے گو بندو لوکے مندر سے اوتر طرف باغ کے دوسرے درجہ مین گئے
تو حوض کوثر نما مین بڑے بڑے نل طلائی ہزارہ فوارون کا ایک دم سے حوض مین چلنا آفتاب
کی شعاع کا پڑنا لاکھون جلوہ دکھارہا تھا اوسکی معاینہ سے نہایت مسرت حاصل ہوئی
بادل محل مین حضور شاہزادہ صاحب بہادر نے ایک ایک اشیاے حرفہ اور معدنی اور صنعتی
اور وضعی کو بغور ملاحظہ فرمایا جب پیداوار ملک جے پور کی طرف نگاہ کی تو اون غلہ جات کو
زیادہ تر توجہ سے پوچھا سری حضور نے مفصل ارشاد فرمایا یہان ایک تصویر شیر کی نہایت
عمدہ میز پر رکھی تھی اوسکی دیکھنے سے شاہزادہ بہادر کو اپنے شکار کی مسرت یاد آئی جیسا کہ
شاہزادہ صاحب کے فربہر صاحب نے پروہت رام پرشاد جی صاحب رکن اعظم کونسل
سری حضور سے اکثر حالات مذہب اور شاستر کا حال دیسی زبان مین استفسار کیا اور
پروہت جی نے اوسکا درست جواب دیا یہان سے شاہزادہ صاحب بسواری فٹن محل امیر
کے ملاحظہ کو تشریف لے گئے اس روز شاہزادہ نے ہمراہی فتح سنگھ کے تمام یادگار کہنہ مکانات
کی سیر فرماتے ہوئے پہاڑون کے نشیب و فراز دیکھتے امیر محل کی سیر سے کیفیت خاص حاصل
فرمائی اور نشانات گذشتگان اور اونکے طرز اور ترتیب مکانات کو نہایت پسند کیا اور ٹفن بھی
یہان کھائی تین بجے کے بعد معاودت فرماے باغ رام نواس ہوئے اور مہاراجہ صاحب
بھی رونق افروز ہوئے یہان پر شاہزادہ صاحب نے (ایڈورڈ البرٹ ہال)
تامے عمارت کی بنیاد کا پتھر دست مبارک سے رکھا تو اپ سلامی سر ہوئین یکشنبہ ۶
تاریخ کی رات کو بجز تناول طعام کے اور کوئی جلسہ نہین ہوا اور بروز دوشنبہ ۷ ماہ فروری
کو شاہزادہ صاحب نے قصد آگرہ کا کیا ۹ بجے باجی کے باغ مین گارڈ تعظیمی استادہ ہوا
اسباب شاہزادہ بہادر اور اونکے ہمراہیون کا گاڑیون پر بار ہوتا آٹھ بجے سے شروع
ہوا ۹ بجے جناب مہاراجہ صاحب مع کنور ہاے پرتاب سنگھ و کشور سنگھ جی کو رونق افروز

ہوئے بعد حاضری شاہزادہ کی طرف سے مسرت قلبی سے اعزاز افزا سپاس میزبان کی گرمجوشیون کا
ادا ہوا اور ادہر سے اخلاص عقیدت کے خیال پیش ہوئے کنور پرتاپ سنگہ سے شاہزادہ بہادر نے
ارشاد فرمایا کہ ہم ایک راس اسپ آپکو ولایت سے ارسال کرین گے کنور صاحب نے شکریہ اس
قدردانی کا ادا کیا بعدہ لارڈ سفیلڈ صاحب نے ایک چھڑی بطور تحفہ کنور صاحب کو عنایت
کی اور جب شاہزادہ صاحب باہر برآمدہ کے تشریف لاسے تو ایک چھڑی لالہ گوپال سنگہ جی
کوچبان کو عنایت فرمائی اور اونکی ہنروری کے نہایت تعریف کی پہر شاہزادہ بہمراہی جناب
مہاراجہ بہادر و کنور صاحبان ممدوح و دیگر صاحبان اسٹاف ریلوے لین پر جسکا چبوترہ فرش
و کرسیون سے آراستہ تھا تشریف لیگئے جب شاہزادہ بہادر مہاراجہ صاحب سے رخصت ہوے اوس وقت
کا اثر جس قدر قلب پاک سرشت سری حضور صاحب بہادر پر تھا وہ بیان سے باہر ہے مصافحہ کا
فرمانا اور کلمۃ الوداع اور اخیر کے الفاظ شکریہ میزبان کا شاہزادہ صاحب کی شگفتہ دلی سے
ظاہر ہونا اور پہر ریلوے سے مہاراجہ صاحب کی طرف نگاہ الفت سے دیکھتا محبت کی حالت
مین جو صدمہ مہاجرت کے سہے ہوتے ہین اونکا ہی دل اس گداز محبت کی طرز کو جانتا ہے بعد الوداع
صفت و ثنا مہمان مین جناب مہاراجہ صاحب شاہزادہ صاحب کی بی انتہا خوبیونکو یاد فرماتے رہے

نقل اسپیچ مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور سوائی
ترجمہ انگریزی

حضور خسرو عالی جناب و میم صاحبات — مجکو ایسے الفاظ نہین مل سکتے ہین کہ مین اونکے
ذریعہ سے اپنی وہ دلی خوشی و مسرت قلبی ظاہر کرون جو مجہے آج شام کو بوجہ رونق افروزی
حضور کے ہم لوگون مین ہوئی اور مین عالیجناب کا ممنون و مشکور ہوا کہ حضور نے ازراہ
عنایت و مہربانی میرا مہمان ہونا قبول فرمایا اس سے صاف ظاہر ہے کہ کس قدر جناب
ملکہ معظمہ کی مہربانی اور مربیانہ خیالات بجانب رؤسا و باشندگان ہند کے ہین کہ جناب
ممدوحہ نے حضور کو اجازت دی کہ حضور والا شرقی عملداری مین تشریف لیجاوین اسبات کو
ہم بخوبی جانتے ہین اور دل سے ثنا خوان ہین کہ ہمکو جو امید و توقع تہی اوس سے زیادہ فوقیت
ہوئی کہ جناب ملکہ معظمہ کو ہندکی رعایا کا دل سے مادرانہ خیال ہے جیسا کہ اونلوگونکا ہی

ہوا ونکے تخت کے گرد ہین بے نظیر اور بڑا موقع کہ ہند مین حضور تشریف لائے ہم لوگونکو ہمیشہ
ایک محبت اور تپاک سے یاد رہے گا اور اسکا حال ہماری تاریخون مین ایک پائداری کے ساتھ
رہے گا مینے نے انتہا مسرت اور خوشی سے یہ بات سنی کہ کیسی کیسی خوشی اور گرمجوشی سے
حضور والا کا استقبال ہوا اور کس قدر خوشی رئیسون اور عوام نے حضور ممدوح الشان
سے ہر قدم پر ظاہر کی ایسی خوشی اوس وقت سے ہو رہی ہے جب سے جناب ممدوح نے
ہندوستان کی زمین پر قدم رکھا ہے اور مین نہایت ادب سے اس بات کی امید کرتا ہون کہ جو
خوشی اور بڑے بڑے جلسہ اون مقامات پر ہوئے ہین جہان حضور نے قدم رنجہ فرمایا ہے
اوس سے حضور عالیجناب پر ظاہر ہوا ہوگا کہ کس قدر محبت اور حضور کی فرمانبرداری
عام کو ہی اور یہ بھی بیان کرتا ہون کہ حضور والا تبار نے جو اخلاق و مہربانی اور ہمدردی
رؤسا ہند و عوام باشندگان پر ظاہر کی ہے اوس سے ہملوگون کے دلون پر ایک نقش
ہوگیا ہے اور مین اپنی اوس دلی خوشی سے ظاہر کرتا ہون جو بیان سے باہر ہے کہ جس قدر
میرے ہمعصر رئیسون اور معزز ہندوستانیون سے میری ملاقات ہوئی اونھون نے بھی
حضور کی نسبت ویسی ہی اپنی محبت ظاہر کی جیسا کہ مینے بیان کیا ہے مین دل سے یہ دعا
مانگتا ہون کہ سرزمین ہندوستان پر ولیعہد تخت انگلنڈ و ہند کا قدوم میمنت لزوم ایک
بڑا باعث برکات کا رؤسا ہند کے واسطے ہوا اور نتیجہ ایسا ظہور پذیر ہو جو اس بہت بڑی
ملک کی بہتری اور سرسبزی کا باعث ہو خدا وند کریم ہم سب لوگون کا باپ ہے اوسکا سایہ
حضور پر ہر وقت رہے اور وہ جملہ آفات سے حضور کو امن و امان مین رکھے اور وہ آپ پر اپنی
نے انتہا رحمتین برساے اور آپکا اپنی بے نظیر قوت سے ہمیشہ حامی رہے تاکہ آپ اپنے اوس
کام کو جو آپکے درجے کے متعلق ہین بخوبی انجام فرماوین اور خدا آپکو اپنے درجے پر رکھے
جسکے واسطے اوسنے آپکو پیدا کیا ہے ہم لوگ بخوبی واقف ہین کہ کیا کیا وجوہات مانع
ہوئے کہ حضور شاہزادی بیگم ویلز ہم لوگون کی سرزمین پر حضور کے ساتھ تشریف نہ لائین
اگر جناب ممدوحہ ہندوستان مین رونق افروز ہوتین تو اس عمدہ وقت پر اور بھی موجب خوشی و خرمی کا تھا
مین اس موقع پر از سر نو اپنی دلی فرمانبرداری کو جو مجھکو علیا حضرت ملکہ معظمہ سے ہے جسکی

نا موری اور عظمت و شان کی تمامی دنیا مین دھوم ہے —

ظاہر کرتا ہون اور میرے آدمی سچے دل سے اس بات پر نازان ہین اور جو محبت و امید جناب ملکہ معظمہ سے اونکی کرور ہا رعایا کو ہے اوسمین ہم لوگ بھی دل و جان سے شریک ہین ؛

بیگم صاحبات و صاحبان — اب مین تجویز کرتا ہون کہ جام تندرستی حضور جیسٹر و عالیجناب کا جو ہمارے سرتاج و ولیعہد شاہزادہ ہین نوش کیا جاوے اور مجھکو امید ہے کہ آپ سب لوگ اوسکی نوش کرنے مین میری شرکت دل سے کرینگے اور دعا کرینگے کہ حضور کی [illegible] اور خوشیون سے معمور ہوا اور پھر حضور بڑی خوشی سے اون لوگون مین جا ملین جنکو چھوڑ آئے ہین

ورود مقام مراد آباد — خبر آمد تشریف آوری شاہزادہ کی سنکر اسٹیشن ریل نہایت آراستہ ہوا تھا جا بجا رنگ برنگ کی جھنڈیان نصب تھین اسٹیشن کے ہر ایک دروازہ اندرونی و بیرونی پر ہر طرح کی تصویرین لگائی گئین تھین اور حروف اسم جناب شاہزادہ صاحب نہایت خوبصورتی سے تختون پر لگائے گئے تھے اور جا بجا دروازہ خوشنما اور پارچہ ہائے رنگین و طلائی پرچون سے آراستہ او نیز لفظ ویلکم منقوش تھے اور ایک سڑک جدید نزدیک اسکول سے تینی تال تک شاہزادہ روڈ بنائی گئی تھی اور رام گنگا کے پل پر ایک دروازہ عالیشان کپڑا منڈھا جسپر سنہرا برج چڑھا تھا بنایا گیا تھا اور اسم گرامی کندہ تھا غرض کہ آٹھوین فروری روز سہ شنبہ کو آگرہ سے روانہ ہوکر سات بجے حضور شاہزادہ بہادر مع مصاحبان بسواری ریل جلوہ فرمائے اسٹیشن ریلوے مراد آباد ہوئے ۲۱ توپ سلامی سر ہوئین نصف گھنٹہ اندر اسٹیشن کے قیام فرمایا اس عرصہ مین غسل کرکے پوشاک تبدیل کی اور ہوٹل مین چاے نوش فرمائی بعدازان صاحبان کمیٹی نے سپاسنامہ پیش کیا جو چاندی کے قلمدان مین کہ جسپر نہایت عمدہ اور خوبصورت کام کیا ہوا تھا رکھا تھا بعدازان حضور محتشم الیہ ریلوے اسٹیشن سے برآمد ہوئے سواران رسالہ اور افواج گورہ جو بطور گارڈ تعظیمی کے موجود تھے سلامی ادا کی اور باجہ انگریزی بجا اور شاہزادہ صاحب مع مصاحبان جرنٹ چار اسپہ پر سوار ہوئے اور ۲۱ ضرب توپ سلامی سر ہوئین جب سواری شاہزادہ روڈ پر داخل ہوئے اہل عملہ ججی نے کورنش بجالائے اور گورنمنٹ اسکول طلبا نے تسلیمات و کورنشات ادا کی جناب شاہزادہ صاحب

رام گنگا عبور فرماکر مفصت فرمائے نینی تال ہوئے ۔

(م) مقام نینی تال ۔ عالیجناب شاہزادہ صاحب بہادر ۸ تاریخ ماہ فروری ۱۸۷۰ء عیسوی کو شام کے وقت کالی ڈونگی میں داخل ہوکر نینی تال کو تشریف لے گئے اول جناب ممدوح اپنے لشکرگاہ سے کالی ڈونگی کو کہ ۱۸ میل کا فاصلہ تھا تشریف لائے اور یہاں سے مقام منگولی کو تشریف لے گئے اور یہاں ٹفن نوش فرماکر بقیہ سڑک نینی تال کو طے کیا یہ سڑک نہایت تنگ ہے ایک طرف اوسکے ایک میدان نظر آتا ہے اور دوسری جانب دو پہاڑیاں ہیں کہ اونکے درمیان ایک تال اور نیٹو بازار کے مکانات اور دوکانات ہیں اور انگریزوں کے بنگلہ ہیں جناب شاہزادہ صاحب جب نینی تال پر تشریف لائے تو سفید رنگ کے پہاڑی گھوڑے پر سوار تھے اور آگے آگے جنرل رامزی صاحب بہادر کمشنر سیاہ رنگ کے ٹٹو پر جانتے تھے اور شاہزادہ کے پیچھے پیچھے مصاحب اور ہمراہی تھے اور اوس وقت موسم بھی نہایت عمدہ اور مطلع صاف تھا شام تک شاہزادہ صاحب اوس مقام پر وارد ہوئے جسکو مقام برف کا کہتے ہیں اور جہاں سے ترسول و نانا دیبی کا مندر نظر آتا ہے یہ مندر نہایت آراستہ و خوشرنگ ہے شب کو شاہزادہ صاحب نے ریزیڈنٹ صاحب کے بنگلہ پر کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر سیر چاندنی کی فرماکر استراحت فرمائی دوسرے روز شاہزادہ صاحب پہاڑ سے دس بجے اوترکر تالاب کی سیر فرمائی اور فرمایا کہ بعض بعض چیز اس کوہ پر ایسی نظر آئی کہ تمام سیر میں نہیں دیکھی گئی ۔

(ن) مقام ترائی نیپال ۔ مہاراجہ نیپال نے خبر تشریف آوری شاہزادہ کی سنکر ایک خط شکریہ کلکتہ کے دربار میں بدست اپنے قاصد کے خدمت میں شاہزادہ کے

نقل خط مرسلہ راجہ نیپال بنام شاہزادہ بہادر جو مقام کلکتہ صادر ہوا تھا

جس وقت سے ملکہ معظمہ نے اس ریاست کی جانب توجہ نہایت مبذول فرمائی ہے اوس وقت سے اس ریاست کی فلاح اور بہبودی میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہی الغرض ہماری اور عزت کے باعث سے ہمکو رشید ملک تک پہونچا ہے اور میں نہایت راست دل سے گورنمنٹ انگریزی کے حق میں دعا سے خیر مانگتے اور ساجری کے

ساتھ اسکی خدمت کرنے مین مصروف رہا ہون جسکے صلہ مین حضور انریبل نواب سر انریبل چارلیس وائیکونٹ
کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے مجھکو ایک ملک اور میرے وزیر اعظم مہاراج سر جنگ بہادر رانا جی
سی بی ایس آئی کو تمغہ اور خطاب عطا فرمایا ہے مینے اپنے وزیر موصوف کو اس سال کے آغاز مین انگلستان
کو اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر ہو کر ہماری جانب سے شکریہ ادا کرین
اور یہ التجا کرین کہ ملکہ معظمہ اس رابطہ اتحاد کے لحاظ سے جو دونون گورنمنٹ کے درمیان مین جاری ہے
اس عنایت بیغایت کو جاری رکھین جو انھون نے ہمیشہ سے نیپال کی نسبت مبذول فرمائی ہے مگر وزیر
موصوف کو بمبئی سے بمجبوری واپس آنا پڑا جسکے وجوہات آپکے گوش گزار ہوے ہونگے اگرچہ وزیر موصوف
کو اب فضل ایزدی سے صحت ہو گئی ہے تاہم اس نظر سے کہ باعث جلدی کے کسی قسم کی پریشانی یا نامناسب
تکلیف ہو وہ بالفعل ولایت نجاوینگے اور عنقریب مغربی ترائی کی جانب آپکے واسطے شکار کا بندوبست
کرنے کے لیے روانہ ہون گے جس وقت اونکو آپکی ملاقات حاصل ہوگی وہ آپ کو تمام اس ملک کے
حالات سے مطلع کرین گے مجھکو اپنے وزیر اعظم کی زبانی اس بات کے سننے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی
ہے کہ جناب گورنر جنرل وایسرائے بہادر کشور ہند نے یہ تحریر کیا ہے کہ ملکہ معظمہ نے راؤ دیپ سنگہ کنور رانا بہادر
سپہ سالار نیپال کو تمغہ ستارہ ہند عطا فرمایا اور اب جو جلسہ ستارہ ہند کا منعقد ہوگا اوسمین ضرور آپ اوسکے عطا پر
مہربانی فرماوینگے اور وہ اس ملک کے چند تحفے بھی آپکی خدمت مین پیش کرینگے اور مین آپ سے التماس کرتا ہون کہ آپ قبول فرماوینگے

نقل جوابنامہ از جانب شاہزادہ بہادر بنام مہاراجہ سر اندر بکرم شاہ والی نیپال از مقام کلکتہ

اے میرے معزز دوست آپ کی چٹھی میرے پاس پہونچی جسمین آپنے گورنمنٹ کی نسبت رفاقت اور
دوستی کا اظہار کیا تھا اور جو انتظام آپکے وزیر اعظم مہاراجہ جنگ بہادر جی سی بی نے اب
قلمرو مین میری خاطر کی اور تواضع ہیکے واسطے کئے مین اون سے آپ نے مجھے مطلع فرمایا تھا جس
عنایت اور مہربانی سے آپنے یہ انتظام فرمایا ہے اسکا میرے دل پر بڑا اثر ہے اور جو اتحاد
گورنمنٹ کے درمیان ہے اور جسکو استحکام دینے کی ملکہ معظمہ کی دلی خواہش ہے اوسکے ثابت کرنیکے
لیے آپکو یہ یقین دلاتا ہون کہ مجھکو سر جنگ بہادر کی ملاقات سے نہایت مسرت حاصل ہوگی فقط

اکثر اہل ہند گورنمنٹ انگریزی و نیپال کے درمیان دروغ غمگین اوڑاتے ہین اس خط کے ملاحظہ سے انکے ارتباط کا حال ظاہر ہوتا ہے

روانہ کیا اور وزیر جنگ بہادر کو حکم تیاری دعوت کا دیا حضور کے حکم کے موافق سر جنگ بہادر نے مقام ترائی نیپال مین رسد مفصلہ ذیل جمع کیے ۔

چاول	گندم	بکری بھیڑ وغیرہ	روغن زرد
پچاس ہزار روپیہ کا	چالیس ہزار روپیہ کا	بیس ہزار روپیہ کا	پچاس ہزار روپیہ کا

۱۸ فروری تک شاہزادہ بہادر مصروف سیر ترائی کمایون رہے ۔ ۱۹ فروری کو رونق افروز ترائی نیپال ہوئے سر جنگ بہادر اور اونکے مصاحبین و مسٹر گرڈل اسٹول صاحب رزیڈنٹ نے چند میل آگے بڑھکر استقبال کیا جس وقت شاہزادہ صاحب لشکر مین رونق افروز ہوئے فورًا سر جنگ بہادر جواہرات بیش بہا زیب بدن کیے ہوئے ملاقات کے واسطے تشریف لائی نیپال کی منتخب فوج جسمین پیادہ اور سوار و توپخانہ شامل تھا استقبال کے واسطے صف بستہ کھڑے تھے ملاقات بازدید کے وقت سر جنگ بہادر نے والی نیپال کی جانب سے ایک چیٹھی متضمن تہنیت تشریف آوری پیش کی اور بہت سے کلمات شکر گزاری نسبت خاطر و تواضع انگلستان جسکہ وہ گئے تھے اور دیگر مضامین اظہار مسرت کے بیان کیے شاہزادہ صاحب نے بھی سر جنگ بہادر کی خیر خواہی اور جو خدمات ایام غدر مین کی تھی اونکا شکریہ ادا کیا بعد ازان طرفین سے تحائف پیش کیے گئے سر جنگ بہادر ہمراہ تحائف کے ایک نہایت عمدہ ذخیرہ زندہ جنگلی جانورون اور پرندونکا نذر کیا شاہزادہ صاحب نے سر جنگ کے خیمہ سے تشریف لیجاتی وقت فوج نیپال کو ملاحظہ فرما کر اوسکی ترتیب اور درستی کی تعریف کی ۲۱ فروری کو شاہزادہ صاحب خاص کیمپ شہر نیپال تشریف لائی شام کو وقت کھانا کھانے کے بعد سر جنگ بہادر حاضر ہوئے اور حضرت ملکہ معظمہ اور شاہزادہ صاحب کی ہمدردی کی گفتگو دلی اتحاد کی ظاہر کی ۔ ۲۲ فروری کو شکار گاہ آراستہ ہوئے چیتہ شیر شاہزادہ بہادر نے تسخیر کیے ۔ ۲۳ فروری کو شکار ہاتھیون کا ہوا شاہزادہ صاحب مع سر جنگ بہادر و دیگر مصاحبان کے ایک جنگلی فیل مست کا جو نہایت قوی ہیکل اور بڑی سونڈ کا تھا تعاقب کیا تمام روز اوسکا پیچھا کیا آخر روز وزیر نیپال کے پالتو ہاتھیون کی مدد سے گرفتار ہوا بعدہ

۲۳ مارچ کو شاہزادہ صاحب تشریف فرمائے پیلی بھیت ہوئے

(س) مقام پیلی بھیت — پیلی بھیت میں خبر تشریف آوری ولیعہد بہادر کی سنکر ہر طرف دھوم تھی جا بجا دروازے بنائے گئے تھے آراستگی و صفائی سڑکوں کی خوب کی گئی تھی تمام سڑک پر سرخ و سبز جھنڈیاں نصب تھیں اور جامع مسجد تعمیر حافظ رحمت خان نہایت آراستہ کی گئی تھی بتاریخ ۲۳ ماہ مارچ ۱۸۷۶ع کو شاہزادہ صاحب بہادر بسواری ریل ۱۰ بجے کے وقت رونق افروز ہوئے رعایا کا سلام لیتے اور دروازے ملاحظہ فرماتے ہوئے جامع مسجد کا ملاحظہ فرمایا اور اوسکی صفائی و تعمیر کی بہت تعریف کی بعد اوسکے باغ میں تشریف لاکر اوسکی خوش قطع اور صفائی دیکھکر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے جو اوسکے بانی ہیں توصیف فرمائی تمام عہدہ دار گھوڑوں پر سوار شاہزادہ کے ہمرکاب تھے جب اسٹیشن پر آئے اور صاحبزادگان محمد علی و اصغر علی خان صاحب بہادر اور محمد عبد اللہ صاحب نے مع دیگر اہلکاران کے استقبال کیا اور شاہزادہ صاحب اول شامیانہ سرخ باناتی میں داخل ہوئے اور افواج والی رامپور نے سلامی ادا کی اور باجا بجایا و اہلکاران رامپور نے منجانب والی رامپور کے کلمات شکریہ ادا کیے پھر نعمتخانہ میں تشریف فرما ہوکر طعام خاصہ نوش فرمایا بعدہ بستر استراحت پر آرام فرمایا چار بجے کے بعد تشریف فرمائے بانس بریلی ہوئے بارہ بجے سے چار بجے تک یہاں مقیم رہے اور وہ محتاج خانہ جو اوس سے بیادگاری شاہزادہ صاحب کے بنا تھا کھولا گیا فقط

(ع) مقام بانس بریلی — شہر شاہزادہ کے آنے کے واسطے خصوصًا وہ حصہ جسپر ولیعہد بہادر کا گذر ہوتا ضرور تھا خوب آراستہ کیا گیا تھا ہر طرف دروازہ عالیشان کمال صنعت سے بنائے گئے تھے اور اونکو برگ درختان اور انواع انواع گلہائے رنگ برنگ سے مزین کیا تھا اوس سے آگے بڑھکر دو اسٹنڈ عالیشان دو طرفہ سڑک کے تعمیر ہوئی تھی کہ جنپر سے رؤسائے شہر اور اہلکاران سرشتہ تماشا دیکھیں اور ہر اقسام کے جھنڈے و جھنڈیاں نصب تھیں کوٹھی نواب والی رامپور کی بنا بر رونق افروزی ولیعہد بہادر کے نہایت مزین و آراستہ ہوئی تھی اور احاطہ میں و نیز اوس سڑک پر جو کوٹھی سے سکوٹ کو گئی ہے

اور مسکوٹ سے ریلوے اسٹیشن تک دورویہ انتظام روشنی کا نہایت تکلف و صفائی سے
تھا اور دو طرفہ سڑک کے ۱۸ و ۷ و ۳ پلٹن ہندوستانی و سولجروں سالار بنگال ایستادہ تھا اور
اسٹیشن ریلوے بھی نہایت خوشنما بنایا گیا تھا اور اہتمام روشنی بھی خوب معقول تھا اور
باہر اسٹیشن کے ایک بڑا دروازہ بانس کا استادہ ہوا تھا اور جھنڈی استادہ تھی اور صدر
دروازہ سے کوٹھی میں سے آمد و رفت تھی فرش باناتی پلیٹ فارم تک بچھا تھا اور ہر ایک دیوار
بیرونی پر روشنی شیشوں اور اندر اسٹیشن کے لالٹینوں وغیرہ کی تھی اور در دروازہ اندرونی پر تصاویر
عجیب و غریب آویزان تھیں پلیٹ فارم پر دو چبوترہ واسطے نشست صاحبان ملٹری
و سیول و رؤسائے شہر کے تعمیر ہوئی تھی شاہزادہ صاحب ۶ تاریخ کو پانچ بجے شام کے
داخل بریلی ہوئے اور ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئیں جس وقت حضور داخل احاطہ کوٹھی
فرودگاہ ہوئے رؤسائے بریلی نے حضور کا استقبال کیا سات بجے شاہزادہ بہادر مسکو
تشریف لے گئے وہاں جملہ حکام سیول و ملٹری موجود تھے بعد انفراغ تناول طعام کے اسٹیشن
ریلوے پر تشریف لیگئے صاحبان قوم فرنگ نے حسب قواعد انگلستان کے آواز ہرا بلند کیا
اور ۱۰ بجے شاہزادہ بہادر بسواری ریل روانہ شاہجہانپور ہوئے

شاہجہانپور میں جب ریلوے پر داخل ہوئی تو یہاں صاحب مجسٹریٹ ضلع
شاہجہانپور نے بڑی روشنی کی تھی اور مع دو افسران ۲۲ رپلٹن کے بنا بر استقبال
حضور ممدوح کے موجود تھے جب ریل شاہجہانپور سے روانہ ہوئی اوس وقت بسواری ریل
شاہزادہ بہادر نے آرام فرمایا اور لکھنؤ ہوتے ہوئے صبح کے وقت داخل کانپور ہوئے اور فوراً
کانپور سے الہ آباد تشریف لے گئے فقط

(ف) مقام الہ آباد — ۷ ماہ مارچ کو ۱۰ بجے شاہزادہ صاحب بہادر الہ آباد میں
داخل ہوئے جس وقت گاڑی سے شاہزادہ بہادر اوترے شاہی سلامی سر ہوئیں نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے مع مصاحبوں کے اسٹیشن پر استقبال کیا
انکے علاوہ کمانڈر انچیف افواج ہند مع اسٹاف و صاحبان جج ہائی کورٹ و صاحب کمشنر
الہ آباد و حاکم افواج الہ آباد و ممبران بورڈ آف رونیو اور صاحبان سکرٹری گورنمنٹ و

صاحب جج و مجسٹریٹ بہادر الہ آباد بھی موجود تھے گاڑی سے اوترتے ہی میونسپول کی طرف سے اڈریس پیش ہوا اوسی وقت جناب فیضماب نواب انربل نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر و نیسرائے کشور ہند بھی کلکتہ سے بنا بر ملاقات شاہزادہ بہادر کے داخل الہ آباد ہوئے شاہزادہ بہادر باتفاق جناب گورنر جنرل بہادر کے گورنمنٹ ہاوس کی جانب روانہ ہوئے ایک بجے شاہزادہ بہادر نے اسٹار اف انڈیا کا دربار منعقد فرمایا اوسمین خطاب ہائے ذیل عطا ہوئے بعدہ گیارہ بجے رات کے شاہزادہ صاحب روانہ جبل پور ہوئے اور یہ اخیر ملاقات شاہزادہ بہادر سے نواب گورنر جنرل بہادر کی تھی اسٹیشن ریل الہ آباد خوب ... تھا —

تفصیل اسماء کہ جنکو خطاب عطا ہوے الہ آباد مین) جنرل بروئن اور جنرل ... اور ڈاکٹر فیرر ... کو نائیٹ کا خطاب مرحمت ہوا اور کرنیل یول و میجر ہنڈرسن و کرنیل آرن و کرنیل ... و کپتان گلین اور میجر براڈ فورڈ و کپتان ہیرنگ صاحب کو کمپینین اسٹار اف انڈیا کا خطاب ہوا —

ص ۳ مقام جبل پور — اسٹیشن ریل مقام جبل پور مختلف رنگ کے پھولون اور سرخ و سبز بیرون و فرش ہائے بانانی بوقلمون سے بنا بر تشریف آوری ولیعہد بہادر کے آراستہ کیا گیا تھا اور ولایتی رسالہ اور گروہ باجہ والون کا اسٹیشن کے سامنے کھڑا کیا گیا تھا اور اسکے بعد سندر اسی پلٹن میجر یوریپن پلٹن سڑک کے دورویہ کمشنر صاحب بہادر قسمت جبلپور کے کوٹھی تک سلسلہ وار استادہ تھے اور حکام اضلاع ممالک سنٹرل انڈیا سرگرم اہتمام تھے اور جناب صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک متوسط بھی نگرانی فرماتے تھے — آٹھوین مارچ ۱۸۷۶ع کو آٹھ بجے جناب شاہزادہ بہادر بسواری ریل داخل جبلپور ہوئے صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک سنٹرل انڈیا اور کمانڈر انچیف بہادر نے استقبال کرکے اوتارا رسالہ نے سلامی ادا کی جب سواری آگے بڑھی سندر اسی پلٹن نے میجر گوردن کی پلٹن نے سلامی اوتاری جناب محتشم الیہ سبکا سلام قبول فرماتے ہوئے باتوزک و احتشام کمشنر صاحب کی کوٹھی پر پہونچے کمشنر بہادر اور چند معزز لیڈیون نے استقبال کرکے گاڑی سے اوتارا شاہزادہ بہادر نے حاضری تناول فرمائی اور باجا بجتا رہا اسکے بعد چیف کمشنر بہادر اور صاحب مجسٹریٹ بہادر نے ایک عجیب تماشا پیش کیا یعنے جبل پور مین ایک ٹھگی کا محکمہ جاری ہے اور اوسمین قدیم ٹھگ بطور قیدیون

شاہزادہ بہادر و نواب گورنر جنرل بہادر کی ملاقات الہ آباد مین منعقد ہونا دربار اسٹار اف انڈیا کا ... اور ... جبل پور کی ... شاہزادہ بہادر کا ... جبل پور مین تشریف ... ٹھگی کا تماشا ...

کے رہتے ہین اون بوڑھے ٹھگون مین سے چند ٹھگ پیش کیے گئے اونھون نے اپنی ٹھگی کے
کمال دکھلائے کہ ہم اس طور رہزنی کرتے تھے چنانچہ ایک ٹھگ نے اپنے ہمراہیون سے ایک کے
پھندا مارا کہ اوسکے گلے مین پھانسی لگ گئی اور اوس ٹھگ نے شاہزادہ بہادر سے یہ عرض کیا
کہ اگر ایک خفیف جھٹکا دون تو اسکا دم نکل جاوے اور آنکھین نکل آوین چنانچہ مین اسکے ذریعہ
سے ایک منٹ مین تین آدمی مارتا تھا بعدازان ۹ بجکر ۲ منٹ گذرے شاہزادہ بہادر روانہ
کھنڈوا بسواری ریل ہوئے —

کھنڈوا کے اسٹیشن پر حضور ممدوح نے پہونچکر قیام کیا اور ریلوے کمپنی کی جانب سے
جو دعوت ہوئی تھی تناول فرماکر روانہ اندور ہوئے —

(ق) مقام اندور — ۹ ماہ مارچ کو حضور محتشم الیہ اندور مین داخل ہوئے چرال
چوکی تک جنرل ڈیلی صاحب نے استقبال کیا اور ۵ میل اندور سے آگے آکر مہاراجہ ہولکر
نے استقبال کیا بہ نسبت اور ریاستون کے ظاہرا جلوس یہان عمدہ تھا مگر طیاریان کم تھین
پہلی سواری شاہزادہ بہادر کی رزیڈنسی مین اوتری یہان شاہزادہ بہادر نے ایک چھوٹا سا
دربار کیا جس مین راجہ ہاے مفصلہ ذیل شریک ہوئے —
راجہ دھار راجہ دیواس راجہ رتلام نواب جاورہ رئیسان متذکرہ ذیل حاضر تھے
راجہ جسونت سنگھ رئیس مردانی کنور ارجن سنگھ دامودر راؤ رئیس جھانسی —
ٹھاکر رگھناتھ سنگھ رئیس لوکلی ٹھاکر دلی سنگھ رئیس سیلاوہ رگھناتھ سنگھ رئیس الجھیرہ
دھن سنگھ ویرتاب سنگھ رنجیت سنگھ رئیس مئو — نواب بہادر سے
اکبر اد بہادر سوار بہادر فرزندان علی بہادر وغیرہ پیش ہوئے بعدازان مہاراجہ ہولکر بہادر سواری مین
سوار ہوکر اپنے ایوان شاہی کو روانہ ہوئے اور شام کے وقت شاہزادہ بہادر نے جابجا
مقامات کی سیر کی بعدازان لال باغ کو تشریف لے گئے جہان بڑا دربار عام منعقد ہوا مکان
دربار بخوبی آراستہ تھا اور یہان خاندان مہاراجہ ہولکر کے لوگ اور عمائد و روساء اندور
صاحبان عالیشان پیش ہوئے پھر ارباب نشاط کا ناچ ورنگ ہوا عطر و پان و پھولون کے ہار
تقسیم ہوئے پھر مہاراجہ اندور نے تحفہ جات مندرجہ ذیل نذر گذرانے —

ہیرون کا گلوبند — ہیرے کی کڑی جوڑی — موتیون کا گلوبند رکابیان طلائی و نقرئی
بکس صندل — نقرئی طلائی ڈبے پاندان ساز اسپ نقرئی اور کشیدہ کا تھان جو اندر زمین بنتا ہے
بندوق ساخت اندور تلوار بمبئی دوسرے روز حضور ممدوح بنابر روانگی واپس ولایت لندن کی جانب بمبئی روانہ ہوئے

ذکر کیفیت وقت واپس ہونے انگلی ولایت کے بہ مقام بمبئی —

بمبئی مین شاہزادہ کی آمد سے لنگر اسٹیشن ریل خوب آراستہ کیا گیا تھا اور صاحب گورنر بمبئی اور کل افسران
فوجی اور سیول اسٹیشن پر موجود تھے جا بجا شہر کو انواع و اقسام ان پھولون کے اور سبز پتیون سے
آراستہ کیے تھے و محراب و دروازہ جو ماہ نومبر مین وقت تشریف آوری ولیعہد کے بنے تھے وہی
از سر نو سجا دی گئی تھے اور بجائے لفظ ویلکم کے اب خدا حافظ کا لفظ لکھا گیا تھا بندرگاہ بھی خوب
آراستہ کیا گیا تھا چنانچہ ۱۳ ماہ مارچ کو شاہزادہ صاحب بہادر بروز شنبہ صبح کے وقت
چرچ گیٹ اسٹیشن بمبئی پر داخل ہوئے ریل سے اوتر کر شاہزادہ نے افسران مندرجہ بالا
موجودہ اسٹیشن سے ہاتھ ملایا بعد اوسکے اسٹیشن سے روانہ ہوئے باڈی گارڈ اور فوجی
جلوس اور افسران جلیل القدر ہمراہ سواری مبارک کے سڑک پر موجود تھے رفل ۲۰ و ۲۱ پلٹن
دو رویہ صف بستہ استادہ تھی پارسیون اور دیگر اقوام کے کارخانہ بخوبی آراستہ تھے پارسیون
کی مستورات نے پھولون کے ہار شاہزادہ پر برسائے چند فاصلہ پر چل کر مسٹر جامسٹ جی جیجی
بھائی نے ایک نقشہ سنگین الفٹا کا پیش کیا اوسکو شاہزادہ صاحب نے دیر تک ملاحظہ فرمایا
سات بجے شام کے وقت گورنمنٹ ہاوس مین جاکر گورنر بمبئی کے ساتھ کھانا نوش فرمایا بروز
دوشنبہ تاریخ ۱۵ مارچ کو ڈیڑھ بجے حضور گورنر بمبئی مع ممبران کونسل و چیف جسٹس بہادر
پیش کیے گئے اور رخصت ہوئے زان بعد میونسپل کمیٹی نے سپاس نامہ رخصتی پیش کیا —

نقل ترجمہ سپاس نامہ میونسپل کمیٹی بمبئی جو بحضور خسرو عالیجناب شاہزادہ پرنس آف ویلز بہادر پیش ہوا

حضور پر روشن ہو کہ ہم ممبران میونسپل بمبئی باشندگان شہر کی جانب سے اوس وقت آئے تھے جبکہ
اول آپ نے ہندوستان کی سرحد پر قدم مبارک رکھا تھا اور اب ہم اپنی بڑی عزت
سمجھتے ہین کہ پھر ہمکو حضور سے رخصت ہونے کا موقع ملا ہر ایک مقام ہندوستان مین جہان حضور نے

تشریف لیگئے ہمارا خیال حضور کے ساتھہ رہا یعنے سیلون سے کشمیر تک اور کشمیر سے ترائی نیپال تک اور جب ہم سنتے تھے
کہ یہاں اس دھوم دھام سے استقبال ہوا اور وہان بڑی گرما گرمی سے پیشوائی کا اہتمام کیا گیا
تو ہمکو نہایت خوشی ہوتی تھی ہر ایک شہر جو سرکاری عملداری مین ہے صرف اوسیمین حضور کی
تواضع نہین ہوئی بلکہ ہندوستانی ریاستو نمین بھی بڑی دھوم دھام سے آپکا استقبال ہوا
غرض کہ تمام مقامات مین لوگون نے ولیعہد تخت لندن کی دل سے اطاعت کی جناب ملکہ
معظمہ نے بھی بروقت اجلاس پارلیمنٹ کے اسپیچ مین بیان فرمایا کہ بڑی محبت سے ہند مین
میرے عزیز بیٹے کا استقبال ہوا اور ہر فرقہ و قوم کے لوگون نے میری فرمانبرداری کا اظہار
کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام ہندوستانی حضور ملکہ معظمہ کی حکومت سے لیل و نہار شاد و
خرم ہین اور دل سے تخت انگلستان کے فرمانبردار ہین یقین ہے کہ حضور نے جو کچھہ ہند مین ملاحظہ
فرمایا ہے اوس سے آپ کو بڑی خوشی ہوئی ہوگی اور حضور ہمیشہ اس ملک کو یاد رکھینگے ہم نہایت
خوشی سے دیکھتے ہین کہ حضور کی تندرستی مین فرق نہین آیا بلکہ اس دورہ ہند مین آپ کی
تندرستی مین ترقی ہوگئی امید ہے کہ جس طرح حضور نے امن امان اور خیر و عافیت سے ہندوستان
کا دورہ کیا ہے اوسیطرح اب آپ بخیر و عافیت انگلستان مین پہونچینگے اور بڑی خوشی مین
آپ شاہزادی بیگم ویلز اور اپنے صاحبزادون اور صاحبزادیون کو پاوینگے ہملوگ ملتجی ہین کہ
آپ جناب ملکہ معظمہ کو ہماری فرمانبرداری سے مطمئن کرین کیونکہ جناب ملکہ معظمہ کی عملداری سے
ہملوگ نہایت خوش ہین اب بڑی عاجزی و فرمانبرداری کی اظہار کی بعد ہم حضور سے رخصت ہوتی ہین
جب مضمون اڈریس تمام ہوا تو عالیجناب شاہزادہ بہادر نے جواب مین نہایت خوشی اور رضامندی کے
کلمہ ارشاد فرمائے اور بوعدہ اظہار خدمات و فرمانبرداری رعایاے ہند بحضور ملکہ معظمہ حاضرین
کے دل کو مطمئن و شاد کردیا پھر خاص دست و قلم سے ایک دوستانہ چیٹھی بنام جناب فیضمآب
گورنر جنرل بہادر وسیراے کشور ہند مفصلہ ذیل لکھکر کلکتہ روانہ کی —

ترجمہ چیٹھی عالیجناب شاہزادہ پرنس آف ویلس ولیعہد بہادر بنام ارل
جناب نواب نارتھہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل وسیراے کشور ہند دام اقبالہ

تا بی ڈیپیر لارڈ نارتھ بروک - مین ہندوستان سے اوس وقت تک رخصت نہین ہوسکتا ہون جب تک کہ آپ پر اس بات کو ظاہر نکر لون کیونکہ آپ اس ملک ہند مین بجای ملکہ معظمہ کے ہین اور آپ کو انکے کلاً اختیارات حاصل ہین کہ فی الحقیقت مجھکو نہایت مسرت ہوئی اور میرے دل پر خیال ہوگیا کہ مین نے اس وسیع ملک کی خوب سیر کی آپ خوب واقف ہین کہ مجھے کئی برس سے تمنا تھی اور قصد ہندوستان کا اور ملکہ معظمہ کی رعایا کی حالات سے جو اس دور دراز حصہ عملداری مین ہے دیکھنے کا تھا اور یہ کہ اونسے واقفیت حاصل کرون اور یہان کے عجیب وغریب اشیا کا معاینہ کرون جنکی تعریف ہمیشہ سیاحون نے کی ہے پس مین بطور اخلاص آپ سے کہتا ہون کہ جو کچھ مین نے مشاہدہ کیا ہے میری امید [illegible] تھا اور ہند کی سیر سے میری طبیعت نہایت خوش ہوئی اور مین بخوبی متاثر ہو کر اپنے وطن کو مراجعت کرتا ہون اور ہندوستان کی باتین جو مین نے دیکھین اور شنین وہ میرے دل پر نقش ہوگئین اور یقین واثق ہے کہ جس قدر واقفیت حاصل ہوئی وہ میرے حق مین مفید ہوگی اور یہان کے حالات کی واقفیت مجکو ان باتونمین بنیاد ہوگی جنھین مین آیندہ حاصل کرونگا جو استقبال میرا شاہزادون اور راجاؤن اور عام ہندوستانیون کی جانب سے ہوا اوس سے مین بہت محفوظ ہوا اور اسی سے اطاعت واخلاص کا اظہار ہے اور اس امر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ اہل ہند کس قدر تخت ملکہ معظمہ کو عزیز رکھتے ہین اور امید ہے کہ روز بروز اوسکی ترقی ہوگی میری دلی امید ہے کہ رعایاے ہند ہمیشہ حکومت انگریزی سلطنت کے فوائد سے متمتع ہوگی اور اونکو یہ بات بخوبی معلوم ہوجاوے گی کہ گورنمنٹ انڈیا پشا انگلستان ہندوستان کی بہبودی کو بہت ملحوظ رکھتے ہین مجھکو ہندوستانی فوج کے قواعد دیکھنے کا اکثر موقع ملا ہے جسکے معاینہ سے مین اس امر کو باور کرسکتا ہون کہ فی الواقع گورنمنٹ ہند اوس فوج پر نازان ہوسکتی ہے دہلی مین قواعد کے لیے جو مشاق فوج بکثرت جمع ہوئی اور معزز افسران جنگی کی لیاقت کا ملاحظہ ہوا وہ بہت عمدہ تھا اور اوسکا اثر ایسا نہین ہے جو جلد میرے دل سے فراموش ہوجاوے مین افسران سیول سروس کے بارہ مین اپنی رلے با تعریف ظاہر کرتا ہون اور مجھکو یقین واثق ہے کہ جس طرح پر وہ اپنی منصبی خدمات بجا لاتے ہین اوس کارروائی سے

سب درجون اور فرقون کی رضامندی بہتری ہوگی مین اس خطاب کو اوس وقت تک ختم نہین کرسکتا ہون جب تک کہ آپکا اور اون لوگون کا جو آپ کے زیر اختیار و زیر حکومت حاکم ہین شکریہ ادا نکرلون کیونکہ اون لوگون کی عمدہ کارروائی سے مجکو اس قدر بڑے ایسے وسیع ملک کی سیر کرنے کا موقع ملا اور مین ہمیشہ اون خاطرداریون اور مدارات کو جو آپ اور ان لوگون کی جانب سے ظہور مین آئے ہین کبھی محو خاطر نہ کرونگا —

میرے پیارے لارڈ نارتھ بروک صاحب آپ مجکو نہایت درجہ کا محب صادق یقین کرین —

البرٹ اڈورڈ پرنس آف ویلس مقام جہاز سیرپس ۱۵ مارچ ۱۸۷۶ع

ازان بعد حسب الحکم شاہزادہ بہادر کے چار بجے جہاز سیرپس نے لنگر اوٹھا کر جانب لندن روانہ ہوا اتواپ سلامی سر ہوئین جب جہاز آگے بڑھا شاہانہ سلامی تمام جہازہاے جنگی سے سر ہونا شروع ہوئین جہاز ریلیہ و جہاز اسیرن اسکے بعد روانہ ہوئے خداوند کریم شاہزادہ بہادر کو بخیر و عافیت ولایت پہونچاوے

التماس مؤلف تاریخ ہذا

مقام شکر ہے کہ حضور ولیعہد بہادر کی سیر و سیاحت ہند کا بخیر و سرور اختتام کو پہونچا اور حضور ممدوح نے والیان ملک و رؤساء ہند کی دعوت و مدارات سے محظوظ و دلشاد عزم مراجعت ولایت کیا غالباً لطف سیر و شکار ملک ہندوستان ہمیشہ یاد خاطر عالی رہے اور زمانہ مین نتیجہ خدمتگزاری اہل ہند بہتر نکلے یہ بات نہایت خوشی کی ہے کہ حضور ممدوح نے بخوبی ہند کی سیر کی اور باشندگان اس دیار نے اپنی دلی خوشی ظاہر کی اور آرایش و زیبایش مین کوئی امر فروگذاشت نکیا حقیقت مین جس طرح سے شاہزادہ بہادر کا استقبال رؤساے ہند نے کیا بڑی فیاضی ہند کی ثابت ہوئی اور شاہزادہ بہادر رعایا و رؤساے ہند کو دیکھکر بہت خوش ہوئے حضور شاہزادہ صاحب کا آنا ہندوستان مین ایسا موقع عمدہ ہوا کہ جس سے تمام رؤساے کے دل پر نہایت مسرت کا اثر ہوا شاہزادہ نے واسطے گریٹ برٹن کی نہایت عمدہ کام کیا ہے اور حضور ممدوح کی مستقل مزاجی اور عمدہ کارروائی سے باتین پوری ہوگئین کہ اوسکا شکریہ ادا نہین ہوسکتا ہے اس سے بڑھکر کوئی عمدہ کارروائی کسی بادشاہ زادہ نے کی تھی شاہزادہ بہادر ہندوستانیون کے دلون کو اپنے ہاتھون مین لیکر روانہ ہوئے

اب تمام رعایاے ہند تاج انگلنڈ کی مطیع ہے اور عوام کے دلون سے دعا بر آمد ہوتی ہے کہ حضور شاہزادہ صاحب کو مع بیگم صاحبہ اور لڑکون کو خدا برکت دے جو جو ہمراہیان شاہزادہ صاحب کے تھے اونکی بھی کارروائیان عمدہ ہوئین اونمین سے ہرایک شخص کی یہی خواہش تھی کہ حضور ممدوح کی ناموری ہو اور شاہزادہ صاحب بہادر ہرایک کا دل وست مبارک مین لین ڈیوک آف سینڈرلینڈ و لارڈ سفلیڈ اور نیز تمام درجہ کے افسر جو اونکے ہمراہ تھے سب دل و جان سے یہی چاہتے تھے کہ جو کام ہو وہ ایسا ہو کہ جس سے ہندوستان کی بہتری ہووے اور شاہزادہ بہادر کی تندرستی کا بڑا خیال رکھا سچ ہے کہ ہرایک صاحب کی جس قدر تعریف ہو بجا ہے اور قابل امتحان نیک نیتی شاہ والا کی یہ ہے کہ عرصہ دراز سے ہند مین قحط تھا امسال بیس سال بعد شاہزادہ کی رونق افروز ہوتی ہی تمام ہند مین ارزانی ہوگئی

قصیدہ تہنیت آمد حضرت شاہزادہ صاحب بہادر طبع زاد شاعر شیرین بیان مولوی محمد حسین متخلص بہ سحر ناظم عدالت مہاراجہ اندور

نوید مقدم شاہجہان بگوش رسید
بجان که در تن افسرده جان تازه دمید

جہان و ہند چو یکسان بود زروے جمال
مکن بشاہجہان گفتنش مرا تهدید

برکستی که پرنس آف ویلس شاہجہان
که خلق را بدر او ست تازه چشم امید

مگر ز دیده هیبتش بکوه و بدشت
چه شیر شرزه بسوراخ روبہ رفت و خزید

ز عدل اوست که امروز میتوان عصفور
بزور بیضه شاہین بہ پیش خویش کشید

ز بیم آن که بتشکل سنان نمودار است
چه لرزه ہا که بر اندام خویش موج ندید

ز بہر خانہ خصمش تقضا یروز و غا
بباغ رنگ ز سوسن بدست خویش برید

چه بر نیزش ست بدست سنان سے اوکہ فلک
ز راه این همه گوہر بدامن خود چید

بفر بخت مہاراجہ تکوجی را و
که شاه ہند بمہمانیش بخانه رسید

قران سعد ز مہر و مه ست در یک برج
جلوس شاه و مہاراجه چون بہم گردید

سروش گفت ز روی جلوس سال جلوس
قران سعد ز مہر و مه ست باید دید

زلطف جنرل ویلی ست این در آمد کار — کز آسمان بزمین آفتاب را بکشید
خدایگان جہان بنا رحمرا بحضرت تست — چگونه از رہ فرط نیاز روے امید
چه چاره کنم امروز تا برسم بدرت — که شوق من بکمال ست نیست نذ و ندید
سزد که جلوهٔ حسن طلب رسد بحقسم — که مور زار است ہمین جای بر کف جمشید
چه چاره ہاے جہان تیره کردہ که مرا — کشاده ست براه تو دیدهٔ امید
درِ دعا زنم اے سخی و تن زنم ز سخن — درازی سخن آری نبود است حمید
ہمیشه تا که سفید و سیاه روز و شب ست — سیاه باد رخ خصم و روی دوست سفید

قصائد و مطلع فرمودہ صاحب فہم و ذکا حضرت لال محمد رئیس و مدرس شہر مالوہ متعلقہ ریاست اندور چھاونی رزیڈنٹی اندور

زہے رسائیے بخت بلند ہندستان — که سایه بر سر ما افگند چنین سلطان
زفیض مقدم آن بادشاه زیر توال — زمین نثار شده رشک روضهٔ رضوان
پیئے رفاہ رعایاے ہند سے آید — به ہند خسرو انگلنڈ شاه ہندستان
ترا بر اے چه گلگشت ہند بایستی — مگر توجه شاہنشہی کشیده عنان
ضمیر آینه سیماش مظہر ہمه علم — فنون جمله جہان در طبیعتش نہان
زبس رواج بجا زار دہر داد کمال — که علم یافته رونق چو حسن شاه فشان
خرد بگفت که این سایهٔ خدا باشد — بزیر سایهٔ عدلش حکومتے شایان
بعیش شادیے خاطر سرور جان پرور — رسید مطلع تازه چو نافهٔ جانان

مطلع فرمودہ ایضاً

زابتدائے بناے جہان این دوران — کسی ندید چنین شاہزادهٔ ذی شان
نگاه لطف و کرم بر رعیت ست شد — گذار بحر عطا داد گیر انگلستان

قصائد دیگر فرمودہ ایضاً

بعہد عدل چنین والی ولایت ہند — که گوشش بنده نوازی بلند بر در آن

کہ شیر مست کند گاو را نگہبانی — ستم ز سایۂ مظلوم خود پنہ جویان
شجاعت تو بقعر فنا عدو افگن — سخاوت تو ز حاتم بلند کرد نشان
عنایت تو بحال انام خلق افزون — حمایت تو جہان را بساط امن و امان
منور ست ز انوار ذات او گیتی چو — بہفتمش فلک آثار سعد شد رخشان
زہے طبیعت پاکش کہ مخزن ہمہ علم — حصول دولت و اخلاق ہمچنین با آن
مدرسین مدارس ہمہ و طالب علم — سپاس مقدم خسرو بصد زبان گویان
ثنا کہ نیست بحد تو تا کجا احقر — ز وصف تست زبیرون صفات بند زبان
ہزار دست دعا در جناب پاک الہ — کہ شاہزادہ بعمر آید و بود شادان
سمند ابلق ایام زیر رانت رام — چو چرخ بفرمانبری نہاد عنان
سر سریر گیتی در دیہیم چرخ تا باشد — بتخت افسر شاہی کنی تو حکم روان
بفرق ظل الٰہی مدام بادا افزون — دراز عمر پرنس آف ویلس بخت جوان

تمام شد

تفصیل خلاصہ سیر جناب شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس اندر ہندوستان کے

نمبر	نام ماہ	نام مقام	تاریخہای قیام	نام استقبال کنندہ	کیفیت
۱	نومبر	عدن	یکم	جنرل [illegible]	میونسپل نے ایڈریس پیش کیا
۲	ایضاً	بمبئی	۶ [illegible]	نواب گورنر جنرل بہادر	گورنر بمبئی [illegible] میونسپل نے جلسہ کیا اور روشنی ہوئی
۳	دسمبر	سیلون	[illegible]	گورنر سیلون	روشنی و تیاری خوب ہوئی
۴	دسمبر	مدراس	۱۳ [illegible]	گورنر مدراس	[illegible] مقام ہوئے
۵	دسمبر	کلکتہ	[illegible]	گورنر جنرل بہادر [illegible]	جلسہ عطائے تمغہ اسٹار آف انڈیا
۶	جنوری	لکھنؤ	۶ [illegible]	چیف کمشنر اودھ	۴ و ۵ کو [illegible] مقام فرمایا
۷	جنوری	کانپور	۱۰ جنوری	صاحب کمشنر [illegible]	رات کو روانہ دہلی ہوئے
۸	ایضاً	دہلی	۱۱ [illegible]	[illegible]	معاینہ قواعد فوج

تفصیل خلاصہ سیر جناب شاہزادہ بہادر پرنس آف ویلس اندر ہندوستان کے

نمبر	نام ماہ	نام مقام	تاریخہای مقام	نام استقبال کنندہ	کیفیت
۹	۱۸۷۶ء جنوری	لاہور	۱۸ سے لغایت ۲۴	لفٹنٹ گورنر پنجاب	۲۰ سے کشمیر تشریف لیگئے اور امرت سر سے ہوتے ہوئے ۲۲ سے کو لاہور واپس آ گئے
۱۰	"	آگرہ	۲۵ لغایت ۳۱	لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی	دربار عام
۱۱	فروری	گوالیار	یکم تا ۳ فروری	مہاراجہ گوالیار	معاینہ شہر و ایوان شاہی جدید
۱۲	"	جے پور	۴ لغایت ۷ سے	مہاراجہ جے پور	معاینہ محلات و بناے یادگاری اڈورڈ البرٹ ہال
۱۳	فروری	مرادآباد	۸ سے فروری	مجسٹریٹ بہادر	فقط چند لمحہ قیام فرمایا
۱۴	"	نینی تال	۸ سے فروری لغایت ۱۸	کمشنر بہادر	سیر و شکار
۱۵	فروری	نیپال	۱۹ سے لغایت ۲ سے مارچ	جنگ بہادر وزیر	"
۱۶	مارچ	پیلی بھیت	۶ سے مارچ	افسران انگریزی	چند لمحہ قیام فرمایا
۱۷	"	بانس بریلی	۶ سے مارچ	صاحب کمشنر	"
۱۸	"	الہ آباد	۷ سے مارچ	گورنر جنرل ہند	دربار اسٹار آف انڈیا
۱۹	"	جبل پور	۸ سے مارچ	چیف کمشنر بہادر	چند لمحہ تماشا ٹھگوں کا معاینہ فرمایا
۲۰	"	اندور	۹ سے مارچ	مہاراجہ اندور	دربار عام
۲۱	"	بمبئی	۱۳ سے مارچ	گورنر بمبئی	۱۵ سے مارچ کو بسواری جہاز روانہ ولایت ہوئے

واضح ہو کہ بعد تشریف بری شاہزادہ بہادر جانب ولایت کے سر جان اسٹریچی صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے شکریہ حکام ذیل کا اس بارہ مین ادا کیا کہ جنھون نے انتظام مہمانداری شاہزادہ کا دل و جان سے کیا —

نواب سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مقام الہ آباد صدق دل سے اقرار کرتے ہین کہ حکام مندرجہ ذیل کی مدد کے باعث سے شاہزادہ بہادر کی مہمانداری کا انتظام نہایت عمدگی سے ہوا —

نمبر	نام حکام	عہدہ	ضلع
۱	کرنیل فریزر صاحب	سکریٹری	گورنمنٹ سررشتہ تعمیرات سرکاری
۲	میجر سرایس رامزی صاحب	سینیر کمشنر	کمایون ممالک مغربی وشمالی
۳	مسٹر ایڈورڈ صاحب	ایضاً	قسمت آگرہ ممالک مغربی وشمالی
۴	مسٹر سی پی کارمیکل	ایضاً	قسمت بنارس ممالک مغربی وشمالی
۵	کرنیل تروہٹ صاحب بہادر	انسپکٹر جنرل	پولیس ممالک مغربی وشمالی
۶	مسٹر بلیسی صاحب بہادر	اسسٹنٹ کمشنر آبکاری	ممالک مغربی وشمالی
۷	مسٹر سمسن صاحب بہادر	کلکٹر مجسٹریٹ	آگرہ
۸	مسٹر مور صاحب بہادر	مجسٹریٹ	بریلی
۹	مسٹر رابرٹسن صاحب	مجسٹریٹ	الہ آباد
۱۰	کرنیل ڈکھسو	ڈپٹی انسپکٹر جنرل	الہ آباد
۱۱	صاحب اسسٹنٹ سکریٹری		سررشتہ تعمیرات سرکاری
۱۲	مسٹر گوڈ صاحب	سپرنٹنڈنٹ پولیس	مراد آباد
۱۳	سرشام صاحب سکریٹری	بینوسیول	بنارس
۱۴	میر امداد العلی	ڈپٹی مجسٹریٹ	مراد آباد
میزان کل	للوعہ نفر		

دوم یاد داشت تاریخی واقعات جناب نواب وزیر الملک وائسرائے کشور ہند دام اقبالہم

ناظرین تاریخ پر مخفی نرہے کہ جو تمنا سے رئیسان نیچ کے دلون مین عرصہ سے تھی اور ہر ایک شخص نہایت خوشی اور انبساط سے جشن خیر مقدم کا انتظار کر رہا تھا وہ مراد دلی بر آئی اچھے تاریخ ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۷۵ع کو قدوم میمنت لزوم دائرہ دولت نواب مستطاب معلے القاب حضور نارتھہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل وائسرائے کشور ہند بوقت ۵ بجے شام کے بسواری بگھی جار اسپہ داخل چھاونی نیچہ ہوئے وقت رونق افروزی حضور ممدوح

برگیڈیر جنرل کمانڈنگ صاحب بہادر مع اسٹاف و کنٹونمنٹ مجسٹریٹ بہادر و دیگر صاحبان عالیشان استقبال کے لیے حاضر تھے بلکے اوس طرف مہاراجہ صاحب پرتاب گڈھ و راجہ صاحب پاٹن جو بنابر قدمبوسی حضور ویسرائے بہادر کے تشریف لائے تھے نہایت تزک و احتشام سے موجود تھے جب سواری حضور ویسرائے بہادر کی وقت معہود پر داخل ہوئی صاحبان رزیڈنٹ سنٹرل انڈیا و پولٹکل اجنٹ مغربی مالوہ و فارن سکریٹری و پرائیوٹ سکریٹری وائسرائے کانگ وغیرہ ہمرکاب تھے اول صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ و صاحبان پولٹکل اجنٹ بہادر سے ملاقات ہوئی اور پھر راجاؤں سے ملاقات ہوئی بعد ازان شروع حد چھاونی پر جناب کمانڈنگ بہادر نے استقبال کیا تمام فوج نے سلامی ادا کی اور سواری حضور ممدوح کی نہایت تزک و احتشام سے خراماں خراماں روان ہوئی اور ہر فرد بشر حضور ویسرائے بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے اخلاق و مراحم کا ثنا خوان تھا کہ نہایت کشادہ پیشانی دونوں ہاتھوں سے رعایا کا سلام لیتے جاتے تھے جس وقت توپخانہ والوں نے حضور ممدوح کو دیکھا فوراً توپ شاہی سلامی داغنے لگے پیشتر سے واسطے قیام حضور ممدوح کے لارنس صاحب کی کوٹھی شیشہ آلات و انواع و اقسام زینتوں سے آراستہ کی گئی تھی اور واسطے خیر مقدم کے ایک کمپنی گوروں کی بطور گارڈ آف انر کے موجود تھی جس وقت سواری داخل قیام گاہ ہوئی فوراً سلامی سر ہوئی حضور ویسرائے مع ہمرہی بگھی سے اوتر کر داخل قیام گاہ ہوئے اوسی وقت رؤساے ہندوستانی چھاونی نیمچ نے ایک اڈریس بزبان اردو نہایت خوشخط حسب مضمون ذیل حضور میں زیر ایستادہ ویسرائے بہادر کشور ہند کے پیش کی

ہسب[1] الحکم جناب کمانڈنگ بہادر کی فوج موجودہ چھاونی اوس سڑک پر جہاں سے حضور ممدوح کی بگھی گذرنے والی تھی دو طرفہ صف بستہ استادہ تھی فوج مذکور اس ترتیب سے کہ اول فوج پولیس مع افسر بعد ازان ہندوستانی پلٹن الفنٹری سے بعدہ رجمنٹ سواران تیسری بعد اوسکے رجمنٹ ۱۰۸ شاہی گوروں کی موجود تھی توپ خانہ بھی نہایت قرینہ سے میدان کوٹھی اکثر لینے صاحب میں استادہ تھا ہجوم تماشائیان اس قدر کہ بیان سے باہر ہزارہا عالم شہر کا جمع تھا اور صدہا بازار و دیہات گرد نواح کے لوگ کوسوں سے اشتیاق دید حضور ممدوح کیلیے مجتمع تھے

[2] جناب اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ صاحب پولٹیکل اجنٹ ہاروتی و اسسٹنٹ پولٹیکل اجنٹ میوار بھی بغرض استقبال حضور ویسرائے بہادر کے حاضر تھے ۱۲ سنہ قبل اصدار گورنر جنرل بہادر کے انگریزی م

نقل ایڈریس منجانب رئیسان پنجاب بحضور جناب مستطاب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند

بحضور رایٹ ہنریبل لارڈ ٹامس جارج بیرنگ بیرن نارتھ بروک آف اسٹراٹن جی ایم ایس
آئی ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند حضور کا مزاج ہمیشہ خوشنود رہے ہم لوگ عقیدت شعار
کہ جنکے ذیل میں دستخط ہیں ہندوستانی ساہوکار و بیوپاری چھاونی پنجاب کے بذریعہ اس عریضہ
کے نہایت ادب و انکسار سے اپنے خلوص دلی کے ساتھ حضور کی اس چھاونی پنجاب میں تشریف
لانے کی مبارکباد دیتے ہیں ہم لوگوں کو حضور انور کی رونق افروزی سے ازحد خوشی حاصل
ہوئی ہے کہ حضور قائم مقام و مختار جناب عالیہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ بادشاہ مجموعہ گریٹ برٹن
و شہنشاہ ہند کے ہیں جنکی عالی و عمدہ عہد سلطنت میں ہم لوگ نہایت خوشحالی اور امن چین
سے زندگی بسر کرتے ہیں خصوصاً ایسے مقام پر جو ایک وقت میں ظلم و جور کا مسکن تھا
اوس زمانے میں تجارت کو نہایت خطرہ تھا اور آزادی بالکل معدوم تھی لیکن جب سے
کہ ظل حکومت انگریزی ہمارے سرون پر سایہ افگن ہوئی تجارت کو ازحد ترقی اور
سرسبزی حاصل ہوئی اور ضلعون کے تمام عرض و طول میں کمال آسانی اور امن و عافیت
کے ساتھ آمد و رفت کے ذریعہ موجود ہین لائق اور عالی حوصلہ افسر مہربانی و شفقت سے
ہمپر حکومت کرتے ہین اور یہ بھی حضور کی دانشمندی اور انصاف کی دلیل ہے کہ حضور نے
اونکو منتخب کرکے مقرر فرمایا ہے اسلیے اب ہم بعجز و انکسار اپنا خراج خیرخواہی بحضور ملکہ معظمہ
وکٹوریا پیش کرتے ہین اور حضور کو جو اونکے نہایت لائق اور معزز قائم مقام و مختار ہین
ہم تہ دل سے حضور کی درازی زندگی کی دعا کرتے ہین کہ حضور بخیر و عافیت ہمپر حکمران
رہین اور یقین کامل ہے کہ یہ حضور کا سفر بہت خوشحال ہوگا ہم لوگ نہایت ادب سے یہ
ایڈریس حضور میں پیش کرتے ہین عرضی حضور کے نہایت عاجز و فرمانبردار وفادار رعایا
سیٹھ سول چند دولت رام و دودی چند ساہوکاران و خزانچی سرکار درام رکھہ و سنگرام وکاداس و جی
جیون جی بشیشر جی فیروز شاہ گنیش داس ملکھی داس عوض علی پریذیڈنٹ پنجاب اسٹیڈی و دیگر سکنائے چھاونی پنجاب
نواب گورنر جنرل بہادر نے رؤسائے مذکورہ بالا کو نزدیک بلا لیا اور ہاتھ ملایا اور زبان

زبان مبارک سے انگریزی مین اسپیچ ذیل فرمایا —

نقل اسپیچ حضور ویسرا ئے بہادر

اے صاحبو — آپکی اظہار خیر خواہی و اخلاص محبت و وفاداری وعقیدت کیشی سے مین نہایت مشکور ہوا مجھے اس بات کے سننے سے نہایت خوشی ہے کہ آپ لوگ خوشحال اور با امن ہین امن و انتظام کی حالت اب سنٹرل انڈیا مین بدرجہ کمال ہے یہ اون صاحبون کی جو حکومت کرتے ہین اور اون سپاہیون کی جو کار سرکاری مین بدل مصروف ہین محنت اور مشقت کا نتیجہ ہے اور خصوص سر جان مالکم صاحب کا شکریہ کرنا چاہیے کہ جنھون نے اول اسکا بندوبست کیا تھا تجارت روز بروز ترقی پر ہے اور جب کہ ریل یہان سے مل جاوے گی تو آپ کی تجارت کو اور بھی ترقی کثیر حاصل ہو جاویگی اور مین یہ سنکر نہایت خوش ہونگا کہ آپکا شہر روز بروز ترقی پر ہے فقط بنظر ترحم و شفقت اس قدر کلمات عطوفت آیات زبان مبارک سے فرماکر لوگون کو رخصت فرمایا بعد ازان مہاراجہ پرتاب گڈھ سے ملاقات فرمائی بعدہ راجہ صاحب باڑی شرف اندوز ملاقات ہوئے رات کے وقت بنا بر تناول طعام ٹیشن مین رونق افروز ہوئے راستہ مین تماشا آتشبازی ملاحظہ فرمایا اور روشنی بازار و کوٹھے کی ملاحظہ کرتے رہے تمام بازار و مکانات ایک عالم نور معلوم ہوتا تھا جناب نواب گورنر جنرل بہادر راستہ کی کیفیت ملاحظہ فرماتے رونق افزائے ٹیشن ہوئے اور ہمراہی صاحبان عالیشان حاضرین جلسہ چھاونی و لیڈی صاحبہ تناول طعام فرمایا یہان روشنی اور باجہ انگریزی کا عجیب عالم تھا دوسرے روز بعد انفراغ ملاقات باز دید راجگان مندرجہ صدر کے بارکھاے گھوڑون کی ملاحظہ فرمائیں دوسرے روز تشریف فرمائے جانب سہاڑہ ہوئے صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ و صاحب اجنٹ پولیٹکل واسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میواڑ نے حضور ممدوح کے استقبال کو حاضر ہوئے مقام سہاڑہ مین تین ۳ گھنٹہ قیام فرماکر حاضری تناول فرمائی بعدہ روانہ چیتور گڈھ ہوئے —

چیتور گڈھ ریاست اودیپور — ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۷۵ع کو علی الصباح داخل چیتور ہوکر قلعہ ملاحظہ فرمایا شام کو نیماہیڑہ مین جو اودیپور سے دو کوس ایک مقام چھاونی ہے تشریف لاکر قیام فرمایا اور یہ مقام متعلقہ ریاست ٹونک ہے نواب ٹونک کی جانب سے صاحبزادہ عظیم یار خان

رمضان ۱۲۹۲ھ
جناب نواب گورنر جنرل بہادر کا باڑی و پرتاب گڈھ کے راجاؤن سے ملاقات کرنا
ذی قعدہ ۱۲۹۲ھ
چیتور گڈھ و نیماہیڑہ ملاحظہ فرمانا
[illegible]

دسمبر خدا بخش صاحب نے پیشتر سے رسمیات تواضع جمع کر رکھا تھا نہایت تعظیم سے پیش آئے اور
جلسہ آتشبازی اور آراستگی اور روشنی کا تعریف سے باہر تھا ۹ بجے کے قریب حضور ممدوح نے خاصہ
جو نہایت تکلف سے آراستہ تھا تناول فرمایا بعدہ آتشبازی کی کیفیت ملاحظہ فرمائی قریب چارسو
ڈالیون کے حضور ممدوح اور صاحبان ہمراہی جناب رزیڈنٹ و ایجنٹ بہادر کے پیشکش ہوئین
اور حلیہ سپاہیان و سواران جہاد فی تیغ کو جو بطور باڈی گارڈ کے ہمرکاب تھے تقسیم ہوئین
صاحبزادہ صاحب نے نہایت عالی حوصلگی سے ہر ایک کی خاطر تواضع کی سپاہیان باڈی گارڈ کو سات
بنابت سیر میوہ و شیرینی تقسیم فرمائی اس ریاست سے نواب محتشم الیہم کا مزاج نہایت خوش و محظوظ رہا
۲ دسمبر کو گیارہ بجے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند شہر اجمیر مین بہمراہی ایجنٹ راجپوتانہ
و فارن و پرایوٹ سکریٹری کے داخل ہوئے اور مہاراجہ کشن گڈھ و بھرتپور و الور نے حضور
ممدوح کا استقبال کیا بوقت دو بجے کے نواب محتشم الیہم نے راجاؤن سے ملاقات فرمائی اور
تین بجے میونسپل نے ایڈریس پیش کیا چوتھی دسمبر روانہ جانب جے پور ہوئے

جے پور — چوتھی دسمبر جناب ویسرائے بہادر سانبھر جھیل کا ملاحظہ فرماتے ہوئے شام کو
داخل جے پور ہوئے ۶ دسمبر کو حضور ممدوح شہر انبیر کے جو جے پور کا قدیم دارالخلافہ
ہے سیر فرمائی ۷ دسمبر کو والی جے پور نے رزیڈنسی مین حضور ممدوح سے ملازمت حاصل
کی گیارہ بجے حضور ویسرائے بہادر نے ایوان عالیشان مین مہاراجہ بہادر سے ملازمت بازگشت
سے راجہ صاحب کو سرفراز فرمایا بعدازان جے پور کالج ملاحظہ فرما کر طلبا کو انعام عطا فرمایا
اور مہاراجہ کو مبارکباد دی کہ آپ کا کالج خوب رونق پر ہے بعدازان میو کالج کو جو مہاراجہ نے
بنوایا ہے دست مبارک سے کھولا اور اوسکا بڑا جلسہ ہوا اور تصویر لارڈ میو صاحب کی
جو ولایت سے تیار ہو آئی تھی ملاحظہ فرمائی مہاراجہ نے ایک ایڈریس مع مضمون اور پیرا تر
سر دربار پڑھا اور نواب گورنر بہادر نے بھی مہاراجہ کی اس بات کا شکریہ ادا کیا کہ اونھون
نے لارڈ میو کی یادگار قدیم رکھنے مین زر کثیر صرف فرمایا اور مہاراجہ کی حمیدہ خصایل بھی بیان فرمائے
جیسی مشی اور ادویہ بنا بر تیاری کاغذ جو ہند مین آتی تھی اور اوسپر محصول لیا جاتا تھا جناب نواب
گورنر جنرل بہادر نے حکم دیدیا کہ اگر وہ خاص تیاری کاغذ کو ادویات آوین تو اونکا محصول فسخ کیا

ماہ مارچ ۱۸۷۶ع کو نواب ویسرائے بہادر نے بپاس عزت کے مہاراجہ وزیانگرم کے حکم صادر
فرمایا کہ وہ ۱۳ توپ جو سلامی راجہ صاحب کی بنگال مین بوقت تشریف آوری شاہزادہ کے
سر ہوئین تھین کل ہند مین بوقت آمد و رفت مہاراجہ کے سر ہوا کرین —
کانپور سے فرخ آباد تک بسبب نہونے ریلوے کے سوداگرون و مسافرون کو بڑی تکلیف تھی
جناب ممدوح نے ۱۸۷۶ع مین حکم بنا و اجراے ریل کے صادر فرمایا —
افسوس ہے کہ ایسے حاکم غریب پرور نے عہدہ نائب السلطنت سے اپریل ۱۸۷۶ع کو بخوشی
خود استعفا دیدیا کہ عدالت پارلیمنٹ کو ایسی دانا دستور الملک کے مستعفی ہونے سے کمال رنج
ہے کیونکہ حضور ممدوح خیر خواہ بادشاہ و آرام خواہ رعایا تھے تاریخ تقرری سے تا امروز تنخواہ خاص
سے ایک حبہ سرکاری خزانہ سے نہین لیا ایک لکھہ پونڈ گورنمنٹ کو واسطے تیاری نارتھہ برک
کالج اور ہسپتال کے دیا تاکہ یادگاری اونکی قایم رہے حضور ممدوح کو ولایت سے خطاب ارل کا عطا ہوا
بعد سپردگی چارج کے جناب ارل نارتھہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل ویسراے کشور ہند
بنا بر روانگی ولایت کے طیار ہوئے — ۱۴ اپریل ۱۸۷۶ع کو سات بجے صبح کے کلکتہ مین
پرنسپ گھاٹ پر بڑا ہجوم ہوا علاوہ افسران و اہلکاران گورنمنٹ کے اور بہت سے شرفا
ہندوستانی جمع تھے اور میم صاحبان کثرت سے موجود تھین گھاٹ پر فرش مخملی اور طرح طرح
رنگ برنگ کے نشان اور جھنڈی نصب کی گئین تھین چند منٹ بعد سات بجے کے لارڈ نارتھہ
بروک صاحب بہادر مع لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند جدید ایک سواری مین
سوار گھاٹ پر تشریف لائے اور دوسری گاڑی مین جناب مس بیرنگ صاحبہ اور کرنیل آیلل
وغیرہ تھے بعدہ سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بنگال اور ممبران لجیسلیٹیو کونسل
تشریف لائے جو صاحبان انگریز و میم صاحبات و ہندوستانی شریف وہان موجود تھے
سب سے لارڈ نارتھہ بروک صاحب بہادر نے بخندہ پیشانی ہاتھہ ملایا اور مع مس بیرنگ صاحبہ
گئے دریا کے کنارے بڑھی لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل ویسراے ہند نے مع ممبران کونسل
و دیگر صاحبان کے جو اونکے ساتھہ تھے اس مقام پر تین مرتبہ نعرہ وداع کا بلند کیا اور
ہمراہیون نے چوتھا نعرہ مارا بعدہ لارڈ نارتھہ بروک صاحب بہادر مع مس بیرنگ صاحبہ اسٹیمر

موسومہ سر ولیم ہیل پر سوار ہوکر جہاز ٹنیسرم پر سوار ہوئی بارہ منٹ بعد بارہ ۱۲ بجے کے ولایت تشریف لے گئے خدا بخیر و عافیت تمام حضور ممدوح کو منزل مقصود تک خیر و عافیت سے پہونچاوے اور ہمیشہ فضل سے رکھے کیونکہ حضور ممدوح نے اس ہندوستان پر نہایت شفقت و الطاف شاہانہ سے قایم مقامی شاہ لندن کی انجام دی کہ ہر ایک ثنا خوان ہے —

ذکر حکومت ہز اکسلینسی نواب آنریبل رایٹ لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل وایسرائے کشور ہند مین ابتدائے ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نرہے کہ ۳۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۶ع کو جناب لارڈ لٹن صاحب بہادر جدید گورنر جنرل ہند جہاز اوڈ نٹیس پر داخل عدن ہوئے صاحب رزیڈنٹ مقیم عدن نے جناب محتشم الیہم کا استقبال نہایت اعزاز و امتیاز کے ساتھ کیا تین ۳ بجے شام کو جناب لارڈ لٹن بہادر روانہ بمبئی ہوئے — ۷ اپریل کو حضور ممدوح داخل بمبئی ہوئے نواب گورنر بمبئی نے بمشارکت حاکمان جہازی کے انتظام جہاز سے اوترنے پر مراسم استقبال حضور محتشم الیہم کے نہایت امتیاز اور اعزاز کے ساتھ ادا فرمائی گورنمنٹ ہند کی پیشگاہ سے پیشتر احکام جاری ہو گئے تھے کہ جس وقت نواب لٹن بہادر کسی گورنمنٹ یا چیف کمشنری یا ایجنٹی کے داخل ہون اسی وقت وہ گورنمنٹ یا چیف کمشنری یا ایجنٹی کا کلان عہدہ دار ملکی حاضر باشی کے لیے متعین ہو اور جب تک کہ حدود مذکور سے باہر نواب ممدوح کا گذر ہو اونکے ہمراہ رہے ریلوے اسٹیشن پر جہان بنابر آرام و آسایش کے قیام ہو افسران ملکی و فوجی حاضر ہون اور اوس اسٹیشن کے چبوترہ پر گارڈ آف آنر بھی موجود رہے اور الہ آباد مین لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی تمام رسمیات تعظیمی ادا کرین چنانچہ جناب لارڈ لٹن صاحب بہادر بمبئی سے روانہ ہوکر الہ آباد ہوتے ہوئے داخل اسٹیشن ہوڑہ متعلقہ کلکتہ ہوئے صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند اور سکریٹری فوجی اور ایڈی کانگ نے استقبال کیا اور کمشنر بردوان و سکریٹری گورنمنٹ بنگال و بریگیڈیر جنرل و کمان افسر پریزیڈنسی ضلع مع صاحبان اسٹاف ضلع و کمشنر پولیس صاحبان جسٹس آف دی پیس کلکتہ و صاحب شیرف کلکتہ و صاحب مجسٹریٹ بہادر ہوڑہ اسٹیشن کے چبوترہ پر موجود تھے ایک گارڈ آف آنر ہندوستانی پلٹن کا موجود تھا نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ریلوے سے

فروکش ہوکر خاص گورنر جنرل و ویسرائے کی گاڑی پر بہمراہی صاحبان اسٹاف و سکریٹری
وایڈی کمپ کے روانہ ایوان گورنری ہوئے راستہ میں کلکتہ کا والینٹر لیٹنر کا رسالہ سواران
و باڈی گارڈ ہمراہ اردلی ہے پہنچے تمام راستہ میں فوج زیر حکم برگیڈیر جنرل کمان افسر پریزیڈنسی ضلع
کے صف بستہ کھڑی تھی جس وقت کہ سواری لارڈ ممدوح کی ہوگلی کے پل پر نظر آئی شلک
سلامی شاہی فصیل قلعہ فورٹ ولیم سے سر ہوئی ایک گارڈ آف آنر گورہ ون کی فوج کا اور ایک
گارڈ آف آنر کلکتہ کی والنٹیر رفل کا ایوان گورنری کے صدر دروازہ کے محاذی پر صف بستہ
کھڑا تھا جس وقت لارڈ لٹن صاحب بہادر گاڑی سے اوترے ایوان گورنری کے صدر
دروازہ کے نیچے نواب لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے مع صاحبان اسٹاف خاص کے استقبال کیا
تمام افسران ملکی و فوجی پریزیڈنسی کی ایوان گورنری کے صدر زینہ پر حاضر ہوئے اور
عہدہ داران سفارت اور دیگر سفیران ممالک غیر موجودہ کلکتہ اور دیگر صاحبان غیر ملازم
سرکار بھی اوس وقت صدر زینہ پر حاضر تھے جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر
جنرل و ویسرائے کشور ہند مع اپنے صاحبان اسٹاف اور ارا کین کونسل کے صدر زینہ کے اوپر جناب
لارڈ لٹن صاحب بہادر کا استقبال کرکے اونکو تختگاہ تک لے گئے بعدہ ایوان کونسل
میں گئے وہاں پر صاحب ہوم سکریٹری نے سند تقرر نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر کی جو
حضور ملکہ معظمہ سے عطا ہوئی با آواز بلند پڑھی اور لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے چارج قائمقامی
شاہ لندن کا سپرد لارڈ لٹن صاحب کے کیا اوس وقت ایک شلک شاہی فصیل قلعہ فورٹ ولیم سے بااظہار
اعزاز نواب لارڈ لٹن صاحب کی اس تقریب سے کہ اونھوں نے اہتمام عہدہ جلیلہ گورنر
جنرل و ویسرائے کشور ہند کا اپنے ذمہ لیا سر ہوئی بعد ازان تمام فوج جو حاضر تھی اور پوری
وردی پہنے تھی رخصت ہوئی اور آج کے روز تاریخ ۱۲ اپریل ۱۸۷۶ع تھی ـــ

التماس وقت تمام کتاب ہذا کے حضور ممدوح تشریف لائے اسواسطے تحریر قطعہ تاریخ حضرت شعری
مرتبت بحر سخنوری یکتا در خواجہ محمد مرتضی خان بہادر مستند الشعرا لقا کے کھاتے کی تاریخ

لٹن صاحب آن گورنر جنرل نصفت زمان * ہمیشہ عیش علم عامل گفت تاریخ شیر ... صاحب فضل و کرم دستور آصف دستگاہ * قدردان علم و فن جود و شاہ شعر ...
گلزار ہند از فیض قدومش تر بہار * آبیار نونہال ہر تمنا ابر وار * جبذا از انگلستان لو گورنر آمدہ * داور ہند نا دار آباد آمدہ *

* ای لقا تاریخ خوش گفتی بیے * زینت ہندوستان آمد گورنر جنرل *

۱۸۷۶ع

آغاز چمن چہارم از خیابان ثالث تواریخ مختصر سیر گلشن ہند

اندر ضمیمہ کے

ذکر تزک و احتشام و انتظام

جناب حضرت گیتی پناہ ملکہ وکٹوریہ

شہنشاہ ممالک مجموعہ گریٹ برٹن و ہندوستان

و مختلف بیانات تاریخی زمانہ گذشتہ و حال

کہ قابل یادگار

زمانہ ہین

ضمیمہ اول ذکر تخت نشینی حضرت ملکہ معظمہ دام ملکہا و بعض حالات ملک انگلستان

ناظرین تواریخ پر واضح ہو کہ سلطنت انگلستان کی متعلق بادشاہ کے ہے مگر ۱۵ جون ۱۲۱۵ع سے ایسا طریقہ رائج ہے کہ بادشاہ قدرت مطلق نہین رکھتا ہے اور نہ کوئی آئین و قوانین کا اجرا کر سکتا ہے بلکہ ایک کونسل ملقب بہ پارلمینٹ ہے کہ جس مین تین قسم کے حکام جمع ہوتے ہین اول بادشاہ مع وزرا دوم امیر ملک سوم وکیل رعایا کے اب ہم امیرونکی کچہری کا بیان کرتے ہین کہ حکام اس کچہری کی بڑے بڑے صاحب تدابیر امیر ولایت انگلستان ملقب

واضح ہو کہ اس کچہری مین ایسے امیر تقرر ہوتے ہین کہ اونسے سرکار انگلستان کو کوئی فائدہ تعریفی حاصل ہوا ہو دوم جو بڑی لیاقت واسطے علاقجات ملکی کے رکھتے ہون سوم اونکے نزدیک بڑی دولت ہو جسکو انھون نے اپنی کوشش پر دیانت اور نیک کام اور عقل سے حاصل کی ہو خلاف اسکے کہ ورثہ ملی ہو اور اوس دولت کو وہ رفاہ خلائق مین خرچ کرتے ہون

کے ہوتے ہین جب ایسے امیرون کی کچہری جمع ہوتی ہے اور کوئی مقدمہ عظیم پیش ہوتا ہی اوس وقت
بڑے بڑے قانون دان بھی اوس عدالت مین حاضر ہوتے ہین تاکہ اونکی صلاح اوس فیصلہ مین
لیجاوے لیکن جب کسی مقدمہ مین بڑی تکرار واقع ہوتی ہے تب امیر لوگ چند روز نہایت تجویز کے
ساتھ اپنے گھرون سے عقل کو لڑا کر دربار مین آتے ہین وکلاے رعایا کا دربار اس طور پہ منعقد
ہوتا ہے کہ کوتوالان ضلع کے نام احکام جاری ہوتے ہین کہ اپنے اضلاع کی رعایا کو اطلاع دیوے
کہ اپنی طرف سے ایک یا دو یا زیادہ آدمی لائق تجویز کرکے بطور وکیل کے بنا بر حاضری پارلیمنٹ
کے بھیجو کوتوال ضلع اون لوگون کو جمع کرکے احکام شاہی سے مطلع کرتا ہے اسی طرح
وکیل رعایا اور قصبات کی رعایا او مدرسونکی طرف سے ۴۰۶ وکیل کل ۶۵۸ وکلا جمع ہوتے ہین
اور یہ حکام درجہ سوم کے ہین اور یہ لوگ رعایا کی بہبودی کے واسطے اجراے قانون و دیگر
معاملات مین دربار کو صلاح دیتے ہین جب یہ دو درجہ کے حکام مفصلہ بالا جمع ہو جاتے
ہین تب بادشاہ مع اپنے وزرا کے داخل دربار ہوتا ہے مگر بادشاہ بطور ایک امیر اعظم کے اوس
دربار مین تصور کیا جاتا ہے اور عالم اکبر اوسکو سمجھتے ہین لیکن یہ بادشاہ بلا قبولیت ایسے
دربار پارلیمنٹ کے کوئی کام نہین کر سکتا ہے ایسی کچہری یا پارلیمنٹ کی اندر سال کے کم سے کم
ایک بار جمع ہوتی ہے مگر ممبر لوگ سات برس سے زیادہ شریک پارلیمنٹ نہین ہوسکتے بعد
انقضاے میعاد معینہ کے جدید پارلیمنٹ حسب طریقہ بالا مجتمع ہوتی ہے بادشاہ نہایت شان
اور تجمل سے دربار پارلیمنٹ مین تخت سلطانی پر جلوس فرماتا ہے اور صاحبان پارلیمنٹ سے
صلاح و مشورہ کرتا ہے اگر بعض صورتون مین امیرون اور وکیلون کی رائے بادشاہ کی
راے سے متفق نہو تو بادشاہ باجلاس کونسل اوس پارلیمنٹ کو موقوف کرکے جدید پارلیمنٹ
جمع کرتا ہی اور اگر اوسمین بھی بادشاہ کی رای خلاف ہو تو پھر بادشاہ کو کچھ اختیار نہین ہے
کسی طرح سے طرفداری شاہی نہین کی جاتی ہے بلکہ اگر بادشاہ خلاف تجویز پارلیمنٹ کے اپنی تجویز کو

سلہ واضح ہو کہ وکیلون مین یہ صفت ہون — اول اکیس برس کی عمر سے کم نہ ہو — دوم اوس رعایا کی قوم
سے ہون جو ملک انگلستان مین پیدا ہوئی — سوم حکام عدالت نہون — چہارم پنشن یا تنخواہ یافتہ محکمہ شاہی
نہون اور جو لوگ ایسے وکلا کو تقرر کرکے بادشاہی حکم کے مطابق رعایا کی جانب سے بھیجتے ہین اونمین یہ اوصاف ہون کچھ آمدنی از قسم اراضی
معزز اشخاص ہون —

رائج کرے تو اوسکی خرابی متصور ہوتی ہے اور تمام رعایا سرکشی پر آمادہ ہو جاتی ہے اگر کسی معاملہ مین نصف پارلیمنٹ خلاف رائے نصف پارلیمنٹ کے ہون تو ایسی حالت مین رائے شاہی پر عمل کیا جاتا ہے پس لوگون کو پارلیمنٹ کو دربار شاہی تصور کرنا چاہیے یہ ملک ہندوستان بھی اب زیر حکومت اسی بادشاہ کے ہے دار السلطنت انگلستان کا شہر لندن ہے جو دہلی شہر سے پانچہزار میل کے فاصلہ پر ہے جبکہ دہلی مین دوپہر ہوتی ہے اوس وقت لندن مین صبح کے چار بجے ہین بعد وفات ولیم چہارم ۱۸۳۷ء کو جناب حضرت شاہنشاہ زیب سلطنت ملکہ کوئین وکٹوریہ دام ملکہا تخت نشین ہوئین جنکے عہد مین سلطنت ہند کی بلا شرکت غیرے زیر حکومت سرکار انگریزی کے در آئی اور بڑے بڑے فاضل و دانا و کار نمایان اشخاص شہر لندن مین جمع ہوئے گو کہ کاریگران یا دانایان فرنگ مشہور ہین مگر بعہد دوران حضور ممدوحہ کے کثرت ہے اگر تمام احوال اون لوگون کا درج کیا جاوے تو بجز طوالت تاریخ کوئی فائدہ عام متصور نہین ہوتا ہے پس شمہ حال بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے کہ عقلمند کو اشارہ کافی ہے یعنی حضرت گیہان خدیو کے توشکخانہ مین ایک باریک سوئی آہنی ہے جسکے اوپر ملکہ محتشم الیہم کے تمام زندگانی کے کل حالات بصنعت تمام کندہ ہین مگر وہ بغیر خوردہ بین نظر نہین آتی اور عجب تر یہ ہے کہ یہ سوئی کھل سکتی ہے اور اسکے اندر چند سوئیان چھوٹی اوسی قسم کی برآمد ہوتی ہین حضرت زیب سلطنت کے تین شاہزادہ ہین اول شاہزادہ ایڈورڈ البرٹ جو ۱۸۴۱ء مین پیدا ہوئے جنکو خطاب پرنس آف ویلس کا حاصل ہے اور ولیعہد سلطنت ہین اور شاہزادی شاہ ڈنمارک کی انسے منسوب ہے اور ۱۸۷۵ء مین شاہزادہ بہادر نے ہندوستان کو اپنی قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی جنکی تاریخ تشریف آوری حضرت شعری امرتبت مستند الشعرا بقا نے لکھی اور وہ نہایت پسند ہوئی اور اوسکی تعریف مین چٹھی خاص شاہزادہ کی نہایت منزلت سے انکو نام آئی دوم شاہزادہ الفرڈ ارنسٹ البرٹ ہین جنکا خطاب ڈیوک آف اڈنبرا ہے ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوئے اور شاہزادی روس سے منسوب ہین جنکو ملکہا سیکس کوبرگ اور گاتھا کی سلطنت بطور وراثت کے حاصل ہوئی چنانچہ ۱۸۶۹ء مین ملک ہند کو زینت بخشی سوم شاہزادہ آرتھر پیٹرک انکا حال بھی مفصل نہین معلوم ہے اور چار شاہزادیان ملکہ معظمہ کی ہین اول جو ولیعہد شاہ روس کی بیگم ہین اور تین اور تسے چھوٹی ہین حالیان ہند کو

مستند تاریخ تشریف آوری

ع ۱۸۷۵

منکشف ہو کہ سلاطین یورپ کا یہ طریقہ نہین ہی کہ مثل شاہان اقوام دیگر کے روپیہ کو فضول خرچی و رنڈی بازی و عیاشی مین صرف کرین بلکہ کسی قدر نقد روپیہ بطور تنخواہ خزانہ شاہی سی پاتے ہین چنانچہ جناب ملکہ معظمہ حسب ذیل تنخواہ خزانہ شاہی سے لیتے ہین —

تنخواہ جناب ملکہ معظمہ	جیب خاص	[illegible] لکھہ
	گھرانے کی تنخواہ	[illegible] ہزار [illegible] لکھہ
	گھرانے کا خرچ	[illegible] ہزار [illegible] لکھہ
	خیرات	یک [illegible] ہزار [illegible] لکھہ
	متفرقات	[illegible] ہزار
تنخواہ پرنس آف ویلس	شاہزادہ	[illegible] لکھہ
	بیگم شاہزادہ	یک لکھہ
تنخواہ ڈیوک آف اڈنبرہ		یک لکھہ [illegible] ہزار
تنخواہ شاہزادہ آرتھر		یک لکھہ [illegible] ہزار
شاہزادی اول		[illegible] ہزار
شاہزادی دوم		[illegible] ہزار
شاہزادی سوم		[illegible] ہزار
شاہزادی چہارم		[illegible] ہزار
تنخواہ ڈیوک آف کیمبرج یعنی چچا ملکہ معظمہ		یک لکھہ [illegible] ہزار
تنخواہ چچی ملکہ معظمہ		[illegible] ہزار
میزان		[illegible] ہزار [illegible] لکھہ
تفصیل تنخواہ بادشاہ	خاص خزانہ سے	[illegible] لکھہ [illegible] ہزار
	آمدنی جاگیر وغیرہ	[illegible] لکھہ [illegible] ہزار
		[illegible] لکھہ ۷۶۰۰۰۰۰

شہر لندن نہایت رونق افزا اور خوش قطع بستی ہے اکثر اہل عرب و دیگر ساکنان ولایات ایشیا کے علاوہ ہند کے وہان آباد ہین اور لندن سے ہندوستان تک عجیب و غریب کرشمہ نظر آتے ہین اگرچہ ہندوستان سے ولایت جانے کی کلکتہ اور بمبئی دونون جگہ راستہ ہین مگر جو لوگ جبلپور ہوتے ہوئے بمبئی جاتی ہین اونکو تین فائدے ہوتے ہین اول یہ کہ بحری سفر کے نسبت ۱۲ روز کی تخفیف دوسرم یہ کہ کل سفر مین اردو کی نزدیکی پائی جاتی ہی سوم یہ کہ اس راستہ مین ہندوستان کے بعض عجیب غریب چیزین مثل جبلپور کے سنگ مرمر کے پہاڑ اور پہاڑ مغربی گھاٹ و ایلفنٹا کے تہ خانہ وغیرہ دیکھنے مین آتے ہین جو متصل بمبئی کے ہین —

مسافر لوگ بمبئی سے جہاز مین سوار ہو کر اثناء راہ مین عدن سے گذرتے ہوئے خاکنائے سوئیس مین خشک زمین پر وارد ہوتی ہین اور وہان سے اونکو ملک مصر کی آہنی سڑک ملتی ہے اور جو لوگ شہر کیرو کی سیر کرنا چاہین اوسکی سیر کرتے ہوئے اسکندریہ کو جا سکتے ہین اور جو لوگ براہ راست اسکندریہ مین داخل ہو کر پھر جہاز مین سوار ہوتے ہین وے سوتھیمٹن مین پہونچکر جو انگلستان کے جنوبی کنارے پر ہے اونکو جزائر مالٹا اور جبرالٹر کے دیکھنے کا موقع ملتا ہی جو بحر قلزم مین انگلستان کی دو مشہور جنگی مقام مین اور ان ہر دو مقام پر نہایت توپ

جزمی ہین جبرالٹر تو گویا واقعی ہین تو یورپ کا پہاڑ ہے اور بعض آدمی مارسیلیز مین ہو کر جاتے ہین جو فرانس کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے اور مارسیلیز سے بذریعہ ریل شہر پیرس مین گذر کر کیلیس ہوتے ہوئے جہاز پر سوار ہوتے ہین یا براہ راست بذریعہ ریل شہر پیرس سے برلن کو چلے جاتے ہین اور وہان سے جہاز پر سوار ہو کر برٹش چینل مین گذر کر مقام فوکسٹن مین پہونچتے ہین ان راستون کے علاوہ اسکندریہ سے انگلستان جانیکے دو اور خشکی کے راستے ہین ایک تو اسکندریہ سے جہاز مین سوار ہو کر اٹلی مین پہونچکر خشکی پر وارد ہوتے ہین اور وہان سے ریل شروع ہوتی ہے جسپر سوار ہو کر فرانس کی سیر کرتے ہوئے کیلیس کو چلے جاتے ہین اس راستہ مین اٹلی کی سیر کا خوب موقع ملتا ہے جو یورپ کا نہایت بے نظیر عمدہ مقام ہے دوسرے اسکندریہ سے کشتی مین سوار ہو کر مقام ٹرسیٹی مین جا کر اوترتے ہین جو اسٹریلیا کے کنارہ پر واقع ہے اور ملک اٹلی کا شمالی حصہ اور سوئیٹزرلینڈ اور فرانس کی سیر کرتے ہوئے کیلیس مین پہونچتے ہین اور وہان سے اپناسے برٹش چینل مین گذر کر انگلستان کے کنارے پر وارد ہوتے ہین جہان سے بذریعہ ریل لندن کو پہونچ جاتے ہین ذیل مین ایک فہرست درج کی جاتی ہے جس سے اول درجہ کا مسافر کا زاد راہ مع ایک خدمتگار کے اور سفر کی مدت واضح ہوتی ہے

تفصیل اخراجات	بابت آقا کرایہ درجہ اول	بابت خادم کرایہ درجہ دوم	مدت سفر	متفرقات خرچ
کرایہ ریل از الہ آباد تا جبلپور	[illegible]	[illegible]	ایک روز	خوراک اجرت قلی وغیرہ [illegible]
کرایہ ڈاک از جبلپور تا ناگپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات [illegible]
کرایہ از ناگپور تا بمبئی	[illegible]	[illegible]	۳۲ گھنٹہ	متفرقات [illegible]
کرایہ بمبئی سے تا مارسیلیز تک جہاز کا	[illegible]	[illegible]	۲۲ روز	متفرقات سفر خشکی وتری [illegible]
کرایہ ریل درمیان [illegible]	[illegible]	[illegible]	۶ گھنٹہ	
کرایہ ریل مع جہاز از مارسیلیز تا لندن	[illegible]	[illegible]	۴۸ گھنٹہ	بابت سفر فرانس [illegible]
میزان کل	[illegible]	[illegible]	۲۶ یوم	[illegible] کل مبلغ [illegible]

تفصیل اخراجات راستہ دوم از بمبئی تا لندن علاوہ طعام	
کرایہ جہاز از بمبئی تا سویس	۱۸۲عہ
کرایہ ریل مع صندوق اسباب از سویس تا اسکندریہ	عہ
کرایہ از ثیلیس تا روم	عہ ۸
کرایہ از اسکندریہ تا ثیلیس	سہ
کرایہ از روم تا فلارن	عہ
〃 از فلارن تا میلان	عہ ۱۲
〃 از میلان تا پیرس	للعہ
〃 جہاز از پیرس تا لندن	عہ
سفر ترکی کا خرچ	۱عہ
میزان کل دریائی خوراک وغیرہ اسکے علاوہ ہے	للعہ ۹

ناظرین تاریخ پر منکشف ہو کہ اشیاء تجارتی انگلستان سے مفصلہ ذیل غیر ملک کو جاتی ہین

نمبر	نام صوبہ	نام شہر	نام جنس
۱	مین چیسٹر		
۲	پرتشن	مین کی شایر	ریشمی کی چیزین اور کپڑے وغیرہ
۳	اولڈہیم		
۴	بلیک برن		
۵	اسٹاک پورٹ	چیشایر	ایضا
۶	لیڈس		
۷	براڈفورڈ	یورکشایر	اون کی چیزین
۸	برمنگہام	وارکشایر	دھاتون کی چیزین
۹	سفلیڈ	یورکسایر	
۱۰	والورہمٹن	اسٹافورڈشایر	
۱۱	ناریچ	نارفک	ریشمی اور اونی مصنوعات
۱۲	ناٹنگہام	ناٹنگہام شایر	گوٹہ وغیرہ
۱۳	لی سسٹر شایر		
۱۴	کوونٹری	وارکسایر	زیورات ریشمی فیتہ گھڑی
۱۵	سنڈرلینڈ	ڈرہام	جہاز تیار ہوتے ہین
۱۶	شمالی علاقہ	اسٹافورڈشایر	مٹی کی چینی تیار
۱۷	متفرق [illegible] کان	۱ ٹین ۲ پیتل	۳ تانبا ۴ کوئلہ

اور ملکون سے انگلستان مین مفصلہ ذیل اشیاء آتی ہین

	نام ملک	نام اشیاء
۱	امریکہ [illegible] ہندوستان سے	نابافتہ روئی
۲	ہند و جرمنی و آسٹریلیا سے	اون
۳	چین سے	نابافتہ ابریشم
۴	جنوبی امریکہ سے	چمڑا
۵	روس سے	چربی
۶	برہما آسام وغیرہ سے	لکڑی
۷	پروشیا و روس فرانس و امریکہ	غلہ
۸	ہندوستان سے	چینی
۹	چین سے	چاے
۱۰	ہند سے	کافی
۱۱	جزایر ایشیا سے	مصالحہ
۱۲	پورتگال و ہسپانیہ	شراب
۱۳	[illegible] فرانس وغیرہ سے	

انگلستان کے چودہ شہرون مین فی شہر اندھون کے لیے ایک اسکول مقرر ہے جسمین اونکو لکھنا
پڑھنا اور عجیب غریب ہنر سکھلائے جاتے ہین انگلستان مین قریب پچیس ہزار کے اندھے
آدمی ہین منجملہ اونکے خاص اسکول لندن مین ۲۲۸ نفر آدمی سمندر کی گھاس اور بال وغیرہ
سے عمدہ چٹائیان بناتے ہین اور انواع اقسام کی دستکاریون سے واقف ہین اندھی لڑکیان
کامنی سیتے موزہ بافی کشیدہ و شالہ بافی مین تعلیم پاتی ہین اکثر اون لوگون سے ... روپیہ ماہوار انکا
کام کر لیتی ہین اور دور دور اونکی دستکاریان جاتی ہین جرمنی کے عجائب خانہ مین لندن کے اندھے
کی ایک ٹوکری بنائی ہوئی موجود ہے ایک اندھا مورت نہایت عمدہ بناتا ہے ان اسکولون
مین اندھی طلبا کو جغرافیہ ہیئت قواعد گردش اجسام فلکی دریافتی اور موسیقی بھی تعلیم ہوتی ہے
یہ اہل لندن کی ہمت ہے کہ اندھون کی تعلیم اور ترتیب مین بھی سعی کرتے ہین بڑی تاسف کی بات
ہے کہ اہل ہند اون اندھون سے بھی بدتر ہین کہ ایسے بادشاہ رحیم اور امیر کبیر کی حکومت مین کہ
بلا خرچ اور مفت علم آتا ہے علم ایسی دولت پائدار سے محروم رہتے ہین —

آغاز ضمیمۂ دوم

از چمن چہارم خیابان ثالث ذکر انتظام ملک داری بابت ملک ہندوستان از جانب حضرت کوئین وکٹوریہ ام ملکہا

واضح ہو کہ حضرت ملکہ کوئین وکٹوریہ شہنشاہ گریٹ بریطن و ہندوستان دام اقبالہا نے
جس وقت سے کار مملکت کا ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان لیکر اپنے ذمہ لیا واسطے
انفصال مقدمات ہندوستان کی ولایت مین ایک دفتر سکریٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا
یعنے وزیر کبیر ہند کا ہے جسکی کونسل مین ۱۵ نفر ممبر ہین اور اوسکے ماتحت دفتر انڈر سکریٹری
آف اسٹیٹ کا ہے یہ ہر دو دفتر زیر حکومت دربار پارلیمنٹ کے ہین اور تمام کاروبار مملکت
مین علاوہ انگلستان کے درجہ وزارت کا رکھتے ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے کشور ہند
سکو اکثر یہ لوگ ہندوستان کے بارہ مین صلاح دینے کے مجاز ہین جو کہ احکام شاہی دربارہ ہند
کے دربار شاہی سے صدور پاتے ہین متوسط دفتر مذکور والعندر کے گورنر جنرل کے حضور ہندوستان
مین آتے ہین اور بعد اجرائے دفتر ہائے صدر کے عدالت کنٹرولر وڈائریکٹرس کورٹ جو بعہد

حکومت کمپنی کے جاری تھی ٹوٹ گئے اور مقام سکریٹری آف اسٹیٹ کا لندن مین ہے بندوبست ہندوستان کا حسب ذیل ہے —

سرکاری عملداری مین عدالت کے تین صیغہ ہین دیوانی فوجداری کلکٹری اور دو قسم کا انتظام ہے اول آئینی دوم غیر آئینی —

انتظام آئینی عملداری انگریزی

صیغۂ کلکٹری[1] ہر ضلع مین ایک حاکم انگریز بلقب کلکٹر ضلع کے مقرر رہتا ہے اور بالکل خزانہ و کار تحصیل اوسکے ذمہ ہے اور از جانب سرکار بالکل اختیارات حکومت ضلع مین اوسکے سپرد ہین اور مقدمات زمینداری و کاشتکاری کے وہ فیصل کرتا ہے ہر ایک صاحب کلکٹر کے کام کی پانچ صورتین ہین جنکے انجام دہی کے واسطے اونکو پانچ طرح کا اختیار حاصل ہے اول منتظم ضلع و کار تحصیل مالگذاری دوم ضلع کی ملکیت کے رجسٹری کرنیوالے سوم زمیندار اور رعایا کے درمیان منصف ہین چہارم عدالت دیوانی کے بعض اقسام کے فیصلون کے جاری کرنے والے پنجم ضلع کے خزانہ اور حساب کتاب کے رکھنے والے اور ہر ضلع مین زیر حکومت صاحب کلکٹر کے ایک ہندوستانی ڈپٹی کلکٹر و چند انگریزی اسسٹنٹ کلکٹر بطور نائب و مددگار کلکٹر کے مقرر ہین عدالت کلکٹری مین ایک سررشتہ دار و نائب سررشتہ دار اور بہت سے محرر اور ایک محافظ دفتر اور ایک نائب محافظ دفتر مع چند محرر و نقلنویس کے و خزانچی اور عملہ نظارت و داروغہ نزول و داروغہ اشامپ مع محرران حسب ضرورت بطور عملہ فارسی دفتر کے تعینات رہتے ہین اور چند انگریزی نویس بمشاہرہ ماہواری کے متعین ہین کلکٹر ضلع کے ماتحت ہر پرگنہ ہر ایک تحصیلدار مع اپنے عملہ مفصلہ ذیل کے بنابر تحصیل مالگذاری و واقع فساد زمینداری کے

[1] واسطے ناظرین تاریخ کے ہدایت نامہ مالگذاری کے دفعہ ۲۵ درج حاشیہ کیجاتی ہے کہ صاحب کلکٹر کا حال و رعایا ہوجاوے دفعہ ۲۵ — کلکٹر کی اچھی کارگذاری کے لیے بہت ضرور ہے کہ متواتر اور بے تکلف ہر خاص و عام سے ملاقات کیا کرین اسکے واسطے کوئی امر اس سے زیادہ مفید نہین ہے کہ ہر سال موسم جاڑے مین ہمیشہ ضلع کے ہر طرف سیر کیا کرین اور نیک و بد حرکات سے آگاہ ہون کیونکہ سرکار نے ضلع اونکو سپرد کر دیا ہے اور جس کام کے لیے صدر مین ضرور رہو اوسکے واسطے ایسا بندوبست کیا جاوے کہ صاحب کلکٹر کو فراغت حاصل رہے تاکہ ہر سال و بیتر تک مفصل کا دورہ کرین جیسا

نہایت لیئق وقانون دان رہتا ہے عملہ تحصیلداری کا حسب ذیل اول پیشکار دوم تحویلدار سوم قانون گوسے چہارم اطلاق نویس و دیگر چند محرر و بہت سے چپراسی —

ہر تحصیل مین دو قانون گو اور ہر موضع مین ایک پٹوکری واسطے درستی حساب کتاب گانون کے رہتا ہے اوران دونون کا عہدہ موروثی ہے —

چند اضلاع کا مجموعہ ایک قسمت کمشنری کی ہوتی ہے اور ہر ایک قسمت پر ایک عہدہ دار انگریزی بلقب کمشنر کے مقرر ہے اور وہ کمشنر اپنی قسمت کے تمام اضلاع کی کلکٹرون پر حاکم اعلی ہے اور کلکٹر ضلع بلا منظوری ایسی کمشنر کے کوئی کام وقیق انجام نہین کرسکتا ہے چند قسمت کمشنری کا ایک پروانس یعنے حصہ ملک کا ہے اوسپر ایک عدالت صاحبان بورڈ آف رونیو کی مقرر ہے اوراس عدالت بین چند حکام یکجائی اجلاس کرتے ہین اوراون لوگون کو عدالت مال مین اپنے پروانس کی تمام قسمت اور اضلاع کے حکامون پر اعلے درجہ کا اختیار حاصل ہے اور حکم ایسے صدر بورڈ کا ناطق ہوتا ہے اور زیر حکومت لوکل گورنمنٹ کے صدر بورڈ تمام کمشنرون اور کلکٹرون کے واسطے ضابطہ اور حکم جاری کرتے ہین —

صیغہ عدالت فوجداری — ہر ضلع مین ایک حاکم اعلے انگریز بلقب مجسٹریٹ ضلع کے مقرر ہے اور وہ تمام اختیارات حاکمانہ عمل مین لاتا ہے اوسکے ماتحت جنٹ مجسٹریٹ و اسسٹنٹ مجسٹریٹ و ڈپٹی مجسٹریٹ بنا بر مدد مجسٹریٹ ضلع کے رہتے ہین حکومت سے اس عدالت پر ختم ہے سزاے مجرمان یا ہزنان خلاف قانون کام کرنے والون کو اسی عدالت سے ہو سکتی ہے دوسرے عدالت کیسی شخص کو سزا نہین دے سکتی —

ہر ایک مجسٹریٹ کی حکومت مین ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہے گرفتاری مجرمان اسی کے اختیار مین ہے اور تھانہ کا انتظام زیر حکومت مجسٹریٹ ضلع کے سپرنٹنڈنٹ کو سپرد ہے کوتوال شہر بجز تحقیقات و گرفتاری کے کسی مجرم کو سزا نہین دیسکتا —

ہر ضلع مین مجسٹریٹ ضلع کے زیر حکومت ایک جیلخانہ ہے اوسمین تمام مجرم سزایافتہ قید ہوتے ہین ہر ضلع اعلے کی چھاونی یعنے لشکرگاہ ہو تو مین ایک مجسٹریٹ چھاونی رہتا ہے جو تمام اختیار فوجداری عمل مین لاتا ہے —

ایک یا دو ضلع کی عدالت فوجداری پر ایک عدالت سشن کی بطور صدر کے ہے اور تمام سنگین مقدمات قابل سزاے پھانسی و دوائم الحبس عدالت فوجداری سے بنا بر سزا سپرد اس عدالت مین ہوتے ہین اور سشن اون لوگون کی سزا باجلاس حاضرین اسیسر یعنے پنچون کی مقرر کرتا ہے اور اپیل بنا راضی فیصلہ مجسٹریٹ کے سشن سنتا ہے لیکن عہدہ ایسی سشن کا صاحبان انگریز کو عطا ہوتا ہے—

ہر ایک پروانس کی لوکل گورنمنٹ کی حکومت میں ایک عدالت نظامت[1] شاہی واسطے انفصال اپیل عدالت سشن کے مقرر ہے اور اوس عدالت کے حکام کو تمام پروانس کی عدالت فوجداری پر اختیارات اعلے درجہ کے حاصل ہین اور ایسی عدالت مین چند سشن یکجائی اجلاس کرتے ہین کیونکہ اسکا حکم صیغہ فوجداری مین ناطق ہے مگر لوکل گورنمنٹ کو جسکی حکومت مین وہ عدالت ہے اختیار رہتا ہے کہ حکم ایسی عدالت کا منسوخ کرے—

[1] واضح ہو کہ عدالت ہائی کورٹ ہر احاطہ و پروانس کے جسکو اختیارات نظامت سپرد ہین مطابق فرمان شاہی کے یعنے بمنظوری بادشاہ لندن مقرر ہوتے ہین مگر کوئی ابتدائی نالش عدالت نظامت شنوائی نہین کر سکتی ہے مگر صاحبان فرنگ کی سزا ہائی کورٹ سے ہوتی ہے علاوہ اس کے تمام عدالتین گورنر جنرل کے حکم سے مقرر ہوتی ہین واضح ہو کہ اختیارات عدالت فوجداری کے صاحبان کلکٹر کو عطا ہوئی ہیں صاحبان کلکٹر وقت پیشی مقدمہ فوجداری کے مجسٹریٹ ضلع کے لقب سے نامزد ہین اور اختیارات سشن صاحبان جج کو عطا ہوئے اور نظامت ہائی کورٹ کو دیگئی

صیغہ عدالت دیوانی — ہر کلکٹر کی ضلع مین زیر حکومت صاحبان جج کی دو یا زیادہ منصفی عدالتین ہین اونمین فی عدالت ایک منصف ہندوستانی رہتا ہے اور ایک ہزار تک کی مقدمات لین دین و حقوق ملکیت وغیرہ کے فیصل کرتا ہے اور ایسے منصف کا اپیل صاحب جج کی یہان کہ جسکا وہ ماتحت ہوتا ہے اور ہر ضلع مین ایک عدالت جج ماتحت یعنے صدر الصدور کی ہے اور تمام ابتدائی نالش لا انتہا دعوے از قسم دیوانی ایسے جج ماتحت کی یہان ہوتی ہین اور پانچہزار تک کا اپیل صاحب جج یعنے جسکا وہ ماتحت ہے سنتا ہے اس سے زیادہ کا اپیل ہائی کورٹ مین ہوتا ہے— دو یا ایک ضلع پر ایک عدالت صاحبان جج کی مقرر ہے اور اوسمین جج از قسم انگریز ہے اور سب تمام منصف اور صدر الصدور اوسکے ماتحت ہین اور اوسکے حکم اپیل عدالت ہائی کورٹ مین ہوتا ہے

اور اوسی عدالت نظامت متدیہ ہند کو اختیارات ہائی کورٹ کے حاصل ہین اور صیغہ دیوانی مین اوسکے حکام ملقب بجج کے لکہے جاتے ہین اور پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ کے فیصلہ کا اپیل لندن مین ہوتا ہے —

صیغہ انتظام غیر آئینی

غیر آئینی انتظام وہ ہے کہ اختیارات دیوانی کے بھی مثل فوجداری کے سپرد عدالت مال کے ہوتے ہین اور کلکٹر کو ڈپٹی کمشنر کہتے ہین اور تنخواہ حکام اضلاع غیر آئینی کی کم ہوتی ہے

تفصیل تنخواہ اضلاع آئینی

تنخواہ صاحب کمشنر	سشن جج	صاحب کلکٹر مجسٹریٹ	تنخواہ جائنٹ مجسٹریٹ	اسسٹنٹ کلکٹر یا اسسٹنٹ مجسٹریٹ	صدر امین	منصف	ڈپٹی مجسٹریٹ	تحصیلدار اول درجہ	تحصیلدار دوم درجہ	تحصیلدار سوم درجہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] یا ۸۰	[illegible] یا [illegible] ۵۰۰	[illegible]	[illegible] یا [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ارکان سلطنت کا بیان — واضح ہو کہ پارلیمنٹ یعنے دربار شاہی لندن کی طرف سے ہندوستان مین بمقام کلکتہ ایک انگریز نہایت رئیس اور امیر و خاندان معزز سے بلقب گورنر جنرل ویسرائے کشور ہند کے رہتا ہے اور جسکو خطاب گرینڈ ماسٹر و قایمقام شاہ کا حاصل ہے اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کو تمام عملداری انگریزی مین علاوہ انگلستان کے اختیارات شاہانہ حاصل ہین اور اونکی کونسل کا نام لیجسلیٹیو کونسل ہند ہی ہندوستان کے لیے قانون جاری کرنا اور قوانین سابقہ کو منسوخ یا ترمیم کرنا یا جدید آئین بنانا عدالت جدید تقرر کرنا ضلع کا توڑدینا پروانس جدید مقرر کرنا یا اوسکا رد کرنا سکہ کا نمونہ اجرا کرنا ٹکسال جدید جاری فرمانا کسی ٹکسال کا موقوف کر دینا عدالت صدر کا تقرر اور اوسکا تنزل اسی عہدہ دار کے تعلق ہے رئیسون کو خطاب دینا جدید رئیس بنانا بیغا بغاوت و فوج مین آنے سے ریاست یا راج کا ضبط کر لینا مجرم سے معاف کرنا سزائے موت سے رہا کرنا دربارہ ہند کے بادشاہون غیر کے سفیرون سے ملاقات کرنا اور اونکے خطوطون کے جواب دینا کسی ملک پر مہم بھیجنا افسران فوج کا تقرر و تنزل اسکے اختیار مین ہے ہندوستان مین یہ شخص بالکل نظم و نسق کا مالک ہے اور تمام ہند کی حاکم اعلے اسکے فرمانبردار ہین اسکا مقام کلکتہ مین ہے اور کلکتہ انگریزی

عملداری مین دار السلطنت ہند ہے۔

نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند کے ماتحت ہر احاطہ اور پروانس مین ایک لوکل گورنمنٹ بطور صوبہ دار کے رہتا ہے اور اوسکو زیر حکومت و بعض صورت مین بعد منظوری جناب نواب محتشم الیہ کے تمام اختیارات شاہانہ حاصل ہین اور تقرر و تبدیلی و تنزلی تمام حکام عدالتہاے مذکور الصدر کے اسی لوکل گورنمنٹ کے حضور سے ہوتی ہے لوکل گورنمنٹ کو بطور نائب گورنر جنرل کے سمجھنا چاہیے مگر بعض پروانس و پریزیڈنسی مین ایسے حاکم کو مختلف نام

تفصیل ضلاع و پروانس و احاطہ یعنی پریزیڈنسی — واضح ہو کہ موضع اوسکو کہتے ہین کہ جسمین ایک یا چند محال شامل ہون اور وہ کسی لقب سے مشہور ہو اور اوسکی تحصیل مالگزاری سرکاری وصول ہوتی ہو ایسی بہت سے موضعات کا مجموعہ ایک پرگنہ ہوتا ہے اور وہ پرگنہ اوس موضع کے نام سے مشہور ہوتا ہے کہ جو موضع آباد و قصبہ ہو وہ اوسمین کوئی بازار لگتا ہو اور مقام پڑاو نزدیک ہو ایسے چند پرگنون کا ایک ضلع ہوتا ہے اور وہ ضلع ایسے قصبہ کے نام سے معروف ہوگا جو قصبہ بنسبت تمام قصبون کے شہر ہو اور وسعت مین تمام قصبہ جات سے بڑا ہو وہی ضلع کے نام سے معروف کیا جاتا ہے ایسے ضلعون کے مجموعہ کا نام پریزیڈنسی یعنی احاطہ ہے و اگر احاطہ بہت بھاری ہے تو چند پروانس یعنے حصون پر تقسیم کر دیا گیا ہے۔

واضح ہو کہ گورنمنٹ ہند نے کل برٹش انڈیا یعنی عملداری سرکار انگریزی کا ہندوستان تین پریزیڈنسی یعنی احاطون مین تقسیم کیا ہے اول بنگال احاطہ دوم مندراس احاطہ سوم بمبئی احاطہ

ذکر بنگال احاطہ — واضح ہو کہ بنگال احاطہ اتنا بڑا عالیشان ملک کا حصہ ہے کہ مشرق چٹگام سے لیکر مغرب پشاور تک اسکی حد ہے اسواسطے اس احاطہ کو پانچ حصون پر تقسیم کر دیا ہے۔ اول بنگال پروانس چٹگام سے شاہ آباد تک دوم ممالک مغربی شمالی غازیپور سے میرٹھ تک سوم گورنمنٹ پنجاب پروانس دہلی سے پشاور تک چہارم چیف کمشنری اودھ قسمت الہ آباد کی شمال پنجم حصہ چیف کمشنری ممالک متوسط ساگر سے برنگی

بیان بنگال پروانس — جسکی حد شمالی ریاست بھوٹنت سکم نیپال حد جنوبی

جلیج بنگالہ و احاطۂ مندراس حد شرقی ملک برہما حد غربی ممالک متوسط ہے اسکا صدر مقام کلکتہ ہی اور وہین جناب نواب گورنر جنرل بہادر وئیسرائے کشور ہند کا نائب لوکل گورنمنٹ ملقب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک بنگال کی رہتا ہے اور اپنے پروانس مین اوسکو تمام وہی اختیارات زیر حکومت نواب گورنر جنرل بہادر کے حاصل ہین جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور عدالت ہائی کورٹ بھی اس پروانس کی مع صدر بورڈ کے کلکتہ مین ہے اس پروانس مین اڑتیس ۳۸ ضلع آئینی و دس ضلع غیر آئینی ہین —

تفصیل اضلاع غیر آئینی گورنمنٹ بنگال

نام قسمت	نام ضلع	پتہ ضلع	صدر مقام ضلع	کیفیت
	کوہاٹ	سلہٹ کے شمال	کوہاٹ	قسمت آسام مین لوہا پیدا ہوتا ہی
قسمت کمشنری آسام	نوگانون	کوہاٹ کے مشرق مائل شمال	نوگانون	
	تیج پور	نوگانون کے شمال مائل مشرق	تیج پور	
	گوالپارا	کوہاٹ کے مغرب	گوالپارا	
	لکھم پور	شیو پور کے شمال	لکھم پور	
	شیو پور	نوگانون کے شمال	شیو پور	
قسمت کمشنری چھوٹا ناگپور	چھوٹا ناگپور	بنیر بھوم و بہار کے جنوب	لوہاردگا	گندھک کوئلہ ابرک کی کان ہی
	مان بھوم	ناگپور کے مشرق	برکیا	
	ہزاری باغ	ناگپور کے شمال	ہزاری باغ	
	باجگر امحال	سنگھ لوہا پیغمبر کے مغرب	باجگر امحال	پیوری کھریا کوئلہ لوہے کی کان ہے

تفصیل آئینی اضلاع گورنمنٹ بنگال پریزیڈنسی

نمبر شمار	نام ضلع	سمت ضلع	نام صدر مقام جہاں ضلع کی کچہری ہے	نام دریا جس پر صدر مقام ہے	کیفیت
۱	۲۴ پرگنہ	سندربن کے شمال	کلکتہ	ہوگلی و گنگا	شہر کلکتہ بنگال پریزیڈنسی نیز تمام ہندوستان کا دارالخلافت اور بڑے تجارت کا شہر قابل دید ہے
۲	ہوڑا	کلکتہ کے مغرب	ہوڑا	•	
۳	بارا سات	۲۴ پرگنہ کے شمال	بارا سات	•	
۴	ندیا	باراسات کے شمال	کشن نگر	•	ضلع ندیا میں پلاسی نامے مقام ہے جہاں لارڈ کلایو صاحب نے ۱۷۵۷ء میں نواب سراج الدولہ کو شکست دی
۵	جسر	ندیا کے مشرق	مُرلی	•	اس ضلع میں سندربن ہے
۶	باقرگنج	جسر کے مشرق	بیریسال	•	
۷	ناکوکولی	باقرگنج کے مشرق	بلوا	میگھنان	
۸	ڈھاکہ جلالپور	باقرگنج کے شمال	فریدپور	•	
۹	ڈھاکہ	باقرگنج شمال و مشرق	ڈھاکا	بوڑھی گنگا	
۱۰	ترپرا	ڈھاکہ کے مشرق	کومیلا	گومتی	
۱۱	چٹگام	ترپرا کے جنوب و مشرق	اسلام آباد	کرن پھولی	
۱۲	سلہٹ	ترپرا کے شمال	سلہٹ	•	
۱۳	کچھار	سلہٹ کے مشرق	سلیچا	بارک	
۱۴	میمن سنگھ	سلہٹ کے مغرب	سودار	برہمپترا	
۱۵	پبنا	جسر کے شمال	پبنا	•	
۱۶	راج شاہی	پبنا کے شمال مغرب	بولیہ	گنگا	
۱۷	بگرا	راج شاہی کے شمال مغرب	بگرا	•	
۱۸	رنگپور	بگرا کے شمال مشرق	رنگپور	•	
۱۹	دیناجپور	رنگپور کے مغرب	دیناجپور	پورن بابا	
۲۰	پورنیا	دیناجپور کے مغرب	پورنیا	•	

تفصیل آئینی اضلاع گورنمنٹ بنگال پروانس

نمبر	نام ضلع	سمت ضلع	نام صدر مقام جہاں ضلع کی کچہری ہے	نام دریا جس پر صدر مقام ہے	کیفیت
۲۱	مالدہ	پورنیا کے جنوب	مالدہ	مہانندی	
۲۲	مرشدآباد	مالدہ کے جنوب	مرشدآباد	بھاگیرتھی	
۲۳	بیربھوم	مرشدآباد کے مغرب	سیوڑی	۰	سیوڑی سے ۶۰ میل شمال و مغرب کو جھاڑکھنڈی کے درمیان دیوگڈھ میں بیجناتھ مہادیو کا مندر ہے۔
۲۴	بردوان	بیربھوم کے جنوب	بردوان	۰	
۲۵	ہوگلی	بردوان کے جنوب مشرق	ہوگلی	بھاگیرتھی	
۲۶	میدنی پور	ہوگلی کے جنوب مغرب	میدنی پور	۰	
۲۷	بالیشر	میدنی پور کے جنوب	بالیشر	بوڑھی بلنگ	
۲۸	کٹک	بالیشر کے جنوب	کٹک	مہانندی	
۲۹	کھردا	کٹک کے جنوب	جگناتھ	سمندر	یہ مقام اہل ہند کا مشہور تیرتھ ہے جگناتھ کا مندر ۲۰۰ گز لمبا اور اوسی قدر چوڑا بنا ہے
۳۰	بھاگل پور	مرشدآباد کے شمال	بھاگل پور	گنگا	بھاگل پور سے ۶۰ میل پر راج محل شہر ہے [illegible]
۳۱	بان کوڑا	بردوان کے مغرب	بان کوڑا		
۳۲	مونگیر	بھاگل پور کے مغرب	مونگیر	گنگا	
۳۳	بہار	مونگیر کے مغرب	گیا	پھلگو	
۳۴	پٹنہ	بہار کے مغرب مائل شمال	پٹنہ عظیم آباد	گنگا	پہلے پٹنہ تک یہ شہر مگدھ یعنی تمام بہار کا دارالسلطنت تھا ہر سال یہاں سے دانا پور کی چھاؤنی قریب تھا
۳۵	ترہت	مونگیر کے شمال	مظفرپور	۰	ترہت میں سارے شمالی حصہ کو متھلا دیس یا ترہت کہتے ہیں راجہ جنک کی راجدھانی تھی
۳۶	شاہ آباد	پٹنہ کے مغرب	آرا	۰	آرا سے ۲۰ کوس مغرب کو مقام بکسر ہے سون ندی پر قلعہ بنا ہے ویران پڑا ہے
۳۷	سارن	شاہ آباد کی شمال	چھپرا	۰	
۳۸	چمپارن	سارن کے شمال	موتی ہاری	۰	

نام کان جو آئینی اضلاع بنگال مین واقع ہے

نام اضلاع	نام کان
سلہٹ کچھار بیربھوم سلہٹ بیربھوم ہوگلی بالیشر شاہ آباد	لوہا کوئلہ ابرک بلور گیرو پھٹکری

بیان ممالک مغربی و شمالی پروانس

ممالک مغربی و شمالی دوسرا حصہ بنگال احاطہ کا ہے جسکی مشرق بہار و پالامو و مغرب دریاے جمن جسکے پار پنجاب و بھرتپور و شمال اودھ و علاقہ نیپال و کوہ کمایون و جانب جنوب ریوان تبدیل کھنڈ و گوالیار و دھولپور ہے پورب پچھم ۶۰۰ میل و عرض شمال و جنوب ۲۰۰ میل ہے ممالک مغربی و شمالی کا صدر مقام الہ آباد ہے اور حضور نواب گورنر جنرل بہادر کا نائب بلقب نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کے الہ آباد مین رہتا ہے و کچہری صدر بورڈ آف رونیو و عدالت ہائی کورٹ ممالک ہذا کے بھی اسی مقام پر ہے اس پروانس مین بندوبست سرکاری مالگذاری کا سی سالہ ہوتا ہے و لاوہ ۲۹ ضلع آئینی اندر پانچ کمشنریون کے اور ۱۳ سشن کی قسمتون مین تقسیم ہے سات ضلع اندر تین کمشنری غیر آئینی کے منقسم کیے گئے ہین —

تفصیل اضلاع آئینی ممالک مغربی و شمالی

نام قسمت	مقام کمشنری قسمت	نام اضلاع جو قسمت سے متعلق ہین					
بنارس	بنارس	گورکھپور	اعظم گڈھ	غازیپور	بنارس	مرزاپور	
الہ آباد	الہ آباد	الہ آباد	فتحپور	ہمیرپور	باندہ	کانپور	جونپور
آگرہ	اکبر آباد	آگرہ	اٹاوہ	فرخ آباد	اٹیٹہ	مین پوری	متھرا
میرٹھ	میرٹھ	علیگڈھ	بلند شہر	میرٹھ	مظفر نگر	سہارنپور	ڈیرہ دون
روہیلکھنڈ	بانس بریلی	شاہجہانپور	بانس بریلی	بدایون	مراد آباد	بجنور	ضلع ترائی

واضح ہو کہ قسمت بنارس مین عدالت سشن بنا بر انفصال مقدمات عدالت فوجداری ہر ضلع مین ہے و باقی قسمت ہاے الہ آباد و آگرہ و میرٹھ و روہیلکھنڈ مین عدالت سشن کی حسب ذیل تقسیم ہین

تفصیل قسمت عدالت سشن

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نام عدالت سشن	الہ آباد	کانپور	باندا	آگرہ	فرخ آباد	مین پوری	میرٹھ	[illegible]	سہارنپور	بریلی	شاہجہانپور	مرادآباد
نام قسمت	قسمت کمشنری الہ آباد مین مفصلہ ذیل قسمت سشن ہے ہین			قسمت کمشنری آگرہ مین تفصیل عدالت سشن			تفصیل عدالت کمشنری میرٹھ			تفصیل عدالت سشن کمشنری روہیلکھنڈ		

ممالک مغربی و شمالی مین دریاے مفصلہ ذیل ہین —

گنگا جمنا رام گنگا گھاگھرہ گومتی دیوہا کوسی سون کین بیدونتی

کین ندی بندیل کھنڈ کے پہاڑون سے نکلکر متصل باندہ کے اور بیدونتی کونڈدا سے نکلکر متصل ہمیرپور کے جمنا مین مل گئی ہے سون بندھاچل سے نکلکر چھپرا کے کنارے گنگا سے جا ملی ہے باقی سب دریا کوہ ہمالیہ سے برآمد ہو کر گنگا سے ملتے ہوے سمندر سے جا ملے ہین اور دو نہرین گورنمنٹ انگریزی نے مفصلہ ذیل نکالی ہین اول نہر گنگ جو ہردوار ضلع سہارنپور سے برآمد ہو کر ضلع کانپور مین پھر گنگا سے ملی ہے اور اسی نہر سے ایک شاخ تا توں ضلع علیگڈھ سے نکال کر سرکار نے کالپی کے نزدیک جمنا سے ملا دی ہے اور دوسری شاخ جسکا نام نہر فتحگڈھ ہے ضلع مظفرنگر سے نکال کر فرخ آباد مین دریاے گنگ سے ملے گی فی الحال انوپشہر تک تیار ہو آئی ہے دوسری نہر جمن جسکو ضلع سہارنپور کے شمال جانب سے نکال کر مظفرنگر و میرٹھ ہوتی ہوئی دہلی مین جمنا سے ملا دی ہے

توصیف اضلاع اینی ممالک مغربی و شمالی

واضح ہو کہ ضلع گورکھپور دو حصون مین تقسیم ہے گورکھپور و بستی و اس ضلع مین میانگنج و منصور گنج مشہور قصبہ ہین ضلع اعظم گڈھ مین عظیم آباد و محمد آباد و سکندرپور وغیرہ معروف

قصبہ ہین ضلع غازیپور مین بلیا و محمد آباد دو قصبہ قابل توصیف ہین اور یہان کا گلاب و
عطر گلاب کا مشہور ہے اور تجارت افیون کا سرکاری صدر مقام غازیپور ہے ضلع بنارس مین چندولی
نہایت پر فضا مقام ہے بنارس مین بڑھوا منگل کا میلہ بہت عمدہ ہوتا ہے اور کالج سرکاری
نہایت نفیس بنا ہے ضلع مرزاپور مین چنارگڈھ و شاہ گنج وغیرہ مشہور قصبہ مین یہان پر
ہرنجی برتن اور چنار گڈھ کا قلعہ مشہور ہے اور مرزاپور بڑی منڈی ہے اور بندر باشنی
دیبی کا مندر بھی یہان ہے ضلع الہ آباد مین سکندرہ و خیراگڈہ و کڑا مشہور قصبہ مین الہ آباد
کا قلعہ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کا بنوایا نہایت عمدہ ہنوز بنا ہے سنکرات کا میلہ سال مین نہایت
عمدہ ہوتا ہے امرود یہان کا مشہور ہے دریل کا پل و عمارات کچہری ہائی کورٹ و کوٹھی لورڈ صاحب
کمشنر کی جسمین اب لفٹنٹ گورنری ہے لایق تعریف ہین ضلع فتحپور مین قصبہ غازیپور اچھا
آباد ہے کوڑہ و جہان آباد کی عمارات میان الماس کی قابل دید و شنید ہے ضلع باندہ مین
سیونڈہ و چترکوٹ و کوٹ کالنجر نہایت پر فضا مقام ہین چترکوٹ کے مقام تیرتھ ہے کالنجر کا
قلعہ باہر توصیف سے ہے ضلع کانپور مین قصبہ جات نوابگنج و بٹھور و موسی نگر و اکبرپور و
ڈیرہ و منگلپور آباد ہین یہان کی کچہری کلکٹری بطرز جدید و ریلوے اسٹیشن و پل ریلوے و
کارخانجات شہر کہنگ و چھاونی فرنگ و تیلی گھر و دو شیوالہ گورپرشاد معروف بہ کیلاس
و ٹھاکردوارہ پراگ نرائن معروف بہ بیکنٹھ قابل تعریف ہین ضلع جونپور مین دریاے گومتی کا
پل قابل دید ہے اور تیل عطر یہان بہت عمدہ بنتا ہے اور چوڑا یہان کا مشہور ہے ضلع فرخ آباد
دو حصہ مین تقسیم ہے ایٹہ و فرخ آباد چنانچہ فرخ آباد علیحدہ ہوا ایٹہ زیر حکومت صاحب مجسٹریٹ
کے ہے اور فرخ آباد مین شمس آباد و چھبرامئو و قنوج و ایٹہ و علی گنج و تروا و کٹھپیہ وغیرہ مشہور
قصبہ ہین یہان سوتی کی بڑی منڈی ہے برتن عمدہ بنتے ہین اور قنوج کا گتہ و چھبرامئو
کا پلنگ مشہور ہین ضلع مین پوری مین بھوگانون عرف جیتا شہر و شکوہ آباد و مصطفےٰ آباد و نو آباد
و نامی گرامی قصبہ ہین ضلع آگرہ مین فتحپور سیکری و فیروز آباد مشہور قصبہ ہین ممتاز محل کا
مقبرہ و سکندرہ کا مقبرہ و اعتماد الدولہ کا مقبرہ و رام باغ و شاہی قلعہ قابل تعریف
ہین یہان پر پچی کاری کا کام عمدہ بنتا ہے فتحپور سیکری مین سلیم چشتی اور بادشاہ اکبر

اور اوسکے ملازمان فیضی و بیربر وغیرہ کی عمارات عالیشان خوش قطع و عمدہ بنی ہین ضلع متھرا
مین ماٹھ مہابن بندرابن جلیشر نندگانون برسانہ گوبردھن وغیرہ قصبہ نہایت پر فضا مقام
ہین ویٹرا دیکھن و مصری یہان کی مشہور ہے بندرابن مین لالہ بابو و سرالکھمی چند سیٹھ کا مندر
قابل دید بنا ہے وکنجین بہت عمدہ بنی ہین خاص متھرا مین نبی جی کی مسجد وکنس ٹیلہ و
مسبرام گھاٹ وغیرہ معروف ہین ضلع علیگڈہ مین ہاتھرس و سکندرہ آباد و اترولی وکول
مشہور شہر ہین ضلع بلند شہر مین انوپ شہر و سکندرہ آباد و خورجہ وغیرہ گلزار قصبہ ہین
ضلع میرٹھ مین ہاپور و گڈھ مکتیشر و سردھنہ و بڑوت وغیرہ مشہور قصبہ ہین یہان میلہ
نوچندی کا چیت مہینے مین عمدہ ہوتا ہے بڑوت مین برتن آہنی عمدہ بنتا ہے سردھنہ مین
شمرو بیگم کا گرجا گھر قابل دید ہے اور کمبل یہان کے مشہور ہین گڈہ مکتیشر مین کارتکی کا میلہ
نہایت عمدہ ہوتا ہے اور آٹھ نو روز رہتا ہے ضلع مظفر نگر مین تھانہ بھون و شاملی وغیرہ
قصبہ قابل توصیف ہین ضلع سہارنپور مین دیوبند رڑکی کنکھل و ہردوار وغیرہ معروف بستی
ہین یہان کا کمپنی باغ و رڑکی مین کارخانہ دخانی کل کا اور سرکاری کالج قابل دید ہے
علاوہ اسکے سرکار نے سولانی ندی کا پل باندھکر نہر اوپر سے نکالی ہے اور جوالاپور کے قریب
نہر کا پل باندھکر ندی اوپر سے نکالی ہے ہردوار مین چیت مہینہ مین میلہ گنگا کا ہوتا ہے
ضلع شاہجہانپور مین تلہر و پوایان معروف بستی ہین اور یہان کے چاقو و سروتہ و ٹھرکی
تیر و کمان و صندوقچہ و پایہ پلنگ بہت عمدہ بنتے ہین ضلع بانس بریلی مین پیلیبھیت
وغیرہ مشہور ہین یہان کی کرسیان بیلی بھیت کے چاول و نگینہ کے قلمدان و تکمی
آبنوس نہایت عمدہ بنتی ہین ضلع بدایون مین سہسوان مشہور قصبہ ہے اور ایک مسجد
زمانہ سلف کی نہایت عمدہ بنی ہے ضلع مرادآباد مین سنبھل و امروہہ و ٹھاکردوارہ
وکاشی پور و چندوسی وغیرہ گلزار قصبہ ہین مرادآباد مین قلعی کا کام بہت عمدہ ہوتا
ہے امروہہ مین ظروف گلی نہایت سبک اور عمدہ بنا کرتے ہین میران کی درگاہ مشہور
ہے کاشی پور کی بھیت عمدہ ہوتی ہے ضلع بجنور مین نگینہ و نجیب آباد و شیرکوٹ وغیرہ مشہور
مقام ہین نجیب آباد مین پھول کے برتن عمدہ بنا کرتے ہین ——

اور اوسکے ملازمان فیضی و بیربر وغیرہ کی عمارات عالیشان خوش قطع و عمدہ بنی ہین ضلع متھرا
مین مانٹ مہابن بندرابن جلیشر نندگانون برسانہ گوبردھن وغیرہ قصبہ نہایت پر فضا مقام
ہین دیہیڑا دکھن و مصری یہان کی مشہور ہے بندرابن مین لالہ بابو و سرا لکھمی چند سیٹھ کا مندر
قابل دید بنا ہے و کنجین بہت عمدہ بنی ہین خاص متھرا مین نبی جی کی مسجد و کنس ٹیلہ و
سبرام گھاٹ وغیرہ معروف ہین ضلع علیگڈہ مین ہاتھرس و سکندرہ آباد و اترولی و کول
مشہور شہر ہین ضلع بلند شہر مین انوپ شہر و سکندرہ آباد و خورجہ وغیرہ گلزار قصبہ ہین
ضلع میرٹھ مین ہاپور و گڈھ مکتیشر و سردھنہ و بروٹ وغیرہ مشہور قصبہ ہین یہان میلہ
نوچندی کا چیت مہینے مین عمدہ ہوتا ہے بروٹ مین برتن آہنی عمدہ تیار ہوتا ہے سردھنہ مین
شمرو بیگم کا گرجا گھر قابل دید ہے اور کمبل یہان کے مشہور ہین گڈھ مکتیشر مین کارتک کا میلہ
نہایت عمدہ ہوتا ہے اور آٹھ نو روز رہتا ہے ضلع مظفرنگر مین تھانہ بھون و شاملی وغیرہ
قصبہ قابل توصیف ہین ضلع سہارنپور مین دیوبند رڑکی کنکھل و ہردوار وغیرہ معروف بستی
ہین یہان کا کمپنی باغ و رڑکی مین کارخانہ دخانی کل کا اور سرکاری کالج قابل دید ہے
علاوہ اسکے سرکار نے سولانی ندی کا پل باندھکر نہر اوپر سے نکالی ہے اور جوالاپور کے قریب
نہر کا پل باندھکر ندی اوپر سے نکالی ہے ہردوار مین چیت مہینہ مین میلہ گنگا کا ہوتا ہے
ضلع شاہجہانپور مین تلہر و پوایان معروف بستی ہین اور یہان کے چاقو و سروتہ و تلہری
تیر و کمان و صندوقچہ و پایہ پلنگ بہت عمدہ بنتے ہین ضلع بانس بریلی مین پیلیبھیت
وغیرہ مشہور مقام ہین یہان کی کرسیان بیلی بھیت کے چاول و نگینہ کے قلمدان و کنگھی
آبنوس نہایت عمدہ بنتی ہین ضلع بدایون مین سہسوان مشہور قصبہ ہے اور ایک مسجد
زمانہ سلف کی نہایت عمدہ بنی ہے ضلع مرادآباد مین سنبھل و امروہہ و ٹھاکردوارہ
و کاشی پور و چندوسی وغیرہ گلزار قصبہ ہین مرادآباد مین قلعی کا کام بہت عمدہ ہوتا
ہے امروہہ مین ظروف گلی نہایت سبک اور عمدہ بنا کرتے ہین میران کی درگاہ مشہور
ہے کاشی پور کی چھینٹ عمدہ ہوتی ہے ضلع بجنور مین نگینہ و نجیب آباد و شیرکوٹ وغیرہ مشہور
مقام ہین نجیب آباد مین پھول کے برتن عمدہ بنا کرتے ہین —

نام قسمت	نام ضلع متعلقہ قسمت	مفصل کیفیت ضلع
قسمت دہلی	دہلی	دہلی قدیم شہر جمنا کے داہنے کنارے آباد ہے جو زمانہ سلف مین اہل ہند و اہل اسلام کا دارالخلافت تھا یہ شہر نہایت خوش قطع و خوش وضع ہے جامع مسجد و لال قلعہ قابل دید ہے۔
	کرنال	اس شہر کے کھنڈر سے مشہور ہین
	گورگانون	ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اسکے متعلق ریواڑی ایک نہایت عمدہ شہر ہے گورگانون کے دیبی کا مندر مشہور ہے جنکا میلہ چیت مین ہوتا ہے۔
حصار	حصار	اس شہر کو کورکھیتر بھی کہتے ہین جہان پانڈو لڑے تھے۔
	رہتک	اس مین کوئی بات قابل تعریف نہین ہے۔
	سرسا	ایضاً
انبالہ	انبالہ	نہایت صاف شہر ہے۔
	تھانیسر	اسکو بھی کورکشیتر کہتے ہین۔
	لودھیانہ	انگریزی چھاونی ہے امریکن مشن پریس قابل دید ہے۔
	شملہ سپاٹو	شملہ سے ۲۴ میل پر سپاٹو گورہ فوج کا مقام چھاونی ہے نواب گورنر جنرل بہادر موسم گرما مین اسی مقام پر رونق افروز ہوتے ہین۔
امرتسر	امرت سر	یہ نہایت عمدہ شہر ہے یہانکا گورو نانک کے وقت کا گوردوارہ قابل دید بنا ہے۔
	گورداسپور	قابل تحریر کوئی چیز نہین ہے۔
	سیالکوٹ	یہ چھاونی مشہور ہے۔
جالندھر	جالندھر	اچھا شہر ہے۔
	ہوشیارپور	ایضاً
	کانگڑا	ایک چھوٹی سی پہاڑ پر آباد ہے اسکو نگرکوٹ بھی کہتے ہین مہامایا دیبی کا مندر اسی مقام پر ہے اور یہانسے ۲۰ میل بیاس ندی کے پار جوالا مکھی ہے۔
لاہور	لاہور	نہایت وسیع پاکیزہ و آباد شہر ہے گورنمنٹ پنجاب کا صدر مقام ہے یہانکی شاہی مسجد و وزیر خان کی مسجد و قلعہ قابل دید ہے۔
	گوجرانوالا	دریائے چناب کے بائین جانب شہر وزیرآباد بڑا عالیشان قصبہ ہے۔
	فیروزپور	شہر سے نزدیک بڑی انگریزی چھاونی ہے
جہلم	جہلم	اس ضلع مین رہتاس کا قدیم قلعہ اور پنڈدادنخان کا بڑا قصبہ ہے جسکے نزدیک لاہوری نمک کی کان ہے۔
	شاہ پور	چھوٹا سا شہر ہے۔
	گجرات	الائچی یہان پیدا ہوتی ہے۔
	راول پنڈی	اس ضلع مین اٹک کا مشہور قلعہ اکبر کا سندھ کے کنارے ہے اور اسکے گرد شہر اٹک آباد ہے

قسمت دیلی	نام ضلع متعلقہ قسمت	مفصل کیفیت ضلع
ملتان	ملتان	یہان کا قلعہ نہایت مضبوط تھا دیوان مولراج صوبہ دار لاہور سے سرکار نے بڑی حکمت سے لیا اور سخت لڑائی ہوئی تھی
	پاک پٹن	مقام عدالت فتحپور گوگیرہ مین ہے مگر ضلع بنام پاک پٹن معروف ہے
	جھنگ	ایک مختصر شہر ہے
	مظفر گڈھ	کوئی بات قابل تحریر کے نہین
	منٹگمری	یہ شہر نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بہ شر منٹگمری صاحب بہادر کا آباد کیا ہوا ہے
قسمت ڈیرہ جات	ڈیرہ اسمعیل خان	نمک لاہوری کا پہاڑ ہے
	ڈیرہ غازی خان	سرلے سنگ مرمر کی قابل تماشا ہے
	بنو	چھاونی کا مقام ہے
قسمت پشاور	پشاور	سلطنت ہند کی مغربی سرحد ہے یہاں کی چھاونی انگریزی بڑی عالیشان ہے پشاور سے ۱۰ میل پر گھاٹہ خیبر ہے
	کوہاٹ	یہان ایک قسم کا پتھر ہوتا ہے جسکو آب گرم مین جوش دیکر مومیائی بناتے ہین
	ہزارہ	کوئی بات قابل تحریر کے نہین ہے

ذکر صوبہ اودہ مرو انس یعنی حصہ چہارم بنگال احاطہ

اودہ حصہ چہارم احاطہ بنگال کا ہے جسکے شمال مین ریاست نیپال جنوب مین دریاے گنگ مشرق مین ضلع گورکھپور ممالک مغربی و شمالی و مغرب قسمت کمشنری روہیلکھنڈ ہے یہ ملک نہایت زرخیز ہے سابق مین بادشاہ اودہ کی عملداری مین تھا نیشکر اور چاول یہان کثرت سے ہوتا ہے ممالک اودہ کا صدر مقام لکھنؤ شہر جو دریاے گومتی پر آباد ہے اور نہایت عمدہ شہر ہے بندوبست اس ملک کا مثل پنجاب کے غیر آئینی ہے یہان پر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کا نائب ایک انگریز ملقب چیف کمشنر ممالک اودہ کے رہتا ہے —

تفصیل اضلاع ممالک اوده

نام قسمت	مقام کمشنر	اضلاع متعلقہ قسمت			
لکھنو	لکھنو	لکھنو	اونام	دریاآباد	بارہ بنکی
فیض آباد	فیض آباد	فیض آباد	بھنڑائچ	گونڈا	
بیسواڑا	راے بریلی	رای بریلی	سلطانپور	پرتابگڈھ	رای بریلی کا ضلع بیسواڑہ کے نام سے مشہور ہے
خیرآباد	سیتاپور	سیتاپور	لکھم پور	ہردوئی	خیرآباد ایک پرگنہ ہے

ذکر ممالک متوسط یعنی سنٹرل انڈیا حصہ پنجم احاطہ بنگال

سنٹرل انڈیا پانچوان حصہ بنگال احاطہ کا ہے جسکی حد شمالی تبدیل کھنڈ و حد جنوبی ریاست حیدرآباد و حد شرقی لفٹنٹ گورنری بنگال و حد غربی ریاست بھوپال و علاقہ برار ہے اسکا بندوبست و انتظام مثل لکھنو کے ہے اور کل اضلاع غیر آئینی ہین صدر مقام ناگپور ہے یہاں بھی نواب گورنر جنرل بہادر کا نائب بلقب چیف کمشنر کے رہتا ہے سابق مین یہ ملک مرہٹہ قوم کے راجہ ناگپور کی عملداری مین تھا اب گورنمنٹ انگریزی کی حکومت مین ہے —

تفصیل اضلاع ممالک متوسط یعنی سنٹرل انڈیا

نام قسمت کمشنری	نام اضلاع متعلقہ کمشنری				
ساگر	ساگر	دموہ	ہوشنگ آباد	بیتول	
جبلپور	جبلپور	منڈلا	سیونی	نرسنگ پور	چھندواڑہ
ناگ پور	ناگپور	بھنڈارہ	چانڈا	وردا	
رای پور معروف بہ چھتیس گڈھ	راے پور	سمبل پور	بلاسپور	اپر گوداوری	

بیان احاطہ مندراس معروف بہ سینٹ فورٹ جارج

احاطہ مندراس دوسرا احاطہ حکومت انگریزی کا ہے جسکی حد شمالی لفٹنٹی بنگال و ممالک متوسط و ریاست حیدرآباد و گوا کا علاقہ ہے و حد جنوبی بحر ہند حد شرقی خلیج بنگالہ حد غربی ریاست ٹراونکور و بحر عرب ہے اس احاطہ کا صدر مقام شہر مندراس

نمبر	نام ضلع	پتہ ضلع	نام صدر مقام ضلع	نام دریا	کیفیت
١٦	متھرا	تنجاور کے جنوب	مدوری	دیاگارو	
١٧	ترنیلوولی	متھرا کی جنوب مائل بمغرب	ترنیلوولی	سمندر	ترنیلوولی کے پورب کنارہ تتت کورن نامی مقام ہے سمندر سے غوطہ خور سیپ سے موتی نکالتے ہین
١٨	کومیور	متھرا کی شمال	کومیور		کومیور سے ۴۰ میل شمال مغرب کو نیلگری پہاڑ پر اٹکمنڈ نامی مقام انگریزون کی ہوا کھانیکی جگہ ہے
١٩	ملیبار	کومیور کے غرب	کوچی	سمندر	ملیبار کو تریبار اج و کیرل دیش بھی کہتے ہین
٢٠	کالی کوٹ	ملیبار کے شمال	کالی کوٹ	″	سابق مین یہان راجہ تھا جسکا ذکر خیابان دوسرے کی [illegible] مین ہوا ہے
٢١	تلی چیری	کالی کوٹ کے شمال	تیلی چیری	″	
٢٢	کنارا	تیلی چیری کی شمال	منگلور	″	
٢٣	ہونور	کنارا کے شمال	ہونور	″	

ذکر احاطۂ سوم یعنے بمبئی احاطہ کا

احاطہ بمبئی تیسرا حلقہ عملداری انگریزی کا ہے جسکی حد شمالی ملتان کوٹ و حد جنوبی احاطہ مندراس و میسور و حد شرقی ریاست حیدرآباد و مالوہ و راجپوتانہ جیسلمیر و حد غربی بلوچستان ریاست کچھ و گجرات و بحر عرب ہے اس احاطہ مین تین ضلع غیر آئینی وہ اسامی ہین ان اضلاعون پر نواب گورنر جنرل بہادر وسیلے کشور ہند کا نائب ایک گورنر مع اپنے کونسل کے حکومت کرتا ہے اور عدالت ہائی کورٹ اور دیوانی بورڈ کے بھی ہین —

تفصیل کمشنری غیر آئینی اضلاع احاطہ بمبئی

نمبر	نام ضلع	پتہ ضلع	نام صدر مقام	دریا	کیفیت
[illegible]	سندھ	علاقہ جیسلمیر کے مغرب	حیدرآباد	سندھ	ملک سندھ کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ یہ ملک جیسا [illegible] کنارہ دریا [illegible] انگریزی عملداری [illegible]
	کراچی	ہند کے مغربی حد پر	کراچی	سمندر	کے عمل مین تھا اب انگریزی عملداری مین ہے کمشنری [illegible] حیدرآباد مین ہے حیدرآباد کے شمال [illegible] میل پر دریا [illegible]
	شکارپور	سندھ حیدرآباد شمال	شکارپور	.	شکارپور بھی عملداری ہے ملک سندھ مین [illegible] امرکوٹ [illegible] نامی گرامی شہر ہین امرکوٹ اکبر بادشاہ کا مولد گاہ ہے

تفصیل آئینی اضلاع احاطہ بمبئی ملک ہندوستان

نمبر	نام ضلع	سمت ضلع	صدر مقام	دریا	کیفیت
۱	دھارواڑ	علاقہ گوا کے مشرق	نصیر آباد	-	دھارواڑ سے سورت تک یہ ضلع زبان سنسکرت مین مہاراشٹر دیش یعنے مرہٹون کا ملک کہلاتا ہے
۲	بیلگانون	دھارواڑ کی شمال	بیلگانون	-	
۳	کوکن	بیلگانون ایضاً	رتناگری	سمندر	
۴	تھانا	کوکن کے شمال	تھانا	-	
۵	بمبئی	ساسٹی کی جنوب	بمبئی	سمندر	ضلع بمبئی ایک ٹاپو ہے جسکے شمال ساسٹی کا ٹاپو مگر ان دونون کے درمیان ایک بند لوا نو بنے سے دونون ایک ہو گئے سرکاری قلعہ بمبئی کا نہایت مستحکم بمبئی سے سات میل پر اور کوکن سے ۷ میل پر گھاڑا پوری کا ٹاپو ہے جسکو انگریز لوگ ایلیفنٹا کہتے ہین علاقہ کوکن جنوب مین سداشیو گڑھ نامی ایک جدید بندر مقرر ہوا ہے جہاز پر اسباب جہاز سے اوتر کر بذریعہ ریل بندر اس پر پہنچتا ہے
۶	پونا	تھانا کی مشرق	پونا	موٹاندی	
۷	ستارا	پونا کے جنوب	ستارا	-	
۸	شولاپور	ستارا کی مشرق	شولاپور	-	
۹	احمد نگر	پونا کے شمال مشرق	احمد نگر	-	
۱۰	ناسک	احمد نگر کے شمال	ناسک	گوداوری	
۱۱	خاندیس	ناسک کے شمال	ڈھولیا	بوچرا ندی	خاندیس پیشوا ہی کا ہین مع دیگر چند اضلاع کے ایک صوبہ تھا
۱۲	سورت	خاندیس کے غرب	سورت	تاپتی	
۱۳	بھڑوچ	سورت کے شمال	بھڑوچ	نربدا	
۱۴	کھیڑا	بھڑوچ کے شمال	کھیڑا	-	
۱۵	احمد آباد	کھیڑا کے شمال	احمد آباد	سابرمتی	شہر احمد آباد صوبہ گجرات کا صدر مقام تھا

کیفیت اضلاع برہما

تمام برہما کی عملداری گورنمنٹ انگریزی نے رنگون و اراکان و پیگو و مولمین وغیرہ اضلاع فتح کر کے چار کمشنریان قایم کیئے ہین اور ایک نائب گورنر جنرل کا ملقب چیف کمشنر کے یہان رہتا ہے

کیفیت سنگلدیپ یعنے سیلون

سنگلدیپ کا طول ۲۷۰ میل اور عرض ۱۴۵ میل محیط اسکا ۷۷۵ میل ہے یہان کے دریا مشہور

مہاولی گنگا وغیرہ کلنبو کانڈی وتنبدرگال ورتن پورہ جافنا یانام مشہور شہر ہین ضلع کلنبو اس حصہ کا صدر مقام ہے جناب نواب گورنر جنرل بہادر و یسرائے کشور ہند کا نائب انگریزی ملقب گورنر سیلون کے یہان حکومت کرتا ہے —

بیان آئین ہاے سرکار انگریزی کا

عدالتہاے فوجداری و دیوانی کے آئین سرکار انگریزی کی یہان کوئی آئین مذہبی مثل شرع محمدی و شاستر کے نہین ہے نواب گورنر جنرل بہادر کو اختیار ہے کہ واسطے انصاف ملک کے قانون و آئین جاری کرین اور منسوخ کرین یا ترمیم کرین —

عدالت دیوانی مین بابت حقوق ملک وغیرہ کے شاستر و شرع پر خیال ہوتا ہے مگر کارروائی مقدمہ مطابق ضابطہ دیوانی یعنے قانون مجریہ نواب گورنر جنرل بہادر کی ہوتی ہے

عدالت فوجداری مین مطابق قانون تعزیرات ہند مجریہ نواب گورنر جنرل بہادر کی تجویز نالش و سزا ہوتی ہے مگر کارروائی و تحقیقات مقدمات کی حسب المنشاے ضوابط فوجداری قانون مجریہ نواب ممدوح کے کی جاتی ہے

حلف عدالتہاے انگریزی مین فقط عبارت ذیل زبان سے کہلائی جاتی ہے —

عبارت حلف خدا کو حاضر ناظر جانکر اس مقدمہ مین جو کچھ جانتا ہون سچ بیان کرونگا بجز سچ کے اور کچھ نہ کہونگا —

قوانین بستہ مال و آئین تحصیل آمدنی سرکاری

زمانہ سلف کی ہندو پوتھیون سے ہندوستان کا مالی انتظام ایسا پایا جاتا ہے کہ جب آغاز پیدایش خلقت کا ہوا ہے ہندوستان کی فرمان روایون نے زمین واسطے کاشتکاری کی رعایا کو دیدی مگر شرط یہ تھی کہ پیداوار اراضی سے حصہ چھٹا حق راجہ کا تھا اور جو زمین خراب ہوتی تھی اوسکا بارھوان حصہ راجہ کا تھا اور سونا و چاندی و جواہرات و سوداگران مویشی سے نفع پانچوان حصہ راجہ محصول لیتا تھا و باغات و مسکرات پر مع بقر قصاب کے محصول چھٹا حصہ راجہ لیا کرتے تھے مزدور و کاریگر اندر مہینے کے ایک روز راجہ کا کام بلا مزدوری کرتے تھے عدالت دیوانی کی اقبالی مقدمہ مین راجہ مدعاعلیہ سے پانچ روپیہ سیکڑہ بلا اقبالی

مین بعد تحقیقات کامل کے دس روپیہ سیکڑہ فیس لیتا تھا تنخواہ کا یہ طریقہ تھا کہ خدمتگار ایک پیڑہ روز پاتا تھا اور اندر مہینے کے ۴۲ مار غلہ اور اندر سال کے چار کپڑے ملتے تھے میر بحری کا محصول گاڑی بار برداری پر نیم پڑاو رخالی کا ایک پڑ لیا جاتا تھا کچھ روز بعد راجہ لوگ زمین کی پیدایش سے ۵ و ۴ و ۳ حصہ تک لینے لگے زمانے کی تنزلی سے بی ایمانی نے زور پکڑا کاشتکار شاہی محصول خود نہ پہونچانے لگے اوس وقت اونپر افسر دیہاتی مقرر ہوئے اور راجہ کے حصہ سے اونکا بھی حق جانے لگا اور تحصیل آمدنی اونکے ذمہ رہی کچھ روز ون بعد وے گانون اونکو ٹھیکون پردے دیے گئے اور زمینداری کا خطاب اونکو عطا ہوا اور چند روز ون بعد زمیندار لوگ اپنا حصہ منتقل کرنے کے مجاز ہو گئے جب زمیندار کثرت سے ہوئے اور فریب کرنے لگے تب راجہ لوگون نے اوپر کا مدار وسیجو و دیوان وغیرہ مقرر فرمائے جب مسلمانون کے ہاتھہ عملداری آئی تو خاندان غلامان ذی پیداوار اراضی ہی چہارم حصہ اور خاندان خلجی نے نصف حصہ اور خاندان اکبری نے ایک ثلث لیتے رہے اور بجاے سیجو اور دیوان وغیرہ کے عامل و ناظم و چکلہ دار و تحصیلدار وغیرہ مقرر ہوئے اور بجاے پڑ کے دام و سکہ جاری ہوئے انگریزی عملداری مین نصف حصہ پیداوار کا سرکار لیتی ہے و بجز اقطاع بنگال احاطہ کے انتظام مالگزاری کا سی سالہ بندوبست ہوتا ہے اور بعد گذرنے میعاد بندوبست کے جمع جدید زمیندارون پر مقرر ہوتی ہے اور بجاے چکلہ دارون وغیرہ کے لفٹنٹ گورنر بہادر و صدر بورڈ و کمشنر و کلکٹر و مجسٹریٹ و جج و تحصیلداران مقرر ہوئے اور بجاے دام و سکہ کے روپیہ چہرہ شاہی اور ڈبل پیسہ رائج کیا وہی ناظم اور صوبہ دار اور چکلہ دار بعض سرکار انگریزی سے پنشن اور بعض ریاست پاکر نواب صاحب و راجہ صاحب کے لقب سے مشہور ہین

آئین مسکرات

واضح ہو کہ ہندوستانی سرکارون مین آبکاری و مسکرات سی جو آمدنی ہوتی تھی سایر مین شمار کی جاتی تھی مگر سرکار انگریزی نے اوسکو جدا کر ایک نیا طریقہ آبکاری محال کے بندوبست کے واسطے جاری کیا ہے اس کام کے انجام مین یہ بات صاحب کلکٹر کی علاقہ سے دور ہے کہ شراب اور مسکرات کا خرچ زیادہ کر کر اس طرح سے سرکاری محصول کو

بڑھاوین بلکہ برخلاف اسکے یہ امر مد نظر رہنا چاہیے کہ محصول سرکاری کو تنگ طلبی سے وصول کرکے شراب وغیرہ کی قیمت زیادہ کرادین اور اسی طرح سے اوسکا خرچ کم کرادین ظاہر ہے کہ اشیاء مذکور کا صرف کلیتہً قابل ممانعت کے نہین ہے اولاً اوس سبب سے کہ اگر اوسکا برتاؤ با اعتدال انتظام کے ساتھ ہو تو کچھ سبب نقصان کا نہین ہے ثانیاً یہ کہ سب ملکون کی تحریرکار متفق ہین کہ جس صورت مین سرکار کی طرف سے کسی چیز کی بالکل ممانعت ہو تو مخفی اوسکا رواج باقی رہتا ہے کیونکہ وہ چیز بیش قیمت ہو جاتی ہے یہانتک کہ افسران پرمٹ اوسکی حفاظت سے عاجز ہوتے ہین اور لوگ بالضرور اونکو دغا و دھوکا دیکر استعمال مین لاتے ہین لہذا اس باب مین یہ قاعدہ جاری ہے کہ محصول سرکاری اس اندازہ سے زیادہ کیا جاوے جس سے اون اشیاء کی قیمت تو بڑھجاوے مگر محصول کی زیادتی اس قدر نہو کہ منفعت کی طمع سے چوری مارنے والون کو خطرہ کا خیال نرہے —

آمدنی ہندوستانی شراب کی تحصیل تین طرح سے ہوسکتی ہے — اولاً صدر بھٹی — صدر بھٹی دیوارون کے احاطہ کے درمیان کسی بڑے شہر کے متصل واقع ہوتی ہے اور اوسکے گرداگرد چار کوس تک یا کسی دائرہ متعین تک ممانعت ہوتی ہے کہ اس بھٹی کی شراب کے سیواے اور شراب کا خرچ نہو صدر بھٹی کی شراب کو لنڈن پروف سے لبقدر حصہ چہارم کے تیزی مین کم ہونا چاہیے اور جو کوئی اوسکو احاطہ سے باہر لیجاوے تو ایک محصول مقرری فی گلن دینا پڑتا ہے یہ شراب اجارہ دارون کی معرفت بکتی ہے اور فروشندہ کو اوس محصول کے سیواے جو واسطے مقدار شراب مندرجہ پٹہ کے مذکور ہے ایک خراج یومیہ اجازت فروخت کی عوض دینا پڑتا ہے ثانیاً — بندوبست جداگانہ — جہان صدر بھٹہ نہو خواہ صدر بھٹے کی سرحد سے جو دیہات خارج ہون وہان لیسنس دیے جاتے ہین اور اونمین یہ مندرج ہوتا ہے کہ محصول یومیہ مقررہ پر ایک یا کئی بھٹون مین کہ اونکے عرض و طول کا اندازہ متعین ہو شراب کھینچی جاوے گی اور اوسی جگہہ یا اور جگہہ فروخت اوسکی جائز ہوگی —

ثالثاً — بندوبست مستاجری — جس حالت مین تمام پرگنہ کا بندوبست اجمالی کیا جاوے تو مستاجر کو اختیار ہے کہ بھٹہ والون کے ساتھ جس طرح چاہے بندوبست کرلے مگر اوسکی

سرحد سے شراب باہر لے جانے کی ممانعت ہے۔

تاڑی

تاڑ کا عرق تازہ ہو خواہ خمیر کیا ہوا قابل اداے محصول سرکار ہے تاڑی کے سواے اوس درخت کی قدر و منفعت کم ہی درخت تاڑ کا شمار اور تاڑی کے محصول کا حساب سہولیت سے ہوسکتا ہے۔

بھنگ

بھنگ کے درخت کا نشہ بنا بنایا محصول کے لایق ہے مگر از بسکہ اوسکے درخت کا سن بہت کام آتا ہے اور اشیاے تجارتی ہے اسواسطے زیادہ احتیاط چاہیے کہ خراج کی تحصیل کے قواعد زراعت مین خلل انداز ہون اس درخت کی زراعت اور اوسکی کاٹ کر جمع کرنے اور اوس سے ٹاٹ ورسّی وغیرہ بنانے مین کسی طرح کی مزاحمت قانون کے رو سے نہین ہوسکتی ہے صرف نشہ کی فروخت پر محصول لگتا ہے۔

افیون

افیون کا محصول وصول کرنا خصوصاً اون اضلاع مین جہان پیدا ہوتی ہی بہت مشکل ہے ممانعت ہے کہ بغیر اجازت سرکار اور صرف سرکار کے کوٹھی کے واسطے پوست کی زراعت کی جاوے لہذا جو افیون کہ قیمت مقررہ سرکار سے کم قیمت پر خرید ہوکر خرچ مین آتی ہے یقیناً چوری کا مال اور قابل دست اندازی عدالت فوجداری کے ہے کلکتہ کی راہ سرکاری افیون چین کی ولایت کو بھیجی جاتی ہے لہذا کلکتہ کے نیلام مین جس بھاؤ پر افیون بکے اوسکے مطابق سرکار کے تمام علاقو نمین افیون کا نرخ مقرر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ نرخ اوس سے بہت زیادہ ہے جسپر لوگ یہان دینے کو راضی ہین کیونکہ یہان اوسکی زراعت اور خفیہ فروشی بسہولیت ممکن ہے حال مین بطور آزمایش افیون کلکتہ کے بھاؤ سے کچھہ کم قیمت پر بکتی تھی مگر ظاہر ہے کہ کلکتہ کے نرخ سے تھوڑے فرق مین تو کچھہ مضایقہ نہین ہے لیکن زیادہ فرق کبھی منظور نہوگا کیونکہ سرکار کا فائدہ اسیمین ہے کہ جہان نرخ افیون زیادہ ہو وہان فروخت کیواسطے بھیجی جاوے جو احکام افیون کی خوردہ فروشی کے باب مین جاری ہین اونکی شدت سے تعمیل کرنے مین اس بات کی

احتیاط ضرور ہے کہ رعایا پر ظلم و تعدی نہو —
صاحب کلکٹر ضلع کو قوانین مسکرات کی تعمیل اور محصول سرکاری کی حفاظت کیواسطے اختیار حاصل ہے اور اونکو جائز ہے کہ بھٹی یا دوکان ناجائز جو بغیر لیسنس کے ہو اور اوسکی شراب کا تجسس کرین اور گورنمنٹ کی عدول حکمی کی سزا جرمانہ اور قید سے دین باقیداروں یا اونکے ضامنون سے باقیات محصول اوسی سبیل سے وصول ہوسکتی ہے جیسے مالگزاری کی باقیات متاجر یا اوسکے ضامن سے وصول ہوتی ہے —

آئین کاغذ اسٹامپ

ہندوستانی عملدارتو مین فیس ارجاع نالش کے حکام عدالت بذریعہ نقد روپیہ لیا کرتے تھے مگر سرکار انگریزی نے اسٹامپ رائج کیا وہ اسٹامپ تین طرح کا ہے اول دستاویزی کہ جسپر تمسک و دستاویز لکھی جاتی ہین و بقدر قیمت حیثیت دستاویز کے جیسا قانون ایکٹ ۱۸ ۱۸۶۹ عیسوی مین مندرج ہے خزانہ سرکاری سے ملتا ہے دوسرا ٹکٹ ہے کہ وہ بھی خزانہ کلکٹری مین ملتا ہے اور ہرایک نالش حکام مالی و ملکی کے روبرو اوسی اسٹامپ پر جو اوس قیمت کا ہو کہ جیسا قانون ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ع مین حکم ہے گذرتی ہے اور عدالت دیوانی کی نالشات قیمتی اسٹامپ حسب مندرجہ نقشہ ذیل داخل ہوتی ہے تیسرا اسٹامپ ڈاک ٹکٹ ہے جسکا ذکر آگے لکھا جاویگا —

کیفیت نہر گنگ

پیشتر ہندوستان مین معمولی برسات کی قلت سے قحط پڑتا تھا ماں باپ اپنے بچون کو چھوڑ دیتے تھے سڑکین لاشون سے پٹ جاتی تھین جنمین جن دو پہر جنگلی درندے کھاتے تھے ایسی آفتین روکنے کے واسطے نہر نکالی گنگا کی بڑی نہر مین قریب ایک ثلث دریا کا پانی آتا ہے جہان کہ وہ کوہ ہردوار سے نکلتا ہے اسکا طول مع شاخون کے قریب ۹۰۰ میل کے ہے پنجاب مین باری دوآب کی نہر ۴۶۵ میل لمبی ویران و ریگستانی زمین کو سرسبز کھیت بناتی ہی ہرے شہرون کے قریب نہر کے زور سے پن چکی بنا بر آرام آسلکے بنائی گئین

آئین ڈاک خانہ

جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند کی ماتحت بنا بر انتظام ڈاک خانہ کے ایک افسر تمام ہند کے ڈاک خانون پر بلقب ڈائرکٹر جنرل کے مقام کلکتہ مین رہتا ہے ڈایرکٹر کے ماتحت ہر پروانس وہر حصہ پریزیڈنسی پر ایک حاکم اعلے بلقب پوسٹماسٹر جنرل یا چیف انسپکٹر کے رہتا ہے اوسکے ماتحت تمام اوس قلمرو مین ہر ضلع کے صدر مقام پر ایک صدر ڈاک خانہ ہے اور اوس مین ایک حاکم بلقب پوسٹماسٹر کے مع اپنے عملہ کے رہتا ہے اور وہ تمام چٹھیات صندوق سے نکالکر (جو اسواسطے رکھی ہے کہ کاتب خط اپنا خط بابر روانگی اوسمین چھوڑ دے) منزل مقصود پر بذریعہ ریل وہرکارون کے روانہ کرتا ہے ورجسٹری ویارسل لیکر رسید دیتا ہے اورخطوطات اوسی ضلع کی معرفت اپنے چٹھی رسان کے تقسیم کراتا ہے علاوہ اس صدر ڈاک خانہ کے اوسکے ماتحت اوسی ضلع کے نامی گرامی قصبون پر چھوٹے ڈاک خانہ ہین جنمین ایک محرر بلقب ڈپٹی پوسٹماسٹر مع چند چٹھی رسان وہرکارون کی مقرر ہے محصول بیرنگ خط کا فی الفور مکتوب الیہ سے لیا جاتا ہے —

پوسٹماسٹر جنرل یا چیف انسپکٹر کے ماتحت دو دو تین تین ضلع پر ایک انسپکٹنگ پوسٹماسٹر بنا بر نگاہبانی اور شنوائی وتحقیقات نالش بدعملی محرران ودیگر ملازمان ڈاک کی مقرر ہے حکم ہے کہ اگر ہنڈوی یا نوٹ یا منی آڈر اندر خط کے روانہ کیا جاے تو اوسپر رجسٹری ڈاک خانہ مین کرادی جاوے فیس رجسٹری کی علاوہ محصول مقررہ نقشہ ذیل کے چار آنہ لیجاتی ہے اور رسید کاتب کو دیجاتی ہے اور مکتوب الیہ کو رجسٹری دیکر اوس سے رسید لیجاتی ہے مگر رجسٹری غایب ہوجاے تو اوسکے تحقیقات ہوتی ہے —

بیرنگ خط سے وہ خط مراد ہے کہ جسکا محصول کاتب نے بذریعہ ٹکٹ ادا نہین کیا ہی بلکہ مکتوب الیہ سے وصول ہوگا اور مکتوب الیہ کو اختیار ہے کہ خط کو واپس کردے اور محصول نہ دے مگر کاتب خط کو فوراً اوس خط کا محصول جو مکتوب الیہ نے واپس کیا ہے اوسی شرح سے کہ گویا مکتوب الیہ نے ادا کیا ادا کرنا ہوگا مگر کسی قدر زیادہ نہ لیا جاویگا واگر مکتوب الیہ پاس کاتب کے چلا آیا ہے یا مقام مندرجہ لفافہ خط سے دوسرے مقام کو چلا گیا ہے اور وہ خط اوس مقام پر بھیجا جاوے تو آدھ آنہ محصول مقررہ سے زیادہ

لیا جاوے گا واگر مکتوب الیہ کا نپتا نہ لگے تو وہ خط لاوارث ہوکر بلا محصول کاتب کو دیدیا جاوے
پیڈ خط سے وہ خط مراد ہے جسپر ٹکٹ جائز حسب وزن خط کے کاتب خط نے بعد ادای قیمت چسپان کر دیا ہو
واضح ہو کہ لفظ پارسل سے وہ شئے مراد ہی کہ اگر کوئی چیز بطور گٹھری یا پولندہ کی بیرنگ
یا پیڈ روانہ کیا جاوے اور اوسکی رسید کاتب کو ڈاک خانہ سے عطا کیجاوے ❊

نقشہ شرح محصول ڈاکخانہ جو بذریعہ ٹکٹ ڈاک کے لیا جاویگا اندر ہندوستان کے

وزن	چھٹی	ڈاک چھٹی: رجسٹری شدہ اخبار — دو طرفہ سے لفافہ کشادہ ہو	ڈاک چھٹی: غیر رجسٹری شدہ اخبار — دو طرفہ سے لفافہ کشادہ ہو	ڈاک بھنگی: پارسل	ڈاک بھنگی: پولندہ — ہر طرف سے لفافہ کھلا ہو اور ٹکٹ ڈاک لگا ہو
جو خط نصف تولہ سے زیادہ نہو	۶ پائی	.	.	.	.
ایک تولہ	۱/	.	.	.	.
دو تولہ	۲/	.	.	.	.
ہر تولہ زائد پر	۱/	.	.	.	.
دس تولہ	.	۶ پائی	۱/	۴/	۲/
بیس تولہ	.	۱/	.	۶/	۳/
تیس تولہ	.	۱/	.		
ہر دس تولہ کی بابت	.	۶ پائی	.	۲/	۱/

مگر بیرنگ خط کا محصول اسکا دوگونہ لیا جاوے گا
ٹکٹ چسپان خط ایسے محصول پر روانہ ہونگے —

اسی طریقہ سے کارروائی تار برقی کی بھی ہوتی ہے مگر اوسمین محصول لفظ پر لیا جاتا ہے اور آناً فاناً مین خبر ہندوستان سے ولایت جا سکتی ہے —

سر شتہ تعلیم

ہندو و مسلمان گورنمنٹ نے کبھی تعلیم رعایا کے واسطے کوشش نہین کی علم صرف چند اشخاص پر منحصر تھا وے چاہتے تھے کہ اور سب جاہل رہین اور ہملوگ اونسے مثل غلام کے سلوک کرین مگر گورنمنٹ انگریزی چاہتی ہے کہ سب کی تعلیم ہو ہندوستان مین کئی ہزار سرکاری اسکول قایم ہو چکے کہ جہان عمدہ تعلیم دیجاتی ہے تا کہ بڑے انسان بڑی عہدونکے لایق موصوف ہو طبابت کی کالج اسواسطے ہین کہ انسان ہوشیار و تجربہ کار حکیم ہو انگریزی و اردو وغیرہ کی مدرسہ صرف اونکے واسطے ہین جو تھوڑی انگریزی پڑھنا چاہتے ہین اور مدارس قصباتی وہ ہین کہ جہان طلبا اس قدر پڑھ لین کہ کتابون کا مطلب اونسے دریافت ہو جاوے اور اونکی جہالت کی وجہ سے دوسرا شخص اونکو فریب نہ دے سکے —

آئین آمدنی سرکار انگریزی

واضح ہو کہ اسی ہندوستان مین فیروز شاہ تغلق کی حکومت مین سات کرور اور بابر کے وقت مین تین ۳ کرور اور جلال الدین محمد اکبر کے عہد مین ۳ کرور شاہجہان کی ۲۰ کرور عالمگیر کی ۳۰ کرور سالیانہ آمدنی تھی اب سرکار دولتمدار کی آمدنی فقط ملک ہند سے صرف ۵۰ کرور روپیہ سالیانہ ہے —

آئین سکہ یعنی ٹکسال گورنمنٹ انگریزی

مطابق آئین ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۰ع کے سونے کا سکہ جسکو اہل ہند اشرفی کہتے ہین دار الضرب سرکاری مین حسب تفصیل ذیل مضروب ہوتی ہین —

۱	اشرفی پندرہ روپیہ کی	وزن اوسکا ۱۸۰ گرین [illegible]	اور عیار اوسکا [illegible] یعنی ۱۶۵ گرین [illegible] خالص	اور [illegible] ۱۵ گرین [illegible]	[illegible] طلائی [illegible]
۲	۵ کا سکہ طلائی اشرفی کا ایک ثلث کی برابر				
۳	۱۰ کا سکہ طلائی اشرفی کی دو ثلث کی برابر				
۴	۳۰ کا سکہ طلائی اشرفی کا دو چند				

چاندی کے صرف سکہ ہاے مفصلہ ذیل دار الضرب سرکاری مین مضروب ہونگے

۱	روپیہ جو سرکاری روپیہ کہلائیگا	وزن سرکاری روپیہ کا ۱۸۰ گرین اور عیار اس تفصیل سے ہے کہ ۱۱ حصہ یعنے ۱۶۵ گرین خالص چاندی اور ایک ثلث کو یعنی ۱۵ گرین آمیزش	نصف روپیہ چوتھائی روپیہ آٹھوان حصہ روپیہ کا اسی عیار اور وزن کا حصہ
۲	آٹھ آنی		
۳	چوانی		
۴	آٹھوان حصہ روپیہ کا یعنے دو انی		

تانبے کے سکہ مفصلۂ ذیل دار الضرب مین مضروب ہونگے

۱ — دو پیسہ کا پیسہ یعنے — ۳ — آدھا پیسہ یعنے ایک آنہ کا آٹھوان حصہ

۲ — پیسہ یعنے — ۴ — پائی یعنے پیسے کا ایک ثلث یعنے آنہ کا بارھوان

تانبے کے سکہ کا وزن حسب ذیل ہوگا

دو پیسہ کے پیسے کا وزن	۴۰۰ گرین	نصف پیسے کا وزن	۵۰ گرین
پیسے کا وزن	۱۰۰ گرین	پائی کا وزن	۳۳ $\frac{1}{3}$ گرین

تا وقتیکہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند با جلاس کونسل حکم صادر نہ فرماوین طلائی و نقرئی و تانبے کے سکون پر حسب آئین ہذا مضروب ہوتے ہین ایک رخ پر جناب ملکہ معظمہ دام ملکہا کی شبیہ اور نام و الفاظ ملکہ معظمہ و کٹوریہ اور دوسرے رخ پر زبان انگریزی سکہ کا نام اور لفظ ہندوستان اور سنہ اور نقش و نگار جو وقتاً فوقتاً جناب معظم الیہم تجویز کرین منقوش ہون گے فقط

مگر ہندوستانی روپیہ ولایت انگلستان مین نہین لیا جاتا ہے اور نہ اسکا وہان رواج ہے لیکن حساب سکہ ولایت حسب ذیل ہے فقط

نام سکہ ولایت	مقدار روپیہ ہندوستانی کا
پاونڈ	عـہ روپیہ ہندوستانی کا
فرلانگ	للعـہ روپیہ ہندوستانی کا
ڈالر امریکہ یا چین	عـ۲ـہ سرکا
ڈالر مارسلیز	عـہ سرکا

آئین نوٹ سرکاری

مثل اسٹامپ کے نہین بلکہ بجائے اشرفی کے نوٹ کا غذ زر ہے کہ بلا استفسار ضمانت کے سرکاری عملداری مین ہندوستان کے اندر اوسکا روپیہ وصول ہوجاتا ہے جس طرح روپیہ دیکر پیسے خرید کرلے مگر روپیہ ایسے نوٹ کا ولایت لندن مین نہ دیا جاوے گا اور سرکاری خزانہ مین ہنڈوی بھی لکھی جاتی ہی اور فی الفور روپیہ ادا کیا جاتا ہے فقط

آئین سرکاری چھاپہ خانہ

واضح ہو کہ کلکتہ مین متعلقہ دفتر جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے ایک چھاپہ خانہ ہی جسمین ہفتہ وار ایک مجموعہ سرکلر و حکم و قوانین جو اندر ہفتہ کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے صادر ہوتے ہین اوسمین چھاپے جاتی ہین اور اوسکا نام گزٹ آف انڈیا ہے اور ہر سرکاری دفتر مین واسطے تعمیل احکام مندرجہ گزٹ ہذا کے وہ گزٹ بھیجا جاتا ہے و ہر پروانس و پریزیڈنسی مین جہان کوئی نائب حضور نواب گورنر جنرل بہادر کا رہتا ہے ایک سرکاری چھاپہ خانہ بلقب گورنمنٹ پریس کے ہے اور اوسمین تمام احکامات مصدرہ گورنمنٹ پریزیڈنسی کا مجموعہ بلقب گورنمنٹ گزٹ کے چھاپا جاتا ہے اور وہ بھی مثل گزٹ آف انڈیا کے پریزیڈنسی کے ہر ایک محکمہ مین واسطے تعمیل احکام کے بھیجا جاتا ہے —

تعلیم نسوان

گورنمنٹ انگریزی کی کمال دلی خواہش ہے کہ مستورات ہندوستان کی علم سے بے بہرہ نرہین کیونکہ علم فائدہ دیتا ہے آئینۂ عقل کو جلا دیتا ہے اگر علم دنیا مین باعث عزت ہے تو عقبے مین بہشت ہے غرضکہ یہ دونون جہان مین مرتبہ دیتا ہے لیسے ایسے فائدہ دیکھکر سرکار نے مکاتب نسوان مقرر کیے اور معلمہ متقرر ہوئین مگر ہنوز رئیسان ہند تعلیم نسوان کو زبون تصور کرتے ہین اور تعلیم نسوان مفید نہین سمجھتے اسمین اصلا شک نہین ہے کہ ہندوستانی شرفا مین ایسے لوگ کثرت سے ہین کہ جو تعلیم النساء کو ہادم بنیان عفت اور خانہ برانداز عصمت فروغ بازار بیحیائی آتش زن کالاے پارسائی تصور کرتے ہین مگر ایسے لوگ الشاذ کالمعدوم کا حکم رکھتے ہین جو اس تعلیم نسوان کو تعلیم ضروری اور فوائد امور سمجھتے ہین ان دونون فریق

دلائل کو ہم آگے چل کر معرض بیان مین لاتے ہین اور صاحبان عالی شان کو تین امور کی طرف مخاطب کرتے ہین

اولاً — کیا دھرم شاستر کی روسے تعلیم نسوان ہندوستان مین ممنوع ہے —

ثانیاً — ہمارے اسلاف جنت آرام گاہ کے وقت مین تعلیم نسوان کا رواج ہند مین تھا یا نہین

ثالثاً — اگر تعلیم نسوان کا رواج زمانۂ سلف مین تھا تو کب سے اور کیون موقوف ہوا

امر اول کی نسبت ہم کہہ سکتے ہین کہ از روے قواعد دھرم شاستر کے تعلیم نسوان ممنوع نہین ہے بلکہ اگر عورتین خواندہ ہون تو فرایض کو بخوبی سمجھ سکین اور ادا کر سکین مثلاً دھرم شاستر عورت کو حکم دیتا ہے کہ اپنے شوہر کے گھر کا حساب کتاب درست رکھے —

امر دوم — اس بارہ مین یہ بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ سلف مین حسب الحکم دھرم شاستر کے تعلیم نسوان کا رواج تھا چنانچہ استری جی جو جاگ بلک مُن کی استری تھین اونکا صاحب علم ہونا یوگ بلک روپ سدھی مُن سے ثابت ہے جہان کہ مُن نے اونکو گیان اپدیش کیا [illegible] مہاراجہ دھرتراشٹ کی استری یعنی زوجہ گندھاری جی کا علم و فضل مین وہ پایہ تھا کہ بیاس جی ایسے عالم باعمل سے اور اونسے علمی بحث ہوا کرتی تھی रुकमणी رکمنی راجہ بھیکمک کے لڑکی کا تعلیم یافتہ ہونا اس سے ظاہر ہے کہ اونھون نے اپنی شادی کا پیغام بذریعہ خط کے سری کرشن کو بھیجا تھا یہ چند مثالین نہایت زمانۂ قدیم کی ہین انکے بعد راجہ بھوج کے عہد دولت مہد مین ودیادھر جی کیسی عالمہ فاضلہ تھین جنکو راجہ ممدوح الیہ نے زنانہ اسکول مین مدرس مقرر کیا تھا راجہ بھوج کی رانی لیلاوتی جی کی لیلا بھوج پربند سار مین بالتفصیل و التوضیح درج ہے جسکے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ فرقہ اناث مین یہ عالمہ آپ ہی اپنی نظیر تھین سلطان محمود غزنوی کے حملہ کے بعد دہلی کا اخیر راجہ پرتھی راج تھا اوسکے نام والی قنوج کی لڑکی پدماوتی جی نے اپنی شادی کے واسطے خود خط لکھ بھیجا جسکی خوش بیانی اور نکتہ دانی نے یہ اثر دکھایا کہ خط پڑھتے ہی راجہ پرتھی راج والی قنوج سے جنگ کرکے اپنی دار السلطنت مین پدماوتی کو لے آیا —

یہ چند مثالین دیرینہ جو اس وقت یاد آگیئن بطور مشتی نمونہ از خروارے بیشمار وارد کے از بسیار قلمبند ہوئین ورنہ کتب شاستر و تواریخ سلف سے ثابت ہوسکتا ہے کہ اکثر والیے

اہل ہنود کی مستورات علم وفضل وتہذیب اور شایستگی مین اپنا ثانی نرکھتی تھین بعض عورتون کی تصنیفات لطیف اتبک عدیم السہیم سمجھی جاتی ہین پس یہ امر خلاف عقل او رعدول دہرم شاستر ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ ایسے ایسے مہاراجہ اور رکہہ مُنی جن پر ہمکو اتبک اور ہمیشہ فخر رہے گا اپنے زمانے مین اوسکو رواج دیتے

اور یہ بھی توبخوبی ثابت ہے کہ تعلیم نسوان اہل ہنود مین زمانہ سلف سی کرشن تک بلکہ ان بعد پرتھی راج کے عہد تک جاری تھی باقی رہا یہ امر کہ یہ سلسلہ کب سے موقوف ہوا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جب سے سلطنت ہند غیر قوم مین جاتی رہی اوس وقت سے ہنود مین پردہ کا رواج ہوا اور پردہ کے آتے ہی تعلیم نے سلام کرکے رخصت چاہی پردہ کے رواج کا یہ سبب ہے کہ قوم مخالف کی آمد ورفت سے اہل ہند کو اپنے ملک مین اوس بے تکلفی سے رہنا مناسب نہ معلوم ہوا جس طرح اپنی حالت اصلی مین رہتے تھے مغایرت باہمی سے ایک سے دوسرے کو تکلف اور حجاب ہونے لگا

اب مین حسب اقرار اون دونون فریق کے دلایل بیان کرتا ہون جو لوگ کہ تعلیم نسوان کو اچھا سمجھتے ہین اور جو اوس سے برخلاف ہین جو لوگ تعلیم نسوان کو نتیجہ بہترین جانتے ہین اونکی دلیلین یہ ہین کہ غیر تعلیم یافتہ عورتین بہ نسبت تعلیم یافتہ کے انتظام خانگی عمدہ طور سے نہین کرسکتین دوسرے یہ کہ عورت سے زیادہ رفیق اور مونس شریک رنج وراحت مرد کا اور کوئی نہین پس اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو ضرور صائب رائے ہوکر شوہر کو صلاح نیک سے مددگار ہوگی سوم یہ کہ تعلیم یافتہ مستورات اپنے بچون کو اوس وقت سے عمدہ تعلیم دے سکتی ہین جس وقت سے کہ وہ بولنا شروع کرتے ہین بھوج پربندہ سیار مین ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ بھوج بنابر امتحان طلبا کے مدرسہ مین تشریف لے گئے ایک طالب علم کی ذکاوت وفہم وفراست دیکھکر دنگ ہوگئے اوس طفل کم عمر نے ایک اشلوک راجہ کی تعریف مین پڑھا کہ جس سے راجہ بھوج ایسا علم دوست اور فصیح نکتہ پرور قدردان علم وہنر بحر حیرت مین مستغرق ہوگیا کہ اتنا لڑکا اور یہ ذکاوت کہ بڑے بڑے طلبا سن وتمیز کے دانت کھٹے کردیے اور وہ لڑکا وتحسین مدرس کا تھا راجہ کو یہ شک ہوا کہ شاید مدرس بجز اپنے لڑکے کے دوسرون کو

اہل ہنود کی مستورات علم وفضل و تہذیب اور شائستگی مین اپنا ثانی نہ رکھتی تھین بعض عورتون کی تصنیفات لطیف اتبک عدیم السہیم سمجھی جاتی ہین پس یہ امر خلاف عقل اور عدول دہم شائستہ ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ ایسے ایسے مہاراجہ اور رکھہ مُنّی جن پر ہمکو اتبک اور ہمیشہ فخر رہے گا اپنے زمانے مین اوسکو رواج دیتے

اور یہ بھی توبخوبی ثابت ہے کہ تعلیم نسوان اہل ہنود مین زمانہ سلف سے کرشن تک بلکہ ان کے بعد پرتھی راج کے عہد تک جاری تھی باقی رہا یہ امر کہ یہ سلسلہ کب سے موقوف ہوا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جب سے سلطنت ہند غیر قوم مین جاتی رہی اوس وقت سے ہنود مین پردہ کا رواج ہوا اور پردہ کے آتے ہی تعلیم نے سلام کرکے رخصت چاہی پردہ کے رواج کا یہ سبب ہے کہ قوم مخالف کی آمد ورفت سے اہل ہند کو اپنے ملک مین اوس بے تکلفی سے رہنا مناسب نہ معلوم ہوا جس طرح اپنی حالت اصلی مین رہتے تھے مغایرت باہمی سے ایک سے دوسرے کو تکلف اور حجاب ہونے لگا

اب مین حسب اقرار اون دونون فریق کے دلایل بیان کرتا ہون جو لوگ کہ تعلیم نسوان کو اچھا سمجھتے ہین اور جو اوس سے برخلاف ہین جو لوگ تعلیم نسوان کو نتیجہ بہترین جانتے ہین اونکی دلیلین یہ ہین کہ غیر تعلیم یافتہ عورتین بہ نسبت تعلیم یافتہ کے انتظام خانگی عمدہ طور سے نہین کر سکتین دوسرے یہ کہ عورت سے زیادہ رفیق اور مونس شریک رنج وراحت مرد کا اور کوئی نہین پس اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو ضرور صائب رائے ہوکر شوہر کو صلاح نیک سے مددگار ہوگی سوم یہ کہ تعلیم یافتہ مستورات اپنے بچون کو اوس وقت سے عمدہ تعلیم دے سکتی ہین جس وقت سے کہ وہ بولنا شروع کرتے ہین بھوج پربندھ سار مین ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ بھوج بنابر امتحان طلبا کے مدرسہ مین تشریف لے گئے ایک طالب علم کی ذکاوت وفہم وفراست دیکھکر دنگ ہوگئے اوس طفل کم عمر نے ایک اشلوک راجہ کی تعریف مین پڑھا کہ جس سے راجہ بھوج ایسا علم دوست اور فصیح نکتہ پرور قدردان علم وہنر لحظہ حیرت مین مستغرق ہوگیا کہ اتنا لڑکا اور یہ ذکاوت کہ بڑے بڑے طلبا سن وتمیز کو دانت کھٹے کردیے اور وہ لڑکا وخین مدرس کا تھا راجہ کو یہ شک ہوا کہ شاید مدرس نے بجز اپنے لڑکے کے دوسرون کو

اہل ہنود کی مستورات علم و فضل و تہذیب اور شایستگی مین اپنا ثانی نرکھتی تھین بعض عورتون کی تصنیفات لطیف ابتک عدیم السہیم سمجھی جاتی ہین پس یہ امر خلاف عقل او رعدول دہم خاستر ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ ایسے ایسے مہاراجہ اور رکھہ من جن پر ہمکو ابتک اور ہمیشہ فخر رہے گا اپنے زمانے مین اوسکو رواج دیتے

اور یہ بھی توبخوبی ثابت ہے کہ تعلیم نسوان اہل ہنود مین زمانہ سلف سے کرشن تک بلکہ ان بعد پرتھی راج کے عہد تک جاری تھی باقی رہا یہ امر کہ یہ سلسلہ کب سے موقوف ہوا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جب سے سلطنت ہند غیر قوم مین جاتی رہی اوس وقت سے ہنود مین پردہ کا رواج ہوا اور پردہ کے آتے ہی تعلیم نے سلام کرکے رخصت چاہی پردہ کے رواج کا یہ سبب ہے کہ قوم مخالف کی آمدورفت سے اہل ہند کو اپنے ملک مین اوس بے تکلفی سے رہنا مناسب نہ معلوم ہوا جس طرح اپنی حالت اصلی مین رہتے تھے مغایرت باہمی سے ایک سے دوسرے کو تکلف اور حجاب ہونے لگا ــــ

اب مین حسب اقرار اون دونون فریق کے دلایل بیان کرتا ہون جو لوگ کہ تعلیم نسوان کو اچھا سمجھتے ہین اور جو اوس سے برخلاف ہین جو لوگ تعلیم نسوان کو نتیجہ بہترین جانتے ہین اونکی دلیلین یہ ہین کہ غیر تعلیم یافتہ عورتین بہ نسبت تعلیم یافتہ کے انتظام خانگی عمدہ طور سے نہین کرسکتین دوسرے یہ کہ عورت سے زیادہ رفیق اور مونس شریک رنج و راحت مرد کا اور کوئی نہین پس اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو ضرور صائب رائے ہوکر شوہر کو صلاح نیک سے مددگار ہوگی سوم یہ کہ تعلیم یافتہ مستورات اپنے بچون کو اوس وقت سے عمدہ تعلیم دے سکتی ہین جس وقت سے کہ وہ بولنا شروع کرتے ہین بھوج پربندھ سیار مین ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ بھوج بنابر امتحان طلبہ کے مدرسہ مین تشریف لے گئے ایک طالب علم کی ذکاوت و فہم و فراست دیکھکر دنگ ہوگئے اوس طفل کم عمر نے ایک اشلوک راجہ کی تعریف مین پڑھا کہ جسسے راجہ بھوج ایسا علم دوست اور فصیح نکتہ پرور قدردان علم و ہنر لحظہ حیرت مین مستغرق ہوگیا کہ اتنا لڑکا اور یہ ذکاوت کہ بڑے بڑے طلبا سن و تمیز کو دانت کھٹے کردیے اور وہ لڑکا اونھین مدرس کا تھا راجہ کو یہ شک ہوا کہ شاید مدرس بجز اپنے لڑکے کے دوسرون کو

اندر سال کے ایک مرتبہ پریزیڈنسی کے صدر مقام پر ہوتا ہے اور ہر وقت کامیاب ہونیکے ادن لوگونکو اختیار ہے کہ ہر عدالت مالی و ملکی مین ضلع سے لغایت صدر ہائی کورٹ تک ازجانب مستغیث پیروی کر سکتے ہین ضلع مین دو درجہ کے وکیل ہین درجہ اول کے وے وکیل ہین کہ اونھون نے پریزیڈنسی کے صدر مقام پر امتحان دیکر سند حاصل کی ہے جسکے مطابق سے لوگ عدالت دیوانی ضلع مین پیروی مقدمہ کی کر سکتے ہین اور فوجداری مین بھی جانے کے مجاز ہین مگر درجہ دوم کہ وے بھی مثل درجہ اول کے مقرر ہوئے ہین لیکن بجز عدالت ہائے دیوانی درجہ چھوٹے کے ضلع کے عدالت دیوانی مین پیروکار نہین ہوسکتے ہین: ان لوگونکو مختنامہ مستغیث سے ملتا ہے اور مختار بھی بجز عدالت مال و فوجداری کے عدالت دیوانی مین پیروی کرنیکے مجاز نہین ہین —

مقدمہ

انگریزی عملداری ہندوستان مین واسطے بہبودی رعایا کے عدالتے قائم کی ہے اور صاحبان فرنگ نے ایسے آئین جاری فرمائے ہین کہ قابل سیر ہین گر اس مختصر سیر گلشن ہند مین اس قدر گنجایش نہین کہ اونکا کل خلاصہ کیا جاوے بجز اسکے کہ دو چار قوانین کا خلاصہ جنپر بالکل دار و مدار کار رسرکا منحصر ہے درج تاریخ کیا گیا علاوہ برین جناب حشمت مآب ملکہ معظمہ قیصر ہند کا حکم ہے کہ کسی کے مذہب مین دست اندازی نہو —

ضمیمہ دوم تمام ہوا

آغاز ضمیمہ ثالث از چمن چہارم خیابان ثالث تاریخ ہند بذکر ریاستہاے خود مختار زیر حکومت برٹش انڈیا

ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نرہے کہ گورنمنٹ برٹش انڈیا کے ماتحت ریاست دار مندرجہ ذیل ہین اور اونکو اپنی ریاست مین انتظام نظم و نسق کرنے کا حاصل ہے بلکہ سرکار انگریزی اونکو اپنا ماتحت نہین بلکہ اپنا دوست و شفیق سمجھتی ہے اور جب کبھی گورنمنٹ ہند از جانب ملکہ معظمہ دام اقبالہ کے کوئی مشورہ یا صلح دریافت کرنا ایسے ریاست دارون سے مناسب سمجھتے ہین تو بذریعہ نامہ کے کہ جو عبارت واسطے تحریر نامہ اون لوگون کے بپاس خاطر از جانب گورنمنٹ مقرر ہے دریافت کیا جاتا ہے لیکن کسی ریاست دار کو یہ مجاز نہین ہے کہ بلا اجازت گورنمنٹ کسی ملک پر حملہ آور ہو یا سامان جنگ بجز اوسی قدر کے کہ بندوبست ملک کو کافی ہے زیادہ جمع کرے —

جدول نام ریاست و تعداد توپ سلامی ریاست دار مع عبارت القاب و آداب از جانب سرکار برٹش انڈیا

نمبر شمار	نام ریاست	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	القاب آداب ریاست دار جو سرکار انگریزی کی جانب سے اونکو لکھا جاتا ہے	قسم کاغذ
۱	اودے پور	اودے پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مہارانا صاحب عالیشان مشفق مہربان مصدر لطف و احسان سلامت بعد از تبلیغ مراسم آرزوی گرامی مواصلت کہ [illegible] تحریر نامہ دوزبان [illegible] زیادہ [illegible]	کاغذ امیری خریطہ زربفت نمونہ لفافہ بمطالعہ رانا صاحب عالیشان مصدر لطف و احسان مہارانا دھراج [illegible] سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالے — سر [illegible] راجہ [illegible] ہندوستان راج [illegible] مہاراج الدھراج [illegible]
۲	جے پور	جے پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مہاراجہ صاحب شفیق مہربان [illegible] مہاراجہ الدھراجہ [illegible] سنگھ بہادر [illegible] طبقہ اعلای ستارہ ہند سلامت [illegible] ملاقات [illegible] تر [illegible] خصوصیت [illegible] مہربانی نامہ [illegible] زیادہ [illegible]	کاغذ افشان خریطہ کمخواب نمونہ لفافہ بمطالعہ راجہ صاحب ایضاً

کیفیت مع روایات مختلف بابت ریاستہاے مندرجہ نقشہ صدر

ناظران تاریخ کو واضح ہو کہ شملہ کے جنوب مین دارجلنگ انگریزون کے کھانے کا مقام ہے اور اس ریاست مین بودھ مذہب رائج ہے - نیپال مین مشہور شہر گورکھا و کھاچی و دیپال وغیرہ ہین اس ملک کے والی اپنے کو اودے پور کے رانا کی اولاد بیان کرتے ہین سرکار انگریزی سے صلحنامہ ہے نیپال کا صدر مقام کاٹ منڈو ہے کہ جسکے ہر طرف مرغزار و کوہی دشت ہین جنسے اجنبی کا گذر محال ہے - کشمیر مین ملک لداخ جو حدود ہند سے باہر ہے اور ملک تبت کا ایک حصہ ہے شامل ہونے سے کل آمدنی اس ریاست کی ایک کرور روپیہ سالیانہ ہے - گوالیار مین شہر اوجین و برہان پور و بھلسہ کی چھاونی مشہور ہین - اندور مین مئو کی انگریزی چھاونی نامی گرامی مقام ہے ریاست بڑودہ مین بہت سا حصہ ملک گجرات کا شامل ہے اور دوارکا نامے تاپو بھی جسکو جگت کہتے ہین ریاست کی مغربی حد پہ ہے اور جنوب و مغرب کی طرف نواب جونا گڈھ کی جاگیرات ہین شہر پٹن جسمین سومناتھ کا مندر ہے اس ریاست کے عنقریب ہے - ریاست کچھہ اس ریاست کے جنوبی حصہ کا نام کچھا اور شمالی حصہ کا نام کچھہ کہتے ہین جو دلدل سے بھرا ہے - سروہی سے جیسلمیر تک سترہ ریاستین راجپوتانہ مین شمار کی جاتی ہین اور رزیڈنٹ اجمیر کے تابع ہین سروہی سے اٹھارہ میل جنوب و مغرب کو کوہ آبو ہے سنسکرت مین آربُہ پربت کہتے ہین موسم گرما مین اس پہاڑ پر گرد و نواح کے انگریز ہوا کھانیکو آتے ہین اودے پور کا رانا ہندوستان کے تمام راجاؤن سے بڑا شمار کیا جاتا ہے اودے پور کے متعلق جانب مشرق چتور گڈھ کا قلعہ ہے بوندی مین مندر کثرت سے ہین سکوٹہ سے پچاس میل جنوب جھالرا پاٹن نامی شہر ہے - جے پور کے جنوب و مغرب مین قلعہ تھمبور ہے بھرت پور سے ۵ میل پر شہر ڈیگ ہے الور کے جنوب مان چیری شہر ہے جودھپور سے مقام ناگور جہان کے گاؤ و مادہ گاو مشہور ہین نہایت عمدہ شہر ہے بیکانیر مین بھٹنیر شہر نامی ہے داؤد پوترا مین ڈیرا دل

دستبرد پور دونون نامی گرامی شہر ہین — **پٹیالہ** کے پاس سرہند قدیم شہر
اور گوشۂ جنوب و مغرب کو بشنیلا نامے قلعہ مشہور ہے — **حیدر آباد** مین اورنگ آباد
و دولت آباد و بیدر و نان دیڑ نامی مشہور بلاد ہین اور گلکنڈہ کا قلعہ بھی اسی کے تعلق
ہے حیدر آباد سے تین میل شمال کو سکندر آباد مین انگریزی فوج نہایت عالیشان چھاونی
ہے نواب نظام الملک نے علاقہ برار سرکار انگریزی کو فوج خرچ کی عوض سپرد کر دیا *
میسور مین سرنگ پٹن جو ٹیپو سلطان کا دار السلطنت تھا نامی شہر ہے و بنگلور چھاونی بہت
اچھی آبادی پر ہین فقط

مقدمہ بہت سی ایسی ریاست دار ہین کہ جنکو القاب و آداب بپاس اونکی عزت کے
گورنمنٹ کی طرف سے لکھے جاتے ہین مگر اونکی مقدار ملک و آمدنی اس مؤلف کو نہین
معلوم و بہت سے ایسے جاگیردار و شریف ہین کہ اگر حساب کے جانب نگاہ کیجاوے تو اونکی
کچھ حقیقت نہین ہے مگر اونکی خیرخواہی کی وجہہ سے جو اونھون نے سرکار انگریزی کے
ساتھہ کی ہین بپاس اونکی عزت گورنمنٹ کے حضور سے اونلوگون کو بھی خطوط باعزت
لکھے جاتے ہین اون لوگون کا بیان کر دینا بھی قرین مصلحت ہے —

احاطہ بنگال خاص — ریاست داران مفصلہ ذیل خاص احاطہ بنگال کو گورنمنٹ ہند
کے حضور سے القاب ہاے ذیل ارقام ہوتے ہین —

القاب مہربان دوستان راجہ فلان سلمہ — کاغذ سادہ —

نام ریاست داران کہ جنکو القاب مندرجہ بالا تحریر ہوتا ہے بابت احاطہ بنگال

نمبر	نام ریاست دار	مقام	نمبر	نام ریاست دار	مقام	نمبر	نام ریاست دار	مقام
۱	راجہ گوپی ناتھ بیربر سنگراج مہاپاتر	زمیندار قلعہ [illegible]	۴	راجہ کرسٹو چندر زمیندار	قلعہ نیلگری	۷	راجہ دیانیدی بیربر ہریچندن مہندر بہادر	زمیندار قلعہ تالچر
۲	راجہ ایسا سنگہ نرباج جگدیپ زمیندار	قلعہ ہنڈول	۵	راجہ ہرچرن مان سنگہ ہری چندن مہاپاتر زمیندار	قلعہ نرسنگپور	۸	راجہ ہیری ہر کشتری زمیندار قلعہ	نگریہ وغیرہ
۳	راجہ کنجھا بہاری مردراج سروهن	قلعہ کھنڈپاڑا	۶	راجہ کنور سنگہ مانڈھاتا زمیندار	قلعہ نیاگڈہ	۹	راجہ نرندر مہاپاتر زمیندار	قلعہ زنبور

بنارس ممالک مغربی و شمالی رفعت و عوالی پناہ معتقد دوستان مہاراجہ بنارس سلامت ـــ خط زیادہ جہ نگاشتہ آید - کاغذ افشان عرض کوئین وکٹوریہ
شاہ پور - راجہ صاحب مشفق مہربان راجہ دھراج لچھمن سنگھ جیو والی شاہ پور سلامت
علی پورہ پروانہ شجاعت و تہور دستگاہ شرافت و کمالات پناہ راؤ ہندوپت جاگیردار علی پورہ محفوظ باشند کاغذ سادہ ـــ **نواب باونی** نوابصاحب مشفق مہربان مخلصان نواب باونی سلامت ـــ بعد شرح شوق ملاقات مسرت آیات کہ مزید بران متصور نیست مشہود خاطر مہربانی مآثر نمودہ می آید مہربانی نامہ تودد افزا ـــ زیادہ چہ بر طراز د **عبارت لفافہ** اعظم الامرا اعماد الدولہ رشید الملک صاحب جاہ مہین سردار نواب مہدی حسین خانصاحب بہادر فیروز جنگ - کاغذ افشان خریطہ کمخواب
راجہ پرندہ راجہ صاحب مشفق مہربان سلامت ـــ بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات واضح خاطر باد ـــ بر کاغذ سادہ ـــ
نمونہ پروانہ جاگیرداران ذیل شجاعت شعار رسلے گوبند داس جاگیردار بھفنیٹ یا آرا و نیچے سنگھ جاگیردار بیری یا جوبے تیر بھجہ پرشاد جاگیردار بھسونڈا یا مکند سنگھ جاگیردار بجنا وغیرہ ابا فیت باشند - کاغذ سادہ ـــ
جاگیرداران مندرجہ جدول ذیل کو بروقت ضرورت بپاس عزت اونکے سرکار گورنمنٹ کے حضور سے پروانہ حسب عبارت ذیل لکھا جاتا ہے ـــ
پروانہ شجاعت شعار فلان بعافیت باشند ـــ کاغذ سادہ

جدول جاگیرداران متذکرہ صدر

نمبر	نام جاگیردار	مقام	نمبر	نام جاگیردار	مقام	نمبر	نام جاگیردار	مقام
۱	رنجور سنگھ جاگیردار	دھورواے	۵	راو دگما ان سنگھ جاگیردار	کنیا دھانا	۹	دیوان بنکا جی بہادر جاگیردار	بھاری سنگا
۲	بھوپال سنگھ جاگیردار	بجگینی	۶	راو گوپال لال جاگیردار	کامتا رجولی	۱۰	چہو مقصودین شاہ رئیس	بھارہ
۳	ستر جیت سنگھ جاگیردار	جیسو	۷	راؤ بہادر بیر سنگھ جاگیردار	لوگاسی	۱۱	لالہ شیو سنگھ رئیس سوہاول	سوہاول
۴	اندھوپ سنگھ رئیس	کوٹی	۸	التو جگت سنگھ جاگیردار	نگوان	۱۲	چوبے رام چندر جاگیردار	الدادون
						۱۳	دیوان ہر کھی جاگیردار	[illegible]

پروانہ بنام جاگیر دار گرولی — دیوانصاحب عوالی مرتبت و معالی منزلت دیوان بہادر یار جیت جاگیر دار گرولی حفظ اللہ تعالے - کاغذ افشان خریطہ کمخواب —

پروانہ بنام جاگیر دار گوری ہار — داؤ صاحب مہربان راؤ بہادر راج دھر سنگھ جاگیر دار گوری ہار اسلمہ اللہ تعالے — کاغذ افشان — خریطہ کمخواب —

القاب راجہ ناگود — راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ رگھونندن سنگھ بہادر والی ناگود سلمت بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات مشہور رای محبت پیرای باد - کاغذ سادہ

القاب راجہ سر یلہ — راجہ صاحب مشفق مہربان راجہ ہندوپت والی سریلہ سلامت بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات مشہود خاطر باد — **القاب راجگان جانزجی صاحب والی بھوسلہ و راجہ اودیت پرتاپ دیو راجہ کمرائی او گروندا** راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلامت - بر کاغذ سادہ —

القاب بنام بچھمی بائی عفت پناہی بچھمی بائی زمیندار یہ ہیری حفظ اللہ —

القاب رئیس قہیر — ٹھاکر صاحب بیار مہربان ٹھاکر رگھبیر سنگھ رئیس قہیر سلامت کاغذ سادہ

القاب جاگیر داران ممالک پنجاب رئیسان مندرجہ جدول ذیل کو القاب ذیل از جانب گورنمنٹ لکھا جاتا ہے **القاب** رانا صاحب بیار مہربان سلامت

جدول رئیسان متذکرہ صدر

نمبر	نام رئیس	مقام	نمبر	نام رئیس	مقام	نمبر	نام رئیس	مقام
۱	رانا کشن سنگھ رئیس	باگھل	۵	رانا جیت سنگھ رئیس	ننگل والہ	۹	ٹھاکر اودیچند رئیس	بیجا
۲	رانا دلیپ سنگھ رئیس	گمہاٹ	۶	رانا دلیپ سنگھ چند	میلوگ	۱۰	رانا جگراج سنگھ والی	بلسن
۳	رانا رام سنگھ رئیس	درکوٹی	۷	رانا رنجیت سنگھ	تہیروج	۱۱	رانا گوردھن سنگھ والی	دھامی
۴	رانا کرم چند رئیس	جربل	۸	ٹھاکر کشن سنگھ	کونیرد	۱۲	رانا پریتم سنگھ کماریسین	کوٹھار

القاب دوجانا نوابصاحب مشفق مہربان جلال الدولہ نواب حسین علیخان بہادر مستقل جنگ والی دوجانا سلامت بعد اشتیاق ملاقات بہجت آیات واضح خاطر اخلاص مآثر میاد

القاب ہائے متفرق پریزیڈنسی

القاب نواب مرزا امین الدین احمد خان بہادر والی لوہارو و محمد مختار حسن خان بہادر والی پاٹودی

خانصاحب مہربان مخلصان سلمہ اللہ تعالےٰ۔ زیادہ مسرت یاد القاب والی بنگاپلی نوابصاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصان نواب سید غلام علیخان بہادر دلیر جنگ منصور الدولہ بہادر علاقہ بنگاپلی سلمہ اللہ تعالےٰ۔ از طرف صاحب کلکٹر ضلع کرنول بعد سلام و شوق ملاقات بہجت آیات مشہود خاطر ارتباط مآثر نمودہ می آید القاب والی جونگر نواب صاحب والا مناقب حشمت و اجلال نشان رفعت شوکت بنیان محبت و مودت توامان والی جونگر سلمہ اللہ تعالےٰ۔ القاب والی ایدر۔ عزت و سعادت نشان محبت و مودت توامان صداقت و دوستی بنیان مہاراجہ سری جوان سنگھ جی والی ایدر سلمہ المنان۔ القاب والی کمبی رفعت و والی مرتبت حشمت و معالی منزلت خان ذی شان رفیع القدر بلند مکان مہربان دوستان نجی حسن خان والی کمبی حفظہ اللہ تعالےٰ۔ القاب والی بانسدا محبت پناہ مہربان دوستان اعتصاد مخلصان مہاراول سری ہمیر سنگھ جی والی بانسدا سلمہ

القاب ہائے سری راجہ دیبھاجی والی توانگر و مہارانا مہیر سنگھ والی راج پیپلا و مہارانا والی دھرم پور

گرامی مقدار دوستی شعار محبت و صداقت آثار سلمہ اللہ تعالےٰ۔ القاب رئیس رآودرخان رئیس پالمپن۔ عالیجاہ عزت و سعادت دستگاہ ارادت و مودت آگاہ خلوصیت و عقیدت ہمراہ سلمہ اللہ تعالےٰ۔ القاب نواب رئیس رآودرخان ولد شیر خانصاحب بہادر والی رادھن۔ عالیجاہ رفیع جایگاہ ارادت و مودت آگاہ خلوصیت و عقیدت ہمراہ صداقت و موالات اکتناہ سلمہ اللہ تعالےٰ۔ القاب ہائے رئیسان مندرجہ جدول ذیل یا و صاحب مشفق مہربان کرمفرما دوستان سلامت

جدول متذکرہ صدر

سلہ والی پاٹودی کو بجائے لفظ مہربان کے مشفق و مخلصان دوستان لکھا جاتا ہے ۱۲

نمبر	نام ریاست دار	مقام	نمبر	نام ریاست دار	مقام
۱	رام چندر راؤ آپا والی	جگدلپی	۵	راجہ گھوڑپڑی والی	مودھونی
۲	رگھوناتھ راؤ دادا	کورنڈوار	۶	ڈنڈو راؤ تاتیا والی	سانگلی
۳	لچھمن راؤ والی	انابرج	۷	امرت راؤ صاحب ڈپلی والی	چنچھر
۴	گنپت راؤ تنتیا والی	انکلث	۸	مونوھوجی اوناکیا سلطان صاحب والی	تمیال

جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہندو امر ملکہ کو با جلاس کونسل اختیار ہے کہ ان تمام ریاست داران ضمیمہ ہذا کے القاب و آداب تبدیل کر دیں اور کسی دوسرے کو بطور ریاستدار مقرر کریں واضح ہو کہ سرکار چندان ایسے راجگان و والیان کے طریقۂ ملک داری میں دست اندازی نہیں کرتی ہے بعض بعض ریاست دار مثلاً جے پور و پٹیالہ وغیرہ نامی گرامی تو علم دوست و صاحب عدل ہیں مگر بہت ایسے ناخواندہ ہیں کہ بالکل ملک داری سے بیخبر ہیں رعایا بیچاری حیران پریشان رہتی ہیں اور انصاف اونکا کوئی نہیں کرتا ہے افسوس صد افسوس کہ ایسے راجون سے ہمارے برٹش انڈیا کے انگریزی عدالتون میں ڈپٹی ڈپٹی مجسٹریٹ لوگ ہزار درجہ عقلمند و صاحب عدل ہیں فقط

تفصیل کان اندر علاقہ ریاستہای

نام ریاست	نام کان
پنا	ہیرا
کشمیر	بلور - عقیق - کوئلہ - سنگ - مس - آہن - سرمہ
نیپال	رانگ - ہرتال - گندھک - سیسہ - طلا - آہن - سیندور
سچ پور	نمک سانبھر - پتھری -
سکیت	نمک سانبھر - آہن -
اودے پور	گندھک - مس - آہن
جودھ پور	سیسہ - جست - نمک سانبھر -
گوالیار	مس - آہن -
کوچین	نقرہ - آہن -

واضح ہو کہ تخمیناً ان تمام ریاستہای مندرجہ ضمیمہ ہذا میں پانچ کرور آدمی آباد ہونگے تمام شد

آغاز ضمیمہ چہارم از چمن چہارم خیابان ثالث
بیان مختلف صوبہ جات دکن کے بادشاہون کا
وسلاطین شرقی وغربی صوبجات کا

واضح ہو کہ قبل طلوع آفتاب عہد اکبری کے دکن مین ایک بادشاہت خاندان بہمنی کی
قایم ہوئی یعنے علاء الدین نامے ایک عالم شخص غریب متوطن دہلی کا تھا عہد حکومت
محمد تغلق شاہ ہند کے یہ شخص دربار شاہی مین ملازم ہوا اور یاوری قسمت سے بحکم
بادشاہ کے حاکم دکن کا مقرر ہوا بعد وفات محمد تغلق کے شاہی خاندان تغلق کی کچھ
سُست پڑ گئی اور صوبہ جابجا سرکش ہونے لگے علاء الدین بھی سرکش ہو کر پونا
سے احمد آباد تک دکن اپنے قبضہ مین لا کر اپنے کو بادشاہ خاندان بہمنی سے مشہور کیا
اور اپنا لقب سلطان علاء الدین حسن بہمنی رکھا اور حسن آباد نامے شہر آباد کر کے اپنا
پایہ تخت بنایا سنہ ۱۳۵۶ء مین مر گیا **ذکر سلطنت سلطان محمد شاہ بہمنی ملک دکن**
سلطان محمد شاہ بن شاہ مرحوم سنہ ۱۳۵۶ء کو تخت نشین ہوا یہ نہایت رحیم اور سخی و شیر دل بادشاہ
تھا اپنی والدہ کی کسی قدر پنشن مقرر کر کے واسطے حج کے روانہ کیا اور سنہ ۱۳۷۴ء کو اوسنے بیجانگر فتح کیا
اور سنہ ۱۳۷۵ء کو مر گیا **ذکر سلطنت سلطان مجاہد شاہ بہمنی** سنہ ۱۳۷۵ عیسوی کو بعد
وفات اپنے باپ کے مجاہد شاہ تخت نشین ہوا راجہ بیجانگر پھر سرکش ہو گیا مگر اسنے
اوسکو شکست فاحش دیکر ماتحت کر لیا تھا کہ ناگاہ سنہ ۱۳۷۸ء کو اوسکے چچا نے اوسکو قتل
کر ڈالا — **ذکر سلطنت سلطان داؤد شاہ** سنہ ۱۳۷۸ء کو داؤد شاہ اپنے
برادر زادہ کو قتل کر کے آپ تخت نشین ہوا اسنے فقط ایک ماہ پانچ روز بادشاہی کی تھی
کہ اپنے غلام معشوق مجاہد شاہ کے ہاتھ سے قتل ہوا **ذکر بادشاہت سلطان
محمود بہمنی** سنہ ۱۳۷۸ء کو داؤد شاہ کا بھائی محمود تخت نشین ہوا یہ بادشاہ
علم و حلم و ہنر دستکاری سب مین مہارت رکھتا تھا اور فاضل کا قدردان تھا

اسکے عہد حکومت مین عالم فاضل اس قدر جمع ہوے تھے کہ دکن خطۂ شیراز ہو گیا تھا اسنے اپنا نکاح بھی ایک ہی کیا تھا تماشے سے مطلق دور رہتا تھا ایک ہزار تنگہ طلائی خزانہ شاہی سے واسطے حافظ شیرازی شاعر کے شیراز بھیجا تھا مگر افسوس ہے کہ سنہ ۱۴۰۱ع کو مرگیا

ذکر سلطنت سلطان شمس الدین بہمنی ملک دکن سنہ ۱۴۰۱ع کو سلطان شمس الدین بہمنی جانشین ہوا مگر داؤد شاہ کے بیٹون فیروز خان و احمد خان نے اسکو سنہ ۱۴۱۷ع کو قتل کر ڈالا۔

ذکر سلطنت سلطان فیروز شاہ بہمنی سنہ ۱۴۱۷ع کو اجلاس فرمایا یہ بادشاہ نہایت نیک مزاج اور شجاع تھا شاعر بے نظیر تھا تخلص اپنا عروضی رکھا تھا اکثر طالب علمون کو خود سبق پڑھاتا تھا راجہ بیجانگر کی دختر سے اپنی شادی کی تھی سنہ ۱۴۲۶ع کو اس جہان سے رحلت فرمائی۔

ذکر سلطنت سلطان احمد شاہ بہمنی بن داؤد شاہ۔ بعد وفات فیروز شاہ کے سنہ ۱۴۲۶ع کو اسکا بھائی احمد شاہ تخت نشین ہوا اسنے سنہ ۱۴۲۶ع کے درمیان راجہ دیوری و کرناٹک کو اپنے ماتحت کر لیا شاہ خلیل درویش بن نعمت اللہ کو اپنی لڑکی بیاہ دی چونکہ یہ بادشاہ رحیم و سخاوت و عطا و ریاضت و عبادت ہی رکھتا تھا اسلیے اسکو احمد شاہ ولی کا خطاب دیا گیا سنہ ۱۴۳۹ عیسوی کو مرگیا

ذکر سلطنت سلطان علاؤالدین بہمنی۔ بعد وفات سلطان متذکرہ صدر کے علاؤالدین بہمنی سنہ ۱۴۳۹ع کو جلوس فرماے دربار ہوا قوم پرست تھا اہل ہند کے اکثر معابد گاہ نیست و نابود کر دیے اسوجہ کو آپ واعظ سناتا تھا ظالم تھا سنہ ۱۴۶۳ عیسوی کو وفات پائی

ذکر سلطنت سلطان ہمایون شاہ ظالم بہمنی سنہ ۱۴۶۳ع کو دربار شاہی مین اجلاس فرمایا ظالم انتہا کا تھا عجیب سزائین جاری کین مجرمونکو زندہ دیگ مین بند کر کے آگ پر جوش دلواتا تھا قتل کا حکم عام تھا تمام سلطنت مین حکم تھا کہ جو شادی نئی کرلاوے اول روز اپنی بی بی بادشاہ کے ملاحظہ کو بھیجدے ورنہ مستوجب سزاے دیگ کا ہوگا تمام رعایا نالان تھی اپنے بہنوئی حبیب اللہ کو قتل کر ڈالا بیگم اپنی کو سخت ایذا دیتا تھا سنہ ۱۴۶۶ع کو اوسی بیگم نے اپنی کنیزک سے قتل کروا ڈالا

ذکر حکومت سلطان نظام شاہ بہمنی سنہ ۱۴۶۶ع کو جلوس فرماے تخت باپ پر ہوا اسکے عہد مین اکثر راجہ مالوہ نے

لشکر کشی کی مگر شکست پائی لیکن اسکی عمر نے وفا نہ کی عین شادی میں نکاح کے وقت ۱۴۶۲ع کو مر گیا ذکر سلطنت سلطان شمس الدین محمد بہمنی بعد وفات اپنے باپ کے ۹ نو برس کی عمر میں شمس الدین زیب دہ تخت کا ہوا دربار اسکی بالکل مختار سلطنت تھی بادشاہ مالوہ نے چند مرتبہ چڑھائی کی مگر شکست پائی اسکے عہد میں کوئی ذکر قابل تحریر تاریخ ہذا نہیں ہوا ۱۴۸۲ع کو مر گیا۔ ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ بہمنی ملک دکن — محمود شاہ بعد وفات اپنے باپ کے بارہ برس کی عمر میں ۱۴۸۲ع میں تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اسکے وقت میں دربار شاہی میں عجیب تفرقہ پڑا کہ تمام مصاحب و آراکین سلطنت برہم ہوگئے انتظام ملک میں خلل پڑا بادشاہ بھی عیش میں مشغول ہوا بیجاپور وغیرہ صوبہ جو خود مختار ہوگئے ۱۵۱۸ع کو محمود شاہ نے رحلت فرمائی ۔

ذکر سلطنت سلطان احمد شاہ بہمنی — یہ بادشاہ برائے نام بعد وفات پدر کے بادشاہ ہوا سلطنت بالکل وزیر کے قبضہ میں تھی بادشاہ کو فقط چند سے تنخواہ ملتی تھی کہ گذارہ مشکل سے ہوتا تھا احمد شاہ نے زیورات شاہی کا فروخت کرنا آغاز کیا وزیر نے زہر دلوا کر ۱۵۲۰ع کو مروا ڈالا فقط ذکر سلطنت سلطان علاء الدین بہمنی جو ایک سال برائے نام سلطنت کر کے ۱۵۲۹ع کو وزیر کے ہاتھ سے مارا گیا سلطان ولی شاہ بھی مثل باپ کے ۱۵۳۰ع کو مارا گیا — ذکر سلطنت سلطان کلیم اللہ شاہ ۱۵۳۰ع کو بادشاہ کے قتل ہوتے بعد کلیم اللہ تخت نشین ہوا وزیر سے اپنے باپ کا انتقام چاہا اور وزیر نے اسکی نیت کی تدبیر کی فوج وزیر کے تحت تھی کلیم اللہ شاہ افتاں و خیزاں احمد نگر بھاگ گیا اور وہاں زہر کے صدمہ سے ۱۵۳۶ع کو مر گیا

بعد وفات کلیم اللہ شاہ کے سلطنت خاندان بہمنی کی تین بادشاہت یعنی بیجاپور و احمد نگر و تلنگانہ ملک میں تقسیم ہوگئی —

آغاز ذکر سلطنت خاندان سلاطین عادل شاہی مقام بیجاپور ملک دکن

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نہ ہے کہ عہد حکومت خاندان بہمنی کی بیجاپور صوبہ سلطنت بہمنیہ کا تھا

محمود شاہ کے وقت مین یوسف نامے صوبہ دار بیجاپور نے ابتری سلطنت مین دیکھکر سرکشی
ہو گیا اور خود بادشاہی کا دعوے کرنے لگا یہانتک کہ بیجاپور کو ایک سلطنت جدید قایم کی
اور اپنا نام سلطان یوسف عادل شاہ رکھا اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا آخرکار ۱۵۱۰ء
کو مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان اسمٰعیل عادل شاہ** بعد وفات یوسف کے اوسکا بیٹا
اسمٰعیل عادل شاہ کے ۱۵۱۰ء کو تخت نشین ہوا اسنے بیجاپور کو خوب آراستہ کیا احمد نگر
والونکو چند بار شکست دی ۱۵۳۹ء کو شاہ ایران نے اپنا وکیل اسکے پاس بھیجکر دوستی کا پیغام
بھیجا ۱۵۴۸ء کو مر گیا۔ **ذکر سلطنت ابراہیم عادل شاہ اول** ابراہیم شاہ
نے اپنا مذہب شیعہ چھوڑکر اہل تسنن کا مذہب قبول کیا راجہ شیو رامی والی بیجانگر کو
شکست فاش دی مگر اوسی لڑائی مین ایسا زخمی ہوگیا کہ ۱۵۵۶ عیسوی کو مر گیا ❊
ذکر سلطنت سلطان علی عادل شاہ ۱۵۵۶ء کو علی عادل شاہ نے اجلاس دربار
شاہی مین فرمایا اور پھر اپنے قدیم مذہب شیعہ پر قایم ہوا اسکے عہد مین بڑے بڑے فاضل
ایران و توران سے بیجاپور مین جمع ہوئے تھے راجہ شیو رامی والی بیجانگر نے اسپر حملہ کیا اسنے
گرفتار کرکے قتل کر ڈالا آخرکار آپ بھی ۱۵۸۰ء کو خواجہ سرا کے ہاتھ سے مارا گیا فقط۔
ذکر سلطنت سلطان ابراہیم عادل شاہ ثانی — یہ بادشاہ نہایت نابالغ تھا
مگر دانا اور خردمند از حد تھا کار سلطنت سپرد وزیر کے تھا وزیر نے ارادہ بد کرکے چاہا کہ بادشاہ
کو ہلاک کرے مگر ایک نمک حلال ملازم نے وزیر کا کام تمام کیا کہ اسی اثنا مین لشکر شاہجہان بادشاہ کا
حسب الحکم جہانگیر کے پہونچ گیا اور سلطنت بیجاپور کو اپنے قبضہ مین کیا ۱۶۲۶ء کو ابراہیم
مر گیا اور بیجاپور صوبہ سلطنت دہلی تصور ہونے لگا اور اب متعلقہ عملداری سرکار انگلشیہ کے ہے

آغاز ذکر سلطنت نظام شاہی بحری صوبہ احمد نگر ملک دکن

ناظرین تاریخ پر پوشیدہ نہ ہے کہ احمد نگر ایک صوبہ متعلقہ خاندان سلطنت بہمنیہ کے تھا احمد شاہ
بہمنی کے وقت مین ایک برہمن کہ مطلق جاہل تھا بادشاہ کا خاصہ کش تھا مگر مسلمان ہو گیا اوسکے
بیٹے احمد کو کہ جو نہایت عالی علم شخص تھا صوبہ داری احمد نگر کی تجویز ہوئی محمود شاہ کے

وقت مین سلطنت خاندان بہمنیہ کی ابتری دیکھکر احمد بھی سرکش ہوکر اور اپنا خطاب نظام الملک احمد شاہ بحری رکھا اور اپنے کو بادشاہ احمد نگر کا مشہور کیا سنہ ۱۵۱۴ع کو مر گیا۔

ذکر سلطنت سلطان برہان نظام الملک

سنہ ۱۵۱۴ع کو سلطان برہان نظام الملک تخت نشین سلطنت کا ہوا اور علی عادل شاہ پر لشکر کشی کی اور بڑی لڑائی ہوئی آخرکار صلح ہوگئی عمر نے اسکی وفا نکی سنہ ۱۵۶۱ع کو مرگیا۔

ذکر سلطنتہای سلطان حسین نظام شاہ بحری اور مرتضے نظام شاہ و میران حسین و برہان نظام شاہ ثانی

واضح ہو کہ بادشاہان مندرجۂ صدر نے سلطنت ایسی بدانتظامی و بے پرواہی سے کی کہ کوئی ذکر قابل تحریر نہین ہے پس واسطے آگاہی خاص و عام کے ایک جدول ذیل مین ثبت کیجاتی ہے

نمبر	نام بادشاہ	ولدیت	سنہ جلوسی	سنہ وفات	کیفیت
۱	حسین نظام شاہ	بن برہان نظام	سنہ ۱۵۶۱ع	سنہ ۱۵۰۲ع	اسکی صلبی اولاد میران حسین نامی شاہزادہ نے اسکو قتل کیا
۲	مرتضے نظام شاہ	بن حسین شاہ	سنہ ۱۵۰۳ع	سنہ ۱۵۹۶ع	میرزا خان امرای دربار نے اسکو مار ڈالا
۳	میران حسین شاہ	بن مرتضے شاہ	سنہ ۱۵۹۶ع	سنہ ۱۵۹۸ع	موت سے مرگیا۔
۴	برہان نظام شاہ ثانی	بن حسین نظام شاہ	سنہ ۱۵۹۸ع	سنہ ۱۶۰۳ع	موت سے مر گیا۔

ذکر سلطنت ابراہیم نظام شاہ

ابراہیم نظام شاہ سنہ ۱۶۰۳ع کو تخت نشین ہوا اور نوجوانی کے جوش مین آکر عادل شاہ کے ملک بیجاپور پر لشکر کشی کی اور وہان مارا گیا اور ادھر سنہ ۱۶۰۳ع کو فوج مغلیہ کیوجہ سے کہ اب بادشاہ اکبر نے احمد نگر پر اپنا تسلط کرلیا اور بادشاہی خاندان نظام شاہی کی تمام ہوگئی فقط

آغاز ذکر سلطنت خاندان قطب شاہی صوبہ ملک تلنگ متعلقہ دکن

واضح ہو کہ سنہ ۱۵۰۸ع کے درمیان محمود شاہ بہمنی کی جانب سے صوبہ تلنگ پر ایک شخص قلی نامی صوبدار مقرر ہوا اس شخص نے جب سلطنت بہمنیہ کا زوال دیکھا محمود شاہ سے سرکش ہوکر اپنے کو ملک تلنگ کا بادشاہ مقرر کیا اور اپنا خطاب سلطان قلی قطب شاہ رکھا اور سکہ

علیحدہ جاری کیا لیکن اپنے پیرکے ورغلانے سے ایک ترکی غلام کے ہاتھ سے ۱۵۴۳ء
کو مارا گیا فقط ذکر سلطنت سلطان جمشید قطب شاہ ۱۵۴۳ء عیسوی کو
جمشید قطب شاہ بعد قتل اپنے باپ کے تخت نشین ہوا و ۱۵۴۶ء کو ابراہیم عادل شاہ نے
لشکر کشی کی اسد خان سپہ سالار فوج عادل شاہ نے جمشید کی ناک اور ہونٹھ کاٹ ڈالی اور
اسی صدمہ سے ۱۵۵۰ء کو مرگیا۔ ذکر سلطان ابراہیم قطب شاہ
۱۵۵۰ء عیسوی کو جانشین ہوکر شاہزادۂ خاص کو اس خوف سے کہ مبادا دعوی سلطنت کا کرے قتل کر ڈالا مگر عمر نے خود وفا نہ کی ۱۵۸۰ء کو مرگیا۔ ذکر سلطنت سلطان
محمد قلی شاہ قطب ۱۵۸۰ء عیسوی کو بادشاہی دربار میں اجلاس فرمایا اہل
سنن کا دشمن تھا ۱۶۱۲ سنہ کو مرگیا اور بعد اسکے یہ بادشاہت بھی داخل دیوان تیموریہ ہوئی

آغاز ذکر سلاطین مالوہ و مندو

۱۳۲۵ عیسوی کے درمیان مالوہ ایک صوبہ متعلقہ سلطنت دہلی کے تھا الغ خان محمد تغلق
بادشاہ کے زمانے میں ۱۳۸۷ء کو دلاور خان دربار دہلی سے حاکم مالوہ کا مقرر ہوا بعد وفات
محمد تغلق کے اڑتیس ۳۸ برس تک یہ شخص عہدہ مذکور کا کام انجام دیتا رہا ۱۳۹۸ء کے درمیان
جب سلطنت خاندان تغلق کی کم زور ہوئی دلاور خان سرکش ہوکر اپنے کو بادشاہ مالوہ مشہور
کیا اور ۱۴۰۵ء تک برابر حکومت کرتا رہا شاہزادۂ ہوشنگ بن دلاور خان نے اپنے باپ
کو زہر دیکر مار ڈالا۔ ذکر سلطنت ہوشنگ شاہ صوبہ مالوہ ۱۴۰۵ء کو
شاہزادہ ہوشنگ تخت باپ پر جانشین ہوا مظفر شاہ والی گجرات نے ۱۴۱۰ عیسوی کو
مالوہ پر لشکر کشی کی اور شاہ مالوہ نے شکست پائی اور دو برس قید رہا بعد دو برس کے
والی گجرات نے اسکو ملک مالوہ واپس دیکر رہا کردیا ۱۴۳۲ء کو مرگیا شہر مندو اسکا آباد
کیا ہوا ہے۔ ذکر سلطنت محمد شاہ محمد شاہ نے ۱۴۳۲ء کو دربار سلطانی میں اجلاس
فرمایا اور ۱۴۳۵ء کو وزیر الملک محمود خلجی نے اسکو قتل کرکے آپ بادشاہ ہوا۔
ذکر سلطنت سلطان محمود خلجی یہ بادشاہ نہایت عقلمند و شجاع تھا اسنے ۱۴۴۲ء کو

گوالیار پر حملہ کیا اور قدرسے ملک راجہ گوالیار کا فتح کرکے دہلی پر لشکر کشی کی مگر شکست کھائی اسنے شہر مالوہ کو خوب آباد کیا تھا ۱۴۶۹ء کو راہی ملک بقا ہوا۔ **ذکر سلطنت سلطان غیاث الدین خلجی** ۱۴۶۹ء کو غیاث الدین خلجی اپنے باپ کی حکومت پر حکمران ہوا گو کہ یہ بادشاہ بڑا عیاش اور زن دوست تھا اسنے دس ہزار عورتوں سے نکاح کیا تھا مگر اسکے ملک پر کوئی حملہ آور نہو سکا ۱۵۰۰ء کو موت سے مرگیا۔ **ذکر سلطنت ناصر الدین خلجی** ۔ ناصر الدین ۱۵۰۰ عیسوی کو رونق افروز تخت مالوہ کا ہوا اسکا مزاج نہایت خراب اور ظالم تھا شراب سے ہر وقت مخمور رہتا تھا راجہ چیتور و گجرات پر چند مرتبہ لشکر کشی کی اور نظام شاہ سے بہت لڑائی ہوئی ۱۵۱۲ء کو قضائے الٰہی سے مرگیا **ذکر سلطنت سلطان محمود خلجی** محمود بڑا بیہوش بادشاہ تھا بہادر شاہ والی گجرات نے ۱۵۳۱ء کو قلعہ مالوہ فتح کرکے محمود کو قید کیا جو ۱۵۳۲ء کو بحالت قید مرگیا اور بادشاہت مالوہ کی شامل گجرات ہوگئی

تذکرہ شاہان گجرات

عہد حکومت شاہنشاہ فیروز شاہ تغلق کی دہلی سے مظفر نامے ایک دانا شخص صوبہ گجرات کا ناظم ہوا مظفر نے بعد فیروز شاہ تغلق کے جب دیکھا کہ اکثر صوبہ جات سرکش ہوگئے آپ بھی بادشاہ دہلی سے باغی ہوکر گجرات کو علیحدہ سلطنت قائم کی اور اپنا خطاب سلطان مظفر شاہ گجرات مشہور کیا ۱۴۱۱ء کو مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان احمد شاہ گجراتی** ۱۴۱۱ء کو احمد شاہ تخت گجرات پر رونق افروز ہوا اہل ہند کا دشمن تھا شہر احمد آباد اسی نے آباد کیا ایک مرتبہ دہلی پر بھی حملہ آور ہوا مگر شکست پائی ۱۴۴۱ء کو راہی ملک بقا ہوا۔ **ذکر سلطنت محمد شاہ گجراتی** آٹھ برس اسنے بادشاہی کی اسکے عہد میں کوئی معرکہ قابل تحریر تواریخ نہیں گذرا ۱۴۵۱ء کو زہر کھلانے سے مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان قطب الدین گجراتی** ۱۴۵۱ء کو قطب الدین بجائے باپ کے جانشین ہوکر مالوہ پر لشکر کشی کی مگر کچھ کارگر نہوا ناگور کے راجہ پر چڑھائی کی اور قدرسے ملک ناگور فتح کیا بہت سے ہندو ناگور سے

قید کر لایا اور سب کو زبردستی مسلمان کر ڈالا ۱۴۷۳ء کو فیروز خان کے ہاتھ سے مارا گیا

ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ جھنگرہ گجراتی

محمود شاہ جھنگرہ بن قطب الدین بشجاعت تمام ۱۴۵۹ء کو تخت نشین سلطنت گجرات کا ہوا یہ بادشاہ نہایت نیک مزاج اور نیک خو تھا جوناگڈھ اسنے فتح کیا اور اکثر دکھنی راجون کو اپنے زیر حکم اور ماتحت کر دیا تھا ۱۵۱۱ء کو مرگیا

ذکر سلطنت سلطان مظفر شاہ گجراتی

۱۵۱۱ء کو تخت گجرات پر مظفر شاہ نے اجلاس فرمایا اور مالوہ پر لشکرکشی کی اور فتح کر کے پھر ہوشنگ شاہ مالوہ کو واپس دیدیا اور اکثر چھوٹی ریاستین قرب و جوار ملک گجرات کی اپنے قبضہ اقتدار مین لایا ۱۵۲۶ء کو قضائے الٰہی سے مرگیا بعد وفات باپ کے شاہزادہ اسکندر تخت نشین ہوا مگر یوسف خان وزیر الملک نے اوسکے بھائی بہادر خان سے سازش کر کے بعد تین مہینے گذرنے تخت نشینی سے قتل کر ڈالا

ذکر سلطنت سلطان بہادر خان شاہ گجرات

اس بادشاہ نے تخت نشین ہو کر اول قاتل برادر کو قتل کیا بعد ازان ۱۵۳۵ء کو ہمایون بادشاہ کے مقابلہ پر در آیا لیکن شکست پا کر بھاگا اور پورتگال والون سے مدد کا خواستگار ہوا اونھون نے اسکو ۱۵۳۷ء مین قتل کر ڈالا

ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ ثانی

ہمایون بادشاہ جب جانب دہلی لوٹ آیا تخت گجرات پر محمود شاہ نے جلوس فرمایا کوئی بات اسکے عہد کی قابل تحریر تاریخ نہیں ہے ۱۵۶۱ء کو راہی ملک بقا ہوا فقط

ذکر حکومت سلطان احمد شاہ

۱۵۶۱ء کو احمد شاہ تخت نشین ہوا اور آٹھ برس سلطنت کی اسکے عہد مین جلال الدین محمد اکبر ابو الفتح غازی کی سلطنت تمام ہندوستان پر ہو گئی تھی اور گجرات پر بھی حملہ کی خبر تھی کہ ۱۵۶۹ء کو احمد شاہ مرگیا اور مظفر شاہ ثانی جانشین ہوا جسکے عہد مین ۱۵۷۳ء کو فوج اکبری نے گجرات فتح کیا اور کل بادشاہت گجرات اور مالوہ کی زیر حکومت اکبر کے در آئی مظفر شاہ کو دربار شاہی مین جگہ امیران دربار کی عطا ہوئی

تذکرہ شاہان صوبہ برہانپور معروف بہ خاندیس

واضح ہو کہ ایک شخص اہل اسلام راجہ ملک کے خطاب سے نصیر الدین محمد تغلق شاہنشاہ ہند کے

دربار مین امیر تھا اوسکو بادشاہ صدر نے صوبہ خاندیس کا حاکم مقرر کیا سنہ ١٣٩٩ع کو بعد وفات محمد تغلق کے جب سلطنت دہلی کو ضعف آیا اوسنے صوبۂ خاندیس کو اپنے قبضہ مین لاکر اپنی تئین وہانکا بادشاہ مشہور کیا اور اپنا خطاب سلطان راجہ ملک رکھا سنہ ١٤٠٠ع کو مر گیا — **ذکر سلطنت سلطان نصیر ملک** سنے تین سال آٹھ مہینے تیئیس ۲۳ روز بادشاہی کی اہل ہنود کا دشمن تھا اکثر بت خانہ شکست کیا کرتا تھا مگر کوئی حادثہ اسکے وقت مین قابل تحریر تواریخ نہین گذرا **ذکر حکومت میران عادل شاہ فاروقی** اسکے عہد مین سلطان محمود گجراتی نے خاندیس پر لشکر کشی کی اور شاہ خاندیس نے شکست کھائی مگر میران عادل شاہ وقت پانے شکست سے کسی قدر ملک و تحفہ جات دیکر والی گجرات کو راضی کر لیا سنہ ١٤٤١ع کو میران عادل شاہ مر گیا — **ذکر حکومت مبارک شاہ فاروقی** سنہ ١٤٤١ع کو مبارک شاہ زیب دہ تخت سلطنت خاندیس کا ہوا نہایت خلق دوست بادشاہ تھا سنہ ١٤٦١ع کو راہی ملک بقا ہوا **ذکر سلطنت میران عینا عادل شاہ فاروقی** اسکے عہد مین نظام شاہ بحری سنے سنہ ١٤٩٦ع کو لشکر کشی ملک خاندیس پر کی گو کہ عینا عادل شاہ نے اوسکو شکست دی مگر اسکا بدن اس لڑائی مین ایسا زخمی ہو گیا تھا کہ شروع سنہ ١٤٩٧ عیسوی کو مر گیا — بعد وفات عینا شاہ کے بادشاہ مفصلہ ذیل جانشین ہوئے مگر اونکے وقت مین کوئی بات قابل درج تواریخ نہین ہوئی —

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات
۱	سلطان داؤد فاروقی	سنہ ١٤٩٧ع	سنہ ١٥١٤ع
۲	عادل شاہ اعظم ہمایون فاروقی	سنہ ١٥١٤ع	سنہ ١٥٢٦ع
۳	میران محمد شاہ فاروقی	سنہ ١٥٢٦ع	سنہ ١٥٤٢ع

سنہ ١٥٤٢ع کو میران مبارک شاہ فاروقی بھائی میران محمد شاہ کا تخت نشین ہوا جسنے چند مرتبہ شاہنشاہ اکبر بادشاہ کی فوج کو برابر جواب دیا اور اسی صدمہ سے سنہ ١٥٦٦ع کو مر گیا بعد میران کے میران محمد شاہ سنہ ١٥٦٦ع کو بجاے باپ کے تخت نشین ہوا

لیکن فوج اکبری سے سخت حیران رہکر ۱۵۹۲ء کو مرگیا اسکے بعد اسکا لڑکا راجہ علیخان فاروقی والی ملک ہوا اور بخوف اکبر بادشاہ کے اپنے خطاب سے لفظ بادشاہ کا نکال کر لفظ راجہ کا داخل کیا اور اپنے کو ماتحت اکبر کے مشہور کیا گجرات کی مہم مین فوج اکبری کے ہمراہ گیا تھا باروت خانہ مین جل گیا۔ ذکر سلطنت بہادر خان فاروقی ۱۵۹۶ء مین بہادر خان بجاے باپ کے جانشین ہوا اور حکم اکبری سے سر بہپر الشکر اکبر نے بہادر خان کو قید کیا اور ۱۶۰۵ء مین بالکل ملک برہان پور سلطنت دہلی مین مل گیا

آغاز سلطنت سلاطین شرقی ہندوستان مختلف صوبہ جات

واضح ہو کہ بختیار محمد اول حاکم شرقی ہندوستان کا بادشاہ قطب الدین ایبک کے حضور سے متقرر ہوا اوسنے اقطاع بنگالہ و لکھنو و بہار و متفرق بہت سو مشرقی علاقے فتح کین لیکن ۱۳۳۸ء مین اوسکا جانشین فخر الدین نے سلطنت دہلی کو ضعف مین پاکر صوبہ بہار پر آپ حکمران ہو گیا اور اپنا بادشاہ بلقب سلطان فخر الدین شرقی کے مشہور کیا اول بادشاہ ملک بہار کا یہی ہے ذکر سلطنت سلطان علی الدین مبارک شاہ شرقی ۱۳۳۹ء مین بعد وفات فخر الدین کے باپ کی حکومت پر علاء الدین تخت نشین ہوا مگر ۱۳۴۱ء کو حاجی الیاس کے ہاتھ سے مارا گیا ذکر سلطنت سلطان حاجی الیاس بخطاب شمس الدین بھنگرہ بعد قتل کرنے علاء الدین کے حاجی الیاس فورًا تخت شاہی پر رونق افروز ہوا اور اپنا خطاب شمس الدین بھنگرہ مشہور کیا پورب مین حاجی پور نامے قصبہ اسی کا آباد کیا ہوا ہے سلطان فیروز شاہ بادشاہ ہند نے دہلی سے اسپر لشکر کشی کی اسنے تاب مقابلہ کی نہ لاکر بادشاہ کو نذر نیاز سے راضی کر دیا ۱۳۵۸ء کو مرگیا۔ ذکر حکومت شاہ سکندر شرقی سکندر کے عہد مین کوئی تذکرہ قابل درج تواریخ نہین ہوا ۱۳۶۷ء کو مرگیا۔ ۱۳۶۷ء کو غیاث الدین۔ و بعد ازین ۱۳۷۳ء کو سلطان السلاطین تخت نشین ہوئے مگر مثل سکندر کے بجز عدل و رعایا پروری کے اونکی کوئی بات ظہور مین نہ آئی۔ ذکر سلطنت سلطان شمس الدین ثانی

بعد وفات سلطان السلاطین کے ۱۳۸۳ء کو شمس الدین تخت نشین ہوا اسکے عہد میں حبشی نے زور پکڑا فوج سب بیکام تھی راجہ کانس نے اسیران کی کثرت کی بسنہ ۱۳۸۶ء کو شمس الدین شکست کھا کر قید ہوا اور سلطنت پر راجہ کانس کا عملدرآمد ہوا و ۱۳۹۲ء کو راجہ مر گیا راجہ ہندو تھا۔ ذکر سلطنت راجہ جیمل المخاطب سلطان جلال الدین شرقی

بعد وفات راجہ کانس کے اسکا بیٹا جیمل ۱۳۹۲ء کو تخت نشین ہوا اور اپنا خطاب سلطان جلال الدین شرقی کے نام سے مشہور کیا اسکے عہد میں شہر بہار اچھی رونق پر تھا شکار کا شوق کثرت سے تھا ۱۴۰۰ء کو بیماری فالج سے مرگیا ذکر سلطنت سلطان احمد یہ ہندو تھا اور جلال الدین کا بیٹا مگر اسنے اپنا خطاب سلطان احمد رکھا اسنے ملک بنگالہ سے بھی چند اضلاع فتح کرکے اپنی حکومت مین شامل کیے ۱۴۲۰ء کو مرگیا ذکر سلطنت سلطان ناصر شاہ شرقی ۱۴۲۰ء کو احمد کا بیٹا بخطاب سلطان ناصر تخت نشین ہوا مگر بعض تواریخ کا یہ قول ہے کہ احمد کی اولاد نہ تھی اسواسطے احمد کا غلام بخطاب ناصر الدین حکمران ہوا مگر اہالیان درباری اسکے اطاعت سے برخلاف ہوئے اور سلطان ناصر شمس الدین بھنگرہ شاہ مرحوم کو تخت سلطنت پر جگہہ دی اور پھر بادشاہی سلمانی کی گرفتین قائم ہوئی یہ بادشاہ ۱۴۲۹ء کو مرگیا ذکر سلطنت سلطان باربک شاہ شرقی سلطان ناصر کا بیٹا سلطان باربک شاہ ۱۴۲۵ء کو تخت نشین ہوا اسکے عہد میں حبشیون کی بڑی قدر ہوئی آٹھہ ہزار حبشی اسکے دربار مین درجہ ادنے سے لیکر درجہ اعلے وزارت تک مقرر تھے ۱۴۳۵ء کو باربک شاہ مرگیا۔ ذکر حکومت سلطان یوسف شاہ ۱۴۳۵ء کو سلطان یوسف شاہ بن باربک شاہ حکمران سلطنت بہار کا ہوا شرع نبوی کو اسنے خوب درست کیا علم مین کامل دخل رکھتا تھا مستعد و مرد تھا ۱۴۸۲ء کو مرگیا اسکی وفات کے بعد اسکا غلام بلقب سکندر شاہ کے تخت نشین ہوا پندرہ روز کی حکومت کے بعد شاہ مرحوم کا شاہزادہ فتح شاہ باربک نے اوسکو قتل کرکے آپ تخت نشین ہوا ۱۴۸۲ء کو اندمل نامے غلام حبشی شاہزادہ کو قتل کرکے آپ بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب سلطان فیروز شاہ شرقی مشہور کیا مگر بعض مورخ ایسا لکھتے ہین کہ فتح شاہ

محض نالائق تھا اور اوسکی ملکہ سے اس حبشی سے آشنائی تھی پس حبشی نے حسب اجازت ملکہ کے یہ حرکت کی اور بعد قتل کرنے کے اوسنے ارادہ کیا کہ شاہزادہ کو جو کل دو سال سے تخت نشین کر دن مگر ملکہ نے یہ اجازت دی کہ خود تو بادشاہی کر یہ حبشی سنہ ۱۴۸۱ع کو مر گیا

ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ بن فیروز شاہ

محمود کو سنہ ۱۴۹۳ع کو درمیان بدر نامے حبشی غلام نے قتل کیا اور اپ بخطاب سلطان مظفر شاہ کے بادشاہ شرقی بنگالہ ہوا اور دربار پر نہایت ستم اور اہل بازار پر ظلم کرنا شروع کیا رعیت نے بلوہ اوٹھایا چہار ہزار آدمیون نے اوسے گرفتار کر کے قتل کیا مگر شریف نامے وزیر نے اسکا کام تمام کیا

ذکر سلطنت سلطان علاء الدین شریف مکی شاہ

سنہ ۱۴۹۳ع شریف لے تخت سلطنت بہار کو قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی اور اپنا خطاب سلطان علاء الدین مشہور کیا حبشیونکو اقطاع بنگالہ سے نکال دیا سنہ ۱۵۲۳ع کو مر گیا

ذکر سلطنت سلطان نصیب شاہ

نصیب شاہ بن علاء الدین سنہ ۱۵۲۳ع کو باپ کے بجاے جانشین ہوا اسکے عہد مین خاندان مغلیہ کی بنا قائم کرنے والا ہندوستان مین محمد ظہیر الدین بابر نے ہند پر حملہ کیا اور تخت دہلی پر تخت نشین ہوا سکندر لودی کے خاندان کا ابراہیم لودی مع امرا کے شکست کھا کر بہار کو بھاگا مگر بابر نے اوسکو گرفتار کیا اور قتل کر ڈالا لیکن اوسکی لڑکی مع چند امراے اپنے باپ کے نصیب شاہ کے پاس بھاگ آئی نصیب شاہ نے اوسکے ساتھہ نکاح پڑھا لیا اور بابر کو تحفہ تحایف سے راضی کر لیا سنہ ۱۵۳۲ عیسوی کو نصیب شاہ مر گیا۔ اسکی وفات کے بعد ایک بنگالی بخطاب محمود بہادر شاہ کے زبردستی تخت سلطنت پر جانشین ہوا کہ اسی اثناء مین شیر شاہ سور نے ہمایون بادشاہ ہند کو شکست دیکر بہار پر لشکر کشی کی بابو صاحب نے کہ جنھون نے محمود بہادر شاہ کا القاب حاصل کیا تھا تخت سے اوتر کر بھاگے شیر شاہ نے اپنا صوبہ دار اس ملک پر محمد خان کو بلقب ناظم بنگالہ کے مقرر کیا لیکن محمد خان ناظم اور شیر شاہ دونون مر گئے اور سلیم شاہ تخت نشین ہوا اور اسلام نامے بیٹا محمد خان کا ناظم ہوا اور سلیم شاہ سے باغی ہو کر سنہ ۱۵۵۴ع مین اپنے کو بادشاہ بنگالہ مشہور کیا اور اپنا خطاب سلیمان خان رکھا

اور ادھر بعد وفات ہمایون بادشاہ کے سنہ ۱۵۵۶ع مین ہندوستان نے اکبر ایسے عالیشان بادشاہ کی حکومت سے زینت پائی جسکے لشکر نے سلیمان کے مقابلہ کا ارادہ کیا سنہ ۱۵۷۲ع تک سلیمان نے اکبر بادشاہ کو نذر و نیاز سے راضی رکھا مگر بعد وفات اوسکے داؤد خان کو فوج اکبری نے تخت سے اوتار کر قتل کیا اور صوبہ بنگالہ مع بہار زیر حکومت دیوان اکبری کے در آیا سنہ ۱۵۷۶ عیسوی سے سلطنت بنگالہ کی تمام ہوگئی فقط

آغاز سلطنت شاہان جونپور متعلقہ شرقی ہند

ناصر الدین محمود تغلق فرمان روائے ہندوستان کی جانب سے سنہ ۱۳۹۴ع کو ملک سرور خواجہ جہان نامی شخص جونپور کا مقرر ہوا جسنے اپنی چستی و چالاکی سے بہار و نزہت آباد کے بہت سے اضلاع شامل جونپور کیے اور جب سلطنت دہلی کو ضعف آیا اوس وقت کوئل تک ملک اپنے قبضہ مین دبا لیا اپنے کو بادشاہ شرقی ہند کا بخطاب سلطان ملک سرور کے مشہور کیا مگر سنہ ۱۴۰۰ع مین مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان مبارک شاہ** بعد مرنے اپنے باپ کے مبارک شاہ تخت جونپور پر حکمران ہوا سلطان محمود تغلق نے سنہ ۱۴۰۲ع مین اسپر لشکر کشی مگر کچھہ کارگر نہوا جونپور مین بالکل خطبہ و سکہ مبارک شاہ کے نام سے جاری کیا تھا سنہ ۱۴۰۲ عیسوی کو مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان ابراہیم شاہ شرقی** ابراہیم شاہ نہایت سخی اور عادل شخص تھا اسکے عہد مین جونپور کان علم و دولت کا ہوگیا تھا قاضی شہاب الدین جونپوری کہ علم و فضیلت مین لاثانی شخص تھا اسی کام کا ملازم تھا سنہ ۱۴۴۰ع کو ابراہیم نے وفات پائی۔ **ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ شرقی**۔ محمود بڑا شجاع اور دلاور آدمی تھا اسنے دہلی پر چند مرتبہ حملہ کیا ایک مرتبہ قنوج دہلی سے فتح کیا مگر پھر بیدخل ہوگیا اوسی کے افسوس مین محمود سنہ ۱۴۵۶ عیسوی کو مر گیا فقط۔ **ذکر سلطنت سلطان محمد شاہ شرقی** محمد شاہ نہایت ظالم اور بد مزاج تھا عورتون کی اسکے دربار مین قدر تھی ایک سال اسنے بادشاہی کی تھی کہ وزیر ریاست نے اسکو قتل کر ڈالا **ذکر سلطنت سلطان حسین شاہ** سلطان محمود کا بیٹا

حسین شاہ ۱۴۶۳ء کو تخت نشین ہوا اور دہلی پر لشکر کشی کی ۱۴۸۳ء عیسوی کے درمیان بہلول لودہی شاہ دہلی نے حسین شاہ کو شکست دیکر گرفتار کیا اور سلطنت جونپور کی متعلقہ دہلی ہو گئی

آغاز تاریخہای صوبہ جات غربی

تواریخ صوبہ جات سندھ و ٹھٹھہ متعلقہ غربی

واضح ہو کہ ناصر الدین قباچہ بیگ غلامان سلطان شہاب الدین غوری سے تھا اور قندھار میں عرصہ دراز تک بادشاہت کرتا رہا جب بابر نے قندھار فتح کیا ناصر الدین ہندوستان میں آکر سندھ کو اپنے قبضہ اقتدار میں لاکر یہاں کا بادشاہ ہوا یہ بادشاہ فاضل و عالم تھا شرح عقائد نسفی اور شرح کافیہ نامے کتابیں اسکی تصنیف ہیں ۱۲۲۶ء عیسوی میں شاہ شمس الدین التمش والی ہندوستان نے ناصر الدین کو قتل کر کے ملک اپنے قبضہ میں لایا۔

ذکر سلطنت شاہ شجاع بیگ ارغوان بعد وفات شمس الدین التمش کے مدت دراز تک یہ صوبہ ماتحت دہلی رہا ۱۵۱۸ء میں عہد سلطنت ابراہیم لودہی کی شجاع نے اس ملک کو اپنے قبضے میں لاکر آپ یہاں کا بادشاہ ہوا مگر عمر نے وفا نہ کی ۱۵۲۴ء کو مر گیا

ذکر سلطنت سلطان شاہ حسین غربی شجاع بیگ کے مرنیکے بعد اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا جسنے قلعہ بھنگرہ و حصار شہر آباد کیا جب شیر شاہ نے ہمایون بادشاہ والی ہند کو شکست دی وہ بنا بر مدد کے شاہ حسین کے نزدیک آیا تھا مگر مایوس لوٹ گیا ۱۵۵۴ء کو شاہ حسین مر گیا۔

بعد وفات شاہ حسین کے میرزا عیسے خان ابن شاہ حسین کہ سواروں کا سپہ سالار تھا ٹھٹھہ وغیرہ کو اپنے تحت و تصرف میں لاکر بخطاب سلطان عیسے خان کے بادشاہ ہوا اور شاہ حسین کے دربار کا ایک امیر محمود نامے نے بھکر وغیرہ اضلاع سلطنت سندھ و ٹھٹھہ سے نکال کر آپ قابض ہو کر ایک سلطنت علیحدہ قائم کی مگر ۱۵۷۲ء عیسوی میں محمد جلال الدین اکبر ابو الفتح غازی شاہنشاہ ہند نے اس صوبہ کو فتح کر کے محمود کو نکال دیا اور وہ اوسی سال مر گیا اور جس قدر ملک محمود کے نزدیک تھا دربار اکبری میں در آیا۔

اور ادھر ۱۵۶۵ء مین بعد وفات عیسے خان بادشاہ نصف ملک سندھ و ٹھٹھہ کی اوسکا
بیٹا میرزا باقی ترکمانی بادشاہت کرتا رہا بعد وفات میرزا ترکمانی کے میرزا جانی ترخانی برادر
مرزا مرحوم تخت نشین ہوئے فوج اکبری نے ۱۵۹۹ء مین ملک سندھ بالکل فتح کرکے داخل
سلطنت اکبری کردیا مگر میرزا جانی بکمیت وزاری تمام حضور مین اکبر بادشاہ کے حاضر ہوا اکبر نے
اسکو اپنا ملازم مقرر کرکے امرائے دربار کا خطاب عطا فرمایا اور حکومت سندھ و ٹھٹھہ کی تمام ہوئی

آغاز کیفیت سلاطین کشمیر ماقبل وقوع اقبال اکبری

ناظرین تواریخ کی خدمت مین التماس ہے کہ دومری راجہ کا لڑکا نرنجن دیو ۱۳۰۲ء کو جانشین
ہوا اور قوم کا برہمن تھا موید الدین بلبیل شاہ نامے ایک مسلمان فقیر کشمیر مین رہتا تھا
نرنجن اوسپر ایمان لاکر مسلمان مع خاندان کے ہوگیا اور اپنا نام سلطان صدر الدین کھا
۱۳۲۷ء کو صدر الدین مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان امیر شاہ بادشاہ کشمیری**
نرنجن دیو معروف بہ صدر الدین کا بٹیا چندر دیو المخاطب حیدر خان خرد سال تھا اسلیے
نرنجن دیو کا بھائی راجہ اودن قندھار سے آکر آپ فرمانروائے کشمیر ہوا مگر زندگی نے
وفا نہ کی و ۱۳۳۹ء کو مرگیا اوس وقت رانی کونا دیو زوجہ صدر الدین تخت نشین ہوئی
مگر میر شاہ وزیر کشمیر سے اور ملکہ کشمیر سے آشنائی ہوگئی رانی نے اوسکو اپنا شوہر بناکر جملہ سلطنت
اوسکے سپرد کردی مگر وزیر میر شاہ ۱۳۴۷ء کو مرگیا **ذکر سلطنت سلطان جمشید شاہ کشمیری**
بعد وفات وزیر مذکور الصدر کے اوسکا بٹیا جمشید تخت نشین ہوا مگر اوسی سال
۱۳۴۸ء مین بیماری دمہ نے اسکا کام تمام کیا اسکے بعد سلطان علی کشمیری
مالک سلطنت ہوا اور ۱۳۵۰ء کو مرگیا۔ **ذکر سلطنت سلطان شہاب الدین کشمیری**
۱۳۵۰ء کو شہاب الدین بادشاہ ہوا اسنے اول تھٹھہ کو فتح کرکے کابل پر لشکر روانہ کیا
اور تبت والی کاشغر سے فتح کرکے شریک کشمیر کیا نگرکوٹ کو بھی فتح کرکے اپنی حکومت
مین ملایا دہلی مین فیروز شاہ سے چند مرتبہ لڑا ۱۳۸۰ء عیسوی کو وفات پائی۔

ذکر سلطنت ہندال عرف سلطان قطب الدین کشمیری

بعد وفات شہاب الدین کے قطب الدین مالک ملک ہوا یہ بادشاہ شعر گوئی مین معروف تھا مانند ظفر شاہ دہلی کے شعر گوئی کے عارضہ مین ۱۳۹۶ع کو مر گیا۔

ذکر سلطنت سلطان سکندر شاہ بت شکن۔ سکندر شاہ بت شکن نے ۱۳۹۶ع کو تخت کشمیر پر اجلاس فرمایا مسلمان کے مذہب کا سرپرست تھا کشمیر کے نامی گرامی بت خانہ نیست و نابود کرکے بت شکن خطاب حاصل کیا اہل ہند کا دشمن تھا ۱۴۱۹ع کو وفات پائی۔ ذکر سلطنت سلطان علی شاہ بعد وفات سکندر کے بادشاہ ہوا چند سال گذرنے بعد ۱۴۲۴ع کو مع بیگم کے جانب مکہ کے روانہ ہوا اور سلطنت اپنے بھائی شاہی خان کے حوالہ کی سیالکوٹ مین پہونچکر اوسکی بیگم کی یہ صلاح ہوئی کہ کچھہ روز بادشاہت اور کرنا چاہیے ایسا تجویز کر لوٹ آئے شاہی خان نے بعوض دینے سلطنت کے قید کیا جہان وہ ۱۴۲۶ع کو مر گیا۔ شاہی خان نہایت نیک مزاج بادشاہ تھا ہندو مسلمان کی دونون کی قدر کرتا تھا جو سکندر کے خوف سے کشمیر چھوڑ کر ہندو بھاگ گئے تھے اونکو بلوا کر بھر آباد کیا تالاب ویرناک نامے اسنے بنوایا ۱۴۷۴ع کو وفات پائی ذکر سلطنت سلطان حیدر شاہ۔ اسکے عہد مین کوئی بات قابل اندراج تواریخ وقوع مین نہین آئی۔ سلطان شاہ حسن۔ بعد وفات حیدر شاہ کے ۱۴۷۵ع کو تخت نشین ہوا اسکے عہد مین سلطنت کشمیر مین حالت زوال کی نمودار ہونی لگی بادشاہ شب و روز مستورات سے باعیش و عشرت گذر کرتا تھا امیر وزیر رعیت پر ظلم کرتے تھے ۱۴۹۳ع کو اسنے وفات پائی ذکر سلطنت سلطان فتح شاہ اسکے عہد مین کشمیر مین میر شمس الدین اعرابی نے مذہب اہل شیعہ کا جاری کیا رعیت و امرا نے اوسکی نیستی کی تدبیر کی بادشاہ کو سلطنت سے نکال دیا مگر جب بادشاہ نے اقرار کیا کہ ہم اب وہ مذہب قبول نہ کرینگے تب پھر شاہی کے تخت پر جگہہ دی سنہ ۱۵۱۹ عیسوی کو فتح شاہ مر گیا۔

بادشاہان مفصلہ ذیل کا کوئی ذکر قابل یادگار نہین

نمبر	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	کیفیت
۱	سلطان محمد شاہ	سنہ ۱۵۱۹ع	سنہ ۱۵۳۴ع	نیک نام شاہ کشمیر تھا
۲	سلطان شمس الدین	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۱۵۴۰ع	اسکے عہد مین کل اختیار سلطنت کا غازی چک [illegible] بادشاہ بقدر گزارہ کچھ پاتا تھا
۳	سلطان اسمعیل شاہ	سنہ ۱۵۴۰ع	سنہ ۱۵۴۷ع	غدر ہوا باعث مخالفت مذہبی کے

ذکر سلطنت نازک شاہ بن فتح شاہ واضح ہو کہ اسمعیل شاہ بے اولاد تھا اسلیے فتح شاہ کا لڑکا نازک شاہ سنہ ۱۵۴۰ع تخت نشین ہوا اسکے عہد مین مرزا حیدر کاشغری شیر شاہ کی طرف سے کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر نازک شاہ نے تدبیر نازک کے ذریعے سے اوسکو راضی کر کے واپس کیا لیکن مذہبی جوش [illegible] سنہ ۱۵۵۰ع [illegible] لوگون نے اسکا کام تمام کیا۔

ذکر سلطنت شاہ چک غازی چونکہ شاہزادگان حیدر خان و سلیم شاہ کشمیر سے بھاگ گئے بعد وفات نازک شاہ اوسکے باپ کے [illegible] غازی تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور کشمیر مین مذہب اہل شیعہ کا رواج ہوا اہل سنت سے برسر پرخاش ہوئے ہمایون شاہ نے اسپر لشکر کشی کی مگر کسی قدر ملک دیکر اوسکو راضی کر لیا انکے [illegible]ع کو اسنے دنیا سے سفر کیا فقط

ذکر سلطنت سلطان حسین شاہ چک اسکے عہد مین نہایت بدانتظامی کشمیر مین رہی سنہ ۱۵۷۰ع کو یہ بھی مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان علی شاہ چک** سنہ ۱۵۷۰ع کو علیشاہ زیب دہ تخت سلطنت کشمیر ہوا اسکے عہد مین نازک شاہ کی وارث سلیم شاہ و حیدر خان نے تخت سلطنت کا دعوے کیا اور برسر پرخاش ہوئے مگر برف اس قدر گری اور قحط پڑا کہ دونون بھائی تباہ ہو کر چلے گئے اور علی شاہ سنہ ۱۵۷۹ع کو مر گیا۔ **ذکر سلطنت سلطان یوسف شاہ کشمیری** یہ اخیر بادشاہ کشمیر کا تھا اسکے عہد مین سنہ ۱۵۸۶ع کو اکبر شاہ نے کشمیر کو فتح کر کے داخل سلطنت دہلی کر دیا اور حکومت کشمیر کی تمام ہوئی۔

تمام شد

بعد زوال سلطنت خاندان اکبری کے کشمیر پر رنجیت سنگہ والی لاہور قابض ہوا اور بعد وفات رنجیت سنگہ کے سرکار انگلشیہ نے اوسکو فتح کرکے مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیدیا جنکے خاندان مین تا تصنیف تاریخ ہذا وہان کی ریاست قائم ہے

باقی دیگر صوبہ جات شرقی و غربی و جنوبی متذکرہ ضمیمہ ہذا زیر حکومت سرکار انگلشیہ کے بعد زوال سلطنت خاندان اکبری کے درآئی اور سرکار قابض ہوئی جیسا کہ خیابان دوم مین لکہا گیا فقط

آغاز ضمیمہ پنجم متعلق حالات سلطنت ملکہ معظمہ ہندوستان

ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نرہے کہ حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی حکومت مملکتہائے ذیل مین ہے اور انواع اقسام کا انتظام وہان ہے اول بحر شمالی مین جزیرہ ہلی گولینڈ دوم بحر اٹلانٹک شمالی مین جزائر برطین سوم بحر روم مین جبل الطارق جزیرہ مالطہ و جزیرہ گوذو چہارم امریکہ شمالی مین کینڈا وغیرہ و مڈریورس پنجم ہند العرب مین جزیرہ جمیکا و جزیرہ بارٹیڈو جزیرہ ترن ید وغیرہ ششم امریکہ جنوبی گیانز و جزائر فاک لینڈ وغیرہ ہفتم بحر اٹلانٹک مین جزیرہ سینٹ ہیلنا ہشتم افریقہ مین سیرالیونہ و گمبیا و کیپ کوسٹ و کیپ آف گڈ ہوپ نہم ایشیا مین ہندوستان کا اکثر حصہ و کشتری ارکان پیگو و ملین و ملاکا وغیرہ دہم بحر ہند مین عدن جزیرہ موریس و جزیرہ سیلون و جزیرہ پینانگ و جزیرہ سنگاپور و بحر پسفک مین جزیرہ اسٹریلیا و وین درلینڈ و نیوگینی وغیرہ

واضح ہو کہ ملک ہندوستان علاوہ انگریزی حکومت کے بہت سا حصہ ملک کا غیر حکومت مین شامل ہے علاقہ پانڈی چری و کاریکال و چنار نگر فرانس کے بادشاہ کی حکومت مین ہے آمدنی اونکے علاقہ کی تین لاکھ اسّی ہزار روپیہ ہے گورنر شاہ فرانس کی جانب سے شہر پانڈی چری مین رہتا ہے۔ ڈنمارک کے بادشاہ کی حکومت مین ہندوستان کا علاقہ ترکمباری ہے جو کاریکال سے اوتر سمندر کے کنارے ہے پرچگال کی حکومت ہندوستان مین علاقہ جات گوا ہے جو ساونٹ واڑی سے جنوب سمندر کے درمیان ہے جسکے آمدنی نو لکھہ روپیہ سالانہ ہے گورنر شاہ پرچگال شہر

پنجم مین رہتا ہے شاہ فوج کے عمل مین سریرام پور ہے جو کلکتہ کے شمال مین واقع ہے۔ دریاے ملک ہند گنگا جو سات سو کوس بہکر خلیج بنگالہ مین گرتی ہے جمنا گھاگرہ برہمپتر رود سندھ و ستلج و بیاس و راوی و چناب و جیلم و نربدا اور گوداوری و کرسنا وغیرہ ہین۔

نامی پہاڑ ہند۔ کوہ ہمالہ او پہاڑی راج محل وغیرہ

اناج ہند چاول بنگالہ مین گیہون پنجاب و ممالک مغربی و مالوہ مین باجرہ راجپوتانہ مین اور تمباکو وغیرہ پیدا ہوتی ہین۔

اشیاے تجارت ہند۔ روئی۔ نیل۔ افیون۔ شکر۔ چاول۔ زعفران پشمینہ۔ چنانچہ افیون مالوہ و نیل چاول بنگالہ اور زعفران پشمینہ کشمیر روئی ممالک مغربی و شمالی بید مشک کشمیر ناریل سپاری جایفل سیاہ مرچ الائچی دارچینی دھوپ یہ اشیا دکھن مین ہوتی ہین ساگودانہ عرف سابودانہ ملیا کرید کا فور مین پورہ گوگل سندھ ولو بان ٹرانکور جیاہی گانگڑا او اور ڈبیرہ دون مین ہوتی ہے۔

موسم ہند ہندوستان مین تین موسم ہوتے ہین سردی۔ گرمی۔ برسات مگر شمالی و مغربی کے حصہ مین جاڑے کے موسم مین سردی زیادہ ہوتی ہے اور باقی تمام ہند مین بجز کوہستان کے کوئی علامت سردی کی نہین پائی جاتی ہے۔

زمین ہند۔ ہند کی زمین نہایت زرخیز ہے یہان پر ایک سال مین دو فصل اور کہین تین فصل ہوتی ہین۔

مذہب۔ ہند مین شیوی۔ شکت۔ بیدانت۔ جین۔ بیشنو اصل مذہب ہے مگر علاوہ انکے ہزارون فرقہ ہوگئے ہین سوا اُنکے آٹھوین حصہ سے زیادہ مسلمان اور لاکھون عیسائی ہین

عادت اہل ہند۔ گو کہ اہل ہند جوانمرد اور رحم دل ہوتے ہین مگر باعث گرم ملک کے محنت کم کرتے ہین اکثر سست اور کاہل و آرام طلب ہوتے ہین آپس مین اتفاق کم ہے اپنا نام بڑھانے کے لیے۔ پل۔ تالاب۔ چاہ۔ شوالہ۔ ٹھاکردوارہ وغیرہ بنائے ہین شادی نہایت دھوم سے ہوتی ہے اور غمی مین روپیہ بہت صرف کرتے ہین چندہ سے کوئی کام کرنا نہین جانتے

تعلیم اطفال ہند - بڑے افسوس کی بات ہے کہ اہل ہند ایسی سلطنت میں ہین
کہ ہزارہا لاکھوکہا کالج و مدرسہ سرکاری جاری ہین مگر تعلیم اطفال کی نسبت ایسی
کم توجہی اور بے التفاتی کرتے ہین کہ جبکا اخیر اونکی جوانی کے وقت ایسا خراب نکلتا ہی
کہ والدین اپنے تمام عمر ہاتھ مل مل کر پچتاتے ہین اور کوئی تدبیر سود مند نظر نہین آتی ہی
تمام عمر اولاد اونکی بوجہ نالیاقتی ولاعلمی وجہالت کے عالم فلاکت اور قرضداری مین مبتلا
گرفتار رہتے ہین اور ایسے افعال اونسے سرزد ہوتے ہین کہ جو باعث اونکی ہتک عزت
اور بدنامی کا ہوتا ہے اوسکی اصل کیفیت یہ ہے کہ سات آٹھ برس کی عمر تک تو لڑکون کو
سوائے کنکوہ اور تیتر اور بٹیر و کبوتربازی کے دوسرا شغل نہین ہے تعلیم تو لہو لعب
مین کیا کتاب کی شکل سے ناواقف قلم کا نام سنکر تعجب کرتے ہین اگر کسی روز اونکی والد سے
کسی یار آشنا نے ذکر کیا کہ صاحب لڑکا تمہارا ماشاءاللہ سن تمیز کو پہونچا اور آپ اوسکی
تعلیم سے غافل ہین میری دانست مین اوسکی بسم اللہ کر دینا واجب ہے اوسکے جواب
مین اونکے والد فرماتے ہین جناب امسال اوسکا نوان سال ہے فی الحال کیا جلدی تعلیم
کی ہے جوان نہین ہوا جاتا ہے ابھی تو اوسکے کھیل کود کے دن ہین خیر طوعاً و کرہاً
صاحبزادے کی بارھوین سال بسم اللہ ہوئی دو تین روپیہ ماہواری اور خوراک کا ایک
کٹھ ملا بنابر تعلیم صاحبزادے کے مقرر ہوا اول روز تو صاحبزادے مولویصاحب کے
پاس کتاب تختی بغل مین دابے زار زار روتے ہوئے پڑھنے آئے تو ساتھی اونکے ایک خدمتگار
مولویصاحب پر حکم نادرشاہی لایا اور لڑکے کو نافرمانی اور زوال کا طعنہ پہنایا کہ سنیے
مولویصاحب یہ بچہ اپنے ماں باپ کا بڑا لاڈ پیار کا پروردہ ہے کبھی انکے باباجان
انسے گرم آواز سے نہین بولے پھول کی چھڑی تک نہین چھوائی ایسے جسم نازک
کو گرم ہوا مین نہین نکلنے دیا ہے اگر آپ کو یہان رہنا اور نوکری کرنا ہے تو صاحبزادیکو
اونکی رلانے پر رہنے دینا جتنی دیر اونکا جی چاہے وہ پڑھین اور جب چاہین کھیلین
خبردار انسے کبھی گرم آواز سے نہ بولنا چشم ہولناک سے نہ دیکھنا الف سے نہ زبان پر
نہ لائیے گا ورنہ آپنے ذرا بھی تنبیہ کی اور یہ اوداس ہوکر گھر گئے تو آپکی نوکری جائیگی

اور مارے جاہئے گا آپ جس راہ سے آئے اوسی راستہ سے چلے جائیے گا و
ہم آپکے کان آج ہی سے کشادہ کیے دیتے ہین مولوی بیچارہ گردش کا مارا ابھی یہ
سمجھا کہ صاحبزادے کا پڑھنا لکھنا تو خیر صلاح ان دو تین روپیہ کی تنخواہ اور طعام
دو وقتہ کو غنیمت جانو اور خدا کا شکر کرو اور نماز دو گانہ ادا کرو صاحبزادے کچھ روز
تو مولوی کے پاس جبرًا و قہرًا روز آئے ایک روز مولوی تو علی الصباح سے آکر مکتب
مین بیٹھے ہین اور صاحبزادے دس بجے تک اندر سے نہین آئے ڈرتے ڈرتے مولوی
نے دروازہ پر با آواز ملایم پکار کر کہا کہ آج کیا سبب ہے کہ اتنا دن چڑھ گیا اور صاحبزادے
مکتب مین تشریف نہین لائے نصیب دشمنان مزاج کیسا ہے یہ سنکر نوکرون نے ترق کر
جواب دیا کہ بیٹھو مولوی صاحب تمکو پڑھنے لکھنے کی پڑی ہے یہان صاحبزادے کے دشمنو نکو
رات سے زکام ہے دھڑا دھڑ آکر چھینکین آرہی ہین ناک جاری ہے کیسے پڑھنے آوے
تم جا کر بیٹھو آگ جلنے سے مانگ کے حقہ پیو کھانا تیار ہورہا ہے تمکو اپنی روٹی اور تنخواہ سے
مطلب ہے ہمنے تو تمکو پہلے ہی روز سمجھا دیا تھا کہ تم صاحبزادے کے پڑھنے لکھنے مین زیادہ
دخل نہ دینا جلدی سبق دیکر رخصت دیدینا عورتین بولین کہ اس داڑھی جار مولوی کا
اوٹھا دیو جلاد کی طرح صبح سے لاکے کا تنگ کرتے ہے مولوی بیچارہ یہ جواب سنکر اپنا سا
منہ لیکر لوٹ کر بہ انتظار طعام مکتب خانہ مین جا بیٹھے ہوئے قصہ کوتاہ بعد انقضاے
چندسال کے شادی کی تیاری ہوئی دلہن عزیزہ گھر آئین اب کون پڑھتا ہے
اب اونکے ہمراہ دو خدمتگار سرخ پگڑیان باندھے چاندی کا خاصدان بدر کا
اوگالدان ہمراہی مین ہر روز سسرال کی تیاری ہے شادی کیا ہوئی گویا پڑھنے کا
سدّباب ہوا ہر روز دن عید اور رات شب برات ہے اب بعد شادی کے چند روز
بعد اونکے والد نے ارادہ کیا کہ بھیّا کو اب اسکول سرکاری مین بنا بر تعلیم انگریزی روانہ
کرین اونکے دوست آشنا بولے کہ میان کچھ آپکو مالیخولیا ہو گیا ہے سبحان اللہ
آپکے صاحبزادے اتنا بہت پڑھے ہین بہت تحصیل علوم سے انسان پاگل ہو جاتا
ہے دوسرے ضعف دماغ کا خلل پھر اگر مدرسہ مین جا کر جغرافیہ طبیعی پڑھے تو کرہ باد سے

کیا خاک فایدہ ہوگا پہاڑون کے حال سے بہتر فایدہ ہوگا دریا کا بیان کیا موتی رول دیگا معدنیات
کے تذکرہ سے طمع زیادہ ہوگی تواریخ کے مطالعے سے بجز جنگ و جدال اور خونریزی کے حال
عبرت مآل شاہان ذوے الاقتدار کے جاہ و جلال پری پیکر رشک قمر بیگمون کے
حسن و جمال کی کوئی عمدہ بات پائی نہین جاتی اس سے طبیعت اور خراب ہوتی ہے
ریاضی مین ریاض شاقہ کرین تو کیا نتیجہ نیوٹن کے مقابلہ کرنے سے رہے منطق کی کتب
و اکتساب سے انسان کو جنون ہوجاتا ہے فلسفہ کے علم سے انسان خدا سے پھر جاتا ہے
پھر فرض کیجیے کہ ہم تمام دنیا کے علوم سیکھکر علامہ اور دقاق ہوگئے مگر قسمت کو کیا
کرین **بیت** وا ہوئے ہرگز نہ وہ عقدہ جو تھے تقدیر کے ٭ کرتے کرتے سعی ناخن گھس گئے تدبیر کے
پھر علاوہ اس کے آپ انگریزی پڑھا کر لڑکے کو کرشمان کروگے ارے میان تمکو اور تمھارے
سمدھی کو پروردگار نے کس قدر دولت دی ہے کہ جو حیثیت کو کفایت کرے گی فی الحال
اوسکی جدید عمر اور نئی شادی اور نوجوان عورت آئی ہے آپ اوسپر سلامت
رہین اوسے عیش و عشرت کرنے دیجئے بہو بیٹے کا آرام آنکھون سے دیکھکر دل ٹھنڈا کیجیے
خدا کرے پرسال کو پوتا پیدا ہوگا قصہ کوتاہ اگر شاید مدرسے مین گئے تو وہان کا
حال سنیے خدمتگار کتاب لیے سلیٹ دابے صاحبزادے کو مدرسہ پہونچا آیا
چند روز بعد کچھ نام وغیرہ لکھنے لگے شد بد بولنے لگے اب دیکھیے اگر حقیقت مین
پوچھیے تو نام فارسی سے ناواقف ہین عربی سے ناآشنا انگریزی تو خیر صلاح
مگر ایسا بلبلاتے ہین کہ ہیچمن دیگرے نیست حساب خود بخود جان گئے اقلیدس
کی شکل سے واقف نہین مگر ماسٹر رام چندر پروفیسر کی تصانیف لطیف مین نکتہ چینی
کرنے کو موجود ہین انگریزی ٹوٹی پھوٹی جانتے ہین لیکن ناو کتشبیہ چند سین کی عبارت
مین غلطیان نکالنے کو موجود ایک تواریخ ہند کسی قدر پڑھکر مورخ بے بدل ہوگئے
گر لیاقت کا نام ہی نام ہے بلکہ مفت مین بدنام ہین سو تاریخ ہند مین بھی جنگ پانی پت
و محمود غزنوی اور حیدر انیوں کی ویلاسی کی لڑائی کا حال و لارڈ ہسٹنگ گورنر جنرل کے
بیان کے سوا اور کچھ بھی نہین یاد مگر زمانہ اس قدر کہ مارشمین اور میلکم کی تاریخ ہند

کو کاٹ ڈالیں اگر کوئی سوال کرے کہ نادر شاہ کون تھا اور کیونکر بادشاہ ہوا اور ہندوستان پر چڑھکر سلطان دہلی کو کیون قتل کیا تو بغلیں جھانکنے لگیں مگر اتنکرہ چھوڑیں انگریزی وضع اختیار کی البرٹ فشن مین سیدھے تیغ کرلئے شام کے وقت اس قطع سے ہوا کھانے کو نکلے کہ ہاتھ مین ڈنڈا پانوان مین شکاری بوٹ بوٹون مین چرٹ دبا ہوا جاکٹ پتلون چرکی پہنے کھٹ پٹ کرتے چلے جاتے ہین انگریز لوگ اس شکل کو دیکھکر حیران ہین اگر کہین گنوارون کے مجمع مین جا نکلے تو کوئی کہتا ہے پلپلی صاحب چلے آتے ہین کوئی کہتا ہے انگریزون کی بیٹ کھا گئے ہین لونڈون نے یہ مصرع پڑھا ع سب صورت لنگور فقط دم کی کسر ہے ۔ مگر آپ کے مزاج آسمان پر ہین سمجھ سب گئے مگر بولے کہ ول ٹم کیا کہتا ہی ہم ہندوستانی نہین جانتا انگلش بولتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی جگہ آپ کے ڈیم اٹ اور شاباش کی جگہ ول ڈن کلمے منہ سے برآمد ہوتے ہین رفتہ رفتہ نوکری کی فکر ہوئی کسی کچہری مین کام سیکھنے گئے پڑھے لکھے تو خیر صلاح ہین کام کیا سیکھین خیر قصہ کوتاہ باپ مرا آپ وارث ہوئے وکلاے عدالت کی قسمت کھلی ہر روز دو چار وکیل چرٹ نشین آنے جانے لگے پلپلی صاحب کے آپسمین تنازع کرا دیا عدالت مین ولایت تک نوبت آئی باپ دادے کی کمائی دکھیاون اور رنڈیون کی گھر آئی پلپلی صاحب سے علم سے نادقف جو نوکری کرین اب افسوس کرتے ہین پاس بیٹھ کچھ نا جوگی تقلید خسرو کی تو کار کو ہم ملکوا + چلا جب چال کو اہنس کی اوسکا چلن بگڑا + تضییع اوقات کی عمر عزیز کو لہو لعب مین کھویا گنجفہ اس تماش سے کھیلے کہ صبح سے شام تک یکلوا دکھیل سر ہی کی آواز آئی ادھر آفتاب طلوع ہوا ہم گنجفہ لیکر بیٹھے دو پہر کردی مہتاب برآمد ہوا اور ہمنے گنجفہ شروع کیا شطرنج کے منصوبہ مین ہمنے گھنٹون ضائع کیئے مگر ایک چال کارگر نہوئی اور خوشی نے ادھر رخ نکیا آخر کار زچ ہوکر یہ شغل بھی ترک کیا چوسر سے ناتا جوڑا چوسر کے پیچھے مین ہمارے چھکے چھوٹے عمدہ عمدہ کتابین نہ پڑھین بوستان کی جگہ بدر منیر دیکھی اقلیدس کی شکل کبھی دیکھی بھی نہین ہان بہار عشق سہیلی زرکھی رہتی تھی دانش کے محاورات رنگین اور فقرات دلنشین توفی الذمن نہ گیے بیدنجیم کو پڑھا

ذوق سے دیکھا اندر سبھا کے اشعار ورد زبان ہے ۵ محفل راجہ مین کھیرج پری آئی ہے ؛
سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہے ؛ راجہ اندر کے سبھا کی پریان گویا ہردم
ہمارے سامنے تھین ایسا تاسف بازار مین ٹہلتے کر رہے تھے کہ دفعتاً کیا دیکھتے ہین کہ کسی
رئیس کی سواری گھڑگھڑاتی چلی گئی فلان امیر شبدیز خوشخرام سرپٹ دوڑاتا چلا جاتا ہے
اوسکے ہمراہ ہٹو بچو بچو لیئی منٹ تک دورباش دورباش کی آواز آیا کی اب دل مین اور بھی
تاسف ہوا کہ ہائے اگر ہمنے تحصیل علم مین محنت شاقہ کی ہوتی تو اس مصیبت مین کیون پڑتے
یا خدا روپیہ دے ہم بھی فیل نشین ہون اسی طرح ہم بھی بگھیان رکھین خاص بردار اور خدمتگار
ہٹو بچو کہتے چلین اور دیکھیے بوجہ جہالت اور لاعلمی کے خدا سے دعا بھی مانگی تو شرارت
سے خالی نہین کہ (صبح ہو اور شام بادہ گلگون ہو اور دلارام گلفام ہو صحبت اصنام نازک اندام
ہو) واہ ری عقل یہ نہ مانگا کہ یا خدا روپیہ دے تاکہ غربا و محتاج کی اعانت کرین مدرسہ شفاخانہ جاری
کرین علم کو ترقی دین تہذیب پھیلائین سوچے تو یہ سوچے کہ آگے جام بغل مین دلارام پھر
تاسف آیا کہ اگر سوداگری کرین تو روپیہ کہان اگر سوئی مسی سرمہ کنگھی لیکر بساط خانہ
پھیلائین تو ہمچشم تمسخر کرین گے اسے بھی درگذر کرین اور کوئی پیشہ کرین مگر بجز گنجفہ بازی
اور کنکوے اڑانے کے کچھ آتا ہی نہین ہے جوتا گانٹھنا بھی نہین سیکھی جو کسی موچی کی استادی
کرتے منصوبہ تو ایسے لمبے چوڑے ہوئے مگر کچھ کرتے بنا سستی نے وہ رنگ جمایا کہ
قدم جمنے نہ پایا وکالت کا امتحان ڈاکٹری یا انجنیری سیکھین مگر سستی نے تو انکی بنا جو علم ہی
اوسی کو نہ آنے دیا یہ تو مثل سیلاب کے چھٹی ہے ۵ توبہ برلب سبحہ برکف دل پر از شوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید از استغفار ما ؛ افسوس افسوس افسوس افسوس برامیران ہند
یہ امیرون کی پڑھائی کا ذکر ہے غریب بیچارہ کہ جنکو نہ مولوی رکھنے کی استعداد نہ اسکول
کی فیس دینے کی طاقت مگر جو اونکو شوق کامل ہے تو چندے محنت کے صرف کرنے سے
بلا روپیہ علم سے بہرہ ور ہو جاتے ہین اور گورنمنٹ انگریزی ایسے طلبا کو دل و جان سے عزیز
تصور کرتی ہے لہذا وہ علم اون مفلسون کو اونھین امیرون کے رتبہ پر پہونچا دیتی ہے گلستان
کے چھٹوین باب مین وزیرزادون اور بقال زادون کی حکایت ہے اوسکی آخیر قطعہ کا مطلب

درج تاریخ ہذا کرتا ہون **قطعہ** وہ جو بقال زادی دانا تھی ✕ ہوگئی وہ وزیر شاہ کی جا +
تھی جو بیٹے وزیر کی کو دن + گئی بقال پاس بنکے گدا + علم عجب چیز ہے مصرع ہر صاحبو ہے
داغ جہالت کو چھوڑا تا ہے +

ذکر کبوتر بازی ہندوستان ہندوستان کی کبوتر بازی بھی قابل درج تاریخ
و ملاحظہ صاحبان عالی شان کے ہے کہ علے الصباح سے آواز ہا ہی ہا ہی کی نہایت بلندی
سے اوٹھتی ہے کہ اوس آواز کو شور یوم النشور کہنا بجا ہے یا ہنگامۂ قیامت زا لکھنا
زیبا ہے صبح سے تا دوپہر یہ شور و غل ترقی پر رہکر ازان بعد بند ہو جاتا ہے تین بجے سے
پھر وہی ہائے ہائے سنائی پڑتا ہے اگر اس وقت کوئی دوست آشنا مکان پر آجاوے
تو اوس کبوتر بازی کو چھوڑ کر نکر رستہ کر آواز دینے پر بھی اوسکی ملاقات کو نہ آوینگے
بلکہ گرم ہو جاوینگے اور اگر کہین سر راہ ملجاوین اور اون سے کوئی ذکر کبوتر بازی
کا چھیڑ دیجیے تو پھر کس کس شگفتہ خاطری سے اپنے کبوتروں کی خوبیان اور ایک
رنگ سبزہ ہونا اون کا بیان کرینگے کہ ہین جناب بڑے بول کی راہ سے نہین کہتا ہون
کہ اگر میر باقر علی صاحب مدظلہ سالدار کے سبزے ہونگے تو ہمارے کبوتروں سے بہتر
ہونگے اور آج کل صاحب اپنا یہی شوق ہے کہ تا دوپہر تو مرزا بندو کی چھپا اور موتی چور پر
دانت لگائے بیٹھا رہتا ہون کئی روز بعد آپ کی عنایت سے آج ایک سبزہ خرقہ بند
گلدار اور دوسرا شیرازی گلوہی ہر سنگھار اوتار لیئے اور میرے کبوتر تو ہمیشہ مشہور ہین
اون سے کوئی کبوتر باز اپنے کبوتر نہین لڑا سکتا ہے اور ایک کیفیت سنیئے کہ ابھی آج
شام کو نواب منگا کی ٹکڑی تا واکرتی ہوئی ساتھا دیکھا میری چھتری پر آگئے دو بیٹے
پانے ایک کمار یا پاندار گنڈی دار اور دوسرا سیاہ چپ و اور ایک مرزا صادق بیگ نے
سبز نقطہ گلدار ملا اور پانچ تا نہایت ہوشیار تھے کہ تنجے سے نکل گئے ابھی ناظرین تاریخ
اگر اونکے شد و مد کا بیان کہ رستم اور اسفندیار کا رتبہ اونکے آگے کچھ نہین ہے سمجھ کر کیا جاوے
تو بیجا ہے اور ناظرین با تمکین کے تضیع اوقات کرنیکے کچھ نہین ہے موقوف کرکے اصل مطلب
درج کرتا ہون کہ اگر اونسے علاوہ کبوتر بازی کے علم کا ذکر کیجیے تو محض گرم ہوتے ہین شہر کی ہین

ف۱ نام کبوتر باز لکھنؤ ۱۲
ف۲ [illegible] ۱۲ فرضی نام کبوتر باز ۱۲
ف۳ نواب مرزا [illegible] کبوتر باز ۱۲

ایک انگریز اور ایک کبوتر باز سے سر بازار نخاس مین بحث ہوا و ٹھی جب کبوتر باز اپنی لن ترانی بک چکا تب انگریز بولا کہ آپ کو سوا ے کبوتر بازی کے کچھ اور بھی فکر ہے کہ دنیا مین انسان کو رہ کر کیا کرنا چاہیے اور کس کس وسیلے سے معاش پیدا کرنا چاہیے آپنے تو اپنی عمر تیس پینتیس سال اسی لہو ولعب مین گذار کر بزرگون کے مکانات بیچ کر کبوتر بازی کو اپنا رزق گردانا اب فرمایئے کہ آپکے بزرگون کی کمائی نقدی اور مکانات کس قدر تھی جو آپکے کام آئی اب آپکی یہ کبوتر بازی آپکے کیا کام آئی جو آپ کی اولاد کے کام آویگی افسوس ہے کہ آپنے میر باقر علی رسالدار کی کہ جسکے کبوترون کی شہرت لکھنو مین تھی خیال کیا کہ ویسے ہی ہم بھی جمع کرین مگر یہ آپ نہ سمجھے کہ وہ صرف امیرانہ شوق تھا کبوتر جب شام کو کھولی جاتی کسی روز آپ بھی دل بہلانے کو بارہ دری سے باہر نکل آتا تھا آپکی اور آپکی وضع کی طرح سے ستو باندھکر کبوترون کے لیے نہ گھومتا تھا بادشاہی نوکری بجا لاتا تھا آپکے یہان بھی بارہ دری ہے اور کسی دربار میںآپکو بھی کرسی ملتی ہے علاوہ اسکے جس طرح آپ کبوتر بازی مین طاق ہین اور شہرہ آفاق ہو گئے ہین اور دیوانہ وار سینجرہ کبوترون کا ہاتھ مین لیے لنگوٹ بند سر بازار کھڑے ہو باپ دادون کو لعنت ملامت کراتے ہو باقر علی یا اوسکی آل اولاد کو بھی کسی نے نخاس یا بازار مین دیکھا ہے یا بجز رسالدار کے کوئی باقر علی کبوتر باز بھی کہتا ہے پس بنظر انصاف ملاحظہ کیجیے اور ہٹ دھرمی کی نہ لیجیے تو عرض کرون تقصیر معاف ہو کہ جس طرح آپ نے کبوتر بازی مین اوقات ضایع کیے اسی طرح آپ کو اگر شوق نام آوری کا حاصل ہوتا اور عقل پر بارش سنگ نہ ہوتی تو آپ بھی مثل اپنے ہمجنسون کے تحصیل علوم مین کوشش کرتے اور انواع اقسام کی لیاقت حاصل کرتے مثلاً اگر قانون یاد کرتے تو جس طرح آج اور لوگ معزز و ممتاز ہین ضرور تھا کہ آپ بھی اگر ڈپٹی اور صدر الصدور یا جج خفیفہ نہوتے تو منصفی اور تحصیلداری تو ضرور ہوتی ورنہ سررشتہ داری و پیشکاری و منصرمی تو کہین نہ گئی تھی فرض کیجیے کہ اگر آپ بالکل نکون بخت ہوتے تو محرری ضرور ملتی خیر اب بھی کچھ نہین گیا ہے خواب خرگوش سے چونکیے و بس کبوتر بازی کو لعنت بھیجیے خیر تو قانون محنت کر کے یاد کیجیے اور اسکو نگوڑی کا لی یا ناگ کالا ہم لکھنو ہیں بیجیے

کر اونکی تو مٹی خراب ہوا اور جو آپ تقدیر کا دوش دین تو اکثر تدبیر نے تقدیر کو پھیر دیا ہے
امیر حمزہ کی داستان ملاحظہ فرمائیے اور اگر کوئی زہر کھائے تو نہ مر جائے و اگر خلاف ہو تو
شاذ ہے اس تقریر کو سُنکر کبوتر باز بصد تعجب بولا کہ صاحب آج کل قانون یاد کر کے
پاس ہونا ہنسی ٹھٹھا نہین ہے وہ دن گذر گئے کہ خلیل خان فاختہ اوڑاتے تھے بہ نسبت
سابق کے اب امتحان مین ایسے سوال سخت بطور معما کے ہوتے ہین کہ بزرجمہر و ارسطو
و افلاطون کی بھی عقل چکر مین ہے سو امتحان دینیوالون مین فی درجہ اعلی و چار درجہ ادنی مین پاس ہو کر
باقی مایوس لوٹ آتے ہین پھر بھی کوئی نہین پوچھتا لیجئے ہم آپ کو بہت سے نام گنوا دین
و اگر پاس جا دین گے تو تحصیلداری در کنار کوئی ٹھیکاری پر بھی نہ رکھے گا پس کیا ضرور ہے
کہ ہم اس قدر محنت اوٹھائین اور اس کبوتر بازی کو بھی کہ ہر ہفتہ مین ایک بیٹھا ایک روپیہ
کو بکتا ہے کھو دین وہ انگریز اوس جاہل کی گفتگو کو سُنکر گویا ہوا کہ چونکہ ابتدا سے آپ کے
خیالات پست ہین اور اب بھی آپ کو برعکس خیال ہوتے ہین آپکو اول یہ خیال دیا تھا
کہ وہ جو چھ سات آدمی پاس ہوئے اونمین ایک ہم ہوتے اور جس وقت کہ قانون خوب
یاد ہوتا ہے اور کوئی سوال پیچدار نہین ہوتے آخر کوئی قانون کے خلاف تو ہوتا نہین ہے
اور ذی ہمت لوگ محنت و مشقت کو گوارا کر کے امتحان دیتے ہین اور قول حکمای سلف کا
ہے کہ بلا مشقت راحت نہین ہوتی ہے اور جو آپ مفت مین گورنمنٹ کو الزام لگاتے
ہین کہ سیول سروس کی صدہا امتحان شدہ معطل و خانہ نشین ہین تو بندہ پرور
امتحان مین پاس ہونے سے فی الفور جگہہ نہین ملتی ہے کیا معنی کہ یہ تو ممکن نہین ہے
کہ ادھر آپ ایسے کبوتر باز امتحان مین پاس ہو کر گزٹ سرکاری مین درج ہوئے اور
گورنمنٹ بغور ملاحظہ کسی تحصیلدار یا صدر الصدور یا ٹھیکادار کو برخاست کر کے
آپ کو مقرر کر دے بلکہ جب وقتاً فوقتاً نمبروار جگہہ خالی ہو جاویگی آپکی پرورش ہوگی
بعد اس بحث کے کبوتر باز خاموش و لاجواب ہو کر گھر چلا گیا ہمارا مطلب اس تقریر کے درج
کرنے سے یہ ہے کہ دیکھیے خداوند عالم کب ہلوگونکو ایسی توفیق دیتا ہے کہ ہم ایسے بیہودہ
اشغال سے محفوظ رہین اور اس اپنی کم ہمتی کو چھوڑ کر مثل اوس انگریز کے گفتگو کی اولو العزمی ظاہر کرین

طریق خداپرستی موجب مذہب اہل ہند - ناظرین تواریخ پر پوشیدہ نہین
کہ اہل ہند کے مذہب مین چار جگ قایم کیے گئے ہین -
اول ست جگ - پیشتر پیدایش عالم کے ہونے بعد جو زمانہ ہوا اوسکا نام ست جگ
تھا اس ست جگ کی عمر ۱۷۲۸۰۰۰ سال کی تھی اس جگ مین خدا جسکو اہل ہند پرمیشر
بتلاتے ہین اوسنے تین اوتار لیے کیونکہ اہل ہند کا قول ہے کہ آگے جب رعیت کو تکلیف و
ایذا پہونچتی تھی اور وے لوگ خدا سے فریادی ہوتے تھے اوس حالت مین وہ خدا واسطے تنبیہ
ظالمان کے جامع انسان مین آتا تھا کہ اوسکو ایسی قدرت ہے کہ بلا اوتار ظالمون کی نیست
کر سکتا ہے مگر اسواسطے اوتار لیتا ہے کہ انسان اوس جسم کی پرستش کریے چنانچہ ست جگ
مین اول سوکر اوتار یعنے دشتی خوک کا جامہ وجہ اسکی یہ ہے کہ ہرنا کچھہ نامے ایک
راکھچس نے زمین کو مثل بستر کے لپیٹ کر تحت الثری کو چلا گیا اوس برہما کو چھینک آئی
اور اوس سے ایک پشہ پیدا ہوا چند عرصہ مین وہ نہایت قوی ہیکل ہوکر پاتال کو چلا گیا
اور ہرنا کچھہ کو مار کر زمین اپنے دانت پر اٹھالایا اور غائب ہوگیا دوم مچھ اوتار
یعنے ماہی کا راجہ ستیا برت کو ماہی کا جامہ رکھکر پرمیشر نے قیامت کا تماشا
دکھلایا سوم کچھپ اوتار یعنے جامہ سنگ پشت کا رکھکر پرمیشر نے واسطے
قلزم رانی کے پہاڑ کو اپنی پشت پر دھر کر امرت و مہتاب و ہلاہل و شراب
و لکچھمی و بید یعنے حکیم و فیل گجپت و عشش چنتامن نام جواہر کلپ برچھہ نام درخت
کام دھین سیس ناگ توسن بر رنگ نیلوفر وغیرہ چیزین بر آمد کین کہتے ہین کہ
ست جگ نہایت عمدہ جگ تھا - دوم ترتیا جگ گذرنے ۱۷۲۸۰۰۰ برس
اسکے بعد پیدایش عالم جو زمانہ آیا اوسکا نام ترتیا ہوا جسکی عمر ۱۲۹۶۰۰۰ سال کی تھی اس
جگ مین ہرنا کشب نام راکھچس نے ظلم و تعدی بیحد اختیار کی اوس وقت پرمیشر نے
اول نرسنگھ اوتار یعنے شیر کی شکل رکھکر ستون سنگ سے ظاہر ہوتے اور اوسکا کام
تمام کیا دوم باون اوتار یعنے شکل نہایت چھوٹا قد وجہ اسکی یہ ہے کہ راجہ بل
نامے نے سو جگ از روے بید کے کین تھین کہ اندر کا راج ہمکو ملے اندر کی فریاد سے

پرمیشر نے اوتار باون برہمن کا رکھکر راجہ بل سے تمام سلطنت تین مین مانگ لی ـ

سوم پرسرام اوتار ـ جمدگن برہمن کا لڑکا پرسرام مدت دراز تک عبادت پرمیشر مین مشغول رہا اور چونکہ اوسی عہد مین سہسرارجن عرف سہسرا باہو جسکو اہل ہند ہزار دست والا بتلاتے ہین نہایت سرکش راجہ تھا اور بڑی بدعت کرتا تھا پرمیشر نے پرسرام کو دعا دی کہ ہم تمہارے بدن مین اپنا انس ظاہر کرکے سہسرارجن کو مارین گے ـ

چہارم رام اوتار راجہ دسرت کے یہان راون مارنے کو پرمیشر نے رام اوتار کیا جسکی مفصل داستان رامائن مین درج ہے ـ

سوم دواپر جگ بعد گذرنے ترتیا کے دواپر کا آغاز ہوا جسکی عمر ۸۶۴۰۰۰ سال کی تھی اس جگ مین فقط ایک کرشن اوتار پرمیشر کا بنابر نیستی کنس وغیرہ کے ہوا **چہارم کلجگ** اہل ہند کے مذہب مین کلجگ نہایت رذیل زمانہ ہے اسکی عمر ۴۳۲۰۰۰ سال کی ہے اسمین **اول بودہ اوتار** ـ ہوا جسنے قبل ولادت بکرم راجہ کے تمام ہند مین بودہ مذہب رائج کیا ـ **دوم** خبر ہے کہ جب کلجگ کی عمر گذر جاویگی اوس وقت [illegible] دس سال کی لڑکی سے نہ کلنکی اوتار ہوگا مگر فی الحال کلجگ باقی ہے ـ

اے طالب علمان تاریخ اوتار رکھنا پرمیشر کا اور جگ چار ہونا مذہبی اعتقاد پر منحصر ہے علم تواریخ اوسکو کسی طرح راست نہ باور کریگا مگر بطور اطلاع وآگاہی درج تاریخ ہذا کیا گیا ـ اہل ہند کے یہان چار بید چھ شاستر اٹھارہ پوران ہین و مہابھارت و بالمیکی رامائن و دھرم اتہاس ہیں جو اون مذہب مین شمار کیے جاتے ہین چارون بید ایک لکھ اشلوک پر مشتمل ہین و مہابھارت بھی ایک لکھ اشلوک ہے و بالمیکی رامائن ایک لکھ اشلوک ہے لیکن بعد بید کے شاستر مرتب ہوا گیا و بعد شاستر کے بالمیکی رامائن تصنیف ہوئی اوسکے بعد مہابھارت و اٹھارہ پوران تصنیف کیے بیاس ایک کمارن کے پیٹ سے پیدا ہوئے مگر برہمن کی نسل سے ہے اس وجہ سے رشی کہلائے لیکن اہل ہند اونکو بھی پرمیشر کا اوتار بتاتے ہین اہل ہند کی زمانہ سلف کا حال بجز ان پورانون کے اور کسی تواریخ سے ظاہر نہین ہوتا ہے و نہ کوئی اور تواریخ ہے ـ

تفصیل پوران

نمبر	نام پوران	تعداد اشلوک
۱	برہما پوران	۱۰ ہزار
۲	پدم پوران	۵۵ ہزار
۳	وشنو پوران	۲۳ ہزار
۴	شیو پوران	۲۴ ہزار
۵	بھاگوت	۱۸ ہزار
۶	ناردی پوران	۲۵ ہزار
۷	مارکنڈے پوران	۹ ہزار
۸	اگنی پوران	۱۵ ہزار
۹	بھوشیہ پوران	۱۴ ہزار
۱۰	برہم ویورت پوران	۱۸ ہزار
۱۱	لنگ پوران	۱۱ ہزار
۱۲	وراہ پوران	۲۴ ہزار
۱۳	سکند پوران	۸۱ ہزار
۱۴	وامن پوران	۱۰ ہزار
۱۵	کورم پوران	۱۷ ہزار
۱۶	متسیہ پوران	۱۴ ہزار
۱۷	گرڑ پوران	۱۹ ہزار
۱۸	برہمانڈ پوران	۱۲ ہزار

اور علاوہ ان پورانون کے ادھیاتم رامائن و مول رامائن وغیرہ پوتھیان بھی نامی گرامی ہین مگر اونکے بعد بہت سی پوتھیان بطور حکایت کے بنام اتہاس نامزد ہین ان پوتھیون اور پورانون مین برہمنون نے اپنی بافت کی صورتین اپنی طرف سے صدہا اشلوک بڑھا دیئے ہین اسکی مثال تلشی کرت رامائن شہادت دیتی ہے کہ تلشی داس نے اپنی رامائن مین گنگا وغیرہ کی کتھا بیان نہین کی مگر پنڈتون نے اوسمین اپنی طرف سے شامل کردی۔

سنہ عیسوی سے تھوڑے روز پیشتر سنکراچارج وزان بعد رام انج سوامی وغیرہ بڑے علم دان شخص ہوگئے ہین۔

اے ناظرین تاریخ ہند کے پورانون کے بیانات جو اس بیان مذہبی مین درج ہوئے اپنے اعتقاد مذہبی مین درست مگر تواریخ ایسے علم عالیشان کے نزدیک و معتقدان علم تاریخ پر قابل اعتبار بزور عقل نہین ہوسکتی فقط

ہندوستان کی طوالت و بزرگی

ملک ہندوستان تمام دنیا کے ملکون سے طول و بزرگی مین درحقیقت و بلاشک بڑا ہے مگر زمانہ کی گردش نے علم و ہنر سے اس سرزمین کو خالی کردیا نقشہ ذیل سے حال طوالت ہند کا ثابت ہوتا ہے

تفصیل پوران

نمبر	نام پوران	تعداد اشلوک
۱	برہما پوران	دس ہزار
۲	پدم پوران	پچپن ہزار
۳	وشنو پوران	تئیس ہزار
۴	شیو پوران	چوبیس ہزار
۵	بھاگوت	اٹھارہ ہزار
۶	نارد پوران	پچیس ہزار
۷	مارکنڈے پوران	نو ہزار
۸	اگنی پوران	پندرہ ہزار
۹	بھوشیہ پوران	چودہ ہزار
۱۰	برہم ویورت پوران	اٹھارہ ہزار
۱۱	لنگ پوران	گیارہ ہزار
۱۲	وراہ پوران	چوبیس ہزار
۱۳	اسکند پوران	اکاسی ہزار
۱۴	وامن پوران	دس ہزار
۱۵	کورم پوران	سترہ ہزار
۱۶	متسیہ پوران	چودہ ہزار
۱۷	گرڑ پوران	انیس ہزار
۱۸	برہمانڈ پوران	بارہ ہزار

اور علاوہ ان پورانون کے ادھیاتم رامائن و مول رامائن وغیرہ پوتھیان بھی نامی گرامی ہین مگر ونکے بعد بہت سی پوتھیان بطور حکایت کے بنام اتہاس نامزد ہین ان پوتھیون اور پورانون مین برہمنون نے اپنی یافت کی صورتین اپنی طرف سے صدہا اشلوک بڑھا دیئے ہین اسکی مثال تلشی کرت رامائن شہادت دیتی ہے کہ تلشی داس نے اپنی رامائن مین گنگا وغیرہ کی کتھا بیان نہین کی مگر پینڈتون نے اوسمین اپنی طرف سے شامل کر دی ۔
سنہ عیسوی سے تھوڑے روز پیشتر سنکراچارج وزان بعد رام انج سوامی وغیرہ بڑے علم دان شخص ہوگئے ہین ۔
اے ناظرین تاریخ ہند کے پورانون کے بیانات جو اس بیان مذہبی مین درج ہوئے اپنے اعتقاد مذہبی مین درست مگر تواریخ ایسے علم عالیشان کے نزدیک و معتقدان علم تاریخ پر قابل اعتبار بزور عقل نہین ہوسکتی فقط

ہندوستان کی طوالت و بزرگی

ملک ہندوستان تمام دنیا کے ملکون سے طول و بزرگی مین درحقیقت وبلاشک بڑا ہے مگر زمانہ کی گردش نے علم و ہنر سے اس سرزمین کو خالی کر دیا نقشہ ذیل سے حال طوالت ہند کا ثابت ہوتا ہے ۔

حملہا ی سلاطین اہل اسلام غزنی کے بالکل تبدیل ہو گئے بلکہ بالکل اثر قدیم جاتے رہے —
سلف مین شادی دختر و فرزند بر پسند فریقین کے ہوتی تھی مگر شرط اسکے کہ برہمن کی لڑکی سودر
ہین بیاہ سکتا تھا باپ لڑکی کا سویمبر کرتا تھا اور اوسکو اختیار تھا کہ جاہے کوئی شرط
قرار دے جس طرح جانکی جی و دروپدی کی شادی ہوئی یا لڑکی پسند کرے جس طرح
نل ودمن کی شادی ہوئی یا بزور تیغ یا شجاعت کے کسی عورت کو زبردستی سویمبر سے
اوٹھا لا وے جیسے کرشن و رکمنی کی شادی ہوئی لڑکیان علم سے عالم ہوتی تھین
اور انواع اقسام کی تعلیم پاتی تھین چنانچہ بانا سر راجہ کی لڑکی اوکھا مہادیو سے پڑھی
رکمنی نے کرشن کو چٹھی لکھی مرد کے ساتھ عورتین باہر نکلتی تھین رانیان ہمراہ راجاؤن کے
شریک اجلاس ہوتی تھین جس طرح سیتا رام چندر کے ساتھ سنگھاسن پر جلوس فرما
ہوتی تھین رانیان وقت پیکار ہمراہ راجاؤن کے جنگ گاہ کو جاتی تھین جلسۂ کیکئی و دسرت
مگر اب ہندوستان مین شادی ہمقوم مین ہوتی ہے زائچہ کے مطابقت آنے پر انواع
اقسام کے مذہبی رسوم ادا ہوتے ہین مستورات تعلیم علم سے محروم مثل حیوان کے
نادان ہوتی ہین شریف لوگون مین پردہ ہوتا ہے رزیل و برہمنون و بنیون کی مستورات
اکثر و بعض اوقات باہر بلا پردہ نکلتی ہین —

نقشہ مختلف دنیاوی واقعات بابت ہندوستان

نمبر	نام واقعات	کیفیت
۱	اشمید نام راجہ ہندوستان مین جانشین ہوا	اسکے عہد مین جمشید بادشاہ نے ضحاک سے شکست پائی
۲	سوداس نام راجہ تخت دہلی کا مالک ہوا	اسکے عہد مین فریدون ایران مین بادشاہ ہوا —
۳	چھمک تخت دہلی پر حکمران ہوا	منوچہر ایران کا بادشاہ ہوا —
۴	سنبھی نام راجہ جب دہلی مین فرمانروا ہوا ہے	کیکاؤس تخت ایران پر جانشین ہوا —
۵	اننگ نام راجہ دہلی پر کامران ہوا —	جب نوذر ایران کا بادشاہ ہوا —
۶	سہر دیتی جب ہند کی تختگاہ پر اجلاس فرما ہوا	افراسیاب بادشاہ ہوا —
۷	ہر باہ راجہ جب دالی ہند ہوا —	کیخسرو نے تاج شاہی ایران مین اپنے سر پر رکھا
۸	بکرماجیت تخت نشین ہوا —	

متعلق نمبر ۱	۱۴۱۹ برس بعد آغاز کلجگ	یہ سنہ مطابق راج ترنگنی پوتھی کے لکھے گئے اور اہل ہند انکے قایل ہین مگر یہ سنہ قابل اعتبار تواریخ کے نہین ہین —
// نمبر ۲	۱۲۲۵ برس بعد آغاز کلجگ	
// نمبر ۳	۱۶۴۹ برس بعد آغاز کلجگ	
// نمبر ۴	۲۰۵۴ برس بعد آغاز کلجگ	
// نمبر ۵	۱۸۶۸ برس بعد آغاز کلجگ	
// نمبر ۶	۳۰۴۴ برس بعد آغاز کلجگ	

نمبر	نام واقعات	قبل سنہ عیسوی
۱	سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا —	۳۳۱ برس
۲	بکرم تخت نشین اوجین کا ہوا —	۵۷ برس

نمبر	نام واقعات	سنہ عیسوی
۱	سپہدار عرب حجاج نامے نے ہندوستان پر حملہ کیا —	سنہ ۶۰۰ عیسوی
۲	نوشیروان کا لشکر ہند پر حملہ آور ہوا —	سنہ ۵۳۰ع کے چند روز بعد
۳	ولید بادشاہ غزنی نے ہندوستان مین فساد مچایا —	سنہ ۷۱۱ عیسوی
۴	سبکتگین نے ہند پر حملہ کیا —	سنہ ۹۷۷ عیسوی
۵	محمود غزنوی نے ہند پر پہلا حملہ کیا	سنہ ۱۰۰۱ عیسوی
۶	محمود نے تہانیسر کو فتح کر کے مورت سوم جگ کی توڑ ڈالی جو خالص طلائی کی تھی	سنہ ۱۰۰۵ عیسوی
۷	محمود نے قنوج و دیوگڈھ فتح کر کے متھرا قتل کیا —	سنہ ۱۰۰۹ عیسوی
۸	محمود نے جنگ با راجہ گوالیار کی	سنہ ۱۰۱۶ عیسوی
۹	محمود نے سوم ناتھ مہادیو کی مورت توڑی	سنہ ۱۰۲۴ عیسوی
۱۰	شہاب الدین محمد غوری کا ہندوستان پر اول حملہ ہوا —	سنہ ۱۱۹۱ عیسوی
۱۱	فتح سلطان شہاب الدین پر پرتھی راج راجہ ہندوستان	سنہ ۱۱۹۳ عیسوی
۱۲	فتح شہاب الدین از بنارس تا کالپی	سنہ ۱۱۹۴ عیسوی

۱۳	قطب الدین ایبک اول مسلمان بادشاہ دہلی کے تخت پر جانشین ہوا۔	سنہ ۱۲۰۹ عیسوی
۱۴	غلبہ قوم خلجیان کا صوبہ بنگالہ پر۔	سنہ ۱۲۱۱ عیسوی
۱۵	چنگیز خان والی تاتار ہندوستان پر لشکر آور ہوا۔	سنہ ۱۲۱۲ عیسوی
۱۶	عورت رضیہ بیگم بادشاہ ہوئی۔	سنہ ۱۲۳۹ عیسوی
۱۷	سلطنت ہندوستان کی خلجیون کی ہاتھ آئی	سنہ ۱۲۸۸ عیسوی
۱۸	ہندوستان کے جنوبی حصہ پر مسلمانون کا اول حملہ	سنہ ۱۲۹۴ عیسوی
۱۹	خاندان خلجی سے سلطنت ہندوستان کی تغلقون کو نصیب ہوئی	سنہ ۱۳۲۱ عیسوی
۲۰	استخوان دست انسان نہایت طول طویل و سنگین نہر سرستی بر آمد ہوئے	سنہ ۱۳۶۳ عیسوی
۲۱	تیمور لنگ ہندوستان پر لشکر کش ہوا۔	سنہ ۱۳۹۸ عیسوی
۲۲	بادشاہت سیدون سے لودیون نے پائی۔	سنہ ۱۴۵۰ عیسوی
۲۳	ہندوستان نے ظہیر الدین محمد بابر کے آنے سے زینت پائی اور مقام پانی پت ابن ابراہیم لودی نے شکست کھائی	سنہ ۱۵۲۹ عیسوی
۲۴	فتح سیالکوٹ و آگرہ و تقسیم خزانہ و ملنا الماس کلان کا بابر کو۔	سنہ ۱۵۳۰ عیسوی
۲۵	فتح جونپور و الور و کول و دھولپور و چندیری و بنگالہ بر دست بابر	سنہ ۱۵۳۰ عیسوی
۲۶	مرگ بابر بادشاہ و جلوس ہمایون و فتح گڑھ کالنجر۔	سنہ ۱۵۳۰ عیسوی
۲۷	شیر شاہ نے چہرہ کا سکہ رائج کیا۔	سنہ ۱۵۳۹ عیسوی
۲۸	اکبر بادشاہ تخت ہندوستان پر رونق افروز ہوا۔	سنہ ۱۵۵۵ عیسوی
۲۹	بنائے قلعۂ آگرہ۔	سنہ ۱۵۶۷ عیسوی
۳۰	بنائے عمارت فتح پور سیکری و فتح کشمیر۔	سنہ ۱۵۶۹ و ۱۵۹۶ عیسوی
۳۱	قتل ابو الفضل امیر الامرا و میر منشی دربار اکبری بر دست راجہ نرسنگھ دیو	سنہ ۱۵۹۹ عیسوی
۳۲	وفات اکبر بادشاہ و جلوس جہانگیر شاہ۔	سنہ ۱۶۰۵ عیسوی
۳۳	بناء باغ جہان آرا و عمارات روضہ سکندرہ۔	سنہ ۱۶۰۷ عیسوی
۳۴	وفات جہانگیر بادشاہ و جلوس شاہجہان شاہ۔	سنہ ۱۶۲۸ عیسوی

نمبر	واقعہ	سنہ
۳۵	تیاری تخت طاؤسی بجز جواہرات کے جسکی تیاری مین ایک لکھہ روپیہ صرف ہوا	سنہ ۱۶۳۱عیسوی
۳۶	جلوس اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ —	سنہ ۱۶۵۸عیسوی
۳۷	مرہٹون کی سلطنت قائم کرنے والا سیواجی مرہٹہ پیدا ہوا —	سنہ ۱۶۲۷عیسوی
۳۸	دہلی مین نادرشاہ نے قتل عام کا حکم دیا —	سنہ ۱۷۳۹عیسوی
۳۹	احمدشاہ دُرانی نے مقام پانی پت مین بھاؤ کو شکست دی —	سنہ ۱۷۵۹عیسوی
۴۰	غلبہ انگریزان بر مرشدآباد و قتل سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ —	سنہ ۱۷۵۷عیسوی
۴۱	ہزیمت شجاع الدولہ بمقام بکسر از فوج انگریزی —	سنہ ۱۷۶۰عیسوی
۴۲	یافتن سند دیوانی بنام کمپنی انگریزون کو شاہ عالم سے —	سنہ ۱۷۶۱عیسوی
۴۳	وفات شجاع الدولہ و تخت نشینی آصف الدولہ اودھ و وفات نول سنگہ والی بھرتپور و تخت نشینی رنجیت سنگہ و تصرف انگریزان برنبارس	سنہ ۱۷۷۵ع
۴۴	معاہدہ انگریزان با سیندھیا و ہزیمت انگریز و فتح گجرات بردست انگریزان	سنہ ۱۷۷۳عیسوی
۴۵	غلام قادر نے شاہ عالم بادشاہ ہند کو اندھا کرڈالا	سنہ ۱۷۸۸عیسوی
۴۶	لارڈ لیک نے مرہٹون کی قید سے نکال کر شاہ عالم کو پنشن مقرر کردی	سنہ ۱۸۰۳عیسوی
۴۷	تفویض ملک فرخ آباد با سرکار انگریزی از طرف سرکار اودھ و ناصر جنگ والی فرخ آباد —	سنہ ۱۸۰۱عیسوی
۴۸	وفات رنجیت سنگہ والی لاہور و جانشینی کھڑگ سنگہ و فتح کابل و قندھار بردست انگریزان —	سنہ ۱۸۴۳عیسوی
۴۹	گرفتاری باجی راؤ پیشوا والی پونا و آنا اوسکا مقام بٹھور مین متعلقہ ضلع کانپور —	سنہ ۱۸۱۸عیسوی
۵۰	داخل ہونا ملک سندھ کا انگریزی عملداری مین و تباہ ہونا امیران سندھ و حیدرآباد کا —	سنہ ۱۸۴۳عیسوی
۵۱	داخل ہونا ملک لاہور کا عملداری انگریزی مین اور دلیپ سنگہ والی لاہور کا ولایت لندن مین جانا —	سنہ ۱۸۴۹عیسوی

نمبر	واقعہ	سنہ
۵۲	فتح ملک ہاے رنگون و پیگو عملداری والی برہما —	سنہ ۱۸۵۳ عیسوی
۵۳	ضبطی ملک اودھ از بادشاہ واجد علی شاہ بہادر اودھ بہ عملداری سرکار انگریزی —	سنہ ۱۸۵۶ عیسوی
۵۴	بلوہ و غدر سپاہیان یعنی سرکار انگریزی درغا یاسے نمک حرام ملک ہند باسرکار انگریزی —	سنہ ۱۸۵۷ عیسوی
۵۵	حکومت ختم ہونا ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملک ہندوستان سے اور شامل ہونا ملک کے حکومت شاہی لندن میں —	سنہ ۱۸۵۸ عیسوی
۵۶	دربار نواب گورنر جنرل بہادر وایسراے کشور ہند بنابر اجراے اشتہار جناب ملکہ کوئین وکٹوریہ دام اقبالہا مقام الہ آباد —	سنہ ۱۸۵۸ عیسوی
۵۷	اجراے اشتہار انعامی ایک لکھہ روپیہ بابت گرفتاری نانا راؤ باغی	سنہ ۱۸۵۸ عیسوی
۵۸	تقرر عدالت اسپیشل کمیشن بنابر تحقیقات مقدمہ نواب تفضل حسین خان رئیس فرخ آباد و تجویز سزاے —	سنہ ۱۸۵۹ عیسوی
۵۹	دربارہاے نواب فیضمآب لارڈ جان وائیکونٹ کننگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند بابت عطاے انعام رئیسان و خیرخواہان سرکار انگریزی بایام غدر سنہ ۱۸۵۷ع —	سن ابتداے سنہ ۱۸۵۹ع لغایت سنہ ۱۸۶۱ع
۶۰	لارڈ ایلجن صاحب بہادر گورنر جنرل و یسراے کشور ہند کا ایوان گورنری میں اجلاس فرمانا اور اجراے ایکٹ ۹ بابت ذات شاہزادہ	سنہ ۱۸۶۲ عیسوی
۶۱	لارڈ میو صاحب گورنر جنرل و یسراے کشور ہند کا مقام انبالہ میں دربار کرنا اور امیر کابل سے ملاقات ہونا —	سنہ ۱۸۶۹ عیسوی
۶۲	بنابر ترقی و حفاظت تجارت ایشیا کی سرکار انگریزی و سرکار کشمیر کی درمیان عہدنامہ لکھا جانا —	سنہ ۱۸۷۰ عیسوی

کمپنی نے اس ملک کو کیونکر پایا بعد ازان ملکہ ممدوحہ کی حکومت مین کیونکر در آیا سبب سے لوگونکا قول ہی
کہ جس طرح سے وے بادشاہتین تباہ ہوگئی ہین شاید عملداری انگریزی کو بھی تنزل آجاوے مگر ایسے
ناظرین تاریخ کو خلاف اسکا مضمون یا کسیکو دخل نہین ہے لیکن ہماری عقل خراب مین ایسا آتا ہی کہ عملداری
انگریزی ہندوستان مین تا قیامت سلامت رہیگی کیونکہ شہنشاہ لندن کے رحم اور غریب پروری
وشان وشوکت وعدل وانصاف مین کسی طرح فرق ایسا پایا نہین جاتا ہی کہ خدا ناراض ہو
یا رعیت خلاف اسکے فریاد کرے پس اے پروردگار تیری دربار مین ہماری یہی فریاد ہی کہ جناب حشمت مآب
کوئین وکٹوریہ دام ملکہا شہنشاہ مجموعہ گریٹ برلیٹن وہندوستان کی ہمیشہ حکومت ہم ایسی
رعیت پر قایم رہے اور اونکا رحم دایم رہے فقط

خاتمہ کتاب مختصر سیر گلشن ہند مع شکریہ جناب منشی نولکشور صاحب منجانب مؤلف

ہزاران ہزار شکر رب پروردگار صانع روزگار کا کہ کتاب تواریخ سیر گلشن ہند اندر سہ خیابان مشتمل بتکمال بامداد شایقان الاشان اندر عرصہ چھہ سال کے تمام ہوئی مؤلف نے حالات ہندوستان ابتدای آفرینش جہان لغایت ۱۸۸۸ع کتبہای تاریخ دیرینہ وحکایات پارینہ جو حالات ہندوستان کی بابت نہایت مستند ہین مگر متفرق تھین بعد خراش وتنقیح برفع تمام شکوک اس کتاب مختصر مین اس طرح درج کیا ہی کہ گویا بحر ذخار کوزۂ تنگ مین بھرا ہے لیکن اس بات کا خیال رہا ہی کہ کوئی بحث مذہبی یا اہانت وسعایت پیشوائی دین خواہ کسی مذہبی آسمانی کتاب کی کہ ایسے اذکار فتنہ انگیز خلاف زینت کتاب ہین اسلیے یہ خار زار تذکرات اس گلشن بہار مین نہین آنے پائے گو کسی تواریخ مین مندرج ہون علاوہ برین کسی مسند نشین اہل ریاست خود مختار کا بجز ذکر اونکے ملک اور آمدنی کی کسی طرح کے جور وعدل خواہ مذہب مین کہ اکثر مؤلفان تاریخ لکھا ہی قلم راقم نے زبان درازی نہین کی کیونکہ یہ کام قوالان وتوصیف گاریاد فروشان وشاعران کا ہی البتہ گورنمنٹ برٹش انڈیا کہ سراسر عادل دوران وغریب پرور فیاض زمان ہے بلاشک وشبہہ اوسکے کارخانجات عجیبہ وانصاف غریبہ کا ذکر اس تاریخ مین مختصر لکھا گیا مگر کوئی ذکر ایسا کہ جس سے گورنمنٹ عادل کی ناموری مین فرق آوے یا خلاف آئین سلطنت پایا جاوے اندراج تاریخ ہذا سے بقلم قلم انداز کیا گیا ہر چند کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے ازراہ عدل نوشیروانی واضعان تاریخ کو ایسے

تذکرہ کے اندراج کے واسطے کہ خواہ بجانب انصاف یا خلاف اوسکے منجر ہو آزاد فرمایا ہی بشرطیکہ مصنف
تاریخ قدم اپنا طریق راستی سے باہر نرکھین اور اکثر وقائع نویس ازراہ خیر خواہی ایسے حالات درج کردیتے ہین
مگر اول تو گورنمنٹ انگلشیہ ایسے تذکرہ ونسے مبری دوم ایسے تذکرات کہ جنسے موجب عیب جوئی شہنشاہ
وقت کی ازجانب مؤلف پائی جاوے تلاش و درج کرنا ہو صریحاً در ایسکا اونکا قائم رکھنا گویا درست
ہون سو بے تمیزی کی عقل مین انسب معلوم ہو باین واسطے کہ شہنشاہ وقت کی عدل و نیکنامی
حرف لانا سراسر گستاخی ہی پس ایسی عیب گوئی و زبان محض خاموش ہی البتہ احالیان
جو جو طریق مروجہ ازروے تواریخ خلاف نیکنامی بلکہ باعث بدنامی پائی گئی بطور عبارت
اونکے اندراج سے قلم فی الاصل دریغ نہین کیا مگر بطور تضائع نہ شمل ہجو باستثنا ہم عبارت
زمانہ سلف سے لغایت ۱۲۶ کا کوئی حال ذوی الاحتشام تواریخ درموزشاہنشاہی کہ قابل
انکشاف و یادگار زمانہ تھی مع انتخاب اوضاع آئین گورنمنٹ انڈیا کہ جنسے عدل و طریقہ شاہنشاہی حضرت
قیصر ہند کا ثابت ہو اور اونکا زمانہ دراز تک قائم رکھنا فوائد عظیم سے بعید تھا اندراج تاریخ ہذا کر
سر مو تاخیر نہین کیا مگر الحمد للہ کہ تاسف ہوگیا کہ دربارہ قیصر ہند جو بیکم جنوری بابت ۱۸ کو بعد
اتمام کتاب ہذا منعقد ہوا تھا مؤلف اندراج تاریخ سے لاچار رہا پس اب یقین ہی کہ عالمان زمانہ
اس کتاب نایاب کو پسند فرماکر راقم کو دعاے خیر دینگے لاغبانان آراستگان بوستان علوم سے امید قوی
ہی کہ براہ عیب پوشی علمیت کتاب پر خندہ زنی نفرماکر ازراہ ترحم بعد سیر و ملاحظہ کے اگر کوئی خار زار
حال اس گلزار مین آگیا ہو تو بنیز الطاف سے دور فرماکر صاحب گلشن کو مورد تحسین فرمادین الا کسانان
خوردہ بین سے دست بستہ امید ہی کہ آپ لوگ براہ نوازش گلشن ہند مین صاحب کو محض ناشایستہ تصور
فرماکر سمع خراشی نفرمادین بقول ناسخ سے تیرا دیوان کیا سامنے اونکے ناسخ ہو جو کہ قرآن پہ ایراد کیا
کرتے ہین + بعد تالیف اس کتاب کے کہ بوقت سیر سایران کو معلوم ہوگی مؤلف فکر طبع کتاب مین بوجہ
ابتری زمانہ حیران تھا کیونکہ یہ زمانہ صاحب قدردان علم خالی ہی سے فروغ دیدہ بینش سخن سست
افسوس + زمرگ قدر شناسان خود بروز سیاہ + در زمانہ کہ بلند بالائی نمود + ایں شاخ دستہا کوتاہ +
مگر جناب فیض انتساب قدردان علم و ہنر بالا ہنر حضرت منشی نولکشور صاحب مالک مطبع نولکشور پریس
اودھ و کانپور وغیرہ دام اقبالہ و عم نوالہ نے علو ہمتی کو فرماکر ازراہ قدردانی عام اس کتاب کو

بہی جناب سراپا رحیم و کریم منشی لشمیشر دیال صاحب احث مطبع نولکشور پریس کانپور دام اللہ حشمتہ مطبع کانپور مین زیور طبع سے مزین فرماکر مؤلف پر نہایت کرم ولطف فرمایا اگر شکریہ اوسکا ادا کیا جائے تو زبان و دہان مؤلف لاچار و قلم اززبان دراز ہے بافکار قطعہ گر شاہ تفقد بگدای بکند + ور لطف نظر بہ بینوائی بکند + از دست گدای بینوا ہیچ + جز آنکہ بصدق دل دعا بکند + پس ہر وقت وہر ساعت خداوند پروردگار سے خواستگار ہی کیسے قدردان عالی دوران کی ترقی جاہ و حشمت و زیادتی کرم وسخاوت روز افزون ہو صفت کی اوسکے طول ایک داستان ہے۔ یہ ادنے قدردانی کا بیان ہی کہ اس تاریخ کو جو یہ کرم سے + رقم شکر کرم ہو کب قلم سے + فلک پر جب تلک ہے نیر و ماہ + رہی یہ قدردان قائم بصد جاہ درخشان نیر وماہ وحشم ہو + سدا افزایش خیل وخدم ہو + واضحان تاریخ پر پوشیدہ نہ ہے کہ یہ کتاب تواریخ خیابان مین تمام ہوئی ہی مگر اس تاریخ کا حیاء سوم نہایت مشقت سے تیار ہوا ہی کیونکہ جو کچہ حالات اوسمین درج ہی کسی تواریخ مین ابتک مندرج نہین تہی راقم نے نہایت جانفشانی سے اونکو دریافت وتصحیح کرکے درج تاریخ کیا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب رونق بخش نامی نو و کہن بہند ہی مسمی بہ مختصر سیر گلشن ہند از تالیف لالہ بابو رام صاحب طالب علم ابن لالا جودھیا پرشاد کایستھ ساکن تواب گنج ہے کانپور در مطبع جناب منشی نولکشور باہتمام منصرم باکمال منشی لشمیشر دیال بماہ دسمبر ۱۸۷۸ع در قالب طبع در آمد

تاریخ طبع از عالی طبع مورخ بابو والہ مدن موہن لال خیر آبادی متخلص بسرشار

منشی عصر بابو بابو رام	زور رقم نسخۂ مفید جہان
عیسوی ہجری ہر دو سن باہم	گفت سرشار جید طبع خیان
از یکے سال دیگرے یاب	حاصل آن کنی چو فرق ازان
این چنین ست مصرعۂ تاریخ	مختصر سیر باغ ہندستان

۱۸۷۸ع ۱۲۹۵ھ